

سُننِ اِنسَانِی شَرِیف

تالیف

امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن حنبل

مترجمہ مولانا غفور شہید حسن قادری

جلد اول

مکتبہ المدینہ
الاسلامیہ پاکستان

مَا أَتَبَّكَ إِلَّا رَسُولٌ فَخَذَرَهُ وَأَمَّا أَنْهَبَكَ عَنْهُ فَأَنْتَهُوْا
اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اس کو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آ جاؤ

سُنَنِ انبِیاءِ شَرِیفِ مَہِمْ

جلد سوم

تالیف: امام ابو عبید الرحمن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظر ثانی: حافظ محبوب احمد خان
[مولانا حکیم محمد عبد الرحمن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)]

ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان

Ph: 7231788- 7211788

مکتبۃ المسلم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: _____ سنن نسائی شریف
 تالیف: _____ ابا ابو عبید الرحمن احمد بن شعیب النسائی
 مترجم: _____ مولانا خورشید حسن قاسمی
 نظر ثانی: _____ [حافظ محبوب احمد خان]
 طابع: _____ مولانا حکیم محمد عبدالرحمن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)
 مطبع: _____ خالد مقبول
 لعل سٹار پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتب رحمانیہ اقرء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

❖ مکتبہ بیوم اسلامیہ اقرء سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان۔ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی حاکت اور بساط کے مطابق کتابت
 طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
 بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ
 کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ اذالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر
 گزار ہوں گے۔
 (ادارہ)

سنن نسائی شریف جلد ۳

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۱	عمری سے متعلق احادیث مبارکہ	۲۵	۴۱ کتاب النحل
۴۲	جابر رضی اللہ عنہ نے جو خبر اور حدیث عمری کے باب میں نقل کی اور ناقلین نے اس میں اختلاف کیا		عطیہ اور بخشش سے متعلقہ احادیث
۴۳	اس اختلاف کا تذکرہ جو کہ زہری پر اس خبر میں نقل کیا گیا ہے	۳۱	نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان
۴۷	اس حدیث میں یحییٰ بن کثیر اور محمد بن عمرو کا		۴۲ کتاب الہبۃ
۴۷	حضرت ابوسلمہ پر اختلاف کا بیان		ہبہ سے متعلق احادیث
۴۸	بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ دے سکے اس کے بیان میں	۳۳	مشتکہ چیز میں ہبہ کرنے کا بیان
۵۱	۴۵ کتاب الایمان والندور		اگر والد اپنے لڑکے کو ہبہ کرنے کے بعد ہبہ واپس لے لے؟
	قسموں اور نذروں سے متعلقہ احادیث	۳۳	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں
	سرف القلوب کے لفظ کی قسم	۳۴	اختلاف
	اللہ عزوجل کی عزت کی قسم کھانے کے بارے میں	۳۶	اس اختلاف کا تذکرہ جو راویوں نے طاؤس کی روایت میں بیان کیا
۵۲	اللہ تعالیٰ کے سوا قسم کھانے کی ممانعت کا بیان	۳۸	۴۳ کتاب الرقبی
۵۳	باپوں کی قسم کھانے سے متعلق		رقبی سے متعلق احادیث
	ماؤں کی قسم کھانے سے متعلق		حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں
۵۴	اسلام کے علاوہ اور کسی ملت کی قسم کھانے سے متعلق		ابن ابی شیحہ پر اختلاف
	اسلام سے بیزار ہونے کے واسطے قسم کھانا	۳۹	اس حدیث میں جو ابو زبیر رضی اللہ عنہ پر اختلاف کیا گیا ہے اس کا تذکرہ
۵۵	خانہ کعبہ کی قسم سے متعلق		جابر رضی اللہ عنہ نے جو خبر اور حدیث عمری کے باب میں نقل کی اور ناقلین نے اس میں اختلاف کیا
	جھوٹے معبودوں کی قسم کھانا	۴۱	۴۴ کتاب العمری

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۷	منت پوری کرنا	۵۶	لات (بت کی قسم) سے متعلق
	اُس نذر سے متعلق کہ جس میں رشاء الہی کا		لات اور عزی کی قسم کھانا
	قصد نہ کیا جائے	۵۷	قسموں کا پورا کرنا
	اُس شے کی نذر ماننا جو کہ ملکیت میں نہ ہو		کسی شخص نے کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے پر
	جو شخص خانہ کعبہ کے لیے پیدل جانے سے		قسم کھانے کے بعد دیگر کو عمدہ اور بہتر پایا تو وہ
۶۹	متعلق نذر کرے		کیا کرے؟
	اگر کوئی عورت ننگے پاؤں ننگے سر چل کر حج پر	۵۸	قسم توڑنے سے قبل کفارہ دینا
	جانے کی قسم کھائے	۵۹	قسم توڑنے کے بعد کفارہ دینے سے متعلق
	اُس شخص سے متعلق کہ جس نے روزے رکھنے	۶۱	انسان جس شے کا مالک نہیں تو اُس کی قسم کھانا
	کی نذر مان لی پھر وہ شخص فوت ہو گیا اور		قسم کے بعد ان شاء اللہ کہنا
	روزے نہ رکھ سکا		قسم میں نیت کا اعتبار ہے
	اُس شخص سے متعلق کہ جس کی وفات ہو جائے	۶۲	حلال شے کو اپنے لیے حرام کرنا
۷۰	اور اُس کے ذمہ نذر ہو		اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں سالن نہیں کھاؤں
	اگر کوئی شخص منت پوری کرنے سے پہلے		گا اور سر کہ کے ساتھ روٹی کھالی تو اُس کے حکم
	مسلمان ہو جائے تو کیا کرے؟	۶۳	کے بیان میں
	اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو نذر کے طور پر		جو شخص دل سے قسم نہ کھائے بلکہ زبان سے کہے
۷۱	ہدیہ کرے تو اُس کا کیا حکم ہے؟		تو اُس کا کیا کفارہ ہے؟
	مال نذر کرتے وقت اس میں زمین بھی داخل		اگر خرید و فروخت کے وقت جھوٹی بات یا لغو
۷۳	ہے یا نہیں؟	۶۴	کلام زبان سے نکل جائے
۷۳	ان شاء اللہ کہنے سے متعلق	۶۵	نذر اور منت ماننے کی ممانعت
	اگر کوئی شخص قسم کھائے اور دوسرا اس شخص کے		منت آنے والی چیز کو پیچھے اور پیچھے کی چیز کو
	واسطے ان شاء اللہ کہے تو دوسرے شخص کا ان شاء		آگے نہیں کرتی کا بیان
۷۴	اللہ کہنا اس کے واسطے کیسا ہے؟		نذر اس واسطے ہے کہ اس سے کنجوس شخص کا مال
۷۵	نذر کے کفارہ سے متعلق	۶۶	خرچ کرائے
	اُس شخص پر کیا واجب ہے کہ جس نے نذر مانی	۶۷	گناہ کے کام میں منت سے متعلق

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۱۲	شوہر اور بیوی نکاح سے الگ ہوں تو کیا تحریر لکھی جائے؟	۷۹	ہو ایک کام کے کرنے کی اور پھر وہ شخص اُس کام کی انجام دہی سے عاجز ہو جائے
۱۱۳	غلام یا باندی کو میکا تب کرنا	۸۰	ان شاء اللہ کہنے سے متعلق
	غلام یا باندی کو مدبر بنانا	۸۱	کتاب الشروط
	غلام یا باندی کو آزاد کرتے وقت یہ تحریر لکھی جائے		شرطوں سے متعلق احادیث
۱۱۵			اس باب میں بٹائی اور معاہدہ کی پابندی سے متعلق احادیث مذکور ہیں
۱۱۶	کتاب المحاربة	۸۲	زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کرایہ پر دینا
	جنگ کے متعلق احادیث		امام نسائی رحمہ اللہ نے کہا مزارعت کا معاملہ لکھنا
	خون کی حرمت		اس شرط پر کہ تخم اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے
۱۲۳	قتل گناہ شدید		جو تنے اور بونے والے کا پیداوار سے چوتھائی حصہ
۱۲۹	کبیرہ گناہوں سے متعلق احادیث	۱۰۳	ان مختلف عبارات کا تذکرہ جو کہ کھیتی کے سلسلہ میں منقول ہیں
	بڑا گناہ کونسا ہے؟ اور اس حدیث مبارکہ میں	۱۰۵	حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ نے فرمایا خالی زمین کو سونے چاندی کے عوض اجرت پر دینے میں کوئی بُرائی نہیں
۱۳۰	بیچی اور عبدالرحمن کا سفیان پر اختلاف		تین افراد کے درمیان شرکت عثمان ہونے کی صورت میں کس طریقہ سے تحریر لکھی جائے؟
	کن باتوں کی وجہ سے مسلمان کا خون حلال ہو جاتا ہے؟	۱۰۷	چار افراد کے درمیان شرکت مفاوضہ کے جواز سے متعلق اور اس کی تحریر لکھے جانے کا طریقہ
۱۳۲	جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے اُس کو قتل کرنا	۱۰۸	شرکت الابدان (یعنی شرکت صنائع) سے متعلق
۱۳۳	اس آیت کریمہ کی تفسیر: ”اُن لوگوں کی سزا جو کہ اللہ اور رسول سے لڑتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ملک میں فساد برپا کریں وہ (سزا) یہ ہے کہ وہ لوگ قتل کیے جائیں یا ان کو سولی دے دی جائے یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے جائیں یا وہ لوگ مُلک بدر کر دیئے جائیں“ اور یہ آیت کریمہ کن لوگوں سے متعلق نازل ہوئی ہے اُن کا بیان ہے	۱۱۰	شرکاء کی شرکت چھوڑنے سے متعلق حدیث
۱۳۵		۱۱۱	رسول اللہ ﷺ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۶۱	بھی شہید ہے جو شخص اپنا دین بچاتے ہوئے (حفاظت کرتے ہوئے) مارا جائے وہ شخص بھی شہید ہے جو شخص ظلم و دور کرنے کے واسطے جنگ کرے؟ جو کوئی تلوار نکال کر چلانا شروع کرے اُس سے متعلق	۱۳۷	زیر نظر حدیث شریف میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حمید راوی پر دوسرے راویوں کے اختلاف کا تذکرہ
۱۶۲	مسلمان سے جنگ کرنا	۱۴۰	زیر نظر حدیث شریف میں حضرت یحییٰ بن سعید پر راوی طلحہ اور مصرف کے اختلاف کا تذکرہ
۱۶۶	جو شخص گمراہی کے جھنڈے کے نیچے جنگ کرے؟	۱۴۳	مشکہ کرنے کی ممانعت
۱۶۷	مسلمان کا خون حرام ہونا	۱۴۴	پھانسی دینا
۱۶۸	۳۸ کتاب قسم الفنی فنی تقسیم کرنے سے متعلق احادیث	۱۴۵	مسلمان کا غلام اگر کفار کے علاقہ میں بھاگ جائے
۱۷۴	۳۹ کتاب البیعة بیعت سے متعلق احادیث	۱۴۹	راوی ابو اسحق پر اختلاف سے متعلق
۱۸۳	تا بعد اری کرنے پر بیعت	۱۵۰	مرتد سے متعلق احادیث
۱۸۵	اس پر بیعت کرنا کہ جو بھی ہمارا امیر مقرر ہوگا ہم اُس کی مخالفت نہیں کریں گے سچ کہنے پر بیعت	۱۵۲	مرتد کی توبہ اور اس کے دوبارہ اسلام قبول کرنے سے متعلق
	انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنے سے متعلق	۱۵۳	رسول کریم ﷺ کو (نعوذ باللہ) بُرا کہنے والے کی سزا
	کسی کی فضیلت پر صبر کرنے پر بیعت کرنا	۱۵۴	مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت اعمش پر اختلاف
	اس بات پر بیعت کرنا کہ ہر ایک مسلمان کی بھلائی چاہیں گے	۱۵۵	جادو سے متعلق
۱۸۶	مرنے پر بیعت کرنے سے متعلق	۱۵۶	جادو گر سے متعلق حکم
۱۸۷	جہاد پر بیعت کرنے سے متعلق	۱۵۸	اہل کتاب کے جادو گروں سے متعلق حدیث
		۱۵۹	رسول ﷺ
			گر کوئی شخص مال لوٹنے لگ جائے تو کیا کیا جائے؟
			اگر کوئی اپنے مال کے دفاع میں مارا جائے؟
			جو شخص اہل و عیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۹۹	متعلق حدیث تم لوگ اللہ اور اُس کے رسول اور حاکم کی فرمانبرداری کرو	۱۸۹	ہجرت پر بیعت کرنے سے متعلق ہجرت ایک دشوار کام ہے
	امام کی نافرمانی کی مذمت سے متعلق	۱۹۰	بادیہ نشین کی ہجرت سے متعلق ہجرت کا مفہوم
۲۰۰	امام کے واسطے کیا باتیں لازم ہیں؟ امام سے اخلاص قائم رکھنا	۱۹۱	ہجرت کی ترغیب سے متعلق ہجرت سے منقطع ہونے کے سلسلہ میں
۲۰۱	امام کی طاقت کا بیان اگر کسی شخص کو حکم ہو گناہ کے کام کرنے کا اور وہ شخص گناہ کا ارتکاب کرے تو اُس کی کیا سزا		اختلاف سے متعلق حدیث ہر ایک حکم پر بیعت کرنا چاہے وہ حکم پسند ہوں یا نا پسند
۲۰۳	ہے؟ جو کوئی کسی حاکم کی ظلم کرنے میں امداد کرے اُس سے متعلق	۱۹۳	کسی کافر و مشرک سے علیحدہ ہونے پر بیعت سے متعلق
۲۰۴	جو شخص حاکم کی مدد نہ کرے ظلم و زیادتی کرنے میں اُس کا اجر و ثواب	۱۹۴	خواتین کو بیعت کرنا کسی میں کوئی بیماری ہو تو اُس کو بیعت کس
	جو شخص ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہے اُس کی فضیلت	۱۹۵	طریقہ سے کرے؟ نابالغ لڑکے کو کس طریقہ سے بیعت کرے؟
۲۰۵	جو کوئی اپنی بیعت کو مکمل کرے اُس کا اجر حکومت کی بڑی خواہش سے متعلق	۱۹۶	غلاموں کو بیعت کرنا بیعت فسخ کرنے سے متعلق
۲۰۶	عقیدہ سے متعلق احادیث عقیدہ کے آداب و احکام		ہجرت کے بعد پھر دوبارہ اپنے دیہات میں آ کر رہنا
۲۰۷	لڑکے کی جانب سے عقیدہ لڑکی کی جانب سے عقیدہ کرنا		اپنی قوت کے مطابق بیعت کرنے سے متعلق جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ
۲۰۸	لڑکی کی جانب سے کس قدر بکریاں ہونا چاہئیں؟	۱۹۷	اس کے ہاتھ میں دیدے تو اس پر کیا واجب ہے؟
		۱۹۸	امام کی فرمانبرداری کا حکم امام کی فرمانبرداری کرنے کی فضیلت سے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۰۹	اگر اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا شامل ہو جائے جو بسم اللہ کہہ کر نہ چھوڑا گیا ہو	۲۰۹	عقیدہ کون سے دن کرنا چاہیے؟
۲۱۱	جب تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤ اگر کتا شکاریں سے کچھ کھالے تو کیا حکم ہے؟	۲۱۱	۴۱ کتاب الفرع والعتیرۃ
۲۱۳	کتوں کے مارنے کا حکم	۲۱۳	فرع اور عتیرہ سے متعلق احادیث
۲۱۵	آپ ﷺ نے کس طرح کے کتے کو ہلاک کرنے کا حکم فرمایا؟	۲۱۵	عتیرہ سے متعلق حدیث
۲۱۶	جس مکان میں کتا موجود ہو وہاں پر فرشتوں کا داخل نہ ہونا	۲۱۶	فرع سے متعلق احادیث
۲۲۰	جانوروں کے گلے کی حفاظت کی خاطر کتا پالنے کی اجازت	۲۱۶	مردار کی کھال سے متعلق
۲۲۲	شکار کرنے کے واسطے کتا پالنے کی اجازت سے متعلق	۲۲۰	مردار کی کھال کو کس چیز سے دباغت دی جائے؟
۲۲۳	کھیت کی حفاظت کرنے کے واسطے کتا پالنے کی اجازت	۲۲۰	مردار کی کھال سے دباغت کے بعد نفع حاصل کرنا
۲۲۴	کتے کی قیمت لینے کی ممانعت	۲۲۱	دردنوں کی کھال سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت
۲۲۵	شکاری کتے کی قیمت لینا جائز ہے اس سے متعلق حدیث رسول ﷺ	۲۲۱	ممانعت
۲۲۶	اگر پالتو جانور وحشی ہو جائے؟	۲۲۱	مردار کی چربی سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت
۲۲۷	اگر کوئی شکار کو تیر مارے پھر وہ تیر کھا کر پانی میں گر جائے؟	۲۲۲	حرام شے سے فائدہ حاصل کرنے کی ممانعت
۲۲۸	اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جائے تو کیا حکم ہے؟	۲۲۲	۴۲ کتاب الصيد والذباہ
۲۲۹	جس وقت شکار کے جانور سے بدبو آنے لگ جائے؟	۲۲۲	شکار اور ذبیحوں سے متعلق احادیث
۲۳۰	معراض کے شکار سے متعلق	۲۲۳	شکار اور ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ کہنا
		۲۲۳	جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس چیز کو کھانے کی ممانعت
		۲۲۵	سدھے ہوئے کتے سے شکار
		۲۲۶	جو کتا شکاری نہیں ہے اس کے شکار سے متعلق
			اگر کتا شکار کو قتل کر دے؟

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۵۷	جس شخص میں قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو؟	۲۳۹	جس جانور پر آڑا معراض پڑے
	امام کا عید گاہ میں قربانی کرنے کا بیان		معراض کی نوک سے جو شکار مارا جائے اُس
۲۵۸	لوگوں کا قید گاہ میں قربانی کرنا		سے متعلق حدیث
	جن جانوروں کی قربانی ممنوع ہے جیسے کہ	۲۴۰	شکار کے پیچھے جانا
	کانے جانور کی قربانی		خرگوش سے متعلق
۲۵۹	لنگڑے جانور سے متعلق	۲۴۱	گاوہ سے متعلق حدیث
	قربانی کے لیے ذیلی گائے وغیرہ	۲۴۲	بجوسے متعلق حدیث
	وہ جانور کہ جس کے سامنے سے کان کٹا ہو اُس		درندوں کی حرمت سے متعلق
۲۶۰	کا حکم	۲۴۵	گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت
	مدابرہ (پیچھے سے کان کٹا جانور) سے متعلق	۲۴۶	گھوڑے کا گوشت حرام ہونے سے متعلق
	خرقاء (جس کے کان میں سوراخ ہو) سے		بستی کے گدھوں کے گوشت کھانے سے متعلق
۲۶۱	متعلق		حدیث
	جس جانور کے کان چرے ہوئے ہوں اُس کا		وحشی گدھے کے گوشت کھانے کی اجازت سے
	حکم	۲۴۹	متعلق
	قربانی میں عضاء (یعنی سینک ٹوٹی ہوئی) سے		مرغ کے گوشت کی کھانے کی اجازت سے
	متعلق		متعلق حدیث
۲۶۲	قربانی میں مسنہ اور جذعہ سے متعلق		چڑیوں کے گوشت کھانے کی اجازت سے
۲۶۳	مینڈھے سے متعلق احادیث	۲۵۱	متعلق حدیث
	اُونٹ میں کتنے افراد کی جانب سے قربانی کافی		دریائی مرے ہوئے جانوروں سے متعلق
۲۶۵	ہے؟		احادیث
	گائے کی قربانی کس قدر افراد کی جانب سے	۲۵۳	مینڈک سے متعلق احادیث
۲۶۶	کافی ہے؟		نڈی سے متعلق حدیث شریف
	امام سے قبل قربانی کرنا		چیونٹی مارنے سے متعلق حدیث
۲۶۸	دھاردار پتھر سے ذبح کرنا	۲۵۶	کتاب الضحایا
۲۶۹	تیز لکڑی سے ذبح کرنا		قربانی سے متعلق احادیث مبارکہ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۲۷۵	دوسرے کے واسطے	۲۶۹	ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت
	تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا اور		دانت سے ذبح کرنے کی ممانعت
۲۷۷	اس کے کھانے کی اجازت	۲۷۰	چاقو چھری تیز کرنے سے متعلق
۲۷۹	قربانیوں کے گوشت کو ذخیرہ بنانا		اگر اونٹ کو بجائے نحر کے ذبح کریں اور
۲۸۰	یہود کے ذبح کیے ہوئے جانور		دوسرے جانوروں کو بجائے ذبح کے نحر کریں تو
	وہ جانور کہ جس کے متعلق یہ علم نہ ہو کہ بوقت		حرج نہیں
	ذبح اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں؟		جس جانور میں درندہ دانت مارے تو اس کا
	آیت ”جس کو اللہ موت دے دے“ کی تفسیر	۲۷۱	ذبح کرنا
۲۸۲	مجثمہ (جانور کو نشانہ بنا کر) مارنے کا ممنوع ہونا		اگر ایک جانور کونٹیں میں گر جائے اور وہ
۲۸۳	جو کوئی بلا وجہ کسی چیز یا کو ہلاک کرے؟		مرنے کے قریب ہو جائے تو اس کو کس طرح
۲۸۴	جلالہ کے گوشت کے ممنوع ہونے سے متعلق		حلال کریں؟
	جلالہ کا دودھ پینے کی ممانعت		بے قابو ہو جانے والے جانور کو ذبح کرنے کا
۲۸۵	کتاب البیوع		طریقہ
	خرید و فروخت کے مسائل و احکام	۲۷۲	عمدہ طریقہ سے ذبح کرنا
	خود کما کر کھانے کی ترغیب		قربانی کا جانور ذبح کرنے کے وقت اس کے
	آمدنی میں شبہات سے بچنے سے متعلق	۲۷۳	پہلو پر پاؤں رکھنا
۲۸۶	احادیث شریفہ	۲۷۴	قربانی کرتے وقت بسم اللہ کہنا
۲۸۷	تجارت سے متعلق احادیث		قربانی ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر کہنے سے
	تاجروں کو خرید و فروخت میں کسی ضابطہ پر عمل		متعلق
	کرنا چاہیے؟		اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے
۲۸۸	جھوٹی قسم کھا کر اپنے سامان فروخت کرنا		متعلق
۲۸۹	دھوکہ دہ کر کے واسطے کھانے سے متعلق		ایک شخص دوسرے کی قربانی ذبح کر سکتا ہے
	جو شخص فروخت کرنے میں سچی قسم کھائے تو اس		جس جانور کو ذبح کرنا چاہے تو اس کو نحر کرے تو
۲۹۰	کو صدقہ دینا	۲۷۵	درست ہے
	جس وقت تک خریدنے اور فروخت کرنے والا		جو شخص ذبح کرے علاوہ اللہ عزوجل کے کسی

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۰۰	متعلق	۲۹۴	شخص علیحدہ نہ ہو جائیں تو ان کو اختیار حاصل ہے
۳۰۱	نجش کی ممانعت		نافع کی روایت میں الفاظ حدیث میں راویوں کا اختلاف
	نیلام سے متعلق		زیر نظر حدیث شریف کے الفاظ میں حضرت عبداللہ بن دینار سے متعلق راویوں کا اختلاف
۳۰۳	بیع ملامہ سے متعلق احادیث		جس وقت تک فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں علیحدہ نہ ہوں اُس وقت تک ان کو اختیار حاصل ہے
	مندرجہ بالا حدیث کی تفسیر		بیع کے معاملہ میں دھوکہ ہونا
	بیع منابذہ سے متعلق حدیث		کسی جانور کے سینہ میں دودھ اکٹھا کر کے فروخت کرنے سے متعلق
	مذکورہ مضمون کی تفسیر		مصرعہ بیچنے کی ممانعت یعنی کسی دودھ والے جانور کو بیچنے سے کچھ عرصہ قبل دودھ نہ نکالنا تاکہ زیادہ دودھ دینے والا جانور سمجھ کر زیادہ بولی لگے
۳۰۵	کنکری کی بیع سے متعلق	۲۹۵	فائدہ اسی کا ہے جو کہ مال کا ذمہ دار ہو
	پھلوں کی فروخت ان کو پکنے دینے سے پہلے	۲۹۶	مقیم کا دیہاتی کے لیے مال فروخت کرنا ممنوع ہے
	پہلے	۲۹۷	کوئی شہری شخص دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے
۳۰۷	پھلوں کے پختہ ہونے سے قبل ان کا اس شرط پر خریدنا کہ پھل کاٹ لیے جائیں	۲۹۷	قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے کی ممانعت سے متعلق
۳۰۸	پھلوں پر آفت آنا اور اس کی تلافی	۲۹۹	اپنے بھائی کے نرغ پر نرغ لگانے سے متعلق
	چند سال کے پھل فروخت کرنا		اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع نہ کرنے سے
	درخت کے پھلوں کو خشک پھلوں کے بدلہ فروخت کرنا		
	تازہ انگور خشک انگور کے عوض فروخت کرنے سے متعلق		
۳۰۹	عرایا میں اندازہ کر کے خشک کھجور دینا		
۳۱۰	عرایا میں تر کھجور دینا		
۳۱۱	تر کھجور کے عوض خشک کھجور		
	کھجور کا ڈھیر جس کی پیمائش کا علم نہ ہو کھجور کے عوض فروخت کرنا		
۳۱۲	اناج کا ایک انبار اناج کے انبار کے عوض فروخت کرنا		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۲۸	جو شخص غلہ کا انبار بغیر ناپے ہوئے خرید لے اس کا اس جگہ سے اٹھانے سے قبل فروخت کرنا	۳۱۲	غلہ کے عوض غلہ فروخت کرنا
۳۲۹	کوئی شخص ایک مدت تک کے لیے غلہ ادھار خریدے اور فروخت کرنے والا شخص قیمت کے اطمینان کے واسطے اس کے چیز رہن رکھے مکانات میں کوئی شے رہن رکھنا	۳۱۳	بالی اس وقت تک فروخت نہ کرنا کہ جب تک وہ سفید نہ ہو جائیں
۳۳۰	اس چیز کا فروخت کرنا جو کہ فروخت کرنے والے شخص کے پاس موجود نہ ہو غلہ میں بیع سلم کرنے سے متعلق خشک انگور میں سلم کرنا	۳۱۵	کھجور کو کھجور کے عوض کم زیادہ فروخت کرنا
۳۳۱	پھلوں میں بیع سلف سے متعلق جانور میں سلف سے متعلق	۳۱۶	کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنا
۳۳۲	جانور کے عوض ادھار فروخت کرنا جانور کو جانور کے عوض نقد کم زیادہ میں فروخت کرنا	۳۱۹	گیہوں کے عوض گیہوں فروخت کرنا
۳۳۳	پیت کے بچہ کو فروخت کرنا مذکورہ مضمون کی تفسیر سے متعلق	۳۲۰	بج کے عوض بج فروخت کرنا
۳۳۴	چند سالوں کے واسطے پھل فروخت کرنا ایک مدت مقرر کر کے ادھار فروخت کرنے سے متعلق	۳۲۱	اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرنا
۳۳۵	سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا جیسے کہ کوئی کسی کے سات ایک شے فروخت کرے اس شرط پر اس کے ہاتھ کسی میں سلم کرے اس سے متعلق حدیث	۳۲۲	روپیہ روپیہ کے عوض فروخت کرنا
	یک بیع میں دو شرائط طے کرنا مثلاً اگر پیسے ایک	۳۲۳	سونے کے بدلے سونا فروخت کرنا
		۳۲۴	گنبد اور سونے سے جڑے ہوئے ہار کی بیع
		۳۲۵	چاندی کو سونے کے بدلہ ادھار فروخت کرنے سے متعلق
		۳۲۶	چاندی کو سونے کے عوض اور سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنا
		۳۲۷	سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے عوض سونا لینے سے متعلق
		۳۲۸	سونے کے عوض چاندی لینا
		۳۲۹	تولنے میں زیادہ دینے سے متعلق
		۳۳۰	تولنے وقت جھکتا لینا
		۳۳۱	غلہ فروخت کرنے کی ممانعت جس وقت تک اس کو تول نہ لے یا ناپ نہ کر لے
		۳۳۲	جو شخص غلہ ناپ کر خریدے اس کا فروخت کرنا درست نہیں ہے جس وقت تک اس پر قبضہ نہ کر لے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۳۶	اگر مکاتب نے اپنے بدل کتابت میں کچھ بھی نہ دیا ہو تو اس کا فروخت کرنا درست ہے	۳۳۵	ماہ میں ادا کرو تو اتنے اور دو ماہ میں اتنے (زائد)
۳۳۷	ولا کا فروخت کرنا		ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا جیسے کہ اس طریقہ سے کہے کہ اگر تم نقد فروخت کرو تو سو روپیہ میں
۳۳۸	پانی کا فروخت کرنا	۳۳۶	اور ادھار لو تو دو سو روپے میں
۳۳۹	ضرورت سے زائد پانی فروخت کرنا		فروخت کرتے وقت غیر معین چیز کو متشتی کرنے کی ممانعت
۳۴۰	شراب فروخت کرنا		کھجور کا درخت فروخت کرے تو پھل کس کے ہیں؟
	کتے کی فروخت سے متعلق		غلام فروخت ہو اور خریدار اس کا مال لینے کی شرط مقرر کرے
	کونسا کتا فروخت کرنا درست ہے؟	۳۳۷	بیع میں شرط لگانے سے متعلق حدیث
	خنزیر کا فروخت کرنا		بیع میں اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جائے اور
۳۵۱	اؤنٹ کی جفتی کو فروخت کرنا یعنی نر کو مادہ پر چڑھانے کی اجرت لینا	۳۳۸	شرط باطل ہوگی
	ایک شخص ایک شے خریدے پھر اس کی قیمت دینے سے قبل مفلس ہو جائے اور وہ چیز اسی طرح موجود ہو اس سے متعلق	۳۳۹	غنیمت کے مال کو فروخت کرنا تقسیم ہونے سے قبل
۳۵۲	ایک شخص مال فروخت کرے پھر اس کا مالک کوئی دوسرا شخص نکل آئے؟	۳۴۰	مشترکہ مال فروخت کرنا
۳۵۳	قرض لینے سے متعلق حدیث		کوئی چیز فروخت کرتے وقت گواہی ضروری نہیں
۳۵۴	قرض داری کی مذمت		فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان قیمت میں اختلاف سے متعلق
	قرض داری میں آسانی اور سہولت سے متعلق حدیث شریف	۳۴۱	یہود اور نصاریٰ سے خرید و فروخت کرنے سے متعلق
۳۵۶	دولت مند شخص قرض دینے میں تاخیر کرے اس سے متعلق	۳۴۲	مدبر کی بیع سے متعلق
	قرض دار کو کسی دوسرے کی طرف محول کرنا جائز ہے	۳۴۳	مکاتب کو فروخت کرنا
۳۵۷	قرض کی ضمانت	۳۴۴	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۸۲	ذمی کافر کے قتل سے متعلق	۳۵۷	قرض بہتر طریقہ سے ادا کرنے کے بارے میں
۳۸۳	غلاموں میں قصاص نہ ہونا جبکہ خون سے کم جرم کا ارتکاب کریں	۳۵۸	حسن معاملہ اور قرضہ کی وصولی میں نرمی کی فضیلت
۳۸۴	دانت میں قصاص سے متعلق	۳۵۹	بغیر مال کے شرکت سے متعلق
۳۸۵	دانت کے قصاص سے متعلق	۳۶۲	غلام باندی میں شرکت
۳۸۶	کاث کھانے میں قصاص سے متعلق حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف سے متعلق	۳۶۳	درخت میں شرکت سے متعلق
۳۸۷	ایک آدمی خود اپنے کو بچائے اور اس میں دوسرے شخص کا نقصان ہو تو بچانے والے پر ضمان نہیں ہے	۳۶۴	کتاب القسامة
۳۸۸	زیر نظر حدیث میں حضرت عطاء پر راویوں کا اختلاف	۳۶۵	قسامت کے متعلق احادیث مبارکہ
۳۸۹	کچوکا لگانے میں قصاص	۳۶۶	دورِ جاہلیت کی قسامت سے متعلق
۳۹۰	طمانچہ مارنے کا انتقام	۳۶۷	قسامت سے متعلق احادیث
۳۹۱	کچوکا رکھنے کا قصاص	۳۶۸	قسامت میں پہلے مقتول کے ورثاء کو قسم دی جائے گی
۳۹۲	بادشاہوں سے قصاص لینا	۳۶۹	راویوں کا اس حدیث سے متعلق اختلاف
۳۹۳	بادشاہ کے کام میں کسی قسم کی آفت یا مصیبت آ جائے؟	۳۷۰	قصاص سے متعلق احادیث
۳۹۴	تلوار کے علاوہ دوسری چیز سے قصاص لینے کے بارے میں	۳۷۱	حضرت علقمہ بن وائل کی روایت میں راویوں کے اختلاف سے متعلق
۳۹۵	آیت کریمہ "لازم کر دیا ان لوگوں کا بدلہ" کی تفسیر	۳۷۲	اس آیت کریمہ کی تفسیر اور اس حدیث میں
۳۹۶	قصاص سے معاف کرنے کے حکم سے متعلق	۳۷۳	عکرمہ پر اختلاف سے متعلق
۳۹۷	کیا قاتل سے دیت وصول کی جائے اس وقت	۳۷۴	آزاد اور غلام میں قصاص سے متعلق
		۳۷۵	اگر کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے تو اس کے عوض قتل کیا جائے
		۳۷۶	عورت کو عورت کے عوض قتل کرنا
		۳۷۷	مرد کو عورت کے عوض قتل کرنے سے متعلق
		۳۷۸	کافر کے بدلے مسلمان قتل کیا جائے

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۱۸	حاکم) سے نہ کہے	۳۹۵	مقتول کا وارث خون معاف کروے؟
۴۱۹	ان احادیث کا تذکرہ جو کہ سنن کبریٰ میں موجود نہیں ہیں لیکن بخاری میں اضافہ کی گئی ہیں	۳۹۶	خواتین کے خون معاف کرنا
۴۲۳	سے متعلق	۳۹۷	جو پتھر یا کوڑے سے مارا جائے
	۴۱۹	۳۹۷	شبہ عمد کی دیت کیا ہوگی؟
	۴۲۳		سابقہ حدیث میں خالد الحذاء کے متعلق اختلاف
	چور کا ہاتھ کاٹنے سے متعلق		قتل خطا کی دیت کے متعلق
	چوری کس قدر سخت گناہ ہے؟	۴۰۰	چاندی کی دیت سے متعلق
	چور سے چوری کا اقرار کرانے کے واسطے اس کے ساتھ مار پیٹ کر نایا اس کو قید میں ڈالنا	۴۰۱	عورت کی دیت سے متعلق
۴۲۴	چوری کرنے والے کو تعلیم دینا	۴۰۲	کافر کی دیت سے متعلق حدیث
۴۲۵	جس وقت چور حاکم تک پہنچ جائے پھر مال کا مالک اس کا جرم معاف کر دے اور اس حدیث میں اختلاف	۴۰۳	مکاتب کی دیت سے متعلق
۴۲۶	کونسی چیز محفوظ ہے اور کونسی غیر محفوظ (جسے چرانے پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا)		عورت کے پیٹ کے بچہ کی دیت
۴۲۷	راویوں کے اختلاف کا بیان زیر نظر حدیث میں	۴۰۷	حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں کے اختلاف اور قتل شبہ عمد اور پیٹ کے بچہ کی دیت کس پر ہے؟
۴۳۰	حدود قائم کرنے کی ترغیب	۴۱۰	کیا کوئی شخص دوسرے کے جرم میں گرفتار اور ماخوذ ہوگا؟
۴۳۵	کس قدر مالیت میں ہاتھ کاٹا جائے گا؟	۴۱۳	اگر آنکھ سے دکھلائی نہیں دیتا ہو لیکن وہ اپنی جگہ قائم ہو اس کو کوئی شخص اکھاڑ دے
۴۳۷	زہری پر راویوں کے اختلاف سے متعلق		دانتوں کی دیت کے متعلق
۴۳۹	زیر نظر حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان		اُگلکیوں کی دیت سے متعلق
	اگر کوئی شخص درخت پر لگے ہوئے پھل کی چوری کر لے؟	۴۱۵	ہڈی تک پہنچ جانے والا زخم
۴۳۵	جس وقت پھل درخت سے توڑ کر کھلیان میں ہو اور کوئی شخص اس کی چوری کرے؟		عمر و بن حزم کی حدیث اور راویوں کا اختلاف
			عمر و بن حزم کی حدیث اور راویوں کا اختلاف
			جو کوئی اپنا انتقام لے لے اور وہ بادشاہ (یا شرعی

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۳۶۳	چاہیے؟	۳۴۷	جن اشیاء کی چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا؟
۳۶۶	اہل ایمان کا ایک دوسرے سے بڑھنا	۳۵۰	ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کا پاؤں کاٹنا کیسا ہے؟
۳۶۷	ایمان میں کمی بیشی سے متعلق	۳۵۱	چور کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کا بیان
۳۶۸	ایمان کی علامت		سفر میں ہاتھ کاٹنے سے متعلق
۳۷۱	منافع کی علامات		مرد کے بالغ ہونے کی عمر اور مرد و عورت پر کس عمر میں حد لگائی جائے؟
	رمضان المبارک میں عبادت کرنے سے متعلق	۳۵۲	چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکانا
۳۷۲	شب قدر میں عبادت کرنا	۳۵۵	کتاب الایمان وشرائعہ
	زکوٰۃ بھی ایمان میں داخل ہے		کتاب الایمان اور اس کے ارکان
۳۷۳	جہاد کا بیان		افضل اعمال
	مال غنیمت میں سے اللہ کے راستہ میں پانچواں حصہ نکالنا		ایمان کا مزہ
۳۷۴	جنارہ میں شرکت بھی ایمان میں داخل ہے	۳۵۶	ایمان کے ذائقہ سے متعلق
۳۷۵	شرم و حیا		اسلام کی شیرینی
	دین آسان ہونے سے متعلق	۳۵۷	اسلام کی تعریف
۳۷۶	اللہ کے نزدیک پسندیدہ عبادت		ایمان اور اسلام کی صفت
	دین کی حفاظت کی خاطر فتنوں سے فرار اختیار کرنا	۳۵۹	آیت : قَالَتِ الْأَعْرَابُ کی تفسیر
	منافع کی مثال سے متعلق	۳۶۱	مؤمن کی صفات سے متعلق
	مؤمن اور منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتے ہوں	۳۶۲	مسلمان کی صفت سے متعلق
۳۷۷	مؤمن کی نشانی سے متعلق	۳۶۳	کسی انسان کے اسلام کی خوبی
	کتاب الزینۃ		افضل اسلام کونسا ہے؟
۳۷۸	زینت (آرائش) سے متعلق		کونسا اسلام بہترین ہے؟
	پیدائشی سنتوں سے متعلق		اسلام کی بنیاد کیا ہیں؟
۳۷۹	موتگیں کترنے سے متعلق	۳۶۴	اسلام پر بیعت سے متعلق
			لوگوں سے کس بات پر جنگ (قتال) کرنا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۹۶	دانتوں کو کشادہ کرنے والیاں	۴۸۰	سرمنڈانے کی اجازت
۴۹۷	دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنا حرام ہونے سے متعلق		عورت کے سرمنڈانے کی ممانعت سے متعلق
۴۹۸	سرمد کا بیان	۴۸۱	تقویٰ کی ممانعت سے متعلق
	زعفران کے رنگ سے متعلق		سر کے بال کترنے سے متعلق
	عبر لگانے سے متعلق	۴۸۳	ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنے سے متعلق
۴۹۹	مردوں اور خواتین کی خوشبو میں فرق سے متعلق		دائیں جانب سے کنگھی کرنا
	سب سے بہتر خوشبو	۴۸۴	سر پر بال رکھنے سے متعلق
۵۰۰	زعفران لگانے سے متعلق	۴۸۵	چوٹی رکھنے کے بارے میں
۵۰۱	خواتین کو کونسی خوشبو لگانا ممنوع ہے		بالوں کو لمبا کرنے سے متعلق
	عورت کا غسل کر کے خوشبو دور کرنا		داڑھی کو موڑ کر چھوٹا کرنا
	کوئی خاتون خوشبو لگا کر جماعت میں شامل نہ ہو	۴۸۶	سفید بال اکھاڑنا
۵۰۲	خواتین کو زیور اور سونے کے اظہار کی کراہت سے متعلق		خضاب کرنے کی اجازت
۵۰۳		۴۸۷	کالے رنگ کے خضاب ممنوع ہونے سے متعلق
۵۰۷	مردوں پر سونا حرام ہونے کے بارے میں	۴۸۸	مہندی اور رسمہ کا خضاب
	جس کی ناک کٹ جائے کیا وہ شخص سونے کی ناک بنا سکتا ہے؟	۴۹۱	خواتین کا خضاب کرنا
۵۱۱	مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے سے متعلق حدیث		مہندی کی بو ناپسند ہونا
۵۱۲	سونے کی انگوٹھی سے متعلق	۴۹۲	سفید بال اکھاڑنا
۵۱۳	یحییٰ بن ابی کثیر کے بارے میں اختلاف	۴۹۳	بالوں کو جوڑنے سے متعلق
۵۱۷	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں		جو خاتون بالوں میں جوڑ لگائے
۵۱۸	حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ پر اختلاف سے متعلق	۴۹۴	بالوں کو جزوانا
۵۲۰	انگوٹھی میں چاندی کی مقدار کا بیان		جو خواتین چہرہ کے بال (یعنی منہ) کا رواں اکھاڑیں
		۴۹۵	جسم گدوانے والیوں کا بیان اور راویوں کا اختلاف

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۳۶	جوڑ لگانے والی یعنی بال میں بال ملائے والی پر لعنت سے متعلق	۵۲۱	رسول کریم ﷺ کی انگوٹھی کی کیفیت
	بال میں بال ملائے والی اور بال ملوانے والی دونوں لعنت کی مستحق ہیں	۵۲۳	انگوٹھی کس ہاتھ میں پہننے؟
	جسم کو گودنے اور گودوانے والی عورتوں پر لعنت		جس لوہے پر چاندی چڑھی ہو اُس کی انگوٹھی پہننا
	چہرہ کا رواں اکھاڑنے والی اور دانتوں کو کشادہ کرنے والی پر لعنت	۵۲۵	کانسی کی انگوٹھی کا بیان
۵۳۸	زعفران کے رنگ سے متعلق		انگوٹھی پر عربی عبارت نہ کھدواؤ
	خوشبو کے متعلق احادیث	۵۲۶	کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت
۵۳۹	کوئی خوشبو عمدہ ہے؟		بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی اتارنے سے متعلق
۵۴۰	سونا پہننے کی ممانعت سے متعلق	۵۲۷	گھونگر اور گھنٹہ سے متعلق احادیث
	سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت سے متعلق	۵۲۹	فطرت کا بیان
	رسول کریم ﷺ کی (مبارک) انگوٹھی اور اس پر کندہ عبارت	۵۳۰	موچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا بیان
۵۴۲	کوئی انگلی میں انگوٹھی پہننے		بچوں کا سر مونڈنے کا بیان
۵۴۳	نگینہ کی جگہ		بچے کا سر کچھ منڈانا اور کچھ چھوڑنا ممنوع ہے
۵۴۴	انگوٹھی اتارنا اور اس کو نہ پہننا	۵۳۱	سر پر بال رکھنے سے متعلق
۵۴۵	کس قسم کے کپڑے پہننا بہتر ہیں اور کس قسم کے کپڑے بُرے ہیں؟		بالوں کو برابر کرنے یعنی کنگھی کرنے اور تیل لگانے سے متعلق
۵۴۶	سیرا (لباس) کی ممانعت سے متعلق	۵۳۲	بالوں میں مانگ نکالنا
۵۴۷	عورتوں کو سیرا (نامی لباس) کی اجازت سے متعلق	۵۳۳	کنگھی کرنے سے متعلق
۵۴۸	استبرق پہننے کی ممانعت		کنگھی دائیں جانب سے شروع کرنے سے متعلق
	استبرق کی کیفیت سے متعلق		خضاب کرنے سے متعلق
۵۴۹	دیبا پہننے کی ممانعت سے متعلق	۵۳۴	درس اور زعفران سے داڑھی کو زرد کرنا
		۵۳۵	بالوں میں جوڑ لگانے سے متعلق
			دھجی سے بال جوڑنے سے متعلق

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۶۱	سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا	۵۳۹	دیبا پہننا جو کہ بونے کے تار سے بنا گیا ہو
	دونوں کندھوں کے درمیان (عمامہ کا) شملہ		مذکورہ بالا شے دیبا کے منسوخ ہونے سے
	لٹکانے سے متعلق	۵۵۰	متعلق
۵۶۲	تصاویر کے بیان سے متعلق		ریشم پہننے کی سزا اور وعید اور جو شخص اس کو دنیا
۵۶۳	سب سے زیادہ عذاب میں مبتلا لوگ		میں پہنے گا آخرت میں نہیں پہنے گا
	تصویر سازی کرنے والوں کو قیامت کے دن	۵۵۱	ریشمی لباس پہننے کی ممانعت کا بیان
۵۶۵	کس طرح کا عذاب ہوگا؟	۵۵۲	ریشم پہننے کی اجازت سے متعلق
۵۶۶	کن لوگوں کو شدید ترین عذاب ہوگا؟	۵۵۳	کپڑوں کے جوڑے پہننا
۵۶۷	اوڑھنے کی چادر سے متعلق		یمن کی چادر پہننے سے متعلق
	آپ ﷺ کے جوتے کیسے تھے؟		زعفرانی رنگ کی ممانعت سے متعلق
۵۶۸	ایک جوتہ پہن کر چلنا ممنوع ہونے سے متعلق	۵۵۴	ہرے رنگ کا لباس پہننا
	کھالوں پر بیٹھنا اور لیٹنا		چادریں پہننے سے متعلق
	خدمت کے لیے ملازم رکھنا اور سواری رکھنے	۵۵۵	سفید کپڑے پہننے کے حکم سے متعلق
	سے متعلق		قباء پہننے سے متعلق
۵۶۹	تلوار کے زیور سے متعلق	۵۵۶	پانچواں پہننے سے متعلق
	لال رنگ کے زین پوش کے استعمال کی		بہت زیادہ تہہ بند لٹکانے کی ممانعت
	ممانعت	۵۵۷	تہہ بند کس جگہ تک ہونا چاہیے؟
۵۷۰	کرسیوں پر بیٹھنے سے متعلق		ٹخنوں سے نیچے ازار رکھنے کا حکم (وعید)
	لال رنگ کے خیموں کے استعمال سے متعلق		تہہ بند لٹکانے سے متعلق
۵۷۱	کتاب الاداب القضاۃ	۵۵۹	خواتین کس قدر آنچل لٹکائیں؟
	عادل حاکم کی تعریف اور منصف حاکم کی		تمام جسم پر کپڑا لپٹنے سے متعلق اس طریقہ سے
	فضیلت	۵۶۰	کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں ممنوع ہے
۵۷۲	انصاف کرنے والا امام		ایک ہی کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت
	اگر کوئی شخص صحیح فیصلہ کرے؟		سے متعلق
	جو کوئی قاضی بننے کی آرزو کرے اس کو کبھی	۵۶۱	سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۵۸۷	کونسی باتوں سے (قاضی و) حاکم کو بچنا چاہیے؟	۵۷۳	قاضی نہ بنایا جائے
	جو حاکم ایماندار ہو تو وہ حالت غصہ فیصلہ کر سکتا ہے	۵۷۴	حکومت کی خواہش نہ کرنا
۵۸۸	اپنے گھر میں فیصلہ کرنا		(ایک یمنی قوم) اشعریوں کو حکومت سے نوازا
	مدد چاہنے سے متعلق	۵۷۵	جس وقت کسی کو فیصلہ کے لیے ثالث مقرر کریں اور وہ فیصلہ دے
	خواتین کو عدالت میں حاضر کرنے سے بچانے سے متعلق	۵۷۶	خواتین کو حاکم بنانے کی ممانعت سے متعلق
۵۸۹	جس نے زنا کیا ہو حاکم کو اس کا طلب کرنا		مثال پیش کر کے ایک حکم نکالنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ولید بن مسلم پر راویوں کا اختلاف
۵۹۰	حاکم کا رعایا کے درمیان صلح کرانے کے لیے خود جانا		زیر نظر حدیث شریف میں حضرت یحییٰ بن ابی اسحق پر اختلاف
۵۹۱	حاکم دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کو مصالحت کے واسطے اشارہ کر سکتا ہے	۵۷۸	علماء جس امر پر اتفاق کریں اس کے مطابق حکم کرنے سے متعلق
۵۹۲	حاکم معاف کرنے کے واسطے اشارہ کر سکتا ہے	۵۷۹	آیت کریمہ ”جو کوئی حکم نہ کرے خداوند کے حکم کے موافق“ کی تفسیر سے متعلق
۵۹۳	حاکم پہلے نرمی کرنے کا حکم دے سکتا ہے	۵۸۱	قاضی کا ظاہر شرع پر حکم
	مقدمہ کے فیصلہ سے قبل قبل حاکم کے سفارش کرنے سے متعلق	۵۸۳	حاکم اپنی عقل سے فیصلہ لے سکتا ہے
۵۹۴	اگر کسی شخص کو مال کی ضرورت ہو اور وہ شخص اپنے مال کو ضائع کر دے تو حاکم روک سکتا ہے		قاضی و حاکم کے لیے اس کی گنجائش کہ جو کام نہ کرنا ہو اس کو ظاہر کرے کہ میں یہ کام کروں گا تاکہ حق ظاہر ہو جائے
	فیصلہ کرنے میں تھوڑا اور زیادہ مال برابر ہے	۵۸۴	ایک حاکم اپنے برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ درجہ والے شخص کا فیصلہ توڑ سکتا ہے اگر اس میں غلطی کا علم ہو
۵۹۵	جس وقت حاکم کسی شخص کو پہچان رہا ہو اور وہ شخص موجود نہ ہو تو اس کے بارے میں فیصلہ کرنا صحیح ہے	۵۸۵	جب کوئی حاکم ناحق فیصلہ کر دے تو اس کو رد کرنا صحیح ہے
	ایک حکم میں دو حکم کرنے سے متعلق		
	فیصلہ کو کیا چیز توڑتی ہے؟		
۵۹۶	فتنہ فساد مچانے والا	۵۸۶	

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۱۱	تاوان سے پناہ	۵۹۶	جہاں پر گواہ نہ ہو تو وہ کس طریقہ سے حکم دے
۶۱۲	قرض سے پناہ مانگنے سے متعلق		حاکم کا قسم دلانے کے وقت نصیحت کرنے سے متعلق
۶۱۳	مقروض ہونے کے غلبہ سے پناہ مانگنے سے متعلق	۵۹۷	حاکم قسم کس طریقہ سے لے؟
	قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا	۵۹۸	کتاب الاستعاذۃ
	مالداری کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق		پناہ چاہنا
	فتنہ دنیا سے پناہ مانگنا	۶۰۲	اس دل سے پناہ کہ جس میں خوف الہی نہ ہو
۶۱۵	شرم گاہ کی برائی سے پناہ	۶۰۳	سینہ کے فتنہ سے پناہ مانگنا
	کفر کے شر سے پناہ		کان اور آنکھ کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق
۶۱۶	گمراہی سے پناہ مانگنے سے متعلق	۶۰۴	بزدلی اور نامردی سے پناہ مانگنا
	دشمن کے غلبہ سے پناہ مانگنا		کنجوسی سے پناہ مانگنے سے متعلق
	دشمنوں کی ملامت سے پناہ مانگنا	۶۰۵	رنج و غم سے پناہ مانگنا
	بڑھاپے سے پناہ مانگنا	۶۰۶	تاوان اور گناہ سے پناہ مانگنے کے بارے میں
	بری قضا سے پناہ مانگنا		کان اور آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا
۶۱۷	بد نصیبی سے پناہ مانگنا	۶۰۷	آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا
	جنون سے پناہ مانگنا		سستی سے پناہ مانگنے سے متعلق
	جہات کے نظر لگانے سے پناہ		عاجزی سے پناہ مانگنے سے متعلق
	غروہ کی برائی سے پناہ	۶۰۸	ذلت و رسوائی سے پناہ مانگنا
۶۱۸	بڑی عمر سے پناہ مانگنا	۶۰۹	(بے برکتی اور) کمی سے پناہ مانگنا
	عمر کی برائی سے پناہ مانگنا	۶۱۰	فقیری سے پناہ مانگنے سے متعلق
	نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنا		فتنہ قبر سے پناہ مانگنے سے متعلق
۶۱۹	مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگنے سے متعلق		جوفس سیر نہ ہو اس سے پناہ مانگنے سے متعلق
	سفر سے واپسی کے وقت رنج و غم سے پناہ		بھوک سے پناہ مانگنے سے متعلق
	برے پڑوسی سے پناہ مانگنا		خیانت سے پناہ مانگنے سے متعلق
۶۲۰	لوگوں کے فساد سے پناہ سے متعلق		دشمنی، نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگنا

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۳۲	گدری اور خشک کھجور کے آمیزہ کو شراب کہا جاتا ہے	۶۲۰	فتنہ دجال سے پناہ سے متعلق
	خلیطین کی نبید پینے کی ممانعت سے متعلق		عذاب دوزخ اور دجال کے شر سے پناہ سے متعلق
	کچی اور کچی کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت	۶۲۱	انسانوں کے شر سے پناہ مانگنے سے متعلق
	کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے کی ممانعت		زندگی کے فتنہ سے پناہ مانگنا
۶۳۳	کچی اور خشک کھجور کا آمیزہ	۶۲۲	فتنہ موت سے پناہ مانگنے سے متعلق
۶۳۳	گدری اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونا		عذاب قبر سے پناہ مانگنا
۶۳۵	کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت	۶۲۳	فتنہ قبر سے پناہ مانگنا
	کھجور اور انگور ملا کر بھگونے کی ممانعت		اللہ عزوجل کے عذاب سے پناہ مانگنا
۶۳۶	گدری کھجور اور انگور ملانا		عذاب دوزخ سے پناہ مانگنا
	گدری کھجور اور انگور ملانے کی ممانعت		آگ کے عذاب سے پناہ
	دو چیزیں ملا کر بھگونے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے	۶۲۴	دوزخ کی گرمی سے پناہ مانگنا
	کہ ایک شے سے دوسری شے کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور اس طرح نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے	۶۲۵	اعمال کی بُرائی سے پناہ مانگنے سے متعلق
	صرف گدری کھجور کر بھگو کر نبید بنانے اور پینے کی اجازت جب تک کہ اس فقیح میں تیزی اور جوش پیدا نہ ہو	۶۲۶	جو اعمال انجام نہیں دیئے اُن کے شر سے پناہ
۶۳۷	مشکوں میں نبید بنانا کہ آگے سے جس کے منہ بندھے ہوئے ہوں	۶۲۷	زمین میں جنس جانے سے متعلق
	صرف کھجور بھگونے کی اجازت سے متعلق	۶۲۸	گرنے اور مکان تلے دب جانے سے پناہ
۶۳۸	صرف انگور بھگونا		اللہ عزوجل کے غصہ سے پناہ مانگنے سے متعلق
	گدری کھجور کو علیحدہ پانی میں بھگونے کی اجازت سے متعلق	۶۲۹	اس کی رضا کے ساتھ
۶۳۹	آیت کریمہ: وَمِنْ ثَمَرَاتِہِ کی تفسیر		قیامت کے دن جگہ کی تنگی سے پناہ سے متعلق
			ایسی دعا سے پناہ مانگنے سے متعلق جو قبول نہ ہو
		۶۳۰	۵۱ کتاب الاشربة
			شراب کی حرمت سے متعلق
			جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی تو کس قسم کی شراب بہائی گئی؟

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۵۵	روغنی برتنوں کا بیان	۶۴۰	جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو شراب کون
۶۵۶	مذکورہ برتنوں کے استعمال کی ممانعت ضرور تھی	۶۴۱	کونسی اشیاء سے تیار کی جاتی تھی؟
۶۵۷	نہ کہ بطور ادب کے	۶۴۲	جو شراب غلہ یا پھلوں سے تیار ہوا اگرچہ وہ کسی
۶۵۸	ان برتنوں کا بیان	۶۴۳	قسم کا ہوا اگر اس میں نشہ ہو تو وہ حرام ہے
۶۵۹	کن برتنوں میں نبیذ بنانا درست ہے اس سے	۶۴۴	جس شراب میں نشہ ہو وہ خمر ہے اگرچہ وہ انگور
۶۶۰	متعلق احادیث اور مشکوں میں نبیذ بنانے سے	۶۴۵	سے تیار نہ کی گئی ہو
۶۶۱	متعلق احادیث	۶۴۶	ہر ایک نشہ لانے والی شراب حرام ہے
۶۶۲	مٹی کے برتن کی اجازت	۶۴۷	بیع اور مزر کوئی شراب کو کہا جاتا ہے؟
۶۶۳	شراب کیسی شے ہے؟	۶۴۸	جس شراب کے بہت پینے سے نشہ ہو اس کا
۶۶۴	شراب پینے کی مذمت سے متعلق	۶۴۹	کچھ حصہ بھی پینا حرام ہے
۶۶۵	شرابی کی نماز قبول نہیں ہوتی	۶۵۰	جو کی شراب کی ممانعت سے متعلق
۶۶۶	شراب نوشی سے کون کون سے گناہ کا ارتکاب ہوتا	۶۵۱	رسول کریم ﷺ کے واسطے کن برتنوں میں نبیذ
۶۶۷	ہے۔ نماز چھوڑ دینا، ناحق خون کرنا جس کو اللہ	۶۵۲	تیار کی جاتی تھی؟
۶۶۸	عز وجل نے حرام فرمایا ہے	۶۵۳	ان برتنوں سے متعلق کہ جن میں نبیذ تیار کرنا
۶۶۹	شراب پینے والے کی توبہ	۶۵۴	ممنوع ہے۔ مٹی کے برتن میں نبیذ تیار کرنے
۶۷۰	جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہیں ان کے متعلق	۶۵۵	کے ممنوع ہونے سے متعلق
۶۷۱	شرابی کو جلاوطن کرنے کا بیان	۶۵۶	ہرے رنگ کے لاکھی برتن کے متعلق
۶۷۲	ان احادیث کا تذکرہ جن سے لوگوں نے یہ	۶۵۷	کدو کے توبے کی نبیذ کی ممانعت
۶۷۳	دلیل لی کہ نشہ آور شراب کا کم مقدار میں پینا	۶۵۸	توبے اور روغنی برتن کی نبیذ کی ممانعت
۶۷۴	جائز ہے	۶۵۹	کدو کے توبے اور لاکھی اور چوبی برتن میں نبیذ
۶۷۵	جو لوگ شراب کا جواز ثابت کرتے ہیں ان کی	۶۶۰	پینے کی ممانعت
۶۷۶	دلیل حضرت عبدالملک بن نافع والی حضرت	۶۶۱	توبے لاکھی اور روغنی برتن کی نبیذ کی ممانعت
۶۷۷	ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث بھی ہے	۶۶۲	کدو کے توبے اور چوبی برتن اور روغنی برتن اور
۶۷۸	اس ذلیل کر دینے والے عذاب کا بیان جو کہ	۶۶۳	لاکھی کے برتن کی نبیذ کے ممنوع ہونے سے
۶۷۹	اللہ عز وجل نے شرابی کے لیے تیار کر رکھا ہے	۶۶۴	متعلق

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۸۱	کونسی طلاء پینا درست ہے اور کونسی نہیں اس کا بیان	۶۷۸	جس شے میں شبہ پیدا ہو جائے اس کو چھوڑ دینے کا بیان
۶۸۳	حلال اور حرام نبیذ کا بیان		جو شخص شراب تیار کرے اس کے ہاتھ انگور فروخت کرنا مکروہ ہے
۶۸۶	نبیذ سے متعلق ابراہیم پر راویوں کے اختلاف کا بیان		انگور کا شیرہ فروخت کرنا مکروہ ہے
۶۸۷	کون سے مشروبات (پینا) درست ہے؟		کس قسم کا طلاء پینا درست ہے اور کونسی قسم کا ناجائز؟
۶۸۸	خاتمہ کتاب	۶۷۹	

(۳۱)

کتاب النحل

عطیہ اور بخشش سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں

کے اختلاف کا بیان

۳۷۰۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے عطیہ اور بخشش سے ان کو ایک غلام عنایت کیا پھر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو اپنے عطیہ اور بخشش پر گواہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے تمام لڑکوں کو عطیہ دیا ہے؟“ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ”پس اس عطیہ کو واپس لے لو“ اور مصنف رحمہ اللہ کے اس حدیث کے دو استاد ہیں اس وجہ سے اس حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ الفاظ راوی محمد کے ہیں، حضرت قتیبہ رضی اللہ عنہ (راوی) کے نہیں ہیں۔

۳۷۰۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد ان کو ایک دن رسول کریم کی خدمت میں لے گئے اور انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اپنا ایک غلام اپنے اس لڑکے کو بطور عطیہ کے دے دیا۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو غلام بطور عطیہ دیا ہے؟“ (یا صرف تم نے اس ایک ہی لڑکے کو عطیہ میں غلام دیا ہے؟) اس نے عرض کیا: ”نہیں“ (باقی تمام لڑکوں کو میں نے کچھ نہیں دیا) اس پر آپ نے فرمایا: ”پھر تم اپنے اس عطیہ کو واپس لے لو۔“

۱۵۵۹: ذِکْرُ اخْتِلَافِ الْفَاطِمِ النَّاقِلِينَ

لِخَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي النَّحْلِ

۳۷۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ ح وَابْنَانَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ كُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتُ قَالَ لَا قَالَ فَأَرَدُوهُ وَالْفُطُ لِمُحَمَّدٍ -

۳۷۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قَرَأَهُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ مُحَمَّدِ ابْنِ النُّعْمَانِ يُحَدِّثَانِهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي غُلَامًا تَكَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتُهُ قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَرْجِعْهُ -

۳۷۰۷: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ حضرت نعمان بن بشیر کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام عطیہ کر دیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”تم نے کیا اپنے دوسرے بیٹوں کو بھی کچھ (غلام) دیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”پھر تم اس کو واپس لے لو۔“ (یعنی اگر بخشش کرنا ہے تو سب کو بخشش کرو)۔

۳۷۰۸: حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بخشش کر دیا ہے اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اپنے اس عطیہ کو باقی رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو عطیہ کیا ہے؟“ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تو تم اس غلام کو اس سے واپس لے لو۔“ (یعنی جس کو تم نے بخشش کیا ہے تم وہ بخشش واپس لے لو)

۳۷۰۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کو کچھ عطیہ کے طور پر عنایت کیا۔ اس پر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی والدہ نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد سے کہا کہ تم نے میرے بیٹے کو جو کچھ دیا ہے تم اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا لو۔ چنانچہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے اس پر گواہ بن جانے کو مکروہ خیال فرمایا (کیونکہ یہ حق تلفی پر گواہ ہونا تھا)۔

۳۷۱۰: حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے لڑکے کو ایک غلام بخشش میں عنایت کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ اس ارادہ سے حاضر ہوئے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس پر) گواہ بنائیں آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے تمام لڑکوں کو اسی طرح عطا کیا ہے؟“ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”پس اس کو رد کر لے۔“ (یعنی تم اس کو وہ غلام نہ دو)

۳۷۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ بَشِيرَ بْنَ سَعْدٍ جَاءَ بِأَبْنِهِ النُّعْمَانِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ يَتِيمَكَ نَحَلْتُ قَالَ لَا قَالَ فَأَرْجِعْهُ۔

۳۷۰۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَاهُ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُنْفِذَهُ أَنْفَذْتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ يَتِيمَكَ نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَأَرْدُدْهُ۔

۳۷۰۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلًا فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ أَشْهَدُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى مَا نَحَلْتُ ابْنِي فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْهَدَ لَهُ۔

۳۷۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ يَعْنَى ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بَشِيرٍ أَنَّهُ نَحَلَ ابْنَهُ غُلَامًا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَادَ أَنْ يَشْهَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَكَلَ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ ذَا قَالَ لَا قَالَ فَأَرْدُدْهُ۔

۳۷۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بَشِيرَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ نَحْلَةً قَالَ لَا خَيْرَ لِيَاخُوتِهِ قَالَ لَا قَالَ فَأَرَدُودَهُ۔

۳۷۱۱: حضرت ابن عروہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت بشیر رضی اللہ عنہ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے نعمان کو بطور عطیہ (کچھ) دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس کے بھائیوں (یعنی اپنے دوسرے لڑکوں) کو بھی کچھ دیا ہے؟“ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم اس کو واپس لے لو“ (یعنی بخشش نہ کرو)۔

۳۷۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانَ قَالَ انْطَلَقَ بِهِ أَبُوهُ يَحْمِلُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِي كَذَا وَكَذَا قَالَ كُلُّ بَيْتِكَ نَحَلْتُ مِثْلَ الَّذِي نَحَلْتُ النُّعْمَانَ۔

۳۷۱۲: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو گود میں لے کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا: آپ اس پر گواہ رہیں کہ میں نے نعمان کو اپنے مال میں سے بطور بخشش کے فلاں فلاں چیز دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو اسی مقدار میں عطا کیا ہے (جتنا حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو دیا ہے)؟“

۳۷۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانَ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُ عَلَى نَحْلٍ نَحَلْتُهُ إِيَّاهُ فَقَالَ أَكُلْ وَلَدِكَ نَحَلْتُ مِثْلَ مَا نَحَلْتُهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَا أَشْهَدُ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا لَيْسَ بِسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبَرِّ سَوَاءٌ قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذَا۔

۳۷۱۳: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو نبی کی خدمت میں لے گئے تاکہ جو کچھ انہوں نے بخشش کی تھی اس پر آپ کو گواہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اپنے دوسرے لڑکوں کو اسی مقدار میں دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”میں اس پر گواہ نہیں بننا کیا تم کو یہ بات پسندیدہ نہیں کہ تمہارے ساتھ سب کے سب لڑکے احسان کا ایک جیسا معاملہ کریں؟“ انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”تم پھر ایسا کام نہ کرو۔“

۳۷۱۴: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ بِالْأَنْصَارِيِّ أَنَّ أُمَّهُ ابْنَةَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمُوهَبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَاتَوَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَّاهُ فَوَهَبَهَا لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ

۳۷۱۴: حضرت نعمان بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی والدہ جو کہ رواحہ کی بیٹی تھیں نے نعمان رضی اللہ عنہ کے والد سے عرض کیا کہ تم اپنے مال میں سے ان کے لڑکے نعمان رضی اللہ عنہ کو کچھ دے دو لیکن حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد نے اس مسئلہ کو ایک سال تک التواء میں ڈالے رکھا۔ پھر خود ہی ان کے دل میں خیال ہوا تو انہوں نے بخشش کی چیز نعمان کو دے دی۔ نعمان رضی اللہ عنہ کی والدہ نے عرض کیا: میں نہیں مانتی جس وقت تک تم نبی کو اس بات پر گواہ نہ بنا لو تو

قَاتَلْتَنِي عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيرُ أَلَيْكَ وَلَدٌ سِوَى هَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَلَّهُمْ وَهَبْتُ لَهُمْ مِثْلَ الَّذِي وَهَبْتُ لِابْنِكَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تُشْهِدْنِي إِذَا قَاتَيْتُ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرِ-

۳۷۱۵: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ سَأَلْتُ أُمِّي أَبِي بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ فَوَهَبَهَا لِي فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى أَشْهَدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَآخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا غُلَامٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا ابْنَةً وَوَاحَةً طَلَبْتُ مِنِّي بَعْضَ الْمَوْهَبَةِ وَقَدْ أَعْجَبَهَا أَنْ أَشْهَدَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ يَا بَشِيرُ أَلَيْكَ ابْنٌ غَيْرُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَهَبْتُ لَهُ مِثْلَ مَا وَهَبْتُ لِهَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي إِذَا قَاتَيْتُ لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرِ-

۳۷۱۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ غَامِرٍ قَالَ أَخْبَرْتُ أَنَّ بَشِيرَ بْنَ سَعْدٍ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ امْرَأَتِي عَمْرَةَ بِنْتُ وَوَاحَةٍ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهَا نُعْمَانَ بِصَدَقَةٍ

نعمان کے والد نے نبی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس لڑکے کی والدہ یعنی رواحہ کی لڑکی مجھ سے جھگڑا کر رہی ہے اس پر جو میں نے اس (لڑکے) کو بخشش کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”اے بشیر! کیا تمہارا اس کے علاوہ اور لڑکا بھی ہے؟“ عرض کیا: جی ہاں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے ان سب کو بھی اسی طرح عطیہ کیا ہے جواب دیا: نہیں۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: ”تب تم مجھ کو اس مسئلہ میں گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں کسی ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔“

۳۷۱۵: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ محترمہ نے میرے والد ماجد سے میرے لیے کچھ عطیہ اور بخشش کے طور پر مانگا۔ اس نے ہبہ کیا اور مجھ کو کچھ دینا چاہا۔ اس وقت میری والدہ نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی کہ جس وقت تک اس پر رسول کریم ﷺ گواہ نہ بن جائیں۔ اس پر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میرے والد نے میرے ہاتھ پکڑ کر مجھ کو رسول کریم سے ملایا اور ان دنوں میں لڑکا (یعنی کم عمر) تھا اور آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس لڑکے کی والدہ رواحہ کی لڑکی کچھ ہبہ اور بخشش کے طور پر مانگ رہی ہے اور اس کی خوشی اور رضا مندی اس میں ہے کہ میرے بخشش کرنے پر آپ گواہ بن جائیں۔ آپ نے فرمایا: ”اے بشیر! کیا تمہارا اسکے علاوہ کوئی اور لڑکا نہیں ہے؟“ عرض کیا: جی ہاں! ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”اے بشیر! کیا تم نے اس کو بھی اسی طرح عطیہ دیا ہے؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ”اگر ایسا ہے تو تم اس سلسلہ میں میری گواہی نہ لو۔ اسلئے کہ میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا ہوں۔“

۳۷۱۶: حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری اہلیہ عمرہ نامی رواحہ کی لڑکی کہتی ہے کہ تم میرے لڑکے نعمان کے لیے کچھ صدقہ (یعنی بخشش) کرو اور وہ کہتی ہیں تم اس دیئے ہوئے پر رسول کریم کو

گواہ بنا لو۔ چنانچہ آپؐ نے بشیرؓ سے دریافت فرمایا: ”کیا تمہارے اور لڑکے بھی ہیں؟“ عرض کیا: ”جی ہاں۔“ آپؐ نے فرمایا: ”کیا تم نے ان کو بھی اسی مقدار میں بخشش کی؟“ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس سلسلہ میں مجھ کو گواہ نہ بناؤ! اس ظلم پر۔

۳۷۱۷: حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور محمدؐ جو کہ مصنف کے استاذ ہیں ان کی روایت میں جاء کا لفظ نہیں ہے بلکہ لفظ آتی مذکور ہے اور معنی دونوں کے ایک ہی ہیں اور اس شخص نے آکر عرض کیا: میں نے دیا ہے اپنے لڑکے کو آپؐ گواہ رہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ”تمہارے کیا اور اولاد بھی ہے؟“ انہوں نے عرض کیا جی ہاں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس کو بھی اسی طرح بخشش کی ہے یا نہیں؟“ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ”مجھ کو تم کیا ظلم پر گواہ بناتے ہو؟“

۳۷۱۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے والد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ آپؐ کو اس پر گواہ بنالیں جو کہ مجھ کو دیا تھا۔ آپؐ نے دریافت فرمایا: ”کیا اس کے علاوہ تمہارے کوئی اور لڑکا بھی ہے؟“ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپؐ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”تمام لڑکوں کو برابر رکھنا چاہیے۔“ (ایک لڑکے کو دینا اور دوسرے کو نہ دینا ظلم ہے)۔

۳۷۱۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور وہ خطبہ دے رہے تھے انہوں نے نقل فرمایا کہ میرے والد صاحب مجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عطیہ پر گواہ بنائیں چنانچہ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا: ”کیا تمہارے اور بیٹے بھی ہیں؟“ والد نے کہا: جی ہاں۔ آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم سب کے ساتھ برابری اور

وَأَمَرَنِي أَنْ أَشْهَدَكَ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَ لِهَذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهَدْنِي عَلَى جَوْرٍ۔

۳۷۱۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ ح وَأَنْبَاءُ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَبَّانٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى ابْنِي بِصَدَقَةٍ فَأَشْهَدُ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْطَيْتَهُمْ كَمَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ۔

۳۷۱۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ فِطْرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ ذَهَبَ بِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهَدُهُ عَلَى شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ أَلَاكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ وَصَفَتْ بِيَدِهِ بِكَفِّهِ أَجْمَعَ كَذَا الْأَسْوَيْتُ بَيْنَهُمْ۔

۳۷۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَبَّانٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ فِطْرِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ انْطَلَقَ بِي أَبِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهَدُهُ عَلَى عَطِيَّةٍ أَعْطَانِيهَا فَقَالَ هَلْ لَكَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَوِّبْنَهُمْ۔

انصاف کا معاملہ کرو۔“

۳۷۲۰: حضرت جابر بن مفضل سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے خطبہ کے دوران سنا کہ آپ نے فرمایا: ”تم لوگ اولاد کے سلسلہ میں انصاف سے کام لو۔“ آپ نے اسی طرح دو مرتبہ فرمایا۔

۳۷۲۰. أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ
جَابِرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَعْدِلُوا بَيْنَ آبَائِكُمْ اَعْدِلُوا بَيْنَ
آبَائِكُمْ۔

(۳۱)

کتاب الریبة

ہبہ سے متعلق احادیث مبارکہ

۱۸۱۰ : بِأُهْبَةِ الْمَشَاعِ

۳۷۲۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ وَفْدُهُ هَوَازَنَ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّا أَصْلُ وَ عَشِيرَةُ وَقَدْ نَزَلَ بِنَا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ فَأَمْنُنْ عَلَيْنَا مِنَ اللَّهِ عَلَيْكَ فَقَالَ اخْتَارُوا مِنْ أَمْوَالِكُمْ أَوْ مِنْ نِسَائِكُمْ وَأَبْنَائِكُمْ فَقَالُوا قَدْ خَيْرْتَنَا بَيْنَ أَحْسَابِنَا وَأَمْوَالِنَا بَلْ نَخْتَارُ نِسَاءً نَا وَأَبْنَاءً نَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَإِذَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فَقُومُوا فَقُولُوا إِنَّا نَسْتَعِينُ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَوِ الْمُسْلِمِينَ فِي نِسَانِنَا وَأَبْنَانِنَا فَلَمَّا صَلَّوْا الظُّهْرَ قَامُوا فَقَالُوا ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَ لِي

باب: مشترکہ چیز میں ہبہ کرنے کا بیان

۳۷۲۱: حضرت عمر و بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے کہا ہم آپ سے نزدیک تھے۔ جس وقت (قبیلہ) ہوازن کے نمائندے حاضر ہوئے تھے اور کہنے لگے کہ اے محمد! ہم لوگ سب کے سب ایک ہی اصل اور ایک ہی خاندان کے فرد ہیں اور ہم لوگوں پر جو بھی آفت و مصیبت نازل ہوتی ہے وہ آپ پر ظاہر ہے۔ آپ ہم لوگوں کے ساتھ احسان فرمائیں۔ اللہ عزوجل آپ پر احسان فرمائے۔ آپ نے فرمایا: ”تم دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرو یا دولت لے یا اپنی عورتوں کو چھڑا لو۔“ انہوں نے عرض کیا: آپ نے ہم کو اختیار دیا تو ہم اپنی عورتوں اور بچوں کو اختیار کرتے ہیں۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: ”جس قدر میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ میں تم کو دے چکا لیکن جس وقت میں نماز ظہر ادا کروں تو تم سب کھڑے رہو اور اس طریقہ سے کہو کہ ہم لوگ مدد چاہتے ہیں رسول کریمؐ کے سبب تمام مؤمنین سے یا مسلمانوں سے اپنی عورتوں اور مال میں۔“ راوی نقل کرتے ہیں کہ جس وقت لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ نمائندے کھڑے ہو گئے

① مراد جنگ ہے اس میں قبیلہ ہوازن کی عورتیں اور بچے غلام بنائے گئے۔ (جامی)

اور وہی بات کہی پھر نبیؐ نے ارشاد فرمایا: ”جو کچھ میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے واسطے ہے۔“ یہ بات سن کر مہاجرین نے بھی یہی کہا اس پر اقرح بن حابس نے کہا ہم اور قبیلہ بنی تمیم دونوں اس بات میں شامل نہیں ہوئے اور حضرت عیینہ بن حصنؓ نے کہا ہم اور قبیلہ بنو فزارہ کے لوگ دونوں کے دونوں اس بات کا اقرار نہیں کرتے اور حضرت عباسؓ بن مرواس نے اسی طرح سے کہا اور اپنے ساتھ قبیلہ بنی سلیم کے لوگوں کو شامل کیا جس وقت انہوں نے علیحدگی کی بات کہی تو قبیلہ بنی سلیم نے اس کی بات پر انکار کر دیا اور کہا کہ تم نے جھوٹ بولا ہے اور ہمارا جو کچھ بھی ہے وہ تمام کا تمام رسولؐ کیلئے ہے پھر رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تم لوگ ان کی خواتین اور بچوں کو واپس کر دو اور جو شخص مفت نہ دینا چاہے تو میں اس کیلئے وعدہ کرتا ہوں کہ اس کو چھ اونٹ دیئے جائیں اس مال میں سے جو کہ پہلے اللہ عزوجل نے عطا فرمائے۔“ یہ فرما کر آپؐ سوار ہو گئے اونٹ پر۔ لیکن لوگ آپ کے پیچھے ہی رہ گئے اور کہنے لگے واہ واہ ہم لوگوں کا مال غنیمت ہمارے ہی درمیان تقسیم فرمادیں اور آپ کو چاروں طرف سے گھیر کر ایک درخت کی جانب لے گئے۔ وہاں پر آپ کی چادر مبارک درخت سے علیحدہ ہو کر الگ ہو گئی آپ نے فرمایا: ”اے لوگو! مجھ کو میری چادر اٹھاؤ خدا کی قسم اگر تہامہ (جنگل) کے درختوں کے برابر بھی جانور ہوں تو تم لوگوں پر ان کو تقسیم کر دوں پھر تم لوگ مجھ کو کنجوس اور بخیل نہیں قرار دو گے اور نہ ہی مجھ کو بزدل قرار دو گے اور نہ ہی میرے خلاف کرو گے۔“ پھر آپ ایک اونٹ کے نزدیک تشریف لائے اور آپ نے اس کی پشت کے بال اپنے ہاتھ کی چٹکی میں لے لیے پھر فرمانے لگے کہ تم لوگ سن لو میں اس ”فئی“ میں سے کچھ بھی نہیں لیتا مگر پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی لوٹ کر تم لوگوں کے ہی خرچہ میں آ جائے گا۔ یہ بات سن کر ایک شخص آپ کے نزدیک آ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے پاس ایک گچھا تھا بالوں کا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں نے چیز لی تاکہ میں اپنے اونٹ کی کملی درست

وَلَيْسَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْأَقْرَحُ بْنُ حَابِسٍ أَمَّا أَنَا وَبَنُو تَمِيمٍ فَلَا وَ قَالَ عِيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ أَمَّا أَنَا وَبَنُو فَزَارَةَ فَلَا وَ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ أَمَّا أَنَا وَبَنُو سُلَيْمٍ فَلَا فَقَامَتِ بَنُو سُلَيْمٍ فَقَالُوا كَذَبْتَ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ رُدُّوْا عَلَيْهِمْ نِسَاءَهُمْ وَابْنَاءَهُمْ فَمَنْ تَمَسَكَ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ فَلَهُ سِتُّ فَرَائِضٍ مِنْ أَوَّلِ شَيْءٍ يُفِيئُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْنَا وَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَرَكِبَ النَّاسُ أَفْسِمَ عَلَيْنَا فَيَنَانَا فَالْحَوَّةُ إِلَى شَجَرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَائَهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ رُدُّوْا عَلَيَّ رِدَائِي قَوْلَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ لَكُمْ شَجَرَةً بِهَا مَاءٌ نَعْمًا فَسَمْتُهُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ لَمْ تَلْقُونِي بِخَيْلًا وَلَا جَبَانًا وَلَا كَذُوبًا ثُمَّ أَنَّى بَعِيرًا فَاتَّخَذَ مِنْ سَنَامِهِ وَبَرَةً بَيْنَ أَصْبُعَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ هَا إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنَ الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هَذِهِ إِلَّا خُمُسٌ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ بِكَبْشَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذْتُ هَذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةَ بَعِيرِي لِي فَقَالَ أَمَّا مَا كَانَ لِي وَلَيْسَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ أَوْ بَلَغَتْ هَذِهِ فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا فَتَبَدَّهَا وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيْطَ فَإِنَّ الْغُلُولَ يَكُونُ عَلَى آهْلِهِ عَارًا وَشَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

کر سکوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”جو شے میرے واسطے اور عبدالمطلب کی اولاد کیلئے ہے بس وہ تمہاری ہے۔“ اس پر اس شخص نے عرض کیا جس وقت یہ معاملہ اس حد کو پہنچ گیا اب اسکی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں ہے اور پھر اس نے وہ بالوں کا گچھا پھینک ڈالا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ پھر نبیؐ نے لوگوں کو حکم فرمایا (اگر کسی نے) سوئی دھاگہ لے لیا ہو تو وہ بھی اس تقسیم میں داخل کرو کیونکہ غنیمت کے مال میں چوری شرم اور عیب ہوگا ایسے شخص کیلئے قیامت کے دن۔

باب: اگر والد اپنے لڑکے کو ہبہ کرنے کے بعد ہبہ واپس

لے لے؟

۳۷۲۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کوئی شخص کسی کو کوئی شے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس نہ لے مگر باپ اپنے بیٹے کو اگر واپس لے لے تو اس میں حرج نہیں ہے اس لیے کہ ہبہ کی ہوئی شے واپس لینے والا شخص تے کر کے اس کو چاٹنے والا ہے۔“

۱۸۱۱: رَجُوعُ الْوَالِدِ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ

وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

۳۷۲۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَالِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرْجِعُ أَحَدٌ فِيمَا هَبَهُ إِلَّا وَالِدٌ مِنْ وَلَدِهِ وَالْعَائِدُ فِي هَبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْتِهِ۔

کتے کی تے سے تشبیہ دینا سے مراد:

گویا کہ کوئی چیز کسی کو ہبہ کر دینے کے بعد اس سے واپس لینا نہیں چاہئے آپ ﷺ نے اسے بہت ہی زیادہ ناپسند فرمایا اور یوں نہیں کہا کہ ہبہ کرنے کے بعد اگر کوئی ہبہ کی کوئی چیز واپس لے لے تو اس آدمی کی طرح ہے کہ جو تے کر کے واپس چاٹ لے بلکہ فرمایا وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کتاب تے کر کے واپس چاٹ لے یہ بات خود بتا رہی ہے انسان تو ایسا کر ہی نہیں سکتا کہ تے کر کے واپس چاٹ لے لیکن کتاب جو کہ حقیر جانور ہے وہ اگر تے کر کے چاٹ لے اگر انسان ہبہ کرنے کے بعد چیز واپس لے تو بھی ایسا ہے یعنی کہ ایسا کرنا کس قدر ناپسندیدہ فعل ہے۔ (جامی)

۳۷۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کو یہ بات جائز نہیں کہ وہ ہبہ کرنے کے بعد وہ شے واپس لے لے لیکن والد اپنے لڑکے کو کوئی شے ہبہ کرنے کے بعد واپس لے لے تو درست ہے اور آپ نے ارشاد فرمایا: ”ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے کی ایسی مثال ہے کہ جس طریقہ سے کہ کوئی کتاب

۳۷۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي طَاوُسٌ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُعْطَى عَطِيَّةً أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيمَا يُعْطَى وَلَدَهُ

کھائے چلا جاتا ہے لیکن جس وقت اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ قے کر دیتا ہے پھر وہ اپنی قے کو واپس کر لے۔“
۳۷۲۴: ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطَى عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ۔
۳۷۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَلْسَجِيُّ الْمُقَدِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ وَهُوَ مُوَلَّى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَانِدُ فِي هَيْئِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

۳۷۲۵: حضرت طاووس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ ہبہ کرے اور ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے علاوہ والد کے۔“ حضرت طاووس نقل فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات سنی تھی اور میں ان دنوں کم عمر تھا اور وہ جملہ جو میں نے سنا تھا وہ جملہ ”عَانِدٌ فِي قَيْئِهِ“ تھا اور نہ معلوم آپ نے یہ مثال اس شخص کے لئے بیان فرمائی تھی یا نہیں اور وہ یہ ہے پھر جو شخص یہ کام کرے اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ کھاتا ہے اور پھرتے کر دیتا ہے اور پھر اس قے کو کھا لیتا ہے۔

۳۷۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَهَبَ هَبَةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا مِنْ وَلَدِهِ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ أَسْمَعُ وَأَنَا صَغِيرٌ عَانِدٌ فِي قَيْئِهِ فَلَمْ نَذِرْ أَنَّ ضَرْبَ لَهُ مَثَلًا قَالَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ ثُمَّ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ۔

۱۸۱۲: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ لِخَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبَّاسٍ فِيهِ

۳۷۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ۔

۳۷۲۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ ابْنَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُ

باب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں

اختلاف

۳۷۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ خیرات کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے اس لیے کہ کتا اپنے کھانے کو اگل دیتا ہے پھر اس کو کھاتا ہے۔

۳۷۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صدقہ کر کے اس کو واپس کر لیتا ہے تو اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسی کتے کی مثال ہے جو کہ (پہلے) قے کرتا ہے پھر اس کو کھا لیتا ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ فَكَالَهُ۔

۳۷۲۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”صدقہ کر کے اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے کتے کی عورت ہے قے کر کے چاٹ لینا۔“

۳۷۲۸: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ بَكَّارٍ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۳۷۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بہہ کر کے اس کو واپس لینے والا قے کر کے چاٹ لینے والے جیسا ہے۔“

۳۷۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَانِدُ فِي هَيْبَتِهِ كَالْعَانِدِ فِي قَيْئِهِ۔

۳۷۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بہہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص قے چاٹنے والے جیسا ہے۔“

۳۷۳۰: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَانِدُ فِي هَيْبَتِهِ كَالْعَانِدِ فِي قَيْئِهِ۔

۳۷۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بری مثال ہمارے واسطے نہیں ہے۔ بہہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص قے کر کے چاٹ لینے والے کی مانند ہے۔“

۳۷۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ وَهُوَ سَلِيمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرُوبَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوِّ الْعَانِدِ فِي هَيْبَتِهِ كَالْعَانِدِ فِي قَيْئِهِ۔

۳۷۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بری مثال ہمارے واسطے نہیں ہے۔ (در اصل) بہہ کرنے کے بعد اپنی شے کو واپس لینے والا شخص قے کر کے چاٹ لینے

۳۷۳۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوِّ

والے کی مانند ہے۔“

۳۷۳۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: ”ہمارے واسطے بڑی مثال کی مشابہت کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی شے کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے جو کہتے کرتے کرنے کے بعد اس کو کھالے۔“ یعنی جس طریقہ سے کتے کی ہوتی شے کھا لیتا ہے اس طریقہ سے بہہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص بھی ہے۔“

باب: اُس اختلاف کا تذکرہ جو راویوں نے طاؤس کی

روایت میں بیان کیا

۳۷۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بہہ کر کے اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی طرح ہے جس طریقہ سے کتے کرتا ہے اور پھر اس کو وہ کھا لیتا ہے۔“

۳۷۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اپنے بہہ کیے ہوئے مال کو بہہ کرنے کے بعد واپس لینے والا شخص کتے کی عادت والا ہے جو کہتے کرتا ہے اور پھر اس کو کھا لیتا ہے۔“

۳۷۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کسی کے واسطے بہہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینا حلال نہیں فرمایا لیکن والد اپنے لڑکے کو کوئی شے دے کر واپس لے لے تو اس میں حرج نہیں ہے بلکہ جائز ہے اس کے لئے اور اس شخص کی مثال جو کہ بہہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو کہتے کرتے کر کے اس کو کھا لیتا ہے جس وقت اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہتے کر دیتا ہے اس کھائے ہوئے کی اور پھر کھا لیتا ہے اس کے کو۔

۳۷۳۷: حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ بہہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لیکن والد کے لئے درست ہے کہ اپنے بیٹے سے

الْعَائِدُ فِي هَيْبَةٍ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْبِهِ۔

۳۷۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّارٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مِثْلُ السَّوِّ الرَّاجِعِ فِي هَيْبَةٍ كَالْكَلْبِ فِي قَيْبِهِ۔

۱۸۱۳: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى طَاوُسٍ فِي

الرَّاجِعِ فِي هَيْبَتِهِ

۳۷۳۴: أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعَائِدُ فِي هَيْبَةٍ كَالْكَلْبِ بَقِيءٌ تَمَّ يَعُودُ فِي قَيْبِهِ۔

۳۷۳۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَسَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَائِدُ فِي هَيْبَةٍ كَالْعَائِدِ فِي قَيْبِهِ۔

۳۷۳۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُعْطِيَ الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدُ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمِثْلُ الْبَدِيِّ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعُ فِيهَا كَالْكَلْبِ يَأْكُلُ كُلَّ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْبِهِ۔

۳۷۳۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَهَبُ هَبَةً ثُمَّ يَعُودُ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ أَسْمَعُ الصَّبِيَّانَ يَقُولُونَ يَا عَائِدًا فِي قَبْرِهِ وَلَمْ أَشْعُرْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَرَبَ ذَلِكَ مَثَلًا حَتَّى بَلَّغْنَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَثَلُ الَّذِي يَهَبُ الْهَبَةَ ثُمَّ يَعُودُ فِيهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ قَيْئَهُ۔

۳۷۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ ابْنَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَنْظَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ أَخْبَرَنَا بَعْضُ مَنْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَهَبُ فَيَرْجِعُ فِي هَبَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ قَيْئَهُ ثُمَّ يَأْكُلُ قَيْئَهُ۔

ہبہ کرنے کے بعد ہبہ کی ہوئی شے واپس لے لے۔“ حضرت طاووس (راوی) بیان فرماتے ہیں کہ میں لڑکوں سے یہ بات سنا کرتا تھا کہ تے کر کے چائے والا..... لیکن مجھ کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ رسول کریمؐ نے مثال میں اس مثال کو بیان فرمایا تھا آخر مجھ کو معلوم ہوا کہ رسول کریمؐ فرماتے تھے کہ ہبہ کر کے اس کو واپس لے لینے والا شخص کتے کی طرح ہے جو کہ اپنی تے کو کھاتا ہے۔

۳۷۳۸: حضرت حنظلہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ حدیث شریف طاووس سے سنی اور طاووس نقل فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے شخص سے یہ حاصل کی کہ جس کو رسول کریمؐ کی صحبت حاصل ہوئی تھی اور وہ خبر اور حدیث شریف یہ ہے۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو کہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لے اس کتے کی طرح ہے جو کہ تے کرتا ہے اور پھر اس تے کو دوبارہ کھا لیتا ہے۔

(۳۳)

کتاب الرقبی

رقبہ سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ابن ابی

نحیح پر اختلاف

۳۷۳۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”رقبہ جائز ہے۔“

۱۸۱۴: ذِکْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى ابْنِ أَبِي

نَجِيحٍ فِي خَبَرِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيهِ

۳۷۳۹: أَخْبَرَنَا هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرَّقْبَى بَاجِزَةٌ۔

تشریح: رقبہ کا مفہوم یہ ہے کہ مکان ہو یا زمین وغیرہ کوئی شخص کسی دوسرے کو یوں کہے کہ اگر پہلے میں مر گیا تو یہ مکان یا زمین تو لے لینا اگر تو مر گیا تو پھر میں اپنا مکان واپس لے لوں گا اسے رقبہ کہتے ہیں۔

۳۷۴۰: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبہ کا مالک اسی کو بنایا کہ جس کو مالک نے وہ چیز عطا فرمائی تھی۔

۳۷۴۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ يَوْسَفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الرَّقْبَى الَّذِي أُرْقِبَهَا۔

۳۷۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رقبہ نہیں کرنا چاہئے پھر جس شخص نے رقبہ کیا تو اس کا راستہ میراث کا ہے۔

۳۷۴۱: أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ لَعَلَّهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا رَقْبَى فَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى

أَبِي الزُّبَيْرِ

۳۷۴۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَرَقِبُوا أَمْوَالَكُمْ فَمَنْ أَرَقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لِمَنْ أَرَقَبَهُ.

۳۷۴۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمَرَى جَانِزَةٌ لِمَنْ أَعْمَرَهَا وَالرَّقَبَى جَانِزَةٌ لِمَنْ أَرَقَبَهَا وَالْعَالِدُ فِي هَيْبَتِهِ كَالْعَالِدِ فِي قِيَّتِهِ.

۳۷۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمَرَى وَالرَّقَبَى سَوَاءٌ.

۳۷۴۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَحِلُّ الرَّقَبَى وَلَا الْعُمَرَى فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَمَنْ أَرَقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ.

۳۷۴۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْعُمَرَى وَلَا الرَّقَبَى فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا أَوْ أَرَقَبَهُ فَإِنَّهُ لِمَنْ أَعْمَرَهُ وَارْقَبَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ أَرْسَلَهُ حَبْطَلَهُ.

باب: اس حدیث میں ابو زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہے اُس کا تذکرہ

۳۷۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اپنے مال دولت کا قہقی نہ کیا کرو پھر جو شخص کسی شے کا قہقی کرے تو وہ چیز جس کے لئے قہقی کیا گیا اُسی کی ہوگی۔

۳۷۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری جائز ہے اور جو شخص اس کے لئے جاتا ہے کہ جس کو دیا جاتا ہے اور قہقی جائز ہے اس کا کہ جس کے لئے قہقی کیا گیا اور بہہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص ایسا ہے کہ جیسے کہ۔ قہقہ کھانے والا۔

۳۷۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے کہ عمری اور قہقی (جائز ہے) اور دونوں برابر ہیں۔

۳۷۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ قہقی درست نہیں ہے اور سے عمری بھی جائز نہیں ہے کہ عمری بھی پھر فرمایا: جو شخص کسی چیز کو عمری کے طور پر دے دے وہ اس کی ہے کہ جس کو کہ عمری دیا گیا اور جس نے قہقی میں کوئی شے دی تو وہ قہقی لینے والے کی ہوگی۔

۳۷۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عمری یا قہقی کرنا مصلحت کی بات نہیں ہے پھر جس شخص کو کوئی شے دی گئی عمری اور قہقی میں سے تو وہ شے اسی کی ہوگی زندگی میں اور موت میں بھی۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روایت کو مرسل فرمایا ہے۔

۳۷۴: حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طاؤس فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقبہ کرنا حلال نہیں ہے۔ پھر جس شخص کو رقبہ کے طور سے کوئی شے دی گئی تو اس کا میراث کا راستہ ہے۔

۳۷۴۸: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری یعنی زمین یا مکان لینے والے کے ورثہ کی میراث ہو جاتا ہے۔

۳۷۴۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمری و وارثوں کی وراثت ہے۔

۳۷۵۰: حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری کرنا درست ہے۔

۳۷۵۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمری وراثت کی میراث ہے۔

۳۷۵۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری وراثت کی وراثت ہے۔

۳۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَنْظَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الرُّقْبَى فَمَنْ أَرْقَبَ رُقْبَى فَهُوَ سَبِيلُ الْمِيرَاثِ۔

۳۷۴۸: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمِيرَاثُ۔

۳۷۴۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔

۳۷۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَبَّانٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَوَ ابْنَ دِينَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

(۳۳)

کتاب العمری

عمری سے متعلق احادیث مبارکہ

۳۷۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى هِيَ لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری وارث کا حق ہے۔

۳۷۵۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری وارث کی ملکیت ہے۔

۳۷۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرُو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْعُمَرَى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کے واسطے عمری کا حکم فرمایا۔

۳۷۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ عَرَضَ عَلَيَّ مَعْقِلٌ عَنْ عُمَرُو ابْنِ دِينَارٍ عَنْ حُجْرِ بْنِ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْمَرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ وَلَا تَرْتَفُوا فَمَنْ أَرَقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لِسَبِيلِهِ۔

۳۷۵۶: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی شے میں عمری کیا تو وہ شے اس کی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اسی کی ہوگی اور رقی نہیں کیا کرو، جس شخص نے کسی شے میں رقی کیا تو وہ شے اس کے ورثہ کی ہوگی۔

۳۷۵۷: حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری جائز ہے۔

۳۷۵۷: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْرَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ الْحَجُورِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔

۳۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری جائز ہے۔

۳۷۵۸: أَخْبَرَنَا هُرُؤُنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكَّارٍ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ هُوَيْرَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔

۳۷۵۹: حضرت کھول سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری اور قہلی کو جائز اور ثابت رکھا۔

۳۷۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَبَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ طَاوُسٍ بَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى وَالرَّقِيَّ۔

باب: جابر رضی اللہ عنہ نے جو خبر اور حدیث عمری کے باب میں

۱۸۱۷: ذِكْرُ اخْتِلَافِ الْفَاطِطِ النَّاقِلِينَ

نقل کی اور ناقلین نے اس میں اختلاف کیا

لِخَبَرِ جَابِرٍ فِي الْعُمَرَى

۳۷۶۰: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے وقت ارشاد فرمایا: عمری درست ہے یعنی عمری کرنے کے بعد وہ نافذ ہو جاتا ہے۔

۳۷۶۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَهُمْ فَقَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔

۳۷۶۱: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم نے عمری اور قہلی کرنے سے منع فرمایا۔ راوی نے اپنے استاذ جابرؓ سے دریافت کیا قہلی کیا شے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہارے واسطے ہے اور تم ہی اسکے مالک ہو اس طریقہ سے دینے کو منع فرمایا پھر اگر کسی شخص نے کسی کو اس طریقہ سے کہہ کر دے دیا تو وہ چیز اسکی ہو جاتی ہے کہ جس کو اس طریقہ سے کہا ہے۔

۳۷۶۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمَرَى وَالرَّقِيَّ قُلْتُ وَمَا الرَّقِيُّ قَالَ يَقُولُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هِيَ لَكَ حَيَاتِكَ فَإِنْ فَعَلْتُمْ فَهُوَ جَائِزَةٌ۔

۳۷۶۲: حضرت عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: عمری کرنا درست ہے (یعنی عمری کرنے

۳۷۶۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
الْعُمَرَى جَانِزَةٌ۔
کے بعد وہ نافذ اور جاری ہو جاتا ہے۔

۳۷۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَبَّارٌ
قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
أُعْطِيَ شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَوْتُهُ۔
۳۷۶۳: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی کو کوئی شے دی زندگی میں اس کو استعمال کرنے کو تو وہ شے زندگی اور اس کے مرنے کے بعد اسی کی ہوگی۔

۳۷۶۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ
سُقْيَانَ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُرْقِبُوا وَلَا
تُعْمِرُوا فَمَنْ أُرْقِبَ أَوْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لِرُقْبَتِهِ۔
۳۷۶۴: حضرت عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ کیا کرو اور عمری کرنا اچھا کام نہیں ہے پھر جس شخص کو رقبہ دیا جائے گا یا عمری کسی شے میں تو وہ شے اس کے ورثہ کی ہو جائے گی۔

۳۷۶۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ أَنْبَأَنَا
حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ لَا عُمَرَى وَلَا رُقْبَى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ
أُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَمَاتُهُ۔
۳۷۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ تو عمری کرنا چاہیے اور نہ ہی رقبہ کرنا اچھا کام ہے پھر جس کسی شخص نے عمری یا رقبہ کیا تو پھر وہ شے ہمیشہ کے لیے اس شخص کی ہوگی چاہے وہ شخص زندہ رہے یا اس کا انتقال ہو جائے۔

۳۷۶۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ
أَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَسْمَعْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَا عُمَرَى وَلَا رُقْبَى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ
أُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَمَمَاتُهُ عَطَاءٌ هُوَ لِلْآخِرِ۔
۳۷۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو رقبہ کرنا چاہیے اور نہ عمری پھر جس شخص نے کسی شے میں عمری یا رقبہ کیے پھر وہ اسی کا ہو گیا زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

۳۷۶۷: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنْبَأَنَا
وَكَيْعٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ
أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَنِ الرُّقْبَى وَقَالَ مَنْ أُرْقِبَ رُقْبَى فَهُوَ لَهُ۔
۳۷۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عمری اور عمری سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کوئی شے رقبہ میں دے تو وہ شے اسی کی ہو جاتی ہے جس کو وہ شے دی گئی۔

۳۷۶۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو
الرُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
۳۷۶۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو شخص کسی شے کو رقبہ میں دے تو وہ شے اسی کی ہو جاتی ہے جس کو وہ شے دی

گئی۔

مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَ مَمَاتُهُ۔

۳۷۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصاری لوگو! تم لوگ اپنے مال دولت کو اپنے پاس رکھو اور تم لوگ اپنے مال میں عمری نہ کرو۔ پھر جو شخص عمری کرے گا کسی شے میں دوسرے کی جو کہ زندگی میں کی جائے اور مرنے کے بعد۔

۳۷۶۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ يَشِيرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ امْسِكُوا عَلَيْكُمْ يَعْني أَمْوَالَكُمْ لَا تَعْمِرُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَإِنَّهُ لِمَنْ أَعْمَرَهُ حَيَاتُهُ وَ مَمَاتُهُ۔

۳۷۷۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم سنبال رکھو اپنے مال میں اور عمری نہ کیا کرو ان مالوں میں پھر جو شخص عمری کرے گا کسی شے میں دوسرے کیلئے تو اس کی زندگی بھر کے لیے وہ شے ہو جائے گی جب تک کہ وہ شخص زندہ رہے اور اس کی مرنے کے بعد بھی وہ شے اس شخص کی ہے۔

۳۷۷۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ امْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تَعْمِرُوهَا فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا حَيَاتُهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ۔

۳۷۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری اس شخص کا ہے کہ جس شخص کے لئے تمہاری عمری کیا گیا۔

۳۷۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرَّقْبَى لِمَنْ أَرْقَبَهَا۔

۳۷۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری ان لوگوں کا ہو جاتا ہے کہ جن کو دیا گیا ہے اور تمہاری کے مالک بھی اس کے لوگ (جن کے لئے تمہاری عمری کیا گیا) ہوتے ہیں۔

۳۷۷۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرَّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا۔

باب: اس اختلاف کا تذکرہ جو کہ زہری پر اس خبر میں نقل

۱۸۱۸: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى

کیا گیا ہے

الزُّهْرِيِّ فِيهِ

۳۷۷۳: حضرت زہری نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کے لئے عمری کیا تو وہ شے اس شخص کی ہوگی اور اس کے بعد اس کے ورثاء کی ہے جو کہ اس کے پیچھے رہ گئے ہیں۔

۳۷۷۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ ابْنَانَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَعْمَرَ عُمَرَى فَهِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهَا مِنْ عَقِبِهِ۔

عمری کیا ہے؟

اس حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جس کسی نے کسی آدمی کو زندگی بھر کے لئے کوئی چیز استعمال کرنے کو دی ہے وہ ساری زندگی وہ چیز دوبارہ نہیں لے سکتا وہ چیز جس کو دی گئی وہ ہمیشہ اس کا مالک رہے گا ہاں اس دینے والے آدمی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء وہ چیز واپس لیں گے اور عمری کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ کوئی شخص یوں کہے کہ میں نے یہ چیز تمہیں زندگی بھر کے لئے دے دی ہے اور تمہارے مرنے کے بعد یہ چیز تمہارے ورثاء کے پاس رہے گی۔

دینے والے نے اگر یہ کہہ کر دیا کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہاری ہے تو علماء میں سے کثرت کی رائے یہ ہے کہ اس کا حکم بھی پہلی قسم کی طرح ہے۔ اور تیسری قسم عمری کی یہ ہے کہ چیز دینے والا یوں کہے کہ تمہاری زندگی تک یہ تمہاری ہے اور تمہاری وفات کے بعد یہ مکان وغیرہ تمہاری ہو جائے گا اگر پہلے میں مر گیا یہ مکان میرے ورثاء کا ہوگا ان اقسام کی مزید تفصیل کتب فقہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ (جامی)

۳۷۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے لئے عمری کیا گیا اور اس کے پہلے لوگوں کے لئے وارث اس عمری کا وہ ہے جو کہ وارث اس کے مال کا ہوگا اس کے مرنے کے بعد۔

۳۷۷۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمری اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے لئے عمری کیا گیا ہے اور عمری میں سے جو شے اس کو ملی ہے وہ اس کی ہے اور اس کے بعد اس کی ہے جو وارث پیچھے رہ جائے گا اور جو شخص اس کے مال کا وارث ہوگا وہ بھی شخص اس عمری کا بھی وارث ہے۔

۳۷۷۶: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی شخص کو عمری میں کوئی چیز دے اس کے پیچھے رہنے والے کو تو وہ بخشش میں آئی ہوئی شے اس کی ملکیت ہے کہ جس کو مالک نے دی اور پھر اس کی ہے جو شخص اس عطیہ کے وصول کرنے والے کا ہو گا۔

۳۷۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عمری میں اپنی شے دی کسی دوسرے شخص کو اور اس کے وارثوں کو اس نے اپنی گفتگو سے اپنے حق

۳۷۷۴: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرُو عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى لِمَنْ أَعْمَرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ۔

۳۷۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ بِالْبُخَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمَرَى لِمَنْ أَعْمَرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ۔

۳۷۷۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي عَمَرَ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ وَلِمَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ مَوْرُوثَةٌ۔

۳۷۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ

کو مٹایا اس کے کہنے سے وہ شے اس کی ہوگئی اور اس کے پہلے لوگوں کی۔

۳۷۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کے لئے عمری کرے اور اس کے پیچھے رہنے والوں کے لئے یعنی اس کے ورثاء کے لئے البتہ اس دی ہوئی شے کا مالک ہو جاتا ہے وہ لینے والا شخص واپس نہیں لے سکتا اور وہ چیز دینے والے کی طرف واپس نہیں ہو سکتی کیونکہ اس نے ایسی شے کا عطیہ کیا ہے کہ اس میں لینے والے ورثہ کی وراثت ہوگئی ہے۔

۳۷۷۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: جس شخص نے کسی شے کو دیا کسی کو کچھ عمری کے طور سے اور مالک بنا دیا اس کو اور پچھلے ورثاء کو اس عمری کا تو مالک ہو گیا وہ آدمی اس چیز کا اب اس کے وارث اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصوں کے اس عمری کو لے لیں گے اور دینے والے کو کچھ نہ ملے گا۔

۳۷۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے مقدمہ میں جس نے عمری میں دی اپنی چیز دوسرے آدمی کو اور اس آدمی کے وارثوں کو اس کے مرنے کے بعد حکم یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ ایسی بخشش اور عطیہ ہے جو کہ دینے والے کو نہیں مل سکتا اور دینے والے کو جائز نہیں ہے کسی قسم کی شرط لگانا اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا استثناء کرنا درست ہے۔ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ عطیہ اس وجہ سے واپس نہیں ہو سکتا کہ اس دینے والے شخص نے اس طریقہ سے بخشش کی ہے کہ اس میں لینے والے شخص کے ورثاء کی وراثت ثابت ہوئی ہے پھر ورثہ نے اس شرط کو منقطع کر دیا۔

۳۷۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی دوسرے کے لئے عمری کیا اور اس کے ورثاء کے لئے عمری کیے۔ (یعنی اس طرح سے کہا کہ یہ مکان وغیرہ تمام زندگی تمہارے لیے اور تمہارے مرنے کے بعد تمہارے ورثاء

أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرِي لَهُ وَلَعَقِيهِ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلَهُ حَقًّا وَهِيَ لِمَنْ أَعْمَرَ وَلَعَقِيهِ۔

۳۷۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْخُرْتُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ عُمْرِي لَهُ وَلَعَقِيهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ۔

۳۷۷۹: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ جَابِرًا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرِي لَهُ وَلَعَقِيهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أَعْمَرَهَا يَرِثُهَا مِنْ صَاحِبِهَا الَّذِي أَعْطَاهَا مَا وَقَعَ مِنْ مَوَارِيثِ اللَّهِ وَحَقِّهِ۔

۳۷۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُنْبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ أَعْمَرَ عُمْرِي لَهُ وَلَعَقِيهِ فَهِيَ لَهُ بَتْلَةٌ لَا يَجُوزُ لِلْمُعْطَى مِنْهَا شَرْطٌ وَلَا نَبْأٌ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيثُ شَرْطَهُ۔

۳۷۸۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قُثُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ

کے لیے ہے اور اس دینے والے شخص نے کہا کہ میں نے وہ مکان یا کچھ اور شے تمہارے پچھلے کے لئے بخش دی۔ جب تک کہ ان میں سے کوئی باقی رہا۔ تو اب وہ مکان اس کے لئے ہو گیا اب وہ واپس نہیں لوٹ سکتا کیونکہ اس دینے والے (یعنی بیہ کرنے والے نے اس طریقہ سے بیہ کیا ہے کہ اس میں ورثاء کے لیے وراثت قائم ہوگئی۔

۳۷۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عمری سے متعلق فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو عطیہ کرے اور اس کو اس چیز کا مالک بنا دے اور استثناء کرتے ہوئے اس طریقہ سے کہ اگر تمہارے اوپر کسی قسم کا حادثہ پیش آ جائے تو وہ شے میری ہے اور میرے بعد رہنے والوں (یعنی میرے ورثاء) کی ہے تو اس پر اور اس قسم کی شرط لگانے والوں سے متعلق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص عطیہ میں دی گئی شے کا مالک ہو گیا (اور اس کے مرنے کے بعد) اس دوسرے شخص کے ورثاء مالک ہو گئے۔

باب: اس حدیث میں یحییٰ بن کثیر اور محمد بن عمرو کا حضرت

ابو سلمہ پر اختلاف کا بیان

۳۷۸۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری اس شخص کا ہوتا ہے کہ جس کو بخشش کی گئی۔

۳۷۸۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری اس شخص کا ہو جاتا ہے کہ جس کو بخشش کیا گیا۔

۳۷۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمری کرنا بہتر نہیں ہے لیکن جس کسی شخص نے عمری میں دے دی کوئی چیز تو وہ اسی شخص کی ہوگئی کہ جس کو وہ شے عطیہ کی ہے (یعنی بیہ کیا ہے)۔

أَعْمَرَ رَجُلًا عُمَرَى لَهُ وَلَعَقِبِهِ قَالَ قَدْ أُعْطِيَتْكُمَهَا وَعَقَبُكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ أَعْطَاهَا عَطَاءً وَقَعْتَ فِيهِ الْمَوَارِيثُ۔

۳۷۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالْعُمَرَى أَنَّ يَهَبَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ وَلَعَقِبِهِ الْهَبَةُ وَيَسْتَبْنِي إِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ وَبِعَقَبِكَ فَهُوَ إِلَيَّ وَإِلَى عَقِبِي إِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَلَعَقِبِهِ۔

۱۸۱۹: ذِكْرُ اخْتِلَافِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَ

مُحَمَّدَ ابْنِ عَمْرٍو عَلَى أَبِي سَلَمَةَ فِيهِ ۳۷۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ ﷺ الْعُمَرَى لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ۔

۳۷۸۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ۔

۳۷۸۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا عُمَرَى فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ۔

۳۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی شے میں عمری کیے تو وہ شخص اس کی ہوگئی کہ جس کو وہ شے مالک نے بخشش کی۔

۳۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی شے میں عمری کیے تو وہ شے اس کی ہوگئی کہ جس کو مالک نے بخشش کی۔

۳۷۸۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۳۷۸۹: حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت زہری نے بیان کیا کہ جس وقت عمری دیا جائے کسی شخص کو اس کی زندگی بھر اور اس کے بعد اس کے ورثاء تو پھر وہ دینے والے شخص کی جانب واپس نہیں ہوگا اور جو شخص اس کے ورثاء کے لئے نہ کہے تو شرط کے موافق عمل ہوگا یعنی دینے والے کو مل سکتا ہے۔ قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ کسی شخص نے عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا انہوں نے نقل کیا کہ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو حدیث سنائی کہ نبی نے ارشاد فرمایا: عمری جائز ہے۔ حضرت قتادہ اور حضرت زہری سے سن کر بیان کرتے ہیں کہ خلفاء نے اس کے موافق حکم نہیں کیا (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمری کے جواز کا حکم نہیں فرمایا۔ لیکن حضرت عطاء نقل فرماتے ہیں کہ عبد الملک بن مروان نے اس کے موافق حکم فرمایا۔

باب: بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ دے سکے

اس کے بیان میں

۳۷۹۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول

۳۷۸۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ۔

۳۷۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔

۳۷۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَأَلَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ عَنِ الْعُمَرَى فَقُلْتُ حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ قَضَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔

۳۷۸۹: قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ وَقُلْتُ كَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّمَا الْعُمَرَى إِذَا أُعْمِرُوا عَقِبَهُ مِنْ بَعْدِهِ فَإِذَا لَمْ يَجْعَلْ عَقِبَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَانَ لِلَّذِي يَجْعَلُ شَرْطَهُ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَسُئِلَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْعُمَرَى جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْخُلَفَاءُ لَا يَقْضُونَ بِهَذَا قَالَ عَطَاءُ قَضَى بِهَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ۔

۱۸۴۰: عَطِيَّةُ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ

إِذِنْ زَوْجِهَا

۳۷۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مال سے کسی خاتون کو بیہ اور بخشش کرنا جائز نہیں ہے یعنی جس وقت مالک ہو گیا مرد اس کی عصمت کا (مطلب یہ ہے کہ نکاح ہونے کے بعد شوہر کی بغیر اجازت کسی عورت کو کسی کو بیہ کرنا جائز نہیں ہے)۔

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَأَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ وَحَبِيبُ السُّعْلَمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَجُوزُ لِمَرْأَةٍ هَبَةٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عَصَمَتَهَا اللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

۳۷۹۱: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کے لیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ کسی خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر وہ کسی کو کچھ بخش کرے۔

۳۷۹۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَآخِرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ لَا يَجُوزُ لِمَرْأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا۔

۳۷۹۲: حضرت عبدالرحمن بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ثقیف کے نمائندے ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ تحفہ بھی تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ ہدیہ ہے یا صدقہ و خیرات ہے اگر یہ تحفہ اور ہدیہ ہے تو اس میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کی رضامندی ہے اور یہ ضرورت پوری ہونے کی چیز ہے اور اگر صدقہ اور خیرات ہے تو اس میں رضامندی ہے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی۔ ان نمائندوں نے سن کر عرض کیا: نہیں یہ صدقہ نہیں ہے بلکہ ہدیہ اور تحفہ ہے۔ آپ نے اس وقت اس کو قبول فرمایا اور آپ ﷺ ان لوگوں کے پاس بیٹھ گئے اور وہ آپ سے گفتگو کرنے لگے اور سوال کرنے لگ گئے یہاں تک کہ آپ نے نماز ظہر اور نماز عصر ایک ساتھ ملا کر پڑھیں۔

۳۷۹۲: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي هَانِيءٍ عَنْ أَبِي خَدِيفَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْفَةَ التَّقْفِيِّ قَالَ قَدِمَ وَقَدْ تَقِفُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُمْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ أَهْدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ كَانَتْ هَدِيَّةً فَإِنَّمَا يَتَّعَى بِهَا وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ وَإِنْ كَانَتْ صَدَقَةً فَإِنَّمَا يَتَّعَى بِهَا وَجْهَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالُوا لَا بَلْ هَدِيَّةٌ فَقَبِلَهَا مِنْهُمْ وَقَعَدَ مَعَهُمْ يُسَائِلُهُمْ وَيُسَائِلُونَهُ حَتَّى صَلَّى الظُّهْرَ مَعَ الْعَصْرِ۔

۳۷۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: میری خواہش ہے کہ میں کسی کا ہدیہ اور تحفہ قبول کروں لیکن قریش کا یا انصاری کا۔ یا ثقفی کا یا دوسی کا۔ (یہ قبائل کے

۳۷۹۳: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَامَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

﴿ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَيْشٍ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ ﴾

۳۷۹۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بِلَحْمٍ فَقَالَ مَا هَذَا فَقِيلَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

۳۷۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دن گوشت پیش کیا گیا آپ نے فرمایا کیسا ہے یہ گوشت؟ لوگوں نے یعنی گھروالوں نے عرض کیا: بریرہ کو کسی شخص نے صدقہ دیا تھا یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لئے تھا اور ہمارے واسطے یہ ہدیہ اور تحفہ ہے۔

ترجمہ: ابوالرحمنی رحمہ اللہ

(۳۵)

کتاب الايمان والنذور

قسموں اور نذروں سے متعلق احادیث مبارکہ

۳۷۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ((يَا مَقْلَبُ الْقُلُوبِ)) کہہ کر قسم کھایا کرتے تھے۔ یعنی قسم ہے مجھ کو اس (اللہ عزوجل) کی جو کہ دلوں کا پھیرنے والا ہے۔

۳۷۹۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاقِيُّ وَمُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ بَحْلِفٍ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَقْلَبُ الْقُلُوبِ۔

باب: مصرف القلوب کے لفظ کی قسم

۳۷۹۶: حضرت سالم اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم لاء تصرف القلوب کے جملہ کے ساتھ تھی یعنی اس طریقہ سے کہ قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی دلوں کا پھیرنے والا اللہ ہے۔

۱۸۲۲: الْحَلْفُ بِمَصْرِفِ الْقُلُوبِ

۳۷۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَحْجَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ إِسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي يَحْلِفُ بِهَا لَا وَمَصْرِفِ الْقُلُوبِ ۔

باب: اللہ عزوجل کی عزت کی قسم کھانے کے بارے میں

۳۷۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا اور آگ کو پیدا فرمایا تو جبریل کو جنت کی جانب بھیجا اور ارشاد فرمایا: تم اس کو دیکھ لو کہ ہم نے کیا کچھ تیار کیا ہے اس میں اہل جنت کے لیے چنانچہ جبریل نے آکر دیکھا پھر بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ تیری عزت کی قسم ہے کہ وہ ایسی چیز ہے جو شخص اس کا حال سنے گا تو وہ اس کے بغیر نہ رہ

۱۸۲۳: الْحَلْفُ بِعِزَّةِ اللَّهِ تَعَالَى

۳۷۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَرْسَلَ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لَأَهْلِهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا

سکے گا یعنی ہر شخص اس میں داخل ہوگا پھر اس کے لئے حکم ہوا تو وہ ڈھانپ دی گئی مشکل اور ناپسند باتوں سے۔ پھر جبرئیل کو حکم ہوا کہ تم پھر جا کر جنت کو دیکھو اور اس چیز کو دیکھو کہ جو جنت میں تیار کی گئی اہل جنت کے واسطے۔ چنانچہ حسب الحکم پھر جبرئیل نے جنت کو جا کر دیکھا تو دیکھا کہ وہ ڈھانپ دی گئی ہے ناپسند اور ناگوار چیزوں سے۔ پھر جبرئیل نے دربار الہی میں حاضر ہو کر عرض کیا: تیری عزت کی قسم اب تو اس کی حالت یہ ہے کہ مجھ کو اس کا اندیشہ ہوا کہ شاید جنت میں کوئی بھی داخل نہ ہوگا پھر جبرئیل کو حکم ہوا کہ تم جا کر دوزخ کی آگ کو دیکھو اور اس تیار کی کو دیکھو کہ جو اہل دوزخ کے لئے تیار کی گئی ہے چنانچہ جبرئیل نے وہاں پر جا کر دیکھا کہ دوزخ تو ایک پر ایک چڑھی جاتی ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر عرض کیا: اے میرے پروردگار تیری عزت کی قسم اس میں کوئی بھی داخل نہ ہوگا پھر باری تعالیٰ کا حکم ہوا تو فوراً ڈھانپ دی گئی پسندیدہ اشیاء سے پھر جبرئیل نے اس کو دیکھا اور عرض کیا: قسم ہے تیری عزت کی اب اس کی حالت کو دیکھ کر یہ خوف ہوا مجھ کو اس میں بغیر داخل ہوئے ایک بھی باقی نہ بچے گا۔

باب: اللہ تعالیٰ کے سوا قسم کھانے کی ممانعت

کا بیان

۳۷۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھایا کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کے نام کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھایا کرے اور قریش کی عادت تھی کہ وہ اپنے باپوں کے نام پر قسم کھایا کرتے تھے آپ نے منع فرمایا کہ باپوں کی قسم نہ کھایا کرو۔

۳۷۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل تم کو منع کرتا ہے باپوں کی قسم کھانے سے۔

فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَيْهَا فَإِذَا أَنْظُرْ إِلَيْهَا وَالِإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَنَظَرَ حَتَّى قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ فَأَنْظُرْ إِلَى النَّارِ وَالِإِلَى مَا أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَإِذَا حَتَّى يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَدْخُلُهَا أَحَدٌ فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ فَأَنْظُرْ إِلَيْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَإِذَا حَتَّى بِالشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ وَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُو مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا۔

۱۸۲۳: التَّشْدِيدُ فِي الْحَلْفِ بِغَيْرِ

اللَّهِ تَعَالَى

۳۷۹۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ خَالِفًا فَلَا يَحْلِفُ إِلَّا بِاللَّهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

۳۷۹۹: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَفَّارٍ فِي مَجْلِسِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا

بَابُ بَابَانِكُمْ۔

۱۸۲۵: الْحَلْفُ بِالْأَبَاءِ

باب: باپوں کی قسم کھانے سے متعلق

۳۸۰۰: حضرت سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ سے رسول کریمؐ نے ایک مرتبہ یہ جملہ سنا: والی والی یعنی والد کی قسم! مجھ کو باپ کی قسم! یہ سن کر آپؐ نے ان سے فرمایا: اللہ عزوجل منع کرتا ہے تم کو والد کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں اللہ عزوجل کی قسم یہ مسئلہ سننے کے بعد میں نے پھر کبھی والد کی قسم نہیں کھائی نہ ہی آپؐ کسی اور سے ایسی بات نقل کرتے۔

۳۸۰۱: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل تم کو منع فرماتا ہے اپنے باپوں کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس وقت سے میں نے یہ بات سنی تو پھر میں نے قسم نہیں کھائی باپوں کی۔ نہ اپنی جانب سے اور نہ ہی کسی دوسرے کی بات نقل کر کے (یعنی میں نے قسم کھانا ہی چھوڑ دیا) ۳۸۰۲: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۳۸۰۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَفَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَسَلَّمَ عُمَرَ مَوْرَةً وَهُوَ يَقُولُ وَأَبِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهُ كُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا۔

۳۸۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهُ كُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا۔

۳۸۰۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَتَانَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاهُ كُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِأَبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا۔

۱۸۲۶: الْحَلْفُ بِالْأُمَّهَاتِ

باب: ماؤں کی قسم کھانے سے متعلق

۳۸۰۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: قسم نہ کھایا کرو باپوں اور ماؤں اور شرکاء یعنی بت کی اور اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھایا کرو اور تم اللہ عزوجل کی قسم بھی کھاؤ توچی قسم کھایا کرو۔

۳۸۰۳: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ صَادِقُونَ۔

۱۸۲۷: الْحَلْفُ بِمَلَّةِ سَوَى

الْإِسْلَامِ

باب: اسلام کے علاوہ اور کسی ملت کی قسم کھانے سے متعلق

۳۸۰۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عَدِيٍّ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الصَّخَّالِكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمَلَّةِ سَوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ مُتَعَمِّدًا وَقَالَ يَزِيدُ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللَّهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ۔

خودکشی کرنے والے کو دائمی عذاب کی وعید شدید:

خودکشی کرنا اپنے ساتھ بہت ہی بڑا ظلم ہے کہ وہ اپنی جان کو وہ نقصان پہنچا رہا ہے اور کسی کو بھی کسی کے ساتھ ایسا کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا تو وہ شخص کیسا ظالم ہے کہ جو اپنی جان کے درپے ہو کر اپنے آپ کو کسی آلہ سے قتل کر ڈالے وہ تو یوں سوچ کر یہ عمل کر رہا ہے کہ دنیا کے عذاب اور مصیبت سے بچ جاؤں گا لیکن ایسا نہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو ہلاک کرنے والا ہے اور ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا اور عذاب میں کمی نہ ہوگی۔

یعنی خودکشی کرنے کے لیے اُس نے جو آلہ استعمال کیا ہوگا اُسی آلہ اور اُسی طریقہ سے ہمیشہ ہمیشہ وہ شخص عذاب میں مبتلا رہے گا۔ آج کل ذرا ذرا سی مالی مشکلات سے گھبرا کر خودکشی (Suicide) کا جو رجحان چل پڑا ہے اور جس طرح ہمارے ملک کے اخبارات اس کو رواج دیتے ہیں اور انہیں ہیرو بنا کر پیش کرتے ہیں انہیں خود ہی اس حدیث پر غور کر لینا چاہیے کہ ایسا شخص کسی عذاب میں گرفتار کیا جائے گا۔

نعوذ باللہ آج تو اس عمل بد کو کچھ بھی معیوب نہیں جانا جاتا تھوڑی سی بات پر اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں گھریلو جھگڑا یا مالی مشکلات لین دین کے چکر یا کسی بھی معاملہ کی وجہ سے خودکشی کو ترجیح دیتے ہیں اور یہ عمل کر گزرنے والا جس بھی آلہ کے ساتھ اپنے آپ کو ہلاک کرے گا اسی آلہ کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہے گا۔

(جائی)

۳۸۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ

حَدَّثَنِي أَبُو قَلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ الصَّحَّاحِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةِ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذِبَ بِهِ فِي الْآخِرَةِ۔

۱۸۲۸: الْحَلْفُ بِالْبِرَاءَةِ مِنَ الْإِسْلَامِ

۳۸۰۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ يُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ أَنِّي بَرِيءٌ مِنَ الْإِسْلَامِ فَإِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَإِنْ كَانَ صَادِقًا لَمْ يَعُدَّ إِلَى الْإِسْلَامِ سَالِمًا۔

باب: اسلام سے بے زار ہونے کے لئے قسم کھانا

۳۸۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کہے کہ اسلام سے میں بری ہوں تو اگر وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے تو وہ شخص ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے خود کو اپنے بارے میں ظاہر کیا (یعنی جس چیز کا اپنے واسطے اقرار کیا) اور اگر وہ شخص سچا ہے تو وہ شخص اسلام کی جانب سلامتی کے ساتھ رخ نہیں کرے گا۔

دین اسلام سے بیزار ہونے کی بابت قسم کھانے والے کو گناہ عظیم:

حدیث مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص نے کہا کہ اگر میں یہ کام انجام نہ دوں تو (خدا نخواستہ) میں یہودی ہوں یا نصرانی اور عیسائی بن جاؤں یا کوئی شخص کہے میں دین اسلام سے یا قرآن کریم سے بے زار ہوں اور وہ شخص اپنی قسم میں جھوٹا پڑ گیا تو ایسی قسم کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کرے اور مذکورہ بالا احادیث شریف میں خود کشی سے متعلق وعید بھی بیان فرمادی گئی ہے کہ ایسا شخص ہمیشہ ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا کہ جس سے اس نے خود کو ہلاک کیا۔ واضح رہے کہ شریعت اسلام میں خود کشی اگرچہ سخت ترین گناہ ہے لیکن ایسے شخص کی نماز جنازہ بہر حال ادا کی جائے گی جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ((صَلُّوا عَلَى كُلِّ بَرٍّ وَ فَاجِرٍ)) یعنی ہر ایک گناہ گار اور ہر ایک نیک شخص سب پر نماز جنازہ ادا کرو..... الحدیث (جامی)

باب: خانہ کعبہ کی قسم سے متعلق

۱۸۲۹: الْحَلْفُ بِالْكَعْبَةِ

۳۸۰۷: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ قُتَيْبَةَ أُمِّهِ عَنْ جُهَيْنَةَ أَنَّ يَهُودِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَنْبِدُونُ وَإِنَّكُمْ تَسْرِكُونَ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَنَسْتُ وَتَقُولُونَ وَالْكَعْبَةُ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا

۳۸۰۷: قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون روایت نقل کرتی ہیں کہ ایک یہودی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ تم اللہ عزوجل کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہو اور تم لوگ شرک کرتے ہو اور کہتے ہو کہ تم لوگ "مَا شَاءَ اللَّهُ وَ نَسْتُ" یعنی چاہے اللہ اور چاہو تم اور تم لوگ وَالْكَعْبَةِ کہتے ہو یعنی قسم ہے خانہ کعبہ کی۔ پھر رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا لوگوں کو کہ جب تم قسم کھانے کا ارادہ کرو تو تم لوگ وَ رَبِّ

الْكُفْبَةِ کہا کرو یعنی قسم ہے خانہ کعبہ کے پروردگار کی اور اگر کوئی شخص کہتا چاہے تو ماشاء اللہ کہے۔ اس کے بعد ”ثُمَّ يَشْتُ“ کہا کرے اور لفظ ”يَشْتُ“ نہ کہا کرے۔

أَرَادُوا أَنْ يَحْلِفُوا أَنْ يَقُولُوا وَرَبِّ الْكُفْبَةِ وَيَقُولُونَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَشْتُ۔

۱۸۳۰: الْحَلْفُ بِالطَّوْأَعِيَتِ

باب: جھوٹے معبودوں کی قسم کھانا
۳۸۰۸: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے باپوں اور جھوٹے معبودوں کی قسمیں نہ کھایا کرو۔

۳۸۰۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنبَأَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِالطَّوْأَعِيَتِ۔

۱۸۳۱: الْحَلْفُ بِاللَّاتِ

باب: لات (بت کی قسم) سے متعلق
۳۸۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لات کی قسم کھائے (لات عرب کے ایک مشہور بت کا نام ہے) تو اس کو چاہیے کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہے اور جو شخص اپنے ساتھی کو کہے کہ آؤ جو اکھیلیں گے تو اس کو چاہیے کہ وہ کچھ صدقہ کرے۔

۳۸۰۹: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَى أَفَاصِرُكَ فَلْيَصِدَّقْ۔

۱۸۳۲: الْحَلْفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى

باب: لات اور عزیٰ کی قسم کھانا
۳۸۱۰: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے نقل کیا کہ ہم لوگ لوگوں کے درمیان گفتگو کر رہے تھے اور میں ان دنوں نیا نیا مسلمان ہوا تھا کہ میرے منہ سے نکل گیا لات اور عزیٰ کی قسم۔ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے کہا کہ تم نے ایک بُری بات کہہ ڈالی آؤ تم میرے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جا کر عرض کریں اور انہوں نے کہا کہ ہمارے خیال میں تم نے کفر کے جملے بولے ہیں۔ حضرت مصعب کے والد صاحب کہتے ہیں کہ ہم لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور جا کر ہم نے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کلمہ لا الہ الا اللہ وحدہ تین مرتبہ کہو اور تم اعوذ باللہ پڑھو اور تم تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم جس وقت پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو تم تین مرتبہ

۳۸۱۰: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نَذْكُرُ بَعْضَ الْأُمْرِ وَأَنَا حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَقَالَ لِي أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَسْ مَا قُلْتَ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرُهُ فَإِنَّا لَا نَرَاكَ إِلَّا قَدْ كَفَرْتَ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَفْلُ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا

تَعُدُّلَهُ۔

بائیں جانب تھوک دو اور تم پھر کبھی اس طرح کی قسم نہ کھانا۔

۳۸۱۱: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے نقل کیا کہ میں نے لات اور عزلی کی قسم کھائی۔ میرے ساتھی نے سن کر کہا: تم نے بری بات کہی اور تم نے فحش اور بیہودہ کلام کیا پھر میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے یہ حال آپ کے سامنے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ پڑھ کر تم اپنے بائیں جانب تھوک دو اور تم ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“ پڑھو اور آئندہ اس طرح نہ کہنا۔

۳۸۱۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَقَالَ لِي أَصْحَابِي بَشَسَ مَا قُلْتَ قُلْتَ هُجْرًا فَاتَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَانْفُتْ عَنْ سَعْرِكَ ثَلَاثًا وَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

باب: قسموں کا پورا کرنا

۱۸۳۳: إِبْرَاهِيمُ الْقُسَمِ

۳۸۱۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو رسول کریم ﷺ نے سات چیزوں کا حکم فرمایا: ۱: جنازوں کے پیچھے چلنا، ۲: بیماروں کی مزاج پرسی کے لئے جانا، ۳: چھینک کا جواب دینا یعنی جس وقت کوئی چھینکے والا شخص چھینک کر الحمد للہ کہے تو اس وقت یہ تمک اللہ کہے، ۴: اور جب کوئی شخص دعوت کرے تو اس کو قبول کرنا، ۵: اور جس شخص پر ظلم ہوا ہو یا ظلم ہو رہا ہو تو اسکی امداد کرنا جس طریقہ سے ممکن ہو سکے، ۶: اور قسموں کو سچا کرنا (جائز قسم کھانے کے بعد اسکو پورا کرنا) ۷: سلام کا جواب دینا۔

۳۸۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَبْعِ أَمْرٍ بَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ۔

باب: کسی شخص نے کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم

۱۸۳۴: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا

کھانے کے بعد عمدہ اور بہتر پایا تو وہ شخص کیا کرے؟

خَيْرًا مِنْهَا

۳۸۱۳: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین پر کوئی ایسی قسم نہیں ہے کہ اگر میں اس پر قسم کھاؤں تو میں پھر اس کو بہتر خیال کروں اس کے علاوہ تو وہ ہی کام میں انجام دوں جو کہ بہتر ہے۔

۳۸۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي السَّيْلِيِّ عَنْ زُهْلَامَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ يَمِينٌ أَحْلَفُ عَلَيْهَا فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُهُ۔

۱۸۳۵: الْكَفَّارَةُ قَبْلَ الْحِنْثِ

باب: قسم توڑنے سے قبل کفارہ دینا

۳۸۱۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
عَبْدَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى
الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحِمِلُهُ فَقَالَ
وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ
لَبَسْنَا مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَتَيْتُ بِإِبِلٍ فَأَمَرَكُنَا بِفَلَاتٍ دَوْدٍ
فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يَبَارِكُ اللَّهُ لَنَا
أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَسْتَحِمِلُهُ فَخَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا قَالَ أَبُو مُوسَى
فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا
ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللَّهُ حَمَلَكُمْ
إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا
خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي
هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۴: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت
نبوی ﷺ میں حاضر ہوا یعنی تنہا نہیں بلکہ اپنی جماعت میں شامل ہو کر
حاضر ہوا تھا اور ہم سب اسی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر
ہوئے تھے تاکہ آپ سے سواری مانگ سکیں۔ آپ نے ہم لوگوں سے
فرمایا: خدا کی قسم! میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری
کی چیز تمہارے واسطے نہیں ہے۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
ہم لوگ اس قدر دیر تک ٹھہرے رہے کہ جس قدر دیر اللہ عزوجل کی
مرضی ہوئی اس دوران کچھ اونٹ آئے پھر حکم ہوا ہمارے واسطے تین
اونٹ دینے کا۔ پس جس وقت ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے تو لوگ
آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ یہ سواریاں ہم کو مبارک نہیں ہوں گی
اس لیے کہ جس وقت ہم نے آپ کے پاس آنے کے بعد سواریاں
مانگیں تو آپ نے قسم کھائی اور فرمایا کہ تم کو سواری نہیں دیں گے۔ ابو
موسیٰ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم
نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا جو کہ ہم نے آپ سے کہی تھی آپ
نے فرمایا میں نے تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ عزوجل نے دی ہے اور
یہ بات ارشاد فرمائی: خدا کی قسم میں جو قسم کھاتا ہوں اور پھر میں بہتر
دیکھتا ہوں اس کے غیر کو اس سے تو کفارہ دے دیتا ہوں اپنی قسم کا اور
میں وہ کام انجام دیتا ہوں جو کہ اس قسم سے بہتر ہوتا ہے۔

۳۸۱۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكْفِرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَأْتِ الَّذِي
هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۵: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے
باپ سے سنا۔ انہوں نے اپنے دادا سے فرمایا رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھائے کسی شے کی پھر وہ شخص اس کے غیر میں
بہتری خیال کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے پھر
اس کو چاہیے کہ وہ شخص اس کام کی جانب رجوع کرے جو بہتر نظر آیا
ہے اس کو اس چیز سے کہ جس پر قسم کھائی تھی۔

۳۸۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

۳۸۱۶: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے جو شخص قسم کھائے کسی بات پر

اور پھر وہ شخص اس کے خلاف میں بھلائی اور خیر سمجھے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص کفارہ ادا کرے۔ اپنی قسم کا اور غور و فکر کرے اس کو جو کہ بہتر ہے اس سے اور اس کام کی جانب آئے جو کہ بہتر ہے۔

۳۸۱۷: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم کسی چیز پر قسم کھاؤ تو پہلے کفارہ ادا کرو اپنی قسم کا پھر اس کام کو کرو جو بہتر ہو اس چیز سے کہ جس پر تو نے قسم کھائی تھی۔

۳۸۱۸: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جب تو کسی کام پر قسم کھالے پھر تجھے اس کے علاوہ دوسرے کام میں بہتری نظر آئے تو تو قسم کا کفارہ دیدے اور اس بہتر کام کو کر لے۔

ابن سمرہ عن رسول اللہ ﷺ قَالَ إِذَا حَلَفْتَ أَحَدُكُمْ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَنْظُرِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَلْيَأْتِهِ۔

۳۸۱۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَارِثٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ثُمَّ آتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَيْمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعَهَا حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكْفِرْ عَنْ يَمِينِكَ وَآتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

۱۸۳۶: الْكُفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْثِ

۳۸۱۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَكْفُرْ عَنْ يَمِينِهِ۔

۳۸۲۰: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَجِيعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرْفَةَ عَنْ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَدْعُ يَمِينَهُ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَكْفُرْهَا۔

۳۸۲۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ

باب: قسم ٹوٹنے کے بعد کفارہ دینا

۳۸۱۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے پھر وہ اس کے علاوہ (کسی اور چیز) میں بھلائی تصور کرے تو پہلے اس کام کو انجام دے جو کہ بہتر ہو اور پھر کفارہ ادا کرے اپنی قسم کا۔

۳۸۲۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کام کے کرنے کی قسم کھالے پھر وہ اس کے علاوہ دوسرے کام میں بہتری دیکھے تو اس بہتر کام کو انجام دے لے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

۳۸۲۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بات پر قسم کھائے پھر وہ دیکھے کہ خیر اس کے علاوہ میں ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص اسی کام کو انجام دے جو کہ خیر سے اور اپنی قسم چھوڑ دے۔

أَسَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيمَ بْنَ طَرَفَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرَ مِنْهَا فَلْيَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرَكْ يَمِينَهُ۔

۳۸۲۲: حضرت ابو زعراء اپنے چچا ابوالاحوص سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نقل کیا کہ میں ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے چچا کے لڑکے کی آپ ﷺ نے بات دیکھی میں جب اس کے پاس جا کر سوال کرتا ہوں تو وہ مجھ کو کچھ نہیں دیتا اور وہ تو رشتہ داری کا بھی لحاظ نہیں کرتا اور جب اس کو کچھ کام کرنا پڑتا ہے تو میرے پاس آ کر سوال کرنے لگتا ہے اس وجہ سے میں نے قسم کھائی کہ میں کبھی اس کو کچھ نہ دوں گا اور میں رشتہ داری کا بھی خیال نہ کروں گا۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ تم وہ کام انجام دو کہ جس میں خیر ہو۔

۳۸۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّعْرَاءِ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِي أَتَيْتُهُ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي وَلَا يَصْلِينِي ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَيَّ فَيَا بِنِي فَيَسْأَلُنِي وَقَدْ حَلَفْتُ أَنْ لَا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ فَأَمَرَنِي أَنْ أَتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَأُكْفِرَ عَنْ يَمِينِي۔

۳۸۲۳: حضرت عبدالرحمن بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم قسم اور عہد کرو تو کسی شے پر دیکھو اس کے علاوہ میں بھلائی تو تم اس کام کی جانب آ جاؤ کہ جس میں بھلائی ہے اور تم اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔

۳۸۲۳: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَنْصُورٌ وَ يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ إِذَا آتَيْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكْفِرْ عَنْ يَمِينِكَ۔

۳۸۲۴: حضرت عبدالرحمن بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو کسی کام کی قسم کھا لے پھر تجھے کسی دوسرے کام میں بہتری نظر آئے تو تو وہ بہتر کام کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

۳۸۲۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ يَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا وَكْفِرْ عَنْ يَمِينِكَ۔

۳۸۲۵: حضرت عبدالرحمن بن سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تو کسی کام کی قسم کھا لے پھر اس سے بہتر کوئی کام اور دیکھے تو اس کام کو کر لے اور

۳۸۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا

حَلَفْتُ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأَبَىٰ
الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ۔

باب: انسان جس شے کا مالک نہیں تو اس

۱۸۳۷: الْيَمِينُ فِي مَالٍ

کی قسم کھانا

يَمْلِكُ

۳۸۲۶: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نذر اور قسم اس شے کی نہیں ہو سکتی کہ انسان جس شے کا مالک نہیں ہے اور گناہ کی بات اور رشتہ ختم کرنے میں بھی قسم نہیں ہو سکتی۔

۳۸۲۶: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِينَ فِيمَا لَا تَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا قِطْعَةٍ رَحِمَ۔

غیر کی ملکیت کی شے کی قسم کھانا:

مذکورہ بالا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی آدمی ایسی چیز کی منت مانے جو کہ اس کے ملک میں نہیں بلکہ کسی اور کی ہے مثلاً کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں بیماری سے شفاء پا گیا تو فلاں آدمی کے غلام کو آزاد کر دوں گا تو یہ سمجھ لیں کہ اس قسم کا توڑ دینا ضروری ہے اور اس کا کفارہ ادا کرنا بھی ضروری ہے گویا کہ اس طرح کی قسم نہیں اٹھانی چاہئے ایک تو قسم اٹھانا ویسے اچھا عمل نہیں لیکن کسی غیر کے ملک کی چیز کے بارہ ایسی قسم کھانا چہ معنی دارد۔ کفارہ قسم کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (جامی)

باب: قسم کے بعد ان شاء اللہ

۱۸۳۸: مَنْ حَلَفَ

کہنا

فَاسْتَشْنَىٰ

۳۸۲۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص قسم کھا کر انشاء اللہ کہے تو چاہے قسم پوری کرے یا نہیں تو اس کا کفارہ واجب نہ ہوگا۔

۳۸۲۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَاسْتَشْنَىٰ فَإِنْ شَاءَ مَضَىٰ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حَنِثٍ۔

باب: قسم میں نیت کا اعتبار ہے

۱۸۳۹: النَّيَّةُ فِي الْيَمِينِ

۳۸۲۸: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی کام ہو تو اس میں نیت کا اعتبار ہے اور انسان کو وہی شے ملے گی جس کی اُس نے نیت کی ہوگی جس وقت یہ بات معلوم ہوئی تو جو شخص خدا اور اس کے رسول کی جانب ہجرت کرے گا یعنی

۳۸۲۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُلَيْمُ بْنُ حَبَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ

وَأَنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوَىٰ فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَرَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ

مکان اور دنیا کو اللہ عزوجل کی رضا مندی کے لئے چھوڑے تو اس کا یہ عمل اللہ عزوجل کے واسطے ہوگا اور جو شخص دنیا کے لئے ہجرت کرے یعنی اس خیال سے ہجرت کرے کہ میں اگر ہجرت کروں گا تو مال دولت مجھ کو حاصل ہوگا یا عورت کیلئے کہ اس سے شادی کروں گا تو اس کی ہجرت ان ہی اشیاء کیلئے ہوگی یعنی عورت کی اور دنیا کی طرف تو اب اسکو کچھ ملنے والا نہیں ہے بہر حال عمل میں خالص نیت کا ہونا ضروری ہے ایسا ہی قسم میں نیت معتبر ہے کیونکہ قسم بھی ایک عمل ہے۔

۱۸۴: تَحْرِيمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ

۳۸۲۹: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جِجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءُ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ ابْنَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرٍ أَكَلْتُ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَكِنْ أَغُوذُ لَهُ فَتَزَكَّتْ (يَا أَبُيْهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ) عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ (وَإِذَا أَسَرَ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا) لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

باب: حلال شے کو اپنے لیے حرام کرنے کا بیان
۳۸۲۹: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نہنب بنت جحش کے پاس تشریف فرما تھے اور آپ ان کے مکان میں کچھ وقت تک قیام فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز آپ نے ان کے پاس شہد نوش فرمایا میں نے اور حفصہؓ نے ایک دوسرے سے مشورہ کیا کہ جس وقت نبیؐ ہم دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف لائیں تو اس طریقہ سے کہنا چاہیے کہ آپ سے مغفیر یعنی گوند وغیرہ (یا کسی بدبودار پھل وغیرہ کی) بو آ رہی ہے۔ کیا آپ نے مغفیر کھایا ہے؟ اس بات کے بعد نبیؐ دونوں ازواج مطہراتؓ میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے وہی بات فرمائی۔ آپ نے ان کو جواب ارشاد فرمایا: میں نے مغفیر نہیں کھا رکھا ہے لیکن شہد ضرور پیا ہے اور حضرت نہنب بنت جحشؓ کے گھر میں نے شہد پیا ہے اور فرمایا کہ پھر دوبارہ اس شہد کو نہیں پیوں گا پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ آخِرُتِكَ۔ یعنی: اے نبی! تم کس وجہ سے حرام کرتے ہو جو حلال فرمایا اللہ عزوجل نے۔ تم اپنی بیویوں کی رضا مندی چاہتے ہو اور اللہ عزوجل مغفرت فرمانے والا مہربان ہے۔ اللہ عزوجل نے تم کو اپنی قسموں کا کھول ڈالنا ضروری قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ مالک ہے اور تمہارا مولیٰ ہے وہ سب کچھ جانتا ہے حکمت والا ہے اور جس وقت نبیؐ نے چھپا کر اپنی بیوی سے ایک بات کہی پھر جس وقت خبر اور اطلاع کر دی اُس نے دوسری بیوی کو اور اللہ عزوجل نے

ظاہر فرمادی اس میں سے کچھ اور ٹال دی پھر جس وقت وہ ظاہر ہوا تو عورت نے کہا کس نے بتلایا کہا کہ مجھ کو بتلایا اس خبر والے نے اگر تم دونوں کو یہ کمرتی تو دل جھک جاتے۔ راوی نقل فرماتے ہیں آیت میں دونوں کے تو یہ کرنے کا جو تذکرہ آیا ہے اس سے مراد عائشہ اور حفصہ ہیں اور آیت میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ جس وقت نبیؐ نے پوشیدہ طریقہ سے فرمائی اپنی کسی زبجہ سے وہ بات فرمادی اس پوشیدہ بات سے مراد ہے کہ تم نے شہد پیا ہے یعنی میں نے اور کچھ نہیں پیا علاوہ شہد کے۔

حلال شے کو حرام کرنے سے متعلق:

مذکورہ حدیث شریف میں اس تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جس کی تفصیل شروحات حدیث میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ازواج مطہرات میں سے ایک کے مکان پر شہد نوش فرمایا تھا۔ لیکن دوسری ازواج مطہرات میں سے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کے منہ مبارک سے تو کسی بدبودار شے کی محسوس ہو رہی ہے اس پر آپ نے رنجیدہ ہو کر قسم کھالی تھی کہ میں اب شہد نہیں پیوں گا جس پر آیت کریمہ: لِمَ تَحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ نازل ہوئی اس واقعہ کی تفصیل جلد دوم میں گزر چکی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس قسم کی قسم کا توڑنا اور اس کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے اور قسم کے کفارہ کی تفصیل اور اس سلسلہ کے فقہی احکام شروحات حدیث میں ملاحظہ فرمانے جا سکتے ہیں۔ (قاتمی)

۱۸۱۲: إِذَا حَلَفَ لَا يَأْتِدِمُّ فَكَانَ خُبْرًا

باب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں سالن نہیں کھاؤں گا اور

سرکہ کے ساتھ روٹی کھالی تو اس کے حکم کے بیان میں

۳۸۳۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے گھر میں داخل ہوا تو آپ ﷺ کے ہاں روٹی کا ایک ٹکڑا اور سرکہ موجود تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سرکہ بھی کتنا عمدہ سالن ہے (چلو) کھاؤ۔

بِخَلٍّ
۳۸۳۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَيْتَهُ فَإِذَا فِلَقٌ وَخَلٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلْ فَنِعَمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ

باب: جو شخص دل سے قسم نہ کھائے بلکہ زبان سے کہے تو

۱۸۱۳: فِي الْحَلْفِ وَالْكَذِبِ لِمَنْ لَمْ

يَعْتَقِدَ الْبَيِّنِينَ بِقَلْبِهِ

۳۸۳۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ

اس کا کیا کفارہ ہے؟
۳۸۳۱: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ولولہ

”سم سار“ یعنی دلال کہا کرتے تھے ایک مرتبہ ہم لوگ بیچ فروخت کر رہے تھے کہ رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ہمارا نام اس نام سے بہتر ہے اس لیے کہ سار اگر فروخت کرنے میں قسم بھی کھاتے ہیں اور جھوٹ بھی بولتے ہیں اگرچہ دل سے جھوٹ نہ بولو تو ملا دیا کرو اپنی خرید و فروخت میں صدقہ و خیرات کو۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَزْرَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمِّي السَّمَايَةَ فَاتَّانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ نَبِيعُ فَمَسَّنَا بِاسْمِهِ هُوَ خَيْرٌ مِنْ أَسْمَانَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ إِنَّ هَذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلْفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

صدقہ و زکوٰۃ کا گناہوں کو مٹا دینا:

یعنی اگر بے دھیانی یا لاپرواہی سے کوئی غلط بیانی ہو جائے تو ایسا کیا کرو کہ تم کچھ اللہ عزوجل کے راستہ میں (صدقہ) نکالاکرو تو تمہارا یہ گناہ (ان شاء اللہ) ختم ہو جائے گا۔

۳۸۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَ عَاصِمٍ وَ جَامِعٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَزْرَةَ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ بِالْبَيْعِ فَاتَّانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكُنَّا نُسَمِّي السَّمَايَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ فَمَسَّنَا بِاسْمِهِ هُوَ خَيْرٌ مِنْ أَسْمَانَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلْفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ۔

۳۸۳۲: حضرت قیس بن ابی غزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ بیچ میں فروخت کیا کرتے تھے اور ہمیں سمسار کہا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تاجروں کا نام ہمارے پہلے نام سے بہتر رکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بیچ میں جھوٹ اور قسم بھی چلتی رہتی ہے اس لیے بیچ کے بعد کچھ صدقہ خیرات کر دیا کرو۔

۱۸۴۳ فی اللغو

وَالْكَذِبُ

باب: اگر خرید و فروخت کے وقت جھوٹی بات یا لغو کلام زبان سے نکل جائے

۳۸۳۳: حضرت قیس بن ابی غزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم لوگ بازار میں تھے آپ نے فرمایا: یہ بازار ہے اس میں بیہودہ کلام اور جھوٹ بات بھی ہوتی ہے تو تم لوگ اس میں صدقہ شامل کر لو۔

۳۸۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعِينَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَزْرَةَ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي السُّوقِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ السُّوقُ يَخَالِطُهَا اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهَا بِالصَّدَقَةِ۔

۳۸۳۴: حضرت قیس بن ابی غزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں خرید و فروخت کیا کرتے تھے اور ہم لوگ اوساق (کھجوروں وغیرہ) کی بیچ کرتے تھے اور ہم لوگ اس کو ساسرہ کہتے تھے اور لوگ بھی ہم کو ساسرہ یعنی دلال کہتے تھے۔ ہم جب مکان سے روانہ

۳۸۳۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَزْرَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ نَبِيعُ الْأَوْسَاقَ وَنَبَا عَنْهَا وَكُنَّا نُسَمِّي أَنْفُسَنَا

السَّمَاوَاتِ وَيُسَمِّيْنَا النَّاسَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمَانَا بِأَسْمِ
هُوَ خَيْرٌ مِّنَ الَّذِي سَمَيْنَا أَنْفُسَنَا وَسَمَانَا النَّاسُ
فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النَّجَارِ إِنَّهُ يَشْهَدُ بِبَيْعِكُمُ الْحَلِيفَ
وَالْكَذِبَ فَشُؤِبُوهُ بِالصَّدَقَةِ۔

ہوئے تو ہماری جانب نبی ایک دن تشریف لائے اور نام لیا ہمارا ایسے
نام کے ساتھ کہ جو کہ بہتر تھا اس نام سے جو ہم نے رکھا تھا اپنے واسطے
اور اس سے بہتر تھا کہ جو لوگ ہم کو کہہ کر پکارتے تھے اور ارشاد
فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! تم لوگوں کے کاروبار میں جھوٹ اور
قسمیں بھی ہوتی ہیں تم لوگوں کے لئے صدقہ کا اس تجارت و کاروبار
میں شامل رکھنا ضروری ہے۔

۱۸۴۲: النَّهْيُ عَنِ النَّذْرِ

باب: نذر اور منت ماننے کی ممانعت

۳۸۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنصُورٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَرْثَدَةَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ
النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَأْتِي بِخَيْرٍ إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ
الْبَخِيلِ۔

۳۸۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
نے نذر اور منت ماننے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: نذر سے انسان کی
کچھ بھلائی اور بہتری نہیں ہوتی بلکہ نذر اس وجہ سے ہے کہ بخیل شخص
کے ہاتھ سے کچھ صدقہ خیرات نکلے۔

۳۸۳۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا إِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ
بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ۔

۳۸۳۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے منع فرمایا منت ماننے سے اور فرمایا کہ وہ نذر رد نہیں کرتی ہے
کسی شے کو لفظ نذر اس واسطے ہے کہ کنجوس شخص کے مال میں سے کچھ
خرچہ کیا جائے۔

نذر پورا کرنے کی تاکید:

اسلام میں نذر ماننے سے اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کہ نذر ماننے والا شخص گویا کہ اللہ عزوجل سے ایک شرط کرتا ہے
اور دعا مانگتا ہے کہ اگر اللہ عزوجل میرا فلاں (جائز) کام کر دے تو میں راہ خدا میں خرچہ کروں گا اور اگر فلاں کام نہیں کرے گا
تو نہیں اور اس قسم کا اعتقاد کسی کنجوس شخص کا بھی ہو سکتا ہے تو گویا کہ منت کنجوس شخص کے حق میں اس کی دولت کے خرچہ کرانے
کے لئے ہوتی ہے اور سخاوت کرنے والا شخص دینے والے شخص کو منت ماننے کی کیا ضرورت ہے وہ تو منت بغیر مانے بھی خرچہ
کرتا ہے اور دراصل منت مان لینا گویا کہ خود کو کنجوس کہلاتا ہے اور کنجوس شخص کے لئے منت اللہ عزوجل کی جانب سے بطور
جرمانہ کے عائد ہوتی ہے بہر حال منت اور نذر مان کر اس کو پورا کرنا لازم ہے بشرطیکہ وہ جائز کام کی منت اور نذر ہو ارشاد
باری تعالیٰ ہے: وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ اور نذر دراصل صرف اور صرف اللہ عزوجل کے لئے کرنا چاہیے نہ کہ اپنی ذات کے لیے
اگرچہ اپنی ذات اور اپنے کام کے لئے بھی نذر کرنا جائز ہے۔ مزید تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

(قائم)

۱۸۴۵: النَّذْرُ لَا يَقْدَمُ شَيْئًا وَلَا

يُؤَخَّرُهُ

باب: منت آنے والی چیز کو پیچھے اور پیچھے کی چیز کو آگے نہیں کرتی، اس سے متعلق احادیث

۳۸۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منت کسی شے کو آگے پیچھے نہیں کرتی اور (دراصل) منت کنجوس شخص کا مال خرچہ کرانے کے لئے ہے۔

۳۸۳۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّذْرُ لَا يَقْدَمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخَّرُهُ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الشَّحِيحِ۔

۳۸۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر انسان کے لئے کوئی چیز نہیں لاتی اور نذر انسان کو کسی شے کا مالک نہیں بناتی کہ جو شے اس کے مقدر میں نہیں لیکن نذر ایک (ایسی) شے ہے جو کہ کنجوس آدمی کا مال خرچہ کراتی ہے۔

۳۸۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَأْتِي النَّذْرُ عَلَى ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يَقْدِرْهُ عَلَيْهِ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

باب: نذر اس واسطے ہے کہ اس سے کنجوس شخص کا مال

۱۸۴۶: النَّذْرُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ

خرچہ کرائے

الْبَخِيلِ

۳۸۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ منت اور نذر نہ مانا کرو اس لیے کہ نذر اور منت مقدر کے لکھے ہوئے میں کام نہیں آتی اور جو بات پیش آنے والی ہے وہ بات پیش آ کر رہتی ہے وہ تو اس واسطے ہے کہ کنجوس آدمی کا مال دولت خرچہ کرائے۔

۳۸۳۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

باب: کسی عبادت کے لئے منت ماننا

۱۸۴۷: النَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ

۳۸۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی نذر مانے کہ میں اللہ عز و جل کی اطاعت کروں گا تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص نذر مانے کہ میں اللہ عز و جل کی نافرمانی کروں گا تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عز و جل کی نافرمانی نہ کرے (کیونکہ گناہ کے کام میں قسم اور نذر کا پورا کرنا ضروری

۳۸۴۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يُعْصِيَ اللَّهَ فَلَا يُعْصِهْ۔

آپ کا گذر ہوا) ایک دوسرے شخص کو رسی میں باندھ کر کھینچ رہا تھا۔ چنانچہ آپ اس شخص کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے اسکو (رتی کو) کاٹ دیا کہ جس سے وہ شخص دوسرے کو کھینچ رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے اس طریقہ سے نذر مانی تھی۔

۳۸۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ اس کو دوسرا شخص کھینچ رہا تھا اونٹ کی نکیل سے باندھ کر تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے مبارک ہاتھوں سے کاٹ دیا اور حکم فرمایا کہ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لو اور حضرت ابن جریج کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے پاس سے گذرے اور وہ شخص خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اور ایک شخص نے اس کے ہاتھ باندھ دیئے تھے دوسرے شخص کے ساتھ اور جس شے سے ہاتھ باندھے تھے وہ تسمہ یا ڈور تھا یا کوئی اور چیز تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے اس کو کاٹ ڈالا اور اس کو کھینچنے والے شخص سے فرمایا کہ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لو۔

باب: اُس شے کی نذر ماننا جو کہ ملکیت میں نہ ہو

۳۸۴۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائز نہیں نذر کرنا اللہ کی نافرمانی اور گناہ کی چیز میں اور اُس چیز میں بھی نذر جائز نہیں کہ جس کا انسان مالک نہیں۔

۳۸۴۷: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسلام کے علاوہ کسی ملت کی قسم کھائے اور وہ شخص اپنی قسم میں جھوٹا ہو جائے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسا اس نے اپنے کو کہا اور جس شخص نے خود کو کسی چیز سے ہلاک کیا تو اس شخص کو اس شے کے ساتھ کہ جس شے (یعنی آلہ وغیرہ سے) اس نے خود کو ہلاک کیا تھا تو قیامت کے دن تک اس طرح عذاب دیا جاتا رہے گا اور جس چیز کا انسان مالک نہیں ہے اس کی نذر نہیں ہوتی۔

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُودُ رَجُلًا فِي قَرْنٍ فَنَنَّا وَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ إِنَّهُ نَذَرٌ۔

۳۸۴۵: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ يَقُودُهُ إِنْسَانٌ بِحِرَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَطُوفُهُ بِالْكَعْبَةِ وَإِنْسَانٌ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ إِنْسَانٌ آخَرُ بِسَبْرٍ أَوْ خَبْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدِّهِ بِيَدِهِ۔

۱۸۵۱: النَّذْرُ فِي مَا لَا يَمْلِكُ

۳۸۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَلَابَةَ عَنْ عَقِبَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ وَلَا فِي مَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

۳۸۴۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عَذِبَتْ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِي مَا لَا يَمْلِكُ۔

۱۸۵۲: مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ

باب: جو شخص خانہ کعبہ کے لیے پیدل جانے سے متعلق نذر کرے

تعالیٰ

۳۸۴۸: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرْتُ أَخِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَفِي لَهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَفَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَتَمْشِيَ وَلَتَرْكَبَ -

باب: اگر کوئی عورت ننگے پاؤں ننگے سر چل کر حج پر جانے کی قسم کھائے

۱۸۵۳: إِذَا حَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَتَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ

۳۸۴۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُحْرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مُرَّهَا فَلَتَخْتَمِرَ وَلَتَرْكَبَ وَلَتَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ -

باب: اس شخص سے متعلق جس نے روزے رکھنے کی نذر مان لی پھر وہ شخص فوت ہو گیا اور روزے نہ رکھ سکا

۱۸۵۴: مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ

۳۸۵۰: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَلْطِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَكِبَتْ امْرَأَةٌ الْبَحْرَ فَذَرَتْ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَصُومَ فَاتَتْ أُخْتُهَا

۳۸۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون دریا میں سوار ہوئی تھی اور اس نے ایک ماہ کے روزے رکھنے کی نذر مانی تھی کہ وہ مرگئی روزے رکھنے سے قبل ہی۔ پھر اس کی بہن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا اس کا حال۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ (جو کہ اوپر

(مذکور ہے)

النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَاَمَرَهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا۔

۱۸۵۵ : مَنْ مَاتَ

وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

باب: اس شخص سے متعلق کہ جس کی وفات ہو جائے اور

اس کے ذمہ نذر ہو

۳۸۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی نذر کے متعلق دریافت کیا کہ جسے پورا کرنے سے پہلے ہی اُن کی والدہ کی وفات ہو گئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرو۔

۳۸۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی منت کے بارے میں دریافت کیا جسے پورا کرنے سے پہلے ہی وہ وفات پا گئی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے اس منت کو پورا کر دو۔

۳۸۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے کہ میری والدہ کی وفات ہو گئی جبکہ ان کے ذمہ نذر تھی جسے وہ پورا نہ کر سکیں تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کی طرف سے اُن کی نذر کو پورا کر دو۔

باب: اگر کوئی شخص منت پوری کرنے سے پہلے مسلمان ہو

جائے تو کیا کرے؟

۳۸۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نذر مانی تھی تمام رات مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی تو رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا یہ مسئلہ تو آپ نے حکم ارشاد فرمایا ان کو اعتکاف کرنے کا۔

۱۸۵۶: إِذَا نَذَرْتُمْ أَسْلَمَ قَبْلَ

أَنْ يَفِيءَ

۳۸۵۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَاءَهُ كَانَ عَلَيْهِ لَيْلَةٌ نَذَرَهَا الْجَاهِلِيَّةَ يَعْتَكِفُهَا فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ۔

۳۸۵۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورِ جاہلیت میں ایک روز کے اعتکاف کی نیت فرمائی تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس جگہ اعتکاف کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۸۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَلَى عُمَرَ نَذْرٌ فِي اعتكاف ليلة في المسجد الحرام فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ۔

۳۸۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔

۳۸۵۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَهُ۔

۳۸۵۷: حضرت عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی جس وقت توبہ مقبول ہوئی تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے مال و دولت سے علیحدہ ہوں اور میں اس کو صدقہ کر دیتا ہوں تاکہ میں اس کو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب صدقہ خیرات کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مال میں سے رکھ لو تاکہ اس سے تمہارا کام چل جائے اور تم کو آرام حاصل ہو سکے۔

۳۸۵۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَبَّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَنْخَلَعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْسِكَ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْهُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الطَّوِيلِ تَوْبَةُ كَعْبٍ۔

۱۸۵۷: إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ

النَّذْرِ

باب: اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو نذر کے طور پر ہدیہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

۳۸۵۸: حضرت عبد اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک سے سنا جس وقت کہ انہوں نے اپنے پیچھے رہ جانے کی حالت بیان کی یعنی اس زمانہ کا حال کہ جس زمانہ میں رسول کریم ﷺ غزوہ تبوک میں تشریف لے گئے۔ حضرت کعب بن مالک نقل فرماتے ہیں کہ جس وقت میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں

۳۸۵۸: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ

اپنے مال دولت سے علیحدہ ہو جاؤں اور میں اس کو صدقہ کر دوں اور اس کو میں خدا اور رسول ﷺ کے لئے بھیجوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے نزدیک کچھ مال دولت رکھ لو یہ بات تمہارے واسطے بہتر ہے۔ وہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں نے اپنے واسطے وہ حصہ رکھ لیا ہے جو کہ خیر میں ہے۔ (مختصر)

۳۸۵۹: حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا جبکہ وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا کہ میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کے واسطے صدقہ کر دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بعض مال کو اپنے پاس روک لو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے کہا کہ میں اپنا وہ حصہ روک لیتا ہوں جو خیر میں ہے۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِسْكَ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمِسْكَ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرٍ مُخْتَصَرٌ۔

۳۸۵۹: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ بْنَ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِسْكَ عَلَيْكَ مَالَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمِسْكَ عَلَى سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرٍ۔

۳۸۶۰: حضرت عبید اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ نقل فرماتے تھے کہ میں نے جناب نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا بزرگ و برتر نے مجھ کو سچ کی برکت سے (آفت سے) نجات عطا فرمائی اور میری توبہ میں یہ چیز بھی ہے کہ میں اپنے مال دولت سے صدقہ خیرات علیحدہ کروں (یعنی راہ خدا میں خرچ کروں) خدا اور اس کے رسول کے واسطے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس میں سے کچھ مال رکھ لو اپنے واسطے اور یہ بات بہتر ہے تمہارے حق میں وہ کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا: رکھ لیا ہے اپنے واسطے وہ حصہ جو کہ خیر میں ہے۔

۳۸۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا جَانَنِي بِالصَّدَقِ وَإِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِسْكَ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمِسْكَ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرٍ۔

۱۸۵۸: هَلْ تَدْخُلُ الْأَرْضُونَ فِي الْمَالِ إِذَا

باب: مال نذر کرتے وقت اس میں زمین بھی داخل ہے یا

نَذَرُ

نہیں؟

۳۸۶۱: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ
وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ
عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ
مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَعْنَمْ إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالْمَتَاعَ
وَالْقِيَابَ فَاهْدَى رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الصُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ
رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَلَامًا أَسْوَدَ
يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى وَادِي
الْقُرَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرَى بَيْنَا مِدْعَمٌ
يَحْطُ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَهُ سَهْمٌ
فَأَصَابَهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَيْئًا لَكَ الْجَنَّةُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ
الْمُشْمَلَةُ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ
لَتَشْتَعِلَ عَلَيْهِ نَارٌ فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ بِذَلِكَ جَاءَ
رَجُلٌ بِبِشْرَاكَ أَوْ بِبِشْرَاكَيْنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شِرَاكَ أَوْ شِرَاكَ كَانَ مِنْ
نَارٍ۔

۳۸۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم
ﷺ کے ساتھ تھے کہ خیبر والے سال میں ہم کو وہاں پر لوٹ حاصل نہ
ہوئی یعنی سامان اور کپڑے ہمارے ہاتھ نہیں آئے تو ایک شخص نے
غلام دیا جس کا نام رفاعہ بن زید تھا اور وہ شخص قبیلہ صبیب سے تھا اس
نے ایک حبشی غلام دیا اس غلام کو مرغم کہا جاتا تھا پھر وہاں سے رسول
کریم ﷺ وادی القریٰ کی جانب متوجہ ہوئے جس وقت کہ ہم لوگ
وادی القریٰ پہنچے تو اچانک اس غلام کے بے خبری میں ایک تیر آ کر
لگا اور اس تیر نے اس غلام کو ختم کر دیا اور اس غلام کے وہ تیر ایسی
حالت میں لگا کہ جس وقت کہ وہ غلام (مدعم) رسول کریم ﷺ کا
سامان اُتار رہا تھا۔ لوگ عرض کرنے لگے کہ تم کو جنت مبارک ہو یہ
سن کر آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہرگز یہ بات نہیں ہوئی یعنی
جنت کامل جانا خیر ہے۔ اُس پر وردگار کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے وہ کملی (چادر) جو اس نے لی تھی خیبر والے دن
لوٹ اور مال غنیمت میں سے جبکہ مال تقسیم نہیں ہوا تھا (یعنی تقسیم
سے قبل جو چیز اس نے لے لی تھی) اس کی وجہ سے اس پر دوزخ کی
آگ شعلے مارے گی اور اس پر آگ برسے گی جب لوگوں نے یہ
بات آنحضرت ﷺ سے سنی تو اس وقت ایک شخص چمڑے کی ایک یا
دو دوالین (تسے) لے کر حاضر ہوا اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:
چمڑے کی جو ایک یا دو دوالین ہیں وہ آگ ہیں۔

نذر میں زمین بھی داخل ہے:

مذکورہ بالا حدیث میں نذر سے متعلق گھر یلو اشیاء کا تذکرہ ہے یعنی صرف ایسی ہی چیزوں کا تذکرہ ہے کہ جن کی گھر
میں ضرورت پڑتی ہے اور مذکورہ تین اشیاء کے علاوہ کسی اور شے کا نام نہیں لیا۔ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھ زمین اور
باغات بھی آئے تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ نذر میں زمین اور مال سب داخل ہے۔

باب: ان شاء اللہ کہنے سے متعلق

۱۸۵۹: اِلَّا سِتْنَاءُ

۳۸۶۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ أَنَّ كَثِيرَ بْنَ قُرْقِدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ اسْتَشْنَى.

۳۸۶۳: تَرْجَمَهُ غَدَشْتَهُ حَدِيثُ كَيْفَ هُوَ.

۳۸۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَوِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ اسْتَشْنَى.

۳۸۶۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَمْطَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۱۸۶۰: إِذَا حَلَفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ

إِنْ شَاءَ اللَّهُ هَلْ لَهُ

اسْتِثْنَاءٌ

۳۸۶۵: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الرِّثَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَا طَوْفَنَ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً جَاءَتْ بِبَشَقٍ

۳۸۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم کھا کر جو شخص انشاء اللہ کہہ دے تو اس شخص نے استثناء کر لیا یعنی قسم میں سے نکال لیا اب اس کو اختیار ہے کہ وہ شخص اپنی قسم پوری کرے یا نہ کرے۔

۳۸۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی شے پر قسم کھائے اور اس کے بعد وہ شخص انشاء اللہ کہے تو اس شخص کو اختیار ہے چاہے وہ شخص وہ بات پوری کرے یا نہ کرے۔

باب: اگر کوئی شخص قسم کھائے اور دوسرا شخص اس کے لئے

انشاء اللہ کہے تو دوسرے شخص کا انشاء اللہ کہنا اس کے لئے

کیسا ہے؟

۳۸۶۵: عبدالرحمن بن اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سن کر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک دن حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا تھا میں ایک ہی رات میں اپنی نوکیلی بیویوں کے پاس جاؤں گا (یعنی میں اپنی تمام کی تمام بیویوں سے ایک ہی رات میں ہم بستری کروں گا) ہر ایک بیوی سے ولادت ہوگی ایک سوار (یعنی مجاہد) کی جو کہ راہ خدا میں جہاد کرے گا۔ یہ سن کر ان کے ساتھ والے شخص نے کہا کہ اس بات کے لئے انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ پھر میں اپنی بیویوں کے پاس گیا اور ان سے صحبت کی لیکن کوئی بھی اہلیہ

رَجُلٍ وَآيَمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ اَنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا اَجْمَعِينَ۔

حاملہ نہ ہو سکی۔ علاوہ ایک اہلیہ محترمہ کے اور ایک اہلیہ بھی ایسی حاملہ ہوئی کہ اس کے ناقص بچہ پیدا ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر وہ جملہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو البتہ انکے تمام کے تمام ساجزادے راہ خدا میں جہاد فرماتے۔

ان شاء اللہ نہ کہنے کی وجہ سے :

حضرت سلیمان علیہ السلام کی بھی نوبی از و ارج مطہرات تھیں جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہو رہا ہے بہر حال انہوں نے مذکورہ بالا قسم تو کھائی لیکن انشاء اللہ کی طرف توجہ نہ فرما سکے جس کی وجہ سے مذکورہ بالا کی واقع ہو گئی اور صرف اتنی سی بات کی وجہ سے وہ بہت بڑی نعمت سے محروم ہو گئے ورنہ ہر ایک اہلیہ سے ایک مجاہد پیدا ہوتا۔

باب: نذر کے کفارہ سے متعلق

۱۸۶۱: كَفَّارَةُ النَّذْرِ

۳۸۶۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر کا کفارہ وہ ہی کفارہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۶۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ الْوَزِيرِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۳۸۶۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوتی۔

۳۸۶۷: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ۔

۳۸۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۶۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۳۸۶۹: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

۳۸۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا

ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۷۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَصُورٍ قَالَ أَتَانَا عُمَانُ بْنُ عَمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۷۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ قِيلَ إِنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ۔

۳۸۷۲: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ مُوسَى الْفَرَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۳۸۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ الْيَمَامَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ خَالَفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَصْحَابِ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔

گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۰: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۱: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہا گیا ہے کہ زہری نے ابوسلمہ سے یہ روایت نہیں سنی۔

۳۸۷۲: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں سلیمان ارقم متروک الحدیث ہے اور اس کی اس حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر کے متعدد اصحاب نے مخالفت کی ہے۔

۳۸۷۴: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے غضب میں نذر اور منت نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غضب و غصہ والے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ محمد بن زبیر ضعیف ہے اور اس حدیث میں مختلف فیہ ہے۔

۳۸۷۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غصہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۸: حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غصہ والے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور کہا گیا ہے کہ زبیر نے یہ حدیث عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہیں سنی۔

۳۸۷۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

۳۸۷۴: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ كَفَّارَتُهَا وَكَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۷۵: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذَرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۷۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَشْرِ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذَرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ ضَعِيفٌ لَا يَقُومُ بِمِثْلِهِ حُجَّةٌ وَقَدْ اخْتَلَفَتْ عَلَيْهِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ۔

۳۸۷۷: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَىٰ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذَرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ۔

۳۸۷۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ أَنَسٍ حَدَّثَنَا هَمْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا نَذَرَ فِي غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ وَقِيلَ إِنَّ الزُّبَيْرَ لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ۔

۳۸۷۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذریں دو قسم کی ہوتی ہیں جو نذر اللہ عز وجل کی فرمانبرداری کے لیے ہو بس وہ ہی نذر اللہ عز وجل کے لئے ہے اور اس نذر کے پورا کرنے کا حکم ہے اور جو نذر ایسی ہو کہ جس میں گناہ ہے وہ نذر شیطان کے لئے ہے اور اس کا پورا کرنا کچھ لازم نہیں ہے اور منت کا کفارہ دیا۔

ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ صَحِبْتُ عُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِي طَاعَةِ اللَّهِ فَذَلِكَ لِلَّهِ وَفِيهِ الْوَفَاءُ وَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ فَذَلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيهِ وَيَكْفَرُهُ مَا يَكْفُرُ الْيَمِينُ۔

۳۸۸۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائز نہیں نذر اللہ عز وجل کے کام میں اور کفارہ نذر کا وہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۸۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ نَذْرًا لَا يَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي مَسْجِدِ قَوْمِهِ فَقَالَ عُمَرَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۸۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور نہ (اللہ عز وجل) کے غضب کے کام میں نذر جائز ہے اور کفارہ اس کا وہ ہی ہے جو کفارہ قسم کا ہے۔

۳۸۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

۳۸۸۲: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ منصور بن زاذان نے اس سے مختلف الفاظ بیان کئے ہیں۔

۳۸۸۲: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمٍ وَهُوَ عُبَيْدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّهْسَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي الْمَعْصِيَةِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِينِ خَالَفَهُ مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ فِي لَفْظِهِ۔

۳۸۸۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: انسان کی نذر اس چیز میں صحیح نہیں ہے کہ جس چیز کا وہ

۳۸۸۳: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَنْصُورٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ

مالک نہیں ہے اور اس کام کی نذر بھی صحیح نہیں ہے کہ جس کام میں نافرمانی ہو اللہ بزرگی عزت والے کی۔ واضح رہے کہ منصور کے خلاف حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن سے روایت نقل کی ہے اور حضرت حسن نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت کی ہے۔

۳۸۸۳: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کی نذر اس چیز میں صحیح نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اور نہ ہی اس چیز میں صحیح ہے جس کا وہ مالک نہ ہو۔ ابو عبدالرحمن کہتے ہیں کہ علی بن زید ضعیف ہے۔

بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ يُعْنِي النَّبِيُّ ﷺ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ فَرَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ -

۳۸۸۴: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ تَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ بْنُ جَدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ضَعِيفٌ وَهَذَا الْحَدِيثُ خَطَأً وَالصَّوَابُ عُمَرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عُمَرََانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِنْ وَجْهِ آخَرَ -

۳۸۸۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت کے کام میں آدمی کی نذر صحیح نہیں اور نہ ہی اس چیز میں جس کا وہ مالک نہ ہو۔

۳۸۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو يُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عُمَرََانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ -

باب: اُس شخص پر کیا واجب ہے کہ جس نے نذرمانی ہو ایک کام کے کرنے کی اور پھر وہ شخص اس کام کی انجام

۱۸۶۲: مَا الْوَاجِبُ عَلَى مَنْ أَوْجَبَ

عَلَى نَفْسِهِ

نَذْرًا فَعَجَزَ عَنْهُ

۳۸۸۶: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نبیؐ نے دیکھا کہ وہ دو شخصوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل رہا ہے یہ دیکھ کر آپؐ نے دریافت فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اس شخص نے خانہ کعبہ تک پیدل چلنے کی منت مانی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ اس کی جان کو تکلیف میں ڈالنے سے بے نیاز ہے تم اس شخص سے کہو کہ وہ شخص سوار ہو جائے۔

۳۸۸۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ حَمِيدٍ عَنْ قَابِطٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا نَذَرْنَا أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَنَى عَنْ تَعْدِيبِ هَذَا نَفْسَهُ مَرَّةً فَلْيَرْكَبْ -

۳۸۸۷: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۳۸۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْخٍ يُهَادَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرُ أَنْ يَمْسِيَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَنِي عَنْ تَعْدِيْبٍ هَذَا نَفْسَهُ مَرَّةً فَلْيَرْكَبْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ۔

۳۸۸۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جو کہ اپنے دو لڑکوں کے درمیان چل رہا تھا یعنی اس کو اس کے دونوں لڑکے پکڑ کر چل رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی کیا حالت ہے؟ یعنی یہ شخص اس طریقہ سے کس وجہ سے چل رہا ہے؟ کسی شخص نے عرض کیا: اس نے نذر مانی ہے خانہ کعبہ تک پیدل جانے کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل اس قسم کے عذاب اور تکلیف دہ عذاب اٹھانے کی قدر نہیں فرماتا۔ پھر آپ نے اس کو حکم فرمایا سوار ہونے کا۔

۳۸۸۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذَا فَقِيلَ نَذَرُ أَنْ يَمْسِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَصْنَعُ بِتَعْدِيْبٍ هَذَا نَفْسَهُ شَيْئًا فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ۔

۱۸۶۳: إِلَّا سِتْنَاءُ

باب: ان شاء اللہ کہنے سے متعلق

۳۸۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بات پر قسم کھائے اور پھر وہ شخص ان شاء اللہ کہہ دے تو دراصل اس نے استثناء کیا اور وہ شخص حادث نہ ہوگا۔

۳۸۸۹: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَقَدْ اسْتثنَى۔

۳۸۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام نے قسم کھائی کہ آج کی رات میں اپنی نویویوں کے پاس جاؤں گا جن میں سے ہر ایک سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ راہ خدا کا مجاہد ہوگا تو آپ سے کہا گیا کہ تم انشاء اللہ کہہ لو تو وہ یہ جملہ نہ کہہ سکتے تو وہ عورتوں کے پاس گئے (یعنی اپنی تمام بیویوں سے ہم بستری کی) لیکن کسی سے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا لیکن ایک بیوی نے آدھا بچہ جنا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو حادث نہ ہوتے۔

۳۸۹۰: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ سَلِمَانُ لَا طَوْفَ اللَّيْلَةِ عَلَى نَسْتَعِينِ امْرَأَةً تَلِدُ كُلَّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا يَقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقِيلَ لَهُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً نَصَفَ إِنْسَانٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنُثْ وَكَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهِ۔

(۳۶)

کتاب المزارعة

مزارعت سے متعلق احادیث مبارکہ

۱۸۶۳: باب الشُّرُوطِ فِيهِ

الْمُزَارَعَةُ

وَالْوُكُاتِقُ

باب: شرائط سے متعلق احادیث رسول (ﷺ) اس

باب میں بٹائی اور معاہدہ کی پابندی سے متعلق احادیث

مذکورہ ہیں

۳۸۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت تم مزدوری کرانا چاہو کسی مزدور سے تو تم اس کی مزدوری ادا کر دو۔

۳۸۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ إِذَا اسْتَأْجَرْتَ أَجِيرًا فَأَعْلِمَهُ أَجْرَهُ۔

۳۸۹۲: حضرت حسن سے روایت ہے کہ وہ اس بات کو ناگوار سمجھتے تھے کہ مزدور سے مزدوری مقرر کیے بغیر کام کرائیں۔

۳۸۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ الْحَسَنِ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يَسْتَأْجَرَ الرَّجُلَ حَتَّى يُعْلِمَهُ أَجْرَهُ۔

۳۸۹۳: حضرت حماد بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے مسئلہ دریافت کیا کہ کسی شخص نے اس شرط پر مزدور رکھا کہ وہ اس کے پاس کھانا کھالیا کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا مزدوری مقرر کیے بغیر مزدور نہ رکھنا چاہیے۔

۳۸۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حَمَّادٍ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلِيمَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عَنْ رَجُلٍ يَسْتَأْجِرُ أَجِيرًا عَلَى طَعَامِهِ قَالَ لَا حَتَّى تُعْلِمَهُ۔

۳۸۹۴: حضرت حماد اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اُن دو آدمیوں سے کہ ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم سے مکہ مکرمہ تک کا

۳۸۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ حَمَّادٍ وَقَتَادَةَ فِي

کرایہ اس قدر قیمت مقرر کرتا ہوں بشرطیکہ میں ایک ماہ تک یا اتنے روز تک یا اتنے دن زیادہ رہا۔ غرض یہ کہ کرایہ مقرر کیا اور یہ بھی کہا کہ تم کو میں اس قدر کرایہ زیادہ دوں گا (اگر مقرر کردہ فاصلہ سے زیادہ دور گیا) راوی عمار اور قتادہ کہتے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ یہ بات مکرر سمجھتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں کسی کو کرایہ پر مقرر کرتا ہوں تم سے اس قدر قیمت کے بدلہ اگر میں نے ایک ماہ سے زیادہ زمانہ لگایا چلنے میں اس قدر کرایہ دوں گا۔

۳۸۹۵: حضرت ابن جریج نے حضرت عطاء سے دریافت فرمایا کہ اگر میں ایک غلام کو ملازم رکھوں ایک سال تک کھانے کے عوض اور پھر اگلے سال اس قدر یا اتنا مال اس کے بدلہ میں اجرت دوں تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور میرا شرط رکھنا کافی ہے کہ اتنے دن تک کے لیے میں ملازم رکھوں گا اگر سال میں سے کچھ دن گذر گئے تو اس طریقہ سے کہہ دے کہ جو دن گذر چکے ہیں ان کا حساب نہیں ہے (یعنی وہ دن معاف ہیں)۔

باب: زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر

کرایہ پر دینے سے متعلق

مختلف احادیث

۳۸۹۶: حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی برادری کے لوگوں کے پاس آئے اور ان کو بتایا کہ اے قبیلہ بنو حارثہ کے لوگو! تم پر آفت نازل ہونے والی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: کیسی آفت؟ اس پر حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ نے وہ آفت بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پر دینے کی ممانعت فرمائی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اگر ہم لوگ زمین والوں کے عوض کرایہ پر دے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ پھر کہا کہ ہم لوگ زمین کو باغیروں کے بدلے اجرت پر دیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: نہیں! پھر فرمایا: ہم اس کو کرایہ میں اس پیداوار کے بدلے دیتے تھے جو کہ مینڈھوں پر ہو آپ نے فرمایا کہ

رَحْلٍ قَالَ لِرَحْلٍ اسْتَكْرِي مِنْكَ اِلَى مَكَّةَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنْ سِرْتُ شَهْرًا أَوْ كَذَا وَكَذَا شَيْئًا سَمَاهُ فَلَكَ زِيَادَةُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرِ بِهَ بَأْسًا وَكَرِهًا أَنْ يَقُولَ اسْتَكْرِي مِنْكَ بِكَذَا وَكَذَا فَإِنْ سِرْتُ أَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ نَقَصْتُ مِنْ كِرَاثِكَ كَذَا وَكَذَا۔

۳۸۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَبَّارٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ عَبْدٌ أَوْ أَجْرُهُ سَنَةً بِطَعَامِهِ وَسَنَةً أُخْرَى بِكَذَا وَكَذَا قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ وَيُجْزِيهِ اشْتِرَاؤُكَ حِينَ تُؤَاجِرُهُ أَيَّامًا أَوْ أَجْرُهُ وَ قَدْ مَطَى بَعْضُ السَّنَةِ قَالَ إِنَّكَ لَا تُحَاسِبُنِي لِمَا مَطَى۔

۱۸۶۵: ذَكَرُ الْأَحَادِيثِ الْمُخْتَلِفَةِ فِي النَّهْيِ

عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ وَالاخْتِلَافِ

الْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ

۳۸۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْخُرَيْثِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ رَافِعِ بْنِ أُسَيْدٍ بْنِ ظَهْرٍ عَنْ أَبِيهِ أُسَيْدِ بْنِ ظَهْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ إِلَى قَوْمِهِ إِلَى بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ يَا بَنِي حَارِثَةَ لَقَدْ دَخَلْتُ عَلَيْكُمْ مُصِيبَةً قَالُوا مَا هِيَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا نُكْرِبَهَا بِشَيْءٍ مِنَ الْحَبِّ قَالَ لَا قَالَ وَكُنَّا نُكْرِبُهَا بِالتِّينِ فَقَالَ لَا وَكُنَّا نُكْرِبُهَا بِمَا

عَلَى الرَّبِيعِ السَّاقِي قَالَ لَا أُرْغِفَهَا أَوْ امْنَحَهَا
نہیں اور فرمایا کہ تم کھیتی کرو (یعنی زمین میں خود کھیتی کرو) یا اپنے
مسلمان بھائی پر مہربانی کرو اور اس کو تم بخشش کے طور سے دے دو۔

مزاہنت کیا ہے؟

یعنی مذکورہ حدیث میں جو مزاہنت کی ممانعت سے متعلق فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ابتداء اسلام میں مزاہنت سے منع فرمایا گیا تھا جس وقت کہ رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے وہاں پر انصاری حضرات کے پاس کافی مقدار میں زمین تھی جو کہ وہ حضرات بنائی پر دیا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ یا تو خود ہی کھیتی کیا کرو اور یا دوسرے مسلمان کو زمین بطور تحفہ یا ہدیہ دے دو اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکورہ لفظ کھل کے مختلف معنی بیان فرمائے گئے ہیں یعنی زمین کو اس طرح سے کہہ کر دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی اس میں سے تمہاری یا چوتھائی لیں گے اور مزاہنتہ کے معنی ہیں کسی شخص کی کھیتی یا باغ ہو کوئی شخص اس کا اندازہ کر کے اس کے مالک سے جا کر کہے اس میں اس قدر جو غلہ وغیرہ ہو تم وہ مجھ کو دے دینا۔ میں اس کے عوض تم کو اس مقدار میں غلہ وغیرہ دوں گا اگرچہ وہ دونوں اس پر راضی ہوں لیکن جب بھی اس کو حرام قرار دیا گیا۔

۳۸۹۷: حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو کھل اور مزاہنت سے منع فرمایا ہے۔ کھل پیداوار پر بنائی کرنے کو اور مزاہنت درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو درخت سے اُترتی ہوئی کھجوروں کے عوض خریدنے کو کہتے ہیں۔

۳۸۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ وَهُوَ ابْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا مَقْسَلٌ وَهُوَ ابْنُ مِهْلَهْلٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظَهْرٍ قَالَ جَاءَنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الثَّلَثُ وَالرَّبِيعُ وَعَنِ الْمَزَابَنَةِ وَالْمَزَابَنَةُ شِرَاءُ مَا فِي رُؤُسِ النَّخْلِ بِكَذَا أَوْ كَذَا وَسَقَا مِنْ تَمْرٍ۔

۳۸۹۸: حضرت اسید بن ظہیر سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور وہ فرمانے لگے کہ ہم کو رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا ایسے کام سے جو کہ خود ہمارے ہی نفع کا تھا اور فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے رسول کریم ﷺ کی فرمانبرداری بہتر ہے اور تم کو منع کیا کھل سے اور فرمایا کہ جس کسی شخص کے پاس زمین ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو بخشش کر دے یا چھوڑ دے اور آپ ﷺ نے منع فرمایا مزاہنت سے۔ راوی کہتے ہیں کہ مزاہنت اس کو کہتے ہیں کہ کسی شخص کے پاس دولت ہو اور کھجور کے باغات ہوں مختلف قسم کے اور کوئی آدمی اس کے پاس آئے اور وہ شخص اس باغ کو یہ کہہ کر لے

۳۸۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ظَهْرٍ قَالَ أَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْرٌ لَكُمْ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا أَوْلَيْدَ عَنْهَا وَنَهَى عَنِ الْمَزَابَنَةِ وَالْمَزَابَنَةُ الرَّجُلُ يَكُونُ لَهُ الْمَالُ الْعَظِيمُ مِنَ النَّخْلِ فَيَجِيءُ الرَّجُلُ فَيَأْخُذُهَا بِكَذَا وَكَذَا

وَسَقَاتٍ مِّنْ تَمْرِ۔

لے کہ اس قدر وِثاق کھجوروں کے میں تجھ کو دوں گا۔

۳۸۹۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ طَهْمِيرٍ قَالَ أُنِيَ عَلَيْنَا رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ فَقَالَ وَلَمْ أَفْقِهِمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ أَمْرِ كَانَ يَنْفَعُكُمْ وَطَاعَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِمَّا يَنْفَعُكُمْ نَهَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الْمُزَارَعَةُ بِالثَّلْثِ وَالرُّبْعِ فَكُنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَاسْتَعْنَى عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْلَيْدَعُ وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ الرَّجُلُ يَجِيءُ إِلَى النَّخْلِ الْكَثِيرِ بِالْمَالِ الْعَظِيمِ فَيَقُولُ خُذْهُ بَغْذَا أَوْ كَذَا وَسَقَاتٍ مِّنْ تَمْرِ ذَلِكَ الْعَامِ۔

۳۹۰۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَيْدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ نَهَاكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزِرْ عَنْهَا فَإِنْ عَجَزَ عَنْهَا فَلْيُزِرْ عَنْهَا أَخَاهُ خَالَفَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ۔

مزابنت کیا ہے؟

مذکورہ بالا احادیث میں مزابنت سے متعلق حکم مذکور ہے جب کہ اس کی تشریح سابق میں گذر چکی ہے کہ مزابنت کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص مالک سے کہتا ہے کہ اس درخت پر اس قدر تر کھجور ہیں میں تم کو خشک کھجوریں اتنے من یا اتنے صاع دوں گا اکثر باغ کے مالک اس طرح کے معاملہ پر رضامند ہوتے ہیں تاکہ محنت و مشقت سے بچ جائیں اور ہوا بارش طوفان وغیرہ کی وجہ سے جو نقصان باغ یا کھیتی میں ہو جاتا ہے اس سے بھی بچنے کی وجہ سے بعض مالک باغ اس طرح کا معاملہ کر لیتے ہیں اس میں چونکہ لینے والے کا نقصان ہوتا ہے اور باغ وغیرہ دینے والے کو دوسرے کے نقصان سے کچھ مطلب نہیں ہوتا اس وجہ سے شریعت نے اس کو

۳۸۹۹: حضرت اُسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رافع بن خدیج ہم لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ پھر کہنے لگے کہ نبی نے تمہیں ایک کام سے منع فرمایا اور وہ کام تم لوگوں کے نفع کا تھا لیکن تمہارے حق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری بہتر ہے اس نفع سے اور تم لوگوں کو ہٹل سے منع کیا گیا اور ہٹل کہتے ہیں کہ کھیتی یا باغ کو تہائی یا چوتھائی پر مقرر کر کے کسی دوسرے شخص کو دینا۔ راوی نقل کرتے ہیں اور نبی نے فرمایا: جس شخص کے پاس اس قدر زمین ہو کہ اس کو کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس قسم کی زمین کو مسلمان بھائی کو دے دینا چاہیے یا یہ چھوڑ دینا بہتر ہے بھائی پر دے دینے سے اور راوی نے نقل کیا کہ تم لوگوں کو مزابنت سے منع کیا گیا اور راوی نقل کرتے ہیں کہ مزابنت وہ ہے کہ کسی مال دار شخص کے پاس کافی کھجور کے درخت ہوں اور وہ شخص کہے کسی دوسرے سے کہ تم اس کو لے لو۔

۳۹۰۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے کام سے منع فرمایا جو کہ ہم لوگوں کے نفع کے لئے تھا لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری زیادہ بہتر ہے ہم لوگوں کے لئے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس کھیتی کی زمین ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص خود کھیتی کرے اگر اس سے کھیتی نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی کو دے دے تاکہ وہ اس میں کھیتی کرے۔

جائز قرار نہیں دیا کیونکہ بروہ معاملہ جو کہ فریقین کے درمیان اختلاف کا باعث ہو شریعت اس کو ناجائز قرار دیتی ہے اور احادیث مذکورہ میں متن سے مراد ایک پیانا ہے جو کہ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع 'نو' (۹) رطل کا ہوتا ہے اور رطل آدھیر کا ہوتا ہے واللہ اعلم۔ (قائمی)

۳۹۰۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ طاؤس نے اس سے انکار کیا اور انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۳۹۰۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أُنْبِئْنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ أَخَذْتُ بَيْدَ طَاوُسٍ حَتَّى أَذْخُلْتُهُ عَلَى ابْنِ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَأَبَى طَاوُسٌ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا وَرَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَنْ رَافِعٍ مُرْسَلًا۔

۳۹۰۲: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ وہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایک کام سے جو کہ ہمارے لیے مفید تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہمارے سر آنکھوں پر ہے۔ آپ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم لوگ وہ زمین قبول کریں اس کی تہائی اور چوتھائی پیداوار پر یعنی بٹائی پر۔

۳۹۰۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الرَّاسِ وَالْعَيْنِ نَهَانَا أَنْ نَتَّقَلَ الْأَرْضَ بِبَعْضِ خَرْجِهَا تَابِعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ۔

۳۹۰۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی زمین کے نزدیک سے گزرے۔ وہ ایک انصاری شخص تھا۔ آپ کو معلوم ہو گیا کہ یہ شخص (انصاری ہے) اور محتاج آدمی ہے آپ نے فرمایا: یہ زمین کس کی ہے؟ عرض کیا گیا کہ ایک لڑکے کی زمین ہے کہ جس نے مجھ کو یہ زمین اجرت پر دی ہے یعنی بٹائی پر دی ہے یہ بات سن کر آپ نے فرمایا کہ اگر مسلمان بھائی کسی دوسرے مسلمان بھائی کو اس طریقہ سے دے دیتا تو بہتر تھا۔ یہ بات سن کر رافع رضی اللہ عنہ انصار کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے تم لوگوں کو ایک کام سے کہ وہ کام (بظاہر) تم لوگوں کے فائدے ہی کے لئے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری بہت نفع کی چیز ہے۔

۳۹۰۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَرْضِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ عَرَفَ أَنَّهُ مُحْتَاجٌ فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ الْأَرْضُ قَالَ لِفُلَانٍ أَعْطَانِيهَا بِالْأَجْرِ فَقَالَ لَوْ مَنَحَهَا أَخَاهُ فَأَتَى رَافِعُ الْأَنْصَارَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا عَنْ أَمْرِ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَافِعٌ لَكُمْ۔

۳۹۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

۳۹۰۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیداوار کے عوض زمین کرائے پر دینے سے منع

الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَقْلِ۔

۳۹۰۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحُرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَهَنَّا عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ يَمْنَحْهَا أَوْ يَدْرُهَا۔

۳۹۰۵: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لیے فائدہ مند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین نہ ہو وہ یا خود زراعت کرے یا کسی دوسرے کو دے دے یا اسی طرح پڑا رہنے دے۔

۳۹۰۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَهَنَّا عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَأَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَيْرٌ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ طَاوُسًا لَمْ يَسْمَعْ هَذَا الْحَدِيثَ۔

۳۹۰۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اتبوں نے کہا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لیے فائدہ مند تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل ہمارے حق میں بہتر تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں زراعت کرے یا اس کو پڑا رہنے دے یا کسی دوسرے کو دیدے۔

۳۹۰۷: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ قَالَ كَانَ طَاوُسٌ يَكْرَهُ أَنْ يُزَاجَرَ أَرْضَهُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا يَرَى بِالثَّلَاثِ وَالرُّبْعِ نَاسًا فَقَالَ لَهُ مُجَاهِدٌ أَذْهَبَ إِلَى ابْنِ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ حَدِيثَهُ فَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلَكِنْ حَدَّثَنِي مَنْ هُوَ أَعْلَمُ مِنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا قَالَ لَا أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ أَرْضَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا خَرَجًا مَعْلُومًا وَقَدْ اخْتَلَفَ عَلَى عَطَاءٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهُ وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ۔

۳۹۰۷: حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت طاووس اس چیز کو برا سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی زمین کو سونے چاندی کے عوض کرایہ پر دے (یا رقم کے عوض دے) لیکن تہائی یا چوتھائی غلہ کی بنائی پر دینے میں حرج نہیں سمجھتے تھے حضرت مجاہد نے حضرت طاووس سے کہا کہ تم حضرت رافع بن خدیجؓ کے صاحبزادے کے پاس چلو اور تم ان سے حدیث سنو حضرت طاووس نے فرمایا: خدا کی قسم اگر میں سمجھتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے تو میں اس کام کو انجام نہ دیتا اور میں نے حدیث سنی ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اور وہ بڑے عالم دین تھے انہوں نے نقل فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تم لوگ اس طرح سے مسلمان کو بغیر اجرت اور بغیر کسی معاوضہ کے (زمین) دے دیا کرو بھیجتی کرنے کے لیے اس لیے کہ تم لوگوں کے حق میں یہ چیز اجرت مقرر کرنے سے بہتر ہے۔

زمین کرایہ پر دینا:

ارشاد رسول ﷺ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے جس مسلمان کو وسعت عطا فرمائی ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے یہ زیادہ بہتر ہے حضرت طاؤس اسی وجہ سے اُجرت پر یعنی بھائی پر (زمین) دینے کو جائز اور درست خیال فرماتے تھے وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد سے دلیل پیش کرتے تھے اور جن حضرات کے نزدیک ممانعت ثابت ہے اور وہ حضرات زمین کو اُجرت پر دینے کو جائز بھی رکھتے ہیں وہ حضرات مذکورہ ممانعت کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اسلام کے شروع دور میں حالات کی تنگی کی وجہ سے ممانعت تھی اور حالات بدلنے سے جب تنگی دور ہو گئی تو یہ حکم بھی ختم ہو گیا یعنی اب زمین کرایہ اور اُجرت پر دینا درست ہے۔ واللہ اعلم (قاسمی)

۳۹۰۸: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخُرَيْبِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا فَإِنْ عَجَزَ أَنْ يَزْرِعَهَا فَلْيُمْنَحْهَا أَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يَزْرِعْهَا يَتَاً۔

۳۹۰۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو اُسے اس میں خود زراعت کرنی چاہیے اگر وہ خود نہ کر سکتا ہو تو اپنے مسلمان بھائی کو دیدے لیکن اس سے زراعت نہ کروائے (یعنی اُجرت نہ مانگے لگ پڑے)۔

۳۹۰۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُمْنَحْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِهْهَا تَابِعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ بِالْأَوْزَاعِيِّ۔

۳۹۰۹: اس سند سے بھی سابقہ حدیث کی مانند منقول ہے۔

۳۹۱۰: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِلنَّاسِ فُضُولٌ أَرْضِينَ يَكْرُوْنَهَا بِالْبُصْفِ وَالْثُلُثِ وَالرُّبْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ يَزْرِعْهَا أَوْ يُسْكِبْهَا وَافَقَهُ مَطَرٌ بَنِي طَهْمَانَ۔

۳۹۱۰: حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کے پاس زمین ہو تو وہ اس میں خود ہی کھیتی کرے یا اپنے مسلمان بھائی کو دے دے اور کسی دوسرے کو وہ اُجرت پر نہ دے۔

۳۹۱۱: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ أَبُو عَمِيرٍ ابْنُ النَّحَّاسِ وَعَيْسَى بْنُ بُوْنَسٍ هُوَ الْفَاخُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا صَمْرَةُ عَنْ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيُزْرِعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا وَلَا

۳۹۱۱: حضرت مطر حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے خطبہ پڑھا اور ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس زمین اس کی ضرورت سے زیادہ ہے تو اس شخص کو اس زمین میں خود ہی کھیتی کرنا چاہیے یا دوسرے سے کھیتی کرائے۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ یہ جملہ صرف اسی قدر فرمایا اور اس کے ساتھ والا

يُؤَاجِرُهَا۔

۳۹۱۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَافَقَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ جُرَيْجٍ عَلَى النَّهْيِ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ۔

(يُؤَاجِرُهَا) کے جملہ کا بھی اضافہ فرمایا یعنی کرایہ پر نہ دیا کرے۔

۳۹۱۲: حضرت مطر نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین اجرت پر دینے سے منع فرمایا۔ مذکورہ روایت کے سلسلہ میں عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج نے ممانعت کی حدیث میں اُن کی موافقت فرمائی۔

۳۹۱۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا اور آپ نے فرابہ نہ محالہ کرنے سے بھی منع فرمایا اور ان پھلوں کے فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا جو کہ ابھی کھانے کے لائق نہ بنے لیکن بیع مزابہ کی عرایا کے لئے اجازت ہے۔

۳۹۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَطَاءٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَافَلَةِ وَبَيْعِ الشَّمْرِ حَتَّى يُطْعَمَ إِلَّا الْعَرَايَا تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ۔

۳۹۱۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محالہ کرنے سے اور مزابہ کرنے سے اور مغابہ اور ثنیاء کرنے سے۔

۳۹۱۴: أَخْبَرَنِي زَيْدَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ وَفِي رِوَايَةٍ هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى كَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ عَطَاءً لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزِرْهَا۔

عرایا و ثنیاء کا مفہوم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں عرایا کی اجازت عطا فرمائی گئی ہے اور عرایا کا مفہوم یہ ہے کہ کھجوروں کے درخت کسی نادار غریب و مسکین کو عاریت یعنی مانگے ہوئے دیئے جائیں تاکہ وہ غرباء اس درخت کے پھل اپنے استعمال میں لاسکیں اور مغابہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین تو ایک شخص کی ہو اور اس کا بیج کسی دوسرے شخص کا ہو اور جس وقت کھیتی کتنے کا وقت ہو تو زمین کا مالک اس میں سے کچھ حصہ لے لے۔ لفظ ثنیاء کے معنی ہیں کہ فروخت کی گئی شے میں سے بغیر مقرر کیے ہوئے کچھ نکال لینے کی شرط کرنا جیسا کہ اس طریقہ سے کہے کہ میں تمہارے ہاتھ پر تمام کا تمام غلہ فروخت کرتا ہوں مگر کچھ غلہ اس میں سے نکال لوں گا تو یہ جائز نہیں ہے جس وقت تک کہ غلہ نکال لینے کی مقدار مقرر نہ کرے کیونکہ مقدار مقرر نہ کرنے سے اختلاف ہوگا اور ہر وہ معاملہ جو مفوضی الی النزاع یعنی جھگڑا پیدا کرنے والا ہو وہ ناجائز ہے۔

۳۹۱۵: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ سَأَلَ عَطَاءُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَ جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَزْرَعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِهْهَا أَخَاهُ وَ قَدْ رَوَى النَّهْيُ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ يَزِيدُ بْنُ نَعِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ -

۳۹۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں زراعت کرے یا اپنے بھائی کو زراعت کیلئے دیدے لیکن اس زمین کو کرائے پر نہ دے۔ یزید بن نعیم نے جابر بن عبد اللہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محافلہ سے منع کرنا بھی روایت کیا ہے۔

۳۹۱۶: حضرت یزید بن نعیم حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع محافلہ سے اور اسی کو مزابنہ بھی کہتے ہیں۔

۳۹۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نَعِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَقْلِ وَهِيَ الْمَزَابِنَةُ خَالَفَهُ هِشَامٌ وَرَأَوْهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ -

۳۹۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ، بیع مخاضرہ سے منع فرمایا اور مخاضرہ پھلوں یا غلہ کا ان کے پختہ ہونے سے قبل فروخت کرنا اور مخابرہ کے معنی ہیں انگور کا خشک انگور کے عوض فروخت کرنا۔

۳۹۱۷: أَخْبَرَنَا الْيَقُوتُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَزَابِنَةِ وَالْمَخَاضِرَةِ وَقَالَ الْمَخَاضِرَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَزُوهُ وَالْمَخَابِرَةُ بَيْعُ الْكُرْمِ بَكْدًا وَكَذَا صَاعٍ خَالَفَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ -

۳۹۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۱۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ خَالَفَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ -

۳۹۱۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ
الْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ خَالَفَهُمُ الْأَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ
فَقَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ -

قتل اور مزاحبت کیا ہے؟

ان اصطلاحی الفاظ کا مفہوم سابق حدیث ۳۸۹۶ میں گذر چکا ہے اور کھل کے معنی حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس طریقہ سے بیان فرمائے ہیں کہ کھڑے کھیت کو فروخت کرنا خشک غلہ کے عوض اور مزانہ کے معنی ہیں پھلوں کو درخت پر فروخت کرنا اس شرط پر کہ ہم اس قدر انگور یا کھجوریں خشک اس کے عوض لیں گے تو دراصل دونوں الفاظ کا مفہوم ایک ہی ہوا لیکن لفظ کھل کھیت کی فروخت میں مستعمل ہوتا ہے اور مزانہ پھل فروخت کرنے کے مفہوم کے لیے ہے۔

۳۹۲۰: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ حُمُرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُرَابَّاتَةِ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ۔

۳۹۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُرَّةٍ قَالَ سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَحَدَّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَرَّةً أُخْرَى۔

۳۹۲۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَرْثَةَ قَالَ سَأَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَاخْتِلَافَ عَلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيهِ۔

۳۹۲۲: حضرت عثمان بن مرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم سے دریافت کیا کہ زمین کو اجرت پر دینا کیسا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پر دینے کی ممانعت فرمائی۔

۳۹۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
يَحْيَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطِيمِيِّ وَاسْمُهُ عُمَيْرُ
۳۹۲۳: حضرت یحییٰ سے روایت ہے کہ ابو جعفر خطمی کہ جس کا نام عمیر
بن یزید ہے فرماتے تھے کہ مجھ کو میرے چچا نے بھیجا اور میرے ساتھ

ایک لڑکا بھی بھیجا تا کہ وہ اور میں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مزارعت کا مسئلہ دریافت کر کے آئیں چنانچہ ہم دونوں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کھیتی کرنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے پھر انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرمائی۔ اس کے بعد رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز قبیلہ بنی حارثہ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے ایک کھیت دیکھا اور فرمایا: کیا عمدہ ظہیر کا کھیت ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ کھیت ظہیر کا نہیں ہے لیکن اس کھیت میں ظہیر نے کھیتی کی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا یہ کھیت ظہیر کا نہیں ہے۔ لوگوں نے پھر عرض کیا: ہاں ظہیر کا نہیں ہے لیکن اس نے کھیتی کی ہے۔ آپ نے یہ بات سن کر فرمایا: تم لوگ اپنی کھیتی کو لے لو اور جو کچھ اس کا خرچہ ہوا ہے وہ اس کو دے دو۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے اپنی کھیتی کو لے لیا اور جو کچھ ان کا خرچہ ہوا تھا وہ ہم نے اُن کو واپس کر دیا۔

۳۹۲۳: حضرت طارق نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی نے محافلہ مزانبہ کی ممانعت ارشاد فرمائی اور فرمایا: تین شخص ہی کھیتی کر سکتے ہیں نمبر: اوہ شخص کہ جس کی زمین ہو یعنی زمین کا مالک، نمبر: ۲ وہ شخص جس کو کہ احسان کے طور پر کھیتی کا کہا جائے، نمبر: ۳ وہ شخص کہ جس نے زمین کو سونے یا چاندی کے عوض کرایہ اور اجرت پر لیا ہو۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ (راوی) اسرائیل نے اس روایت کو علیحدہ کیا طارق سے سن کر۔ مرسل کہا پہلے کلام کو اور آخری والے کلام کے بارے میں فرمایا کہ یہ سعید بن مسیب کا ارشاد گرامی ہے اور یہ حدیث نہیں ہے۔

۳۹۲۵: حضرت اسرائیل نے حضرت طارق سے اور طارق نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محافلہ سے منع فرمایا اسی طرح سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا۔

۳۹۲۶: حضرت سفیان ثوری حضرت طارق سے روایت کرتے ہیں کہ

بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَرْسَلَنِي عَمِّي وَعَلَامًا لَهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَزَارَعَةِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا حَتَّى بَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ فَلَقِيَهُ فَقَالَ رَافِعُ اتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي حَارِثَةَ فَرَأَى زَرْعًا فَقَالَ مَا أَحْسَنَ زَرْعٍ طَهِيرٍ فَقَالُوا لَيْسَ لَطَهِيرٍ فَقَالَ لَيْسَ أَرْضُ طَهِيرٍ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّهُ أَزْرَعَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوا إِلَيْهِ نَفَقَتَهُ قَالَ فَآخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا إِلَيْهِ نَفَقَتَهُ وَرَوَاهُ طَارِقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيدٍ وَاخْتَلَفَ عَلَيْهِ فِيهِ۔

۳۹۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ طَارِقِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَافَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ وَقَالَ إِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا أَوْ رَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ أَوْ رَجُلٌ اسْتَكْرَأَ أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِصَّةٍ مِيزَةٍ إِسْرَائِيلُ عَنْ طَارِقِ فَأَرْسَلَ الْكَلَامَ الْأَوَّلَ وَجَعَلَ الْأَخِيرَ مِنْ قَوْلِ سَعِيدٍ۔

۳۹۲۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ طَارِقِ عَنْ سَعِيدِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَافَلَةِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ رَوَاهُ سَفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ طَارِقِ۔

۳۹۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ

مِمُّونٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَا يُصْلِحُ الزَّرْعَ غَيْرُ ثَلَاثِ أَرْضٍ يَمْلِكُ وَفَقْتَهَا أَوْ مَنَحَةً أَوْ أَرْضٍ بِضَاءٍ يَسْتَأْجِرُهَا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَ رَوَى الزُّهْرِيُّ الْكَلَامَ الْأَوَّلَ عَنْ سَعِيدٍ فَأَرْسَلَهُ۔

طارق فرماتے تھے کہ میں نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ تین آدمیوں کے علاوہ کسی کیلئے کھیتی کرنا مناسب نہیں۔ (۱) مالک کو (۲) اس شخص کو جس کو زمین میں کھیتی کرنے کے لئے بطور احسان وہ زمین بغیر کسی قیمت کے دی گئی ہو۔ (۳) اس شخص کو کہ جس نے کوئی میدان کرایہ پر لیا ہو سونے چاندی (یا رقم) کے عوض۔ زہری نے پہلے کلام کو سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حارث کہتے ہیں کہ میں نے قاسم سے سنا اور انہوں نے مالک سے اور مالک نے ابن شہاب سے اور ابن شہاب نے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اور سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی نے بیع حاکمہ سے منع فرمایا اور بیع مزانبہ سے منع فرمایا اور اس کو روایت کیا محمد بن عبد الرحمن بن لہیہ نے سعید بن مسیب سے سعید بن مسیب نے فرمایا سعد بن ابی وقاص سے۔

۳۹۲۷: قَالَ الطَّبْرِيُّ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابَنَةِ وَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ لَبِيَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ۔

۳۹۲۷: حضرت سعید بن مسیب نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزانبہ سے منع فرمایا۔ محمد بن عبد الرحمن بن لہیہ اسے سعید بن مسیب سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۹۲۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ لَبِيَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ الْمَزَارِعِ يُكْرُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَزَارِعَهُمْ بِمَا يَكُونُ عَلَى السَّاقِي مِنَ الزَّرْعِ فَجَاؤُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاحْتَصَمُوا فِي بَعْضِ ذَلِكَ فَنَهَاَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُكْرُوا بِذَلِكَ وَقَالَ أَكْرُوا بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ سُلَيْمَانُ عَنْ رَافِعٍ فَقَالَ عَنْ رَجُلٍ

۳۹۲۸: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کھیتی کرنے والے لوگ اپنے کھیتوں کو عہد نبوی ﷺ میں اجرت پر دیا کرتے تھے۔ اس اناج اور غلہ کے عوض جو کہ نالیوں کے کنارے پر نکلتا پھر وہ حضرات رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے اس زمین کے بعض مقدمات میں جھگڑا لیا تھا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجرت پر دینے سے منع کیا اور فرمایا: تم یہ معاملہ نقد رقم کے عوض (نقد سونے چاندی کے عوض) کیا کرو۔ اس حدیث کو روایت کیا حضرت سلیمان نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے کسی دوسرے شخص سے جو کہ ان کے چچاؤں میں سے

مِنْ عُمُوْمَتِهِ۔

تھے۔

۳۹۲۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں کھیتی فروخت کر دیا کرتے تھے اور ہم لوگ تہائی یا چوتھائی کے عوض کرایہ اور اجرت پر دیا کرتے تھے یا مقررہ کھانے پر اجرت کر دیا کرتے تھے چنانچہ ایک دن میرے چچاؤں میں سے ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ مجھ کو رسول کریم ﷺ نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا کہ جو کام ہم لوگوں کے نفع کا تھا اور ہمارے لیے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری زیادہ نفع بخش ہے اور ہم لوگوں کو آپ نے منع فرمایا کھل کرنے سے اور آپ نے ہم کو تہائی چوتھائی بنائی کرایہ پر دینے سے منع فرمایا اور مقرر کھانے پر بھی دینے سے منع فرمایا اور آپ نے زمین والے کو حکم فرمایا کہ وہ خود کھیتی کرے یا دوسرے سے کھیتی کرائے اور آپ نے بنائی کرنے کو برا سمجھا اور جو اس کے علاوہ صورت ہوں ان سے بھی منع فرمایا ہے۔

۳۹۳۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم زمین کا محالہ کرتے تھے۔ چنانچہ ہم لوگ زمین کو تہائی یا چوتھائی یا مقرر کھانے کے بدلے اجرت پر دیا کرتے تھے۔

۳۹۳۱: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو ربوی رضی اللہ عنہ میں ہم لوگ کھیتی کو اناج اور غلہ کے عوض فروخت کر دیا کرتے تھے تو ایک روز ہمارے چچاؤں میں سے ایک چچا میرے پاس آیا اور وہ کہنے لگا کہ مجھ کو رسول کریم ﷺ نے ایک نفع بخش کام سے منع فرمایا اور خدا اور اس کے رسول ﷺ کی فرماں برداری بہت زیادہ نفع بخش ہے ہم لوگوں کے واسطے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا: وہ کونسی شے ہے تو اس نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو اس

۳۹۲۹: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ أَتَانَا أَيُّوبُ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْأَرْضِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتُكْرِمُهَا بِالْفُلْتِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُوْمَتِي فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةً اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا أَنْ نُحَاقِلَ بِالْأَرْضِ وَتُكْرِمُهَا بِالْفُلْتِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى وَأَمَرَ رَبَّ الْأَرْضِ أَنْ يَزْرَعَهَا أَوْ يَزْرِعَهَا وَتَكْرَهُ كِرَاءَهَا وَمَا سِوَى ذَلِكَ أَيُّوبُ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ يَعْلَى۔

۳۹۳۰: أَخْبَرَنِي زَيْكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُثَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ أَنِّي سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْأَرْضَ نُكْرِمُهَا بِالْفُلْتِ وَالرُّبْعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمَّى رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ۔

۳۹۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَعَمَ أَنَّ بَعْضَ عُمُوْمَتِهِ أَتَاهُ فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِيَةً اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَنْفَعُ لَنَا قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَزْرَعْهَا أَخَاهُ وَلَا

کو چاہیے کہ وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اس کا مسلمان بھائی تہائی چوتھائی پر کھیتی کرے اور کرایہ اور اجرت پر نہ دیا کرے اور آپ نے غلہ لے کر کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۳۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے چچا نے حدیث نقل فرمائی اور کہا کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو کرایہ اور اجرت پر دیا کرتے تھے۔ اس پیداوار کے بدلہ جو کہ نالیوں پر ہو جو کہ زمین والے کی ہوتی تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے ان کے شاگرد نے دریافت کیا نقدی سے کرایہ پر لینا کیسا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے دینار اور درہم سے کرایہ پر دینے میں۔

۳۹۳۳: حضرت حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا کہ کیا زمین کو اجرت پر دینا دینار چاندی یا نقد رقم کے عوض جائز ہے؟ اس پر رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ جائز ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں ہے اور انہوں نے بیان فرمایا کہ عبد بنوی سلی اللہ علیہ وسلم میں تو لوگ زمین کو اس پیداوار کے عوض دیا کرتے تھے جو کہ پانی کے بہنے کی جگہوں پر ہوتی تھی پھر کبھی وہاں پر پیداوار ہوتی اور جگہ نہ ہوتی اور کبھی وہ دوسری جگہ ہوتی اس جگہ نہ ہوتی لیکن لوگوں کا یہی حصہ تھا اس وجہ سے اس کی ممانعت ہوئی اور اگر کرایہ کے عوض کوئی چیز مقرر ہو کہ جس کا کوئی شخص ذمہ دار ہو تو اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۹۳۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے دریافت کیا کہ زمین کو سونے چاندی کے ساتھ کرایہ پر دینے سے متعلق کیا حکم ہے؟ حضرت رافع

یُكَارِيهَا بِنُطْلٍ وَلَا رُبْعٍ وَلَا طَعَامٍ مُسْتَمًّى رَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ رَافِعٍ فَأُخْتَلَفَ عَلَى رِبْعَةٍ فِيهِ رَوَاتِهِ۔

۳۹۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّارِكِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْبُ بْنُ الْمُسْتَمِي قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رِبْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَا يُبْتَ عَلَى الْأَرْعَاءِ وَشَيْءٍ مِنَ الزَّرْعِ يَسْتَشِي صَاحِبُ الْأَرْضِ فَتَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ كَرَأَوْهَا بِالْدِّينَارِ وَالْدِّرْهِمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالْدِّينَارِ وَالْدِّرْهِمِ خَالَفَهُ الْأَوْزَاعِيُّ۔

۳۹۳۳: أَخْبَرَنِي الْمُعِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى هُوَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رِبْعَةَ ابْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالْدِّينَارِ وَالْوَرَقِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُؤَاجِرُونَ عَلَى الْمَادِ يَا نَابِ وَأَقْبَالَ الْجَدِّ أَوَّلِ فَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا وَيَسْلَمُ هَذَا وَيَهْلِكُ هَذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ إِلَّا هَذَا فَلِذَلِكَ رُجِرَ عَنْهُ فَأَمَّا شَيْءٌ مَعْلُومٌ مَضْمُونٌ فَلَا بَأْسَ بِهِ وَافَقَهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَلَى إِسْنَادِهِمْ وَخَالَفَهُ فِي لَفْظِهِ۔

۳۹۳۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رِبْعَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قُلْتُ

بِالدَّهَبِ وَالْوَرَقِ قَالَ لَا إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا بِمَا يَحُجُّ مِنْهَا فَأَمَّا الدَّهَبُ وَالْفِضَّةُ فَلَا بَأْسَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَبِيعَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

۳۹۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حُظَلَّةِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ رَافِعَ ابْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالدَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَالَ حَلَالٌ لَا بَأْسَ بِهِ ذَلِكَ فَرَضَ الْأَرْضَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُظَلَّةِ بْنِ قَيْسٍ وَرَفَعَهُ كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ.

۳۹۳۶: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُظَلَّةِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ أَرْضِنَا وَلَمْ يَكُنْ يُؤْمِنُ بِدَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يُكْرَى أَرْضَهُ بِمَا عَلَى الرَّبِيعِ وَالْأَقْبَالِ وَأَشْيَاءٌ مَعْلُومَةٌ وَسَاقَهُ رَوَاهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَاخْتَلَفَ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيهِ.

۳۹۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَذَكَرَ نَحْوَهُ تَابَعَهُ عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ.

۳۹۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ أَخْبَرَنِي عَقِيلُ ابْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرَى أَرْضَهُ حَتَّى بَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ

بن خدیجؓ نے فرمایا: جو اشیاء زمین سے پیدا ہوتی ہیں ان کو کرایہ کے عوض دینا منع ہے اور سونے چاندی کے ساتھ دینا اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۹۳۵: حضرت حظلہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیجؓ سے سونے چاندی کے بدلہ زمین کو (جو کہ صاف) میدان کی شکل میں ہو اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حلال اور درست ہے چاندی یا سونے کے ساتھ کرایہ پر دینا وہ زمین جو صاف میدان ہو اس کو کرایہ پر دینا درست ہے جو کہ زمین کا حق اور حصہ ہے۔

۳۹۳۶: حضرت رافع بن خدیجؓ نے فرمایا ہم کو رسول کریم ﷺ نے زمین کو کرایہ اور اجرت پر دینے سے منع فرمایا اور اس زمانہ میں لوگوں کے پاس سونا چاندی نہیں تھا اور اس زمانہ میں کوئی شخص اپنی زمین اجرت پر لیا کرتا تھا کہ جس زمین میں کہ کھیتی ہوئی جایا کرتی تھی نہروں اور نالیوں پر جو اناج پیدا ہو اس کے عوض اور اشیاء تھیں۔ پھر حدیث آخر تک بیان و نقل فرمائی۔

۳۹۳۷: یہی حدیث مذکورہ سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۳۹۳۸: حضرت سالم بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ اپنی زمین کرایہ پر دیا کرتے تھے تو ان کو یہ اطلاع ملی کہ رافع بن خدیجؓ زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرماتے ہیں چنانچہ عبد اللہ بن عمرؓ نے ان سے ملاقات فرمائی اور ان سے کہا کہ وہ کوئی حدیث ہے کہ جس کو تم رسول کریم ﷺ سے روایت کرتے ہو زمین کو اجرت پر

دینے کے سلسلہ میں۔ تو رافع بن خدیجؓ نے کہا کہ عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا میں نے اپنے چچاؤں سے سنا اور وہ دونوں غزوہ بدر میں شریک رہ چکے ہیں وہ بیان اور نقل کرتے تھے حدیث اپنے گھر والوں کے سامنے کہ رسول کریم ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ چنانچہ عبد اللہ بن عمرؓ یہ بات سن کر فرمانے لگے کہ میں اچھی طرح سے واقف ہوں کہ دو ربیوی میں زمین کرایہ اور اجرت پر دی جایا کرتی تھی پھر عبد اللہ بن عمرؓ ڈرے اس بات سے اور انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے اس سلسلہ میں جو فرمایا ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں اس وجہ سے زمین کو کرایہ اور اجرت پر دینا چھوڑ دیا۔

۳۹۳۹: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا۔

الْأَرْضِ فَلْيَقْبِهِ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيجٍ مَاذَا تَحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ لِعَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَمِّي وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَلَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَدَتْ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ أَرْسَلَهُ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ۔

۳۹۳۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَّغَنَا أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عَمِّي وَكَانَا يَزْعُمُ شَهِدَا بَدْرًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ رَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَمِّيهِ۔

۳۹۴۰: حضرت زہریؒ سے روایت ہے کہ ان کو رافع بن خدیجؓ سے یہ روایت پہنچی کہ جس کو انہوں نے اپنے چچاؤں سے نقل کیا اور ان ہی کا قول ہے کہ وہ دونوں چچا ان کے بدری تھے۔ ان دونوں نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۴۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ لَيْسَ بِاسْتِكْرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بَأْسٌ وَكَانَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ذَلِكَ وَافَقَهُ عَلَى إِسْأَلِهِ عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْحَارِثِ۔

۳۹۴۱: حضرت عبد الکریم بن حارثؒ سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا حضرت ابن شہابؒ فرماتے تھے کہ کسی نے حضرت رافع بن خدیجؓ سے دریافت کیا کہ اس کے بعد کس طریقہ سے لوگ زمین کی اجرت دیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مقررہ غلہ کے ساتھ اور نہ مقرر کرتے تھے جو کہتے تھے چاہے وہ

۳۹۴۱: قَالَ الطَّرِيقُ ابْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُرَيْمَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَسِيلَ رَافِعٌ بَعْدَ ذَلِكَ كَيْفَ كَانُوا يُكْرَوْنَ الْأَرْضَ قَالَ بِشَىءٍ

نہروں پر ہویا اس میں نالیاں جواتی ہیں اس میں سے اپنا حصہ لیں گے۔

مِنَ الطَّعَامِ مُسْتَمْسِيٍّ وَتُشْتَرِطُ أَنَّ لَنَا مَا تَنَبَّتْ مَادْيَانَاتُ الْأَرْضِ وَأَقْبَالُ الْجَدَاوِلِ رَوَاهُ نَافِعٌ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَاخْتَلَفَ عَلَيْهِ فِيهِ۔

۳۹۴۲: حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اپنے بچپاؤں کی روایت بیان کی وہ حضرات (یعنی ان کے چچا) نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور پھر آپ کے پاس سے واپس گھر آئے تھے اور انہوں نے نقل کیا کہ نبیؐ نے منع فرمایا ہے کرایہ پر دینے سے کھیتوں کو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم لوگ خوب واقف ہیں کہ کرایہ اور اجرت پر دیا کرتے تھے کھیتی کو یعنی کھیتی والے دو ربوبی میں کھیت کو کرایہ پر دیا کرتے تھے اس شرط پر کہ کھیت والے کا حصہ اس کھیتی میں ہوگا جو کہ نہروں کے کنارے پر واقع ہے اور اس نہر سے اس زمین کو پانی پہنچتا ہے اور تھوڑی گھاس کے عوض کرایہ دیا کرتے تھے نہ معلوم اس کی مقدار کس قدر گھاس لیتے تھے (یعنی گھاس کی مقدار کا علم نہیں)۔

۳۹۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْبَعٍ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ عُمُومَتَهُ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعُوا فَأَخْبَرُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا أَنَّهُ كَانَ صَاحِبَ مَزْرَعَةٍ يُكْرِيهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنَّ لَهُ مَا عَلَى الرَّبِيعِ السَّاقِي الَّذِي يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْمَاءُ وَطَائِفَةٌ مِنَ التَّيْنِ لَا أَذْرَى كَمْ هِيَ رَوَاهُ ابْنُ عُزَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ فَقَالَ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ۔

۳۹۴۳: حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ نافع رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما زمین کا کرایہ وصول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی کچھ بات سنی۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میرا ہاتھ پکڑا اور وہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس چلے میں بھی ساتھ تھا چنانچہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا کے نام سے حدیث یف بیان کی کہ نبیؐ نے زمین کا کرایہ اور اس کی اجرت لینے کی ممانعت بیان فرمائی تھی چنانچہ اس دن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کرایہ لینا چھوڑ دیا۔

۳۹۴۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَبَانَا ابْنُ عُزَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَأْخُذُ بِكَرَاءِ الْأَرْضِ فَلَمَّغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ شَيْءٌ فَأَخَذَ بِيَدِي فَمَشَى إِلَى رَافِعٍ وَأَنَا مَعَهُ فَحَدَّثَنِي رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ بَعْدُ۔

۳۹۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ زمین کا کرایہ وصول کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا کی نسبت سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا کرایہ لینے سے ممانعت کی تھی۔

۳۹۴۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُزَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُ بِكَرَاءِ الْأَرْضِ حَتَّى حَدَّثَهُ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُومَتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

چنانچہ اس دن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کرایہ لینا چھوڑ دیا۔

۳۹۴۵: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ زمین کا کرایہ وصول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں اطلاع ملی کہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ بن خدیج رضی اللہ عنہ اس کرایہ وصول کرنے کے سلسلہ میں ممانعت کی حدیث نقل فرماتے ہیں پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کے یہاں پر تشریف لائے اور میں اس وقت ان کے ساتھ تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے دریافت فرمایا انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے زمین کو اجرت پر دینے سے پھر اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کرایہ وصول کرنا چھوڑ دیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو شخص مسئلہ دریافت کرتا تو وہ فرماتے تھے کہ نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کا کرایہ لینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۶: حضرت نافع رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کھیت کی زمین کو کرایہ اور اجرت پر دیا کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام سے منع فرمایا حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کی جانب چلے مقام بلاط میں اور میں ان کے ہمراہ تھا تو حضرت نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۷: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو اطلاع دی کہ نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ایک روایت بیان فرماتے ہیں زمین کے کرایہ پر دینے سے متعلق۔ نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کے لیے روانہ ہوئے نافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع سنائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا زمین کو اجرت پر دینے سے چنانچہ اس روز سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زمین کو اجرت پر دینا چھوڑ دیا۔

نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَتَرَكَهَا بَعْدَ رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عُمُو مَيْتًا۔

۳۹۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْنِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرْبِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرِئُ مَزَارِعَهُ حَتَّى بَلَغَهُ فِي آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ يُخْبِرُ فِيهَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَاهُ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ فَكَانَ إِذَا سَبِلَ عَنْهَا قَالَ رَعِمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهَا وَافَقَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَبِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَجُوَيْرِيَةُ ابْنُ أَسْمَاءَ۔

۳۹۴۶: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّبِيثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَبِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِئُ الْمَزَارِعَ فَحَدَّثَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ بَاثِرٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ذَلِكَ قَالَ نَافِعٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِ عَلَى الْبَلَاطِ وَأَنَا مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ نَعَمْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ كِرَاءَهَا۔

۳۹۴۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ بَاثِرٌ فِي كِرَاءِ الْأَرْضِ حَدِيثًا فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ أَنَا وَالرَّجُلُ الَّذِي أَخْبَرَهُ حَتَّى أَتَى رَافِعًا فَأَخْبَرَهُ رَافِعٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ كِرَاءَ الْأَرْضِ۔

۳۹۴۸: حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرایے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَافِعَ ابْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ۔

۳۹۴۹: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكْرِئُ أَرْضَهُ بَعْضَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا أَنَّ رَافِعَ ابْنَ خَدِيجٍ يَزُجُّ عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَالَ كُنَّا نَكْرِئُ الْأَرْضَ قَبْلَ أَنْ نَعْرِفَ رَافِعًا ثُمَّ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى مَنْكِبِي حَتَّى دُفِعْنَا إِلَى رَافِعٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُكْرُوا الْأَرْضَ بِشَيْءٍ۔

۳۹۵۰: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَنَافِعٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ كِرَاءِ الْأَرْضِ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ وَاخْتَلَفَ عَلَى عُمَرَوِ بْنِ دِينَارٍ۔

۳۹۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نَخَابِرُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ۔

۳۹۴۹: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کو اس غلہ کے عوض اجرت پر دیا کرتے تھے کہ جو غلہ اس زمین سے پیدا ہو پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع ملی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے اور وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے کہ ہم لوگ زمین کو کرایہ پر چلاتے تھے جبکہ ہم لوگ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانتے تھے پھر جب کچھ خیال آیا تو انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کاندھے پر رکھ دیا چنانچہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ تک ان کو پہنچایا۔ رافع سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ کیا تم نے نبی سے یہ بات سنی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے زمین کو اجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے؟ تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: تم لوگ زمین کو کسی شے کے بدلہ اجرت پر نہ دیا کرو۔

۳۹۵۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۵۱: حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ مخابرہ کرتے تھے اور ہم اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں محسوس کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے ہم کو مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔

مخبرہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں خبرہ زمین کو چوتھائی یا تہائی وغیرہ حصہ پر اجرت پر دیا جائے اور مخبرت میں کھیتی کا بیج کام کرنے والے یعنی بل چلانے والے کی طرف سے ہوتا ہے اور مزارعت میں بیج مالک کی جانب سے ہوتا ہے۔

۳۹۵۲: حضرت حجاج سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں گواہ ہوں لیکن میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ جس وقت ان سے کوئی شخص خبرہ سے متعلق مسئلہ دریافت کرتا تھا تو وہ فرماتے تھے کہ میری رائے میں تو خبرہ کرنے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے لیکن ہم کو شروع سال میں یہ اطلاع ملی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ وہ خبرہ کرنے سے منع فرماتے تھے یعنی زمین کو اجرت اور بٹائی پر دینے سے منع فرماتے تھے۔

۳۹۵۳: حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم خبرہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ شروع سال میں ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ نبی ﷺ نے خبرہ سے منع کیا ہے۔

۳۹۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بیان مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبرہ، حاکلہ اور مزابلہ سے منع فرمایا۔

۳۹۵۶: حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے پھلوں کو اس

۳۹۵۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عُمَرَو بْنَ دِينَارٍ يَقُولُ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْخَبْرِ فَيَقُولُ مَا كُنَّا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا حَتَّى أَخْبَرَنَا عَامُ الْأَوَّلِ ابْنُ خَبِيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَبْرِ وَافَقَهُمَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

۳۹۵۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا لَا نَرَى بِالْخَبْرِ بَأْسًا حَتَّى كَانَ عَامُ الْأَوَّلِ فَرَزَعَهُ رَافِعٌ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْهُ۔

۳۹۵۴: خَالَفَهُ عَامِرٌ فَقَالَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَةُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ تَابِعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ۔

۳۹۵۵: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمَحَاكِلَةِ وَالْمُزَابَلَةِ جَمَعَ سَفِيَّانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيثَيْنِ فَقَالَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَجَابِرٍ۔

۳۹۵۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُسَوِّرِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفِيَّانُ بْنُ

وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا کہ جس وقت تک کہ وہ اپنے مقصد کو نہ پہنچ جائیں (یعنی جب تک وہ پک نہ جائیں) اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں اور آپ نے (زمین کو) اجرت پر دینے سے منع فرمایا اور کرایہ پر زمین کو دینے سے منع فرمایا یعنی زمین کو تھائی یا چوتھائی پر دینے سے منع فرمایا۔

عَبِيَّةٌ عَنْ عُمَرَو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتَّى صَلَاحُهُ وَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ بَيْنَ الْأَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبْعِ رَوَاهُ أَبُو النَّجَّاشِيِّ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ وَ اخْتَلَفَ عَلَيْهِ فِيهِ۔

۳۹۵۷: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّبْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَّاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَافِعٍ أَتَوَاجِرُونَ مَحَاقِلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَوَاجِرُهَا عَلَى الرَّبْعِ وَعَلَى الْأَوْسَاقِ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَفْعَلُوا اِزْرَعُوهَا أَوْ اَعْبَرُوهَا أَوْ امْسِكُوهَا خَالَفَهُ الْأَوْرَاعِيُّ فَقَالَ عَنْ رَافِعٍ عَنْ ظَهْرِ بْنِ رَافِعٍ۔

۳۹۵۷: حضرت ابو نجاہی سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رافع رضی اللہ عنہ تم لوگ کھیتوں کو اجرت پر دیا کرتے ہو؟ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کھیتوں کو چوتھائی پر دیتے ہیں یا کسی سے دس (وزن کا نام ہے) جو لے لیا کرتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسا کام نہ کرو بلکہ خود ہی کھیتی کیا کرو یا کسی کو زمین مانگے ہوئے پر یعنی عاریت پر دے دیا کرو اگر تم ایسا نہ کرو تو اپنی زمین کو بغیر کھیتی کے اسی طرح رکھ لو (لیکن مستقلاً) ایسا نہ ہو کہ تم اپنی زمین کو اسی طرح بغیر کھیتی کرے (بیکار) ڈال دو۔

۳۹۵۸: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى نَحْنُ حَمَزَةُ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْرَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَّاشِيِّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ آتَانَا ظَهْرُ بْنُ رَافِعٍ فَقَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرِ كَانَ لَنَا رَافِعًا قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ حَقٌّ سَأَلَنِي كَيْفَ تَصْنَعُونَ فِي مَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ نَوَاجِرُهَا عَلَى الرَّبْعِ وَالْأَوْسَاقِ مِنَ التَّمْرِ أَوْ الشَّعِيرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا اِزْرَعُوهَا أَوْ اِزْرَعُوهَا أَوْ امْسِكُوهَا رَوَاهُ بَكِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ رَافِعٍ فَجَعَلَ الرَّوَايَةَ لِأَبِي رَافِعٍ۔

۳۹۵۸: روز ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ بیان فرمانے لگے کہ ہم لوگوں کو نبی نے ایک نفع بخش کام سے منع فرمایا ہے اس پر ہم نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ یعنی کس چیز سے نبی نے منع فرمایا ہے؟ وہ جواب میں کہنے لگے نبی نے حکم فرمایا اور آپ کا فرمان مبارک برحق ہے بہر حال مجھ سے یہ دریافت کیا کہ تم لوگ اپنے کھیتوں کے معاملہ میں کس طریقہ سے کیا کرتے ہو؟ ظہیر بن رافع فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: چوتھائی حصہ پر دے دیتے ہیں اور کبھی چند وسق کھجوروں اور جو پر بھی اجرت مقرر کر کے معاملہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس طریقہ سے نہ کیا کرو کہ دوسرے کو دے دو یا خالی رکھ چھوڑو۔

۳۹۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ لَيْثٍ قَالَ

۳۹۵۹: حضرت اسید بن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے بھائی نے اپنی برادری سے کہا کہ رسول کریم صلی

اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز سے منع فرمایا کہ وہ چیز تم لوگوں کے نفع کی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور فرماں برداری بہتر ہے تمام فائدوں سے اور جس چیز سے منع فرمایا وہ کھل ہے۔

۳۹۶۰: حضرت عبدالرحمن بن ہرمز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اسید بن رافع بن خدیج الانصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نقل فرماتے تھے کہ ان لوگوں کو محافلہ سے ممانعت ہوئی اور محافلہ اس کو کہتے ہیں زمین کو کھیتی کرنے کے لیے کھیتی پردیں اور اس کی پیداوار میں سے ایک حصہ زمین کے عوض مقرر کر لیں۔

۳۹۶۱: حضرت عیسیٰ بن سہل بن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں یتیم تھا اور میں اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پاتا تھا جس وقت میں جوان ہوا اور ان کے ساتھ حج کیا تو میرا بھائی عمران بن سہل بن رافع آیا اور کہنے لگا کہ اے باپ (یعنی دادا سے کہا) کہ ہم نے فلاں زمین دو سو درہم کے عوض اجرت پردی ہے انہوں نے کہا بیٹا تم اس معاملہ کو چھوڑ دو۔ اللہ عز وجل تم کو دوسرے راستے سے رزق عطا فرمائے گا۔ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اجرت پردینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۶۲: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عز وجل حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرمائے میں ان سے زیادہ اس حدیث شریف سے بخوبی واقف ہوں اصل واقعہ یہ ہے کہ دو اشخاص نے آپ س میں ایک دوسرے سے لڑائی کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگوں کی یہی حالت ہے تو تم لوگ کھیتوں کو کرایہ اور اجرت پر نہ دیا کرو۔

حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ أَخَا رَافِعٍ قَالَ لِقَوْمِهِ قَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ كَانَ لَكُمْ رَافِقًا وَامْرَأَةً طَاعَةً وَخَيْرٌ نَهَى عَنِ الْحَقْلِ۔

۳۹۶۰: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اللَّيْثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ حَفْصِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَيْدَ بْنَ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ الْأَنْصَارِيَّ يَذْكُرُ أَنَّهُمْ مَنَعُوا الْمُحَافِلَةَ وَهِيَ أَرْضٌ تَزْرَعُ عَلَى بَعْضِ مَا فِيهَا رَوَاهُ عَيْسَى بْنُ سَهْلٍ بِنِ رَافِعٍ۔

۳۹۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَبَانُ جَبَانُ قَالَ أَبَانُ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَيْسَى بْنُ سَهْلٍ بِنِ رَافِعٍ بِنِ خَدِيجٍ قَالَ إِنِّي لَكَيْتُمُ فِي حَجَرٍ جَدِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ وَتَلَعْتُ رَجُلًا وَحَاجَجْتُ مَعَهُ فَجَاءَ أَخِي عُمَرَانُ بْنُ سَهْلٍ بِنِ رَافِعٍ بِنِ خَدِيجٍ فَقَالَ يَا أَبَتَاهُ إِنَّهُ قَدْ أَكْرَمَنَا أَرْضًا فَلَانَةً بِمَاتَنِي دِرْهَمٍ فَقَالَ يَا بَنِي دَعْ ذَلِكَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ سَيَجْعَلُ لَكُمْ رِزْقًا غَيْرَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ۔

۳۹۶۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اسْلَحَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالْحَدِيثِ مِنْهُ إِنَّمَا كَانَا رَجُلَيْنِ افْتَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ هَذَا شَأْنُكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ فَسَمِعَ قَوْلَهُ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے صرف اس قدر سن لیا کہ کرایہ اور اجرت پر کھیتوں کو نہ دیا کرو اور انہوں نے اس بات کا خیال نہیں کیا کہ اصل ممانعت کی کیا وجہ تھی؟ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بٹائی کو درست خیال فرماتے تھے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا مزارعت کا معاملہ یہ ہے لکھنا اس شرط پر کہ بیج اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے اور کھیت جوتنے اور بونے والے کا زمین کی پیداوار میں سے چوتھائی حصہ ہے۔

۱۸۶۶: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كِتَابَةُ مُزَارَعَةٍ عَلَى أَنَّ الْبَذْرَ وَالنَّفَقَةَ عَلَى صَاحِبِ الْأَرْضِ وَلِكُلِّ مُزَارِعٍ رُبْعٌ مَّا يُخْرِجُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهَا

باب: امام نسائی رحمہ اللہ نے کہا مزارعت کا معاملہ لکھنا اس شرط پر کہ تخم اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے جو تنے اور بونے والے کا پیداوار سے چوتھائی حصہ

ترجمہ حدیث سے متعلق باقی مفصل عبارت جو امام نسائی رحمہ اللہ نے علیحدہ باب باندھ کر تحریر فرمائی

هَذَا كِتَابُ كِتَابَةِ فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ ابْنِ فُلَانٍ فِي صَحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرِ لِفُلَانٍ ابْنِ فُلَانٍ إِنَّكَ دَفَعْتَ إِلَيَّ جَمِيعَ أَرْضِكَ الَّتِي بِمَوْضِعٍ كَذَا فِي مَدِينَةٍ كَذَا مُزَارَعَةً وَهِيَ الْأَرْضُ الَّتِي نَعْرِفُ بِكَذَا وَتَجْمَعُهَا حَدُودُ أَرْبَعَةٍ بِحَبْطِ بِهَا كُلِّهَا وَاحِدٌ نِلْكَ الْحُدُودِ بِأَسْرِهِ لَرَبِّ كَذَا وَالثَّانِي وَالثَّلَاثُ وَالرَّابِعُ دَفَعْتَ إِلَيَّ جَمِيعَ أَرْضِكَ هَذِهِ الْمُحْدُودَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِحُدُودِهَا الْمُحِيطَةِ بِهَا وَجَمِيعِ حُقُوفِهَا وَشَرْبِهَا وَأَنْهَارِهَا وَسَوَاقِفِهَا أَرْضًا بَيْضَاءَ فَارَعَةً لَا شَيْءَ فِيهَا مِنْ عَرَسٍ وَلَا زَرْعٍ سَنَةً تَامَةً أَوَّلَهَا مُسْتَهْلٌ شَهْرٌ كَذَا مِنْ سَنَةٍ كَذَا وَآخِرُهَا أَنْسِلَاخُ شَهْرٍ كَذَا مِنْ سَنَةٍ كَذَا عَلَى أَنْ أَزْرَعَ جَمِيعَ هَذِهِ الْأَرْضِ الْمُحْدُودَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ الْمُوصُوفِ مَوْضِعُهَا فِيهِ هَذِهِ السَّنَةِ الْمُؤَقَّتَةِ فِيهَا مِنْ أَوَّلِهَا إِلَى آخِرِهَا كُلِّ مَا أَرَدْتُ وَبَدَأْتُ إِلَى أَنْ أَزْرَعَ فِيهَا مِنْ حَنْظَلَةٍ وَشَعِيرٍ وَسَمَاسِمٍ وَأُرْدٍ وَأَقْطَانٍ وَرِطَابٍ وَبَاقِلًا وَحَمَصٍ وَلُوبِيَا وَعَدَسٍ وَمَقَانِي وَمَبَا طَبْخٍ وَجَزَرٍ وَشَلْجَمٍ

یہ کتاب ہے کہ جس کو فلاں شخص نے لکھا ہے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اور فلاں کا پوتا ہے اپنی تندرستی کی حالت میں اور اس حالت میں جس وقت اس تمام کاروبار چلنے کے لائق ہیں (یعنی دیوانہ، مجنون اور مریض نہیں ہے) اس کتاب میں یہ مضمون ہے کہ تم نے یعنی زمین کے مالک نے یہاں اس کا نام اور اس کے باپ دادا کا نام لکھنا چاہیے اپنی تمام زمین جو کہ فلاں گاؤں میں ہے کھیتی کرنے کے لئے مجھ کو دی اس زمین کا نام و نشان یہ ہے اور اس کی چاروں حدود یہ ہیں (یعنی زمین کا حدود اور بعد اس طرح ہے) اس کی ایک حد فلاں جگہ سے ملی ہوئی ہے اور دوسری اور تیسری حد اور چوتھی حد اس طریقہ سے ہے (یعنی چاروں حدود کی مکمل تفصیل درج ہونا چاہیے) تم نے تمام زمین کو جس کی حدود اس کتاب میں درج ہیں جو کہ اس زمین کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اس کے تمام حقوق کے ساتھ یعنی پانی کا حصہ اور نہریں اور نالیاں مجھ کو دے دی اور وہ زمین ایک صاف و شفاف میدان ہے نہ تو اس میں درخت موجود ہیں نہ کھیت کہ جس نے مکمل ایک سال کے لئے اس کا معاملہ کیا کہ جس کا آغاز فلاں ماہ کے چاند دیکھتے ہی اور فلاں سنہ سے ہوگا اور اس کا کام فلاں ماہ کے فلاں سنہ کے مکمل ہونے پر ہوگا اس شرط کے ساتھ کہ میں مذکورہ بالا زمین میں کہ جس کے حدود اور مقام اوپر مذکور ہوئے اس تمام سال میں جس وقت چاہوں گا۔ کھیتی کر لوں

گیسبوں جو دھان کپاس کھجوریں بنزیں یا چنلویا یا مسور کھیرے لکڑی خر بوزہ کا جریا شغرم مولی یا پیاز لہسن یا ساگ ایل پھل وغیرہ جو غلہ ہو جائے یا گرمی میں گر تمہارے بیج سے ترکاری کا وہ یا غلہ کا تمام بیج وغیرہ تمہارے اوپر ہے میرا کام تو صرف محنت ہے اپنے ہاتھ سے یا جس سے میں چاہوں اپنے دوستوں یا اپنے مزدوروں سے کھیتی کرنے کے لئے جو تیل اور تیل ہو گا وہ میری جانب سے ہے میں زمین میں کھیتی کروں گا اور میں اس کو کھیتی سے آباد کروں گا جس طریقہ سے زمین میں پیداوار ہو اور میں زمین کو ٹھیک ٹھاک کروں گا اور میں زمین کو درست کروں گا اور جو کھیتی ایسی ہو جس کو پانی سے سیراب کرنے کی ضرورت ہو تو میں اس کو پانی سے سیراب کروں گا اور جو زمین کھاد کی ضرورت مند ہے میں اس کو کھاد دوں گا اور جو نہریں اور نالیاں ضروری ہیں میں ان کو کھود ڈالوں گا اور جو پھل پکنے کے لائق ہے میں اس کو منتخب کروں گا اور جو پھل کاٹ ڈالنے کے لائق ہے میں اس کو کاٹ ڈالوں گا اور اس کو نرا کر صاف کر دوں گا لیکن ان تمام باتوں پر جو کچھ خرچہ ہو گا وہ تمہارا ہے لیکن کام اور محنت میری جانب سے ہے اس شرط پر کہ جو کہ اللہ عزوجل ان تمام کاموں کے بعد اس زمانے میں کہ جس کو اوپر تذکرہ ہوا شروع سے لے کر آخر تک ولادے اس میں سے تین چوتھائی زمین اور پانی اور بیج اور خرچ کے عوض تمہاری ہے اور ایک چوتھائی میری ہے۔ میری کھیتی اور کام اور محنت کے عوض جو میں اپنے ہاتھ سے انجام دوں گا اور میرے لوگ (یعنی میرے متعلقین انجام دیں گے) یہ تمام زمین کہ جس کی حد وہ اس کتاب میں موجود نہیں مع تمام حقوق اور منافع کے تم نے مجھ کو دے دی اور میں نے ان تمام پر فلاں دن فلاں ماہ سے قبضہ کر لیا اب یہ تمام زمین مع نفع اور حقوق میرے قبضہ میں آگئی ہے لیکن وہ زمین میری ملکیت نہیں ہے اس میں سے کوئی شے اور نہ مجھے اس زمین سے کسی کا دعویٰ یا مطالبہ ہے لیکن صرف کھیتی کرنے کا کہ جس کا بیان اس کتاب میں ہے ایک ہی مقرر سال تک کہ جس کا اوپر تذکرہ ہوا اور پھر اس زمانہ کے گزرنے کے بعد

وَفَجَلٍ وَبَصَلٍ وَثَوْمٍ وَبُقُولٍ وَرَيَاحِينَ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ جَمِيعِ الْغُلَابِ شَتَاءً وَصَيْفًا بِبُورِكَ وَبَذْرِكَ وَجَمِيعُهُ عَلَيْكَ دُونِي عَلَى أَنْ أَتَوَلَّى ذَلِكَ بِيَدِي وَبِمَنْ أَرَدْتُ مِنْ أَعْوَانِي وَأَجْرَانِي وَبَقَرِي وَادَوَانِي وَالنَّيِّ وَرَاعَةِ ذَلِكَ وَعِمَارَتِهِ وَالْعَمَلِ بِمَا فِيهِ نَمَافَةٌ وَمُصْلَحَتُهُ وَكِرَابِ أَرْضِهِ وَتَنْقِيَةِ حَشِيشَتِهَا وَسَقْيِ مَا يُحْتَاجُ إِلَى سَقْيِهِ مِمَّا زَرَعَ وَتَسْمِيدِ مَا يُحْتَاجُ إِلَى تَسْمِيدِهِ وَحَفْرِ سَوَاقِيهِ وَأَنْهَارِهِ وَاجْتِنَاءِ مَا يُجْتَنَى مِنْهُ وَالْقِيَامِ بِحَصَادِ مَا يُحْصَدُ مِنْهُ وَجَمْعِهِ وَدِيَارَةِ مَا يُدَاسُ مِنْهُ وَتَذْرِيبِهِ بِنَفَقَاتِكَ عَلَى ذَلِكَ كُلِّهِ دُونِي وَأَعْمَلُ فِيهِ بِيَدِي وَأَعْوَانِي دُونَكَ عَلَى أَنْ لَكَ مِنْ جَمِيعِ مَا يُخْرِجُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ كُلِّهِ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ الْمُوصُوفَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ أَرْزَلِهَا إِلَى آخِرِهَا فَلَكَ ثَلَاثَةُ أَرْبَاعِهِ بِحِطِّ أَرْضِكَ وَشِرْبِكَ وَبَذْرِكَ وَنَفَقَاتِكَ وَلِي الرُّبْعُ الْبَاقِي مِنْ جَمِيعِ ذَلِكَ بِزَرَاعَتِي وَعَمَلِي وَقِيَامِي عَلَى ذَلِكَ بِيَدِي وَأَعْوَانِي وَدَفَعْتُ إِلَى جَمِيعِ أَرْضِكَ هَذِهِ الْمُحْدُودَةَ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِجَمِيعِ حُقُوقِهَا وَمَرَافِقِهَا وَقَبْضْتُ ذَلِكَ كُلَّهُ مِنْكَ يَوْمَ كَذَا مِنْ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا فَصَارَ جَمِيعُ ذَلِكَ فِي يَدِي لَكَ لَا مِلْكَ لِي فِي شَيْءٍ مِنْهُ وَلَا دَعْوَى وَلَا طَلْبَةَ إِلَّا هَذِهِ الْمَزَارَعَةُ الْمُوصُوفَةُ فِي هَذِهِ الْكِتَابِ فِي هَذِهِ السَّنَةِ الْمُسَمَّاةِ فِيهِ فَإِذَا انْقَضَتْ فَذَلِكَ كُلُّهُ مَرْدُودٌ إِلَيْكَ وَإِلَى يَدِكَ وَلَكَ أَنْ تُخْرِجَنِي بَعْدَ انْقِصَانِهَا مِنْهَا وَتُخْرِجَهَا مِنْ يَدِي وَيَدُ كُلِّ مَنْ صَارَتْ لَهُ

تمہاری زمین تمام کی تمام تم کو ملے گی اور تمہارے قبضہ میں جائے گی اور تم کو اختیار ہے کہ زمانہ گذرتے کے بعد مجھ کو اس زمین سے بے دخل کر دو یا اس شخص کو جو کہ میری وجہ سے غل بخل رکھتا ہے اور کیا اس مضمون کا کہ فلاں اور فلاں نے (اس جگہ دونوں فریق کے دستخط نشان اٹکھو یا مہر وغیرہ ہونا چاہیے) اور اس کی وہ نقول تحریر ہوں گی۔ ایک نقل زمین کے مالک کے پاس رہے گی اور دوسری نقل زمین لینے والے کے پاس رہے گی۔

فِيهَا يَذَّابَسِي أَقَرَّ فَلَانٍ وَفَلَانٍ وَكُتِبَ هَذَا الْكِتَابُ نُسَخَتَيْنِ۔

باب: ان مختلف عبارات کا تذکرہ جو کہ کھیتی کے سلسلہ میں

۱۸۶۷: ذِكْرُ اخْتِلَافِ الْأَلْفَاظِ الْمَأْثُورَةِ فِي

منقول ہیں

الْمُزَارَعَةِ

۳۹۶۳: حضرت ابن عون سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن سیرین پیچیدہ فرماتے تھے کہ زمین کی حالت ایسی ہے کہ جس طریقہ سے مضارب کا مال تو جو بات مضارب کے مال میں درست ہے تو وہ زمین کے سلسلہ میں بھی جائز ہے اور مضارب کے سلسلہ میں جو بات درست نہیں تو وہ بات زمین میں بھی درست نہیں ہے اور وہ فرماتے تھے کہ میری رائے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی تمام زمین کاشت کار کے حوالہ کرے اس شرط کے ساتھ کہ وہ خود اور اس کے اہل و عیال اور متعلقین محنت کریں گے لیکن خرچہ اس کے ذمہ لازم نہیں وہ تمام کا تمام زمین کے مالک کا ہے۔

۳۹۶۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أُنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيُونٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ يَقْبَلُ الْأَرْضَ عِنْدِي مِثْلُ مَالِ الْمُضَارَبَةِ فَمَا صَلَحَ فِي مَالِ الْمُضَارَبَةِ صَلَحَ فِي الْأَرْضِ وَمَا لَمْ يَصْلَحْ فِي مَالِ الْمُضَارَبَةِ لَمْ يَصْلَحْ فِي الْأَرْضِ قَالَ وَكَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَذْفَعَ أَرْضَهُ إِلَى الْأَعْيَانِ عَلَى أَنْ يَعْمَلَ فِيهَا بِنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَأَعْوَانِهِ وَيَقْرَهُ وَلَا يُنْفِقَ شَيْئًا وَتَكُونُ النِّفَقَةُ كُلُّهَا مِنْ رَبِّ الْأَرْضِ۔

۳۹۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو وہاں کے درخت سپرد کر دیئے اور ان کو زمین بھی دے دی کہ تم محنت کرو اپنے خرچہ سے اور جو کچھ اس میں سے پیدا ہوا آدھا ہمارا ہے۔

۳۹۶۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَأَرْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَأَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَطْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

۳۹۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے درخت اور زمین اس شرط پر سپرد کر دی کہ وہ ان میں اپنے خرچہ سے محنت کریں اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے اس کی پیداوار کا آدھا حصہ ہوگا۔

۳۹۶۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعَ إِلَى يَهُودِ خَيْبَرَ

نَحْلَ خَيْرَ وَارْضَهَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا بِأَمْرِ اللَّهِ
وَأَنَّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَطْرَ ثَمَرَتِهَا۔

۳۹۶۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ
قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ
يَقُولُ كَانَتْ الْمَزَارِعُ تُكْرَى عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ عَلَى أَنْ لِرَبِّ الْأَرْضِ مَا عَلَى رَبِّعِ السَّاقِي مِنَ
الرَّزْعِ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّبِيِّ لَا أَدْرِي كَمْ هُوَ۔

۳۹۶۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكُ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ
كَانَ عَمَّا يَزُرُّ عَانَ بِالْثَلَاثِ وَالرُّبْعِ وَأَبَى
شَرِيكُهُمَا وَعَلَقْمَةُ وَالْأَسْوَدُ يَعْلَمَانِ فَلَا يُعِيرَانِ۔

۳۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ
الْجَزْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
إِنَّ خَيْرَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ يُوَاجِرَ أَحَدُكُمْ أَرْضَهُ
بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ۔

۳۹۶۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُمَا كَانَا لَا يَرِيَانِ
بُأَسَا بِاسْتِنْحَارِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ۔

۳۹۷۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ زَرَّادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمْ أَعْلَمْ
شَرِيحًا كَانَ يَقْضِي فِي الْمُضَارِبِ إِلَّا بِقَضَاءِ بْنِ
كَانَ رَبَّمَا قَالَ لِلْمُضَارِبِ بَيْتَكَ عَلَى
مُصِيبَةٍ تُعَذِّبُهَا وَرَبَّمَا قَالَ لِصَاحِبِ الْمَالِ
بَيْتَكَ أَنْ أَمِينَكَ خَائِنٌ وَإِلَّا فِيمِئْتَهُ بِاللَّهِ مَا
خَانَكَ۔

۳۹۶۲: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں پیداوار جو مندر (پانی کی تالیوں) پر ہو اور کچھ حاس کہ جس کی مقدار کا علم نہیں ہے زمین کے مالک کو ملے گا۔

۳۹۶۷: حضرت عبدالرحمن بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دونوں چچا تہائی اور چوتھائی پر بٹائی کرتے تھے اور میں ان دونوں کا شریک اور حصہ دار تھا اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم تھا لیکن وہ حضرات کچھ نہیں فرماتے تھے۔

۳۹۶۸: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بہتر ہے جو تم لوگ (عمل) کرتے ہو کہ اپنی زمین کو سونے یا چاندی کے عوض کرایہ اور اجرت پر دیتے ہیں۔

۳۹۶۹: حضرت ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما بنجر زمین کو کرایہ اور اجرت پر دینے کو برا نہیں خیال فرماتے تھے۔

۳۹۷۰: حضرت محمد بن سعید نے کہا کہ حضرت شریح بنیہ (جو کہ کوفہ کے قاضی تھے) وہ مضارب کرنے والے کے سلسلہ میں دو طرح سے حکم فرمایا کرتے تھے کبھی تو وہ مضارب کو فرماتے کہ تم اس مصیبت پر گواہ لاؤ کہ تم جس کی وجہ سے معذور ہو اور ضمان ادا نہ کرنا پڑے اور کبھی مال والے سے کہتے کہ تم اس بات پر گواہ لاؤ کہ مضارب نے کسی قسم کی کوئی خیانت نہیں کی تم اس سے حلف لے لو اس نے اللہ عزوجل کی کوئی کسی قسم کی خیانت نہیں کی۔

۱۸۶۸: باب عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَا

بَأْسَ بِاجَارَةِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ

وَالْفِضَّةِ

أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَا بَأْسَ بِاجَارَةِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ إِذَا دَفَعَ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا فَأَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ عَلَيْهِ بِذَلِكَ كِتَابًا كَتَبَ هَذَا كِتَابُ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ طَوْعًا مِنْهُ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازٍ أَمْرُهُ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ أَنْتَكَ دَفَعْتُ إِلَيَّ مُسْتَهْلًا شَهْرٍ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَشْرَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ وَضَعًا حَيَادًا وَزَنَ سَبْعَةَ قِرَاضًا عَلَى تَقْوَى اللَّهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَأَذَاءٍ أَلَمَانِيَةِ عَلَى أَنْ أَشْتَرِيَ بِهَا مَا يَشْتُ مِنْهَا كُلُّ مَا أَرَى أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَأَنْ أَصْرِفَهَا وَمَا يَشْتُ مِنْهَا فِيمَا أَرَى أَنْ أَصْرِفَهَا فِيهِ مِنْ صُنُوفِ التِّجَارَاتِ وَأَخْرُجَ بِمَا يَشْتُ مِنْهَا حَيْثُ يَشْتُ وَأَبِيعَ مَا أَرَى أَنْ أَبِيعَهُ مِمَّا أَشْتَرِيهِ بِتَقْيِدٍ رَأَيْتُ أَمْ بِسَيِّئَةٍ وَبَعِيْنٍ رَأَيْتُ أَمْ بِعَرَضٍ عَلَى أَنْ أَعْمَلَ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ كُلِّهِ بِرَأْيِي وَأَوْكَلَ فِي ذَلِكَ مَنْ رَأَيْتُ وَكُلُّ مَا رَزَقَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَرَبْحٍ بَعْدَ رَأْسِ الْمَالِ الَّذِي دَفَعْتَهُ الْمَذْكُورَ إِلَى الْمُسَمَّى مَبْلَغُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ نِصْفَيْنِ لَكَ مِنْهُ التِّصْفُ بِحِظِّ رَأْسِ مَالِكَ وَلِيَ فِيهِ التِّصْفُ تَامًا بِعَمَلِي فِيهِ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ وَضِيعَةٍ فَعَلَى رَأْسِ الْمَالِ فَقَبَضْتُ مِنْكَ هَذِهِ الْعَشْرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ الْوَضْعَ الْحَيَادَ مُسْتَهْلًا شَهْرٍ كَذَا فِي سَنَةِ

باب: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خالی زمین کو

سونے، چاندی کے عوض اجرت پر دینے میں کوئی

برائی نہیں

جو شخص کسی کو کچھ مال مضاربت پر دے دے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو تحریر اور قلم بند کرالے اور وہ اس طریقہ سے لکھے کہ یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو کہ فلاں نے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اس نے بخوشی لکھا ہے اور بحالت صحت لکھا ہے اور اس حالت میں جو کہ فلاں کے لیے اور فلاں کا لڑکا ہے تم نے مجھ کو دیئے فلاں ماہ فلاں سنہ کے شروع ہوتے ہی دس ہزار درہم جو کہ کھرے اور ہر طریقہ سے درست تھے۔ ہر ایک دس درہم سات مثقال وزن کے ہیں بطور مضاربت کے اس شرط پر کہ میں اللہ عزوجل سے ڈرتا رہوں گا ظاہر اور باطن اور امانت ادا کروں گا اور اس شرط پر کہ جو مال میں چاہوں گا ان درہم سے خریدوں گا اور اس کو میں خرچ کروں گا (یعنی دوسرے درہم یا دیناروں سے بدل لوں گا) اور خرچ کروں گا جس جگہ میں مناسب خیال کروں گا اس جگہ میں تجارت میں چاہوں گا اور جس جگہ مناسب خیال کروں گا اس جگہ میں وہاں پر لے جاؤں گا اور میں جو مال خریدوں گا اس کو نقد یا ادھار جس طرح سے مناسب سمجھوں گا وہاں پر فروخت کروں گا اور مال کی قیمت میں نقد رقم لوں گا یا دوسرا مال لوں گا ان تمام باتوں میں میں اپنی رائے کے مطابق عمل کروں گا اور جس کو چاہوں گا میں اپنی جانب سے وکیل کروں گا پھر جو اللہ عزوجل نفع عطا فرمائے وہ اصل مال کے بعد جو تم نے مجھ کو دیا ہے اور جس کا تذکرہ اس کتاب میں ہو چکا ہے آدھا آدھا ہم دونوں میں تقسیم ہوگا اور تم کو آدھا نفع تمہارے مال کے عوض ملے گا اور مجھ کو آدھا نفع میری محنت کے عوض ملے گا اگر تجارت میں کسی قسم کا نقصان ہو تو وہ تمہارے مال کا ہوگا اس شرط پر کہ یہ دس ہزار درہم خالص اور صحیح و سالم جو کہ میں نے اپنے قبضہ میں کیے فلاں ماہ کے شروع سے فلاں سنہ میں اور یہ مال بطور قرض مضاربت کے ان تمام

شرائط پر جو اس کتاب میں مذکور ہوئیں میرے ہاتھ میں آیا اس بات کا اقرار کیا فلاں اور فلاں نے۔ اگر صاحب مال کا یہ ارادہ ہو کہ مضارب کرنے والا قرض کا معاملہ نہ کرے تو کتاب میں اس طرح سے لکھے کہ تم نے مجھ کو قرض پر دینے سے منع کیا ہے اور ادھار خریدنے اور فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

كَذَا وَصَّارَتْ لَكَ فِي يَدِي قِرَاصًا عَلَى الشَّرْوَطِ
الْمُشْتَرَكَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ أَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ
وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُطْلَقَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَ وَيَبِيعَ
بِالنَّسَبَةِ كَتَبَ وَقَدْ نَهَيْتَنِي أَنْ أَشْتَرِيَ وَأَبِيعَ
بِالنَّسَبَةِ۔

۱۸۶۹: شَرَكَةُ عَنَّانٍ بَيْنَ

ثَلَاثَةٍ

هَذَا مَا اشْتَرَكَ عَلَيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فِي
صِحَّةٍ عَقُولِهِمْ وَجَوَازِ أَمْرِهِمْ اشْتَرَكُوا شَرَكَةَ
عَنَّانٍ لِأَشْرَكَةِ مُفَاوَضَةٍ بَيْنَهُمْ فِي ثَلَاثِينَ أَلْفَ
دِرْهَمٍ وَضَعًا جَيَادًا وَزَنَ سَبْعَةَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ
عَشْرَةَ آلَافٍ دِرْهَمٍ خَلَطُوا جَمِيعًا فَصَارَتْ
هَذِهِ الثَّلَاثِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فِي أَيْدِيهِمْ مُحْلُوظَةً
بِشَرَكَةِ بَيْنَهُمْ أَتْلَا عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا فِيهِ بِتَقْوَى
اللَّهِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ إِلَى كُلِّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَيَشْتَرُونَ جَمِيعًا بِذَلِكَ وَبِمَا رَأَوْا
مِنْهُ اشْتَرَاءً ۚ بِالنَّقْدِ وَيَشْتَرُونَ بِالنَّسَبَةِ عَلَيْهِ مَا
رَأَوْا أَنْ يَشْتَرُوا مِنْ أَنْوَاعِ التِّجَارَاتِ وَأَنْ يَشْتَرِيَ
كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى حِدَّتِهِ دُونَ صَاحِبِهِ بِذَلِكَ
وَبِمَا رَأَى مِنْهُ مَا رَأَى اشْتِرَاءً ۚ مِنْهُ بِالنَّقْدِ وَبِمَا رَأَى
اشْتِرَاءً ۚ عَلَيْهِ بِالنَّسَبَةِ يَعْمَلُونَ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ
مُجْتَمِعِينَ بِمَا رَأَوْا وَيَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُفْرِدًا
بِهِ دُونَ صَاحِبِهِ بِمَا رَأَى جَائِزًا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي
ذَلِكَ كُلِّهِ عَلَى نَفْسِهِ وَعَلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ صَاحِبِيهِ
فِيمَا اجْتَمَعُوا عَلَيْهِ وَفِيمَا انفردوا بِهِ مِنْ ذَلِكَ كُلِّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ دُونَ الْآخَرِينَ فَمَا لَزِمَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ
فِي ذَلِكَ مِنْ قَلِيلٍ وَمِنْ كَثِيرٍ فَهُوَ لَزِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ

باب: تین افراد کے درمیان شرکت عنان ہونے کی

صورت میں کس طریقہ سے تحریر لکھی جائے؟

یہ وہ کتاب ہے کہ جس میں فلاں فلاں کی شرکت کا بیان ہے اور ان کے احوال، صحت اور ہوش و حواس کی درستگی اور معاملہ کے جواز میں یہ تینوں شخص شریک دے رہے ہیں۔ شرکت عنان کے طور سے نہ کے بطور معاوضہ کے تیس ہزار درہم میں جو کہ تمام کے تمام عمدہ اور ٹھیک ہیں اور ہر ایک دس ہزار درہم سات مثقال وزن کے ہیں اور ہر ایک شخص کے دس ہزار درہم ہیں ان تمام کو تینوں نے ملا دیا تو مل کر تمام تیس ہزار درہم ہوئے ان تینوں کے ہاتھ میں ایک تہائی حصہ اس شرط پر کہ تمام محنت کریں اللہ سے ڈر کر اور ہر ایک دوسرے کی امانت ادا کرنے کی نیت سے اور تمام مل کر خرید لیں مال کو اور جس مال کو دل چاہے نقد خرید لیں اور جس کی دل چاہے ادھار خریداری کر لیں اور چاہے جس طرح کا کاروبار کریں اور ہر ایک شخص ان میں سے بغیر دوسرے کی شرکت کے جو دل چاہے نقد یا ادھار خرید لے ان تمام رقم میں تینوں شریک مل کر ایک ساتھ معاملہ کر لیں یا ہر ایک تنہا ہو کر معاملہ کرے جو معاملہ تمام کے تمام مل کر انجام دے لیں۔ وہ تمام کا تمام سب لوگوں پر لازم اور نافذ ہوگا اور معاملہ کرنے والے پر بھی لاگو ہوگا اور اس کے دونوں ساتھیوں پر بھی لاگو اور نافذ ہوگا اور جو شخص تنہا معاملہ کرے گا تو وہ بھی اس کے اوپر اور اس کے دونوں ساتھیوں پر لازم ہوگا غرض یہ کہ ہر ایک معاملہ تھوڑا ہو یا زیادہ وہ معاملہ تمام لوگوں پر نافذ ہوگا۔ چاہے ایک شخص کا معاملہ کیا ہو یا تمام حضرات کا

معاملہ کیا ہوا ہو پھر جو اللہ عز وجل نفع عطا فرمائے وہ اصل مال کے تین حصہ کر کے تمام شرکاء پر تقسیم ہوگا اور اس میں جو کچھ نقصان ہوگا تو وہ تمام لوگوں پر تقسیم ہوگا تہائی تہائی راس المال کے بموجب۔ اس کتاب کے تین حصے کیے گئے (یعنی تین کاپی اس مضمون کی کی جائے اور) ایک ایک کاپی ایک ہی عبارت اور الفاظ کا ہر ایک شریک کو دیا گیا تاکہ بطور ثبوت اور سند کے وہ اپنے پاس رکھ لے۔ اس بات پر فلاں فلاں نے اقرار کیا اور فلاں فلاں نے یعنی تینوں شرکاء نے۔

مَنْ صَاحِبِهِ وَهُوَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَمَا رَزَقَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَرَبِحٍ عَلَى رَأْسِ مَا لَهُمُ الْمُسْتَمْتَلِعَةُ فِي هَذَا الْكِتَابِ فَهُوَ بَيْنَهُمْ أَثْلَاثًا وَمَا كَانَ فِي ذَلِكَ مِنْ وَضِيعَةٍ وَتَبَعَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ أَثْلَاثًا عَلَى قَدَرِ رَأْسِ مَا لَهُمْ وَقَدْ كُتِبَ هَذَا الْكِتَابُ ثَلَاثَ نُسَخٍ مُمَسَّوِيَّاتٍ بِالْفَاطِطِ وَاحِدَةٌ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ فَلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَاحِدَةٌ وَرِيفَةُ لَهُ أَقَرَّ فَلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ۔

شرکت کی اقسام:

شرکت کی اقسام مذکورہ بالا حدیث شریف میں بیان فرمائی گئی ہیں واضح رہے کہ شریعت میں شرکت کی چار اقسام ہیں نمبر ۱ شرکت مفاوضہ اس شرکت میں دونوں شرکاء برابر کے درجہ کے ہوتے ہیں یعنی سرمایہ اور منافع دونوں کا برابر برابر ہوتا ہے اور اس شرکت میں ہر ایک شخص دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے: اما مفاوضۃ ان نعمت ومالۃ و کفالة و تساویا مالا تصتح بہ الشریکۃ و کذا ربحا و تصرفا و دینا در مختار ص ۴۹۲ ج ۳۔ حدیث شریف میں اس شرکت کو باعث برکت فرمایا گیا ہے۔ حدیث میں ہے:

((فاوضوا فانہ اعظم للبرکۃ عینی)) شرح ہدایہ ص: ۹۵۰ ج ۲۔ (قدیم مطبع کلاں سائز) دوسری شرکت شرکت عنان ہے۔ اس شرکت میں صرف وکالت ہوتی ہے اور کفالت نہیں ہوتی اور اس میں اگر بعض مال میں شرکت ہو اور بعض مال میں نہ ہو یا ایک شریک کا مال زائد ہو اور دوسرے کا کم ہو لیکن منافع دونوں کا برابر ہو یا مال دونوں کے برابر ہو اور منافع میں برابر نہ ہو یا ایسی صورت ہو کہ ایک شریک کی رقم ہو اور دوسرے شریک کی اثرائی یا سونا ہو ہر طرح درست ہے۔ ولذا تصتح مع التفاضل فی المال دون ابکہ و عکہ و ببعض المال دون بعض وبخلاف الجنس کدنا نیر من احدهما و دراهم من الآخر و بخلاف الوصف ایض در مختار ص: ۴۹۱ ج ۳ اور شرکت کی تیسری قسم شرکت صنائع ہے اس کو شرکتہ تقبل سے تعبیر کیا جاتا ہے جس میں فرم یا کمپنی کے طرز پر کاروبار تجارت کرنا ہوتا ہے اور چند ہم پیشہ صاحب صنعت و حرفت اپنے رویہ کو مشترک طور پر چلاتے ہیں اور نفع و نقصان میں شریک ہوتے ہیں۔ و اما تقبل و تمنی شرکت صنائع و اعمال و ابدان ان اتفق صانعان او خیاطان و صباغ (در مختار ص ۴۷۹ ج ۳ کتاب الشریک) شرکت وجوہ: یہ شرکت کی چوتھی قسم ہے جس میں چند افراد بغیر کسی سرمایہ کے مساوی عمل و محنت پر شرکت کرتے ہیں اور تجارتی نوعیت کے ادارہ کمپنی اور فرم میں خرید و فروخت اور نفع و نقصان میں برابر کے درجہ کے شریک ہوتے ہیں اور اس قسم کی شرکت کے لئے مال ہونا لازم نہیں ہے بلکہ متعلقہ افراد اپنے ذاتی اثرو رسوخ کی بنیاد پر شرکت کرتے ہیں۔ و اما وجود ان عقدا ہما ان یشتریا بوجوہ ہما ای بسبب وجاہتہما و یباعا فما حصل بالبیع و یدفعان منہ ثمن ما اشتر بالسنۃ۔

۱۸۷۰: بَابُ شِرْكَةِ مُفَاوَضَةٍ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ
عَلَى مَذْهَبٍ مَنْ يُجِيزُهَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوفُوا
بِالْعُقُودِ

باب: چار افراد کے درمیان شرکت مفاوضہ کے جواز
سے متعلق اور اس کی تحریر لکھے جانے کا طریقہ ارشاد
خداوندی ہے: "اے ایمان والو! تم لوگ وعدوں کو
پورا کرو

هَذَا مَا اشْتَرَكَ عَلَيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ
بَيْنَهُمْ شِرْكَةُ مُفَاوَضَةٍ فِي رَأْسِ مَالٍ جَمْعُهُ
بَيْنَهُمْ مِنْ صِنْفٍ وَاحِدٍ وَنَقْدٍ وَاحِدٍ وَخَلْطُهُ
وَصَارَ فِي أَيْدِيهِمْ مُتَمَزِّجًا لَا يُعْرَفُ بَعْضُهُ مِنْ
بَعْضٍ وَمَالٌ كُلِّي وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِي ذَلِكَ وَحَقُّهُ
سَوَاءٌ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوا فِي ذَلِكَ كُلُّهُ وَفِي كُلِّ قَلِيلٍ
وَكَثِيرٍ سَوَاءٌ مِنَ الْمَبَايِعَاتِ وَالْمَنَاجِرَاتِ نَقْدًا أَوْ
نَسِئَةً بَيْعًا وَشِرَاءً فِي جَمِيعِ الْمُعَامَلَاتِ وَفِي
كُلِّ مَا يَتَعَاطَاهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ مُجْتَمِعِينَ بِمَا رَأَوْا
يَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ عَلَى انْفِرَادِهِ بِكُلِّ مَا رَأَى
وَكَلِّ مَا بَدَأَهُ جَانِزٌ أَمْرُهُ فِي ذَلِكَ عَلَى كُلِّ
وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَلَى أَنَّهُ كُلُّ مَا لَزِمَ كُلُّ وَاحِدٍ
مِنْهُمْ عَلَى هَذِهِ الشَّرِكَةِ الْمُوصُوفَةِ فِي هَذَا
الْبَيْكَاتِ مِنْ حَقِّ وَمِنْ دَيْنٍ فَهُوَ لَزِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ
مِنْهُمْ مِنْ أَصْحَابِهِ الْمُسْتَمِينَ مَعَهُ فِي هَذَا الْبَيْكَاتِ
وَعَلَى أَنْ جَمِيعُ مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ فِي هَذِهِ الشَّرِكَةِ
الْمُسَمَّاةِ فِيهِ وَمَا رَزَقَ اللَّهُ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيهَا
عَلَى حِدَّتِهِ مِنْ فَضْلٍ وَرَبْحٍ فَهُوَ بَيْنَهُمْ جَمِيعًا
بِالسَّوِيَّةِ وَمَا تَكَانَ فِيهَا مِنْ نَقِصَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ
جَمِيعًا بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَهُمْ وَقَدْ جَعَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ
فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ
الْمُسْتَمِينَ فِي هَذَا الْبَيْكَاتِ مَعَهُ وَكَيْلَهُ فِي

یہ وہ کتاب ہے کہ جس کے اعتبار سے فلاں اور فلاں
اور فلاں بطور مفاوضہ کے شریک ہوئے اس راس المال میں کہ
جس کو کہ تمام حضرات نے جمع کیا تھا ایک ہی قسم کا۔ کہہ کا اور اس کو
ملا دیا اور تمام کے قبضہ میں مل کر آ گیا اب کسی کا حصہ پہچانا نہیں
جاتا اور تمام مال اور حصہ برابر ہے اس شرکت پر تمام مل کر محنت
کریں اس میں اور اس کے علاوہ میں چاہے کم ہو یا زیادہ ہر
طرح کے معاملے چاہے وہ نقد ہوں یا ادھار خرید و فروخت جو
لوگ کرتے ہیں تمام مل کر لیکن ہر ایک کا معاملہ اس کے شرکاء پر
جائز اور نافذ ہے اور جو اس شرکت کے اعتبار سے کسی شریک پر
حق یا قرض لازم ہو تو وہ ہر ایک پر لازم ہے کہ جن کا نام اس
کتاب میں ہے اور جو اللہ عز و جل تمام کے تمام شرکاء یا کسی
ایک شریک کو نفع عطا فرمائے یا اس کا سرمایہ بچ جائے وہ تمام
شرکاء کے درمیان تقسیم کر لی جائے گی اور جو نقصان ہوگا وہ بھی
تمام پر ہوگا برابر برابر اور ان چار آدمیوں میں سے ہر ایک
نے دوسرے کو اپنے ساتھیوں میں سے جس کے نام اس کتاب
میں لکھے ہیں اپنا وکیل بنایا۔ ہر ایک کی حق کے مطالبے کے لئے
اور جھگڑا کرنے کے لئے اور قبض الوصول کرنے کے لئے جو
کچھ مطالبہ کر کے کوئی اس کا جواب دینے کے لئے اور اس کو
وصی بنایا اپنا اس شرکت میں اپنے مرنے کے بعد اپنے قرضوں
کے ادا کرنے کے لئے اور وصیت پوری کرنے کے لئے اور ہر
ایک نے ان چاروں میں دوسرے کے تمام کام قبول کیے جو کہ
اس کو دیئے گئے ان تمام باتوں پر فلاں فلاں اور فلاں نے

الْمُطَالَبَةِ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَهُ وَالْمُخَاصَمَةِ فِيهِ وَ قَضَاهُ وَفِي خُصُومَةٍ كُلِّ مَنِ اعْتَرَضَهُ بِخُصُومَةٍ وَكُلِّ مَنْ يُطَالِبُهُ بِحَقٍّ وَجَعَلَهُ وَصِيَّةً فِي شَرِكَتِهِ مِنْ بَعْدِ وَقَاتِهِ وَفِي قَضَاءِ ذُبُونِهِ وَانْفَادِ وَصَايَاهُ وَقَبْلِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مَا جَعَلَ إِلَيْهِ مِنْ ذَلِكَ كُتْلَهُ أَقْرَ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ۔

باب: شرکت الابدان (یعنی شرکت صنائع)

سے متعلق

۳۹۷۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ بدر کے دن میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ شریک ہوئے کہ جو بھی ہم لوگ کمائیں گے (یعنی شرکیں اور کفار کا مال یا ان کے قیدی وغیرہ سب کو) ہم سب آپ س میں تقسیم کر لیں گے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدیوں کو پکڑ کر لائے اور مجھ کو اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں ملا۔

۳۹۷۲: حضرت زہری نے بیان کیا کہ دو نام شریک ہوں وہ شرکت مفاد سے ہے اور ان میں سے ایک دوسرے کی جانب سے ادا کرے گا۔

۱۸۷۱: بابُ شَرِكَةِ

الْأَبْدَانِ

۳۹۷۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِءْ أَنَا وَلَا عَمَّارٌ بِشَيْءٍ۔

۳۹۷۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي عُبَيْدِ بْنِ مَتْفَاوِضٍ كَتَبَ أَحَدُهُمَا قَالَ جَائِزٌ إِذَا كَانَا مَتْفَاوِضَيْنِ يَقْضِي أَحَدُهُمَا عَنِ الْآخَرِ۔

باب: شرکاء کی شرکت چھوڑنے سے متعلق حدیث رسول

یہ تحریر جو کہ فلاں فلاں اور فلاں نے لکھی ہے اور ان میں سے ہر ایک شخص نے اپنے دوسرے ساتھی کے لئے اقرار کیا ہے اس کتاب میں اس تمام لکھے ہوئے کا اپنی صحت اور تدرستی اور اس کام کے جواز میں کہ ہم چاروں کے درمیان معاملات اور تجارت اور خرید و فروخت اور ہر ایک قسم کا اموال اور ہر ایک قسم کے معاملات اور قرضوں اور اخراجات اور امانات نیز ہنڈیوں، مضاربت، عاریتوں، قرضوں اور اجاروں اور

۱۸۷۲: تَفَرُّقُ الشَّرَكَاءِ عَنْ شَرِيكِهِمْ

هَذَا كِتَابُ كَتَبَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بَيْنَهُمْ وَأَقْرَأَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ مَعَهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ بِجَمِيعِ مَا فِيهِ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرِ أَنَّهُ جَرَتْ بَيْنَنَا مَعَامَلَاتٌ وَمَتَاجِرَاتٌ وَاشْرِيَةٌ وَبُيُوعٌ وَخُلُطَةٌ وَشَرِكَةٌ فِي أَمْوَالٍ وَفِي أَنْوَاعٍ مِنَ الْمَعَامَلَاتِ وَ قُرُوضٍ وَ مَصَارِفَاتٍ وَ وَدَائِعٍ وَأَمَانَاتٍ وَ سَفَاتِحٍ وَ

مزارعتوں اور کراپوں میں جاری تھیں اب ہم نے اپنی رضامندی سے سب نے اس کو توڑ دیا۔ ہر ایک شرکت اور ملاپ کو ہر ایک مال اور معاملہ میں اب تک جاری تھی سب کو ہم نے منسوخ کیا ہر ایک قسم کو اور ہر ایک نوع کو ہم نے بیان کر دیا الگ الگ اس کی حد اور مقدار اور جو بیج اور صحیح تھا اس کو دریا فت کر لیا اور ہر ایک شریک نے اپنا مکمل حق وصول کر کے اسے قبضہ اور تصرف میں کر لیا۔ اب ہمارے میں سے کسی کو ساتھی کی جانب تین کے نام اس تحریر میں درج ہیں یا اس کی وجہ سے یا اس کے نام سے دوسرے کی جانب کوئی دعویٰ اور مطالبہ نہیں رہا۔ اس لیے کہ ہر ایک نے اپنا حق جو کچھ تھا پورا پا لیا اور اپنے قبضہ اور ہاتھ میں کر لیا اس کا فلاں فلاں نے اقرار کیا۔

مُضَارَعَاتٌ وَ عَوَارِئُ وَ ذُبُونٌ وَ مُوَاجِرَاتٌ وَ مُزَارَعَاتٌ وَ مُوَاسِرَاتٌ وَ اِنَّا تَنَاقَضْنَا عَلَى التَّرَاضِئِ مِنَّا جَمِيعًا بِمَا فَعَلْنَا جَمِيعًا مَا كَانَ مِنَّا مِنْ كُلِّ شَرْكَةٍ وَمِنْ كُلِّ مُحَالَطَةٍ كَانَتْ حِثٌّ مِنَّا فِي نَوْعٍ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْمُعَامَلَاتِ وَ قَسَحْنَا ذَلِكَ كُلَّهُ فِي جَمِيعٍ مَا جَرَى مِنَّا فِي جَمِيعِ الْاَنْوَاعِ وَالْاَصْنَافِ وَبَيْنَا ذَلِكَ كُلَّهُ نَوْعًا نَوْعًا وَ عَلِمْنَا مَبْلَغَهُ وَ مُنْتَهَاهُ وَ عَرَفْنَاهُ عَلَى حَقِّهِ وَ صَدَقَهُ فَاسْتَوْفَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا جَمِيعَ حَقِّهِ مِنْ ذَلِكَ اَجْمَعَ وَ صَارَ فِي يَدِهِ فَلَمْ يَبْقَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا قَبْلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِهِ الْمُسْتَمِينَ مَعَهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ وَلَا قَبْلَ اَحَدٍ بِسَبَبِهِ وَلَا بِاسْمِهِ حَقٌّ وَلَا دَعْوَى وَلَا طَلِبَةٌ لِأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنَّا قَدْ اسْتَوْفَى جَمِيعَ حَقِّهِ وَ جَمِيعَ مَا كَانَ لَهُ مِنْ جَمِيعِ ذَلِكَ كُلِّهِ وَ صَارَ فِي يَدِهِ مُوقِرًا اَقْرَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ۔

۱۸۷۳: تَفَرَّقُ الزَّوْجَيْنِ عَنْ

مُزَاوَجَتِهِمَا

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا بِمَا آتَيْتُمُوهُنَّ بَيْنًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا إِلَّا يَفِئِمَا حُدُودَ اللَّهِ فَإِنْ خِفْتُمْ إِلَّا يَفِئِمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ۔

هَذَا كِتَابُ كِتَابَتِهِ فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ فِي صِحَّةٍ مِنْهَا وَ جَوَازٍ أَمْرٍ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اِنِّي كُنْتُ زَوْجَةً لَكَ وَ كُنْتُ دَخَلْتُ بِي فَاقْضَيْتُ اِلَيْ نَمَّ اِنِّي كَرِهْتُ صُحْبَكَ وَ اَحْبَبْتُ مُفَارَقَتَكَ عَنْ غَيْرِ اضْرَارٍ مِنْكَ بِي وَلَا مَنَعِي لِحَقِّي وَاجِبٍ

باب: شوہر اور بیوی نکاح سے الگ ہوں تو کیا تحریر لکھی

جائے؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے تم لوگوں کے لئے خواتین کو دیا ہوا (مال) واپس لے لینا درست نہیں ہے مگر جس وقت دونوں ڈریں قانون خداوندی سے کہ ٹھیک نہ رکھ سکیں گے پھر جس وقت ایسا ڈر ہو تو عورت پر گناہ نہیں کہ کچھ دے کر اپنے کو چھڑا لے یہ وہ کتاب ہے کہ جس کو فلاں عورت نے لکھا جو کہ فلاں کی لڑکی ہے اور وہ فلاں کا لڑکا ہے اپنی صحت کی حالت اور تصرف کے جواز میں جو کہ فلاں کا لڑکا ہے میں تمہاری بیوی تھی اور تم نے مجھ سے ہم بستری کی تھی اور دخول کیا تھا پھر مجھ کو تمہاری صحبت بُری معلوم ہوئی اور میں نے تجھ سے الگ ہونا گوارا کیا تم نے مجھ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا اور نہ تم نے میرے حق

لِيُ عَلِيكَ وَإِنِّي سَأَلْتُكَ عِنْدَ مَا خِفْنَا أَنْ لَا نَقِيمَ
 حُدُودَ اللَّهِ أَنْ تَخْلَعَنِي فَيُبَيِّنِي مِنْكَ بِتَطْلِيْقَةٍ
 بِجَمِيعِ مَا لِي عَلَيْكَ مِنْ صَدَاقٍ وَهُوَ كَذَا وَكَذَا
 دِينَارًا جِيَادًا مَقَابِلَ وَبِكَذَا وَكَذَا دِينَارًا جِيَادًا
 مَقَابِلَ أَعْطَيْتُكُمَهَا عَلَى ذَلِكَ سِوَى مَا فِي
 صَدَاقِي فَقَعَلْتُ الَّذِي سَأَلْتُكَ مِنْهُ فَطَلَقْتَنِي
 تَطْلِيْقَةً بَائِنَةً بِجَمِيعِ مَا كَانَ بَقِيَ لِي عَلَيْكَ مِنْ
 صَدَاقِي الْمُسَمَّى مَبْلُغُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ
 وَبِالدَّانِيَرِ الْمُسَمَّاهِ فِيهِ سِوَى ذَلِكَ فَقَبِلْتُ ذَلِكَ
 مِنْكَ مُشَافَهَةً لَكَ عِنْدَ مُحَاطَتِكَ إِيَّايَ بِهِ
 وَمُحَاوَبَةً عَلَى قَوْلِكَ مِنْ قَبْلِ تَصَادُرِنَا عَنْ
 مَنَظِقِنَا ذَلِكَ وَدَفَعْتُ إِلَيْكَ جَمِيعَ هَذِهِ الدَّانِيَرِ
 الْمُسَمَّى مَبْلُغُهَا فِي هَذَا الْكِتَابِ الَّذِي خَالَعْتَنِي
 عَلَيْهَا وَافِيَةً سِوَى مَا فِي صَدَاقِي فَصَرْتُ بَائِنَةً
 مِنْكَ مَالِكَةً لَأَمْرِي بِهَذَا الْخُلْعِ الْمُوصُوفِ أَمْرُهُ
 فِي هَذَا الْكِتَابِ فَلَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيَّ وَلَا مَطَالِبَةَ
 وَلَا رَجْعَةَ وَقَدْ قَبَضْتُ مِنْكَ جَمِيعَ مَا يَجِبُ
 لِمِثْلِي مَا دُمْتُ فِي عِدَّةٍ مِنْكَ وَجَمِيعَ مَا أَحْتَاجُ
 إِلَيْهِ بِتَمَامٍ مَا يَجِبُ لِلْمُطَلَّقَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي مِثْلِ
 حَالِي عَلَى زَوْجِهَا الَّذِي يَكُونُ فِي مِثْلِ حَالِكَ
 فَلَمْ يَبْقَ لَوَاحِدٍ مِّنَّا قَبْلَ صَاحِبِهِ حَقٌّ وَلَا دَعْوَى
 وَلَا طَلِبَةٌ فَكُلُّ مَا ادَّعَى وَاحِدٌ مِّنَّا قَبْلَ صَاحِبِهِ
 مِنْ حَقٍّ وَمِنْ دَعْوَى وَمِنْ طَلِبَةٍ يَوْجُوهُ مِنَ الْوُجُوهِ
 فَهُوَ فِي جَمِيعِ دَعْوَاهُ مُبْطَلٌ وَصَاحِبُهُ مِنْ ذَلِكَ
 أَجْمَعَ بَرِيءٌ وَقَدْ قَبِلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا كُلَّ مَا
 أَقْرَلَهُ بِهِ صَاحِبُهُ وَكُلَّ مَا أَبْرَأَهُ مِنْهُ مِمَّا وَصَفَ
 فِي هَذَا الْكِتَابِ مُشَافَهَةً عِنْدَ مُحَاطَتِهِ إِيَّاهُ

کو جو کہ تمہارے ذمہ لازم تھا اس کو روکا اور میں نے تم کو درخواست کی کہ جس وقت ہم کو اندیشہ ہوا کہ ہم خدا کے دستور کو ٹھیک نہیں رکھ سکیں گے مجھ سے خلع کر لو اور مجھ کو ایک طلاق بائن دے دو اس تمام مہر کے عوض جو کہ میرا تم پر لازم اور واجب ہے اور وہ مہر اتنے دینا رہیں بالکل کھرے (یعنی صحیح سالم) اس قدر مشقال کے اور جو میں نے تم کو ادا کرنا طے لیا ہے علاوہ میرے مہر کے پھر تم نے میری درخواست منظور کی اور مجھ کو ایک طلاق بائن دے دی اس تمام مہر کے عوض جو کہ میرا مہر تمہارے ذمہ لازم تھا اور جس کی مقدار اس تحریر میں درج ہے اور ان دیناروں کے عوض کہ جن کی مقدار مندرجہ بالا ہے علاوہ مہر کے پھر میں نے منظور کیا یہ تمہارے سامنے جس وقت تم میری جانب مخاطب تھے اور میں تمہاری بات کا جواب دیا کرتی تھی۔ اس بات سے قبل کہ ہم اس بات چیت سے فارغ ہوں اور میں نے تم کو وہ تمام کے تمام دینار دے دیئے تھے کہ جن کی مقدار مندرجہ بالا سطور میں مذکور ہے کہ جن کے عوض تم نے مجھ سے خلع حاصل کیا مکمل مہر کے علاوہ میں تم سے علیحدہ ہوئی اور اپنی مرضی کی آپ ہی مالک ہو گئی اس خلع کی وجہ سے کہ جس کا اوپر تذکرہ ہے۔ اب تمہارا مجھ پر کوئی اختیار نہیں ہے نہ تو کچھ مطالبہ ہے اور نہ ہی تم کو رجوع کا اختیار ہے (یعنی رجعی طلاق نہیں ہے کہ پھر دل چاہے تو تم مجھ کو اپنی بیوی بنا لو بلکہ بائن ہے اور میں نے تم سے وہ تمام حقوق وصول کر لیے جو کہ مجھ جیسی خاتون کے ہوتے ہیں جس وقت میں تمہاری عدت میں رہوں یعنی نفقہ عدت وغیرہ اور تمام وہ اشیاء میں نے پوری کر لی ہیں جو کہ مجھ جیسی مطلقہ خاتون کے لئے ضروری ہوتی ہیں اور تم جیسے شوہر کو وہ تمام حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں اب ہمارے میں سے کسی کو دوسرے پر کسی قسم کا حق یا دعویٰ یا مطالبہ کسی قسم کا جو بھی شخص پیش کرے تو اس کا تمام دعویٰ باطل ہے اور جس پر دعویٰ کیا وہ بالکل بری ہے ہمارے میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کا اقرار اور اس کا ابراء (یعنی بری کرنا) قبول کیا جس کا تذکرہ اس کتاب میں یعنی اس تحریر میں ہوا۔ آئے سامنے سوال و جواب کے وقت اس

سے پہلے کی ہم اس بات چیت سے فارغ ہوں یا اس مجلس سے اٹھ جائیں جس جگہ یہ اقرار ہوئے ہیں شوہر اور بیوی کی جانب سے یعنی ہم دونوں کے درمیان میں۔

قَبْلَ تَصَادُرِنَا عَنْ مَنْطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ مَجْلِسِنَا الَّذِي جَرَى بَيْنَنَا فِيهِ أَقْرَأْتُ فُلَانَةَ وَفُلَانًا۔

باب: غلام یا باندی کو مکاتیب کرنا

۱۸۷۴: الْكِتَابَةُ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ الْكِتَابَ يَعْنِي جَو غلام یا باندیاں مکاتیب ہونا چاہتے ہیں تو تم ان کو مکاتیب بنا لو اگر تم کو علم ہو کہ وہ اس قابل ہیں کہ جس وقت وہ مکاتیب بنائے تو یہ اقرار نامہ تحریر کرے کہ یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں شخص نے تحریر کیا جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اپنی تندرستی کی اور صحت کی حالت اور اپنے تصرف کے جواز میں اپنے غلام کے لئے جو کہ نوبہ (ایک ملک کا نام ہے) وہ اس کا باشندہ ہے اور جس کا یہ نام ہے اور وہ آج تک میری ملکیت اور میرے تصرف میں ہے کیا یہ بات میں نے تم کو مکاتیب بنایا تین ہزار درہم کے عوض جو کہ پورے ہوں اور کھرے ہوں اور ساتوں وزن کے برابر ہوں (یعنی ہر ایک درہم سات مثقال کے ہوں) اور ادا کیے جائیں قسط وار چھ سال کی مدت میں مسلسل پہلی قسط فلاں ماہ کے فلاں سال میں (قسط) چاند دیکھتے ہی ادا کی جائے۔ اگر یہ رقم کہ جس کی تعداد مندرجہ بالا سطور میں مذکور ہے تم مجھ کو برابر قسط وار پہنچا دو تم آزاد ہو اور تمہارے واسطے وہ تمام باتیں ہوں گی جو کہ آزاد لوگوں کے لئے ہوتی ہیں اور وہ باتیں تمام کی تمام تم پر لاگو ہوں گی جو کہ آزاد انسانوں کے لئے لازم اور واجب ہوتی ہیں اگر تم نے اس میں کسی قسم یا خلل کا اظہار کیا اور تم نے بروقت قسط ادا نہیں کی تو وہ معاہدہ کتابت باطل اور کالعدم تصور ہوگا اور تم پہلے کی طرح غلام ہو جاؤ گے اور میں نے تمہاری شرائط کتابت قبول اور منظور کی ان شرائط پر کہ جن کا اس تحریر میں تذکرہ ہے اس بات سے قبل کہ ہم اپنی گفتگو سے فراغت حاصل کریں۔

باب: غلام یا باندی کو مدبر بنانا

یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں آدمی نے تحریر کیا ہے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اس نے اپنے غلام کے لئے تحریر لکھی جو کہ صیقل گر (تلمواریز

قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ يَبْتِغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا۔ هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازٍ أَمْرٍ لِفَتَاهِ التُّوْبِيِّ الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا وَهُوَ يَوْمِنِي فِي مِلْكِهِ وَيَدِهِ إِنِّي كَتَبْتُكَ عَلَى ثَلَاثَةِ آلَافٍ دِرْهَمٍ وَضَحَّ جِيَادٍ وَزَنْ سَبْعَةِ مَنَجَمَةٍ عَلَيْكَ سِتُّ سِنِينَ. مُتَوَالِيَاتٍ أَوَّلُهَا مُسْتَهْلٌ شَهْرٍ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلَى أَنْ تَدْفَعَ إِلَيَّ هَذَا الْمَالَ الْمُسَمَّى مَبْلَغُهُ فِي هَذَا الْكِتَابِ فِي نَجْوَمِهَا فَأَنْتَ حُرٌّ بِهَا لَكَ مَا لِلْأَحْرَارِ وَعَلَيْكَ مَا عَلَيْهِمْ فَإِنْ أَخْلَلْتُ شَيْئًا مِنْهُ عَنْ مَعْلِهِ بَطَلَتِ الْكِتَابَةُ وَكُنْتَ رَقِيقًا لَا كِتَابَةَ لَكَ وَقَدْ قَبِلْتُ مَكَاتِبَتَكَ عَلَيْهِ عَلَى الشَّرْطِ الْمُصَوِّفَةِ فِي هَذَا الْكِتَابِ قَبْلَ تَصَادُرِنَا عَنْ مَنْطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ مَجْلِسِنَا الَّذِي جَرَى بَيْنَنَا ذَلِكَ فِيهِ أَقْرَأْتُ فُلَانًا وَفُلَانًا۔

۱۸۷۶: تَدْبِيرٌ

هَذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ لِفَتَاهِ الصَّفَلِيِّ الْخَبَّازِ الطَّبَاحِ الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا وَهُوَ

يُؤْمِنُ فِي مِلْكِهِ وَيَدِّهِ إِنِّي دَبَرْتُكَ لَوَجْهِ اللَّهِ
عَزَّوَجَلَّ وَرَجَاءُ ثَوَابِهِ فَأَنْتَ حُرٌّ بَعْدَ مَوْتِي لَا
سَبِيلَ لَأَحَدٍ عَلَيْكَ بَعْدَ وَفَاقِي إِلَّا سَبِيلَ الْوَلَاءِ
فَإِنَّهُ لِي وَلِعَقِيبِي مِنْ بَعْدِي أَقَرُّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ
بِجَمِيعِ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ طَوْعًا فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَ
جَوَازٍ أَمْرٍ مِنْهُ بَعْدَ أَنْ قُرِئَ ذَلِكَ كُلُّهُ عَلَيْهِ
بِمَحْضَرٍ مِنَ الشُّهُودِ الْمُسْتَمِينَ فِيهِ فَأَقَرَّ عَنْهُمْ
أَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ وَفَهِمَهُ وَعَرَفَهُ وَأَشْهَدَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ثُمَّ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الشُّهُودِ
عَلَيْهِ أَقَرُّ فُلَانُ الصَّقَلِيُّ الطَّخَّافُ فِي صِحَّةٍ مِنْ عَقْلِهِ
وَبَدَنِهِ أَنَّ جَمِيعَ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ حَقٌّ عَلَى مَا
سَمِعْتِي وَوَصَفْتِي فِيهِ۔

کرنے والا) ہے یا روٹی پکانے والا باورچی ہے جس کا نام (وچیشہ) یہ
ہے اور وہ تاحال اس کی ملکیت اور قبضہ میں ہے کہ میں نے تم کو مدبر
بنایا خالص اللہ عزوجل کے لیے اور ثواب کی امید سے اور تم میرے
مرنے کے بعد آزاد ہو اور تم پر کسی کا اختیار نہیں ہے یعنی میرے مرنے
کے بعد کسی کو تم پر کوئی اور کسی قسم کا اختیار باقی نہ رہے گا لیکن ولاء کے
لئے اختیار رہے گا کہ وہ ولاء میری ہے اور میرے ورثہ نے اقرار کیا
فلاں بن فلاں نے اقرار کیا اس کا کہ جو کچھ اس تحریر میں درج ہے اپنی
خوشی سے صحت اور تصرف کے جواز کی حالت میں جس وقت یہ کتاب
یعنی یہ تحریر لکھی گئی گواہان کے سامنے کہ جن کا نام اس تحریر میں درج ہے
تو اس شخص نے اقرار کیا میں نے اس کتاب کو سنا اور سمجھا اور پہچان لیا
اور میں خدا اور اس کے رسول ﷺ کو گواہ بناتا ہوں اور اللہ گواہی کے
لئے کافی ہے پھر وہ گواہ جو حاضر ہیں اقرار کیا فلاں صیقل گریا باورچی
نے اپنے ہوش و حواس کے ساتھ اس کو تسلیم کیا اور ہوش و حواس کی
حالت میں اس کا اقرار کیا کہ جو کچھ اس تحریر میں درج ہے وہ تمام کا
تمام درست اور حقیقت پر مبنی ہے۔

۱۸۷۷: عِتْقٌ

هَذَا كِتَابُ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ طَوْعًا
فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازٍ أَمْرٍ وَ ذَلِكَ فِي شَهْرِ كَذَا
مِنْ سَنَةِ كَذَا لِفَتَاةِ الرُّومِيِّ الَّذِي يُسَمَّى فُلَانًا
وَهُوَ يُؤْمِنُ فِي مِلْكِهِ وَيَدِّهِ إِنِّي أَعْتَقْتُكَ
تَقَرُّبًا إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَابْتِغَاءً لِحَزْبِلِ ثَوَابِهِ
عِتْقًا بَتْلًا مَشْرُوعًا فِيهِ وَلَا رَجْعَةَ لِي عَلَيْكَ فَأَنْتَ
حُرٌّ لَوَجْهِ اللَّهِ وَالْذَّارِ الْآخِرَةِ لَا سَبِيلَ لِي وَلَا
لَأَحَدٍ عَلَيْكَ إِلَّا الْوَلَاءُ فَإِنَّهُ لِي وَلِعَصِيْبَتِي مِنْ
بَعْدِي۔

باب: غلام یا باندی کو آزاد کرتے وقت یہ تحریر لکھی جائے
یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں بن فلاں نے تحریر کیا اپنی خوشی
سے اور حالت تندرستی میں تحریر کیا اور اپنے جائز تصرف کا حق رکھنے کی
حالت میں لکھا فلاں ماہ فلاں سال میں اپنے رومی غلام کے لئے لکھا
کہ جس کا یہ نام ہے اور وہ آج تک اس کی ملکیت اور تصرف میں ہے
کہ میں نے تم کو آزاد کیا اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور
اس کا اور عظیم اجر چاہنے کے لئے جس میں کوئی کسی قسم کی شرط نہیں ہے
نہ رجوع کا حق ہے اب تم آزاد ہو اللہ عزوجل کے لیے اور آخرت کے
اجر کے لیے میرا تم پر کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے اور نہ کسی دوسرے کا
کوئی اختیار ہے لیکن ولاء کے لئے کہ وہ میری ہے اور میرے ورثہ کی
ہے میرے مرنے کے بعد۔

(۳۷)

کتاب المصاربة

جنگ کے متعلق احادیث مبارکہ

تَحْرِيمُ الدَّمِّ

۳۹۷۳: أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكَّارٍ بْنُ بَلَّالٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى وَهُوَ ابْنُ سَمِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَصَلُّوا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَكَلُّوا ذَبَابِيحَنَّا فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْنَا دِمَاؤَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا۔

۳۹۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نُعَيْمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَبَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَصَلُّوا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَكَلُّوا ذَبَابِيحَنَّا وَصَلُّوا صَلَاتَنَا فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَيْنَا دِمَاؤَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَ

باب: خون کی حرمت سے

۳۹۷۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو مشرکین اور کفار سے جنگ کرنے کے لئے حکم ہوا ہے کہ میں مشرکین سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ کوئی سچا پروردگار نہیں علاوہ اللہ تعالیٰ کے اور بلاشبہ رسول کریم ﷺ اس کے بندے ہیں اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی طرح اور ہمارے قبلہ کی جانب منہ کریں نماز میں اور ہمارے ذبح کیے ہوئے جانور کھائیں جس وقت یہ تمام باتیں کرنے لگیں (یعنی یہ سب کام انجام دینے لگیں) تو ہم پر حرام ہو گئے ان کے خون اور مال لیکن کسی حق کے عوض۔

۳۹۷۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پس جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کریں اور ہمارے ذبح کئے ہوئے جانور کھائیں اور ہمارے جیسی نماز پڑھیں تو ہم پر ان کے خون اور مال حرام ہو گئے۔ الا یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں۔

عَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ۔

۳۹۷۵: حضرت میمون بن سیاہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اے ابوہریرہؓ مسلمان کے لئے خون اور مال کو کیا شے حرام کرتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جو شخص شہادت دے اس بات کی کہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کے علاوہ کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ عز وجل کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے اور ہم لوگوں کی طرح نماز ادا کرے اور ہم لوگوں کا زبح کیا ہوا جانور کھائے تو وہ شخص مسلمان ہے اور اس کیلئے وہ تمام حقوق ہیں جو کہ مسلمانوں پر ہیں۔

۳۹۷۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت نبیؐ کی وفات ہوگئی تو بعض عرب اسلام سے منحرف ہو گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم اہل عرب سے کس طریقہ سے جہاد کرو گے؟ (حالانکہ وہ کلمہ توحید کے ماننے والے ہیں) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا جس وقت تک کہ وہ لوگ شہادت دیں اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عز وجل کے اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں اور نماز ادا کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک بکری کا بچہ نہیں دیں گے جو کہ نبیؐ کو وہ (زکوٰۃ میں) دیتے تھے تو میں ان سے جہاد کرونگا۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی (مذکورہ) رائے صاف ستھری (یعنی مضبوط) دیکھی تو میں نے سمجھ لیا کہ حق یہی ہے (یعنی اس قدر صفائی اور استقلال حق بات میں ہی ہو سکتا ہے)۔

۳۹۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم ﷺ کی وفات ہوگئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم کس طریقہ سے جہاد کرو گے حالانکہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا۔ جس وقت تک کہ وہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ نہ کہہ لیں پھر میں نے کلمہ توحید ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہا (اس کلمہ کے کہنے کی وجہ

۳۹۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أُنْبَأَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَأَلَ مَيْمُونُ بْنُ سِيَاهٍ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا أَبَا حَمْرَةَ مَا يُحَرِّمُ دَمَ الْمُسْلِمِ وَمَا لَهُ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَاسْتَقْبَلَ قِبَلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَآكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَهُوَ مُسْلِمٌ لَهُ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔

۳۹۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ فَقَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَامُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأَى أَبِي بَكْرٍ قَدْ شَرَحَ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(سے) اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان کو محفوظ کر لیا لیکن کسی حق کی وجہ سے (حدا قصاص میں) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ لازم ہے کہ وہ سچے دل سے کہتا ہے یا صرف (زبان سے)۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم میں تو اس شخص سے جہاد کروں گا کہ جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان کسی قسم کا امتیاز کرے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر رسی وہ لوگ (زکوٰۃ میں) نہیں ادا کریں گے جو کہ وہ لوگ نبی ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں ان لوگوں سے جہاد کروں گا رسی جہاد میں نہ دینے کی وجہ سے۔ یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم کچھ نہیں تھا لیکن خداوند تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سیدہ کھول دیا جہاد کرنے کے لئے پس اس وقت مجھ کو علم ہوا کہ یہی (فیصلہ) حق ہے۔

۳۹۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا یہاں تک کہ وہ لوگ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہیں پھر جس وقت یہ کہا تو مجھ سے اپنی جانوں کو اور اپنی دولت کو محفوظ کر لیا کہ کسی حق کی وجہ سے اور حساب ان کا اللہ عز و جل کے پاس ہو گا جس وقت اہل عرب دین سے منحرف ہو گئے یعنی مرتد بن گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم ان لوگوں سے لڑتے ہو اور میں نے نبی سے اس طریقہ سے سنا ہے وہ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم! میں نماز اور زکوٰۃ میں کسی قسم کا فرق نہیں کروں گا اور جہاد کروں گا ان لوگوں سے جو کہ ان دونوں کے درمیان فرق کریں گے۔ پھر ہم ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ہم نے یہی فیصلہ اور معاملہ درست پایا تو گویا کہ اس پر اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم ہو گیا۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت قوی نہیں ہے اس لئے اس کو زہری سے حضرت سفیان بن حسین نے روایت کیا ہے اور وہ قوی (راوی) نہیں ہیں۔

۳۹۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ کلمہ توحید ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا اقرار کر لیں پھر جس شخص نے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کہہ لیا تو اس نے مال و

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَا لَهُ وَنَفْسُهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَقَالًا كَانُوا يُؤْذُونَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهِ قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۷۸: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا فَقَدْ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ فَلَمَّا كَانَتْ الرَّدَّةُ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ أَتَقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذًا وَكَذَا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَفَرِّقُ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَلَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَاتَلْنَا مَعَهُ فَأَرَيْنَا ذَلِكَ رُشْدًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ۔

۳۹۷۹: قَالَ الْخُرُثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةُ عَلَيْهِ وَآنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ

أَقَاتِلِ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ جَمَعَ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا۔

مال و جان کے محفوظ ہونے کا مطلب:

یہ ہے کہ ایسے شخص سے حساب نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ شخص مؤمن ہے ایسا شخص دنیا میں بھی محفوظ ہے اور خدا کے یہاں بھی۔

۳۹۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کیسے لوگوں سے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں۔ پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اُس نے مجھ سے اپنے مال و جان کو محفوظ کر لیا۔ الا یہ کہ کسی حق کی وجہ سے ہو اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس شخص سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ ایک بکری کا بچہ بھی روکیں گے جو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اُن لوگوں سے قتال کروں گا۔ یہ بات سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سیدہ قتال کیلئے کھول دیا تو میں نے جان لیا کہ یہی فیصلہ حق ہے۔

۳۹۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں تو جس نے یہ اقرار کر لیا اُس نے مجھ سے اپنی جان و مال کو بچا لیا لیکن کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَّرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ لَا أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ فَوَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَانُوا بُودُونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِيهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَ اللَّهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ خَالَفَهُ

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ۔

۳۹۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناعین زکوٰۃ سے قتال کی تیاری کر لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو بکر! آپ ان لوگوں سے قتال کیسے کر سکتے ہیں جبکہ حضور ﷺ یہ ارشاد فرما چکے ہیں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں اور جب وہ یہ کلمہ کہہ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کر لئے مگر کسی حق کے عوض۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں تو ضرور بالضرور اس شخص سے قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک بکری کا بچہ دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ حضور ﷺ کو دیتے تھے تو میں اس پر ان سے قتال کروں گا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ناعین زکوٰۃ سے قتال کے سلسلہ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے تو میں نے جان لیا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہی حق ہے۔

۳۹۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ جب انہوں نے اس کلمہ کا اقرار کر لیا تو انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ جب انہوں نے اس کلمہ کا اقرار کر لیا تو انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَوْمِلُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَ ذَكَرَ آخَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فَاجْتَمَعَ أَبُو بَكْرٍ لِقَاتِلِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تَقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ لَا قَاتِلَ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَاتِلُوا يُوَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِقَاتِلِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَابْنَانَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۳۹۸۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ۔

۳۹۸۵: ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم لوگوں سے جہاد کریں گے یہاں تک کہ وہ کلمہ توحید کہہ لیں۔

۳۹۸۶: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبی کے ساتھ تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے خاموشی سے آپ سے کچھ کہا۔ آپ نے فرمایا: وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس شخص نے کہا: جی ہاں لیکن وہ یہ بات اپنی شناخت کرنے کیلئے کہتا ہے (اس کو دل میں بالکل یقین نہیں) آپ نے فرمایا: تم اس کو قتل نہ کرو اس لیے کہ مجھ کو لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہہ لیں پھر جس وقت وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہہ لیں تو انہوں نے اپنے مانوں اور جانوں کو بچا لیا لیکن کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۷: ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ اس وقت مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک قبة کے اندر تھے آپ نے فرمایا: مجھ پر وحی آئی ہے کہ میں (کافر) لوگوں سے جہاد کروں تا کہ وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہیں (ہم نے اس جگہ لفظ قتال کا ترجمہ جہاد سے اس وجہ سے کیا ہے کہ واصل آپ کا کفار سے جنگ کرنا جہاد تھا) باقی روایت مندرجہ بالا مضمون جیسی ہے۔

۳۹۸۸: حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ ایک قبة کے اندر تھے پھر اوپر کی روایت کے مطابق حدیث نقل کی۔

۳۹۸۹: حضرت نعمان بن سالمؓ سے روایت ہے کہ میں نے اوسؓ

۳۹۸۵: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَقَاتِلِ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَرَمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ۔

۳۹۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَارَهُ فَقَالَ أَفْتَلَوْهُ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ نَعَمْ وَلَكِنَّمَا يَقُولُهَا تَعَوُّذًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقْتُلُوهُ فَإِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهُمَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ۔

۳۹۸۷: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي قُبَّةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ وَقَالَ فِيهِ أَنَّهُ أَوْحِيَ إِلَيَّ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَحْوَهُ۔

۳۹۸۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسًا يَقُولُ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي قُبَّةٍ وَسَاقِ الْحَدِيثِ۔

۳۹۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَوْسًا يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ فَكُنْتُ مَعَهُ فِي قُبَّةٍ فَنَامَ مَنْ كَانَ فِي الْقُبَّةِ غَيْرِي وَغَيْرَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَارَهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَأَقْتُلْهُ فَقَالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ قَالَ يَشْهَدُ فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرَاهُ ثُمَّ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا حَرُمْتُ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ أَلَيْسَ فِي الْحَدِيثِ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ وَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَظُنُّهَا مَعَهَا وَلَا أَذْرِي۔

۳۹۹۰: أَخْبَرَنِي هُرَيْرٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عَمْرَوَ بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ تَحَرَّمَ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا۔

۳۹۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى عَنْ ثُوْرٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ وَكَانَ قَلِيلَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا الرَّجُلُ يَقْتُلَ الْمُؤْمِنَ

کو فرماتے سنا کہ وہ نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے قبیلہ ثقیف کے لوگوں کے ہمراہ پھر ایک قبہ میں تمام لوگ سو گئے صرف میں اور آپ جاگتے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور وہ شخص خاموشی سے آپ سے گفتگو کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ تم اس کو قتل کر دو الود پھر آپ نے فرمایا: کیا وہ شخص اس بات کی شہادت نہیں دیتا کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے اور میں اللہ عزوجل کا رسول (ﷺ) ہوں۔ اس شخص نے کہا: کیوں نہیں میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو چھوڑ دو۔ پھر فرمایا: مجھ کو لوگوں سے جنگ (یعنی جہاد) کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" کہہ لیں۔ جس وقت انہوں نے یہ کہا تو ان کی جانیں اور ان کے مال محفوظ ہو گئے لیکن کسی حق کے عوض۔ محمد ﷺ نے کہا کہ میں نے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا یہ حدیث شریف میں نہیں ہے یَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ پھر اگر وہ لوگ کلمہ پڑھ لیں تو ان کے جان و مال مجھ پر حرام ہو گئے۔ مگر کسی حق کے بدلے میں۔

۳۹۹۰: حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا لوگوں سے جنگ کرنے کا یہاں تک کہ وہ شہادت دیں اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے پھر حرام ہو جائیں گے ان کے خون اور مال لیکن کسی حق کے عوض۔

۳۹۹۱: حضرت ابو اور لیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ خطبہ دے رہے تھے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کم احادیث روایت کی ہیں وہ فرماتے تھے کہ میں نے سنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ میں فرماتے تھے: ہر ایک گناہ اللہ عزوجل معاف فرمائے گا (یعنی مغفرت کی توقع ہے) یا جو شخص کفر کی حالت میں مرے تو اس کی بخشش کی توقع

نہیں ہے۔

مُتَعَمِّدًا أَوْ الرَّجُلُ يَمُوتُ كَافِرًا۔

۳۹۹۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم کی وجہ سے کوئی خون نہیں ہوتا (یعنی کوئی شخص قتل نہیں ہوتا) مگر آدم کے پہلے لڑکے (قابیل کی گردن) پر اس خون کے گناہ کا ایک حصہ ڈال دیا جاتا ہے اس لیے کہ اس نے پہلے خون کرنا ایجاد کیا اور اس نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کیا اس طریقہ سے جو شخص بری بات (یا گناہ کا کام) ایجاد کرے تو اس کا وبال اس پر ہوتا رہے گا۔

۳۹۹۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلُ كِفْلٌ مِّنْ ذِمَّتِهَا وَ ذَلِكَ أَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

باب قتل گناہ شدید

۱۸۷۹: تَعْظِيمُ الدَّمِ

۳۹۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مسلمان کا قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک تمام دنیا کے تباہ ہونے سے زیادہ ہے۔

۳۹۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالِجٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَتْلُ مُؤْمِنٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُهَاجِرٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

۳۹۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دنیا کا تباہ اور برباد ہو جانا اللہ عزوجل کے نزدیک حقیر ہے کسی مسلمان کو (ناحق) قتل کرنے سے۔

۳۹۹۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَزَوَالِ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ۔

۳۹۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مسلمان کا قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک شدید ہے دنیا کے تباہ ہونے سے۔

۳۹۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

۳۹۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مؤمن کو قتل کرنا اللہ کے نزدیک دنیا کی تباہی سے بڑھ کر ہے۔

۳۹۹۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

۳۹۹۷: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۹۹۷: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَقَ الْمَرْوَزِيُّ ثِقَةً

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایک) مؤمن کو قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک شدید ہے دنیا کے تباہ ہونے سے۔

۳۹۹۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کا سب سے پہلے بندہ سے (قیامت کے دن) حساب ہوگا اور سب سے پہلے لوگوں کے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۳۹۹۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے جو لوگوں کا فیصلہ کیا جائے گا تو خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے جن مقدمات کا فیصلہ ہوگا وہ خون کے مقدمات ہوں گے۔

۴۰۰۲: حضرت عمرو بن شریل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کے مابین سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سب

حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ خَدَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

۳۹۹۸: أَخْبَرَنَا سَرِيعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ الْحَصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ وَأَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ۔

۳۹۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوَّلُ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرْحَبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرْحَبِيلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ مَا يُقْضَى فِيهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

سے پہلے لوگوں کے درمیان خون کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۴۰۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور کہے گا اے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کر دیا تھا اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ تو نے کس وجہ سے اس کو قتل کیا تھا وہ کہے گا کہ میں نے اس کو تیری رضامندی کیلئے قتل کیا تھا تا کہ تجھ کو عزت حاصل ہو اور میں نے تیرا نام اونچا کرنے کی وجہ سے اس شخص کو (جہاد میں) قتل کیا تھا۔ اس پر اللہ ارشاد فرمائے گا کہ بلاشبہ عزت میرے واسطے ہے اور قیامت کے دن ایک آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور اللہ سے عرض کرے گا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا تھا تو پروردگار فرمائے گا کہ کس وجہ سے تو نے اس کو قتل کیا تھا؟ تو وہ شخص کہے گا کہ فلاں آدمی کو عزت دینے کیلئے قتل کیا تھا (یعنی کسی حاکم وقت یا بادشاہ کی حکومت مضبوط کرنے یا کسی دنیاوی مقصد کیلئے قتل کیا تھا اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا کہ فلاں شخص کیلئے عزت نہیں ہے پھر وہ اس کا گناہ (اپنی طرف) سمیٹ لے گا۔

۴۰۰۵: حضرت جندب بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مقتول شخص اپنے قاتل کو (پکڑ کر) لائے گا اور کہے گا کہ اے میرے پروردگار! اس سے پوچھ لے کہ اس نے مجھ کو کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں نے اس کو قتل کیا تھا فلاں آدمی کی حکومت میں (یعنی فلاں حاکم یا فلاں فرمانروا کے تعاون کے واسطے) حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تم اس سے بچو (کیونکہ یہ گناہ معاف نہیں ہوگا)۔

۴۰۰۶: حضرت سالم بن ابی جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ جس کسی نے کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کیا پھر توبہ کی اور ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے اور وہ شخص ہدایت کے راستہ پر آیا تو اس کیلئے توبہ کہاں قبول ہے؟ میں نے نبی سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مقتول قاتل کو پکڑے ہوئے بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا اور

مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ۔
۴۰۰۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُرْحُبِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ يَقُولُ يَا رَبِّ هَذَا قَتَلَنِي يَقُولُ اللَّهُ لَهُ لِمَ قَتَلْتَهُ يَقُولُ قَتَلْتُهُ لِتَكُونَ الْعِزَّةُ لَكَ يَقُولُ فَأَتَاهَا لِي وَيَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِ الرَّجُلِ يَقُولُ إِنَّ هَذَا قَتَلَنِي يَقُولُ اللَّهُ لَهُ لِمَ قَتَلْتَهُ يَقُولُ لِتَكُونَ الْعِزَّةُ لِفُلَانٍ يَقُولُ إِنَّهَا لَيْسَتْ لِفُلَانٍ فَيَوُّءُ بِأَيْمِهِ۔

۴۰۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاجَّاجٌ قَالَ أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ قَالَ جُنْدَبٌ حَدَّثَنِي فُلَانٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِقَاتِلِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي يَقُولُ قَتَلْتُهُ عَلَى مُلْكٍ فُلَانٍ قَالَ جُنْدَبٌ فَأَتَتْهَا۔

۴۰۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارِ الدَّهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَأَلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مَتَّعِمِدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

يَجِيءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَسْحُبُ أَوْ دَاجَةً دَمًا فَيَقُولُ
أَيُّ رَبِّ سَلْ هَذَا فِيهِمْ فَتَقْلِبُنِي ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ
أَنْزَلَهَا اللَّهُ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا

اس کی رگوں سے خون بہتا ہوا ہوگا اور وہ کہے گا: اے میرے
پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھ کو کس وجہ سے گناہ میں قتل کیا
تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اس آیت کو نازل فرمایا:

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا

۴۰۰۷: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل کوفہ نے اس آیت
کریمہ میں اختلاف فرمایا ہے وہ آیت ہے: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا یہ
آیت کریمہ منسوخ ہے یا نہیں؟ تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی
خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے
فرمایا: یہ آیت کریمہ آخر میں نازل ہوئی اس کو کسی نے منسوخ نہیں
کیا۔

۴۰۰۷: قَالَ وَآخِرُنِي أَنْزَلَ بَنُ جَمِيلٍ بِالْبَصْرَةِ
قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
الْمُعَيَّرَةِ بْنِ التَّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ
اِخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا
مُتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَقَدْ
أَنْزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ

مسلمان قاتل کے لیے توبہ ہے یا نہیں؟

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو مضمون بیان فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں قرآن کریم میں ایک جگہ ارشاد
باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ: ”وہ لوگ کسی نفس کو قتل نہیں کرتے کہ جس نفس کو اللہ عزوجل نے حرام کیا لیکن حق کے بدلہ
اور جو شخص ایسا کرے گا (یعنی اس قسم کی حرکت کرے گا) تو وہ قیامت میں گناہ گار ہوگا اور اس کو دو گنا عذاب ہے اور وہ اس میں
ہمیشہ مبتلا رہے گا ذلیل و خوار (ہو کر) لیکن جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ عزوجل اس کی برائیوں کو نیکیوں
سے بدل دے گا۔“ مذکورہ بالا سورہ فرقان کی آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو قتل کرنے والے کی توبہ ہے اور اس کی توبہ
قابل قبول ہے۔ مذکورہ بالا آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اس کے بعد ایک آیت کریمہ اسی سلسلہ میں مدینہ منورہ میں
نازل ہوئی وہ ہے: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا: ”جو شخص کسی مسلمان کو قصد قتل کرے تو اس کا بدلہ دوزخ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور
اللہ عزوجل نے اس پر غصہ کیا اور لعنت بھیجی اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔“ اس دوسری آیت کریمہ سے معلوم ہوتا
ہے کہ مسلمان کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہے بہر حال اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں مسلمان
کے قاتل کی توبہ قبول نہیں ہے اور جس جگہ قاتل مسلم کے لیے دوزخ میں ہمیشہ رہنا مذکور ہے اس سے مراد زیادہ عرصہ دوزخ میں رہنا
ہے اور آیت: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا سے معلوم ہوتا ہے اور پہلی آیت منسوخ ہے اور بعض نے فرمایا: پہلی آیت جو مکہ میں نازل ہوئی
یعنی وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ ان لوگوں سے متعلق نازل ہوئی کہ جنہوں نے کفر کی حالت میں مسلمانوں کو قتل کیا پھر وہ ایمان لے آئے
اور توبہ کی تو ان کی توبہ قبول ہے اور دوسری آیت جو کہ مدینہ میں نازل ہوئی وہ ان سے متعلق ہے جو کہ مسلمان ہو کر مسلمان کو قتل
کرے بہر حال جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ مسلمان کے قاتل کی بھی دوسرے گناہ کبیرہ کے مرتکب کی طرح توبہ قبول ہے اور
معتزلہ اور خوارج کہتے ہیں کہ ایسا شخص ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔ قولہ متعمدا و تمام الایۃ
فجزاء والذي يستحقه بجنایته جهنم الى ان قال و تمسك الخوارج والمعتزله بها في خلود عن قتل

المؤمن عمداً في النار ولا تمسك لهم يدهم الى المراء بالخلود هو المكث الطويل لا الدورم لتظاهر النصوص الناطقة بان عصاة المؤمن لا يردم عذابهم وما روى عن ابن عباس اني لا توبة لقاتل المؤمن عمداً مدى على الاقتدار بسنته الله تعالى التشديد والتغليظ الخ زهر الربى على سنن النسائي ص ۱۶۳ ج ۲۔

۴۰۰۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لَابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقُرَأَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هَذِهِ آيَةُ مَكِّيَّةٌ نَسَخَهَا آيَةُ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ هُ جَهَنَّمُ۔

۴۰۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءُ هُ جَهَنَّمُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ۔

۴۰۰۸: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جو شخص کسی مسلمان کو قتل کرے اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے وہ آیت کریمہ تلاوت کی جو کہ سورہ فرقان میں مذکور ہے اور وہ آیت کریمہ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ۔ انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اور اس کو ایک دوسری آیت کریمہ جو کہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اس نے منسوخ کر دیا اور وہ مدنی آیت ہے: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا۔

۴۰۰۹: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو عبد الرحمن بن ابی لیل نے حکم فرمایا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دونوں آیات سے متعلق دریافت کروں: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا میں نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کو کسی آیت کریمہ نے منسوخ نہیں کیا پھر اس آیت کریمہ کو وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ بیان کر کے انہوں نے کہا: یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۴۰۱۰: أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَنْبُجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى النَّعْلِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ قَوْمًا كَانُوا قَتَلُوا فَأَكْثَرُوا وَزَنَوْا فَأَكْثَرُوا وَانْتَهَكُوا فَاتَوَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تَخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَأَنْزَلَ اللَّهُ

۴۰۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرب کی ایک قوم تھی کہ جس نے بہت خون کیے تھے (یعنی کافی تعداد میں لوگوں کو قتل کیا تھا) اور بہت زنا کئے تھے اور بہت زیادہ حرام کام کا ارتکاب کیا تھا وہ لوگ خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد ﷺ جو کہتے ہو اور تم جس طرف بلاتے ہو وہ اچھا ہے لیکن یہ بات کہو کہ ہم نے جو کام انجام دیے ہیں ان کا کچھ کفارہ بھی ہے (یعنی معاف ہو سکتے ہیں) اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: وَالَّذِينَ

عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ
إِلَى فَأُولَٰئِكَ يَبْدُلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ قَالَ
يَبْدُلُ اللَّهُ شُرَكَاهُمْ إِيمَانًا وَزَنَاهُمْ إِحْصَانًا
وَنَزَلَتْ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ
الْآيَةَ۔

٣٠١١ أَخْبَرَنَا أَحْمَسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ اتُّوا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوا إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَزَكَّيْتَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَنَزَلَتْ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ اسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ-

٢٠١٢: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِي وَ رَقَاءُ عَنْ عُمَرُو عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الْمَقْتُولُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتَهُ وَرَأْسُهُ فِي يَدِهِ وَ أَوْ دَاجُهُ تَشُحْبُ دَمًا يَقُولُ يَا رَبِّ قَتَلَنِي حَتَّى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَقَالَ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا قَالَ مَا نُسِخَتْ مِنْذُ نَزَلَتْ وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ.

٣٠١٣: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍ وَ عَنْ أَبِي
الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ
جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا الْآيَةُ كُلَّهَا بَعْدَ الْآيَةِ الَّتِي نَزَلَتْ
فِي الْفُرْقَانِ بِسَمَةِ أَشْهُرٍ - قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَسْمَعْهُنِ أَبِي الزِّنَادِ-

۴۰۱۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
آیت: ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا.....﴾ سورہ فرقان کی آیت:
﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ.....﴾ سے آٹھ مہینے بعد نازل ہوئی۔

۴۰۱۴: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ
قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُوسَى ابْنِ عَقْبَةَ
عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
قُرَيْلٍ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ قَالَ
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بَعْدَ الَّتِي فِي تَبَارَكَ الْفُرْقَانِ
بِثَمَانِيَةِ أَشْهُرٍ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ
وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ
أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَدْخَلَ أَبُو الزِّنَادِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
خَارِجَةَ مُجَالِدَ بْنَ عَوْفٍ-

۴۰۱۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا تو ہم لوگ
خوفزدہ ہو گئے کہ مسلمان کے قاتل کے لئے ہمیشہ دوزخ ہے پھر
یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اور آیت کریمہ
وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ (یعنی سورہ فرقان کی آیت کریمہ) تو ہم
لوگوں کا خوف کم ہوا کیونکہ اس آیت کریمہ سے قاتل کی توبہ
قبول ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن یہ روایت اگلی روایت کے خلاف ہے
جن سے یہ ثابت ہوتا ہے وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا بعد میں نازل
ہوئی۔

۴۰۱۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ
إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ
مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدٍ
ابْنَ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ نَزَلَتْ وَمَنْ
يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا
أَشْفَقْنَا مِنْهَا فَنَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ
وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ
النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ-

باب: کبیرہ گناہوں سے متعلق احادیث

۱۸۸۰: ذِكْرُ الْكَبَائِرِ

۴۰۱۶: حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے اور اس
کے ساتھ وہ کسی کو شریک نہیں قرار دیتا اور وہ نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ ادا
کرتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں سے بچتا ہے تو اس کے لئے جنت
ہے لوگوں نے دریافت کیا کہ بڑے بڑے گناہ کیا ہیں؟ آپ نے
فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اور مسلمان مرد یا
عورت کو قتل کرنا اور کفار و مشرکین کے مقابلہ میں فرار اختیار کرنا (یعنی

۴۰۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا بَقِيَّةٌ قَالَ
حَدَّثَنِي بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ أَنَّ
أَبَاهُمْ السَّمْعَى حَدَّثَهُمْ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ
حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَاءَ يُعْبُدُ اللَّهَ وَلَا
يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيَقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ
يَحْتَبِئُ الْكَبَائِرَ كَانَ لَهُ الْجَنَّةُ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْكَبَائِرِ
فَقَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَتَقْتُلُ النَّفْسَ الْمُسْلِمَةَ وَالْفِرَارُ

يَوْمَ الزَّحْفِ -

میدانِ جہاد سے بھاگنا۔

۴۰۱۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گناہ کبیرہ یہ ہیں: (۱) اللہ عزوجل کے ساتھ شریک قرار دینا (۲) والدین کی (جائز کاموں میں) نافرمانی کرنا (۳) مسلمان کو ناحق قتل کرنا اور (۴) جھوٹ بولنا۔

۴۰۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكِبَائِرُ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ -

۴۰۱۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کبیرہ یہ ہیں: (۱) اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا (۲) والدین کی نافرمانی کرنا (۳) ناحق کسی کا خون کرنا اور مقابلہ والے دن کفار سے (قتال سے) بھاگنا۔ اس جگہ یہ روایت مختصر بیان کی گئی ہے۔

۴۰۱۸: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنَا ابْنُ شَمِيلٍ قَالَ أَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكِبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ -

۴۰۱۹: حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے ان کے والد نے نقل کیا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کہاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: سب سے بڑے سات گناہ ہیں: (۱) خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا (۲) اور ناحق خون بہانا (۳) اور مقابلہ کے روز کفار کے سامنے سے فرار ہونا۔

۴۰۱۹: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ سَيَّانٍ عَنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَبُوهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْكِبَائِرُ قَالَ هُنَّ سَبْعٌ أَعْظَمُهُنَّ إِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَفِرَارُ يَوْمِ الزَّحْفِ مُخْتَصَرٌ -

باب: بڑا گناہ کونسا ہے؟ اور اس حدیث مبارکہ میں یحییٰ

اور عبد الرحمن کا سفیان پر اختلاف

کا بیان

۴۰۲۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱۸۸۱: ذِكْرُ أَعْظَمِ الذَّنْبِ وَاخْتِلَافِ يَحْيَى

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَى سَفْيَانَ فِي حَدِيثِ

وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِيهِ

۴۰۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ

ابُو وَائِلٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بَدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَكَدَكَ خَشْيَةً أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تُزَانِيَ بِحَبِلَيْلَةٍ جَارِكَ۔

فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو برابر قرار دے حالانکہ اللہ عزوجل نے تجھ کو پیدا کیا ہے پھر میں نے عرض کیا: کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اپنی اولاد کو قتل کر دے اس اندیشہ سے کہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہوں گے۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا گناہ؟ آپ نے فرمایا: تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔

اللہ (عزوجل) کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا:

اللہ عزوجل کے ساتھ برابر قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ تو غیر اللہ کی خدا کی طرح عظمت کرے اس کی عبادت کرے اور تو غیر اللہ کو نفع نقصان کا مالک سمجھے اور مصیبت کے وقت تو اس کو پکارے اور یہ کہ تو ان کاموں میں غیر اللہ سے مدد مانگے کہ جو کام صرف اللہ عزوجل کے قبضہ قدرت میں ہیں اور حدیث شریف کے آخری جملہ میں جو پڑوسی کی عورت سے زنا سے متعلق فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اول تو زنا کرنا سخت ترین گناہ ہے لیکن پڑوسی کی عورت لڑکی سے زنا سب سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ برابر قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ غیر اللہ کی عزت و عظمت اس قدر کرنا کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی بادت اور غیر اللہ کو نفع نقصان کا مالک جاننا وقت مصیبت اس کو پکارنا اور اس سے مدد مانگنا یعنی جو کام اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں غیر اللہ کو بھی اسی پر قادر جاننا جو اوصاف محض خاصہ خدا ہیں ان میں غیروں کو شریک ٹھہرانا یہ سب شرک یعنی ظلم عظیم والے کام ہیں اور آخر میں جو فرمایا گیا کہ پڑوس عورت سے زنا کرنا یہ فعل بد تو ویسے ہیں قبیح اور ذلیل ہے مگر پڑوسی عورت سے ایسا کرنا اور زیادہ بڑا گناہ ہے اور سخت پکڑ ہے۔ (اللھم احفظنا) (جامی)

۴۰۲۱: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بَدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَكَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَبِلَيْلَةٍ جَارِكَ۔

۴۰۲۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُهُ قَالَ أَنبَأَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ الشِّرْكُ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بَدًّا وَأَنْ تُزَانِيَ بِحَبِلَيْلَةٍ جَارِكَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَكَدَكَ مَخَافَةَ الْفَقْرِ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللَّهِ

۴۰۲۱: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اپنی اولاد کو اس اندیشہ سے قتل کر دے کہ وہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

۴۰۲۲: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا: کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: شرک کرنا یعنی اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اور دوسرے کو اس کے برابر کرنا اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا اور اپنی اولاد کو غربت اور تنگدستی کے اندیشہ سے قتل کرنا اس اندیشہ سے کہ وہ (بچے) ساتھ

وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ الَّذِي قَبْلَهُ وَحَدِيثُ يَزِيدُ هَذَا خَطَاٌ إِنَّمَا هُوَ وَاصِلٌ وَاللَّهُ تَعَالَى (راوی) واصل کے راوی عاصم کا نام غلطی سے لیا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مرتد کا معنی یہ ہے کہ کوئی بھی بد نصیب بد بخت انسان جو کہ اسلام جیسے مقدس و بے مثال دین سے ہٹ جائے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور مشرک و کافر بتوں کی پرستش کرنے والا۔ عیسائی۔ یہودی اسلام کے علاوہ کسی مذہب میں ہو جائے ایسے شخص کو پہلے تو اسلام کی خوب دعوت دی جائے اور اس تمام خدشات اور اشکالات کو موثر انداز سے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے شاید حق تعالیٰ جل شانہ اسے دوبارہ سے ایمان کی دولت سے نواز دے اگر اس سب کچھ کے باوجود وہ اسلام کو قبول نہ کرے تو اس کو بغیر مہلت دینے فوراً قتل کر دیا جائے اور بلاشبہ اس کا نکاح بھی ارتداد کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے اس کے متعلق مزید احکامات فقہ کی کتابوں میں سے تفصیلاً پڑھے جاسکتے ہیں۔ (جامی)

۱۸۸۲: ذِكْرُ مَا يَحِلُّ بِهِ دَمُ

باب: کن باتوں کی وجہ سے مسلمان کا خون حلال ہو

جاتا ہے؟

المُسْلِمِ

۴۰۲۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں ہے جو (مسلمان) کہ اس کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ عز وجل کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں اس کا رسول ﷺ ہوں لیکن تین شخصوں کا ایک تو وہ جو مسلمان اسلام چھوڑ کر مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے (مرتد) اور دوسرے نکاح ہونے کے بعد زنا کرنے والا اور تیسرے جان کے بدلہ جان (قصاص میں) اعمش رضی اللہ عنہ جو کہ اس حدیث شریف کے راوی ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح سے روایت کیا ہے۔

۴۰۲۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا ثَلَاثَةً نَفَرِي التَّارِكُ لِلْإِسْلَامِ مُفَارِقُ الْجَمَاعَةِ وَالنَّبِيُّ الرَّائِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ۔

۴۰۲۴: حضرت عمرو بن غالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کا خون حلال نہیں لیکن اُس شخص کا جو جھن (شاوی شدہ) ہو کر زنا کا مرتکب ہو یا مسلمان ہونے کے بعد کافر مشرک بن جائے یا دوسرے کا (ناحق) قتل

۴۰۲۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عَمْرُو بْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا

رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَفَقَّهٌ زُهَيْرٌ۔

کرے۔

۴۰۲۵: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ عُمَرُو ابْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا عَمَّارُ أَمَا إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّ لَآ يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ إِلَّا ثَلَاثَةَ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ مَا أُحْصِنَ وَسَاقِ الْحَدِيثِ۔

۴۰۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم واقف ہو کہ کسی انسان کا (ناحق) خون کرنا درست اور حلال نہیں ہے لیکن تین آدمیوں کا یا تو جان کے بدلہ جان لینے والے کا (قاتل سے قصاص لینا) یا جو شخص محسن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو اور حدیث (مکمل) بیان کی۔

۴۰۲۶: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ ابْنِ رَبِيعَةَ قَالَا كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مُحْصُورٌ وَكُنَّا إِذَا دَخَلْنَا مَدْخَلًا نَسْمَعُ كَلَامَ مَنْ بِالْبَلَاطِ فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَتَوَّأ عِدُوْنِي بِالْقَتْلِ فَلَنَّا يَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ قَالَ فَلِمَ يَقْتُلُونِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَخْذِي ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ أَوْ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانِهِ أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَوَاللَّهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ وَلَا تَمَنَيْتُ أَنْ لِي بِدِينِي بَدَلًا مِنْهُ هَذَا بِي اللَّهِ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَلِمَ يَقْتُلُونِي۔

۴۰۲۶: حضرت ابوامامہ بن کھل اور حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جس وقت وہ کھڑے ہوئے تھے (یعنی جب ان کو غداروں اور باغیوں نے چاروں طرف سے گھیرے میں لے رکھا تھا) اور جس وقت ہم لوگ کسی جگہ سے اندر کی جانب گھستے تو ہم لوگ بلاط کے لوگوں کی باتیں سنتے۔ ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے پھر باہر نکلے اور فرمایا: جو لوگ مجھ کو قتل کرنے کے لئے کہتے ہیں ہم نے کہا کہ ان کے لئے اللہ عزوجل کافی ہے یعنی ان کو سزا دینے کے واسطے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کس وجہ سے وہ لوگ مجھے قتل کرنے کے درپے ہیں؟ (پھر فرمایا کہ) میں نے نبی سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں لیکن تین وجہ سے ایک تو جو شخص ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو جائے یا احسان کرنے کے بعد زنا کا مرتکب ہو یا کسی کی (ناحق) جان لے تو اللہ عزوجل کی قسم کہ میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد اور نہ میں نے تمنا کی کہ میں دین کو تبدیل کروں جس وقت سے اللہ عزوجل نے مجھ کو ہدایت عطا فرمائی پھر وہ لوگ مجھ کو کس وجہ سے قتل کرنا چاہتے ہیں؟

اہل اسلام کے درمیان اختلافات کو ہوا دینا:

اہل اسلام کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے والا اور ان میں انتشار پیدا کرنے والا ان کو آپس میں لڑانے کے لئے کوشش کرنے والا انتہائی بد بخت انسان ہے مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنا لڑائی پر اکسانا سب سے بڑا گناہ ہے بلکہ بدترین گناہ ہے اس کے لئے وعید ارشاد فرمائی گئی ہے کیونکہ اس کے اس فعل خبیث سے مسلمانوں کی جماعت میں ٹکڑے ہوں گے فرقہ

فرقہ بن جائیں گے اور اس کو برحق سمجھیں گے اور مسلمانوں کی سلطنتیں ختم ہو سکتی ہیں تمام تر سلسلہ برباد ہو سکتا ہے اسلام تمام مسلمانوں کو برابری کا حق دیتا ہے کہ سب مسلمان برابر ہیں اور ان کا ایک ہی پلیٹ فارم ہے اور سب مسلمانوں کے لئے تم قوا میں وضوابط برابر ہیں خواہ وہ بادشاہ ہو یا ایک عام انسان ہو جزا سزا میں سب برابر ہیں کیونکہ اسلام سے ہی الف بینی قلوبکم کا سلسلہ ہے اور قدرومنزلت اسلام نے سب مردوں عورتوں کو دی ہے وہ کسی بھی مذہب میں نہیں ہے اس لئے اسلام ایک انسان کے لئے منفرد اعمال کا نام نہیں بلکہ سب کے لئے عمل میں یکساں ہے اور سب مسلمانوں کو متفق رکھنا ہر مومن و مسلمان کا فرض ہے۔

باب: جو شخص مسلمانوں کی جماعت

سے علیحدہ ہو جائے اس

کو قتل کرنا

۱۸۸۳: قَتَلَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَذَكَرُ

الْإِخْتِلَافِ عَلَى زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ

عَرْفَجَةَ فِيهِ

۴۰۲۷: حضرت عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا: میرے بعد نئی باتیں ہوں گی (یا فتنہ فساد کا زمانہ آئے گا) تو تم لوگ جس کو دیکھو کہ اس نے جماعت کو چھوڑ دیا یعنی مسلمانوں کے گروہ سے وہ شخص علیحدہ ہو گیا اس نے رسول کریم ﷺ کی امت میں پھوٹ ڈالی اور تفرقہ پیدا کیا تو جو شخص ہو تو تم لوگ اس کو قتل کر ڈالو کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے (یعنی جو جماعت اتفاق و اتحاد پر قائم ہے تو وہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہے) اور شیطان اس کے ساتھ ہے جو کہ جماعت سے علیحدہ ہو وہ اس کو لات مار کر ہنکاتا ہے۔

۴۰۲۸: حضرت عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد (فتنہ و) فساد ہوں گے اور پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا: جس کو تم لوگ دیکھو کہ وہ امت محمدیہ میں تفریق پیدا کرنا چاہ رہا ہے تو جب وہ تفریق ڈالے اس کو قتل کر ڈالو چاہے وہ کوئی ہو۔

۴۰۲۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ مُرْدَ أُنْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخُطُبُ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ رَأَيْتُمُوهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ أَوْ يُرِيدُ يُفَرِّقُ أَمْرَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا مَنْ كَانَ فَاقْتُلُوهُ فَإِنَّ يَدَ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ۔

۴۰۲۸: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُرُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَمَنْ رَأَيْتُمُوهُ يُرِيدُ تَفْرِيقَ أَمْرِ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاقْتُلُوهُ كَانُوا مَنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ۔

۴۰۲۹: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۰۲۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ

عَرَفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
سَتَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يَفْرُقَ
أَمْرَ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ وَهُمْ جَمْعٌ فَاضْرِبُوهُ
بِالسَّيْفِ۔

۴۰۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ
عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءٍ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عِلَاقَةَ
عَنْ أَسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا
رَجُلٌ خَرَجَ يُفْرِقُ بَيْنَ أُمَّتِي فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ۔

۱۸۸۴: تَاوِيلُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا جَزَاءُ
الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي
الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا
أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ
يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ وَذِكْرُ
اخْتِلَافِ الْفَاطِمِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ فِيهِ

۴۰۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
بَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ جَحَّاجِ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ قَالَ
حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَّةٍ
قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوْ
خَمُوا الْمَدِينَةَ وَسَقَمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكُوا ذَلِكَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا
تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِيْنَا فِي إِبِلِهِ فَنُصِيبُوا مِنَ الْبَانِيهَا
وَأَبْوَالِهَا قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنَ الْبَانِيهَا

۴۰۳۰: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری امت میں پھوٹ ڈالنے کے لئے
نکلے تو تم لوگ اس کی گردن اڑا دو۔

باب: اس آیت کی تفسیر وہ آیت ہے: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ
يُحَارِبُونَ اللَّهَ "اُن لوگوں کی سزا جو کہ اللہ اور رسول سے
لڑتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں ملک میں فساد برپا کریں وہ
(سزا) یہ ہے کہ وہ لوگ قتل کیے جائیں یا ان کو سولی دیدی
جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے جائیں یا وہ
لوگ ملک بدر کر دیئے جائیں" اور یہ آیت کریمہ کن لوگوں
سے متعلق نازل ہوئی ہے یہ اُن کا بیان ہے

۴۰۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ (یعنی
قبیلہ عکل کی ایک جماعت) خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی ان
لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی اور وہ لوگ بیمار پڑ
گئے ان لوگوں نے رسول کریم ﷺ سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تم
لوگ ہمارے چرواہے کے ساتھ جاؤ گے۔ اونٹوں میں (تازہ آب و
ہوا کے لئے) اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو (جو کہ تم لوگوں کے مرض کا
علاج ہے) ان لوگوں نے کہا کہ جی ہاں! چنانچہ وہ گئے اور انہوں
نے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت یاب ہو گئے جس وقت وہ
لوگ تندرست ہو گئے تو نبی کے چرواہے کو انہوں نے قتل کر ڈالا (اور

وَأَبَوَالِهَا فَصُحُّوا فَقَتَلُوا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فَأَخَذَهُمْ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَارْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَنَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا۔

اونٹوں کو لے کر فرار ہو گئے) آپ نے انکے پیچھے لوگوں کو روانہ کیا اور وہ ان کو پکڑ کر لائے چنانچہ آپ نے ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کو الٹا کر کے کٹوا دیا اور ان لوگوں کی آنکھوں کو گرم سلائی سے اندھا کیا اور پھر انکو چھوپ میں ڈلوادیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

خلاصہ الباب ☆ گویا کہ ہر مسلمان اس بات سے آشنا ہو جائے انسان عزت و عظمت درحقیقت دین اسلام میں ہی ہے مگر جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی بات کو تسلیم نہ کریں اور ظلم پر اتر آئیں اور جس بات سے منع کیا جائے اسے کر گزریں اور پھر وہ وہاں سے چلے بھی جائیں تو انہیں راستہ سے ہی واپس لا کر ان کے کئے ہوئے ظلم کا بدلہ دینا ضروری ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے انہیں پکڑو اور سخت سزا دی اور ان کے لئے یہی سزا مناسب تھی تاکہ آئندہ ظلم کا باب بند ہو جائے اور ایسی سزا کہ دنیا والوں کے کان اور آنکھیں کھلی رہیں کہ اگر ہم نے یہ کیا تو اس کا اسلام ہی بدلہ یہ ہے کیونکہ انہوں نے احسان کے بدلہ میں غدار کی اور ظلم کیا اور پھر دین اسلام سے مخرف ہو کر مرتد ہو گئے جہاں اسلام قبول کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر بڑی چھوٹی چیز کی حفاظت کا حکم دیتے ہیں مگر جو دین سے ہٹ جائے وہ جانور سے بھی بدتر ہے اور اس کو سزا بھی سخت سے سخت دی جائے۔ (جائی)

۴۰۳۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکلی کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو ان کو مدینہ منورہ میں رہنا سہنا ناگوار اور گراں محسوس ہوا (کیونکہ ان کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی) آپ نے ان کو صدقہ کے اونٹ دیئے جانے کا حکم فرمایا اور ان کا دودھ اور پیشاب پی لینے کا (اس کی وجہ سابق میں گزر چکی ہے) چنانچہ ان لوگوں نے اسی طرح سے کیا اور انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا کر لے گئے آپ نے ان کو گرفتار کرنے کے لئے لوگوں کو بھیجا چنانچہ وہ لوگ گرفتار کر کے لائے گئے اور انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے پھر ان کی آنکھیں گرم سلائی سے گرم کر کے اندھی کی گئیں اور ان کے زخم کو (خون بند کرنے کے واسطے) تھلا (دانا) نہیں بلکہ اُن کو اسی حال میں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔ اس پر اللہ نے آیت: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ﴾ نازل فرمائی۔

۴۰۳۲: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ابْنِ دِينَارٍ عَنِ الْوَلِيدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عَكْلٍ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَقَتَلُوا رَاعِيَهَا وَاسْتَأْفَوْهَا فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَلَبِهِمْ قَالَ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَارْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَلَمْ يَحْسِمَهُمْ وَتَرَكَهُمْ حَتَّى مَاتُوا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ الْآيَةَ۔

خلاصہ الباب ☆ اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کریں اور زمین میں فساد برپا کریں اُن کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا انہیں پھانسی دے دی جائے یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں (دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں پاؤں)۔“

۴۰۳۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عکلی کے آٹھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ پھر آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

۴۰۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِنْ عُكْلٍ قَدَّكَرَ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَحْسِبْنَاهُمْ وَقَالَ قَتَلُوا الرَّاعِي۔

۴۰۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں قبیلہ عکلی یا قبیلہ عرینہ کے لوگ آئے (ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی) آپ نے (ان کے علاج کی غرض سے) ان کو اونٹوں کا یا دودھ والی اونٹنی کے دودھ اور پیشاب پینے کا حکم فرمایا پھر ان لوگوں نے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور آپ کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے آپ نے ان لوگوں کو گرفتار کر کے حاضر کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کنوائے اور ان کی آنکھیں اندھی کی گئیں۔

۴۰۳۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَأَمَرَهُمْ وَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ بِذَوْدٍ أَوْ لِقَاحٍ يَشْرَبُونَ الْبَانِيَا وَأَبْوَالَهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِي وَاسْتَأْفَوْا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي طَلَبِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ۔

باب: زیر نظر حدیث میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حمید

۱۸۸۵: ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ حُمَيْدٍ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيهِ

۴۰۳۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو غَيْرُهُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى ذَوْدِ لَهُ فَشَرَبُوا مِنْ الْبَانِيَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤْمِنًا وَاسْتَأْفَوْا الْإِبِلَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَثَارِهِمْ فَأَخَذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَصَلَبَهُمْ۔

راوی پر دوسرے راویوں کے اختلاف کا تذکرہ
۴۰۳۵: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ لوگ کہ جن کا سابقہ روایت میں تذکرہ ہے وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ تھے جس وقت وہ لوگ تندرست ہو گئے تو وہ اسلام سے منحرف ہو گئے اور اپنے چرواہے کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیا تھا (اور وہ مسلمان تھا) اس کو قتل کر دیا اور یہ بھی اسی روایت میں اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھیں پھوڑ کر ان کو پھانسی پر لٹکایا۔

۴۰۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

۴۰۳۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ

عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ آئے۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم جنگل میں ہمارے اونٹوں میں جا کر رہو اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ صحیح ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ چرواہے کو قتل کر دیا اور سرد ہو گئے اور آپ ﷺ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں لایا گیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے گئے اور ان کی آنکھوں کو پھوڑ دیا گیا۔

۴۰۳۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قنادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپ کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ نے انکی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔

۴۰۳۸: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قنادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ ﷺ کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپ کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں پھر ان لوگوں کو حرہ (مدینہ منورہ کی ایک پتھریلی زمین) میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَسٌ مِنْ عَرِينَةَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى دَوْدَ نَافَكْتُمْ فِيهَا فَشَرِبْتُمْ مِنَ الْبَانِيَا وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَامُوا إِلَى رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَتَلُوهُ وَرَجَعُوا كُفَّارًا وَاسْتَأْفَوْا دَوْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَرْسَلَ فِي طَلِبِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ عَرِينَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى دَوْدَ نَافَكْتُمْ فِيهَا فَشَرِبْتُمْ مِنَ الْبَانِيَا قَالَ وَقَالَ قَنَادَةُ وَأَبْوَالِهَا فَخَرَجُوا إِلَى دَوْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا صَحُّوا كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنْطَلَقُوا مُحَارِبِينَ فَأَرْسَلَ فِي طَلِبِهِمْ فَأَخَذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَسْلَمَ أَنَسٌ مِنْ عَرِينَةَ فَاجْتَوُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ لَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى دَوْدَ لَنَافَكْتُمْ فِيهَا فَشَرِبْتُمْ مِنَ الْبَانِيَا قَالَ حُمَيْدٌ وَقَالَ قَنَادَةُ عَنْ أَنَسٍ وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا فَلَمَّا صَحُّوا كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤْمِنًا وَاسْتَأْفَوْا دَوْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهَرَبُوا مُحَارِبِينَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَتَى بِهِمْ فَأَخَذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ وَتَرَكَهُمْ فِي الْحَرَةِ حَتَّى مَاتُوا۔

۴۰۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَاسًا أَوْ رَجُلًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَكَمْ نَكُنْ أَهْلُ رَيْفٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِدَوْدَ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا فَيَسْرُبُوا مِنْ لَبَنِهَا وَابْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا وَكَانُوا بِبَنَاجِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْتَأْفُوا الدَّوْدَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي أَثَارِهِمْ فَأَتَى بِهِمْ فَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ عَلَى حَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوا۔

۴۰۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى نَحْوَهُ۔

۴۰۴۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِزُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَثَابِتٌ: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُرَيْنَةَ نَزَلُوا فِي الْحَرَّةِ فَأَتُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاجْتَنَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَكُونُوا فِي أَيْلِ الصَّدَقَةِ وَأَنْ يَسْرُبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَابْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِي وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَثَارِهِمْ فَجَاءَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَأَلْقَاهُمْ فِي الْحَرَّةِ قَالَ أَنَسٌ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَخَذَهُمْ بِكُذُمِ الْأَرْضِ فِيهِ عَطَشًا حَتَّى مَاتُوا۔

۱۸۸۶: ذَكَرُ اخْتِلَافِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ وَ

مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ فِي

۴۰۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عکّل یا عرینہ کے کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم لوگ مال مویشی والے تھے اور کھیتی والے نہ تھے تو ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قتادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ ﷺ کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپ ﷺ کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپ ﷺ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں پھر ان لوگوں کو حرہ (مدینہ منورہ کی ایک پتھریلی زمین) میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

۴۰۴۰: عبد الاعلیٰ سے بھی اسی جیسی روایت بیان کی گئی ہے۔

۴۰۴۱: حضرت انس سے مروی ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ حرہ میں اترے پھر وہ حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں میں جا کر رہیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پیئیں۔ انہوں نے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اسلام سے پھر گئے اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور انہیں حرہ کے میدان میں ڈال دیا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پیاس کی شدت کے سبب اپنا منہ زمین پر رگڑ رہا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

باب: زبیر بن عوف شریف میں حضرت یحییٰ بن سعید

پر راوی طلحہ اور مصرف

هَذَا الْحَدِيثِ

کے اختلاف کا تذکرہ

۴۰۴۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أَعْرَابٌ مِنْ عُرَيْنَةَ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ فَاسْلَمُوا فَأَجْتَوُوا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَصْفَرَتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنَ الْبَابِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحَّوْا فَنُتِلُوا رُعَاتِهَا وَاسْتَأْفُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي طَلَبِهِمْ فَأَتَى بِهِمُ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِأَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثَ بِكُفْرٍ أَوْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ -

۴۰۴۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَنَبَانَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلَمُوا ثُمَّ مَرَضُوا فَبَعَثَ بِهِمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ لِيَشْرَبُوا مِنَ الْبَابِهَا فَكَانُوا فِيهَا ثُمَّ عَمِدُوا إِلَى الرَّاعِي غَلَامٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوهُ وَاسْتَأْفُوا اللَّقَاحَ فَرَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَهُمْ عَطَشٌ مِنْ عَطَشِ آلِ مُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَأُخِذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا أَنَّ مُعَاوِيَةَ

۴۰۴۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ جو کہ گنوار تھے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا، پھر ان کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی جس سے ان کے چہروں کے رنگ زرد پڑ گئے اور ان کے پیٹ پھول گئے۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنی ایک دودھ والی اونٹنی کے پاس بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اس کا دودھ اور پیشاب پیئیں یہاں تک کہ وہ صحیح ہو گئے تو انہوں نے چرواہوں کو قتل کر ڈالا اور اونٹنوں کو ہانک کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آ دی بھیجے۔ چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔ امیر المؤمنین عبدالملک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ نے انہیں یہ سزا ان کے جرم کی وجہ سے دی یا ان کے کفر کی وجہ سے؟ تو انہوں نے فرمایا کفر کی وجہ سے۔

۴۰۴۳: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت ہے کہ عرب کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے۔ پھر وہ لوگ بیمار پڑ گئے تو آپ ﷺ نے ان کو دودھ والی اونٹنیوں میں بھیجا تاکہ وہ ان کا دودھ پیئیں چنانچہ وہ لوگ اسی جگہ رہے اور چرواہے سے متعلق ان کی نیت خراب ہو گئی وہ چرواہا رسول کریم ﷺ کا غلام تھا۔ ان لوگوں نے اس چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹنیوں کو بھگا کر لے گئے۔ لوگوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے یہ اطلاع سن کر ارشاد فرمایا: اے خدا اس شخص کو پیاسا رکھ کہ جس نے رسول کریم ﷺ کی آل کو (واضح رہے کہ اس جگہ غلام اور چرواہے کے لئے آل کا لفظ ارشاد فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ غلام بھی آل میں داخل ہے) تمام رات پیاسا رکھا۔ پھر آپ نے ان لوگوں کو تلاش کرنے کے لئے لوگوں کو بھیجا چنانچہ وہ لوگ گرفتار کر لیے گئے پھر ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور ان کی آنکھوں کو گرم سلائی سے اندھا کیا گیا (کیونکہ انہوں نے بھی چرواہے کو اسی طرح مار ڈالا تھا) اس حدیث شریف کے سلسلہ

میں بعض راوی دوسرے راویوں سے زیادہ روایت نقل فرماتے ہیں لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے سلسلہ میں یہ فرمایا ہے کہ وہ لوگ ان اونٹنیوں کو مشرکین کے ملک میں بھگا کر لے گئے۔

۴۰۴۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکڑا۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کی آنکھیں (گرم سلائیاں سے) اندھی کر دیں گئیں۔

۴۰۴۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں لوٹ لیں تو انہیں پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھر وادیں۔

۴۰۴۶: حضرت ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ ایک قوم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ لیے۔ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کو اندھا کر دیا (یعنی ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں)۔

۴۰۴۷: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عربیہ کے چند لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ والی اونٹنیوں کو لوٹ لیا اور ان کو ہٹا کر لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کو قتل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان کو پکڑنے کے لئے بھیجا چنانچہ وہ لوگ پکڑے گئے اور گرفتار کر لیے گئے اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور ان کی آنکھ میں گرم سلائی پھیری گئی۔

قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ اسْتَقُوا إِلَى اَرْضِ الشِّرْكِ۔

۴۰۴۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَلَنَجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخَارَ قَوْمٌ عَلَى لِقَاحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَهُمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَأَنْبَاءُ مُحَمَّدُ ابْنُ بِشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا الذَّرَّاءُ وَرَدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا أَخَارُوا عَلَى لِقَاحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ اللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى۔

۴۰۴۶: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ قَوْمًا أَخَارُوا عَلَى إِبِلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۴۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ سَالِمٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَذَكَرَ آخَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ أَخَارَ نَاسٌ مِنْ عَرَبِيَّةٍ عَلَى لِقَاحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاسْتَقَوْهَا وَقَتَلُوا غُلَامًا لَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَثَرِهِمْ فَأَخَذُوا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ

وَسَمَلُ أَعْيَنَهُمْ۔

۴۰۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور فرمایا: ان ہی لوگوں سے متعلق آیت مجاہدہ یعنی: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ نَازِلَ ہوئی۔

۴۰۴۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَرَكْتُ فِيهِمْ آيَةَ الْمُحَارَبَةِ۔

۴۰۴۹: حضرت ابو زناد سے روایت ہے کہ ان لوگوں کے رسول کریم ﷺ نے جس وقت ہاتھ پاؤں کاٹے یعنی ان لوگوں کے کہ جن لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی اونٹنیاں چوری کی تھیں اور آپ نے ان کی آنکھوں کو آگ کے شعلوں سے اندھا کر دیا تھا تو اللہ عز و جل نے عتاب نازل فرمایا (کہ آپ کو ان لوگوں کو اس قدر اذیت دینا لازم نہ تھا) آیت کریمہ: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ نَازِلَ فرمائی۔

۴۰۴۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَنَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَطَعَ الَّذِينَ سَرَقُوا لِقَاحَهُ وَسَمَلُ أَعْيَنَهُمْ بِالنَّارِ عَابَهُ اللَّهُ فِي ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ الْآيَةُ كُلُّهَا۔

۴۰۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اندھا کر دیا کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کو اندھا کر دیا تھا (قصاص ان باغیوں کو اندھا کیا) آپ نے بھی اسی طریقہ سے کیا۔

۴۰۵۰: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْإِجْرَجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثِقَةً مَأْمُونٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلُ النَّبِيِّ ﷺ أَعْيَنَ أُولَئِكَ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيَنَ الرَّعَاةِ۔

۴۰۵۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی شخص نے قبیلہ انصار کی ایک لڑکی کو قتل کر ڈالا زیور حاصل کرنے کے لالچ میں آ کر اور اس لڑکی کو انہوں نے کنوئیں میں ڈال دیا اور اس لڑکی کا ان لوگوں نے ایک پتھر سے سر توڑ ڈالا پھر وہ شخص گرفتار کر لیا گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے۔

۴۰۵۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ ابْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حِلَّتِي لَهَا وَالْقَاهَا فِي قَلْبٍ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأَخَذَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ۔

۴۰۵۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے انصار کی ایک لڑکی کو زیور کے لالچ میں قتل کر ڈالا پھر اسے ایک

۴۰۵۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَمَّرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ عَلَى حِلٍّ لَهَا ثُمَّ الْقَاهَا فِي قَلْبٍ وَرَضَعَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ.

کنوئیں میں پھینک کر پتھر سے اُس کا سر کچل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پتھر مارنے کا حکم دیا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے۔

۴۰۵۳: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَبَانِي عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ الْآيَةَ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُشْرِكِينَ فَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سَبِيلٌ وَلَئِنْ هَذِهِ الْآيَةُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فَمَنْ قَتَلَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ وَحَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ثُمَّ لَحِقَ بِالْكَفَّارِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ عَلَيْهِ لَمْ يَمْنَعَهُ ذَلِكَ أَنْ يَقَامَ فِيهِ الْحَدُّ الَّذِي أَصَابَ.

۴۰۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے اس فرمان مبارک میں کہ: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ یہ آیت مشرکین کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے جو ان لوگوں میں سے توبہ کرے گرفتار کیے جانے سے قبل تو اس کو سزا نہیں ہوگی اور یہ آیت مسلمان کے لئے نہیں ہے اگر مسلمان قتل کرے یا ملک میں فساد برپا کرے اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرے پھر وہ کفار کے ساتھ شامل ہو جائے تو اس کے ذمہ وہ حد ساقط نہیں ہوگی (اور جس وقت وہ شخص اہل اسلام کے ہاتھ آئے گا تو اس کو سزا ملے گی)۔

۱۸۸۷: النَّهْيُ عَنِ الْمَثَلَةِ

۴۰۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْتَفِ فِي خُطْبَتِهِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَى عَنِ الْمَثَلَةِ.

۴۰۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں صدقہ خیرات کرنے کی رغبت دلاتے اور آپ مثلہ کرنے سے منع فرماتے (یعنی ہاتھ پاؤں کاٹنے سے)۔

۱۸۸۸: الصَّلْبُ

۴۰۵۵: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ خِصَالٍ زَانٌ مُحْصَنٌ يُرْجَمُ أَوْ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا مُتَعَمِّدًا فَيُقْتَلُ أَوْ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ يُحَارِبُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ

باب: پھانسی دینا

۴۰۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خون درست نہیں ہے لیکن تین صورتوں میں ایک تو اس صورت میں جبکہ کوئی شخص محض (شادی شدہ) ہو کر زنا کا ارتکاب کرے تو اس کو پتھروں سے مار دالا جائے دوسرے وہ شخص جو کہ کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے وہ شخص جو کہ مرتد ہو جائے اور خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جنگ کرے تو وہ شخص قتل کیا جائے یا اس کو بولی دی جائے یا قید

رَسُولُهُ قُتِلَ أَوْ يُضَلَّبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ -

میں ڈال دیا جائے۔

۱۸۸۹: الْعَبْدُ يَأْبَقُ إِلَى أَرْضِ الشِّرْكِ وَذِكْرُ

باب: مسلمان کا غلام اگر کفار کے علاقہ میں

اِخْتِلَافِ الْفَاطِ الْفَاتِلِينَ لِخَبَرِ جَرِيرٍ فِي

بھاگ جائے اور جریر کی حدیث میں شععی

ذَلِكَ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الشَّعْبِيِّ

پر اختلاف

۴۰۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

۴۰۵۶: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

ارشاد فرمایا: جب کسی کا غلام بھاگ جائے (یعنی فرار ہو جائے) تو اس

جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ

کی نماز (یعنی کسی قسم کی کوئی بھی عبادت) مقبول نہیں ہوگی جب تک

تُقْبَلَ لَهُ صَلَاةٌ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى مَوْلَاهُ -

کہ وہ غلام اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آجائے۔

۴۰۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ

۴۰۵۷: حضرت شععی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے

عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ جَرِيرٌ

روایت نقل کی کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب غلام بھاگ

يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

جائے تو اس کی نماز (وغیرہ) قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ (اسی حالت

أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ وَإِنْ مَاتَ مَا ت

میں) مر گیا تو کافر مرے گا چنانچہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام بھاگ

كَأَمَّا فِرًا وَأَبَقَ غُلَامٌ لَجَرِيرٍ فَأَخَذَهُ فَضَرَبَ

گیا تھا تو انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کی گردن اڑا دی (کیونکہ وہ

عُنُقُهُ -

غلام مرتد ہو کر مشرکین و کفار کے ساتھ شامل ہو گیا تھا)۔

۴۰۵۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۰۵۸: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُغِيرَةَ

وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی غلام مشرکین کے علاقہ میں بھاگ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِذَا أَبَقَ

جائے تو اس کا ذمہ نہیں ہے (یعنی اپنے نفع و نقصان کا وہ خود ذمہ دار

الْعَبْدُ إِلَى أَرْضِ الشِّرْكِ فَلَا ذِمَّةَ لَهُ -

ہے)۔

۱۸۹۰: الْاِخْتِلَافُ عَلَى أَبِي إِسْحَقَ

باب: راوی ابواسحاق پر اختلاف سے متعلق

۴۰۵۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ

۴۰۵۹: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام مشرکین کے علاقہ میں بھاگ

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى

جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ -

۴۰۶۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ

۴۰۶۰: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی

قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلَى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ

میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

حَلَّ دَمُهُ۔

۴۰۶۱: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلَى أَرْضِ الشَّرِكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

۴۰۶۱: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

حَلَّ دَمُهُ۔

۴۰۶۲: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلَى الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

۴۰۶۲: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ وَلَحِقَ بِالْعَدُوِّ فَقَدْ أَحْلَى بِنَفْسِهِ۔

۴۰۶۳: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو غلام اپنے مالکوں کے پاس سے گیا اور دشمن کے ملک (دارالکفر) میں چلا گیا اُس نے اپنا خون خود ہی حلال کر لیا۔

باب: مرتد سے متعلق احادیث

۱۸۹۱: الْحُكْمُ فِي الْمُرْتَدِّ

۴۰۶۴: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ رَجُلٍ زَنَى بَعْدَ احْتِصَانِهِ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ أَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوْدُ أَوْ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ۔

۴۰۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون حلال نہیں ہے مگر تین وجوہات سے ایک تو وہ جو کہ زنا کا مرتکب ہو (یعنی محسن ہونے کے بعد اس کو زنا کرنے کی وجہ سے سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے) دوسرے وہ جو کہ قصد قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے جب کوئی مسلمان مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

۴۰۶۵: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون درست نہیں ہے مگر تین وجہ سے یا تو وہ محسن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو جائے یا کسی شخص کو قتل کرے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کافر بن جائے (مرتد ہو جائے تو وہ قتل کیا جائے گا)۔

۴۰۶۵: أَخْبَرَنَا مَوْمِلُ بْنُ إِيَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَنْ يَزْنِيَ بَعْدَ مَا أُحْصِنَ أَوْ يَقْتُلَ إِنْسَانًا فَيُقْتَلَ أَوْ يَكْفُرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ فَيُقْتَلَ۔

۴۰۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۶۶: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۴۰۶۷: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض لوگ اسلام سے منحرف ہو گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کو آگ میں جلویا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو کبھی میں ان کو آگ میں نہ جلواتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو تم لوگ عذاب خداوندی میں (یعنی آگ کے عذاب میں) مبتلا نہ کرو۔ البتہ میں ان کو قتل کر دیتا۔ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَاسًا ارْتَدَوْا عَنِ الْإِسْلَامِ فَحَرَّقَهُمْ عَلِيُّ بْنُ النَّارِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ أَحَدًا أَوْ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَفَتَلْتُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۴۰۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جو کوئی اپنا مذہب تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنبَأَنَا بْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۴۰۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۶۹: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۴۰۷۰: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو (معلوم ہوا کہ کسی جان دار کو خواہ انسان ہو یا جانور وغیرہ اس کو کسی بھی صورت میں آگ کے عذاب میں مبتلا کرنا ناجائز ہوا)۔

۴۰۷۰: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَوَّلِي بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ عَبَّادٍ۔

۴۰۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو۔

۴۰۷۱: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

أَنَسِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۴۰۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بعض لوگ زط (نامی پہاڑ) پر لائے گئے جو کہ بت پرستی میں مبتلا تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلوا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر ڈالو۔

۴۰۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَلِيًّا أُمِّيَ بَنِي سَيْسٍ مِنَ الزُّطِ يَعْبُدُونَ وَثَنًا فَأَحْرَقَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ۔

۴۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَحَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَرْسَلَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ فَأَلْفَى لَهُ أَبُو مُوسَى رِسَادَةً لِيَجْلِسَ عَلَيْهَا فَأَتَى بِرَجُلٍ كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْلَمَ ثُمَّ كَفَرَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قِضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا قُتِلَ قَعَدَ۔

۴۰۷۵: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مِقْسَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ قَالَ زَعَمَ السَّيِّدِيُّ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ آمَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةً نَفَرٍ وَأَمْرَاتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطْلٍ وَمَقْبِيسُ بْنُ صَبَابَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطْلٍ فَأَدْرَكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ

۴۰۷۳: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (حاکم بنا کر) ملک یمن کی جانب روانہ فرمایا پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اس کے بعد جب وہ ملک یمن پہنچ گئے تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد اور سفیر ہوں یہ سن کر حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے (ان کے آرام کرنے کے لیے) تکیہ لگایا کہ اس دوران ایک آدمی پیش کیا گیا جو کہ پہلے یہودی تھا پھر وہ شخص مسلمان بن گیا تھا پھر وہ کافر ہو گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا کہ جس وقت تک یہ آدمی قتل نہ کر دیا جائے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق۔ (کیونکہ یہ شخص مرتد ہو چکا تھا اس لیے اس کا قتل کیا جانا ضروری تھا بہر حال) جس وقت وہ شخص قتل کر دیا گیا تب وہ بیٹھے۔

۴۰۷۴: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دیا (یعنی پناہ دی) لیکن چار مردوں اور عورتوں سے متعلق فرمایا: یہ لوگ جس جگہ ملیں ان کو قتل کر دیا جائے اگرچہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹکے ہوئے ہوں (مراد یہ ہے کہ چاہے جیسی بھی عبادت میں مشغول ہوں) وہ چار لوگ یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل، عبد اللہ بن خطل، مقبیس بن صبابہ اور عبد اللہ بن سعد بن ابی السرح۔ تو عبد اللہ بن خطل خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ملا تو اس کو قتل کرنے کے لئے دو شخص آگے بڑھے ایک تو حضرت سعد بن حریث اور دوسرے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما لیکن حضرت سعد حضرت

الْكُفَّةِ فَاسْتَبَقَ إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَ عَمَّارُ بْنُ
يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيدٌ عَمَّارًا حُلَيْنٍ فَقَتَلَهُ وَأَمَّا
مَقِيسُ بْنُ صُبَّانَةَ فَأَذْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوقِ
فَقَتَلُوهُ وَأَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ
عَاصِفٌ فَقَالَ أَصْحَابُ السَّفِينَةِ اخْلَصُوا فَإِنَّ
إِلَهَكُمْ لَا تُغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا هَلُنَا فَقَالَ عِكْرِمَةُ
وَاللَّهِ لَئِنْ لَمْ يَنْجِنِي مِنَ الْبَحْرِ إِلَّا الْإِخْلَاصُ لَا
يَنْجِنِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ اللَّهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا إِنَّ
أَنْتَ عَاقِبَتِي مِمَّا أَنَا فِيهِ أَنْ أُنَبِّئَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَضَعَ يَدِي فِي يَدِهِ فَلَا جِدَّةَ
عَفْوًا كَرِيمًا فَجَاءَ فَاسَلَّمَ وَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ
بْنِ أَبِي السَّرْحِ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ
فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ
إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْ عَبْدَ اللَّهِ
قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذَلِكَ يَأْبَى
فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَّا
كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَأَيْتُمْ
كَفَفْتُ يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا وَمَا يُدْرِينَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا فِي نَفْسِكَ هَلَا أَوْمَأَتِ إِلَيْنَا
بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيِّ أَنْ يَكُونَ لَهُ خَائِنَةٌ
أَعْيُنُ-

عمار رضی اللہ عنہ سے زیادہ جوان تھے تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا آگے بڑھ کر
اور مقیس بن صبابہ بازار میں ملا تو اس کو لوگوں نے وہاں پر ہی قتل کر دیا
اور ابو جہل کا لڑکا عکرمہ سمندر میں سوار ہو گیا تو وہاں پر طوفان آ گیا اور
وہ اس طوفان میں گھر گیا تو کشتی والوں نے اس سے کہا کہ اب تم سب
صرف اللہ عزوجل کو پکارو اس لیے کہ تم لوگوں کے معبود اس جگہ کچھ نہیں
کر سکتے (سب بے بس اور مجبور محض ہیں) اس پر عکرمہ نے جواب دیا
کہ خدا کی قسم اگر دریا میں اس کے علاوہ کوئی مجھ کو نہیں بچا سکتا تو خشکی
میں بھی اس کے علاوہ مجھ کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ اے میرے پروردگار
میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس مصیبت سے کہ میں جس میں
پھنس گیا ہوں تو مجھ کو بچالے گا تو میں حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں
حاضر ہوں گا اور ان کے ہاتھ میں ہاتھ رکھوں گا (یعنی میں جا کر ان
سے بیعت ہو جاؤں گا) اور میں ضرور ان کو اپنے اوپر بخشش کرنے والا
مہربان پاؤں گا۔ پھر وہ حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا اور عبد اللہ بن ابی
سرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر چھپ گیا اور جس وقت اس کو
رسول کریم ﷺ نے لوگوں کو بلایا بیعت فرمانے کے لیے تو حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کر دیا اور
آپ کے سامنے لا کھڑا کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عبد اللہ کو
آپ بیعت کر لیں۔ یہ سن کر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور آپ نے
عبد اللہ کی جانب تین مرتبہ دیکھا تو گویا آپ نے ہر ایک مرتبہ اس کو
بیعت فرمانے سے انکار فرما دیا تین مرتبہ کے بعد پھر آخر کار اس کو
بیعت کر لیا اس کے بعد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب مخاطب
ہوئے اور فرمایا: کیا تمہارے میں سے کوئی ایک شخص بھی سمجھ دار نہیں تھا
کہ جو اٹھ کھڑا ہوتا اس کی جانب جس وقت مجھ کو دیکھتا کہ میں اس کو
بیعت کرنے سے ہاتھ روک رہا ہوں تو اسی وقت عبد اللہ کو قتل کر ڈالتا۔
ان لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کو آپ ﷺ کے قلب مبارک
کی بات کا کس طریقہ سے علم ہوتا آپ نے آنکھ سے کس وجہ سے
اشارہ نہیں فرمایا۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: نبی کی یہ شان نہیں ہے

(یعنی نبی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے) کہ وہ آنکھ پھولی کرے۔

بدترین لوگ:

مطلب یہ ہے کہ بظاہر خاموشی اختیار کرے اور پھر خاموشی سے اس کے خلاف اشارہ کرے اس طریقہ کار سے گویا کہ نفاق کا شائبہ ہو سکتا ہے جو کہ نبی کی شان کے خلاف ہے۔

ابو جہل وہ بد بخت شخص ہے کہ جس نے قدم قدم پر آنحضرت ﷺ کو سخت قسم کی تکالیف پہنچائیں اس کا لڑکا عکرمہ تھا کہ جس کا مندرجہ بالا احادیث میں تذکرہ ہے۔ ابو جہل غزوہ بدر کے روز قتل کیا گیا اور عکرمہ کچھ عرصہ زندہ رہا اور عبد اللہ بن حنظل مسلمان ہونے کے بعد دین سے منحرف ہو گیا تھا یعنی مرتد ہو گیا تھا اور عبد اللہ بن حنظل نے دو بانڈیاں رکھی تھیں جو کہ رسول کریم ﷺ کی شان میں گانے گانے لگ کر برائیاں بیان کرتی تھیں اور آپ کی جو کرتی تھیں اور مقیس بن صبابہ اور عبد اللہ بن ابی سرح مرتد ہو گئے تھے۔

سمجھ لیں کہ ظاہری طور پر خاموشی اختیار کرے اور دھیمے انداز سے خاموشی کے عالم میں اس کے خلاف اشارہ کرے تو بظاہر اس انداز سے نفاق کا شائبہ ہوتا ہے جو کہ اس مقدس ہستی کے شایان نہیں کہ وہ آنکھ پھولی کرے چونکہ جس کا جتنا بڑا مقام اور عظمت ہوتی ہے اس کا ہر کام بھی اس شان کے مطابق ہوتا ہے لیکن یہ انداز بڑا ہی عجیب تھا مگر نبی کے ہر کام میں امت کے لئے اصلاح مقصود ہوتی ہے۔ (جائی)

۱۸۹۲ توبۃ

باب: مرتد کی توبہ (اور اس کے دوبارہ اسلام قبول کرنے

سے متعلق)

الْمُرْتَدِّ

۴۰۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار میں سے ایک شخص کہ جس کا نام حارث بن سید تھا وہ مسلمان ہو گیا تھا لیکن وہ پھر مرتد ہو گیا تھا اور وہ کفار کے ساتھ شامل ہو گیا تھا پھر وہ شرمندہ ہوا تو اس نے اپنی قوم کو کہلا کر بھیجا کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کر لو کہ کیا میری توبہ قبول ہے؟ چنانچہ اس کی قوم رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: فلاں آدمی اب نادم ہے اور اس نے ہم سے کہا ہے کہ ہم لوگ آپ سے اس سلسلہ میں دریافت کر لیں کہ کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ اس پر آیت کریمہ: كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ سے لے کر غُفُورٌ رَحِيمٌ تک۔ ”اس قوم کو اللہ کس طریقہ سے ہدایت دیگا جو کہ کافر بن گئی ایمان قبول کرنے کے بعد اور

۴۰۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ أَتَيْنَا دَاوُدَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ اسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَ وَلَحِقَ بِالشُّرُكِ ثُمَّ تَنَدَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَى قَوْمِهِ سَلُولِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ فَجَاءَ قَوْمُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ فُلَانًا قَدْ نَدِمَ وَأَنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَنَزَلَتْ كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ غُفُورٌ رَحِيمٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَسْلَمَ۔

جو کہ گواہی دے چکی پیغمبرِ سچا ہے اور پہنچ گئیں ان کو دیلیس اور اللہ راستہ نہیں بتلاتا ان لوگوں کو جو کہ ظلم کرنے والے ہیں اور ان لوگوں پر لعنت ہے اللہ کی فرشتوں اور لوگوں کی اور وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کا عذاب کبھی کم نہ ہوگا اور نہ ان لوگوں کو کبھی مہلت ملے گی مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور نیک بن گئے تو اللہ عزوجل بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے، پھر آپ نے اس شخص کو کہلوادیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

۳۰۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کریم کی سورہ نحل میں جو آیت کریمہ ہے: مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ مِنْ لَّدُنْهِ حَرْبٌ اَكْبَرُ لِمَا كَانَ قَبْلَہٗ اُولٰٓئِكَ يَكْفُرُ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِہٖ اِلٰی قَوْلِهٖ لَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ فَنُصِخَ وَاسْتَنْسٰی مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فَتَنَّاۤہُمْ ثُمَّ جَآہِدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِہَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ وَہُوَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِی سَرْحٍ الَّذِیْ كَانَ عَلٰی مِصْرَ كَانَ یُكْتَبُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَآزَلَهُ الشَّیْطَانُ فَلَحِقَ بِالْکُفْرِ فَاَمْرَہٗ اَنْ یُقْتَلَ یَوْمَ الْفَتْحِ فَاَسْتَجَارَ لَہٗ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَآجَارَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

۳۰۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ عبد اللہ بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئی جو کہ ملک مصر میں تھا اور وہ رسول کریم ﷺ کا کاتب تھا پھر اس کو شیطان نے ورغایا اور وہ مشرکین میں شامل ہو گیا جس وقت مکہ مکرمہ فتح ہو گیا تو آپ نے اس (مرتد) کو قتل کرنے کا حکم فرمایا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُسکے لئے پناہ کی درخواست فرمائی تو آپ نے اس کو پناہ دیدی۔

باب: رسول کریم ﷺ کو (نعوذ باللہ) بُرا کہنے والے

کی سزا

۳۰۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو ربِ نبوی ﷺ میں ایک نابینا شخص تھا اس کی ایک باندی تھی کہ جس کے پیٹ سے اس کے دو بچے تھے وہ باندی اکثر و بیشتر رسول کریم ﷺ کا (برائی سے) تذکرہ کرتی تھی (اور اس کے دو بچے تھے) وہ نابینا شخص اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا تھا لیکن وہ نہیں مانتی تھی اور اس حرکت سے باز نہ آتی چنانچہ

۱۸۹۳: الْحُكْمُ فِيمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۰۷۷: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَامِ قَالَ كُنْتُ أَقْرَدُ رَجُلًا أَعْمَى فَانْتَهَيْتُ إِلَى عِكْرِمَةَ فَانْشَأَ يُحَدِّثُنَا قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَى كَانَ

(حسب عادت) اس باندی نے ایک رات میں رسول کریم ﷺ کا تذکرہ برائی سے شروع کر دیا وہ نابینا شخص بیان کرتا ہے کہ مجھ سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی میں نے (اس کو مارنے کے لیے) ایک نیچہ (جو کہ ایک لوہے وغیرہ کا وزن دار تلوار سے نسبتاً چھوٹا ہتھیار ہوتا ہے) اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر میں نے وزن دیا یہاں تک کہ وہ باندی مر گئی۔ صبح کو جس وقت وہ عورت مردہ نکلی تو لوگوں نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے تمام حضرات کو اکٹھا کیا اور فرمایا: میں اس کو خدا کے قسم دیتا ہوں کہ جس پر میرا حق ہے (کہ وہ میری فرمانبرداری کرے) جس نے یہ حرکت کی ہے وہ شخص اٹھ کھڑا ہو یہ بات سن کر وہ نابینا شخص گرتا پڑتا (خوف کی وجہ سے کانپتا ہوا) حاضر خدمت ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ حرکت میں نے کی ہے وہ عورت میری باندی تھی اور وہ مجھ پر بہت زیادہ مہربان تھی اور میری رفیقہ حیات تھی اس کے پیٹ سے میرے دو لڑکے ہیں جو کہ موتی کی طرح (خوبصورت) ہیں لیکن وہ عورت اکثر و بیشتر آپ کو برا کہتی رہتی تھی اور آپ کو گالیاں دیا کرتی تھی میں اس کو اس حرکت سے باز رکھنے کی کوشش کرتا تو وہ باز نہ آتی اور میری بات نہ سنتی آخر کار (تھک آ کر) گذشتہ رات اس نے آپ کا تذکرہ پھر برائی سے شروع کر دیا میں نے ایک نیچہ اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی یہ بات سن کر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ گواہ رہیں اس باندی کا خون ”ہذر“ ہے (یعنی معاف ہے اور اس کا انتقام نہیں لیا جائے گا) اس لیے کہ ایک ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ جس کی وجہ سے اس کا قتل کرنا لازم ہو گیا تھا۔

عَلَى غَيْهِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ لَهُ أُمٌّ وَلَدِي وَكَانَ لَهُ مِنْهَا ابْنَانِ وَكَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيعَةَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَسْبِيَهُ فَيَزَجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُهَا فَلَا تَنْتَهِي فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَقَعْتُ فِيهِ فَلَمْ أَصْبِرْ أَنْ قُمْتُ إِلَى الْمِعْوَلِ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا فَاتَّكَاتُ عَلَيْهِ فَقَتَلْتُهَا فَأَصْبَحَتْ فَيَلَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ النَّاسَ وَقَالَ أَنْشُدُ اللَّهَ رَجُلًا لِي عَلَيْهِ حَقٌّ فَعَلَ مَا فَعَلَ إِلَّا قَامَ فَأَقْبَلَ الْأَعْمَى يَتَذَلُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ أُمٌّ وَلَدِي وَكَانَتْ بِي لَطِيفَةً رَفِيقَةً وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللَّوْلُوكَيْنِ وَلَكِنَّهَا كَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيعَةَ فِيكَ وَتَسُبُّكَ فَأَنْتَ هَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتْ الْبَارِحَةَ ذَكَرْتُكَ فَوَقَعْتُ فِيكَ فَقُمْتُ إِلَى الْمِعْوَلِ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا فَاتَّكَاتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أَشْهَدُوكَ أَنَّ ذَمًّا هَذَا۔

واجب القتل باندی:

مذکورہ باندی نے دوسرے کے جرائم کا ارتکاب کیا تھا ایک تو یہ کہ باندی ہونے کے باوجود شوہر کی نافرمانی کرنا دوسرے یہ کہ رسول کریم ﷺ کو برا کہنا اور آپ کی شان اقدس میں گستاخی کرنا۔ بہر حال رسول کریم ﷺ کو برا کہنے والے کا قتل کرنا ضروری ہے حضرات محدثین عظام اور فقہاء کرام رحمہم اللہ نے اس مسئلہ کی صراحت اور وضاحت فرمائی ہے حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ کا اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ ہے جس کا نام ہے ”تنبیہ الولاة والحکام شاتم علی خیر الانام“ یہ رسالہ رسائل ابن عابد کا جزو

بن کر شائع ہوا ہے حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ نادرونا یا ب رسائل کا مجموعہ لاہور سے شائع ہوا ہے۔

اس کے علاوہ ایڈوکیٹ اسماعیل قریشی کی ایک کتاب ”گستاخ رسول کی سزا“ بھی حال ہی میں اس موضوع پر شائع ہوئی ہے جس میں اسلامی قوانین کے ساتھ ساتھ پاکستانی قانون بھی اس سلسلہ میں تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ (جامی)

۴۰۷۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعُصْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ قَدَامَةَ بْنِ عَنَزَةَ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ أَغْلَظَ رَجُلٌ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقُلْتُ أَقْتُلُهُ فَأَنْتَهَرَنِي وَقَالَ لَيْسَ هَذَا لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۴۰۷۸: حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سخت کہا میں نے کہا کہ اس کو قتل کر ڈالوں؟ تو انہوں نے مجھ کو اس بات پر ڈانٹ دیا اور فرمایا: یہ مقام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی کو حاصل نہیں ہے۔

۱۸۹۴: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى الْأَعْمَشِ فِي

باب: مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت اعمش پر

هَذَا الْحَدِيثِ

اختلاف

۴۰۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ تَغَيَّظَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَجُلٍ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ يَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَمْ فَلْتُ لَا ضَرْبَ عِقْفِهِ إِنْ أَمَرْتَنِي بِذَلِكَ قَالَ أَفَكُنْتُ فَأَعْلَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَا ذَهَبَ عِظْمُ كَلِمَتِي إِلَيْهِ قُلْتُ غَضَبُهُ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَ لِأَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ

۴۰۷۹: حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک شخص پر غصہ ہو گئے۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ حکم فرمائیں تو میں اس کو قتل کر دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: تم یہ کس طریقہ سے کرو گے؟ میں نے عرض کیا: واقعی قتل کر دوں گا۔ تو اللہ کی قسم! میری اس بڑی بات نے ان کا غصہ ختم کر دیا اور پھر ارشاد فرمایا: یہ درجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو حاصل نہیں ہے۔

۴۰۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ تَغَيَّظَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَجُلٍ فَقَالَ لَوْ أَمَرْتَنِي لَفَعَلْتُ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ مَا كَانَتْ لِيَسْرَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ

۴۰۸۰: حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں میں سے کسی پر غصہ ہو رہے تھے باقی روایت مذکورہ روایت کی طرح ہے۔

۴۰۸۱: أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ

۴۰۸۱: حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک شخص پر غصہ ہوئے میں نے عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ

فرمائیں تو کچھ کروں (یعنی اس کی گردن اڑا دوں) اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد کسی کے لئے یہ کام جائز نہیں ہے۔

أَبِي بَرَزَةَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ مُتَعِطٍ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ هَذَا الَّذِي تَغِطُّ عَلَيْهِ قَالَ وَلَمْ تَسْأَلْ قُلْتُ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ فَوَاللَّهِ لَا ذَهَبَ عِظْمُ كَلِمَتِي غَضَبُهُ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ

۴۰۸۲: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک شخص پر سخت غضب ناک ہوئے یہاں تک کہ اس شخص کا رنگ تبدیل ہو گیا۔ میں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول ﷺ! خدا کی قسم اگر تم مجھ کو حکم دو تو میں اس شخص کی گردن اڑا دوں۔ میری یہ بات کہتے ہی وہ ایسے ہو گئے کہ جیسے ان پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا گیا ہو اور ان کا غصہ اس شخص کی طرف سے زائل ہو گیا اور کہنے لگے کہ اے ابو برزہ! تمہاری ماں تم پر روئے یہ مقام کسی کو حاصل نہیں ہے رسول کریم ﷺ کے بعد۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس روایت کی اسناد میں غلطی ہو گئی ہے اور ابو نصرہ کے بجائے ابو نصر ٹھیک ہے اور اس کا نام حمید بن ہلال ہے حضرت شعبہ نے اس طریقہ سے روایت کیا ہے۔

۴۰۸۲: أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ قَالَ غَضِبَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَجُلٍ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَغَيَّرَ لَوْنُهُ فَقُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمَرْتَنِي لَا ضَرْبَ عُنُقِهِ فَكَانُوا أَحَبَّ عَلَيْهِ أَرَدَ نَذْبَنَ قُبْنَهُ عَلَى الرَّجُلِ قَالَ نَكْتَامُ إِنَّكَ أَبَا بَرَزَةَ وَرَأَيْتَاهُ تَكُنْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَخَذَ وَالصَّوَابُ أَبُو قَيْسٍ وَاصِمًا حَمِيدُ بْنُ سَلَالٍ خَالَفَهُ شُعْبَةُ

۴۰۸۳: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے کسی کو سخت ست کہا تو اس نے بھی وہی جواب دیا میں نے عرض کیا: کیا میں اس شخص کی گردن اڑا دوں؟ یہ سن کر انہوں نے مجھ کو ڈانٹ دیا اور فرمایا: رسول کریم ﷺ کے بعد کسی شخص کے لئے یہ کام جائز نہیں ہے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: ابو نصر کا نام حمید بن ہلال ہے اور اس روایت کو یونس بن عبید نے مسند روایت کیا وہ روایت یہ ہے۔

۴۰۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَانَصَرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ أَغْلَظَ لِرَجُلٍ قَرَدَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَأَنْتَهَرَنِي فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو نَصْرِ حَمِيدُ بْنُ هَلَالٍ وَرَوَاهُ عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ فَاسْتَدَّ

۴۰۸۴: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران وہ ایک مسلمان پر غصہ ہوئے اور بہت زیادہ سخت غصہ ہوئے میں نے جس وقت یہ دیکھا تو عرض کیا: اے خلیفہ رسول! اگر آپ رضی اللہ عنہ فرمائیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟ جس وقت میں نے اس شخص کو

۴۰۸۴: أَخْبَرَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطَرٍ بْنِ السَّخِيرِ عَنْ أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ الْوَصْدِيقِ فَقَضَبَ عَلَى رَجُلٍ مِّنْ

الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ عَلَيْهِ جَدًّا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ يَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ أَضْرِبْ عَنْقَهُ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الْقَتْلَ أَضْرَبَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ أَجْمَعَ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ مِنَ النَّحْوِ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا أَبَا بَرزَةَ مَا قُلْتَ وَ نَسِيتُ الَّذِي قُلْتَ قُلْتُ ذَكَرْتَنِي قَالَ أَمَا تَذْكُرُ مَا قُلْتَ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ قَالَ أَوَأَيْتَ حِينَ رَأَيْتَنِي غَضِبْتُ عَلَى رَجُلٍ فَقُلْتُ أَضْرِبْ عَنْقَهُ يَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ أَمَا تَذْكُرُ ذَلِكَ أَوْ كُنْتَ فَأَعْلًا ذَلِكَ قُلْتُ نَعَمْ وَاللَّهِ وَالْآنَ إِنِّي أَمُرْتَنِي فَعَلْتُ قَالَ وَاللَّهِ مَا هِيَ إِلَّا حَاحِي بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ أَحْسَنُ الْأَحَادِيثِ وَأَجْوَدُهَا وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

۱۸۹۵: السِّحْرُ

۴۰۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ قَالَ أَنَبَانَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ لَوْ سَمِعْتُكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَغْنِي فَاتَّكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيَّنَّاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا بَیْرِي إِلَى ذِي سُلْطَانٍ وَلَا تَسْخَرُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْدِفُوا الْمُحْصَنَةَ وَلَا تَوَلَّوْا يَوْمَ الرَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةٌ يَهُودَانِ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ فَقَبِلُوا يَدَيْهِ وَرَجَلَيْهِ وَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالُوا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا بَابًا لَا يَزَالُ مِنْ

قتل کرنے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے یہ تذکرہ چھوڑ دیا اور گفتگو میں مشغول ہو گئے ہم لوگ جس وقت وہاں سے روانہ ہو گئے اور وہاں سے علیحدہ ہو گئے تو انہوں نے مجھ کو بلایا اور فرمایا: ابو ہریرہ! تم نے ابھی کیا کہا تھا میں تو بھول گیا؟ میں نے کہا کہ مجھ کو یاد دلائیں۔ انہوں نے فرمایا: جو تم نے ابھی کہا تھا کیا وہ تم کو یاد نہیں ہے۔ میں نے کہا: نہیں خدا کی قسم انہوں نے کہا جس وقت تم نے مجھ کو ایک آدمی پر غصہ ہوتے ہوئے دیکھا تھا تو کہا تھا کہ میں اس شخص کی گردن اڑا دوں اے خلیفہ رسول ﷺ! انہوں نے پوچھا: کیا تم (واقعی) ایسا کرتے؟ میں نے عرض کیا: بلاشبہ اور اگر حکم فرمائیں تو میں وہ کام انجام دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: خدا کی قسم کسی کو یہ مقام حاصل نہیں ہے یعنی رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد کسی کو یہ حق نہیں ہے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت تمام روایات سے زیادہ عمدہ اور اعلیٰ ہے۔

باب: جادو سے متعلق

۴۰۸۵: حضرت صفوان بن عسال رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ چلو اس نبی کے پاس چلیں (یعنی رسول کریم ﷺ کے پاس) چلیں۔ دوسرے شخص نے کہا: اس کو نبی نہ کہو کیونکہ اگر اس نے (یعنی رسول کریم ﷺ نے) سن لیا تو ان کی آنکھیں چار ہو جائیں گی پھر وہ دونوں حضرات نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ وہ نو آیات کیا ہیں جو کہ اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں جیسا کہ فرمایا گیا: وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور اللہ عزوجل نے جس جان کو حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو اور تم بے قصور آدمی کو حاکم یا بادشاہ کے پاس نہ لے جاؤ اور تم جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ اور پاک دامن خاتون پر تہمت زنا نہ لگاؤ اور جہاد کے دن راہ فرار اختیار نہ کرو (بلکہ دشمن کا جم کر مقابلہ کرو) یہ احکام نو ہیں اور ایک حکم خاص تم لوگوں کے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تم لوگ ہفتہ والے دن ظلم و

ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٍّ وَاتَّخَفْتُ اِنْ اَتَّبَعْتُكَ اَنْ تَقْتُلَنِي يَهُودُ۔
 زیادتی نہ کرو اور اس روز مچھلیوں کا شکار نہ کرو (کیونکہ ہفتہ کا دن یہود کے شکار کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا) یہ باتیں سن کر ان دونوں یہودیوں نے رسول کریم ﷺ کے پاؤں مبارک چوم لیے اور کہا کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں اس پر آپ نے دریافت فرمایا: تو پھر تم لوگ میری کس وجہ سے فرمانبرداری نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا: داؤد علیہ السلام نے دُعا فرمائی تھی کہ ہمیشہ انکی اولاد میں سے ہی نبی بنا کریں گے اور آپ حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے نہیں ہیں یہ صرف ایک بہانہ تھا حضرت داؤد علیہ السلام نے خود آپ کے نبی ہونے کی خوش خبری دی ہے اور ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر ہم آپ کی اتباع کریں گے تو یہود ہمیں قتل کر ڈالیں گے۔

نو (۹) نشانیاں:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں نو نشانیاں اور نو آیات کا تذکرہ ہے قرآن کریم کے مطابق وہ نو آیات ہیں: (۱) عصا اور لانگی کا معجزہ (۲) ید بیضاء (۳) طوفان (۴) نڈیاں اور جوئیں (۵) خون (۶) قحط (۷) پھلوں کا کم ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔ آیت کریمہ: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ میں مذکورہ بالا نو نشانیاں کا تذکرہ ہے۔ بہر حال مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو احکام مذکور ہیں وہ وہی ہیں جو کہ اس حدیث میں مذکور ہیں اور حدیث بالا کے آخری حصہ میں یہود نے رسول کریم ﷺ کو حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے نہ ہونے کی وجہ سے رسول تسلیم نہ کرنے کے بارے میں جو کہا ہے وہ تو صرف ایک بہانہ ہے کیونکہ حضرت داؤد علیہ السلام نے خود رسول کریم ﷺ کے دُنیا میں آخری نبی بن کر آپ کی خوش خبری دی تھی۔ شروحات حدیث میں اس کی تشریح ہے۔

۱۸۹۶: الْحُكْمُ فِي السَّحَرَةِ

باب: جادوگر سے متعلق حکم

۴۰۸۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اَبْنِ مَيْسَرَةَ الْمُنْقَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَقَدَ عَقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا فَقَدْ سَحَرَ وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وَكَلَّ اِلَيْهِ۔
 ۴۰۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص گرہ ڈال کر اس میں پھونک مارے (جس طرح سے کہ جادوگر کرتے ہیں) تو اس نے جادو کیا اور جس کسی نے جادو کیا تو وہ شخص مشرک ہو گیا اور جس نے گلے میں کچھ لٹکایا تو وہ اس پر چھوڑ دیا جائے گا یعنی اللہ عزوجل اس کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔

دو رجاہلیت کے گندے:

بعض حضرات نے مذکورہ بالا حدیث شریف سے تعویذ کے لٹکانے کی ممانعت ثابت کی ہے جو کہ غلط ہے بلکہ اس جگہ مراد

وہ گنڈے وغیرہ ہیں جو کہ دور جاہلیت میں گلے میں لٹکائے جاتے تھے اور ان میں شرکیہ کلمات ہوتے تھے اور شریعت میں جھار پھونک اور دعاء و تعویذ کا ثبوت ہے اور جہاں تک تعویذ کے ثبوت شرعی کا تعلق ہے تو عرض ہے کہ تعویذ کا ثبوت حدیث شریف سے ثابت ہے جیسا کہ بخاری شریف کی مندرجہ ذیل روایت سے واضح ہے: ((عن ابی سعید ان وهطاً من اصحاب رسول الله صل ۲ انطلقوا فی سفرة سافروها حتی نزلوا بحی من احیاء العرب فاستصافوهم فابوا ان یضیفوهم فلدغ سید ذلك الحی فسیعوا له بكل شیء ینفعه شیء فقال بعضهم لو آتیتم هولاء الرهط الذین قد نزلوا بکم لعله ان یکون عند بعضهم شیء فاتوهم فقالوا یا ایہا الرهط ان سیدنا لدغ فسیعنا له بكل شیء لا ینفعه شیء فهل عند لعد منکم شیء فقال بعضهم نعم واللہ انی لراق ولكن واتقم قد استصقناکم فلم تضیفونا فما انا براق لکم حتی تجعلوا لنا جعلاً فصالحوهم علی فطیع من الغنم فانطلق فجعل یتفل ویقرأ الحمد لله رب العالمین حتی لکانما نشیط من عقال فانطلق یمشی مابہ فلبیة قال فاوفوهم جعلهم الذی صالحوهم علیہ فقال بعضهم اقسموا فقال الذی رقی اتفعلو حتی ناتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتذکر له الذی کان فننظرما یامرنا فقدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتذکر والا فقال وما یدرک الذہارقیة اصبتم اقسموا واضربوا الی معہم بسہم)) بخاری شریف ص ۸۵۵ ج ۲ مطبوعہ اصح المطابع دہلی۔

مندرجہ بالا احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص کو کسی سانپ وغیرہ نے کاٹ لیا اور اس کو کسی چیز سے آرام نہیں ہوا آخر کار اس کو ایک صحابی کے پاس لے گئے ان صحابی نے اس مریض پر سورۃ فاتحہ دم کی جس سے اس کو شفا ہوتی چلی گئی اور ان لوگوں نے ان صحابی کو بکری کا ایک ٹکڑا وغیرہ دیا۔ حدیث سے یہ مفہوم واضح ہے۔

باب: اہل کتاب کے جادو گروں سے متعلق حدیث رسول

۱۸۹۷: سَحَرَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ

۴۰۸۷: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پر ایک یہودی نے جادو کیا (کہ جس کا نام لیبید بن عامر تھا) آپ اس جادو کی وجہ سے چند روز تک مریض رہے پھر حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کر دیا ہے اور فلاں کنوئیں میں گر ہیں ڈال کر رکھی ہیں۔ آپ نے لوگوں کو وہاں پر بھیجا وہ لوگ وہ جادو کی گرہیں نکال کر لائے اس کے لاتے ہی رسول کریم ﷺ اس طرح سے کھڑے ہو گئے کہ جس طرح سے رسی میں بندھے ہوئے ہوں اور کوئی شخص وہ رسی کھول دے پھر آپ نے اس کا تذکرہ اس یہودی (یعنی جادو کرنے والے شخص سے) نہیں فرمایا

۴۰۸۷: أَخْبَرَنَا هُنَادُ بْنُ الْبَسْرِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ يَعْنِي يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ سَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَاشْتَكَى لِذَلِكَ أَيَّامًا فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ سَحَرَكَ عَقَدَ لَكَ عَقْدًا فِي بَنَرٍ كَذَا وَكَذَا فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَخَرَجُوهَا فَبَجَّيَ بِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّمَا نُشِطُ مِنْ عِقَالٍ فَمَا ذَكَرَ ذَلِكَ لِذَلِكَ الْيَهُودِ وَلَا رَأَاهُ فِي وَجْهِهِ قَطُّ۔

اور نہ اس نے آپ کے چہرہ مبارک پر اس کا کچھ بھی اثر محسوس کیا۔

آپ ﷺ پر جادو:

جس شخص نے آپ پر جادو کیا تھا اس نے گرہ لگا کر جادو کیا تھا اور آپ کے بال مبارک پر جادو کیا تھا اور جادو کا سامان مدینہ منورہ کے ایک ویران کنوئیں میں دفن کیا گیا تھا اور مسلم شریف کی روایت میں آپ پر جادو کیے جانے کی تفصیل ان الفاظ میں بیان فرمائی گئی ہے: ((و عن عائشة قالت سحر رسول الله صل ۲ حتی انه ليخيل اليه انه فعل الشئ وما فعله حتى اذا كان ذات يوم عندي دُعا الله و دعاه ثم قال اشعرت يا عائشة ان الله قد افتاني فيما استفتيت جاءني رجلان جلس احدهما عند راسي والاخر عند رجلي ثم قال احدهما لصاحبه وما وجع الرجل قال مطبوب قال ومن طبه قال لبید بن الاعصم اليهودی قال فيما ذا قال في مشط و مشاطة وجف طلعة ذكر قال اين هوا قال في بئر دروان فذهب النبي صل ۲ في اناس في اصحابه الى البئر فقال هذه البئر التي اريتها و كان ماء ها نقاعة الحناء و كان نخلها رؤس الشياطين فاستخرجها))۔ [مسلم شریف باب السحر ص: ۳۵]

مذکورہ بالا روایت کا حاصل بھی یہی ہے کہ آپ پر قبیلہ بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا تھا آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے بتلایا گیا ہے اس طرح سے کہ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا پاؤں کے پاس بیٹھا تھا ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کو (یعنی مجھے) کیا مرض ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان کو جادو ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کہ کنگھی سے جھڑتے ہیں یا زکھور کے غلاف میں اور قبیلہ ذی اروان کے کنوئیں میں وہ جادو کی اشیاء دفن ہیں (خلاصہ) بہر حال جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے اور اس کی بہت سی تاثیرات ہیں اور جادو کرنا اور کرنا حرام ہے۔ بہر حال رسول کریم ﷺ پر جادو کیا گیا اور رسول کریم ﷺ کو وحی کے ذریعہ اس کی پوری تفصیل سے مطلع فرمادیا اور اسی وقت سورہ ناس اور سورہ فلق نازل ہوئیں ان دونوں سورت میں گیارہ آیات کریمہ ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ مذکورہ سورہ کی ایک ایک آیت کریمہ پڑھ کر پھونک مارتے جس کی وجہ سے وہ گرہ کھلتی چلی جاتی اور سب سے آخری گرہ کھلتے ہی آپ بالکل شفا یاب ہو گئے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ محدث دارالعلوم فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ پر جادو کا اثر معمولی ہوا تھا اور وہ اثر یہ ہوا تھا کہ آپ کے مزاج میں اس زمانہ میں بھول آگئی تھی یعنی آپ جو کام نہیں کرتے تھے تو اس کے بارے میں یہ خیال میں آتا کہ میں نے وہ کام کر لیا ہے اور جو کام کر لیا کرتے تھے تو اس کے بارے میں یہ خیال ہوتا کہ میں نے وہ کام نہیں کیا۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں تفسیر ابن کثیر حاشیہ حضرت مولانا سید انظر شاہ مدظلہ بیان سورہ ناس)۔

۱۸۹۸: مَا يَفْعَلُ مَنْ تَعَرَّضَ لِمَالِهِ

باب: اگر کوئی شخص مال لوٹنے لگ جائے تو کیا کیا جائے؟

۴۰۸۸: حضرت قابوس بن مخارق سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور دریافت کرنے لگا کہ اگر کوئی شخص میرا مال دولت مجھ سے چھین لینے کے لئے آجائے تو اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے اس سے فرمایا: تم کو چاہیے کہ اس کو خدا کا خوف دلانا چاہیے۔ اس نے کہا کہ اگر وہ شخص خوف خداوندی اختیار نہ کرے یعنی نہ ڈرے تو آپ نے فرمایا: ارد گرد کے مسلمانوں کی مدد حاصل کرنا چاہیے۔ اس نے پھر کہا کہ اگر اس جگہ مسلمان موجود نہ ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟ اس پر آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں حاکم وقت سے کہنا چاہیے۔ یہ بات سن کر اس شخص نے کہا اگر وہاں سے حاکم بھی فاصلہ پر ہو؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں اپنے جان و مال کے لیے تم کو جنگ کرنا چاہیے اگر تم حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے تو تم شہید ہو جاؤ گے ورنہ تم اپنا مال دولت بچالو گے۔

۴۰۸۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص ظلم سے میرا مال دولت لینے کے لئے آجائے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: اس شخص کو خدا کی قسم دینا چاہیے۔ اس نے کہا: اگر وہ شخص یہ بات نہ مانے تو کیا کرنا چاہیے؟ اس پر آپ نے فرمایا: اُس کو دوبارہ اللہ کی قسم دینا چاہیے۔ اس نے پھر عرض کیا: اگر وہ جب بھی نہ مانے تو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں اس شخص سے جنگ کرو اگر تم قتل کر دیئے گئے تو تم جنت میں داخل ہو گے اور اگر وہ (ظالم) مارا گیا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

۴۰۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر کوئی ظلم سے میرا مال دولت لینے آئے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے

۴۰۸۸: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفُ ابْنِ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَسَمِعْتُ سُفْبَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا نَبِيَّ فَيُرِيدُ مَالِي قَالَ ذَكْرَهُ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مِنْ حَوْلِكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَوْلِي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ فَإِنْ نَأَى السُّلْطَانُ عَنِّي قَالَ قَاتِلْ دُونَ مَالِكَ حَتَّى تَكُونَ مِنْ شُهَدَاءِ الْآخِرَةِ أَوْ نَمْنَعَ مَالَكَ۔

۴۰۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَو بْنِ قَهْمِدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عُذِيَ عَلَيَّ مَالِي قَالَ فَانْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَإِنْ قُتِلْتَ فَبِئْسَ الْجَنَّةِ وَإِنْ قُتِلْتَ فَبِئْسَ النَّارِ۔

۴۰۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ قَهْمِدِ بْنِ مُطَرِّفٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ عُذِيَ عَلَيَّ مَالِي قَالَ فَاَنْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَاَنْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَاَنْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَإِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ وَإِنْ قُتِلْتَ فَفِي النَّارِ۔

فرمایا: اس کو اللہ کی قسم دے دو۔ اس نے عرض کیا: اگر وہ نہ مانے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: تم پھر اس کو خدا کی قسم دے دو۔ اس نے کہا کہ اگر وہ یہ نہ مانے۔ آپ نے فرمایا: پھر تم کو تو ایسی صورت میں اس سے جھگڑا کرنا چاہیے (بشرطیکہ کسی فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو) اور ایسی صورت میں اگر تم قتل کر دیئے گئے تو تم جنت میں داخل ہو گے اور اگر وہ شخص قتل ہو گیا تو وہ دوزخ رسید ہوگا۔

۱۸۹۹: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ

۴۰۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

باب: اگر کوئی اپنے مال کے دفاع میں مارا جائے

۴۰۹۱: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے لڑے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْبَعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ أَبِي يُونُسَ الْقُسَيْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۴۰۹۲: حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے جنگ کرے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۳: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْهَذَلِ قَالَ حَدَّثَنَا غَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ مَظْلُومًا فَلَهُ الْجَنَّةُ۔

۴۰۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے ظلم سے مارا جائے تو اس کے لئے جنت ہے۔

۴۰۹۴: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْهَذَلِ قَالَ حَدَّثَنَا غَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۴۰۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے کے لئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَسَنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَهُوَ شَهِيدٌ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ سَعِيرِ بْنِ الْخُمُسِ۔

۴۰۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی شخص کا مال دولت کوئی شخص ناحق طریقہ سے حاصل کرنا چاہے اور وہ شخص (یعنی مال کا مالک مال کی حفاظت کے لیے) لڑے اور مارا جائے تو وہ شہید ہوگا۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور ٹھیک پہلی روایت ہے۔

۴۰۹۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۴۰۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ قُتَيْبَةُ وَ اللَّفْظُ لَا إِسْحَاقَ قَالَا أَنْبَأَنَا سَفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۴۰۹۷: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے (یعنی مال دولت کے تحفظ) میں شہید ہو گیا تو وہ شخص شہید ہے۔

۴۰۹۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۴۰۹۸: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مال (کی حفاظت) کے لیے لڑے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۴۰۹۹: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لیے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

۴۱۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلَمَتِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِيثُ الْمُؤَمَّلِ خَطَأٌ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ۔

۴۱۰۰: حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ظلم سے مارا (قتل کیا) جائے تو وہ شخص شہید ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت درست ہے اور پہلی روایت جس کو راوی مؤمل نے روایت کیا ہے، خطا ہے۔

شہید کی اقسام:

شریعت میں شہید کی دو اقسام ہیں ایک تو شہید حقیقی دوسرے شہید حکمی پہلی قسم کا شہید وہ شہید ہے جو کہ میدان جہاد میں شہید ہو اس کا حکم یہ ہے کہ بغیر غسل و کفن کے ان ہی کپڑوں میں اس کو دفن کر دیا جائے اور قیامت کے روز وہ شہید بارگاہ خداوندی میں اسی حال میں پیش ہوگا (یعنی زخمی حالت میں) دوسری قسم شہید حکمی کی ہے۔ یعنی وہ شخص جو کہ حکم کے اعتبار سے شہید ہے جیسا کہ پیٹ کے مرض میں مرنے والا شخص یا ڈوب کر مرنے والا شخص وغیرہ وغیرہ جیسا کہ حدیث میں ہے: ((المبطلون شہید والغریق شہید)) [الحدیث]

اور جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں ہے کہ مال کی اور نفس کی حفاظت کرتے کرتے مرنے والا شخص شہید ہے اور سب سے زیادہ جامع تعریف شہید حکمی کی یہی ہے جو کہ مذکورہ بالا حدیث نمبر ۴۱۰۰ میں مذکور ہے یعنی جو شخص ناحق مارا جائے وہ شہید ہے۔ مزید تفصیل کیلئے کتاب احکام شہید میں ملاحظہ فرمائیں۔

باب: جو شخص اہل و عیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی ۱۹۰۰: مَنْ قَاتَلَ دُونَ

شہید ہے

أَهْلِهِ

۴۱۰۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَقَتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُونَ دِمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

۴۱۰۱: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لئے لڑے پھر وہ (مال و جان کی حفاظت کرتے کرتے) قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے اسی طرح جو شخص اپنی جان بچانے کے لئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے اہل و عیال کے لئے لڑے وہ بھی شہید ہے۔

باب: جو شخص اپنا دین بچاتے یعنی دین کی حفاظت کرتے ۱۹۰۱: مَنْ قَاتَلَ دُونَ

ہوئے مارا جائے وہ شخص شہید ہے

دِينِهِ

۴۱۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۴۱۰۲: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لئے (یعنی مال کی حفاظت کرتے کرتے) قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے مال بچوں یعنی اپنے اہل و عیال (کی حفاظت) کے لئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے دین کے لئے مارا جائے وہ شہید

ہے اور جو شخص اپنی جان (بچانے) کے لیے قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔

مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

باب: جو شخص ظلم دور کرنے کے لئے جنگ کرے؟

۴۱۰۳: حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سید بن مقرن کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ظلم سے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے (یعنی اس پر ظلم کوئی کرے اور وہ ظلم دور کرتے مڑتے جان دے دے تو وہ شہید کے حکم میں ہے)۔

۱۹۰۲: مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَظْلَمَتِهِ

۴۱۰۳: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو بِإِسْنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ عَنْ مُطْرِفٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سُؤَيْدِ بْنِ مَقْرِنٍ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلَمَتِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ۔

باب: جو کوئی تلوار نکال کر چلانا شروع کرے اس

سے متعلق

۱۹۰۳: مَنْ شَهَرَ سَيْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ

فِي النَّاسِ

۴۱۰۴: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میان سے تلوار نکالے پھر اس کو لوگوں پر چلائے تو اس کا خون ہدر (یعنی ضائع) ہے (یعنی ایسی صورت میں کوئی شخص اس کو قتل کر دے تو دیت یا قصاص کچھ لاگو نہیں ہوگا)۔

۴۱۰۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَهَرَ سَيْفَهُ ثُمَّ وَضَعَهُ قَدَمُهُ هَذَرَ۔

۴۱۰۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهَذَا الْإِسْنَانِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۴۱۰۶: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ہتھیار اٹھائے پھر تلوار چلائے تو اس کا خون ہدر (یعنی ضائع) ہے۔

۴۱۰۶: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهُ قَدَمُهُ هَذَرَ۔

۴۱۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے اوپر ہتھیار اٹھائے وہ ہمارے میں سے نہیں ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان پر ہتھیار اٹھانے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہوگا)۔

۴۱۰۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ قَالَ أَنَا ابْنُ أَبِي وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَيُونُسُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

تکفیر کے اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں دائرہ اسلام سے خارج ہونے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے وہ بطور شدت اور سخت معصیت ہونے کے ہے گویا کہ اس نے کفریہ فعل کا ارتکاب کیا بہر حال ایسا شخص شرعاً فاسق اور فاجر ہے۔ سخت گناہ گار ہے لیکن اس پر اسلام کے ہی احکام جاری ہوں گے۔ کتاب شرح فقہ اکبر میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے اور اردو میں حضرت جد المکرّم مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ نے تکفیر کے اصول میں تفصیل بیان فرمائی ہے یہ رسالہ جواہر الفقہ جلد اول کے ساتھ ہے۔

۴۱۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبِيَّةٍ فِي تَرْبِئَتِهَا فَفَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ بِالْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُمَيَّةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدٍ الْعُحَلِيِّ الطَّائِي ثُمَّ أَحَدَ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبْتُ فَرَيْسُ وَالْأَنْصَارُ وَقَالُوا يُعْطَى صَنَادِيدُ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدْعُنَا فَقَالَ إِنَّمَا اتَّأَلَفَهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَانِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِيءُ الْوَجْنَتَيْنِ كَتَّ اللَّحْيَةَ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللَّهَ قَالَ مَنْ يُطِيعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتَهُ أَبِأَمْنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ فَمَنْعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضُنْطِيءٍ هَذَا قَوْمًا يَخْرُجُونَ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مَرُوقٌ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ أَهْلَ الْأَوْتَانِ لِيْنِ أَنَا أَذْرُكُهُمْ لَا قَتْلَنَهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

۴۱۰۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ملک یمن سے نبی کی خدمت اقدس میں سونا بھیجا جو کہ مٹی کے اندر تھا (وہ سونا ابھی تک میلا تھا اس کی صفائی نہیں ہوئی تھی) آپ نے اس کو تقسیم فرما دیا اقرع بن حابس اور قبیلہ بنی شجاع میں سے ایک شخص کو اور حضرت عنبسہ بن بدر فزاری اور حضرت علقمہ بن علایہ عامری اور قبیلہ بنی کلاب کے ایک آدمی کو اور حضرت یزید خیل طائی اور قبیلہ بنی نبھائی کے ایک شخص کو۔ یہ دیکھ کر قریش اور انصار کے حضرات غصہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ نجد کے حضرات کو تو عطا فرماتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا: میں ان کے دلوں کو ملاتا ہوں کیونکہ وہ نو مسلم ہیں اور تم تو پرانے مسلمان ہو۔ اس دوران ایک آدمی حاضر ہوا اس کی آنکھیں اندر کو تھیں اور اس کے رخسار بھرے ہوئے تھے اور دائرہ گھنی تھی اور اس کا سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے عرض کیا: اے محمد! تم خدا کا خوف کرو۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی کون فرما نبرداری کرے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں؟ اللہ عزوجل نے مجھ کو زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم لوگ مجھ پر اعتماد نہیں کرتے ہو۔ اس دوران ایک شخص (عمر رضی اللہ عنہ) نے گزارش کی جو کہ ان ہی لوگوں میں سے تھا اس کے قتل کرنے کی۔ جس وقت وہ شخص پشت موڑ کر چل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی نسل میں سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن کریم اُن کے حلق کے نیچے تک نہیں جائے گا۔ وہ لوگ دین سے اس طریقہ سے نکل جائیں گے کہ جس طریقہ سے تیر جانور میں سے صاف نکل جاتا ہے اور تیر جانور کے آر پار ہو جاتا ہے اس میں کچھ نہیں بھرتا۔ اسی طرح ان لوگوں میں بھی دین کا کچھ نشان نہ ہوگا

وہ لوگ مسلمان کو قتل (تک) کریں گے اور وہ لوگ بت پرست لوگوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو ان کو اس طرح سے قتل کر دوں کہ جس طرح سے قوم عاد کے لوگ قتل ہوئے۔

خلاصۃ الباب مذکورہ بالا حدیث میں جن لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ خوارج ہیں جن کا ظاہر اور تھا اور باطن کچھ اور گویا کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں ظاہر ہوئے اور بظاہر وہ اپنے آپ کو بہت بڑا متقی پرہیزگار خوف خدا رکھنے والے دین دار ثابت کرنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کرنے تاکہ لوگ سمجھیں کہ دنیا میں ایمان والے بس یہی لوگ ہیں ان سے زیادہ کوئی بھی دین دار نہیں ہو سکتا لیکن ان کا باطن اس کے بالکل برعکس تھا یعنی کہ اندر سے بے ایمان تھے اور اوپر سے مؤمن کامل ظاہر کرتے تھے مذکورہ حدیث کی طرح کا مضمون حدیث کی کتاب سنن ابن ماجہ شریف میں بھی مذکور ہے اور علماء حدیث نے اس حدیث کا مصداق خوارج کو بتایا ہے جنہوں نے آگے چل کر مسلمانوں کی جماعت کے ٹکڑے کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ (جامی)

۳۱۰۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو کہ نوعمر اور احمق ہوں گے وہ لوگ ظاہر میں آیات قرآنی تلاوت کریں گے (یا مراد یہ ہے کہ وہ لوگ دوسروں کی خیر خواہی کی باتیں کریں گے) لیکن ان کے حلق سے ایمان نیچے نہیں اترے گا اور وہ لوگ دین سے اس طریقہ سے نکل جائیں گے جس طریقہ سے کہ نشانہ سے تیرا پار نکل جاتا ہے جس وقت تم ان لوگوں کو دیکھو تو تم ان کو قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل کرنے میں قیامت کے دن اجر و ثواب ہے۔

۳۱۱۰: حضرت شریک بن شہاب سے روایت ہے کہ مجھ کو تمنا تھی کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کروں اور ان سے خوارج کے حالات دریافت کروں۔ اتفاق سے میں نے عید کے دن حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان کے چند احباب کے ساتھ ملاقات کی میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ خوارج کے متعلق سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کان سے سنا ہے اور میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

۳۱۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا بُجَاوَزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۳۱۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بِالْبَصْرَةِ الْحَرَّابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِيِّ بْنِ قَبِيْسٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ أَتَمَتَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيتُ أَبَا بَرْزَةَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَذْنِي وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنِي

أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ
فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ وَلَمْ
يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ يَا
مُحَمَّدُ مَا عَذَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومٌ
الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَيْضَانِ فَعَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ وَاللَّهِ لَا تَجِدُونِ بَعْدِي رَجُلًا
هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ
كَانَ هَذَا مِنْهُمْ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ قَرَأَتِهِمْ
يَسْرِقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَسْرِقُ السَّهْمُ مِنَ الرِّمَّةِ
يَسِيمُهُمُ الصَّحِيلِيُّ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى
يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ فَإِذَا
لَقِبْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ شَرِيكَ ابْنِ
شِهَابٍ لَيْسَ بِذَلِكَ الْمَشْهُورُ -

اقدس میں کچھ مال آیا آپ نے وہ مال ان حضرات کو تقسیم فرمادیا جو کہ
دائیں جانب اور بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے اور جو لوگ پیچھے کی
طرف بیٹھے تھے ان کو کچھ عطا نہیں فرمایا۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص
کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے محمد ﷺ آپ نے مال انصاف سے تقسیم
نہیں فرمایا وہ ایک سانولے (یعنی گندی) رنگ کا شخص تھا کہ جس کا سر
منڈا ہوا تھا اور وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا یہ بات سن کر آپ بہت
 سخت ناراض ہو گئے اور فرمایا: خدا کی قسم! تم لوگ میرے بعد مجھ سے
بڑھ کر کسی دوسرے کو (اس طریقہ سے) انصاف سے کام لیتے ہوئے
نہیں دیکھو گے۔ پھر فرمایا: آخر دور میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے یہ آدمی
بھی ان میں سے ہے کہ وہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن
کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگ دائرہ اسلام سے اس
طریقہ سے خارج ہوں گے کہ جس طریقہ سے کہ تیر شکار سے پار ہو جاتا
ہے انکی نشانی یہ ہے کہ وہ لوگ سر منڈے ہوئے ہوں گے ہمیشہ نکلتے
رہیں گے یہاں تک کہ انکے پچھلے لوگ دجال ملعون کے ساتھ نکلیں
گے۔ جس وقت تم ان لوگوں سے ملاقات کرو تو ان کو قتل کر ڈالو۔ وہ
لوگ بدترین لوگ ہیں اور تمام مخلوقات سے برے انسان ہیں۔

سچا مسلمان:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خود کو مسلمان کہنے سے کوئی شخص کامل درجہ کا مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ
اسلام کے تقاضہ کو پورا نہ کرے اور اسلام اس کی زندگی کے ہر شعبہ میں محسوس نہ ہو پاک دامن و دیانت داری اور سچائی اور احکام الہیہ
کی پابندی تمام اہل اسلام کے لیے لازم ہے اگر کسی شخص کی زندگی میں مذکورہ بالا اوصاف نہ پائے جائیں تو صرف ظاہری عبادت
بجالانے سے کامل درجہ کا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اکابر کی اس موضوع پر تفصیلی کتب میں ان کا مطالعہ فرمائیں۔
حدیث بالا سے ہر صاحب عقل و دانش یہ جان سکتا ہے کہ محض خود کو مسلمان کہنے والا شخص ہی کامل مؤمن نہیں ہو سکتا بلکہ
دین اسلام کے جتنے بھی تقاضے ہیں ان کو پورا کرنا تمام شعبہ ہائے زندگی میں اس عمل دین اسلام پر ہو اور حقوق اللہ حقوق العباد
سب کو ان کے حق کے مطابق ادا کرتا ہو پاک دامن و دیانت داری اس کا شعار ہو جس سے متاثر ہو کر باقی لوگ بھی اسلام
پر کار بند ہوں اخلاقیات میں بدرجہ اتم احکامات الہیہ کی کما حقہ پابندی مذکورہ اوصاف کے حامل کو ایماندار کہنے والا ہر شخص ہو گا نہ اس
آدمی کو خود کہنا پڑے کہ میں ایماندار ہوں اور صحیح طور پر مسلمان ہوں عمل سے ہر بات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ (جامی)

باب: مسلمان سے جنگ کرنا

۳۱۱۱: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان سے لڑنا کفر ہے اور اس کو گالی دینا فسق یعنی بدترین گناہ (اور گناہ کبیرہ) ہے۔

۱۹۰۴: قِتَالُ الْمُسْلِمِ

۳۱۱۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ۔

۳۱۱۲: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۳۱۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔

۳۱۱۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۳۱۱۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ فَقَالَ لَهُ أَبَا يَا أَبَا إِسْحَاقَ أَمَا سَمِعْتَهُ إِلَّا مِنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ بَلْ سَمِعْتُهُ مِنَ الْأَسْوَدِ وَهَبِيرَةَ۔

۳۱۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۳۱۱۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الرَّغَوَاءِ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔

۳۱۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو برا کہنا فسق ہے (یعنی اس حرکت سے انسان فاسق و فاجر بن جاتا ہے) اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۳۱۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ يَحْدَثُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔

۳۱۱۶: حضرت شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حماد سے کہا کہ میں نے حضرت منصور اور حضرت سلیمان اور حضرت زبیر سے وہ سب

۳۱۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ سَمِعْتُ

حضرت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابووائلؓ سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو برا کہنا فسوق (شدید درجہ کا گناہ) ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ تم کس پر تہمت لگا رہے ہو منصور پر یا زبید پر یا سلیمان پر۔ انہوں نے فرمایا: نہیں لیکن میں تہمت لگاتا ہوں حضرت ابووائلؓ پر کہ انہوں نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے سنی۔

۴۱۱۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔ حضرت زبید نے کہا کہ میں نے حضرت ابووائلؓ سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

۴۱۱۸: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۲۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ مؤمن سے لڑنا کفر اور اسے گالی دینا گناہ ہے۔

باب: جو شخص گمراہی کے جھنڈے کے نیچے

جنگ کرے؟

۴۱۲۱: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص فرمانبرداری سے خارج ہو جائے اور وہ جماعت سے نکل جائے الگ ہو جائے پھر وہ شخص مر جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور جو کوئی میری امت پر نکلے نیک اور برے تمام کو قتل

مَنْصُورًا وَ سَلِيمًا وَ زُبَيْدًا يُحَدِّثُونَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ مَنْ تَتَّبَعَهُمُ اتَّبَهُمْ مَنْصُورًا اتَّبَهُمْ زُبَيْدًا اتَّبَهُمْ سَلِيمًا قَالَ لَا وَلَكِنِّي اتَّبَهُمْ أَبَا وَائِلٍ۔

۴۱۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ۔

۴۱۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ۔

۴۱۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدِ اللَّهِ ﷺ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ۔

۴۱۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَ سَبَابُهُ فُسُوقٌ۔

۱۹۰۵: التَّغْلِيظُ فِيمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ

عَمِيَّةٍ

۴۱۲۱: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَ قَارَقَ

کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے اقرار ہو وہ اقرار نہ کرے تو وہ شخص مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور جو گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑائی کرے یا لوگوں کو عصبيت کی طرف بلائے یا اس کا غصہ تعصب کی وجہ سے ہو (نہ کہ اللہ عزوجل کے واسطے) پھر قتل کیا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی جیسی ہوگی۔

۴۱۲۲: حضرت جناب ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بے راہ جھنڈے کے نیچے (یعنی اندھا دھند بغیر سوچے سمجھے غیر شرعی جنگ کے لیے) لڑے اپنی قوم کے تعصب سے وہ غصہ کرے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس روایت کی اسناد میں عمران جو کہ کوئی قوی راوی نہیں ہے۔ (عمران سے مراد عمران قطان راوی ہے)۔

الْجَمَاعَةُ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَقِي لِدَى عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَأْيَةٍ عَمِيَّةٍ يَدْعُو إِلَى عَصِيَّةٍ أَوْ يَغْضِبُ لِعَصِيَّةٍ فَقَتِلَ فَقِتْلَةً جَاهِلِيَّةً۔

۴۱۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْثَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مِجَلٍّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَأْيَةٍ عَمِيَّةٍ يُقَاتِلُ عَصِيَّةً وَيَغْضِبُ لِعَصِيَّةٍ فَقَتَلَتْهُ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

تعصب کی موت:

شریعت مطہرہ میں تعصب کی موت کا مطلب یہ ہے کہ ظلم پر مدد کرنے کے لئے جنگ کرے جبکہ ہر وہ جنگ کہ جس کی بنیاد تعصب پر ہو وہ تو خود ظلم ہے اس کو اسلام کی جنگ کہنا بالکل بے اصل ہے اور دین کے لئے جنگ کرنے کا مقصد ہبہ قسم کے ظلم کو ختم کرنا ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کی غرض سے اور دین الہی کی بقاء کے لئے جو جنگ لڑی جائے اور اسی پر اگر جان دے دی جائے مقصد دین کی بقاء اور ظلم کا ختم کرنا ہو تو اس کو شرعی جہاد کہتے ہیں لیکن تعصب کے لئے اپنے آپ کو بہادر غازی یا شہید کہلانے اور مجاہد ثابت کرنے کے لئے لڑی ہوئی جنگ خود وبال جان ہے دنیا میں اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ (جامی)

۱۹۰۶: تَحْرِيمُ الْقَتْلِ

باب: مسلمان کا خون حرام ہونا
۴۱۲۳: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اٹھائے اور دوسرا بھی ساتھ ہی ہاتھ اٹھائے تو دونوں کے دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں پھر جس وقت قتل کیا تو دوزخ میں گر جائیں گے (الا یہ کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے کی نیت سے ہتھیار اٹھائیں) اور اگر ایک نے ہتھیار اٹھایا اور دوسرے شخص نے نہیں اور ایک نے دوسرے کا دفاع کیا تو ہتھیار اٹھانے والا (پہل کرنے والا) دوزخ میں جائیگا۔

۴۱۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْصُورٌ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسَارَ الْمُسْلِمُ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ بِالسِّلَاحِ فَهَمَّا عَلَى جُرُفٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَهُ خَرَا جَمِيعًا فِيهَا۔

۴۱۲۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُنْصَوِّرٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ إِذَا حَمَلَ الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ السِّلَاحَ أَخَذَهُمَا عَلَى الْأَخْرِ فَهُمَا عَلَى جُوفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا الْأُخْرَى فَهُمَا فِي النَّارِ۔

۴۱۲۴: حضرت ابوبکر حبیبیؓ نے فرمایا: جس وقت دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں پھر جس وقت ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے (قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں اس وجہ سے داخل ہوگا کہ اس نے ایک مسلمان کا قتل کیا اور مقتول اس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا کہ اس کی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنے کی تھی لیکن اتفاق سے مقتول کا داؤ نہ چلا اور قاتل کا وار کارگر ہو گیا)۔

۴۱۲۵: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَزِيدَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

۴۱۲۵: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمان تلواریں (بندوق، پستول، چاقو وغیرہ) لے کر برسر پیکار ہو جائیں تو دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں داخل ہوگا (یہ تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن جو شخص قتل ہوا ہے تو وہ کس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کی نیت اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی (واضح رہے کہ اس کے بعد آنے والی روایت میں ہے کہ وہ شخص اپنے ساتھی کے قتل پر حریص تھا یعنی کہ وہ جلدی سے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا لیکن خود ہی قتل ہو گیا)

۴۱۲۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هُرُونَ قَالَ أَبَانَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

۴۱۲۶: حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ایک دوسرے کو قتل کر دے تو دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۲۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ الْمِصْبِصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَاجَعَا الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا يُرِيدُ قَتْلَ صَاحِبِهِ فَهُمَا فِي النَّارِ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى

۴۱۲۷: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کے قتل کا ارادہ رکھتا ہو تو دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! قاتل کا دوزخ میں جانا سمجھ میں آتا ہے لیکن مقتول کیونکر دوزخ میں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بھی تو اپنے ساتھی

قَتَلَ صَاحِبِهِ۔

کے قتل پر حریص تھا۔

۴۱۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرِو بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ۔

۴۱۲۸: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۲۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا تَوَاجَعَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بِالْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

۴۱۲۹: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! قاتل تو دوزخ میں جائے گا (یہ تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن مقتول کیونکر دوزخ میں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مقتول بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

۴۱۳۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَيُّوبَ وَ يُونُسَ وَالْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ۔

۴۱۳۰: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَاجَعَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بِالْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

۴۱۳۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمان تلواریں لے کر برسر پیکار ہو جائیں تو دونوں دوزخ میں داخل ہو گئے۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں داخل ہوگا لیکن جو شخص قتل ہوا ہے تو وہ کس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کی نیت اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی۔

۴۱۳۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدٍ

۴۱۳۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد کافر نہ

ابنِ مُحَمَّدٍ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا
يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔
بن جانا کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی گردن مارے (یعنی ایک دوسرے
کے خلاف جنگ کی ابتداء کر ڈالو اور ہر وقت آپس ہی میں برسرِ پیکار
رہو)۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث نمبر ۴۱۳۱ میں جو فرمایا گیا ہے کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا محدثین نے اس کا مفہوم متعدد
طریقہ سے تخریر فرمایا ہے: (۱) اس جگہ وہ لوگ مراد ہیں جو کہ کسی کے ناحق خون کو حلال سمجھیں تو ظاہر ہے کہ وہ کافر ہیں (۲) یا تو اس
جگہ کفر سے مراد ناقدری اور ناشکری ہے (۳) یا اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا شخص کفر سے قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں
ہے: ((مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَقَدْ كَفَرَ)) یعنی نماز چھوڑ دی تو اُس نے کفر کیا (۴) یا مراد یہ ہے کہ یہ حرکت کفار کی ہے (۵) یا
مراد یہ ہے کہ یعنی تم لوگ یہ حرکت کر کے کافر نہ بن جانا بلکہ ہمیشہ دین اسلام پر قائم رہنا (۶) کفر سے مراد تکفر یعنی ہتھیار پہننا
مراد ہے یا مطلب یہ ہے کہ یہ حرکت کر کے ایک دوسرے کو کافر نہ بناؤ پھر ایک دوسرے کو قتل کرو۔ یہ تفصیل زہر الربی حاشیہ سنن
نسائی میں مذکور ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو: لَا تَصِيرُوا كُفَّارًا أَيِ كَالْكُفَّارِ يَضْرِبُ اسْتِيفَانًا بَيَانُ صُرُورِهِمْ
كَالْكُفْرَةِ أَوِ الْمَرَادِ لَا تَرْتَدُّ وَ عَنِ الْإِسْلَامِ إِلَى مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ عِبَادَةِ الْأَصْنَامِ حَالِ كُونِكُمْ كُفَّارًا
صَارًا بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَالْأَوَّلُ أَقْرَبُ (سندی حاشیہ سنن ج ۲ ص ۱۷۶)

۴۱۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ
الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي
الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ
رِقَابَ بَعْضٍ لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَنَائِهِ أَبِيهِ وَلَا جَنَائِهِ
أَخِيهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ
مُرْسَلٌ۔
۴۱۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی
گردن مارو (یعنی ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھاؤ اور ایک
دوسرے کو قتل کرو) اور کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی کے جرم کے بدلہ
(یعنی دوسرے کے جرم کی پاداش میں) نہیں ماخوذ ہوگا (بلکہ ہر ایک
شخص اپنے جرم اور گناہ کی خود سزا پائے گا) حضرت امام نسائی رحمہ اللہ
نے فرمایا: یہ روایت خطا ہے اور صحیح مرسل ہے۔

۴۱۳۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا
أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا
يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ
بِجَرِيرَةِ أَبِيهِ وَلَا بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ۔
۴۱۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری وفات کے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک
دوسرے کی گردن مارو (یعنی ناحق ایک دوسرے کا قتل کرو) اور
(قیامت کے دن) کوئی اپنے باپ بھائی کے جرم کے بدلہ ماخوذ نہ ہو
(بلکہ ہر شخص سے اس کے عمل کے مطابق گرفت ہوگی) (تشریح
سابقہ روایت میں گزر چکی)

۴۱۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ
۴۱۳۵: حضرت مسروق سے مرسل روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اس طریقہ سے نہ پاؤں کہ تم لوگ میرے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا الْفَيْتُكُمْ تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ لَا يُوْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيرَةٍ آيِدٍ وَلَا بِجَرِيرَةٍ آخِيَةٍ هَذَا الصَّوَابُ۔

بعد کافر ہو جاؤ آخر تک حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ روایت ٹھیک ہے (یعنی قابل عمل ہے)

۴۱۳۶: أَخْبَرَنِي إِبرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا مُرْسَلٌ۔

۴۱۳۶: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۴۱۳۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضَلَالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۷: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی ایک دوسرے کا ناحق قتل کرو)۔

۴۱۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرِّجٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرَّارَةَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا لَمِيَ حُجَّةَ الْوُدَّاعِ اسْتَنْصَتَ النَّاسَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۸: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجتہ الوداع میں لوگوں کو خاموش فرمایا پھر ارشاد فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی باہمی قتل و قتال کرو)۔

خلاصہ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو فعل کفارہ کہا گیا ہے کہ تم بھی کفار کی مانند نہ ہو جانا اس حضرات محدثین نے کئی توجیہات بیان کی ہیں ان سب کا حاصل یہی ہے کہ کفار جیسی حرکت نہ کرنا گویا کہ اسلام میں ہر مسلمان کی بہت ہی قدرو منزلت ہے اور ہر مومن و مسلمان اللہ کے نزدیک بہت قیمتی ہے اور قتل کا فعل اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی ناپسند ہے اور ہر مسلمان اپنے ہر مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور قتل جیسا گھناؤنا فعل کفار تو کر سکتے ہیں مگر مسلمان نہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ تم کفار جیسی حرکت نہ کرنا کیونکہ تمہارا یہ فعل کفار کے فعل کے مشابہ ہو گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی امتی کا کوئی فعل بھی کفار جیسا دیکھنا پسند نہیں فرماتے اور قتل تو ایک بڑا ظلم والا فعل ہے اس لئے آپ نے اس قبیح ترین فعل سے منع فرمایا۔

(جامی)

۴۱۳۹: أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ
قَالَ بَلَغَنِي أَنَّ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَنْصِبِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا
الْفَيْتَكُمْ بَعْدَ مَا أَرَى تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا
يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ -

۴۱۳۹: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے لوگوں کو خاموش کرا لو پھر فرمایا: دیکھ لو میں تم لوگوں کو نہ پاؤں اسکے بعد (مراد قیامت کا دن ہے) کہ تم لوگ میرے بعد کافر ہو جاؤ اور ایک دوسرے کی گردن مارو۔

(محرر کتاب) (معارف)

بجملہ کتاب المعارف پبل ہوئی

(۳۸)

اول کتاب قسم الفنی

فنی تقسیم کرنے سے متعلق احادیث مبارکہ

۴۱۴۰: حضرت یزید بن ہرمل سے روایت ہے کہ نجدہ حروری (نامی شخص جو کہ خوارج کا سردار تھا) جس وقت وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنہ میں نکلا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس اس نے کہلوایا کہ ذوی القربی کا حصہ کن لوگوں کو ملنا چاہیے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ حصہ تو ہمارا ہے جو کہ رسول کریم ﷺ سے رشتہ داری رکھتے ہیں اور آپ نے ان کو ان ہی لوگوں میں تقسیم فرمادیا (یعنی قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو مطلب میں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ دینا چاہا تھا کہ وہ ہمارے حق سے کم دیتے تھے تو ہم نے وہ نہیں لیا انہوں نے کہا تھا کہ ہم رشتہ داری کرنے والے کی بددکریں گے اور ان میں جو شخص مقروض ہوگا اس کا قرضہ ادا کریں گے اور جو غریب اور نادار ہوگا ہم اس کو دیں گے اور اس سے زیادہ دینے سے ان لوگوں نے انکار کر دیا۔

۴۱۴۱: حضرت یزید بن ہرمل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجدہ حروری (نامی شخص) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط تحریر کیا کہ (مال غنیمت اور مال فی میں) حصہ کس کو ملنا چاہیے؟ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف سے جواب لکھا کہ وہ حصہ ہم کو ملنا چاہیے جو کہ اہل بیت میں سے ہیں رسول کریم ﷺ نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے کہا تھا کہ میں اس حصہ میں سے نکاح کر دوں گا کہ جس کا نکاح نہیں ہوا اور جو شخص مقروض ہو تو اس کا قرضہ ادا کر دوں گا۔ ہم نے کہا کہ نہیں ہمارا حصہ ہم کو دے دو۔ انہوں نے نہیں مانا تو ہم نے ان پر ہی

۴۱۴۰: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ أَنَّ نَجْدَةَ الْحُرُورِيَّ جِئْتُ خَرَجَ لِي فِئْتَةُ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ هُوَ لَنَا لِقُرْبَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا شَيْئًا رَأَيْنَاهُ دُونَ حَقِّنَا فَأَبَيْنَا أَنْ نَقْبَلَهُ وَكَانَ الَّذِي عَرَضَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَبْعِنَ نَاكِحَهُمْ وَ يَقْضَى عَنْ غَارِمِهِمْ وَيُعْطَى فَقِيرَهُمْ وَأَبَى أَنْ يَزِيدَهُمْ عَلَى ذَلِكَ۔

۴۱۴۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هُرُونٍ قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمَزٍ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ هُوَ قَالَ يَزِيدُ ابْنُ هُرْمَزٍ وَأَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى نَجْدَةَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ كَتَبْتُ تَسْأَلُنِي عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ هُوَ وَهُوَ لَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ دَعَانَا إِلَى أَنْ يَنْكِحَ مِنْهُ

أَمَامَهُ صَدَقْتُ بِنِ عَمَلَانِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۴۱۴۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک اونٹ کے پاس آئے اور اس کے وہاں میں سے ایک ہال اپنی ۱۰۰ انگلیوں کے درمیان میں پکڑا پھر فرمایا: میرے لیے نے میں سے اس قدر بھی نہیں ہے اور نہ مگر پانچواں حصہ وہ بھی تم کو ہی (واپس) دے دیا جاتا ہے۔

۴۱۴۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بَعِيرًا فَأَخَذَ مِنْ سَنَامِهِ وَبَرَةً بَيْنَ اصْبَعَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنَ الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هَذِهِ إِلَّا الْخُمْسُ وَالْخُمْسُ مُرْدُودٌ فِيكُمْ۔

۴۱۴۷: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو نضیر کے مال اللہ عزوجل نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فے کے طور سے دے دیے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے ایک سال کا خرچہ حاصل فرماتے اور باقی گھوڑوں اور ہتھیاروں میں خرچہ فرماتے سامان جہاد میں سے۔

۴۱۴۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْنَى ابْنِ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَوْسٍ ابْنِ الْحَدَّثَانِ عَنْ عَمْرِو قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا آفَاءَ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يَوْجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْهَا قُوَّتَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكِرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

مال غنیمت اور مال فنی:

کفار سے حاصل کردہ مال دو طرح کے ہوتے ہیں ایک مال فنی اور ایک مال غنیمت۔ مال فنی اسے کہتے ہیں جو کہ بغیر کسی جنگ و جہاد کے کفار سے حاصل کیا گیا ہو اور مال غنیمت وہ مال ہے جو کہ جہاد اور جنگ کرنے کے بعد کفار چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوں یا کفار کے قتل کرنے سے میدان میں جو مال حاصل ہو لیکن مذکورہ بالا حدیث میں جس مال کا تذکرہ ہوا وہ مال فنی ہے۔ (جائی)

۴۱۴۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کے لئے جو کہ رسول کریم ﷺ نے صدقہ کا اور خیر کے مال کا پانچواں حصہ چھوڑا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے ترکہ کا کوئی وارث نہیں ہے بلکہ ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور اسی حدیث کے بموجب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ترکہ بھی نہیں دیا بلکہ جس طریقہ سے رسول کریم ﷺ بیویوں اور کنبہ کے لوگوں کو دیا کرتے تھے اسی طرح دیتے رہے۔

۴۱۴۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخُرَيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ صَدَقَتِهِ وَمِمَّا تَرَكَ مِنْ خُمْسٍ خَيْرٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ۔

۴۱۴۹: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ جو کچھ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: تم جو مال غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ذوی القربیٰ کا تو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی حصہ تھا یعنی اللہ کے لئے الگ کوئی حصہ نہیں تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حصہ میں سے لوگوں کو سواریاں دیتے نقد دیتے اور جس جگہ چاہے صرف اور خرچہ فرماتے اور جو دل چاہتا وہ خرچ فرماتے۔

۴۱۵۰: حضرت قیس بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بن محمد سے اس آیت کریمہ سے متعلق دریافت کیا: **وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ** تو انہوں نے فرمایا: یہ تو اللہ عزوجل کے کلام کا آغاز ہے جس طریقہ سے کہتے ہیں دنیا اور آخرت اللہ عزوجل کے لئے ہے لیکن اختلاف کیا ہے لوگوں نے دو حصوں میں ایک تو رسول کے حصہ میں اور دوسرے ذوی القربیٰ کے حصہ میں۔ بعض حضرات نے فرمایا رسول ﷺ کا حصہ رسول ﷺ کے خلیفہ کو ملنا چاہیے اور بعض حضرات نے فرمایا: ذوی القربیٰ کا حصہ رسول کریم ﷺ کے رشتہ داروں کو ملنا چاہیے (جس طریقہ سے کہ پہلے ملا کرتا تھا) اور بعض حضرات نے فرمایا: نہیں اب خلیفہ کے رشتہ داروں کو وہ حصہ ملنا چاہیے پھر آخر کار تمام حضرات کی رائے اس بات پر طے ہو گئی کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور سامان جہاد میں خرچہ کرنا چاہیے وہ اسی میں خرچہ ہوتا رہا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں۔

۴۱۵۱: حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت یحییٰ بن جزا سے دریافت کیا آیت کریمہ: **وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ** کے بارے میں تو میں نے عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کس قدر حصہ تھا انہوں نے کہا پانچویں حصہ کا یعنی کل مال کا بیسواں حصہ۔

۴۱۴۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ قَالَ أَنَبَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَى قَالَ خُمُسُ اللَّهِ وَ خُمُسُ رَسُولِهِ وَاحِدٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَحْمِلُ مِنْهُ وَيُعْطَى مِنْهُ وَيَصْعَهُ حَيْثُ شَاءَ وَيَصْنَعُ بِهِ مَا شَاءَ۔

۴۱۵۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى قَالَ أَنَبَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ قَالَ هَذَا مَفَاتِيحُ كَلَامِ اللَّهِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةُ لِلَّهِ قَالَ اخْتَلَفُوا فِي هَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَهْمُ الرَّسُولِ وَسَهْمُ ذِي الْقُرْبَى فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ الرَّسُولِ ﷺ لِلْخَلِيفَةِ مِنْ بَعْدِهِ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الرَّسُولِ ﷺ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ لَخْلِيفَةِ فَاجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ جَعَلُوا هَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكَانَا فِي ذَلِكَ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

۴۱۵۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ قَالَ أَنَبَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَارِيِّ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ خُمُسُ الْخُمُسِ۔

۴۱۵۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ قَالَ أُنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ سِئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَفِيهِ فَقَالَ أَمَّا سَهْمُ النَّبِيِّ ﷺ فَكَسَهُمْ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا سَهْمُ الصَّفِيِّ فَعَرَّةٌ تَخْتَارُ مِنْ أَيْ شَيْءٍ شَاءَ۔

۴۱۵۲: حضرت مطرف سے روایت ہے کہ حضرت شعبہ بنی سہم سے رسول کریم ﷺ کے حصہ کے متعلق دریافت کیا گیا اور آپ سے صفی سے متعلق دریافت کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کا حصہ تو ایک مومن کے حصہ کے بقدر ہی تھا اور صفی کے لئے تو آپ کو اختیار تھا کہ جو چیز پسند آئے وہ حاصل فرمائیں۔

صفی کی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں صفی وہ کہلاتا ہے جو کہ امام یا امیر المؤمنین اپنے واسطے مال غنیمت میں سے تقسیم سے قبل قبل منتخب فرمائیں جیسے کہ غلام باندی گھوڑا وغیرہ وغیرہ۔ اسلام میں دو نبوی ﷺ میں اس کی اجازت تھی لیکن یہ حکم صرف آنحضرت ﷺ کے لئے ہی خاص تھا۔ آپ کے بعد کسی دوسرے کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے بلکہ مال غنیمت میں سب شرکاء جہاد حصہ دار ہوں گے اور سب کو برابر تقسیم ہوگا۔

۴۱۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ قَالَ أُنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُرَبِّزِيِّ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ الشَّخِيرِ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ بِالْمُرَبِّدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مَعَهُ قِطْعَةُ أَدَمٍ قَالَ كَتَبَ لِي هَذِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَقْرَأُ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَقْرَأُ فَإِذَا فِيهَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ لِبَنِي زُهَيْرٍ بَنِ أَقْيَاشٍ أَنَّهُمْ إِنْ شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفَارَقُوا الْمَشْرِكِينَ وَأَقْرَأُوا بِالْخُمُسِ فِي غَنَائِمِهِمْ وَسَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَفِيهِ فَإِنَّهُمْ آمَنُوا بِإِمَانِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ۔

۴۱۵۳: حضرت یزید بن الشخیر سے روایت ہے کہ میں (مقام مرید میں) حضرت مطرف کے ساتھ تھا کہ اس دوران ایک شخص چڑے کا ایک لکڑا لے کر حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یہ لکڑا رسول کریم ﷺ نے میرے واسطے لکھ دیا ہے (اور مجھ کو دے دیا ہے) تو تمہارے میں سے کوئی شخص اس تحریر کو پڑھ سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ تحریر میں پڑھ سکتا ہوں اس میں تحریر تھا کہ: حضرت محمد ﷺ پیغمبر کی جانب سے قبیلہ بنو زہیر بن اقیس کے لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ گواہی دیں گے اس بات کی کہ خدا کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور وہ اقرار کریں گے مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور پیغمبر کا حصہ اور صفی دینے کا تو اللہ اور رسول ﷺ کی وہ لوگ حفاظت میں رہیں گے۔

۴۱۵۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَىٰ بْنِ الْحَرِثِ قَالَ أُنْبَأَنَا مَحْبُوبٌ قَالَ أُنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ حُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْخُمُسُ الَّذِي لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَرَابَتِهِ لَا يَأْكُلُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا فَكَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِلَّذِي قَرَابَتُهُ خُمُسُ الْخُمُسِ

۴۱۵۴: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا قرآن کریم میں جو خمس اللہ اور رسول دونوں کے لئے مذکور ہے وہ رسول کریم ﷺ کے لئے تھا اور آپ کے رشتہ داروں کے لئے مذکور ہے کیونکہ ان کو صدقہ میں سے کچھ لینا درست نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا صدقہ تو لوگوں کا میل کچل ہے وہ قبیلہ بنو ہاشم کے لئے مناسب نہیں ہے اور ان کے شایان شان نہیں ہے (کیونکہ بنی ہاشم سب سے افضل اور اعلیٰ خاندان

ہے) پھر رسول کریم ﷺ اس پانچویں حصہ میں سے پانچواں حصہ لیتے اور آپ کے رشتہ دار پانچواں حصہ لیتے اور تیم اسی قدر لیتے تھے اور مساکین بھی اسی مقدار میں لے لیتے تھے مسافر بھی اسی مقدار میں لے لیتے تھے۔ جن کے پاس سواری نہ ہوتی یا راستہ کا خرچہ نہ ہوتا حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ جو اللہ نے شروع فرمایا اپنے نام سے فَانَ لِلّٰہِ خُمُسُہُ یہ ابتداء کلام ہے اس وجہ سے کہ تمام چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور نے اور خمس میں اللہ نے اپنے نام پر شروع کیا اس لیے کہ یہ دونوں عمدہ آمدن ہیں اور صدقہ میں اپنے نام سے شروع نہیں فرمایا بلکہ اس طریقہ سے فرمایا: اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ آخر تک کیونکہ صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے اور بعض نے کہا کہ مال غنیمت میں سے کچھ لے کر خانہ کعبہ میں رکھ دیتے ہیں اور وہ ہی حصہ اللہ اور رسول ﷺ کا حصہ امام کو ملے گا وہ اس میں گھوڑے اور ہتھیار خریدے گا اور جس کو مناسب سمجھے گا دے دے گا جس سے مسلمانوں کو نفع ہو اور حضرات اہل حدیث اور اہل علم اور فقہاء کرام اور قرآن کریم کے قاریوں کو دے گا اور رشتہ داروں کا حصہ قبیلہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ملے گا چاہے وہ مال دار ہوں چاہے محتاج ہوں بعض نے کہا کہ جو ان میں محتاج ہوں ان کو ملے گا نہ کہ مال داروں کو جیسے کہ تیم اور مسافروں میں جو محتاج ہوں ان کو ملے گا اور یہ قول زیادہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن چھوٹے اور بڑے اور مرد و عورت تمام کے تمام حصہ میں برابر ہیں (یعنی مال غنیمت میں عورت اور مرد اور بالغ نابالغ کی قید نہیں ہے سب کا حصہ برابر ہے) کیونکہ اللہ عزوجل نے یہ مال ان کو دلایا ہے اور رسول کریم ﷺ نے ان کو تقسیم فرمایا اور حدیث شریف میں یہ نہیں ہے کہ حضرت نے بعض حضرات کو زیادہ دلایا ہو اور بعض کو کم اور ہم لوگ اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف نہیں سمجھتے کہ اگر کسی شخص نے اپنے تہائی مال کی وصیت کی کسی کی اولاد کے لئے تو وہ تمام اولاد کو برابر برابر ملے گا چاہے مرد ہوں چاہے عورت جب ان کا شمار ہو سکے اس طرح جو چیز کسی کی اولاد کو دلائی جائے تو اس میں تمام کے تمام برابر ہوں گے

وَلِلْيَتَامَىٰ مِثْلُ ذَٰلِكَ وَلِلْمَسَاكِينِ مِثْلُ ذَٰلِكَ وَلِابْنِ السَّبِيلِ مِثْلُ ذَٰلِكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ اللَّهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلّٰہِ خُمُسَہُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلّٰہِ ابْتِدَاءُ كَلَامٍ لِأَنَّ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَعَلَّہُ إِنَّمَا اسْتَفْتَحَ الْكَلَامَ فِي الْفَيْءِ وَالْخُمْسِ بِذِكْرِ نَفْسِہِ لِأَنَّهَا أَشْرَفُ الْكُسْبِ وَلَمْ يَنْسِبِ الصَّدَقَةَ إِلَىٰ نَفْسِہِ عَزَّ وَجَلَّ لِأَنَّهَا أَوْ سَاخَ النَّاسِ وَاللّٰہُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَقَدْ قِيلَ يُؤْخَذُ مِنَ الْغَنِيمَةِ شَيْءٌ فَيُجْعَلُ فِي الْكُعْبَةِ وَهُوَ السَّهْمُ الَّذِي لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَهْمُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْإِمَامِ يَشْتَرِي الْكُرَاعَ مِنْهُ وَالسَّلَاحَ وَيُعْطَىٰ مِنْهُ مَنْ رَأَىٰ فِيْہِ عَنَاءٌ وَمَنْفَعَةٌ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَمِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَالْعِلْمِ وَالْفِقْہِ وَالْقُرْآنِ وَسَهْمٌ لِلَّذِي الْقُرْبَىٰ وَهُمْ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ بَيْنَهُمُ الْغَنِيُّ مِنْهُمْ وَالْفَقِيرُ وَقَدْ قِيلَ إِنَّهُ لِلْفَقِيرِ مِنْهُمْ دُونَ الْغَنِيِّ كَالْيَتَامَىٰ وَابْنِ السَّبِيلِ وَهُوَ أَشْبَهُ الْقَوْلَيْنِ بِالصَّوَابِ عِنْدِي وَاللّٰہُ تَعَالَىٰ أَعْلَمُ وَالصَّغِيرُ وَالْكَبِيرُ وَالذَّكَرُ وَالْأُنْثَىٰ سَوَاءٌ لِأَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ ذَٰلِكَ لَهُمْ وَقَسَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيْہُمْ وَلَيْسَ فِي الْحَدِيثِ أَنَّهُ فَضَّلَ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَلَا خِلَافَ نَعْلَمُ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ فِي رَجُلٍ لَوْ أَوْصَىٰ بِثُلَاثِ لَيْنٍ فَلَانَ أَنَّهُ بَيْنَهُمْ وَأَنَّ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ فِيْہِ سَوَاءٌ إِذَا كَانَا يُحْصَوْنَ فَهَكَذَا كُلُّ شَيْءٍ صِيرَ لَيْنٍ فَلَانَ أَنَّهُ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ إِلَّا أَنْ يُبَيِّنَ

لیکن جس صورت میں دلانے والا واضح کر دے فلاں کو اس قدر اور فلاں کو اس قدر مال ملے گا تو اس کے کہنے کے مطابق دیا جائے گا اور یتامی کا حصہ ان یتامی کو دلایا جائے گا جو کہ مسلمان ہیں اسی طرح جو مسکین اور مسافر مسلمان ہیں اور کسی کو وہ حصہ دینے جائیں گے یعنی مسکین اور مسافر دونوں کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ مسکین کا حصہ لیں یا مسافر کا اب باقی چار فوس مال غنیمت میں سے تو وہ امام تقسیم کرے گا ان مسلمانوں کو جو کہ بالغ ہیں اور جہاد میں شریک ہوئے تھے۔

ذَلِكَ الْأَمْرُ بِهِ وَاللَّهُ وَلِيُّ التَّوْفِيقِ وَسَهْمُ
لِلْيَتَامَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَسَهْمٌ لِلْمَسْكِينِ مِنَ
الْمُسْلِمِينَ وَسَهْمٌ لِلْبَيْنِ السَّبِيلِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
وَلَا يُعْطَى أَحَدٌ مِنْهُمْ سَهْمٌ مِنْكُمْ وَسَهْمُ ابْنِ
السَّبِيلِ وَقِيلَ لَهُ خُذْ إِلَيْهِمَا شِئًا وَالْأَرْبَعَةُ
أَخْمَاسُ يُقَسِّمُهَا الْإِمَامُ بَيْنَ مَنْ حَضَرَ الْقِتَالَ
مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْبَالِغِينَ۔

۴۱۵۵: حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں حضرات جھگڑا کرتے ہوئے (یعنی اختلاف کرتے ہوئے آئے) اس مال کے سلسلہ میں جو کہ رسول کریم ﷺ کا تھا جیسے کہ فدک اور قبیلہ بنو نضیر اور غزوہ خیبر کا فوس کہ جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ان دونوں حضرات کے سپرد کر دیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا اور ان کا فیصلہ فرما دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کبھی فیصلہ نہیں کروں گا (یعنی اس مال کو میں تقسیم نہیں کروں گا) اس لیے کہ دونوں کو معلوم ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا اور ہم لوگ جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ رسول کریم ﷺ اس مال کے متولی رہے اور اس میں سے اپنے گھر کے خرچ کے مطابق لے لیتے اور باقی راہ خدا میں خرچ کرتے پھر آپ کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کے متولی رہے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد میں اس کا متولی رہا۔ میں نے بھی اسی طرح کیا کہ جس طریقہ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ کے گھر کے لوگوں کو خرچہ کے مطابق دے دیا کرتے تھے اور باقی بیت المال میں جمع فرماتے پھر یہ دونوں (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے فرمادیں ہم اس میں اسی طرح عمل کریں گے کہ جس طریقہ سے کہ رسول کریم ﷺ (اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) عمل فرماتے تھے اور جس طریقہ سے تم عمل کرتے رہے میں نے

۴۱۵۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ
الْحَدَثَانِ قَالَ بَجَاءِ الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ إِلَى عُمَرَ
يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ أَفْضَلُ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا
فَقَالَ النَّاسُ أَفْضَلُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُمَرُ لَا أَفْضَلُ
بَيْنَهُمَا قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا
نُورَتْ مَا تَرَكَنَا صَدَقَةٌ قَالَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ
وَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ مِنْهَا قُوْتُ أَهْلِهَا
وَجَعَلَ سَائِرَهُ سَبِيلَ السَّبِيلِ ثُمَّ وَلَيْهَا أَبُو
بَكْرٍ بَعْدَهُ ثُمَّ وَلَيْتُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَصَنَعْتُ
فِيهَا الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ ثُمَّ أَتَانِي فَسَأَلَنِي أَنْ
أَدْفَعَهَا إِلَيْهِمَا عَلَى أَنْ يَلِيَاهَا بِالَّذِي وَلَيْهَا بِهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي
وَلَيْهَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي وَلَيْتُهَا بِهِ فَدَفَعْتُهَا
إِلَيْهِمَا وَأَخَذْتُ عَلَى ذَلِكَ عَهْدَهُمَا ثُمَّ
أَتَانِي يَقُولُ هَذَا أَقْسَمُ لِي بِنَصِيْبِي مِنْ
أَمْرَاتِي وَإِنْ شَاءَ أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْهِمَا عَلَى أَنْ
يَلِيَاهَا بِالَّذِي وَلَيْهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي وَلَيْهَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي

وَلَيْتُهَا بِهِ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا وَإِنْ أَبَا كُفَيَا ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ وَلِيتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ هَذَا لِهَؤُلَاءِ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمَوْلَقَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْعَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذِهِ لِهَؤُلَاءِ وَمَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ هَذِهِ لِلرَّسُولِ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةٌ قُرَىٰ عَرَبِيَّةٌ فَذَلِكَ كَذَا وَكَذَا أَقَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِلَّذِي الْقُرْبَىٰ وَلِيتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَالَّذِينَ تَبَوَّأُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاسْتَوْعَبَتْ هَذِهِ آيَةُ النَّاسِ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا لَهُ فِي هَذَا الْمَالِ حَقٌّ أَوْ قَالَ حَقٌّ إِلَّا بَعْضُ مَنْ تَمْلِكُونَ مِنْ أَرْقَانِكُمْ وَلَكِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَيَاتَيْنَ عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ حَقٌّ أَوْ قَالَ حَقٌّ.

وہ مال ان دونوں کے سپرد کر دیا اور دونوں سے اقرار لے لیا اب یہ دونوں پھر واپس آ گئے ہیں ایک کہتا ہے کہ میرا حصہ میرے بھتیجے سے واپس دلاؤ (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کیونکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے) اور دوسرا شخص کہتا ہے کہ میرا حصہ میری اہلیہ کی جانب سے دلاؤ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کیونکہ وہ شوہر تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محترم صاحبزادی تھیں) اگر ان کو منظور ہو تو وہ مال میں ان کے سپرد کرتا ہوں اس شرط پر کہ اس طرح سے عمل فرمائیں کہ جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمل فرماتے تھے اور ان کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اور ان کے بعد میں نے کیا ہے اور جو ان کو منظور نہ ہو تو وہ اپنے گھریلو جانیں (اور جو مال ہے وہ میرے پاس ہی رہے گا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کریم میں دیکھو کہ اللہ عزوجل مال غنیمت سے متعلق فرماتا ہے کہ اس میں سے خمس اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رشتہ داروں اور یتامیٰ مساکین اور عاملین اور مسافروں کا ہے اور صدقات کے بارے میں فرماتا ہے کہ وہ فقراء اور مساکین اور عاملین اور موقوفہ قلوب اور غلاموں اور قرض داروں اور مجاہدین کے لئے ہیں اور اس مال کو بھی حضرت نے صدقہ و خیرات فرمایا تو اس میں بھی فقراء و مساکین اور تمام اہل اسلام کا حق ہوگا اور اس میں کچھ مالی غنیمت ہے اس میں بھی سب کا حق ہے پھر ارشاد خداوندی ہے کہ اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مال عطا فرمایا اور (تم نے اس کے حاصل کرنے میں) اپنے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائیں (یعنی بغیر جنگ اور قتل و قتل کے بغیر جو مال ہاتھ آ گیا) راوی زہری نے نقل فرمایا: البتہ یہ مال خاص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور وہ چند گاؤں عربیہ یا عرینہ کے اور فدک اور فلاں اور فلاں مگر اس مال کے حق میں بھی اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا گاؤں والوں سے وہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور رشتہ داروں کا اور یتامیٰ اور مساکین کا اور مسافروں کا ہے پھر ارشاد ہے کہ ان فقراء کا بھی اس میں حق ہے جو کہ اپنے مکان

چھوڑ کر آئے اور اپنے مکانات سے نکال دیئے گئے اور اپنے مالوں سے محروم کر دیئے گئے پھر ارشاد ہے کہ ان کا بھی حق ہے کہ جو ان سے پہلے دارالاسلام میں آچکے تھے اور ایمان لاچکے تھے پھر ارشاد ہے کہ ان کا بھی حق ہے کہ جو کہ ان لوگوں کے بعد مسلمان ہو کر آئے تو اس آیت کریمہ نے تمام مسلمانوں کا احاطہ کر لیا اب کوئی مسلمان باقی نہیں رہا کہ جس کا حق اس مال میں نہ ہو یا اس کا کچھ حصہ نہ ہو البتہ تم لوگوں کے بعض اور باندی ہی رہ گئے ان کا حصہ اس مال میں نہیں ہے (وہ محروم ہیں) اور اگر میں زندہ رہوں گا تو البتہ خدا چاہے تو ہر ایک مسلمان کو اس میں سے کچھ نہ کچھ حق یا حصہ ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف کے آخری حصہ میں اس قسم کے مال کو تقسیم نہ کرنے سے متعلق مذکور ہے تو اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ اس قسم کا مال کہ جس کے حصہ دار تمام اہل اسلام ہوں اور علاوہ اس کے پیغمبر فرما چکے ہوں کہ وہ صدقہ ہے اور ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا بھلا وہ کس طرح سے تقسیم ہو سکتا ہے اور وہ مال ترکہ کی طرح نہیں ہے کہ اس کی تقسیم تمام ورثہ پر کی جائے وہ تو ایک طرح سے وقف ہے جس کا نظم ہمیشہ کے لئے رسول کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے اور حدیث بالا کے ختم پر جوارشاد ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ دو جو بات تھیں جو کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال حضرت ﷺ کے ورثہ میں تقسیم نہیں فرمایا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔

(تقریباً کتاب فہم الفنی، (آخر فہم الفنی)

(۳۹)

کتاب البیعة

بیعت سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: تابع داری کرنے پر بیعت

۳۱۵۶: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سننے اور ماننے پر (یعنی آپ جو حکم صادر فرمائیں گے ہم اس کو سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے لیے امیر سردار بنایا جائے گا اس سے نہ جھگڑنے پر یعنی آپ جس کو ہمارے اوپر حاکم قرار دیں گے ہم لوگ اسکی بھی فرمانبرداری کریں گے اور ہم لوگ ہمیشہ حق کے ماتحت رہیں گے چاہے ہم جس جگہ پر بھی ہوں اور ہم کسی برا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

۳۱۵۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنیں گے اور اس پر عمل کریں گے دشواری میں اور آسانی میں (آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی)۔

باب: اس پر بیعت کرنا کہ جو بھی ہمارا امیر مقرر ہوگا ہم

اس کی مخالفت نہیں کریں گے

۳۱۵۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے

۱۹۰۸: الْبَيْعَةُ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

۳۱۵۶: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ مِنْ لَفْظِهِ قَالَ أَبَانَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةً لَانِيَمَ۔

۳۱۵۷: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَبَانَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۹۰۹: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ

الْأَمْرَ أَهْلَهُ

۳۱۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْخُرْتُ بْنُ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے یعنی سمع و اطاعت پر بیعت کی (مطلب یہ ہے کہ آپ جو بھی حکم صادر فرمائیں گے ہم لوگ اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہمیشہ ہم لوگ حق کے پابند رہیں گے جس جگہ ہوں ہم لوگ کسی بُرا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

باب: سچ کہنے پر بیعت کرنا

۴۱۵۹: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے یعنی سمع و اطاعت پر بیعت کی آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہم سچ کہیں گے جہاں کہیں ہوں گے۔

باب: انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۶۰: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع و اطاعت پر بیعت کی آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہمیشہ ہم لوگ حق کے پابند رہیں گے جس جگہ ہوں ہم لوگ کسی بُرا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

باب: کسی کی فضیلت پر صبر کرنے پر بیعت کرنا

۴۱۶۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول

مُسْكِينٍ فِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي السُّرِّ وَالْعُسْرِ وَالْمُنْشِطِ وَالْمَكْرِهِ وَأَنْ لَا نَنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُولَ أَوْ نَقُومَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةً لَّانِيهِمْ۔

۱۹۱۰: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْقَوْلِ بِالْحَقِّ

۴۱۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي السُّرِّ وَالْعُسْرِ وَالْمُنْشِطِ وَالْمَكْرِهِ وَأَنْ لَا نَنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا۔

۱۹۱۱: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْقَوْلِ بِالْعَدْلِ

۴۱۶۰: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنَّ أَبَاهُ الْوَلِيدَ حَدَّثَهُ عَنْ جَدِّهِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشِطِنَا وَمَكْرَاهِنَا وَعَلَى أَنْ لَا نَنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْعَدْلِ أَيْنَ كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَّانِيهِمْ۔

۱۹۱۲: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْاِكْرَةِ

۴۱۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع و اطاعت پر بیعت کی آسانی و دشواری اور خوش و رنج پر ایک حالت میں اور یہ کہ کسی کو ہم پر ترجیح دی جائے گی تو ہم بھگڑا نہیں کریں گے اور حق جہاں بھی ہوگا ہم اس کے پابند رہیں گے اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہ کریں گے۔

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُبَادَةَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَمَّا سَيَّارٌ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ وَأَمَّا يَحْيَى فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَاتْرَاقِ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نَنْزِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كَانَ لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّهُ قَالَ شُعْبَةُ سَيَّارٌ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ حَيْثُمَا كَانَ وَذَكَرَهُ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ إِنْ كُنْتُ زِدْتُ فِيهِ شَيْئًا فَهُوَ عَنْ سَيَّارٍ أَوْ عَنْ يَحْيَى۔

۴۱۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ذمے (امیر المؤمنین کی) فرمانبرداری کرنا لازم ہے چاہے تم خوش ہو یا غمگین ہو چاہے سختی ہو یا آسانی۔ اگرچہ تمہارے اوپر دوسرے کا مقام بڑھایا جائے (اور وہ تم سے زیادہ حق دار نہ ہو) جب بھی فرمانبرداری کرنا لازم ہے یہاں تک کہ خلاف شرع نہ ہو اور جو شریعت کے خلاف ہو تو اس میں کسی کی فرمانبرداری لازم نہیں ہے۔

۴۱۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكَ بِالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَيُسْرِكَ وَاتْرَاقِ عَلَيْكَ۔

باب: اس بات پر بیعت کرنا کہ ہر ایک مسلمان کی بھلائی

۱۹۱۳: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ

چاہیں گے

مُسْلِمٍ

۴۱۶۳: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے بیعت کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے پر (یعنی ہر ایک مسلمان کے ساتھ خلوص رکھیں گے صاف دل رہیں گے ایسا نہیں ہے کہ سامنے تو تعریف ہو اور پس پشت برائی ہو جیسا کہ اہل نفاق کی عادت ہے۔

۴۱۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۶۴: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم ماننے اور فرماں برداری کرنے اور ہر ایک مسلمان کے خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

۴۱۶۴: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ جَرِيرٌ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَأَنْ أَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۱۹۱۴: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى أَنْ لَا تَفِرَّ

۴۱۶۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ حَابِرًا يَقُولُ لَمْ يُبَايِعْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا يَفِرَّ.

باب: جنگ سے نہ بھاگنے پر بیعت کرنا

۴۱۶۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کی لیکن اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاد سے فرار نہیں ہوں گے۔

۱۹۱۵: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْمَوْتِ

۴۱۶۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى آتَى شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ.

باب: مرنے پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۶۶: حضرت یزید بن ابی عبیدہ سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ بن اکوع سے کہا کہ تم نے حدیبیہ والے دن نبی سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مرنے پر (یعنی تادم فتح)۔

۱۹۱۶: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْجِهَادِ

۴۱۶۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ ابْنَ أَخِي يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَبِي أُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَايَعَ أَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمَايَعَةُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدْ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ.

باب: جہاد پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۶۷: حضرت یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اس روز کہ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد سے ہجرت پر بیعت فرمالیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب ہجرت کہاں باقی ہے لیکن میں بیعت کرتا ہوں اس سے جہاد پر۔

ہجرت سے متعلق بحث:

گزشتہ حدیث مبارکہ میں ہجرت سے وہ ہجرت مراد ہے کہ جو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب تھی ایسی ہجرت تو مکہ مکرمہ میں اسلام کی اشاعت کے بعد ختم ہوگئی لیکن قیامت تک وہ ہجرت باقی ہے جو کہ کفار و مشرکین کے علاقوں سے اہل اسلام کی جانب ہوتی ہے اس وجہ سے حضرات محدثین کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جب دین کے فرائض پر کفار کے علاقوں میں عمل ناممکن ہو جائے تو وہاں سے ہجرت لازم اور فرض ہے اور یہی حکم دار الحرب سے ہجرت کا ہے اور دار الحرب وہ ہے کہ جہاں کا اقتدار اعلیٰ غیر مسلم کے ہاتھ میں ہو اور جس جگہ شعائر اسلام پر از روئے قانون حکومت پابندی عائد ہوگئی ہو ایسی ہی جگہ سے ہجرت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَكُنْ اَرْضُ اللَّهِ وَاَسِعَتْ فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ”کیا اللہ کی سرزمین وسیع نہیں تھی کہ تم وہاں پر ہجرت کر جاتے۔“ گویا کہ دین اسلام پر عمل پیرا ہونا از بس ضروری ہے اگرچہ ہجرت کرنے سے ہی ممکن کیوں نہ ہو افسوس کہ ہمارے اکثر

مسلمان بھائی قوانین اسلام پر عمل کرتے ہی نہیں اور نہ ہی اس کو اہمیت دیتے ہیں اور ایک عجیب سا دوغلا پن ہے کہ نام مسلمان کا اور کام اس کے برعکس۔ (جائی)

۵۱۶۸. أَحْمَرُ مَا عُبِدَ اللَّهُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ
ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ
صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ
الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عَصَابَةٌ
مِنْ أَصْحَابِهِ يُبَايعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ
شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ
وَلَا تَأْتُوا بِهَتَّانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ
وَلَا تَعْصُرُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَلَّى فَأَجْرُهُ عَلَى
اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ لَهُ
كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ
فَأَمَرَهُ إِلَى اللَّهِ أَنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ
خَالَفَهُ أَحْمَدُ ابْنُ سَعِيدٍ۔

۵۱۶۸. حضرت عباۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں طرف حضرات صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرما رہے تھے
کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دو گے اور چوری اور زنا کا
ارتکاب نہیں کرو گے اپنی اولاد کو نہیں مارو گے اور کوئی بھی تم میں سے
بہتان تراشی نہیں کرے گا اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان (یا زبان)
سے اور تم شریعت کے کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے اور جو شخص
پورا کرے اپنی بیعت کو (یعنی جن کاموں سے منع کیا گیا ہے اس سے
باز آ جائے تو) پھر دنیا میں اس کی سزا اس کو مل جائے گی (جیسے کہ زنا کی
حد قائم ہو جائے یا چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ کاٹا جائے تو وہ اس کے
گناہ کا کفارہ ہے۔

حدود سے گناہ معاف ہوتے ہیں یا نہیں:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حد اور قصاص سے گناہ کی معافی ہو جاتی ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زانی
پر حد لگ جانے اور قاتل سے قصاص لیے جانے کے باوجود ان کے گناہ معاف نہیں ہوتے جس وقت تک کہ وہ توبہ نہ کر لیں اور
مندرجہ بالا حدیث شریف میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی اولاد کو نہ مارے گا اور ہاتھ پاؤں کے درمیان سے بہتان
نہیں اٹھائے گا اور اسی طرح قرآن کریم میں جو خواتین کی بیعت سے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاتون
کے اولاد نہ ہو اور خاتون اس خیال سے کہ شوہر کا ترکہ گھر کے باہر کے لوگوں کو نہ مل جائے وہ کسی دوسری خاتون کا بچہ گود لے کر اپنا
بچہ ظاہر کرتی تھیں تو یہ ایک طریقہ کا بہتان ہے کیونکہ یہ جھوٹ اٹھانا ہے دونوں ہاتھ کے درمیان سے یعنی شرم گاہ سے کہ وہ بچہ ان کی
شرم گاہ سے پیدا نہیں ہوا۔ اب مذکورہ بالا تشریح کے مطابق خواتین کے لیے تو تشریف کے مطابق حدیث درست ہو جائے گی لیکن
مردوں کے لیے اس کی تطبیق درست نہ ہوگی۔ اس سلسلہ میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص ایک فعل
کا مرتکب ہوتا ہے اور اس کی نسبت پوری جماعت کی جانب کر دی جاتی ہے جیسے کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے: تَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً
تَلْبَسُونَهَا یعنی تم لوگ زیور نکالتے ہو اور اس کو پہن لیتے ہو جبکہ زیور صرف خواتین ہی استعمال کرتی ہیں مرد نہیں استعمال کرتے لیکن

نسبت مردوں کی جانب کی ہے اور بعض نے فرمایا: مذکورہ بالا حدیث کے جملے ((اَبْنِیْنِ اَیْدِیْکُمْ وَ اَزْجِلْکُمْ)) سے نفس اور ذات مراد ہے کیونکہ انسان زیادہ تر کام ہاتھ اور پاؤں سے ہی انجام دیتا ہے۔ شروحات حدیث میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

۳۱۶۹: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فَضِيلٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونِي عَلَى مَا بَاعَ عَلَيْهِ النَّسَاءُ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِفُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِهَتَّانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعَنَاهُ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَنْ أَصَابَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا فَنَالَتْهُ عُقُوبَةٌ فَهُوَ كَفَّارَةٌ وَمَنْ لَمْ تَنَلْهُ عُقُوبَةٌ فَاَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ

۳۱۶۹: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے ان باتوں پر بیعت نہیں کرتے کہ جن باتوں پر خواتین نے بیعت کی ہے یعنی تم لوگ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے اور چوری اور زنا کا ارتکاب نہ کرو اور اپنی اولاد کو تم قتل نہ کرو اور تم بہتان نہ اٹھاؤ۔ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے اور تم شریعت کے کام میں میری نافرمانی نہ کرو اس پر ہم نے عرض کیا: کس وجہ سے نہیں یا رسول اللہ ﷺ پھر ہم نے آپ سے بیعت کی ان امور پر کہ ہمارے میں سے جو شخص کسی بات کا ارتکاب کرے پھر دنیا میں وہ اس کی سزا پائے تو اس کا کفارہ ہو گیا اور جو شخص یہ نہ پائے تو اس کو چاہے اللہ عزوجل مغفرت فرمادے یا اس کو دل چاہے عذاب میں مبتلا فرمادے۔

باب: ہجرت پر بیعت کرنے سے متعلق

۳۱۷۰: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرتا ہوں اور میں اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم چلے جاؤ اور تم ان کو رضامند کرو جیسے کہ تم نے ان کو رونے پر مجبور کیا ہے۔

خلاصۃ الباب: مطلب یہ ہے کہ والدین کو راضی کرنا زیادہ ضروری ہے اور ان کی خوشی ہجرت کرنے سے زیادہ افضل ہے اس لیے تم ان کو خوش کرو۔

۱۹۱۸: بَابُ شَانَ الْهَجْرَةِ

۳۱۷۱: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنِ أَبِي

باب: ہجرت ایک دشوار کام ہے

۳۱۷۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے آنحضرت ﷺ سے ہجرت سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ہجرت تو بہت زیادہ مشکل ہے تو کیا تمہارے پاس اونٹ موجود

ہیں؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم جاؤ اور بستیوں کے پیچھے جا کر عمل کرو کیونکہ اللہ تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں فرمائے گا۔

سَعِيدٌ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ وَيُحَلِّكَ إِنَّ شَأْنَ الْهَجْرَةِ شَدِيدٌ فَبَلَكَ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبَلَكَ تَوَدَّى صَدَقْتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْمَلْ مِنْ ذَرَاءِ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَنْ يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

ہجرت مشکل ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہجرت کو جو مشکل فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیز و اقارب اور احباب سب کو چھوڑ کر دوسرے وطن چلے جانا سخت دشوار کام ہے اور اس فیصلہ ہجرت پر قائم رہنا بھی مشکل ہے اس لیے جو فیصلہ کر وہ سوچ کر کرو اور حدیث شریف کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عز و جل تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں کرتا یعنی ہر ایک نیک عمل پر اجر عطا فرمائے گا چاہے وہ عمل کسی جگہ رہ کر کرو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ أَتَيْنَا بِهَا

باب: بادیہ نشین کی ہجرت سے متعلق

۱۹۱۹: بَابُ هِجْرَةِ الْبَادِي

۴۱۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہجرت کون سی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا تم چھوڑ دو جو کہ اللہ عز و جل کے نزدیک برا ہے اور فرمایا: ہجرت دو قسم کی ہیں ایک ہجرت وہ ہے کہ جو حاضر ہے (اس جگہ کہ جہاں پر ہجرت کی ہے) دوسری ہجرت گاؤں والے کی جو کہ اپنے گاؤں میں رہے لیکن ضرورت کے وقت وہ جس وقت بلایا جائے تو وہ چلا آئے اور جب کوئی حکم دیا جائے تو وہ اس کو مان لے اور جو حاضر ہے تو اس کے لئے بہت ثواب ہے۔

۴۱۷۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ ابْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْهَجْرَةُ هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِي فَأَمَّا الْبَادِي فَيُجِيبُ إِذَا دُعِيَ وَيُطِيعُ إِذَا أُمِرَ وَأَمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ أَعْظَمُهُمَا بَلَاءً وَأَعْظَمُهَا أَجْرًا۔

باب: ہجرت کا مفہوم

۱۹۲۰: بَابُ تَفْسِيرِ الْهَجْرَةِ

۴۱۷۳: حضرت جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما مہاجرین میں تھے کیونکہ انہوں نے مشرکین کو چھوڑ دیا تھا اور بعض انصار بھی مہاجرین میں سے تھے کیونکہ (اس وقت) مدینہ منورہ مشرکین کا ملک تھا پھر وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے

۴۱۷۳: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشَّرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَابَا بَكْرٍ وَعُمَرُ كَانُوا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لِأَنَّهُمْ هَجَرُوا الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ

تھے (عقبہ ایک جگہ کا نام ہے جو کہ مثنیٰ کے نزدیک ہے) مذکورہ حدیث میں گاؤں والے سے مراد جنگل وغیرہ میں رہنے والا ہے۔

باب: ہجرت کی ترغیب سے متعلق

۴۱۷۴: حضرت ابوفاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسا کام بتادیں کہ میں جس پر قائم رہ سکوں اور اس کو (پابندی سے) انجام دیتا رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہجرت پر قائم رہو اس کے برابر کوئی کام نہیں ہے (یعنی وہ سب سے زیادہ نیک کام ہے)

مِنَ الْأَنْصَارِ مُهَاجِرُونَ لِأَنَّ الْمَدِينَةَ كَانَتْ دَارَ شَرِّكَ فَبَاجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ۔

۱۹۲۱: بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْهَجْرَةِ

۴۱۷۴: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكَّارٍ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عَيْسَى بْنِ سَمِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ أَنَّ أَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنِي بِعَمَلٍ أَسْتَفِيمُ عَلَيْهِ وَأَعْمَلُهُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكَ بِالْهَجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا۔

۱۹۲۲: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ فِي

انْقِطَاعِ الْهَجْرَةِ

۴۱۷۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَقِيلُ بْنُ أَبِي شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلى قَالَ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِأَبِي يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَايِعْ أَبِي عَلَى الْهَجْرَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَايَعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَ قَدْ انْقَطَعَتِ الْهَجْرَةُ۔

۴۱۷۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مُهَاجِرٌ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنَبَاةٌ فَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَأَنْفِرُوا۔

ہجرت اور جہاد:

اس جگہ یہ بات پیش نظر رہنا چاہیے کہ جس وقت سے مکہ مکرمہ فتح ہوا تو اس کے بعد ہجرت کا حکم باقی ہے یا نہیں اس میں

باب: ہجرت منقطع ہونے کے سلسلہ میں اختلاف سے متعلق حدیث

۴۱۷۵: حضرت ابو یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا جس روز کہ مکہ مکرمہ کی فتح ہوئی اور میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے والد سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس سے بیعت لیتا ہوں جہاد پر کیونکہ اب ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

۴۱۷۶: حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگ یہ بات کہتے ہیں کہ جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ شخص کہ جس نے ہجرت کی ہو۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت سے مکہ مکرمہ فتح ہوا تو ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد باقی ہے اور نیک نیت باقی ہے تو جس وقت تم سے جہاد میں شرکت کرنے کے لیے کہا جائے تو تم لوگ جہاد کے لئے نکل پڑو۔

اختلاف ہے بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ اب ہجرت کا حکم باقی نہیں رہا کیونکہ ایک حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت کا حکم باقی نہیں ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جہاد کی طرح ہجرت کا حکم اب بھی باقی ہے اور جس حدیث میں صرف مکہ مکرمہ کی فتح کے بعد ہجرت بند ہونے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت بند ہو گئی باقی اور جگہ سے ہجرت کا حکم باقی ہے اور اب جہاد کا سلسلہ اس وجہ سے باقی ہے کیونکہ اس میں بال بچے سب کچھ چھوڑنا پڑتا ہے اس وجہ سے جہاد کرنے والے کو ہجرت کرنے والے سے زیادہ ہی ثواب ملے گا۔

۴۱۷۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ فَإِذَا اسْتَفْرُغْتُمْ فَأَنْفِرُوا۔

۴۱۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس روز فتح مکہ ہوا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور نیک نیت باقی ہے۔

۴۱۷۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِيٍّ عَنْ نَعِيمِ بْنِ دُجَاجَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۴۱۷۸: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اب ہجرت (کا حکم باقی) نہیں ہے۔

۴۱۷۹: أَخْبَرَنَا غَيْثُ بْنُ مَسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زُبَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ وَقَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَرَكْتُ مَنْ خَلْفِي وَهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ انْقَطَعَتْ قَالَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قَوْلُ الْكُفَّارِ۔

۴۱۷۹: حضرت عبداللہ بن واقد سعدیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور ہمارے میں سے ہر ایک کچھ مطلب رکھتا تھا میں سب سے آخر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان کے مطلب پورے فرمادیئے پھر سب سے آخر میں میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہجرت کب ختم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ کبھی ختم نہ ہو گی جس وقت تک کہ کفار و مشرکین سے جنگ جاری رہے گی۔

۴۱۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الضَّمَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ وَقَدْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَخَلَ أَصْحَابِي فَقَضَى

۴۱۸۰: حضرت عبداللہ بن واقد سعدیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کے مطلب پورے فرمادیئے پھر سب سے آخر میں میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہجرت کب ختم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ کبھی ختم نہ ہوگی جس وقت تک کہ کفار و مشرکین سے جنگ جاری رہے گی۔

حَاجَتَهُمْ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ دُخُولًا فَقَالَ حَاجَتُكَ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَتَى تَنْقُطُ الْهَجْرَةُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَنْقُطُ الْهَجْرَةُ مَا قُوتِلَ الْكُفَّارُ۔

۱۹۲۳: بَابُ الْبَيْعَةِ فِيمَا أَحَبَّ

باب: ہر ایک حکم پر بیعت کرنا چاہیے وہ حکم پسند ہوں یا

نا پسند

وَكَّرَهُ

۴۱۸۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ
مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا قَالَ
جَرِيرٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ أَتَبَاعُكَ عَلَى
السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا أَحَبَّبْتَ وَفِيمَا كَرِهْتَ قَالَ
النَّبِيُّ ﷺ أَوْ تَسْطِيعُ ذَلِكَ يَا جَرِيرُ أَوْ تُطِيقُ ذَلِكَ
قَالَ قُلْ فِيمَا اسْتَطَعْتُ فَبَايَعَنِي وَالنَّصْحَ لِكُلِّ
مُسْلِمٍ۔

۱۹۲۴: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى فِرَاقِ

باب: کسی کافر و مشرک سے علیحدہ ہونے پر بیعت سے

متعلق

الْمُشْرِكِ

۴۱۸۲: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْدَرٌ عَنْ
شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ
بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِتَاءِ
الزَّكَاةِ وَالنَّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَعَلَى فِرَاقِ
الْمُشْرِكِ۔

۴۱۸۲: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے بیعت کی نماز پڑھنے پر اور زکوٰۃ ادا کرنے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر اور مشرک سے علیحدہ ہونے پر چاہیے وہ مشرک میرا رشتہ دار اور دوست ہی ہو۔

۴۱۸۳: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آگے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ بالا روایت بیان کیا۔

۴۱۸۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي نُخَيْلَةَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ نَحْوَهُ۔

۴۱۸۴: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ بیعت لے رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں میں بھی آپ سے

۴۱۸۴: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُنْصَوِّرٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي نُخَيْلَةَ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ جَرِيرٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَبِيعُ

بیعت کردیں اور آپ اچھی طرح سے واقف ہیں تو آپ شرط فرمائیں جو آپ چاہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تم سے ان شرائط پر بیعت کرتا ہوں کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو گے، نماز ادا کرو گے، زکوٰۃ دو گے، مسلمانوں کے خیر خواہ رہو گے اور مشرکین سے علیحدہ رہو گے۔

۴۱۸۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حضرات کی موجودگی میں بیعت کی۔ آپ نے فرمایا: میں تم سے بیعت کرتا ہوں اس بات پر کہ تم اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دو گے چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو نہیں مارو گے۔ بہتان نہیں قائم کرو گے۔ ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے میری نافرمانی نہیں کرو گے (یعنی شرم گاہ کی حفاظت کرو گے) اور شریعت کے کام میں نافرمانی نہیں کرو گے پھر تمہارے میں سے جب کوئی شخص اپنی بیعت کو مکمل کرے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو شخص ان میں سے کوئی حرکت کر لے تو دنیا میں بھی اس کو سزا مل جائے گی تو وہ شخص پاک ہو گیا اور جو اللہ عزوجل اس کے جرم کو چھپائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے چاہے اس کو عذاب دے چاہے معاف فرما دے۔

باب: خواتین کو بیعت کرنا

۴۱۸۶: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے لگی تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دورِ جاہلیت میں تو ایک خاتون نے میری مدد کی تھی نوحہ میں تو اس کا بدلہ (اور حق) اتارنے کے لئے مجھ کو بھی اس کے نوحہ میں شرکت کرنا ہے میں جا رہی ہوں پھر آپ سے بیعت کرتی ہوں (کیونکہ بیعت کے بعد پھر گناہ کرنا اور زیادہ برا ہے)۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور شریک ہو۔ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میں (اس نوحہ میں شرکت کے لیے) لگی اور نوحہ میں شرکت کر کے واپس آئی اور آپ سے بیعت کی۔

۴۱۸۷: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی تھی اس پر کہ ہم نوحہ (میں

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْسُطْ يَدَكَ حَتَّى أَبَايَعَكَ وَاشْتَرِطْ عَلَيَّ فَأَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ أَبَايَعَكَ عَلَى أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَنَاصِحَ الْمُسْلِمِينَ وَتَفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ۔

۴۱۸۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَنبَأَنَا شِهَابٌ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أَبَايَعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبَهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا نَبِيَّ فِي مَعْرُوفٍ قَمَسَ وَلَمَّى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِيهِ فَهُوَ طَهُورُهُ وَمَنْ سَعَوْهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ۔

۱۹۴: بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

۴۱۸۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَبَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْرًا أَسْعَدْتَنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَادْهَبْ فَاسْعِدْهَا ثُمَّ أَجِئِكَ فَأَبَايَعُكَ قَالَ إِذْهَبِي فَاسْعِدِيهَا قَالَتْ فَذَهَبْتُ فَسَاعَدْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ فَبَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۱۸۷: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ أَنبَأَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ

مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْعَةَ عَلَى أَنْ لَا نُنُوحَ.

شرکت) نہیں کریں گے۔

۳۱۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْعَهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَبَايَعُكَ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَأْتِيَ بَهْتَانٍ نَفْتُرِيهِ بَيْنَ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَطَقْتُمْ قَالَتْ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَرْحَمُ بِنَاهَلَمُ نَبَايَعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَصَافِحُ النِّسَاءَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمَا نَأْتِيهِ امْرَأَةٌ كَقَوْلِي لَامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ مِثْلَ قَوْلِي لَامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ.

۳۱۸۸: حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی انصاری خواتین کے ساتھ اور ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اس پر کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور چوری نہیں کریں گے اور زنا نہیں کریں گے اور بہتان نہیں اٹھائیں گے دونوں ہاتھ اور پاؤں میں سے اور نافرمانی نہیں کریں گے شریعت کے کام کی۔ آپ نے فرمایا: یہ بھی کہو کہ ہم سے جہاں تک ممکن ہوگا۔ حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ہم نے کہا کہ خدا اور رسول ﷺ کا ہم پر بہت رحم ہے کہ ہماری طاقت کے مطابق ہم سے بیعت کرنا چاہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ آئیں اور ہم سے ہاتھ ملائیں۔ آپ نے فرمایا: میں خواتین سے ہاتھ نہیں ملاتا میرا ایک خاتون سے کہہ لینا (یعنی ایک خاتون کی معرفت کوئی پیغام دے دینا) ایسا ہے کہ جیسے متعدد خواتین سے کہنا۔

باب: کسی میں کوئی بیماری ہو تو اس کو بیعت کس طریقہ سے

کرے؟

۳۱۸۹: ایک شخص سے روایت ہے جو کہ شریک کی اولاد میں سے تھا اور اس کا نام عمر تھا اس نے اپنے والد سے کہ قبیلہ ثقیف کے لوگوں میں سے ایک شخص کوڑھی تھا آپ نے اس سے کہلوا یا کہ جاؤ تم جاؤ میں نے تم سے بیعت کر لی (یعنی تم کو اپنے ہاتھ پر بیعت کر لیا) اور ان سے ہاتھ نہ ملایا کیونکہ کوڑھی سے ہاتھ ملانے میں کراہت معلوم ہوتی ہے۔

باب: نابالغ لڑکے کو کس طریقہ سے بیعت کرے؟

۳۱۹۰: حضرت ہرماں بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بیعت کرنے کو اور میں ایک نابالغ لڑکا تھا آپ نے مجھ سے ہاتھ

۱۹۲۶: بَابُ بَيْعَةِ مَنْ

بِهِ عَاهَةٌ

۳۱۸۹: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الشَّرِيدِ يُقَالُ لَهُ عَمْرُو عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْدُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَرْجِعْ فَقَدْ بَايَعْتِكَ.

۱۹۲۷: بَابُ بَيْعَةِ الْغُلَامِ

۳۱۹۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُونُسَ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْهَرْمَاسِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ مَدَدْتُ يَدِي إِلَى النَّبِيِّ

وَأَنَا غُلَامٌ لِّيَا يَعْنِي فَلَمْ يَبْعِنِي۔

نہیں ملایا۔

۱۹۲۸: بَابُ بَيْعَةِ الْمَمَالِكِ

باب: غلاموں کو بیعت کرنا

۴۱۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ قَبَايَعِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْنِيهِ فَأَشْتَرَاهُ بِعَمْدَيْنِ أَسْوَدَ بْنِ ثَمٍّ لَمْ يَبَاعِ أَحَدًا حَتَّى يَسْأَلَهُ عَبْدٌ هُوَ۔

۴۱۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام حاضر ہوا اور اس نے رسول کریم ﷺ سے ہجرت پر بیعت کی آپ کو علم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو لینے آیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو آپ نے دو کالے غلام دے کر اس کو خرید لیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ کسی کو بیعت نہ کرتے جس وقت تک کہ آپ ﷺ خود دریافت نہ فرما لیتے کہ وہ غلام تو نہیں ہے۔

۱۹۲۹: بَابُ اسْتِقَالَةِ الْبَيْعَةِ

باب: بیعت فسخ کرنے سے متعلق

۴۱۹۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَاعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعَكٌ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْلَبْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلَبْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي حَبْنَهَا وَتَنْصَعُ طَبْنَهَا۔

۴۱۹۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی باشندہ نے رسول کریم ﷺ سے بیعت کی اسلام پر پھر اس کو مدینہ منورہ میں بخار آ گیا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری بیعت فسخ فرما دیں۔ آپ نے انکار کیا۔ وہ دوبارہ حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میری بیعت فسخ فرما دیں۔ آپ نے انکار فرمایا آخر کار وہ نکل کر چلا گیا اس پر آپ نے فرمایا: مدینہ منورہ ایک بھٹی کی طرح ہے جو کہ (انسان کے) میل پکیل کو نکال دیتا اور صاف شفاف (موتی کی طرح) رکھتا ہے۔

۱۹۳۰: بَابُ الْمُرْتَدِّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ

الْهَجْرَةِ

۴۱۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتُ عَلَى عَقِيْلِكَ وَذَكَرْتُ كَلِمَةً مَعْنَاهَا وَبَدَوْتُ قَالَ لَا وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذْ لِي فِي الْبَدْوِ۔

باب: ہجرت کے بعد پھر دوبارہ اپنے دیہات میں آ کر

رہنا

۴۱۹۳: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجاج کی خدمت میں گئے تو حجاج نے کہا کہ اکوع کا لڑکا تو مرتد ہو گیا جب تم نے مدینہ منورہ کی رہائش چھوڑ دی اور کچھ کہا کہ جس کا مطلب یہ تھا کہ تم تو جنگل میں رہتے ہو۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں۔ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو اجازت عطا فرمائی جنگل میں رہائش اختیار کرنے کی۔

باب: اپنی قوت کے مطابق بیعت کرنے سے متعلق

۱۹۳۱: بَابُ الْبَيْعَةِ فِيمَا يَسْتَطِيعُ الْإِنْسَانُ

۴۱۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتے تھے آپ فرماتے کہ جس جگہ تک تم کو قوت ہے (وہاں تک عمل کی کوشش کرو) یہ ارشاد آپ نے شفقت و محبت کی وجہ سے فرمایا۔

۴۱۹۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ ح وَأَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ثُمَّ يَقُولُ فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَقَالَ عَلِيُّ فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۴۱۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتے تھے کہ جہاں تک تم کو قوت ہے تم لوگ وہاں تک کوشش کرو۔

۴۱۹۵: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا حِينَ نَبَايِعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۴۱۹۶: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم ﷺ سے ہر ایک حکم سننے اور حکم ماننے پر بیعت کی آپ نے ہم کو سکھلا دیا اس قدر کہ جہاں تک مجھ میں قوت ہے میں ہر ایک مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

۴۱۹۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَبَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقِّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۹۷: حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے چند خواتین کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ نے ہم سے فرمایا: تم سے جہاں تک ہو سکتا ہے اور تم میں جہاں تک قوت ہے۔

۴۱۹۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْنَا وَأَطَقْنَا۔

باب: جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اس کے

۱۹۳۲: بَابُ ذِكْرِ مَا عَلَى مَنْ بَايَعَ الْإِمَامَ

ہاتھ میں دے دے تو اس پر کیا واجب ہے؟

وَأَعْطَاهُ صَفْقَةً يَدِهِ وَتَمَرَةً قَلْبِهِ

۴۱۹۸: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما ہیں اور ان کے پاس لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے تو ہم لوگ ایک منزل پر اترے ہمارے میں سے کوئی تو اپنا خیمہ کھڑا کرتا اور کوئی تیر چلاتا تھا کوئی جانوروں کو

۴۱۹۸: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَبْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ مُجْتَمِعُونَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ نَزَلْنَا مَنَزَلًا فِيمَا مِنْ

گھاس کھارہا تھا کہ اس دوران رسول کریم ﷺ نے منادی کرنے کے لئے آواز دی کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ چنانچہ ہم سب کے سب جمع ہو گئے آپ کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا: مجھ سے قبل جو نبی گذرے ہیں ان پر لازم تھا کہ جس کام میں برائی دیکھے اس سے ڈرائے اور تمہاری یہ امت اس کی بھلائی شریعت میں ہے اور اس کے آخر میں بلا ہے اور قسم قسم کی باتیں ہیں جو کہ بُری ہیں ایک فساد ہوگا پھر وہ ٹلنے نہیں پائے گا کہ دوسرا اٹھ کھڑا ہوگا۔ جس وقت ایک فساد ہوگا تو مومن کہے گا کہ میں اب ہلاک ہوتا ہوں پھر وہ ختم ہو جائے گا اس وجہ سے تم میں جو چاہے دوزخ سے بچنا اور جنت میں جانا وہ میرے اللہ پر اور قیامت پر یقین کر کے اور لوگوں سے اس طریقہ سے پیش آئے جس طرح سے وہ چاہتا ہے کہ مجھ سے لوگ پیش آئیں اور جو شخص بیعت کرے کسی امام سے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے اور دل سے اس کے ساتھ اقرار کرے تو پھر اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرے کہ جہاں تک ہو سکے اب اگر کوئی شخص اٹھ کھڑا ہو جو اس امام سے جھگڑا کرے تو اس کی گردن مار دو۔ عبدالرحمن بن العلاء نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک آ گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا: کیا رسول کریم ﷺ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

يَضْرِبُ حَبَاءَهُ وَمِمَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِمَّا مَنْ هُوَ فِي جَشْرَتِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَخَطَبَنَا فَقَامَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيَّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ وَإِنَّ أَمْتَكُمْ هَذِهِ جُمِعَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَإِنْ آخِرُهَا سَيُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ يُنْكَرُونَهَا تَجِيءُ فَيَقُولُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ فَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِيءُ فَيَقُولُ هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَرْحَلَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَدْرِ كُهُ مَوْتُهُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيَأْتِ إِلَى النَّاسِ مَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفَقَةً يَدِهِ وَثَمَرَةً قَلْبِهِ فَلْيُطِيعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخِرِ فَذَنُوتُ مِنْهُ فَقُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هَذَا قَالَ نَعَمْ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

۱۹۳۳: بَابُ الْحُضِّ عَلَى طَاعَةِ الْإِمَامِ

۴۱۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَوْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا۔

باب: امام کی فرمانبرداری کا حکم

۴۱۹۹: حضرت یحییٰ بن حصین سے روایت ہے کہ میں نے اپنے دادا سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا حجتہ الوداع میں آپ فرماتے تھے کہ اگر تم پر ایک حبشی غلام حکمران ہو لیکن اللہ کی کتاب کے مطابق وہ حکم کرے تو تم اس کے حکم کو سنو اور اس کی فرماں برداری کرو۔

۱۹۳۴: بَابُ التَّرْغِيبِ فِي طَاعَةِ

الْإِمَامِ

باب: امام کی فرماں برداری کرنے کی فضیلت سے متعلق

حدیث

۴۲۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جس کسی نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے حاکم کی فرمانبرداری کی تو اس نے میری فرمانبرداری کی اور جس نے نافرمانی کی میرے مقرر کردہ حاکم کی اُس نے میری نافرمانی کی۔

۴۲۰۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي۔

باب: تم لوگ اللہ اور اس کے رسول اور حاکم کی

۱۹۳۵: بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى

وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ

فرمانبرداری کرو

۴۲۰۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اولوالامر (حاکم) کی۔ یہ آیت حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک ٹکڑے کا سردار بنا کر روانہ فرمایا (یعنی چھوٹے لشکر کا)۔

۴۲۰۱: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُدَّافَةَ بْنِ قَيْسٍ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ۔

باب: امام کی نافرمانی کی مذمت سے متعلق

۱۹۳۶: بَابُ التَّشْدِيدِ فِي عَصْيَانِ الْإِمَامِ

۴۲۰۲: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاد دو قسم کا ہے ایک تو وہ شخص جو کہ خالص اللہ عزوجل کی رضا مندی کے لئے جہاد کرے اور امام کی فرماں برداری کرے اور مال دولت راہ خدا میں خرچ کرے اس کا سونا اور جاگنا تمام کا تمام عبادت ہے اور دوسرے وہ شخص جو کہ لوگوں کو دکھلائے یعنی ریاکاری کے لئے جہاد کرے اور نام آوری کے لئے جنگ کرے اور اپنے امام (اور حاکم) کی نافرمانی کرے اور ملک میں فساد پھیلانے (اس کا مطلب

۴۲۰۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْغَزْوُ غَرْ وَانِ قَامًا مِنَ ابْتِغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرْيَمَةَ وَاجْتَنَبَ الْفُسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنَبْهَتَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَرَا رِيَاءً وَ سُمْعَةً وَعَصَى

یہ ہے کہ عوام پر ظلم و ستم کرے خواتین اور بچوں کے ساتھ زیادتی کرے
غریباً کو ایذا پہنچائے (تو وہ برابر بھی نہ لوٹے گا بلکہ اس کو عذاب ہوگا۔

باب: امام کے لئے کیا باتیں

لازم ہیں؟

۴۲۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: امام ایک ڈھال کی مانند ہے کہ جس کی آڑ میں (یعنی جس
کے نظم و انتظام میں) لوگ لڑائی کرتے ہیں اس کی وجہ سے لوگ آفات
سے بچے رہتے ہیں پھر اگر امام اللہ سے ڈر کر حکم کرے انصاف کے
مطابق تو اس کو ثواب ہوگا اور جو شخص اس کے خلاف حکم کرے تو اس پر
دوبال ہوگا۔

باب: امام سے اخلاص قائم رکھنا

۴۲۰۴: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: دین کیا ہے خلوص یعنی سچائی۔ لوگوں نے عرض کیا: کس کے
ساتھ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ (یہ کہ اس کی
عبادت کرے سچے دل سے اس سے خوف رکھے سچے دل سے نہ کہ
ریا کاری کے واسطے) اور اس کی کتاب کے ساتھ یقین رکھے (یعنی
اس پر اخلاص کے ساتھ عمل کرے) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
یقین رکھے اور تمام مسلمانوں اور امام کے ساتھ (اخلاص قائم
رکھے)۔

۴۲۰۵: حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ دین نصیحت خلوص (اور سچائی
ہے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کس کے ہاتھ یا رسول اللہ! آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ تمام مسلمانوں کے امام کے ساتھ تمام مسلمانوں کے
ساتھ۔

الإِمَامَ وَ أَفْسَدَ فِي الإِمَامِ وَ أَفْسَدَ فِي الأَرْضِ
فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ۔

۱۹۳۷: بَابُ ذِكْرِ مَا يَجِبُ لِلْإِمَامِ وَمَا

يَجِبُ عَلَيْهِ

۴۲۰۳: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ مِمَّا
حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ
جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ
وَعَدَلَ فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا وَإِنْ أَمَرَ بِغَيْرِهِ فَإِنَّ عَلَيْهِ
وِزْرًا۔

۱۹۳۸: بَابُ النَّصِيحَةِ لِلْإِمَامِ

۴۲۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ سَأَلْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ قُلْتُ
حَدَّثَنَا عُمَرُو عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيكَ قَالَ آتَا
سَمِعْتُهُ مِنَ الذِّهْنِيِّ حَدَّثَ أَبِي حَدَّثَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
الشَّامِ يَقَالُ لَهُ عَطَاءُ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا
لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ
وَلِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي
صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَيِّمَةِ
الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دین نصیحت ہے دین نصیحت ہے۔ تحقیق دین نصیحت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مسلمانوں کے عوام و خواص (دونوں کے لیے بلاشبہ دین نصیحت ہے)۔

۴۲۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دین نصیحت ہے دین نصیحت ہے۔ تحقیق دین نصیحت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے لیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مسلمانوں کے عوام و خواص کے واسطے۔

باب: امام کی طاقت کا بیان

۴۲۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی حاکم نہیں ہے لیکن اس میں دو بطلانے (یعنی دو طاقت) ہیں ایک تو وہ طاقت جو کہ اس کو بھلائی کے کام کا حکم دیتی ہے (یعنی نیکی کرنے کی تلقین کرتی ہے) اور برے کام سے روکتی ہے دوسری طاقت وہ ہے کہ جو کہ بگاڑنے میں کمی نہیں کرتی (یعنی برائی کا حکم دیتی ہے اور گناہ کی بات کی تلقین کرتی ہے) پھر جو شخص اس کی برائی سے بچ گیا تو وہ توفیق گیا اور یہی طاقت اکثر و بیشتر غالب ہو جاتی ہے (یعنی برے کام کی جانب بلانے والی ہے)۔

۴۲۰۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عز وجل نے نہ تو کسی نبی کو بھیجا اور نہ ہی کسی خلیفہ کو لیکن اس میں دو طاقتیں رکھ دیں ایک تو وہ جو کہ نیکی اور بھلائی کے کام کا حکم

۴۲۰۶: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ إِنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الْكَبِيرِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ الْحَبَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ وَ عَنْ سَمِيِّ وَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ قَالُوا لِمَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَيْمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۱۹۳۹: باب بَطَانَةُ الْإِمَامِ

۴۲۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ وَاِلٍ إِلَّا وَلَهُ بَطَانَتَانِ بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبَطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا لَمَنْ وَفَى شَرَّهَا فَقَدْ وَفَى وَهُوَ مِنَ النَّبِيِّ تَغْلِبُ عَلَيْهِ مِنْهُمَا۔

۴۲۰۹: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْحَيْرِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحْضُهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

کرتی ہیں اور دوسری وہ جو کہ برائی کی جانب بلاتی ہے لیکن اللہ عزوجل کی اس طاقت کو مغلوب کر دیتا ہے اور وہ نیک طاقت کی پابند اور ماتحت رہتی ہے جس طریقہ سے کہ دوسری حدیث شریف میں ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے ایک شیطان ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ کے لئے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ لیکن اللہ عزوجل نے اس کو میرے تابع اور ماتحت فرما دیا ہے۔

بطانہ کیا ہے؟

عربی میں بطانہ دراصل کپڑے کے اندرونی حصہ کو کہتے ہیں اس جگہ انسانی قوت اور طاقت مراد ہے کیونکہ وہ بھی انسان کے اندر چھپی ہوئی ہوتی ہے اس کو انسانی ضمیر سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں بہر حال انسان میں خیر اور شر والی دونوں طاقت و بیعت کی ہوئی ہوتی ہیں اور رسول کریم ﷺ کو آپ کا ضمیر صرف خیر اور نیک کام کی تلقین کرتا تھا اور آپ کی شرکی قوت خیر کی قوت کے ماتحت تھی۔ واللہ اعلم۔

۴۲۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُيَيْدٍ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَعَثَ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا كَانَ بَعْدَهُ مِنْ خَلِيفَةٍ إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا قَمْنٌ وَفِي بِطَانَةِ السُّوءِ فَقْدُوفِي۔

۴۲۱۰: حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے: دُنیا میں نہ تو کوئی پیغمبر بھیجا گیا اور نہ ہی کوئی خلیفہ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس میں دو خصلتیں نہ ہوں ایک تو وہ جو کہ بھلائی کا حکم کرتی ہے برے کام سے روکتی ہے اور دوسری وہ قوت جو کہ بگاڑنے میں کوتاہی اور کمی نہیں کرتی پھر جو شخص بُری عادت سے محفوظ رہا تو وہ بچ گیا۔

۱۹۳۰: باب وَزِيرُ الْإِمَامِ

۴۲۱۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ عَمَلًا فَأَرَادَ اللَّهُ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرًا صَالِحًا إِنْ نَسِيَ ذَنْبَهُ وَإِنْ ذَكَرَ غَانَهُ۔

باب: وزیر کی صفات

۴۲۱۱: حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تمہارے میں سے حکمران ہو پھر خدا اس کی بھلائی چاہے تو اس کو نیک وزیر عطا فرمائے گا (صاحب بصیرت، عقل مند اور منصف مزاج، معاملہ فہم) اور اگر حکمران کوئی بات بھول جائے گا تو وہ اس کو یاد دلانے والا اور جو شخص یاد رکھے گا تو اس کی مدد کرے گا۔

خوش قسمت بادشاہ:

حدیث شریف مذکورہ بالا میں جو آخری حصہ ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس بادشاہ کے وزراء عقل مند مدبر، مخلص اور صاحب بصیرت ہوں تو اس کی حکومت با اثر اور مضبوط مستحکم حکومت ہوتی ہے اور ملک و ملت کی اس سے ترقی ہوتی ہے اور دیگر ممالک میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس کے برعکس جس بادشاہ کے وزراء درباری لوگ جاہل، احمق، حقوق انسانی سے نا آشنا انسانیت کے دشمن ہوں ان کے ہر کام میں خود غرضی ہو تو وہ حکومت غیر مستحکم جلد اس کی عمارت زمین زمین ہو جاتی ہے رسوائی، ذلت، شکست و ریخت اس کا عقد دین جاتی ہے اور اہل دنیا کے سامنے اس کا کوئی مقام نہیں ہوتا دور حاضر میں اکثر ایسا ہی ہو رہا ہے عدل و انصاف کے تمام تقاضے فراموش کر دیئے گئے ہیں لاچار ضعیف کمزور آدمی کا جینا حرام کر دیا گیا ہے ظلم و ظلم ہی نہیں سمجھا جا رہا اسلامی اقدار کی وحییاں اڑا دی گئی ہیں وقت کے حاکم اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے احکامات کے باغی اور ان کو دقیقاً نوی خیال کرتے ہیں اللہ تمام اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو اخلاص اور عدالت فاروقی کو اپنانے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ (جامی)

۱۹۴۱: بَابُ جَزَاءِ مَنْ أَمَرَ

باب: اگر کسی شخص کو حکم ہو گناہ کے کام کرنے کا اور وہ شخص

بِمَعْصِيَةٍ فَطَاعَ

گناہ کا ارتکاب کرے تو اس کی کیا سزا ہے؟

۴۲۱۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک آدمی کو سردار مقرر کیا (حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو) انہوں نے آگ جلائی اور حکم کیا لوگوں کو اس کے اندر (امتحان کے لیے) گھس جانے کا۔ (یہ امتحان اس لیے تھا کہ یہ لوگ میری فرماں برداری کرتے ہیں یا نہیں) تو بعض نے ارادہ کیا اس میں گھسنے کا اور بعض لوگ بھاگ کر اور فرار ہو کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں سے جو کہ گھسنا چاہتے تھے اگر تم گھس جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے (یعنی آگ کے عذاب میں مبتلا رہتے) اور جو لوگ نہیں گھسے ان کو اچھا کہا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے لئے کسی کی فرماں برداری نہیں چاہیے اور فرماں برداری نیک کام میں کرنا چاہیے۔

۴۲۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدِ الْأَيْمِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا قَالُوا قَدْ نَارًا فَقَالَ ادْخُلُوهَا فَإِذَا نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكِّرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَلُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِينَ خَيْرًا وَقَالَ أَبُو مُوسَى فِي حَدِيثِهِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

۴۲۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر (بادشاہ یا) حکمران کا حکم ماننا اور فرماں برداری کرنا لازم ہے

۴۲۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ

وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَبْعَ وَلَا طَاعَةَ۔
چاہے اس کو پسند ہو یا نہ ہو جس وقت گناہ کا حکم ہو تو اس کو سن لے اور فرمانبرداری نہ کرے۔

غیر شرعی نظام چلانے والے حاکم کے لیے لائحہ عمل:

حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر کوئی حکمران یا بادشاہ خلافِ شریعت کام کرنے کا حکم دے تو اولاً 'افہام و تفہیم سے کام لیا جائے اور اگر وہ حاکم وغیرہ لوگوں کے سمجھانے سے بھی خلافِ شرع راستہ ترک نہ کرے تو حتی الامکان کوشش کے باوجود ناکامی رہے تو ایسے حاکم کو اس کے عہدہ سے الگ کرنا ضروری ہے آج کل ووٹ کی حکومت ہے تو ووٹ کے ذریعہ اس کو بدل دیں اور ایسے شخص کو ووٹ نہ دیں جو کہ خلافِ شرع کام کرے یا خلافِ شرع کام کرنے کا اندیشہ ہو اور اگر کسی بھی طرح اس کو علیحدہ نہ کر سکتے ہوں تو کم از کم دل سے ہی اس کو برا سمجھیں کہ یہ ایمان کا کم سے کم درجہ ہے جیسا کہ حدیث ((وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ)) میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

۱۹۴۲: باب ذکرُ الوَعِيدِ لِمَنْ أَعَانَ أَمِيرًا
باب: جو کوئی کسی حاکم کی ظلم کرنے میں امداد کرے اس

سے متعلق

عَلَى الظُّلْمِ

۴۲۱۴: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم نو شخص تھے تو آپ نے فرمایا: دیکھو میرے بعد حکمران ہوں گے جو شخص ان کی جھوٹی بات کو سچ کہے (خوشامد اور چالپوسی کی وجہ سے اور حق کو باطل قرار دے) اور ظلم و زیادتی کرنے میں ان کی مدد کرے تو وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا نہ میں ان سے کچھ تعلق رکھتا ہوں وہ قیامت کے دن میرے حوض (یعنی حوضِ کوثر) پر بھی نہ آئے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کو سچ نہ کہے (بلکہ اس طرح کہے جھوٹ ہے یا خاموش رہے اور ظلم کرنے میں اس کی مدد نہ کرے تو وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں اور وہ میرے حوض پر آئے گا۔

باب: جو شخص حاکم کی مدد نہ کرے ظلم و زیادتی کرنے میں

اس کا اجر و ثواب

عَلَى الظُّلْمِ

۴۲۱۵: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہمارے سامنے نکلے اور ہم نو آدمی تھے۔ پانچ ایک قسم کے اور چار ایک

۱۹۴۳: باب مَنْ لَمْ يُعِنْ أَمِيرًا

۴۲۱۵: أَخْبَرَنَا هُرُؤُنُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ

عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمِ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةُ خَمْسَةٍ وَأَرْبَعَةٌ أَخَذَ الْعَدَوِيُّ مِنَ الْعَرَبِ وَالْأَخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَكُنْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ يَرُدُّ عَلَى الْحَوْضِ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعْنِهِمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسِيرُدُ عَلَى الْحَوْضِ -

قسم کے تھے یعنی عربی اور عجمی (عرب کے علاوہ دوسرے ملک کے باشندے اب تک معلوم نہیں کہ ان میں سے پانچ کون تھے اور چار کون؟) آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے سنا میرے بعد کھم ہوں گے جو شخص ان کے پاس جائے پھر ان کے جھوٹ نہ سچ کرے اور ظلم پر ان کی مدد کرے وہ میرا نہیں اور میں اس کا نہیں ہوں نہ وہ میرے حوض پر آئے گا اور جو ان کے پاس نہ جائے نہ ان کے جھوٹ کو سچ کہے اور نہ ظلم پر ان کی مدد کرے وہ میرا ہے اور میں اس کا۔ وہ حوض (کوثر) پر آئے گا۔

باب: جو شخص ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہے اُس کی

۱۹۴۲: بَابُ فَضْلِ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْحَقِّ عِنْدَ

فضیلت

امام جابر

۴۲۱۶: حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا اور آپ اپنا پاؤں رکاب میں رکھ چکے تھے کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: حق بات کہنا ظالم حکمران کے سامنے۔

۴۲۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغُرُزِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ تَكَلَّمَ حَقِّي عِنْدَ سُلْطَانٍ جَابِرٍ -

خلاصۃ الباب ☆ علماء کرام نے اس کی توجیہ کی ہے کہ یہ جہاد سے بھی بڑھ کر افضل ہے اس لیے ہے کہ جہاد میں موت آجائے یقینی نہیں اور اس میں موت کا آنا کافی حد تک یقینی ہے۔

باب: جو کوئی اپنی بیعت کو مکمل کرے اس کا اجر

۱۹۴۵: بَابُ ثَوَابِ مَنْ وَفَّى بِمَا يَآيِعُ عَلَيْهِ

۴۲۱۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے ایک مجلس میں کہ آپ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دو گے زنا کاری نہیں کرو گے آخر آیت تک (جو کہ مندرجہ بالا عبارت میں مذکور ہے) پھر جو شخص تمہارے میں سے اپنی بیعت کو پورا کرے تو اس کا اجر و ثواب اللہ عزوجل پر ہے اور جو شخص

۴۲۱۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ يَا بَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تَشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَّى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَمَسَرَّ اللَّهُ

عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَّرَهُ۔
 اس کام میں سے کسی کام کا ارتکاب کرے پھر اللہ عزوجل اس کو چھوڑ دے (ذاتی میں کوئی سزا نہ ملے) تو اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے کہ چاہے اسکو عذاب میں مبتلا کرے اور چاہے اس کی مغفرت فرمادے۔

۱۹۴۶ باب مَا يَكُونُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى

باب: حکومت کی بُری خواہش

الْإِمَارَةِ

سے متعلق

۴۲۱۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً فَيُعَمَّتِ الْمُرُضَةُ وَبَنَسَتِ الْفَاطِمَةُ۔
 ۴۲۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ حکومت کا لالچ کرتے ہو حالانکہ حکومت (اور اقتدار کا) انجام آخر کار ندامت اور حسرت ہے اس لیے کہ جب کسی کو حکومت یا اقتدار حاصل ہوتی ہے تو بہت عرصہ کام محسوس ہوتا ہے اور جب حکومت یا اقتدار کا زوال ہوتا ہے تو غم اور صدمہ ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کے الفاظ کا ترجمہ لفظی نہیں ہے بلکہ معنی خیز ترجمہ اور حاصل حدیث ہے بہر حال جس حکومت کا انجام آخر کار صدمہ اور افسوس ہو تو اس کی آرزو کرنا عقل کے خلاف ہے۔ گویا کہ اقتدار کی تمنا کرنا اچھا نہیں اگر محض لالچ کی بنیاد پر ہو کیونکہ اس کا انجام بھی تک اور ذلت کے سوا کچھ نہیں ہوتا ہاں اگر اقتدار کی تمنا محض اس لئے ہو کہ نا اہل جاہل دین دشمن احکامات الہیہ سے نا آشنا قوانین قرآن کے منافی عمل کرنے والا حکمران مسلط ہو تو اس وقت احوال کی اصلاح کی غرض اور بغیر کسی لالچ کے اقتدار کے حصول کی تمنا بھی کی جائے اور کوشش بھی مضائقہ نہیں محض بادشاہ کہلوانے تشہیر کرانے کے لئے ہو تو اس کا انجام آخر کار صدمہ ذلت اور رسوائی ہوتا ہے ایسے اقتدار کی آرزو اپنے کو ذلیل اور رسوا کرنے کے مترادف ہے۔ (جامی)

(عمر کتاب التبیغ)

(۴۰)

کتاب العقیقہ

عقیقہ کے آداب واحکام

۴۲۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی نے رسول کریم ﷺ سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل نافرمانی کو پسند نہیں فرماتا۔ آپ نے اس بات کو ناگوار خیال فرمایا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ سے دریافت کر رہے ہیں اس عقیقہ سے متعلق جو کہ بچے کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس شخص کا دل چاہے اپنے بچے کی جانب سے قربانی کرنا تو کرے اور لڑکے کی طرف سے (عقیقہ میں) دو بکریاں برابر والی اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری۔ راوی داؤد نے نقل کیا کہ میں نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا برابر والی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ملتی جلتی صورت میں دونوں ساتھ ہی ذبح کی جائیں۔

۴۲۱۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمُعْقُوقَ وَكَأَنَّهُ كِرَّةُ الْإِسْمِ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا نَسَأَلُكَ أَحَدُنَا يُؤَلِّدُ لَهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَنْسُكْ عَنْهُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ دَاوُدُ سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ عَنِ الْمُكَافَأَتَيْنِ قَالَ الشَّاتَانِ الْمُشَبَّهَتَانِ تَذْبَحَانِ جَمِيعًا۔

عقیقہ کا مفہوم:

واضح رہے کہ عربی زبان میں عقیقہ اور عقوق دونوں کا مادہ ایک ہی ہے اور عرق اور عقوق کے معنی ہیں نافرمانی کرنا اور والدین کی نافرمانی کے لیے عقوق والدین استعمال ہوتا ہے اور عقیقہ ان بالوں کو کہا جاتا ہے کہ جو بچے کے سر پر ہوتے ہیں جس وقت کہ بچے کی پیدائش ہوتی ہے وہ بال جو کہ اس کے سر پر ہوتے ہیں اس کو عقیقہ کہتے ہیں پھر اس جانور کو کہا جانے لگا کہ جو کہ ساتویں دن یعنی بچے کی ولادت کے ساتویں یا ۱۳ ویں یا ۲۱ ویں دن ذبح کیا جاتا ہے اور عقیقہ کے بارے میں افضل یہ ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے اور لڑکے کی طرف سے ذبح کی جانے والی بکریاں ایک

دوسرے کے مشابہ رنگ اور عمر میں ہوں تو بہتر ہے بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ ایسی دو بکریاں افضل ہیں جو کہ عمر کے اعتبار سے برابر ہوں اور عقیدہ میں جو بال کائے جائیں ان کے برابر چاندی یا چاندی کی قیمت صدقہ کرنا افضل ہے احادیث سے ثابت ہے کہ عقیدہ کرنے سے بچہ آفات اور بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۴۲۲۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقَى عَنِ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ -

۴۲۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جانب سے عقیدہ کیا۔

باب: لڑکے کی جانب سے عقیدہ

۴۲۲۱: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کا عقیدہ کرنا چاہے تو قربانی کرو اس کی جانب سے اور تم اس کے بالوں کو دور کرو۔

۱۹۳۸: بَابُ الْعُقَيْدَةِ عَنِ الْغُلَامِ

۴۲۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَ حَبِيبٌ وَ يُونُسُ وَ قَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْغُلَامِ عُقَيْدَةً فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَامْطُؤْا عَنْهُ الْأَذَى -

۴۲۲۲: حضرت امّ کرزہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کی جانب سے عقیدہ کے لئے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے لئے ایک بکری۔

۴۲۲۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ طَاوُسٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْغُلَامِ شَاتَانِ مَكْفَاتَانِ وَ فِي الْجَارِيَةِ شَاةٌ -

باب: لڑکی کی جانب سے عقیدہ کرنا

۴۲۲۳: حضرت امّ کرزہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کے عقیدہ کے لئے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے لئے ایک بکری ہے۔

۱۹۳۹: بَابُ الْعُقَيْدَةِ عَنِ الْجَارِيَةِ

۴۲۲۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عُمَرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مَكْفَاتَانِ وَ عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ -

باب: لڑکی کی جانب سے کس قدر بکریاں ہونا چاہئیں؟

۴۲۲۴: حضرت امّ کرزہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹۵۰: بَابُ كَمْ يَعْقَى عَنِ الْجَارِيَةِ

۴۲۲۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

کی خدمت میں حدیبیہ میں ہدی کے گوشت کا دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئی میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ لڑکے پر دو بکریاں ہیں (یعنی عقیدہ میں) اور لڑکی پر ایک بکری مذکر ہوں یا مؤنث اس میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی جائز دونوں ہیں اختلاف افضل اور غیر افضل کا ہے کہ لڑکے کے لئے دو بکریاں اور لڑکی کے لئے ایک بکری)۔

۴۲۲۵: حضرت ام کرڑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (عقیدہ میں) لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کی جائے۔ مذکر ہوں یا مؤنث اس میں کوئی حرج نہیں۔

۴۲۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دو مینڈھوں سے عقیدہ فرمایا (یعنی دو مینڈھے عقیدہ میں ذبح فرمائے)۔

باب: عقیدہ کون سے دن کرنا چاہیے؟

۴۲۲۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک لڑکا اپنے عقیدہ میں گروی ہے اور قربانی کی جائے (یعنی عقیدہ کیا جائے) اس کی جانب سے ساتویں دن اور اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

عُبَيْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي بَرْزْدَةَ عَنْ سَبَّاحِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْحَدْيَيْنِ أَسْأَلُهُ عَنْ لَحُومِ الْهَدْيِ فَمَسَمِعَهُ يَقُولُ عَلَى الْعِلَامِ شَاتَانِ وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانَا كُنَّ أَمْ إِنَاثَا۔

۴۲۲۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَرْزْدَةَ عَنْ سَبَّاحِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَنِ الْعِلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانَا كُنَّ أَمْ إِنَاثَا۔

۴۲۲۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ۔

۱۹۵۱: مَتْنِي يُعَقُّ

۴۲۲۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا بَرْزْدَةُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْجٍ عَنْ سَعِيدِ أَنْبَا قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهْنٌ بِعَقِيدَتِهِ تَذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى۔

بچہ کے گروی ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں جو بچہ کے گروی ہونے کا فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح رہن رکھی ہوئی چیز یا گروی رکھی گئی چیز کو چھڑانا ضروری ہوتا ہے اسی طرح لڑکے کو بھی عقیدہ کر کے چھڑانا چاہئے اس سلسلہ میں حضرت علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ اس پر محدثین نے کلام کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شفاعت کے متعلق ہے یعنی یوں سمجھ لیں کہ اگر کوئی بچہ صغریٰ میں ہی

فوت ہو گیا تو وہ اپنے ماں باپ کی شفاعت نہ کرے گا اگر والدین نے اس کا عقیدہ نہ کیا ہوگا۔ قولہ کل غلام ارید بہا مطلق المولود ذکر آکان او انقی رہیں۔ ای مبرہون والناس خیر کلام فعن احمد هذا فی الشفاعة یرید انه اذا لم یعق عنها فمات طفلا لم یشفع فی والدین الخ

(زیر البرقی ص: ۱۸۸ علی نسائی، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند)

۴۲۲۸: أَخْبَرَنَا هُرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَهُ فِي الْعَقِيدَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ۔

۴۲۲۸: حضرت حبیب بن شہید نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابن سیرین نے فرمایا تم حسن سے دریافت کرو عقیدہ کی حدیث تو انہوں نے کسی سے سنی میں نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے سنی ہے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا ہے اور ان سے سنا ہے)۔

(۴۱)

کتاب الفرع والعتیرة

فرع اور عتیرہ سے متعلق احادیث مبارکہ

- ۴۲۲۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ
الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ -
۴۲۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثْتُ أَبَا إِسْحَقَ عَنْ
مَعْمَرٍ وَ سَفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَهُمَا نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَنِ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ وَقَالَ الْآخَرُ لَا فَرَعَ
وَلَا عَتِيرَةَ -
- ۴۲۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرع اور عتیرہ کچھ نہیں
ہے۔
- ۴۲۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا
ہے۔

فرع اور عتیرہ کیا ہے؟

فرع ایک اصطلاحی لفظ ہے شریعت کی اصطلاح میں فرع اونٹنی کے سب سے پہلے بچے یعنی جیٹھے بچے کو کہا جاتا ہے
یہ پہلے پہل کا بچہ بہت عزیز ہوتا تھا دور جاہلیت میں اس بچہ کو بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے اور بعض حضرات فرماتے
ہیں کہ جس وقت کسی کے پاس ایک سواونٹ کی تعداد پوری ہو جائے تو وہ ایک اونٹ اپنے بت کے لئے ذبح کرتا اس کو فرع
کہا جاتا تھا اور عتیرہ وہ بکری ہے جو کہ رجب کے مہینہ میں بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے اسلام کے شروع دور میں مسلمان
بھی فرع اور عتیرہ کیا کرتے تھے۔ حوالہ ملاحظہ ہو: لا فرع فی الاسلام وہی اول ولد تنتج الناقة و فی
شرح السنة كانوا يذبحونه لهتهم فی الجاهلیة و قد كان المسلمون يفعلونه فی بدء
الاسلام ثم نسخ ولا عتیرة وھی نشاة تذبح فی رجب یتقرب بها اهل الجاهلیة والمسلمون
فی صدر الاسلام - زہر الربی حاشیہ نسائی شریف ص: ۱۸۸ ج ۲ مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔

۴۲۳۱: حضرت مخنف بن سلیم سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں تھے آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! ہر ایک گھر کے لوگوں پر ہر سال قربانی ہے (یعنی ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک) اور ان کے ذمہ ایک عتیرہ ہے حضرت عطاء نے فرمایا کہ ابی عون عتیرہ کرتے تھے ماہ رجب میں یہ بات میں نے اپنی آنکھ سے دیکھی ہے۔

۴۲۳۲: حضرت شعیب بن محمد اور حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرع کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حق ہے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے نہ کیا جائے نہ کہ بتوں کی رضامندی کے لیے جیسا کہ مشرکین کرتے تھے) پھر اگر تم (یا کوئی شخص) فرع کے جانور کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے اور تم راہ خدا میں اس کو دے دو (یعنی راہ جہاد میں لگا دو) یا کسی غریب مسکین بیوہ کو دے دو تو بہتر ہے اس کے کاٹنے سے۔ ماں کے جسم کا گوشت پوست لگ جائے گا (یعنی غم کی وجہ سے اس کی ماں سوکھ جائے گی) پھر تم دودھ کے برتن کو الٹ کر رکھ دو گے (یعنی غم کی وجہ سے اس کی ماں کا دودھ خشک ہو جائے گا اور وہ دودھ دینا بند کر دے گی) اور (صدمہ کی وجہ سے) وہ ماں پاگل ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ پھر عتیرہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی حق ہے۔

۴۲۳۳: حضرت حارث بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو حجۃ الوداع میں دیکھا آپ اونٹنی پر سوار تھے جو کہ عضباء تھی میں ایک طرف کو چلا گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے دعائے مغفرت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل تم سب کی مغفرت فرمائے۔ پھر میں دوسری جانب چلا گیا اس خیال سے کہ شاید ہو سکتا ہے آپ خاص میرے واسطے دعا فرمائیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے واسطے دعائے مغفرت فرمائیں۔ پھر ایک

۴۲۳۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَمْلَةَ قَالَ أَبَانَا مُحَنَفُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ وَفَوْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَضْحَاءَ وَعَصِيرَةَ قَالَ مُعَاذٌ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَعْتِيرُ بَصْرَتَهُ عَيْنِي فِي رَجَبٍ۔

۴۲۳۲: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ أَبُو عَلِيٍّ الْخِيفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرُو بْنَ شُعَيْبٍ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ وَ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفَرَعُ قَالَ حَقٌّ فَإِنْ تَرَكْتَهُ حَتَّى يَكُونَ بَكْرًا فَتَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ تُعْطِيَهُ أَرْمَلَةً خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذْبَحَهُ فَيُلْصَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ فَتُكْفِيَءَ إِنْاءَ لَكَ وَتُؤْكَلَهُ نَافِلَتَكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَالْعَصِيرَةُ قَالَ الْعَصِيرَةُ حَقٌّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَلِيُّ الْخِيفِيُّ هُمْ أَرْبَعَةُ إِخْوَةٍ أَحَدُهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَ بَشَرٌ وَ شَرِيكٌ وَ آخَرٌ۔

۴۲۳۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ زُرَّارَةَ بْنُ كَرِيمٍ ابْنِ الْحَرِثِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ الْحَرِثَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ أَنَّهُ لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلَى نَافَتِهِ الْعَضْبَاءِ فَابْتَنَتْهُ مِنْ أَحَدِ شِقْبَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي اسْتَغْفِرُ لِي فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ ثُمَّ تَمَّ ابْتَنَتْهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخِيرِ

آدمی نے عرض کیا: عتیرہ اور فرع میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیا فرق فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا دل چاہے وہ نہ کرے بکریوں میں صرف قربانی (۱۰) اسے لے کر (۱۲ ذی الحجہ تک) لازم ہے اور یہ حدیث شریف بیان فرماتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انگلیاں بند فرمائیں علاوہ ایک انگلی کے۔

أَرْجُو أَنْ يَخْصِي دُونَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ بِيَدِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْعَتَائِرُ وَالْفَرَاعُ قَالَ مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ وَمَنْ شَاءَ فَرَعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُفَرِّعْ فِي الْغَنَمِ أَضْحَيْتُهَا وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ إِلَّا وَاحِدَةً۔

عضباء کی تشریح:

عضباء اس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ جس کے کان چھدے ہوئے ہوں (کسی نشان وغیرہ کی وجہ سے) یا وہ اونٹنی چھوٹے ہاتھ والی ہو۔ العضباء، وهو علم لها منقولاً ناقة عضباء ای مثقوقة الاذن و قال بعد فهم انما كانت مثقوقة الاذن والاول اكثر و قال الزمخشري ای ان قال وهي قصيرة اليد. نهايه بحواله زهر الربی علی سنن نسائی ص ۱۸۹ تحت فائدہ حاشیہ نمبر ۱ مطبوعہ رحیمہ دیوبند۔

۴۲۳۴: حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں میری ملاقات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی، میں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں، میرے لئے دعائے مغفرت فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد نے فرمایا اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عضباء نامی اونٹنی پر سوار تھے۔ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں دوسری جانب سے گھوم کر آیا (اور آگے مثل حدیث بالا بیان کی)۔

۴۲۳۴: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَرَّارَةَ السَّهْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ الْحَرِثِ بْنِ عَمْرٍو ح وَأَبْنَانَا هُرُونُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ زَرَّارَةَ السَّهْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّهِ الْحَرِثِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ لَفِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ يَا أَبَتِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأُمِّي اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعُضْبَاءِ ثُمَّ اسْتَدْرْتُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

باب: عتیرہ سے متعلق حدیث

۱۹۵۳: باب تفسیر العتیرة

۴۲۳۵: حضرت نمیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ دور جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: جس ماہ میں تمہارا دل چاہے تم اللہ عزوجل کے نام پر ذبح کرو اور تم نیک کام کرو اور تم اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے

۴۲۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَدِي عَنْ ابْنِ عُزْوَ قَالَ حَدَّثَنَا جَمِيلٌ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نَيْسَةَ قَالَ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُنَّا نَعْتِرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ ادْبَحُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ

شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرَّوْا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَأَطِيعُوا۔

۴۲۳۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ خَالِدٍ وَرُبَّمَا قَالَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ وَرُبَّمَا ذَكَرَ أَبَا قِلَابَةَ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ وَهُوَ بِمِصْرَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَعْتِيرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اذْبَحُوا فِي أَتَى شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرَّوْا اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَأَطِيعُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْرَعُ فَرَعًا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْدُوهُ مَا شِئْتُمْ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ۔

۴۲۳۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ وَاحْسَبِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ رَجُلٍ مِنْ هَذِلِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ فَوَقَّ ثَلَاثَ كَيْمًا تَسَعُّكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ بِالْخَيْرِ فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا أَذْخِرُوا وَإِنَّ هَذِهِ الْإِيَّامَ أَكَلٌ وَشُرْبٌ وَذَنْجَرٌ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّا كُنَّا نَعْتِيرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَطِيعُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَفْرَعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَرَعٌ تَغْدُوهُ عَنْمَكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ

غرباء و مساکین کو کھلاؤ (صدقہ خیرات دو اور راہ خدا میں خرچ کرو)۔
۴۲۳۶: حضرت نبی ﷺ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے منیٰ میں آواز دی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ دور جاہلیت میں رجب میں عتیرہ کرتے تھے پھر آپ ہم کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ذبح کرو جس ماہ میں تمہارا دل چاہے اور تم لوگ اللہ عزوجل کے لئے نیکی کرو اور تم (غرباء کو) کھانا کھلاؤ۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ ہم لوگ فرع کیا کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمام گھاس کھانے والوں میں یعنی چرنے والے جانوروں میں فرع ہے لیکن تم اس کی مان کو کھلانے دو (یعنی جانور کی مادہ کو دودھ پلانے دو اور گھاس کھانے دو) اور جب وہ جانور بڑا ہو جائے اور وزن اٹھانے یعنی وزن لادنے کے لائق ہو جائے تو تم اس جانور کو ذبح کرو اور اس کا گوشت تقسیم کرو۔

۴۲۳۷: حضرت نبی ﷺ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ ہذیل کا فرد تھا رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے تاکہ تم لوگوں کو وہ گوشت کافی ہو جائے یعنی اس وقت لوگ محتاج تھے تو میں نے منع کر دیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ نہ جمع کرو۔ بلکہ اس کو کھا لیا صدقہ کر دو تاکہ تم محتاجوں کو مل جائے اور کوئی شخص بھوکا نہ رہ جائے۔ لیکن اب تم لوگوں کو اللہ عزوجل نے دولت مند بنادیا تو تم لوگ کھاؤ اور خیرات دو اور اس کو رکھ لو اور چھوڑ دو اور یہ دن ۱۰ ۱۱ ۱۲ ذی الحجہ ہیں کھانے اور پینے کے اور یاد الہی میں مشغول رہنے کے۔ یہ بات سن کر ایک شخص نے عرض کیا: ہم لوگ تو ماہ رجب میں دور جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے لئے اور جس ماہ میں تمہارا دل چاہے اور تم نیک کام کرو رضا الہی کے لیے اور کھانا کھلاؤ مساکین کو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ دور جاہلیت میں فرع کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بکریوں میں فرع ہے لیکن

خیر۔

کھلانے دے اس کی والدہ کو جس وقت وہ تیار ہو جائے تو کاٹ دو اور
تم صدقہ دو گوشت کا مسافروں کو یہ بہتر ہے۔

باب: فرع کے متعلق احادیث

۱۹۵۴: باب تَفْسِيرُ الْفَرَعِ

۴۲۳۸: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ أُنْبَأَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً يَعْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوهَا فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَبَرُّوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطِعُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نَفْرَعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ۔

۴۲۳۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُثَيْبٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ فَلَقِيتُ أَبَا الْمَلِيحِ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي عَنْ نُبَيْشَةَ الْهَذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطِعُوا۔

۴۲۴۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ وَعَنْ وَكِيعٍ ابْنِ عَدُسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ لَقِيتُ بَنِي عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كُنَّا نَذْبَحُ ذَبَائِحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَتَأْكُلُ وَنُطْعِمُ مَنْ جَاءَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَكِيعٌ ابْنُ عَدُسٍ فَلَا ادْعَاءَ۔

۴۲۳۸: حضرت نبی ﷺ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کو آواز دی اور عرض کیا ہم لوگ تو ماہِ رجب میں دورِ جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے لئے اور جس ماہ میں تمہارا دل چاہے اور تم نیک کام کرو رضا الہی کے لیے اور کھانا کھاؤ مساکین کو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ دورِ جاہلیت میں فرع کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بکریوں میں فرع ہے جس وقت وہ تیار ہو جائے تو کاٹ دو اور تم صدقہ دو گوشت کا مسافروں کو یہ بہتر ہے۔

۴۲۳۹: حضرت نبی ﷺ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ دورِ جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے واسطے۔ جس مہینہ میں پس جس قدر ہو سکے تم لوگ نیکی کرو اللہ عزوجل کے لئے اور کھانا کھاؤ۔

۴۲۴۰: حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ماہِ رجب میں ہم لوگ دورِ جاہلیت میں جانور ذبح کیا کرتے تھے۔ پھر ہم لوگ وہ جانور کھالیا کرتے تھے اور جو کوئی ہمارے پاس آتا تھا ہم لوگ اس کو کھلاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے حضرت وکیع نے بیان کیا کہ جو اس حدیث کا راوی ہے کہ میں اس کو نہیں چھوڑتا ہوں (یعنی ماہِ رجب کی قربانی کو)۔

۱۹۵۵: باب جُلُودُ الْمَيْتَةِ

باب: مُردار کی کھال سے متعلق

۴۲۴۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى شَاةٍ مَيْتَةٍ مُلْقَاةٍ فَقَالَ لِمَنْ هَذِهِ فَقَالُوا لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ مَا عَلَيْهَا لَوْ انْتَفَعْتَ بِهَا بِهَايَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَكْلَهَا۔

۴۲۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ كَانَ أَعْطَاهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجُلْدِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا۔

۴۲۴۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ ابْنُ اللَّيْثِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ يَعْنِي يَزِيدَ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَبْصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَاةً مَيْتَةً لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ وَكَانَتْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْ نَزَعُوا جُلْدَهَا فَانْتَفَعُوا بِهِ قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ أَكْلَهَا۔

۴۲۴۴: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ الْقَطَّانُ الرَّقْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ

۴۲۴۱: حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مردہ بکری دیکھی جو کہ پڑی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا یہ بکری کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا کی۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں تھا کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ اس بکری کی کھال سے نفع حاصل کرتیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ وہ بکری مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ نے صرف مردار کا کھانا حرام فرمایا ہے (نہ کہ اسکی کھال بال یا سینگوں سے نفع حاصل کرنا)۔

۴۲۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے جو کہ آپ نے سیدہ ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کی ہوئی باندی کو عطا فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا: تم نے کس وجہ سے نفع نہیں اٹھایا اس کی کھال سے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو مردار ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۴۲۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کی ہوئی باندی کو عطا فرمائی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو مردار ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۴۲۴۴: حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بکری مر گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اس کی کھال پر کس وجہ سے دباغت نہیں دی اور اس کھال سے نفع کیوں

مَنْذُحِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرْتَنِي مِيمُونَةُ أَنَّ شَاةً
مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا دَفَعْتُمْ إِيَّاهَا فَاسْتَمَعْتُمْ

بہ۔

دباغت سے کھال پاک ہو جاتی ہے:

یعنی کہ اگر کوئی گائے اونٹ بکری کوئی بھی حلال جانور مر جائے تو اس کا گوشت تو بالکل ناپاک ہے کھانے کی ممانعت ہے مگر کھال کو مختلف خارجی کاموں کے لئے استعمال ہوتی ہے شریعت مطہرہ میں دباغت سے کھال بالکل پاک صاف ہو جاتی ہے اگرچہ اس کی مشک بنوا کر اس سے پانی ہی کیوں نہ پیا جائے دباغت کے بعد کھال اسی طرح سے کام میں لائی جاسکتی ہے جس طرح سے مذکور جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے مردہ جانور کی بھی کھال کا ایسا ہی حکم ہے کیونکہ انسان اور خنزیر کی کھال کے علاوہ ہر کھال دباغت بعد پاک ہو جاتی ہے مزید تفصیل تھوڑا آگے چل کر (حدیث مبارکہ ۴۲۵۸ کے ضمن میں) پڑھ لیں۔ (جامی)

۴۲۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے جو کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی تھی آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کس وجہ سے دباغت کر کے استعمال نہیں کی (یعنی اس طریقہ سے وہ کھال ضائع ہونے سے بچ جاتی)۔

۴۲۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِشَاةٍ لِمِيمُونَةَ مَيْتَةً فَقَالَ أَلَا أَخَذْتُمْ إِيَّاهَا فَدَفَعْتُمْ فَانْتَفَعْتُمْ۔

۴۲۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مردار بکری کے پاس سے گزرے آپ نے فرمایا تم نے اس کی کھال سے کس وجہ سے نفع نہیں حاصل کیا؟

۴۲۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَاةٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا بِهَا۔

۴۲۴۷: حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بکری مر گئی تو ہم نے اس کی کھال کو دباغت کیا پھر ہمیشہ ہم لوگ اس میں نبیذ بناتے تھے یہاں تک کہ وہ بکری پرانی ہو گئی۔

۴۲۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ أَنبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ مَا تَتَّ شَاةً لَنَا فَدَبَعْنَا مَسْكُهَا فَمَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهَا حَتَّى صَارَتْ شَنَا۔

۴۲۴۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی کھال پر دباغت ہو گئی تو وہ کھال پاک ہو گئی۔

۴۲۴۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَعَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

۴۲۴۹: حضرت ابن وعلہ رضی اللہ عنہما سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ

۴۲۴۹: أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ

ہم لوگ جہاد کے لئے مغربی ممالک جاتے ہیں وہاں کے لوگ بت پرستی میں مبتلا ہیں اور ان کے پاس پانی اور دودھ کی مشکلیں ہوتی ہیں۔ انہوں نے (جواباً) کہا: جس چمڑے پر دباغت ہو جائے تو وہ پاک ہے۔ میں نے کہا: یہ تم اپنی عقل و فہم سے کہہ رہے ہو یا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۳۲۵۰: حضرت سلمہ بن محقق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے ہاتھ سے پانی منگایا۔ اس نے عرض کیا: میرے پاس تو وہ پانی مرے ہوئے جانور کی مشک میں ہے (یعنی میرے خیال میں وہ پانی پاک نہیں)۔ آپ نے فرمایا: تم نے دباغت کی تھی؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر تو وہ کھال دباغت سے پاک ہوگئی۔

۳۲۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے مردار کی کھال کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دباغت کرنے سے وہ کھال پاک ہو جاتی ہے۔

۳۲۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے مردار کی کھال کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دباغت دینے سے وہ (کھال) پاک ہو جاتی ہے۔

۳۲۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُصَرِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّا نَغْرُوا هَذَا الْمَغْرِبَ وَإِنَّهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ وَلَهُمْ قَرَبٌ يَكُونُ فِيهَا اللَّبَنُ وَالْمَاءُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدِّبَاغُ طَهُورٌ قَالَ ابْنُ وَعْلَةَ عَنْ رَأْيِكَ أَوْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَلْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۳۲۵۰: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْمُحْتَقِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ دَعَا بِمَاءٍ مِنْ عِنْدِ امْرَأَةٍ قَالَتْ مَا عِنْدِي إِلَّا فِي قَرْبَةٍ لِي مَيْتَةٍ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتَهَا قَالَتْ بَلَى قَالَ فَإِنَّ دَبَاغَهَا ذَكَاتُهَا۔

۳۲۵۱: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ جَعْفَرٍ النَّسَائِيُّ بَوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْأُسُودِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دَبَاغُهَا طَهُورٌ هَذَا۔

۳۲۵۲: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأُسُودِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ جُلُودِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دَبَاغُهَا ذَكَاتُهَا۔

۳۲۵۳: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأُسُودِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ذَكَاتُ الْمَيْتَةِ دَبَاغُهَا۔

۴۲۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کی پاکی اس کی کھال کی (دباغت کرنا ہے)۔

۴۲۵۴: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَكَاةُ الْمَيِّتَةِ دَبَاغُهَا۔

باب: مردار کی کھال کو کس چیز سے دباغت دی جائے؟

۱۹۵۶: بَابُ مَا يُدْبَغُ بِهِ جُلُودُ الْمَيِّتَةِ

۴۲۵۵: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قبیلہ قریش کے کچھ لوگ ایک بکری کو گدھے کی طرح سے گھسیٹے ہوئے لکھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم اس کی کھال نکال لیتے۔ انہوں نے عرض کیا: یہ تو مردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو پاک کر دیتا پانی اور قرظ (نامی گھاس یا چھال وغیرہ کہ جس سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے)۔

۴۲۵۵: أَخْبَرَنَا سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَرِثِ وَاللَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قُرْقَدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَالِكٍ بْنَ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنْ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَهَا أَنَّ مَرَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِصَانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَطْهَرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرْظُ۔

۴۲۵۶: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تحریر فرمایا تھا وہ میرے سامنے پڑھا گیا میں ایک جوان لڑکا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ نہ فائدہ حاصل کرو مردے کی کھال یا پٹھے سے (یعنی کھال کو دباغت سے قبل نفع نہ اٹھاؤ کیونکہ بغیر دباغت کے خون اور رطوبت وغیرہ ہاتھ لوگ جائیں گی کہ آج کل نمک و کیمیکل وغیرہ سے دباغت دی جاتی ہے وہ بھی درست ہے)۔

۴۲۵۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَسْتَمِعُوا مِنَ الْمَيِّتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۴۲۵۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو تحریر فرمایا: تم لوگ نہ نفع اٹھاؤ مردار کی کھال یا پٹھے سے۔

۴۲۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَسْمِعُوا مِنَ الْمَيِّتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۴۲۵۸: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہینہ کے حضرات کو تحریر فرمایا کہ تم لوگ مردہ کی کھال یا پٹھے سے نفع نہ حاصل کرو۔

۴۲۵۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ هِلَالِ الْوَرَّانِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى جُهَيْنَةَ أَنْ لَا تَسْمِعُوا مِنَ الْمَيِّتَةِ

بَابُ وَلَا عَصَبُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَصَحُّ مَا فِي هَذَا الْبَابِ فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

مردار کی کھال سے متعلق امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ جس وقت مردار کی کھال کی دباغت ہو جائے تو تمام مذکورہ بالا احادیث شریفہ سے زیادہ صحیح حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے انہوں نے حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت نقل کی اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اور انہوں نے حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی (جو کہ سابق میں گذر چکی ہے) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مردار کی کھال دباغت دینے سے پاک ہو جاتی ہے (واضح رہے کہ انسان کی کھال اس کی عظمت اور اس کے احترام کی وجہ سے اور خنزیر کی کھال اس کے نجس العین ہونے کی وجہ سے کبھی پاک نہیں ہوتی) جمہور علماء کی یہی رائے ہے جیسا کہ سنن نسائی شریف کی مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ أَصَحُّ مَا فِي هَذَا الْبَابِ فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ۔ (متن سنن نسائی شریف)

باب: مردار کی کھال سے دباغت کے بعد نفع حاصل کرنا

۱۹۵۷: بَابُ الرَّحْصَةِ فِي الْإِسْتِمْتَاعِ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

۴۲۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا بَشَرُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ۔

۴۲۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنے کا حکم فرمایا کہ جس وقت اس پر دباغت ہو جائے۔

باب: درندوں کی کھالوں سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت

۱۹۵۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِنْتِفَاعِ بِجُلُودِ السَّبَاعِ

۴۲۶۰: حضرت ابو یوسف سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد

۴۲۶۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ

سے سنا آنحضرت ﷺ نے درندوں کی کھالوں (کے استعمال) سے منع فرمایا۔

۴۲۶۱: حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے اور چیتے کے پار جاموں (بچھونا بنانے) سے یعنی چیتے کی کھال کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۴۲۶۲: حضرت خالد سے روایت ہے کہ حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ عزوجل کی قسم کہ تم کو علم ہے کہ رسول کریم ﷺ نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے انہوں نے فرمایا جی ہاں (معلوم ہے)۔

باب: مردار کی چربی سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت
۴۲۶۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے انہوں نے سنا کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا اور آپ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے (کہ آپ نے فرمایا) اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے شراب، مردار، سوراہوں کو فروخت کرنے اور خریدنے سے۔ اس پر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مردار کی چربی تو استعمال ہوتی ہے اور اس کو کشتیوں پر لگاتے ہیں اور کھالوں پر ملتے ہیں اور رات میں روشنی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے پھر ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل یہود کو تباہ اور برباد کر دے جس وقت اللہ عزوجل نے ان پر چربی حرام فرمادی تو اس کو (پہلے تو) گلایا پھر اس کو فروخت کیا اور اس کی قیمت لگائی۔

باب: حرام شے سے فائدہ حاصل کرنے کی ممانعت سے

متعلق حدیث

۴۲۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی انہوں نے کہا کہ

ابن ابی عروبة عن قتادة عن ابی الملیح عن ابیہ
أن النبی ﷺ نہی عن جلود السباع۔

۴۲۶۱: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمَقْدَامِ ابْنِ مَعْدِي كَرَبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَوْبِ وَالذَّهَبِ وَمَيَاتِرِ النُّمُورِ۔

۴۲۶۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ قَالُوا وَقَدْ لِمَقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرَبٍ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ أُنْشِدْكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بُوسِ جُلُودِ السَّبَاعِ وَالرَّكُوبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِنْتِفَاعِ بِشُحُومِ الْمَيِّتَةِ
۴۲۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيِّتَةِ وَالْخَنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيِّتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا الشُّفْنُ وَيُدَهَّنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ۔

۱۹۶۰: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِنْتِفَاعِ حَرَّمَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ

۴۲۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

أُبْلَغَ عَمْرُ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ سَمُرَةَ
الَّذِي يَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ
حَرَمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا قَالَ سُفْيَانُ
يَعْنِي إِذَا بُوِهَتْ۔

اللہ عز وجل سمرہ کو تباہ کر دے ان کو معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عز وجل یہودیوں کو تباہ کر دے جس وقت ان پر چربی حرام ہوئی تو (پہلے) اس کو گلایا (اور اس کا تیل فروخت کیا)۔

۱۹۶۱: باب الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمَنِ

۴۲۶۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ
الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ عَنْ مِمْوْنَةَ أَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمَنِ
فَمَاتَتْ فَسَبَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا
حَوْلَهَا وَكُلُّوهَا۔

باب: اگر چوہا گھی میں گر جائے تو کیا کرنا ضروری ہے؟
۴۲۶۵: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ چوہے کو (گھی کے اندر سے) نکال دو اور باقی گھی کھا لو۔

گھی میں اگر چوہا گر جائے؟

مطلب یہ ہے کہ جب وہ گھی جما ہوا ہے تو اس کے اثرات تمام گھی میں نہیں پہنچیں گے اور وہ چوہا نکال دینے سے گھی پاک ہو جائے گا۔ لیکن اگر گھی بننے والا ہے تو چوہا گرنے سے وہ ناپاک ہو گیا۔ اس مسئلہ میں تفصیل ہے کتب فقہ میں اس کی تفصیلی بحث ہے۔

اگر مزید تفصیل مقصود ہو تو ادارہ مذکورہ کی کتاب ”بہشتی زیور ص: ۵۷“ حصہ اول میں تفصیل دیکھی جاسکتی ہے۔

۴۲۶۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَ
مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النِّسَابِيُّ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مِمْوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ
ﷺ سَبَلَ عَنْ فَارَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمَنِ جَامِدٍ فَقَالَ
خُذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَالْقُوهَا۔

۴۲۶۷: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہا اور اس کے پاس کا گھی نکال کر پھینک دو اور اگر وہ گھی پتلا ہے تو اس کے نزدیک مت جاؤ (یعنی کہ تمام گھی خراب ہو گیا)۔

۴۲۶۷: أَخْبَرَنَا حُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بُرْدُؤَةَ
أَنَّ مَعْمَرًا ذَكَرَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مِمْوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
أَنَّهُ سَبَلَ عَنْ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمَنِ فَقَالَ إِنْ كَانَ

جَامِدًا فَالْقَوْهَا وَمَا جَوْلَهَا وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرُبُوهَا۔

۴۲۶۸: أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمٍ بْنُ عُمَانَ الْقُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي الْحَطَّابُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِيرٍ قَالَ - حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجَلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِعَنْزٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ مَا كَانَ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الشَّاةِ لَوْ انْتَفَعُوا بِأَهْلِهَا۔

۱۹۶۲: بَابُ الدُّبَابِ يَقَعُ فِي الْإِنَاءِ

۴۲۶۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَ الدُّبَابُ فِي إِنَاءٍ أَخَذَكُمْ فَلْيَمُتْكُمْ۔

۴۲۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مردار بکری کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: کاش اس بکری کے مالک اس کی کھال اتار لیتے پھر اس سے نفع حاصل کرتے (یعنی اس کی کھال کو دباغت دے کر نفع اٹھاتے)۔

باب: اگر مکھی برتن میں گر جائے؟

۴۲۶۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اچھی طرح سے اس میں غرق کر دے (کیونکہ مکھی کے ایک بازو میں شفا ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے)۔

(حَمْرُ الثَّارِبِ الثَّقِيفِي وَالْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ)

(۴۲)

کتاب الصيد والذبائح

شکار اور ذبیحوں سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: شکار اور ذبح کرنے کے وقت

بسم اللہ کہنا

۳۲۷۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جس وقت تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑ دو تو بسم اللہ کہو پھر اگر تم اس شکار کو زندہ پاؤ تو تم اس کو ذبح کر دو بسم اللہ کہہ کر اور اگر شکار کو کتا مار دے لیکن اس میں سے نہ کھائے تو تم اس کو کھا لو اس لیے کہ اس نے پکڑا تمہارے واسطے اور اگر وہ کتا اس میں سے کھالے تو تم مت کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے واسطے پکڑا ہے (اور جب تم اس میں سے کھا گئے) اور دوسرے یہ کہ وہ کتا معلوم ہوا کہ سدھا ہوا نہیں ہے پھر اس کا شکار کس طرح سے درست ہوگا اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ وہ کتے بھی شریک ہو گئے (جن کو ان کے مالکوں نے بسم اللہ کہہ کر نہیں چھوڑا) (مثلاً مشرکین و کفار کے کتے تھے) تو شکار میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اس کا علم نہیں ہے کہ کون سے کتے نے اس کو مارا؟

باب: جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اس چیز کو کھانے کی

ممانعت

۳۲۷۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۱۹۶۳: باب الْأَمْرِ بِالتَّسْبِيَةِ

عِنْدَ الصَّيْدِ

۳۲۷۰: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيُّ بِمِصْرَ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ نَضْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِدِّي بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُ لَمْ يَقْتُلْ فِإِذْ بَحْ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَقَدْ أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَطْعَمْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَ كَلْبُكَ كِلَابًا فَقَتَلَنَ فَلَمْ يَأْكُلْنَ فَلَا تَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ.

۱۹۶۴: بَابُ التَّهْيِ عَنْ أَكْلِ مَا لَمْ يُدْكَرْ

اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

۳۲۷۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَضْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتُ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَبْتُ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَفَيْدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ فَآخَذَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَإِنْ أَخَذَهُ ذَكَاتُهُ وَإِنْ كَانَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبٌ آخَرُ فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونُ أَخَذَ مَعَهُ فَقَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمِ عَلَى غَيْرِهِ۔

سے دریافت کیا کہ معراض کے شکار سے متعلق تو آپ نے فرمایا اگر جانور پر وہ لگ جائے تو تم اس کو کھا لو اور اگر آڑی لکڑی پڑی ہے تو وہ موقوفہ ہے (جس کو قرآن کریم میں حرام قرار دیا گیا ہے) پھر میں نے کتے کے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جس وقت تم اپنا کتا چھوڑ دو اور وہ شکار کو پکڑ لے لیکن اس میں سے وہ نہ کھائے تو تم اس کو کھا لو کیونکہ اس کا پکڑ لینا وہ ہی گویا شکار کا ذبح کرنا ہے اور جو تمہارے کتے کے ساتھ اور کتے ہوں پھر تم کو ڈر ہو کہ شاید وہ دوسرے کتے نے بھی پکڑ لیا ہو تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کتوں پر۔

معراض اور موقوفہ کی تحقیق:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایک لفظ معراض بیان فرمایا گیا ہے تو اس کی تشریح یہ ہے کہ معراض وہ تیر ہے کہ جس میں لوہے کی پیکان نہ ہو صرف ایک لکڑی نوک دار اور چھلی ہوئی ہو اور بعض حضرات نے فرمایا کہ معراض وہ وزن دار لکڑی ہے کہ جس میں دونوں جانب یا ایک جانب لوہا لگا ہوا ہو اس کو پھینک کر مارتے ہیں کبھی اس کی نوک پڑتی ہے اور کبھی شکار پر وہ معراض ترچھا پڑتا ہے اور اس ترچھے پن سے بھی جانور مر جاتا ہے۔ المعراض بکسر میم خشبہ ثقلیۃ او عصاء فی طرفھا حدیدۃ او یسہم لا ریش لہ بان نفذ فی اللحم و قطع شیئاً من الجلد..... زہر الربی علی النسائی ص: ۱۹۲ ج ۱۲ اور موقوفہ وہ جانور ہے جو کہ کسی وزن دار چیز سے مارا جائے جیسے کہ پتھر، لاشی اور لوہے وغیرہ سے کہ قرآن کریم میں اس کی حرمت مذکور ہے۔

۱۹۶۵: بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعْلَمِ

۳۲۷۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ سَالَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أُرْسِلِ الْكَلْبَ الْمُعْلَمَ فَيَأْخُذْ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ الْكَلْبُ الْمُعْلَمَ وَذَكَرْتُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَآخَذَ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَ قُلْتُ أَرُمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا

باب: سدھائے ہوئے کتے سے شکار

۳۲۷۲: حضرت عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں شکاری کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ جانور پکڑ لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم شکاری کتا (سدھایا ہوا) اللہ کا نام لے کر چھوڑ دو پھر وہ جانور اس کو پکڑ لے تو تم اس کو کھا لو۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ شکار مار ڈالے۔ فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: میں معراض (بغیر مد کا تیر) پھینکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم جب جانور چھوڑ دو اور اس کے تمہارے تیر کی نوک لگ جائے تو تم وہ شکار کھا لو اور اگر وہ تیر آڑا

تاکُل۔

لگے تو نہ کھاؤ۔

۱۹۶۶: بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ الَّذِي لَيْسَ

بِمُعَلَّمٍ

۳۷۷۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثَيْدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيُّ الْمُحَارَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَبِوَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدٍ يَقُولُ أَبَانَا أَبُو إِدْرِيسَ عَائِدَ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيَّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ صَيْدٌ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَ أَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَإِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَكُلُّ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَإِذَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ وَكُلُّ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَإِذَا ذُكِرَتْ ذِكَاةُ فَكُلْ۔

۱۹۶۷: بَابُ إِذَا قَتَلَ الْكَلْبُ

۳۷۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْنٍ أَبُو صَالِحٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلُ كِلَابِي الْمُعَلَّمَةَ فَأَمْسُكُنْ عَلَيْكَ فَإِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ الْمُعَلَّمَةَ فَأَمْسُكُنْ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قُتِلَتْ قَالَ وَإِنْ قُتِلَتْ مَا لَمْ يَشْرُكْهُنَّ كَلْبٌ مِنْ سِوَاهُنَّ قُلْتُ أَرُمِي بِالْمِعْرَاضِ فَيَخْرُقُ قَالَ إِنْ خَرَقَ فَكُلْ وَإِنْ أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

۱۹۶۸: بَابُ إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا لَمْ يُسَمِّ

عَلَيْهِ

باب: جو کتا شکاری نہیں ہے اس کے شکار

سے متعلق

۳۷۷۳: حضرت ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس ملک میں ہوں کہ جس جگہ شکار بہت ملتا ہے تو میں تیر کمان سے شکار کرتا ہوں اور شکاری کتے سے اور اس کتے سے بھی جو کہ شکاری نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تیر سے مارے تو وہ اللہ کا نام لے تو وہ بھی کھاؤ اور جو اس کتے سے پکڑے جو شکاری نہیں ہے پھر زندہ ہاتھ آئے اور ذبح کر لو تو تم کھاؤ (اور اگر وہ جانور مردہ حالت میں ملے تو وہ حرام ہے)۔

باب: اگر کتا شکار کو قتل کر دے؟

۳۷۷۴: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سدھائے ہوئے کتوں کو اپنے شکار پر چھوڑتا ہوں پھر وہ کتے شکار پکڑ لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب تم شکاری کتوں کو چھوڑ دو پھر وہ شکار پکڑ لیں تو تم وہ کھاؤ۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ اس جانور کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ مار ڈالیں لیکن یہ لازم ہے کہ اور کوئی کتا ان کے ساتھ شریک نہ ہو گیا ہو۔ میں نے عرض کیا: میں معراض (جس کی تشریح گزر چکی ہے) پھر وہ (نوک سے) گھس جاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اگر گھس جائے تو تم وہ شکار کھاؤ اور اگر وہ شکار ایسا ہو کہ جس پر معراض تر چھا پڑے تو تم وہ شکار نہ کھاؤ (وہ حلال نہ ہوگا)۔

باب: اگر اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا شامل ہو جائے جو

بسم اللہ کہہ کر نہ چھوڑا گیا ہو

۴۲۷۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا جس وقت تم (شکار پر) اپنا کتا چھوڑو پھر اس کے ساتھ دوسرے کتے شامل ہو جائیں جو کہ بسم اللہ کہہ کر نہیں چھوڑے گئے تھے تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ معلوم نہیں کہ کس کتے نے اس کو مارا۔

۴۲۷۵: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَخَالَطَتْهُ الْكُلْبُ لَمْ تُسَمَّ عَلَيْهَا فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَهُ.

باب: جب تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرے

۱۹۶۹: بَابُ إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا

کتے کو پاؤ

غَيْرَهُ

۴۲۷۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم اپنا کتا بسم اللہ کہہ کر چھوڑو تو تم (وہ شکار کھاؤ) اور اگر تم دوسرا کتا اپنے کتے کے ساتھ پاؤ تو تم وہ شکار چھوڑ دو کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۷۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكُلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَسَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِنْ وَجَدْتَ كَلْبًا آخَرَ مَعَ كَلْبِكَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمَّ عَلَى غَيْرِهِ.

۴۲۷۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ ہمارا پڑوسی تھا اور ہم لوگوں کے پاس وہ آتا جاتا تھا اور اس نے دنیا کو نہرین نامی شہر میں چھوڑ (ترک دنیا کر) رکھا تھا۔ اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ میں دوسرا کتا پاتا ہوں مجھ کو اس کا علم نہیں ہے کہ اس نے شکار کو پکڑ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو نہ کھاؤ اس لیے کہ تم نے تو بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۷۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَذَخِيلاً وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمَّ عَلَى غَيْرِهِ.

۴۲۷۸: حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

۴۲۷۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِ

ذَلِكَ

۳۲۷۹: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو الْعِلَالِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ غَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا أُرْسَلَتْ كَلْبُكَ فَسَمِّتْ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا أُرْسَلَتْ كَلْبُكَ فَوَجِدَتْ مَعَهُ غَيْرَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمِّتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ۔

۳۲۷۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا: میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں آپ نے فرمایا: جب تم اپنا کتا چھوڑو بسم اللہ پڑھ کر تو تم اس کے شکار کو کھا لو اور اگر جو کتا اس شکار میں سے کچھ کھالے تو تم اس شکار کو نہ کھاؤ۔ اس لیے کہ اس نے وہ شکار اپنے (کھانے کے) واسطے پکڑا ہے (نہ تمہارے کھانے کے لیے) ورنہ وہ کتا تمہارا شکار کیوں کھاتا (اور جس وقت تم اپنا کتا چھوڑو پھر تم اس کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کتے پر)۔

۳۲۸۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي آخَرَ لَا أَذْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمِّتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ۔

۳۲۸۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ میں (شکار کی طرف) اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر میں اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں (یعنی میرے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ ساتھ دوسرا کتا بھی شکار کی طرف لگ جاتا ہے) یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے شکار پکڑا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کے کتے پر۔

۱۹۷۰: بَابُ الْكَلْبِ يَأْكُلُ مِنَ الصَّيْدِ

۳۲۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هُرُونَ أَنَبَانَا زَكَرِيَّا وَغَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَهُوَ وَفَيْدٌ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ كَلْبِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أُرْسَلَتْ كَلْبُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَفَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ وَجِدَتْ مَعَهُ كَلْبًا غَيْرَ كَلْبِكَ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا ذَكَرْتَ

باب: اگر کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو کیا حکم ہے؟
۳۲۸۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے معراض کے شکار سے متعلق عرض کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اگر (وہ تیر) نوک کی طرف سے مارے تو تم وہ شکار کھا لو اور اگر ترچھا پڑے تو وہ موقوفہ ہے (یعنی اس شکار کا کھانا حرام ہے) پھر میں نے شکاری کتے سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم اپنا کتا خدا کا نام لے کر چھوڑ دو تو تم وہ شکار کھا لو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ شکار کو مار دے۔ آپ نے فرمایا: اگر چہ مار دے البتہ اگر اس میں سے وہ شکار کھالے تو تم نہ کھاؤ اور اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ اور (اس دوسرے کتے) نے شکار مار دیا ہو تو تم وہ

اِسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی کُلِّکَ وَلَمْ تَذْکُرْ عَلٰی غَیْرِہِ۔

شکار نہ کھاؤ (اور اگر زندہ ہو تو اس شکار کو باقاعدہ ذبح کر کے اس کا گوشت کھانا درست ہے) کیونکہ تم نے اللہ کا نام دوسرے کتے پر لپٹا تھا نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۸۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخُرَيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ الْطَائِفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الضِّئِدِ قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ فَذَكَرْتَ اِسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا امْسِكْهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يَمْسِكْ عَلَيْكَ۔

۴۲۸۲: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم اپنا کتا اللہ کا نام لے کر چھوڑو پھر وہ شکار کو مار ڈالے لیکن اس میں سے شکار نہ کھائے تو تم وہ شکار کھاؤ اور اگر کتا وہ شکار کھا لے (یا نہ مارے) تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ اس نے وہ شکار اپنے واسطے پکڑا نہ کہ تمہارے واسطے۔

باب: کتوں کے مارنے کا حکم

۱۹۷۱: بَابُ الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

۴۲۸۳: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَيْمُونَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَاصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ قَامِرًا يَقْتُلُ الْكِلَابَ حَتَّى إِنَّهُ لَيَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الصَّغِيرِ۔

۴۲۸۳: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبریل امین علیہ السلام نے عرض کیا: ہم (ملائے گھر محنت) اس کمرہ میں داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتا یا تصویر ہو۔ یہ بات سن کر آپ نے کتوں کو ہلاک کیے جانے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ چھوٹے کتے کو بھی مارنے کا حکم فرمایا۔

۴۲۸۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ غَيْرَ مَا اسْتَشْنَى مِنْهَا۔

۴۲۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا لیکن وہ کتے کہ جن کو اس حکم سے مستثنیٰ فرمایا گیا وہ شکار کے کتے کھیت (کی حفاظت کے کتے) اور جانوروں کی حفاظت کے کتے اور حفاظت اور پہرہ دینے والے کتے تھے۔

۴۲۸۵: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَافِعًا صَوْتَهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

۴۲۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اونچی آواز سے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرما رہے تھے پھر وہ کتے ہلاک کیے جا رہے تھے لیکن شکاری یا جانوروں (یا کھیتی) کی حفاظت کرنے والے کتے نہ مارے۔

فَكَانَتِ الْكِلَابُ تُقْتَلُ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَا شَبَّهَ.

جائیں۔

۴۲۸۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو

عَنْ أَبِي عَمْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَا شَبَّهَ.

۱۹۷۲: بَابُ صِفَةِ الْكِلَابِ الَّتِي أَمَرَ

بِقَتْلِهَا

۴۲۸۷: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ

ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ لَا

أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا

مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَهِيمَ وَابْيَاضًا قَوْمٌ اتَّخَذُوا كَلْبًا لَيْسَ

بِكَلْبٍ حَرْثٌ أَوْ صَيْدٌ أَوْ مَا شَبَّهَ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ

أَجْرِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيْرَاطٍ.

۱۹۷۳: بَابُ امْتِنَاعِ الْمَلَائِكَةِ مِنْ دُخُولِ

بَيْتٍ فِيهِ كَلْبٌ

۴۲۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

مُذَرِّجٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَلَائِكَةُ

لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ.

۴۲۸۶: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے سب قسم کے کتوں

کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا، سوائے شکاری کتے اور ریوڑ کی حفاظت کے

لئے رکھے ہوئے کتے کے۔

باب: آپؐ نے کس طرح کے کتے ہلاک کرنے کا حکم

فرمایا؟

۴۲۸۷: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم

ﷺ نے فرمایا: اگر کتے ایک ہی قسم کے نہ ہوتے جس طریقہ سے کہ

جانوروں کی قسمیں ہوتی ہیں تو میں ان کے مار ڈالنے کا حکم دیتا تو تم

لوگ ان کتوں میں سے ایک کا لے سیاہ رنگ والے کتے کو مار ڈالو

کیونکہ وہ عام طریقہ سے ایذا پہنچانے والا ہوتا ہے اور جن لوگوں نے

کتا پالا نہ تو وہ کتا کھیت کی حفاظت کے لیے ہونہ ہی جانوروں کی

حفاظت کے لیے تو ان کے ثواب میں سے ہر دن ایک قیراط منہا ہوگا۔

باب: جس مکان میں کتا موجود ہو وہاں پر فرشتوں کا

داخل نہ ہونا

۴۲۸۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (رحمت کے فرشتے) اس مکان (یا

دکان وغیرہ) میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا تصویر ہو یا کوئی

جنبی شخص ہو۔

کتے کی وجہ سے رحمت کے فرشتوں سے دوری اور کتا پالنے کی وعید شدید:

مذکورہ بالا احادیث شریفہ میں کتوں کے مارنے کا حکم ہے جو کہ منسوخ ہو گیا البتہ بلا ضرورت شرعی کتا پالنے کی وجہ سے روزانہ دو قیراط

کم ہونے سے متعلق مذکور ہے تو واضح رہے کہ اس قیراط کے بارے میں اللہ عزوجل کو ہی علم ہے حاصل یہ ہے کہ کتا پالنے والے

شخص کے اعمال میں روزانہ ثواب کم ہوتا رہے گا اور ایسا شخص رحمت خداوندی سے محروم رہے گا۔ قیراطان لعل الاختلاف

حسب اختلاف الزمان فاو لا فی امر الکلاب حتی امر بقتلی ثم فسخ القتل و بین انه یتقص من

الاجر قیراطان ثم خفف من ذلك الى قيراط. زہر الرئی حاشیہ نسائی ص ۱۹۴ ج ۲۔ حاصل عبارت یہ ہے کہ بعض روایت کے مطابق ایک قیراط کم ہونے اور بعض روایت کے مطابق دو قیراط کم ہونے کا حکم باقی رہا اور قتل کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا اور قیراط عرب کا ایک پیانا ہے۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ تین اشیاء جس جگہ ہوں وہاں پر رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جیسا کہ دیگر احادیث میں بھی ہے اور تصویر چاہے ہاتھ سے بنائی ہو یا کیمبرہ سے کھینچی گئی ہو سب کا ایک ہی حکم ہے اور تصویر کی حرمت اور اس سے متعلق تفصیلی بحث کتاب تصویر احکام تصویر میں ملاحظہ فرمائیں یہ کتاب حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ کی تصنیف ہے اور جنہی وہ شخص ہے کہ جس کو کہ غسل کی حاجت ہو تو جب تک وہ غسل نہ کر لے تو رحمت کے فرشتے ایسی جگہ داخل نہ ہوں گے۔

آگے ایک اور حدیث شریف میں بلا ضرورت شرعی کتابا لےنے کی وعید مذکور ہے حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ جانور کے گلے کی حفاظت یا شکار کرنے یا بھتی باڑی کی حفاظت کے علاوہ کتابا لے تو وہ شخص مذکورہ بالا وعید کا مستحق ہے اور قیراط کم ہونے سے متعلق عمل میں کمی کی تشریح بیان کی جا چکی ہے۔

۴۲۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَاسْعَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

۴۲۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ اسْتَحْكَمْتَ هَيْبَتَكَ مِنْذُ الْيَوْمِ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَانِي أَمَا وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي قَالَ فَظَلَّ يَوْمَهُ كَذَلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جَرُّوْ كُلِّ نَحْتٍ نَصْدٍ لَنَا فَأَخْرَجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَتَضَحَّ بِهِ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ

۴۲۸۹: حضرت ميمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک روز فجر کے وقت ٹمگنیں اور مایوس حالت میں بیدار ہوئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں آج نماز فجر کے وقت سے آپ کا چہرا اترا ہوا محسوس کر رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا: مجھ سے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے آج رات ملاقات کا وعدہ فرمایا تھا لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے اور خدا کی قسم انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی پھر تمام دن وہ اسی طرح رہے۔ اس کے بعد آپ کو خیال ہوا کہ ایک کتے کا پلا ہمارے تخت کے نیچے تھا آپ نے حکم فرمایا وہ باہر نکالا گیا پھر آپ نے پانی لے کر اس جگہ چھڑک دیا۔ شام کے وقت حضرت جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: تم نے تو گزشتہ رات آنے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں لیکن ہم لوگ اس

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ كُنْتُ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي
الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلٌ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ
وَلَا صُورَةٌ قَالَ فَاصْبَحْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ
الْيَوْمِ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ -

۱۹۷۴: باب الرُّخْصَةِ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ

لِلْمَاشِيَةِ

۴۲۹۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ
سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ مَنِ افْتَنَى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ
قِيرَاطَانٍ إِلَّا ضَارِبًا أَوْ صَاحِبًا مَا شِئَ -

۴۲۹۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُقَاتِلٍ
بْنِ مُشْمَرٍ عَنْ ابْنِ خَالِدٍ السَّعْدِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ
أَبْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي
السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ وَقَدْ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي
زُهَيْرٍ الشَّامِيُّ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ افْتَنَى
كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زُرْعًا وَلَا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ
يَوْمٍ قِيرَاطٍ قُلْتُ يَا سُفْيَانُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ -

۱۹۷۵: باب الرُّخْصَةِ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ

لِلصَّيْدِ

۴۲۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ
عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبًا ضَارِبًا أَوْ كَلْبًا مَا
شِئَ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانٍ -

۴۲۹۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ

مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتا ہو یا کوئی تصویر ہو چنانچہ
اس صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کیے جانے کا حکم
فرمایا۔

باب: جانوروں کے گلے کی حفاظت کی خاطر کتا پالنے کی

اجازت

۴۲۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ
اس کے اجر و ثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتیا ریوڑ
کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست
ہے۔

۴۲۹۲: حضرت سفیان بن ابی زہیر شامی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نہ کھیت کی
حفاظت کے لیے اور نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے (بلکہ شوقیہ)
کتا پالے تو اس شخص کے اعمال میں سے روزانہ ایک قیراط (عمل) کم
ہوگا۔ سائب بن یزید نے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا تم نے
یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی
ہاں! قسم اس مسجد کے پروردگار کی! (میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنی ہے)۔

باب: شکار کرنے کے لئے کتا پالنے کی اجازت

سے متعلق

۴۲۹۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر و ثواب میں سے دو
قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتیا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی
حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۴۲۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ صَيْدًا أَوْ مَا شِبْهَهُ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قَبِرَاطَانِ۔

۱۹۷۶: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي أَمْسَالِ الْكَلْبِ

لِلْحَرْثِ

۴۲۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْفَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ صَيْدًا أَوْ مَا شِبْهَهُ أَوْ زُرْعَ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قَبِرَاطٌ۔

۴۲۹۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ صَيْدًا أَوْ زُرْعَ أَوْ مَا شِبْهَهُ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قَبِرَاطٌ۔

۴۲۹۷: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ أَتَانَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلَبِ صَيْدٍ وَلَا مَا شِبْهٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قَبِرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ۔

۴۲۹۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلَبَ مَا شِبْهَهُ أَوْ كَلَبَ صَيْدًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قَبِرَاطٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ كَلَبَ حَرْثٍ۔

ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر و ثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

باب: کھیت کی حفاظت کرنے کے لئے کتا پالنے کی

اجازت

۴۲۹۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کتا پالے علاوہ (بکریوں وغیرہ کی حفاظت کے) گلے کے یا کھیت یا شکار کے لیے تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔

۴۲۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر و ثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۴۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی کتا پالے لیکن ریوڑ کا کتا یا کھیت کی (حفاظت کے علاوہ) کے لیے کتا پالے تو اس شخص کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

۴۲۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کتا پالے لیکن ریوڑ کا کتا یا شکار کا کتا (یعنی ان دو قسم کے کتے کے علاوہ کتا پالے) تو اس شخص کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا کھیت کا کتا وہ بھی معاف ہے (یعنی باغ، باغیچے اور کھیت کی حفاظت کرنے والا کتا اگر کسی نے پال لیا تو وہ شخص گنہگار نہیں ہوگا۔)

باب: کتے کی قیمت لینے کی ممانعت

۴۲۹۹: حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کتے کی قیمت لینے سے اور طوائف کی اجرت اور نجومی کی اجرت لینے (دینے) سے۔

۱۹۷۷: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ
۴۲۹۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي نَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخَثِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ عَقْبَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۴۳۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حلال اور جائز نہیں ہے کتے کی قیمت اور مزدوری اور اجرت نجومی کی اور طوائف کی۔

۴۳۰۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْرُوفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُدَامِيُّ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ وَاللَّخِمِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ۔

کتے کی فروخت اور نجومی کی اجرت:

کتے کی خرید و فروخت حرام ہے بعض حضرات نے شکاری کتے کے فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ قوله عن ثمن الكلبالي ان قال و قد وردت فيه احاديث كثيرة و فما كان على هذا الحكم فثمنه حرام ثم لما ابيح الانتفاع بالكلب لا بصطياد زهير الرزبي على النسائي ص ۱۹۵ ج ۲۔ باب النهي عن ثمن الكلب۔ خلاصہ یہ ہے کہ کتے کی قیمت لینا دینا اور طوائف کی مزدوری اور پیشین گوئی کرنے والے کی اجرت سب حرام ہیں۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی مزید تفصیل مذکور ہے اور حدیث مذکورہ سے بھی شکاری کتے کی قیمت لینا ناجائز معلوم ہوتا ہے۔

کتے کی بیع سے متعلق بحث سابق میں بھی گزر چکی ہے اور نجومی سے مراد ہے وہ شخص جو کہ فال نکالتا ہے اور مستقبل کے حالات بتلاتا ہے (یعنی دست شناس) یا پنڈت اور سفلی عمل کر کے اجرت لینے والا شخص بھی اس حکم میں داخل ہے اور اس کو بھی اجرت دینا حرام ہے۔ اسی طرح سے طوائف کی زنا کاری کی اجرت بھی حرام ہے۔

۴۳۰۱: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الْكُتُبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكُسْبُ الْحَجَّامِ۔
۴۳۰۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بری اور گندی آمدنی ہے طوائف کی کتے کی قیمت اور اجرت اور مزدوری کچھنے لگانے والے کی (یعنی سنگی لگانے کی)۔

۱۹۸۷: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ثَمَنِ كَلْبٍ

الصَّيْدِ

باب: شکاری کتے کی قیمت لینا جائز ہے اس سے متعلق

حدیث رسول ﷺ

۴۳۰۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی تھی اور کتے کی قیمت لینے سے لیکن شکاری کتے کی (یعنی شکاری کتے کی قیمت درست ہے)۔

۴۳۰۲: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْقُفَيْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ السِّنُورِ وَالْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ حَدِيثُ حَجَّاجٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ۔

۴۳۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میرے پاس شکاری کتے ہیں تو آپ ان کا حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جو شکار تمہارے کتے پکڑیں پھر اس میں سے نہ کھائیں تو تم اس کو کھاؤ۔ اس نے عرض کیا: اگرچہ مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ مار ڈالیں پھر اس نے عرض کیا: اب تیرا کمان کا حکم شرع ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جو شکار تمہارا تیرے بارے اس کو کھاؤ۔ اس نے پھر عرض کیا: اگر شکار تیرا کھا کر غائب ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ غائب ہو جائے بشرطیکہ اس میں اور کسی تیر کا نشان نہ ہو اور اس میں بد بو نہ پیدا ہو یعنی وہ جانور اتنے دنوں کے بعد مل جائے کہ وہ سڑ گیا ہو اور اس میں سے بد بو آ رہی ہو تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے (اس لیے کہ سڑا ہوا گوشت امراض پیدا کرتا ہے)۔

۴۳۰۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَأَفْتِنِي فِيهَا قَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ كِلَابُكَ فَكُلْ فَكُلْتُ وَإِنْ قَتَلْتُ قَالَ وَإِنْ قَتَلْتُ قَالَ أَفْتِنِي فِي قَوْسِي قَالَ مَا رَدَّ عَلَيْكَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَلَيَّ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَلَيْكَ مَا لَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ سَهْمٍ غَيْرَ سَهْمِكَ أَوْ تَجَدُّهُ قَدْ صَلَّ يَغْنِي قَدْ أَنتَنَ قَالَ ابْنُ سَوَاءٍ وَسَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي مَالِكٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

شکاری کتے کی قیمت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے متعلق حضرت امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ روایت درست نہیں ہے حجاج کی حاد بن مسلم سے اس سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کی دلیل کمزور ہے۔ بہر حال شکاری کتے کی قیمت لینے کی اجازت ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے: قوله ليس بصحيح حيروي ابو حنيفة في سننوه عن الهيثم عن عكرمت عن ابن عباس قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم في كلب صيد وهذا سند جيد الخ (زہر الرئی علی النسائی ص: ۱۹۰ ج ۲)

۱۹۷۹: الْإِنْسِيَّةُ تَسْتَوْحِشُ

۴۳۰۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعِ
بْنِ خَدِيجٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ يَهَامَةَ
فَاصَابُوا إِبِلًا وَغَنَمًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرِيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجَلَ أَوَّلَهُمْ
فَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَذَفَعَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِفَتْ ثُمَّ
قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِيَعِيرٍ
فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَدَّ بَعِيرٌ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ
الْأَخِيلُ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَرَمَاهُ
رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدًا كَأَنَّ
وَابِدَ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ
هَكَذَا۔

باب: اگر پالتو جانور وحشی ہو جائے؟

۴۳۰۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول
کریم ﷺ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو کہ تھامہ میں ہے رفاف
عرق نامی جگہ کے پاس لوگوں نے اونٹ اور بکریاں حاصل کیں اور
رسول کریم ﷺ تمام لوگوں کے پیچھے تھے اور آپ کی عادت مبارک تھی
کہ آپ لوگوں سے پیچھے رہتے تھے (تاکہ سب کے حالات سے باخبر
رہیں اور جو شخص تھک جائے تو اس کو سوار کر لیں) تو جو حضرات آگے
تھے تو انہوں نے مالی غنیمت کی تقسیم میں جلدی کی اور مالی غنیمت تقسیم
ہونے سے قبل جانوروں کو ذبح کیا اور انہوں نے دیکیں چڑھا دیں۔
جس وقت رسول کریم ﷺ پہنچے تو آپ نے حکم فرمایا تو وہ دیکیں الٹ
دی گئیں۔ پھر جانوروں کو تقسیم کیا تو دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر
مقرر و متعین کیں اتنے میں ایک اونٹ بھاگ نکلا اور لوگوں کے پاس
گھوڑے بھی کم تعداد میں تھے (ورنہ لوگ اس بھاگے ہوئے اور
بگڑے ہوئے اونٹ کو پکڑنے کی کوشش کرتے) اور وہ لوگ اس
اونٹ کو پکڑنے کے لئے دوڑے لیکن وہ ہاتھ نہیں آیا یہاں تک کہ اس
نے سب کو تھکا دیا۔ آخر کار اس کے ایک آدمی نے ایک تیر مارا تو اللہ
نے اس اونٹ کو روک دیا (یعنی تیر کھانے کے بعد اسی جگہ ٹھہر گیا) اس
پر رسول کریم نے فرمایا یہ جانور (جیسے کہ اونٹ، گائے، بیل، بکرا، بکری،
دنبہ وغیرہ) بھی وحشی ہو جاتے ہیں جیسے کہ جنگلی جانور تو جو تم لوگوں کے
ہاتھ نہ آئے تو تم اس کے ساتھ اس طریقہ سے کرو (یعنی تم اس کے تیر مارو
پھر اگر وہ جانور مر جائے تو تم اس کو کھا لو اس لئے کہ اگر اپنے اختیار سے
کسی وجہ سے باقاعدہ جانور ذبح نہ کر سکو تو مذکورہ طریقہ سے بسم اللہ
پڑھ کر تیر مارنے سے بھی وہ جانور حلال ہو جاتا ہے اس آخری صورت
کو شریعت کی اصطلاح میں زکوٰۃ اضطراری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

باب: اگر کوئی شکار کو تیر مارے پھر وہ تیر کھا کر پانی میں گر

جائے؟

۱۹۸۰: فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقَعُ

فِي الْمَاءِ

۴۳۰۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ جس وقت تم اللہ عزوجل کا نام لے کر تیر مارو پھر اگر وہ جانور مرا ہوا یعنی مردہ حالت میں ملے تو تم اس کو کھا لو لیکن جس وقت وہ پانی میں گر جائے اور علم نہ ہو کہ پانی میں گرنے سے یا تیر کے زخم سے مرا تو تم اس کو نہ کھاؤ۔

۴۳۰۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: جس وقت تم تیر مارو یا اللہ کا نام لے کر کتا چھوڑو پھر تمہارے تیر سے شکار مر جائے تو تم اس کو کھا لو۔ عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر وہ ایک رات کے بعد ہاتھ آئے (یعنی ایک رات گزرنے پر وہ پکڑا جائے) آپ نے فرمایا: اگر تمہارے تیر کے علاوہ اور کسی صدمہ (چوٹ) کا اس میں نشان نہ پاؤ تو تم اس کو کھا لو اور اگر پانی میں گرا ہوا ہو تو اس کو نہ کھاؤ۔

باب: اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جائے تو کیا

حکم ہے؟

۴۳۰۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ شکاری لوگ ہیں اور ہمارے میں سے کوئی شخص تیر مارتا ہے پھر شکار غائب ہو جاتا ہے ایک رات اور دو رات (تک وہ غائب رہتا ہے یعنی جنگل وغیرہ میں چھپ جاتا ہے) یہاں تک کہ وہ مردہ حالت میں پایا جاتا ہے اور اس کے جسم میں تیر پیوست ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیر اس کے اندر موجود ہو اور کسی دوسرے درندے (شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے) کھانے کا اس میں کوئی نشان نہ ہو اور تم کو یہ یقین ہو جائے کہ وہ جانور تمہارے ہی تیر سے مرا ہے تو تم اس کو کھا لو۔

۴۳۰۸: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

۴۳۰۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَأَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ وَلَا تَذْرِ الْمَاءُ قَتْلَهُ أَوْ سَهْمَكَ۔

۴۳۰۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ مُعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ سَهْمَكَ وَتَكَلَبْتَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَقَتَلَ سَهْمَكَ فَكُلْ قَالَ فَإِنْ بَاتَ غَنَى لَيْلَةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ وَجَدْتَ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ شَيْءٍ غَيْرَهُ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ۔

۱۹۸۱: فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ

فَيَغِيبُ عَنْهُ

۴۳۰۷: أَخْبَرَنَا زَيْدَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنَبَانَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَهْلُ الصَّيْدِ وَإِنَّا أَحَدُنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ اللَّيْلَةُ وَاللَّيْلَتَيْنِ فَيَتَغَيَّ الْأَثَرُ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا وَسَهْمُهُ فِيهِ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ السَّهْمَ فِيهِ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ سَبْعٍ وَعَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ فَكُلْ۔

۴۳۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَاسْمَاعِيلُ

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اپنا تیر جانور میں پاؤ اور اس کے علاوہ اور کوئی نشان نہ پاؤ اور تم کو یقین ہو کہ وہ جانور تمہارے تیر سے مرا ہے تو تم اس کو کھا لو۔

ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَيْتَ سَهْمَكَ فِيهِ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرًا غَيْرَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ قَتَلَهُ فَكُلْ۔

۴۳۰۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یا رسول اللہ! میں شکار کے تیر مارتا ہوں پھر اس میں اس کا نشان ایک رات گزرنے کے بعد تلاش کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اپنا تیر اس کے اندر پاؤ اور اس کو کسی دوسرے درندے نے کھایا ہو تو تم وہ شکار کھا لو (یعنی وہ شکار حلال ہے)۔

۴۳۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرُمِي الصَّيْدَ فَأَطْلُبُ أَثَرَهُ بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ سَبْعٌ فَكُلْ۔

باب: جس وقت شکار کے جانور سے بد بو آنے لگ

۱۹۸۲: الصَّيْدُ إِذَا

جائے؟

اُتْنِ

۴۳۱۰: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا شکار تین دن کے بعد پائے تو اس کو تم کھا لو لیکن جب اس میں بد بو پیدا ہو جائے (تو تم وہ شکار نہ کھاؤ)۔

۴۳۱۰: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَّالُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَلْيَا كُلَّهُ إِلَّا أَنْ يَنْتِنَ۔

۴۳۱۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑ لیتا ہے لیکن میرے پاس ذبح کرنے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تو میں پتھریا لکڑی سے (جو کہ دھار دار ہوتی ہے) شکار ذبح کرتا ہوں آپ نے فرمایا: جس چیز سے دل چاہے تم اللہ کا نام لے کر جانور کا خون بہا دو۔

۴۳۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَمَّاكِ قَالَ سَمِعْتُ مَرْثِيَّ بْنَ قَطْرِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلُ كَلْبِي فَيَأْخُذُ الصَّيْدَ وَلَا أَحَدٌ مَّا أَذْكِيهِ بِهِ فَأَذْكِيهِ بِالْمَرْوَةِ وَالْعَصَا قَالَ أَهْرِقِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب: معراض کے شکار سے متعلق

۱۹۸۳: صَيْدُ الْمِعْرَاضِ

۴۳۱۲: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑتا ہوں پھر وہ

۴۳۱۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمَعْلَمَةَ فَنُتَمِسِكُ عَلَيَّ فَأَكُلُ مِنْهُ قَالَ إِذَا أَرَسَلْتَ الْكِلَابَ بَعْنِي الْمَعْلَمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَأَمْسُكُنْ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَنَ مَا لَمْ يَشْرُكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ وَإِنِّي أَرْمِي الصَّيْدَ بِالْمِعْرَاضِ فَأَصِيبُ فَأَكُلُ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ وَسَمَيْتَ فَحَرِّقْ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

۱۹۸۲: مَا أَصَابَ بِعَرَضٍ مِّنْ صَيْدٍ

الْمِعْرَاضِ

۳۳۱۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَقُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَقَتِلْ فَإِنَّهُ وَفِيدٌ فَلَا تَأْكُلْ۔

۱۹۸۵: مَا أَصَابَ بِحَدِّ مِّنْ

صَيْدٍ الْمِعْرَاضِ

۳۳۱۴: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَّاعُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَصِّنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيَّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

۳۳۱۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ بُؤْسٍ وَغَيْرُهُ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيَّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَيْدٍ

شکار پکڑتے ہیں تو اس کو کھاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم سکھلائے اور سدھائے ہوئے کتے کو اللہ کا نام لے کر چھوڑ دو اور وہ پھر شکار پکڑ لیں تو تم اس کو کھاؤ۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ شکار کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ مار ڈالیں جس وقت تک کہ ان کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شریک نہ ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: معراض پھینکتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس وقت تم معراض پھینکو اللہ کا نام لے کر اور وہ (اندر) گھس جائے (یعنی نوک کی جانب سے اندر داخل ہو) تو تم کھاؤ اور اگر آڑا پڑے تو تم اس کو مت کھاؤ۔

باب: جس جانور پر آڑا معراض

پڑے

۳۳۱۳: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے معراض سے متعلق عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت دھار کی جانب سے وہ لگے تو تم اس کو کھاؤ اور جب وہ آڑا ہو کر شکار کے لگے تو تم اس کو نہ کھاؤ (کیونکہ وہ موقوفہ ہے اور حرام اور ناجائز ہے)۔

باب: معراض کی نوک سے جو شکار مارا جائے اس سے

متعلق حدیث

۳۳۱۴: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت اس کے نوک لگ جائے تو تم اس کو کھاؤ اور جب وہ آڑا پڑے تو تم اس کو نہ کھاؤ (کیونکہ وہ موقوفہ ہے جو کہ حرام ہے)۔

۳۳۱۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: جس وقت وہ معراض نوک (اور دھار) کی جانب

الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتُ بِحَدِّهِ فُكُلٌ وَمَا أَصَابَ
بِعَرْضِهِ فُيُؤَى وَفِيْدُ۔
سے لگے تو تم اس کو کھا لو اور اگر آرا لگے تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ وہ
موقوفہ ہے۔

۱۹۸۶: اتْبَاعُ الصَّيْدِ

باب: شکار کے پیچھے جانا

۳۳۱۶. أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى ح وَأَنْبَأَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهٍ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا
وَمَنْ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفُلَ وَمَنِ اتَّبَعَ السُّلْطَانَ افْتِنَ
وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى۔

۳۳۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ
نے ارشاد فرمایا: جو کوئی جنگل میں رہائش اختیار کرے گا تو وہ شخص سخت
(دل) ہو جائے گا اور جو کوئی شکار کے مشغلہ میں لگا رہا تو وہ دوسری
باتوں سے غافل ہو جائے گا اور جو کوئی بادشاہ کے ساتھ رہے گا تو وہ
آفت میں مبتلا ہوگا (چاہے دین کے اعتبار سے یا دنیا کے اعتبار
سے)۔

تین ناپسندیدہ لوگ:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ آبادی کو چھوڑ کر جنگل میں رہنے والا شخص سخت مزاج ہو جاتا ہے کیونکہ انسان میں
رحم دلی اور نرم دلی اور خوش مزاجی انسانوں اور آبادی میں رہنے سے پیدا ہوتی ہے اور لوگوں سے بالکل الگ تھلگ رہنے
سے طبیعت میں وحشت پیدا ہوتی ہے اس طریقہ سے ہر وقت شکار کی دھن میں لگنے سے غفلت پیدا ہوتی ہے انسان نہ دنیا
کے کام کا رہتا ہے اور نہ ہی دین کے کام کا اور حاکم اور بادشاہ وقت کے ساتھ رہنے سے انسان فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے ابن
ماجد میں بھی یہ حدیث مذکور ہے۔

۱۹۸۷: الْأَرْنَبُ

باب: خرگوش سے متعلق

۳۳۱۷. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ بِإِسْرَائِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا
حَبَّانُ وَهُوَ ابْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ
عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بَارَنَبٍ قَدْ
شَوَّاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَلَمْ يَأْكُلْ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا وَأَمْسَكَ الْأَعْرَابِيُّ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْكُلَ قَالَ إِنِّي
أَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا
فَصُمِ الْغُرَّ۔

۳۳۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گاؤں کا باشندہ
(خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور وہ) ایک خرگوش بھون کر لایا اور
اس نے آپ کے سامنے وہ خرگوش پیش کیا۔ آپ نے ہاتھ روک لیا
اور وہ خرگوش نہیں کھایا اور آپ نے (وہ خرگوش دوسرے حضرات کے
سامنے رکھ دیا اور) دوسروں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ اس دیہاتی شخص
نے بھی وہ خرگوش نہیں کھایا۔ آپ نے فرمایا: تم کس وجہ سے نہیں کھا
رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں تو ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتا
ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتا ہے تو
چاندنی راتوں میں روزہ رکھا کرو (یعنی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ رات میں)۔

۴۳۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُبْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَبِيبٍ وَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثَةِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ حَاصِرْنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ أَنَا أَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَارِئٌ فَقَالَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ بِهَا إِنِّي رَأَيْتُهَا تَدْمَى فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَأْكُلْ ثُمَّ إِنَّهُ قَالَ كُلُوا فَقَالَ رَجُلٌ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ وَمَا صَوْمُكَ قَالَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَأَيُّنَ أَنْتَ عَنِ الْبَيْضِ الْغَرِ ثَلَاثَ عَشْرَةٍ وَارْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

۴۳۱۸: حضرت ابو حوثریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کون آدمی ہم لوگوں کے ساتھ تھا قاحہ والے دن (قاحہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ ہے) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک خرگوش آیا اور جو شخص اس کو لے کر حاضر ہوا تھا اس نے عرض کیا میں نے دیکھا کہ اس کو حیض آ رہا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہیں کھایا اور لوگوں سے فرمایا کہ اس کو کھالو۔ ایک شخص نے عرض کیا: میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا: ۱۳ ویں اور ۱۴ ویں اور ۱۵ ویں تاریخ، چاندنی راتوں میں تم نے کیوں روزے نہیں رکھے؟

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ چاندنی راتوں میں روزے رکھنا زیادہ بہتر تھا۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ خرگوش حلال ہے اور آپ ﷺ نے جو اس وقت خرگوش نہیں کھایا تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ خرگوش آپ ﷺ کو پسند نہ ہوگا۔

۴۳۱۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ أَتَفَجَّنَا أَرْبَابًا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ فَآخَذَتْهَا فَبَجْنَتْ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَنِي بِفَخَذَيْهَا وَ وَرَكَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَبِلَهُ۔

۴۳۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مر الظہر ان نامی جگہ جو کہ مکہ مکرمہ سے ایک منزل پر واقع ہے۔ میں نے ایک خرگوش کو چھوڑا پھر اس کو پکڑ لیا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس خرگوش لایا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا تو انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کی رانیں اور سرین میرے ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجی۔ آپ نے قبول فرمایا۔

۴۳۲۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَاصِمٍ وَ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ صَفْوَانَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْبَعِينَ فَلَمْ أَحِدْ مَا أَذْكِيهِمَا بِهِ فَذَكَيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا۔

۴۳۲۰: حضرت ابن صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے دو خرگوش پکڑے پھر ان کو ذبح کرنے کیلئے کچھ نہیں پایا تو ان کو پتھر سے ذبح کیا۔ اس کے بعد نبی ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کو کھالو۔

۱۹۸۸: الْأَصْبُ

۴۳۲۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ سِئِلَ عَنِ الصَّبِّ فَقَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا

۴۳۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا گوہ سے متعلق۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے۔ آپ نے فرمایا: نہ تو میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا

باب: گوہ سے متعلق حدیث

اُخْبَرْتُمُہُ۔

ہوں۔

۴۳۲۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَرَى فِي الضَّبِّ قَالَ لَسْتُ بِأَكِيلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ۔

۴۳۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گوہ کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۴۳۲۳: كَثِيرُ بْنُ عُيَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَى بِضَبِّ مَشُوبٍ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ مِنْهُ قَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَحُمٌ صَبَّ فَرَفَعَ يَدَهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَامُ الضَّبِّ قَالَ لَا وَلَكِنْ لَمْ يَكُنْ بَارِضٌ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ فَأَهْوَى خَالِدٌ إِلَى الضَّبِّ فَأَكَلَ مِنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ۔

۴۳۲۳: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنا ہوا گوہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا جو حضرات موجود تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں لیکن میری قوم کی ہستی میں گوہ نہیں ہوتا تو مجھ کو اس سے نفرت محسوس ہوتی ہے پھر حضرت خالد نے ہاتھ بڑھایا اور وہ کھایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

۴۳۲۴: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقَدِمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَحْمٌ صَبَّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ فَقَالَ بَعْضُ النَّسَرَةِ أَلَا تُخْبِرُنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا يَأْكُلُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ لَحْمٌ صَبَّ فَفَرَّكَهُ قَالَ خَالِدٌ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَحْرَامُ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ طَعَامٌ لَيْسَ فِي أَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَأَجَرْتُهُ إِلَى فَاكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْظُرُ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الْأَصَمِ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حَجَرِهَا۔

۴۳۲۴: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں پر آپ کو گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ کوئی بھی چیز تناول نہیں فرماتے جس وقت تک کہ تحقیق نہ فرمالیتے کہ کیا ہے۔ بعض خواتین نے عرض کیا: آپ کو بتا دیں کہ آپ کیا کھائیں گے۔ پھر انہوں نے کہہ دیا کہ یہ گوشت گوہ کا ہے آپ نے وہ چھوڑ دیا اور تناول نہیں فرمایا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ سے دریافت کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ گوشت میرے ملک میں نہیں ملتا تو مجھ کو اس میں کراہت معلوم ہوتی ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ بات سن کر میں نے وہ گوشت اپنی جانب کھینچ لیا اور اس کو کھالیا اور اس وقت آپ سب کچھ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

۴۳۲۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهَذَتْ خَالِئِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَقِطًا وَسَمْنًا وَ أَضْبًا فَأَكَلَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الْأَضْبَ تَقْدَرًا وَأَكَلَ عَلَى مَا بَدَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أَكَلَ عَلَى مَا بَدَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ -

۴۳۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری خالہ محترمہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیڑ لگھی اور گوہ (ایک جانور ہے) کا حصہ بھیجا (لیکن) آپ نے پیڑ اور لگھی تو تناول فرمایا لیکن گوہ نہیں کھائی اگر گوہ حرام ہوتی تو وہ آپ کے دسترخوان مبارک پر کس طریقہ سے کھائی جاتی؟ (یہ جملے راوی کے خیالات ہیں) اور نہ ہی آپ اس کو کھانے کا حکم فرماتے۔

۴۳۲۶: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سِئِلَ عَنْ أَكْلِ الضَّبَابِ فَقَالَ أَهَذَتْ أُمُّ حَفِيدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضْبًا فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَابَ تَقْدَرًا لَهُنَّ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أَكَلَ عَلَى مَا بَدَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ -

۴۳۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ گوہ کا کھانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت اُمّ حفیدہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لگھی اور پیڑ اور گوہ بھیجا اور آپ نے لگھی اور پیڑ کھالیا اور گوہ کو نفرت کی وجہ سے اور کراہت کی وجہ سے اسی طرح چھوڑ دیا۔ اگر گوہ کھانا حرام ہوتا تو وہ آپ کے دسترخوان پر کس طرح سے کھایا جاتا؟ اور آپ دوسروں کو کھانے کا کس وجہ سے حکم فرماتے؟

۴۳۲۷: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَامٌ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَتَزَلْنَا مَنْزِلًا فَأَصَابَ النَّاسُ ضَبَابًا فَأَخَذْتُ ضَبًّا فَشَوَيْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخَذَ عَوْدًا يَعُدُّ بِهِ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابٌّ فِي الْأَرْضِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي أَيُّ الدَّوَابِّ هِيَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكَلُوا مِنْهَا قَالَ فَمَا أَمَرَ بِأَكْلِهَا وَلَا نَهَى -

۴۳۲۷: حضرت ثابت بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ہم لوگ ایک منزل پر ٹھہر گئے اس جگہ لوگوں نے ایک گوہ پکڑ رکھی تھی میں نے ایک گوہ لے کر بھون لی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں وہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے ایک لکڑی سے اس کی انگلیاں شمار کرنا شروع فرمادیں اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں اللہ عزوجل نے کچھ لوگوں کی صورت مسخ فرمادی (بگاڑ کر بندر اور خنزیر بنا دیئے) اور وہ لوگ زمین کے جانور بن گئے لیکن میں واقف نہیں ہوں کہ وہ کون سے جانور ہیں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ تو اس کو کھا گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اس کو کھانے کا حکم فرمایا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔

۴۳۲۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ يُحَدِّثُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ

۴۳۲۸: حضرت ثابت بن ودیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گوہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اس کو پلٹ کر دیکھنے لگے اور فرمایا کہ

وَدِيعَةً قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِصَبٍّ
فَجَعَلَ يُنْظَرُ إِلَيْهِ وَيَقْلَبُهُ وَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مُسِيحَتْ لَا
يُدْرِي مَا فَعَلْتُ وَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلَّ هَذَا مِنْهَا۔

۴۳۳۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عِلْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ
بْنِ وَهَبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ
أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِصَبٍّ فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مُسِيحَتْ
وَاللَّهِ أَعْلَمُ۔

ایک امت ہے جو کہ مسخ ہو گئی تھی نہ معلوم اس نے کیا کیا تھا۔
میں واقف نہیں ہوں شاید ہو سکتا ہے کہ یہ اسی امت میں سے
ہو۔

۴۳۳۹: حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی
رسول کریم ﷺ کی خدمت میں گواہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اُس کو پلٹ
کر دیکھنے لگے اور آپ نے فرمایا: ایک امت ہے جو کہ مسخ ہو گئی تھی اور
اللہ عزوجل اچھی طرح سے واقف ہے (وہ جانور گواہ ہو گا یا کوئی اور
دوسرا جانور ہو گا)۔

۱۹۸۹: الضَّبْعُ

باب: بگو سے متعلق حدیث

۴۳۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ
جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الضَّبْعِ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهَا فَقُلْتُ
أَصِيدُ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

۴۳۳۰: حضرت ابن ابی عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
دریافت کیا کہ انہوں نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض
کیا: وہ شکار ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے عرض
کیا: تم نے یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے
کہا: جی ہاں۔

بگو سے متعلق مسئلہ:

حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بگو حرام ہے: و قَالَ ابُو حَنِيفَةَ وَ اصْحَابِهٖ هُوَ حَرَامٌ وَ بِهٖ قَالَ
سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ الثَّوْرِيُّ۔ البتہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک گنجائش ہے اور حلال ہے۔ و هو
حلال عند الشافعی و احمد..... زہر الری علی النسائی ص ۱۹۸ ج ۲۔

۱۹۹۰: بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کی حرمت سے متعلق

۴۳۳۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ
أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَكَأْكُلُهُ
حَرَامٌ۔

۴۳۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک دانت والے درندے کا کھانا حرام
ہے (یعنی جو کہ دانتوں سے شکار کرتا ہے جیسے کہ شیر، بھیڑیا، بلی
وغیرہ)۔

۴۳۳۲: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۴۳۳۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہر ایک دانت والے درندہ کے کھانے سے۔

الْمَشَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ
عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ
أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ۔

۴۳۳۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَفْصَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيعُ
عَنْ يَحْيَى عَنْ خَالِدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ
أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحِلُّ النَّبْطِيُّ
وَلَا يَحِلُّ مِنَ السَّبَاعِ كُلُّ ذِي نَابٍ وَلَا تَحِلُّ
الْمُجَنَّمَةُ۔

۴۳۳۳: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کا ہال لوٹنا جائز
نہیں ہے اور نہ ہی دانت والے درندہ کا کھانا اور نہ ہی مجنّمہ (یعنی وہ
جانور جس کو تیروں سے یا بندوق وغیرہ کی گولیوں سے نشانہ بنایا
جائے)۔

باب: گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت

۱۹۹۱: الْإِذْنُ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

۴۳۳۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَاحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى وَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَ إِذْنٍ فِي الْخَيْلِ۔

۴۳۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہم کو غزوہ خیبر کے روز منع فرمایا گدھوں کے گوشت
(کھانے) سے اور آپ نے اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے
کی۔

۴۳۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو
عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لُحُومَ
الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ۔

۴۳۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم
لوگوں کو گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور آپ نے خیبر والے دن گدھوں
کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۳۳۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ وَهُوَ ابْنُ وَاقِدٍ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَ عَمْرٍو بْنُ دِينَارٍ عَنْ
جَابِرٍ وَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ
قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُومَ
الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ۔

۴۳۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے دن گدھوں کے گوشت سے منع
فرمایا۔

۴۳۳۷: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عُبَيْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ
عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

۴۳۳۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ
گھوڑوں کا گوشت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں
کھایا کرتے تھے۔

باب: گھوڑے کا گوشت حرام ہونے سے متعلق

۴۳۳۸: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے حلال نہیں ہے گھوڑے اور خچروں اور گدھوں کے گوشت کھانا۔

۱۹۹۲: تَحْرِيمُ اَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

۴۳۳۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مُعَدْيَكْرَبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحِلُّ أَكْلُ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ۔

۴۳۳۹: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی گھوڑوں، خچروں اور گدھوں اور دانت والے درندوں کا گوشت کھانے سے۔

۴۳۳۹: أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مُعَدْيَكْرَبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ۔

۴۳۴۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت کھاتے تھے حضرت عطاء نے کہا کہ کیا خچروں کا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ اکثر اسی طرف ہیں کہ گھوڑے کا گوشت کھانا درست ہے۔

۴۳۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ قُلْتُ الْبِغَالُ قَالَ لَا۔

باب: بستی کے گدھوں کے گوشت کھانے سے متعلق

۱۹۹۲: تَحْرِيمُ اَكْلِ لُحُومِ الْحَمْرِ

الْأَهْلِيَّةُ

حدیث

۴۳۴۱: حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے متعہ کے نکاح سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے خیر والے دن منع فرمایا۔

۴۳۴۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَالْخُرْتُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحَمْرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرِ۔

۴۳۴۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیر کے دن خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے اور بستی کے گدھوں کے

۴۳۴۲: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَ مَالِكٌ

گوشت سے ممانعت فرمائی۔

وَأَسَامَةُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَ عَبْدِ اللَّهِ

ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ

النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

۴۳۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بستی کے گدھوں کے گوشت

سے خیر والے روز۔

۴۳۴۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا

مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ أَتَانَا عُبيدُ اللَّهِ ح وَاتَّانَا

عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبيدِ اللَّهِ عَنْ

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ

الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۴۳۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لیکن اس روایت میں

خیبر کا تذکرہ نہیں ہے۔

۴۳۴۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا

مُحَمَّدُ بْنُ عُبيدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبيدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ خَيْبَرَ۔

۴۳۴۵: حضرت براء بن العازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خیبر

کے روز بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا چاہے وہ گوشت پکا

ہوا ہو یا کچا ہو۔

۴۳۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا

عُبَيْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ

الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ

خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ نَضِيجًا وَنَبَاتًا۔

۴۳۴۶: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے

غزوہ خیبر کے روز گدھے پکڑ لیے۔ جو کہ گاؤں سے نکلے تھے پھر ان کا

گوشت پکانے کے لئے چڑھا دیا کہ اس دوران رسول کریم ﷺ کی

طرف سے آواز دینے والے یعنی آپ کے منادی کرنے والے نے

آواز لگائی کہ رسول کریم نے گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے تو

ہم نے (یہ حکم سن کر) ان دیگوں کو پلٹ دیا اور وہ گوشت پھینک دیا۔

۴۳۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ غزوہ

خیبر کے روز صبح ہی صبح پہنچے اور خیبر کے لوگ (یعنی یہودی لوگ) اپنی

کھیتی کرنے کے لیے اسلحہ لے کر باہر نکلے۔ انہوں نے جس وقت ہم

لوگوں کو دیکھا تو کہنے لگ گئے کہ محمد ﷺ ہیں اور لشکر اور تمام دوڑتے

ہوئے قلعے میں چلے گئے۔ رسول کریم ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھائے

۴۳۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ

الْمُقَرَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أَصَبْنَا

يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَاَهَا

فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ حَرَّمَ

الْحُمُرَ فَانْكَفَرُوا الْقُدُورَ بِمَا فِيهَا فَانْكَفَرْنَاَهَا۔

۴۳۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ

قَالَ صَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَيْبَرَ فَخَرَجُوا إِلَيْنَا وَ مَعَهُمُ الْمَسَاحِيُّ فَلَمَّا

رَأَوْنَا قَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ وَ رَجَعُوا إِلَى

اور فرمایا: اللہ عزوجل بڑا ہے اللہ عزوجل بڑا ہے خیر خراب اور برباد ہو گا اور ہم لوگ جس وقت کسی قوم کے نزدیک اتریں تو وہ صبح بہت بری ہوتی ہے ان لوگوں کے لئے جو کہ ڈرائے گئے ہیں یعنی وہ مارے جاتے ہیں خراب ہوتے ہیں (یہ آپ کا معجزہ تھا پھر اسی طرح ہوا اور خیر کا قلعہ آخر کار فتح ہو گیا اور خیر کے کچھ یہود تو قتل اور ہلاک کر دیئے گئے اور کچھ یہود وہاں سے فرار ہو گئے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے وہاں پر گدھے پکڑے اور ان کو پکایا کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم لوگوں کو گدھوں کے گوشت سے منع کرتا ہے وہ ایک ناپاک کی ہے۔

گدھے کا گوشت :

گدھے کا گوشت حرام ہے البتہ اس میں تفصیل یہ ہے کہ جو گدھا وحشی ہو جس کو کہ عربی میں حمار وحشی کہا جاتا ہے اس کی اجازت ہے البتہ ہمارے اطراف میں جو گدھے پائے جاتے ہیں ان کو عربی میں حمار اہلی کہا جاتا ہے ان کا گوشت ناجائز ہے۔ ولا یحل ذوناب ولا الحشرات والحمرة والاهلیہ بخلاف الوحشیۃ خانہا وبنہا حلال و قوله بخلاف الوحشیۃ و ان صارت اہلیۃ و وقع علی الاکاف . فتاویٰ شامی ص ۱۹۳ ج ۵ مطبوعہ نعمانیہ دیوبند۔

۳۳۳۸: حضرت ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیلئے خیبر کی جانب گئے اور وہ لوگ بھوکے تھے۔ انہوں نے بستی کے کچھ گدھے پائے ان کو ذبح کیا پھر یہ واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اعلان کیا کہ بستی کے گدھوں کا گوشت حلال نہیں ہے اس آدمی کے لئے جو کہ مجھ کو رسول تصور کرتا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۳۳۳۹: حضرت ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

الْجُحْشِ يَسْعَوْنَ فَرَقَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرَبْتُ خَيْرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُتَدَرِّينَ فَاصْبِرْنَا فِيهَا حُمْرًا فَطَبَحْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُولُهُ يَنْهَاكُمُ عَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ۔

۳۳۳۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ أَنَّ أَبَا بَقِيَّةٍ عَنْ بَجْبَرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ عَزَّوْا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَوَجَدُوا فِيهَا حُمْرًا مِنْ حُمُرِ الْإِنْسِ فَذَبَحَ النَّاسُ مِنْهَا فَحَدَّثَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ أَلَّا إِنَّ لُحُومَ الْحُمْرِ الْإِنْسِ لَا تَحِلُّ لِمَنْ يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ۔

۳۳۳۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَثَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

۱۹۹۴: بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ

الْوَحْشِ

۴۳۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ هُوَ ابْنُ فَضَالَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَكَلْنَا يَوْمَ خَيْبَرٍ لُحُومَ الْخَيْلِ وَالْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ۔

۴۳۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ هُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ الضَّمَرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْضُ أَثَابَا الرُّوحَاءِ وَهُمْ حُرْمٌ إِذَا حِمَارٌ وَحْشٍ مَعْقُورٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعُوهُ فَيُوشِكُ صَاحِبُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَهْزٍ هُوَ الَّذِي عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَانَكُمْ هَذَا الْحِمَارُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ يَقْسِمَهُ بَيْنَ النَّاسِ۔

۴۳۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَصَابَ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَأَتَانِي بِهِ أَصْحَابُهُ وَهُمْ مُحْرَمُونَ وَهُوَ حَلَالٌ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَوْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ قَدْ أَحْسَنْتُهُمْ فَقَالَ لَنَا هَلْ مِنْكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاهْدُوا لَنَا فَاتَيْنَاهُ مِنْهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ وَهُوَ مُحْرَمٌ۔

۱۹۹۵: بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لُحُومِ

الدَّجَاجِ

باب: وحشی گدھے کے گوشت کھانے کی اجازت سے متعلق

۴۳۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر والے دن گھوڑے اور گورخر کا گوشت کھایا اور ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کے کھانے (یعنی گدھے کا گوشت کھانے) سے منع فرمایا۔

۴۳۵۱: حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے روحا کے پتھروں میں (روحا مدینہ منورہ سے تیس یا چالیس میل پر واقع ہے) اور ہم لوگ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے کہ اس دوران ہم لوگوں کو ایک گورخر نظر آیا جو کہ زخم خوردہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو چھوڑ دو اس کا مالک (یعنی میں نے اس کا شکار کیا ہے) آ رہا ہوگا۔ پھر ایک شخص قبیلہ بھز کا حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ وحشی گدھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس گوشت تمام حضرات میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

۴۳۵۲: حضرت ابوقتاہہ رضی اللہ عنہ نے ایک وحشی گدھے کا شکار کیا تمام لوگ احرام باندھے ہوئے تھے لیکن حضرت ابوقتاہہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا وہ اس کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آئے انہوں نے وہ کھالیا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنا چاہیے۔ آپ سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے (اس لیے کہ احرام والوں کے لئے شکار کا کھانا درست ہے) اور کیا تمہارے پاس اس کا گوشت باقی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم وہ ہم کو بدیدے دو پھر وہ لے کر آئے آپ نے اس میں سے کھایا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

باب: مرغ کے گوشت کی کھانے کی اجازت سے متعلق

حدیث

۴۳۵۳: حضرت زہد بن جریجؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ کے پاس ایک (پکی ہوئی) مرغی آئی۔ اس کو دیکھ کر ایک آدمی ایک طرف کو ہو گیا۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا: کس وجہ سے؟ اس نے عرض کیا: میں نے اس مرغی کو ناپاکی کھاتے ہوئے دیکھا ہے تو مجھ کو کراہت معلوم ہوئی میں نے قسم کھائی کہ میں اب اس کو نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا: تم نزدیک آ جاؤ اور اس کو کھالو میں نے رسول کریم ﷺ کو اس (مرغی) کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے حکم کیا اس کو کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

۴۳۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زُهْدٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى أَمَرَهُ بِدَجَاجَةٍ فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا قَدَرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَكُلَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَذْنُ فَكُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكْفِرَ عَنْ يَمِينِهِ۔

۴۳۵۴: حضرت زہد بن جریجؒ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابو موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اس دوران ان کا کھانا آ گیا اس کھانے میں مرغی کا گوشت تھا تو ایک آدمی قبیلہ بنی تمیم کا جو کہ لال رنگ کا جیسے کہ وہ غلام ہو (یعنی دوسرے کسی ملک کا باشندہ تھا جیسے کہ ترکی اور ایران کے باشندے ہوتے ہیں) وہ نزدیک نہیں آیا حضرت ابو موسیٰؓ نے اس شخص سے کہا کہ تو نزدیک آ جا۔ کیونکہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ (یعنی مرغی) کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ نے حکم فرمایا کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ دے۔

۴۳۵۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زُهْدٍ الْجَرَمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَدِمَ طَعَامُهُ وَقَدِمَ فِيهِ طَعَامُهُ لَحْمٌ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ اللَّهُ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلَى فَلَمْ يَذَنْ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى أَذْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ۔

مرغی کا شرعی حکم:

مرغی اگر چنانچہ ناپاکی بھی کھاتی ہے لیکن وہ دوسری پاک اشیاء بھی کھاتی ہے تو اس کا گوشت درست اور جائز ہے لیکن جو مرغی صرف ناپاکی ہی کھائے تو اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ کتب فقہ میں اس کی تفصیل ہے: فیہ جواز اکل الدجاجة الانسیته و وحشیة وهو بالاتفاق الا عن بعض علی سبیل الورع الا ان بعضهم استثنی الجلالة وهو ما یاکل الا قدراً الخ زہر الربی علی سنن نسائی ص: ۱۹۹ ج ۲۔

۴۳۵۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوہ خیبر والے دن ہر ایک بچے والے دندے کی ممانعت فرمائی یعنی جو جانور بچہ سے شکار کرے۔

۴۳۵۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ بَشِيرٍ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ۔

۱۹۹۶: اِبَاحَةُ الْكُلِّ

العَصَافِيرُ

۴۳۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ إِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بَغَيْرِ حَقِّهَا إِلَّا سَأَلَهُ اللَّهُ عَذْرًا جَلَّ عَنْهَا فَبَلَ بَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ يَذْبَحُهَا فَيَأْكُلُهَا وَلَا يَقْطَعُ رَأْسَهَا يَرُمِي بِهَا۔

۱۹۹۷: بَابُ مَيْتَةِ الْبَحْرِ

۴۳۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَاءِ الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُّورُ مَا وَهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ۔

۴۳۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَقَفَيْنَا زَادَنَا حَتَّى كَانُوا يَكُونُونَ لِلرَّجُلِ مِنْ كُلِّ يَوْمٍ تَمْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَإِنْ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنْ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدْهَا حِينَ فَقَدْنَا هَا فَاتَيْنَا الْبَحْرَ فَإِذَا بِحُوتٍ قَدْ فَهُ الْبَحْرُ فَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

۴۳۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

باب: چڑیوں کے گوشت کھانے کی اجازت سے متعلق

حدیث

۴۳۵۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک چڑیا یا اس سے بڑا جانور ناحق مارے تو قیامت کے دن اللہ عزوجل اس سے باز پرس کرے گا کہ تُو نے کس وجہ سے اس کو ناحق جان سے مارا؟ اس پر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کو اللہ کے نام پر ذبح کرے اور اس کو کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے (یعنی بلا وجہ مار کر پھینک چھوڑ دینا قطعاً جائز نہیں)۔

باب: دریائی مرے ہوئے جانور

۴۳۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

۴۳۵۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم تین سو افراد کو رسول کریم ﷺ نے جہاد کرنے کے لئے روانہ فرمایا اور ہمارا سامان سفر ہماری گردنوں پر تھا (یعنی سفر میں کھانے پینے وغیرہ کھانے کا سامان نا کافی تھا) پھر وہ بھی ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کو روزانہ ایک کھجور ملتی۔ لوگوں نے عرض کیا: اے عبداللہ رضی اللہ عنہ! ایک کھجور میں انسان کا کیا ہوتا ہوگا؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت وہ بھی نہیں ملی تو ہم کو معلوم ہوا کہ ایک کھجور سے (بھی) کس قدر طاقت رہتی تھی۔ پھر ہم لوگ سمندر کے پاس آئے تو وہاں پر ایک مچھلی پائی جس کو کہ دریا نے پھینک دیا تھا اس میں سے ہم لوگ اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

۴۳۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ تین سو سواروں کو

عَمْرُو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ نَعَنَّا رَسُولَ اللَّهِ
عَسَا وَرَأَيْتُ أَبَا أُبَيٍّ عَبْدَهُ بَيْنَ الْجَوَارِحِ
مُرْتَضِدٍ غَيْرَ فَرِيضٍ فَأَقْلَمْنَا بِالسَّاحِلِ فَأَصَابَنَا جُوعٌ
شَدِيدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبْطَ قَالَ قَالَ لَقِيَ الْبَحْرُ ذَابَةً
يُقَالُ لَهَا الْعَبْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَا مِنْ
وَدَكِهِ فَنَابَتْ أَجْسَامُنَا وَآخَذَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَلَاحًا مِنْ
أَصْلَاعِهِ فَتَنَظَّرَ إِلَى أَطْوَلِ جَمَلٍ وَأَطْوَلِ رَجُلٍ فِي
الْحَيْشِ فَمَرَّ تَحْتَهُ ثُمَّ جَاعُوا فَتَحَرَّ رَجُلٌ ثَلَاثَ
جَزَائِرٍ ثُمَّ جَاعُوا فَتَحَرَّ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرٍ ثُمَّ
جَاعُوا فَتَحَرَّ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرٍ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو
عُبَيْدَةَ قَالَ سُبْحَانَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فَسَأَلْنَا
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ
شَيْءٌ قَالَ فَأَخْرَجَنَا مِنْ عَيْنِهِ كَذًّا وَكَذًّا أَقَلَّةً مِنْ
وَدَكٍ وَنَزَلَ فِي حِجَاجٍ عَيْنِهِ أَرْبَعَةُ نَفَرٍ وَكَانَ
مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جِرَابٌ فِيهِ تَمْرٌ فَكَانَ يُعْطِينَا
الْقُبْضَةَ ثُمَّ صَارَ إِلَى التَّمْرِ فَلَمَّا فَقَدْنَا نَاهَا وَجَدْنَا
فَقَدَّهَا۔

۴۳۶۰: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ
مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ فِي سَرِيَّةٍ فَتَقَدَّ زَادُنَا فَمَرَرْنَا
بِعُحُوتٍ قَدْ قَلَّتْ بِهِ الْبَحْرُ فَأَرَدْنَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْهُ

رسول کریم ﷺ نے روانہ فرمایا اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو امیر قافلہ بنا کر قریش کے قبیلہ کے لوگوں کو (اس جگہ لفظ خط سے معنی درخت کے پتے چبانے کے ہیں) تو ہم لوگ - مندر کے کنارے پر پڑے رہے قافلہ کے انتظار میں۔ ایسی بھوک لگی کہ آخر کار ہم لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے پتے چبانے لگے۔ پھر مندر نے ایک جانور پھینکا جسے غبر کہتے ہیں۔ اس کو ہم نے آدھے مہینہ تک کھایا اور اس کی چربی تیل کے بجائے استعمال کرنے لگے یہاں تک کہ ہم لوگوں کے جسم پھر موٹے تازے اور فربہ ہو گئے (جو کہ بھوک کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پمپی لے لی اور سب سے لمبا اونٹ لیا اور سب سے پہلے شخص کو اس پر سوار کیا وہ اس کے نیچے سے نکل گیا پھر لوگوں کو بھوک لگی تو ایک آدمی نے تین اونٹ کاٹ ڈالے پھر بھوک ہوئی تو تین دوسرے ذبح کیے پھر بھوک لگی تو تین اور ذبح کیے۔ اس کے بعد حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس خیال سے منع فرمایا کہ زیادہ جانور ذبح کرنے کی وجہ سے سواری کے جانور نہیں رہیں گے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں حضرت ابو زبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگوں کے پاس اس کا گوشت باقی ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے اس کی آنکھوں سے چربی کا ایک ڈھیر نکالا اور اس کی آنکھوں کے حلقوں میں چار آدمی اتر گئے۔ ابو عبیدہ کے پاس اس وقت کھجور کا ایک تھیلا تھا وہ ہم کو ایک منھی دیتے تھے پھر ایک ایک کھجور دینے لگ گئے ہم کو جس وقت وہ بھی نہیں ملی تو ہم کو معلوم ہوا کہ اس کا نہ ملنا کیونکہ ایک ہی کھجور اگر کم از کم روزانہ ملتی رہتی تو کچھ تسلی ہوتی۔

۴۳۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک (چھوٹے) لشکر میں بھیجا ہم لوگوں کی سفر کی تمام خوراک وغیرہ ختم ہو گئی تو ہم کو ایک مچھلی ملی جس کو کہ دریائے کنارے پر ڈال دیا تھا۔ ہم نے ارادہ کیا اس میں سے

کچھ کھانے کا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا پھر کہا ہم لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے بھیجے ہوئے ہیں اور اس کے راستے میں نکلے ہیں تم لوگ کھاؤ تو کتنے روز تک اس میں کھاتے رہے جس وقت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اس میں سے کچھ باقی ہو تو وہ تم ہمارے پاس بھیج دو۔

۴۳۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا اور ہم لوگ تین سو دس اور چند لوگ تھے (یعنی ہماری تعداد تین سو دس سے زائد تھی) اور ہمارے ہاتھ کھجور کا ایک تھیا کر دیا (اس لیے کہ جلدی ہی واپسی کی امید تھی) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک مٹھی ہم کو دے دی جس وقت وہ پوری ہونے لگیں تو ایک ایک کھجور تقسیم فرمائی ہم لوگ اس کو اس طریقہ سے چوس رہے تھے کہ جیسے کوئی لڑکا چوسا کرتا ہے اور ہم لوگ اوپر سے پانی پی لیتے تھے جس وقت وہ بھی نڈلی تو ہم کو اس قدر معلوم ہوئی آخر کار یہاں تک نوبت آ گئی کہ ہم لوگ اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے پھر ان کو پھانک کر ہم لوگ اس کے اوپر پانی پی لیتے۔ اسی وجہ سے لشکر کا نام جیش خبط (یعنی پتوں کا لشکر) ہو گیا جس وقت ہم لوگ سمندر کے کنارہ پر پہنچے تو وہاں پر ایک جانور پایا۔ جو کہ ایک ٹیلہ کی طرح سے تھا جس کو کہ غبر کہتے ہیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مردار ہے اس کو نہ کھاؤ پھر کہنے لگے کہ یہ رسول کریم ﷺ کا لشکر ہے اور راہ خدا میں نکلا ہے اور ہم لوگ بھوک کی وجہ سے بے چین ہیں (کیونکہ سخت اضطرابی حالت میں تو مردار بھی حلال اور جائز ہے) اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ (ایسے وقت میں تو مردار بھی حلال ہے) اس کے بعد ہم نے اس میں سے کھایا اور کچھ گوشت اس کا پکانے کے بعد خشک کیا (تا کہ راستہ میں وہ کھا سکیں) اور اس کی آنکھوں کے حلقہ میں تیرہ آدمی آ گئے یعنی داخل ہو گئے ہم لوگ جس وقت نبی کی خدمت میں واپس حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: تم نے کس وجہ سے تاخیر کیا؟ ہم نے عرض کیا: قریش کے

فَتَنَاهَا أَبُو عُبَيْدَةَ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ كَلُّوا فَكَلْنَا مِنْهُ أَيَّامًا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ إِنْ كَانَ بَيْتِي مَعَكُمْ شَيْءٌ فَانْعَثُوا بِهِ إِلَيْنَا۔

۴۳۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مُقَدِّمِ الْمُقَدِّمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَبِي عُبَيْدَةَ وَنَحْنُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَبِضْعَةُ عَشَرَ وَرَوَدْنَا جِرَابًا مِنْ تَمَرٍ فَأَعْطَانَا قَبْضَةً قَبْضَةً فَلَمَّا أَنْ جَزَنَاهُ أَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَمْصُهَا كَمَا يَمْصُ الصَّبِيُّ وَنَشْرَبُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَلَمَّا فَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا فَقْدَهَا حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَخْبِطُ الْخَبِطَ بِقَيْسِنَا وَنَسْفُةً ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى سَمِينَا جَيْشَ الْخَبِطِ ثُمَّ أَجَزْنَا السَّاحِلَ فَإِذَا ذَابَّةٌ مِثْلُ الْكَنْبِ يُقَالُ لَهُ الْعَبِيرُ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ لَا تَأْكُلُوهُ ثُمَّ قَالَ جَيْشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَحْنُ مُضْطَرُونَ كُلُّوا بِاسْمِ اللَّهِ فَكَلْنَا مِنْهُ وَجَعَلْنَا مِنْهُ وَشِيقَةً وَلَقَدْ جَلَسَ فِي مَوْضِعٍ عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ عَشَرَ رَجُلًا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلْعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَرَحَلَ بِهِ أَجْسَمَ بَعِيرٍ مِنْ أَبَا عِبرِ الْقَوْمِ فَأَجَارَ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَبَسَكُمْ قُلْنَا كُنَّا نَتَّبِعُ عِزَابَ قُرَيْشٍ وَذَكَرْنَا لَهُ مِنْ أَمْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ ذَاكَ رِزْقُ

رَزَقَكُمُوهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ۔

تافلوں کو تلاش کرتے تھے اور ہم نے آپ سے اس جانور کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ عزوجل کا رزق تھا جو کہ اس نے تم کو عطا فرمایا۔ کیا تم لوگوں کے پاس کچھ باقی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔

۱۹۹۸: الضَّفْدَةُ

باب: مینڈک سے متعلق احادیث

۴۳۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْلٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ أَنَّ طَبِيبًا ذَكَرَ ضَفْدَةً فِي دَوَاخٍ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَهَيَّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهِ۔

۴۳۶۲: حضرت عبدالرحمن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حکیم (یعنی دوا و علاج کرنے والے) نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوا میں استعمال کرنے سے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مارنے سے منع فرمایا۔

مینڈک مارنا:

شریعت میں مینڈک مارنا ناجائز ہے۔ ایک دوسری حدیث میں بھی مینڈک مارنے سے منع فرمایا گیا ہے اور فرمایا گیا کہ اس کا آواز نکالنا یعنی مینڈک کا فریاد کرنا دراصل اللہ عزوجل کی تسبیح کرنا ہے اس لیے اس کا مارنا ناجائز ہوا۔ ہاں! پری میڈیکل وغیرہ کے سٹوڈنٹ اس کو بیہوش کر کے اس پر جو تجربات کر کے ابتدائی طور پر سیکھنے کا عمل شروع کرتے ہیں اس کی اجازت ہے۔ (جامی)

۱۹۹۹: الْجَرَادُ

باب: مڈی سے متعلق حدیث شریف

۴۳۶۳: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَكُنَّا نَأْكُلُ الْجَرَادَ۔

۴۳۶۳: حضرت ابو یعفر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مڈی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ غزوات میں شریک تھے اور ہم ان غزوات (اور جہاد) میں مڈیاں کھاتے تھے۔

۴۳۶۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنْ قَتْلِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ۔

۴۳۶۴: حضرت ابو یعفر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مڈی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ غزوات میں شریک تھے اور ہم ان غزوات (اور جہاد) میں مڈیاں کھاتے تھے۔

۲۰۰۰: قَتْلُ النَّمْلِ

باب: چیونٹی مارنے سے متعلق حدیث

۴۳۶۵: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ يَزِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۴۳۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ أَنْ قَدْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِّنَ الْأُمَمِ تَسْبِيحُ-

۴۳۶۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِبَيْتِهَا فَأُحْرِقَ عَلَى مَا فِيهَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةٌ وَاحِدَةً وَقَالَ الْأَشْعَثُ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَزَادَ فَإِنَّهُمْ يُسَبِّحُونَ-

۴۳۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ-

نے ارشاد فرمایا: ایک چیونٹی نے ایک مرتبہ ایک پیغمبر کے کاٹ لیا تو انہوں نے حکم فرمایا کہ ان چیونٹیوں کے تمام بل (یعنی ان کے رہنے کی تمام جگہیں اور سوراخ) جلا دیئے جائیں تو اللہ عزوجل نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ تمہارے ایک چیونٹی نے کاٹا اور تم نے ایک امت کو قتل کر دیا جو کہ پاکی بیان کرتی تھی اپنے پروردگار کی۔

۴۳۶۶: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک پیغمبر درخت کے نیچے اترے ان کے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا انہوں نے حکم فرمایا تو چیونٹیوں کا بل جلا دیا گیا۔ جب اللہ عزوجل نے ان کو وحی بھیجی کہ تم نے اس چیونٹی کو کس وجہ سے نہیں جلایا کہ جس نے تمہارے کاٹا تھا۔

۴۳۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اسی مضمون کی روایت مذکور ہیں۔

(۳۳)

کتاب الضحایا

قربانی سے متعلق احادیث مبارکہ

۴۳۶۸: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عید الاضحیٰ کا چاند (یعنی ذی الحجہ کے مہینہ کا چاند) دیکھے پھر وہ قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن نہ لے (یعنی نہ کاٹے) جس وقت تک کہ قربانی کرے۔

۴۳۶۹: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ اپنے ناخن نہ کترائے اور بال نہ منڈائے ماہ ذی الحجہ کی ۱۰ ویں تاریخ تک (یعنی دسویں ذی الحجہ کو قربانی کے بعد حجامت بنوائے)۔

۴۳۷۰: حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ جو شخص قربانی کرنا چاہے پھر ذی الحجہ کے روز آجائیں تو بال اور ناخن نہ لے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اور خواتین سے الگ رہے اور خوشبو نہ لگائے۔

۴۳۷۱: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴۳۶۸: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَأَرَادَ أَنْ يَصْحَى فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ حَتَّى يَصْحَى۔

۴۳۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَو بْنِ مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمُسَيَّبِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَوَّجَ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرْتَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصْحَى فَلَا يَقْلِمْ مِنْ أَظْفَارِهِ وَلَا يَحْلِقْ شَيْئًا مِنْ شَعْرِهِ فِي عَشْرِ الْأَوَّلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔

۴۳۷۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ الْأَخْلَافِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصْحَى فَدَخَلَتْ أَيَّامُ الْعَشْرِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا أَظْفَارِهِ فَذَكَرْتُهُ لِعُكْرِمَةَ فَقَالَ لَا يَنْتَزِلُ الْبَسَاءُ وَالطَّيِّبُ۔

۴۳۷۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ارشاد فرمایا: جس وقت ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے (یعنی جب ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ ہو جائے) تو پھر تمہارے میں سے کسی کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو جائے تو اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ چھوئے (یعنی نہ کترائے)۔

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ الْعَشْرَ فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْطَحِيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ بَشَرِهِ شَيْئًا۔

باب: جس شخص میں قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو؟

۲۰۰۲: بَابُ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْأُضْحِيَّةَ

۴۳۷۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: مجھ کو ماہ ذی الحجہ دس تاریخ میں بقرعید کرنے کا حکم ہوا ہے اللہ عزوجل نے اس روز کو اس امت کے لئے عید بنایا۔ اس نے عرض کیا: اگر میرے پاس کچھ بھی موجود نہ ہو (یعنی قربانی کے مطابق نصاب موجود نہ ہو) لیکن ایک ہی بکری یا اونٹنی کیا میں اس کو قربانی کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں (اس لیے کہ ایک ہی جانور موجود ہے کہ جس کی قربانی کرنے سے دشواری ہوگی) لیکن تم اپنے بال اور ناخن کترالو اور مونچھ کے بال مونڈ لو بس یہی تمہاری قربانی ہے اللہ عزوجل کے نزدیک۔

۴۳۷۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَ ذَكَرَ آخَرِينَ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقُتَيْبِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأُضْحَى عَيْدًا جَعَلَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدِ الْأُضْحِيَّةَ أَنْطَى أَفَأُضْحِي بِهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَتَقْلِمُ أَظْفَارَكَ وَتَقْصُرُ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ قَدْ لَكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ۔

عید الاضحیٰ کی بابت کچھ احکام:

مطلب یہ ہے کہ کیم ذی الحجہ سے لے کر دس ذی الحجہ تک حجامت نہ بنوائے تاکہ حجام کرام سے مشابہت ہو جائے واضح رہے کہ یہ ممانعت تزہیہ کی ہے یعنی ایسا کرنا مستحب ہے۔ ممانعت تحریمی مراد نہیں ہے: قوله فلا یؤخذ من شعر والخن جملة الجمهور علی التتذیهه قبل التتشیبهه بالمحرم الخ زہر الرئی ص: ۲۱۷ حاشیہ نسائی شریف۔ واضح رہے کہ بکرا، بکری، گائے، بیل، بھینس وغیرہ کو ذبح کیا جائے اور اونٹ کو نحر کیا جائے یعنی اونٹ ذبح کرنے کے لیے اس کے حلقوں میں نیزہ مارا جائے رسول کریم ﷺ کا یہی عمل مبارک تھا۔

باب: امام کا عید گاہ میں قربانی کرنے کا بیان

۲۰۰۳: بَابُ ذِبْحِ الْأِمَامِ أُضْحِيَّتَهُ بِالْمُصَلِّي

۴۳۷۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی ذبح کیا کرتے تھے۔

۴۳۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَذْبَحُ أَوْ

يُحَرِّ بِالمُصَلِّي -

۳۳۷۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ النَّفِيلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَيْنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فَصَّالَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ يَوْمَ الْأَضْحَى بِالْمَدِينَةِ قَالَ وَقَدْ كَانَ إِذَا لَمْ يُحَرِّ يَذْبَحْ بِالْمُصَلِّي -

۳۳۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم نے مدینہ منورہ میں نحر کیا اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نحر نہیں کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں ذبح فرماتے تھے۔

باب: لوگوں کا عید گاہ میں قربانی کرنا

۲۰۰۴: بَابُ ذَبْحِ النَّاسِ بِالْمُصَلِّي

۳۳۷۵: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ أَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ رَأَى غَنَمًا قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

۳۳۷۵: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقر عید میں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز عید پڑھائی جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے بکریوں کو دیکھا وہ بکریاں ذبح ہو چکی تھیں۔ آپ نے فرمایا: جس کسی نے نماز سے قبل ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح (قربانی) کر لے۔

نماز عید الاضحیٰ سے متعلق:

شرعی طور پر شہر یا گاؤں جہاں بھی نماز عید الاضحیٰ درست ہے ان علاقوں کے لئے یہی حکم ہے کہ وہاں کے لوگ نماز عید الاضحیٰ ادا کرنے کے بعد قربانی کریں اگر شہر یا گاؤں میں نماز عید الاضحیٰ ادا کر لی گئی ہو تو دوسرے شخص کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اور وہ مقام کہ جہاں نماز عید درست نہیں یعنی اگر چھوٹا سا گاؤں اور دیہی علاقہ ہو تو وہاں کے رہنے والے نماز عید سے قبل بھی قربانی کر سکتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۰۰۵: بَابُ مَا نَهَى عَنْهُ مِنَ الْأَضْحَى

الْعَوْرَاءِ

جانور کی قربانی

۳۳۷۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى بَنِي أَسَدٍ عَنْ أَبِي الصَّخَّاءِ عُبَيْدِ بْنِ قَيْرُورٍ مَوْلَى بَنِي شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ حَدَّثَنِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ

۳۳۷۶: حضرت ابوصحاح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کو نام عید بن فیروز تھا اور وہ بنی شیبان کا مولیٰ (غلام) تھا کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم مجھ سے ان قربانیوں کا حال بیان کرو کہ جن سے منع کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہوں نے فرمایا: آپ کھڑے

ہوئے (اور اس طرح سے اشارہ فرمایا حضرت براءؓ نے اشارہ کر کے بتلایا اور کہا کہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے) آپ نے فرمایا: چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں ہیں ایک تو کانا جانور کہ جس کا کانا پن صاف معلوم ہو اور دوسرا بیمار کہ جس کی بیماری صاف اور خوب روشن ہو۔ تیسرا انگڑا کہ جس کا انگڑا پن نمایاں ہو چکا ہو چوتھے دبلا اور کمزور کہ جس کی ہڈیوں میں گودانہ رہا ہو میں نے کہا کہ مجھ کو تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے واسطے) کہ جس کے سینگ ٹوٹ چکے ہوں یا جس قربانی کے جانور کے دانت ٹوٹ چکے ہوں آپ نے فرمایا: جو جانور تم کو برا معلوم ہو تم اس کو چھوڑ دو اور جو پسند ہو تم اس کی قربانی کرو لیکن دوسرے کو منع نہ کرو۔

باب: انگڑے جانور سے متعلق

۳۳۷۷: حضرت عبد بن فیروز کہتے ہیں میں نے براء بن عازبؓ سے کہا کہ تم مجھ سے ان قربانیوں کا حال بیان کرو کہ جن سے منع کیا رسول کریم ﷺ نے تو انہوں نے فرمایا: آپ کھڑے ہوئے (اور اس طرح سے اشارہ فرمایا حضرت براءؓ نے اشارہ کر کے بتلایا اور کہا کہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے) آپ نے فرمایا: چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں ہیں ایک تو کانا جانور کہ جس کا کانا پن صاف معلوم ہو اور دوسرا بیمار کہ جس کی بیماری صاف اور خوب روشن ہو۔ تیسرا انگڑا کہ جس کا انگڑا پن نمایاں ہو چکا ہو چوتھے دبلا اور کمزور کہ جس کی ہڈیوں میں گودانہ رہا ہو میں نے کہا کہ مجھ کو تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے واسطے) کہ جس کے سینگ ٹوٹ چکے ہوں یا جس قربانی کے جانور کے دانت ٹوٹ چکے ہوں آپ نے فرمایا: جو جانور تم کو برا معلوم ہو تم اس کو چھوڑ دو اور جو پسند ہو تم اس کی قربانی کرو لیکن دوسرے کو منع نہ کرو۔

باب: قربانی کے لیے دہلی گائے وغیرہ

۳۳۷۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَصَاحِي قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ أَرَبَعَ لَا يَجُزْنَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوْرَهَا وَالْمَرْيِضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعُرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظُلْعُهَا وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْفِي قُلْتُ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ وَأَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَهُ فَدَعُهُ وَلَا تُحَرِّمَهُ عَلَى أَحَدٍ۔

۳۰۰۶: بَابُ الْعُرْجَاءِ

۳۳۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ يَحْيَى وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالُوا أُنَبِّأُكُمْ شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدُ بْنَ قَيْرُوزٍ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدَّثَنِي مَا كَرِهَ أَوْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْأَصَاحِي قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرَبَعَةٌ لَا يَجُزْنَ فِي الْأَصَاحِي الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوْرَهَا وَالْمَرْيِضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعُرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظُلْعُهَا وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْفِي قَالَتْ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ نَقْصٌ فِي الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ فَدَعُهُ وَلَا تُحَرِّمَهُ عَلَى أَحَدٍ۔

۳۰۰۷: بَابُ الْعَجَفَاءِ

۳۳۷۸: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ وَاللَيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ

ذَكَرَ آخَرَ وَ قَدَّمَهُ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ بْنِ قَيْرُوزٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُشِيرُ بِأَصَابِعِهِ يَقُولُ لَا يَجُوزُ مِنَ الصَّحَابَا الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوْرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْجَفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقَى۔

نے اپنی انگلیوں سے بتلایا اور میری انگلیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے چھوٹی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کے جانور میں چار عیب درست نہیں ہیں اس کے بعد وہ ہی چار عیب بیان فرمائے جو کہ اوپر مذکور ہیں۔

۲۰۰۸: بَابُ الْمُقَابَلَةِ وَهِيَ مَا قُطِعَ طَرَفُ

أَذْنِهَا

۴۳۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نَضْحِيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا بَتْرَاءٍ وَلَا خَرْقَاءٍ۔

باب: وہ جانور کہ جس کے سامنے سے کان کٹا ہوا ہو

اس کا حکم

۴۳۷۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آکھ اور کان دیکھنے کا حکم فرمایا (یعنی قربانی کے جانور میں مذکورہ اشیاء دیکھنے کا حکم فرمایا کہ یہ دونوں اعضاء بالکل درست ہیں یا نہیں؟) اور ہم کو ”مقابلہ“ سے منع فرمایا کہ (جس کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو) اور مدابرہ سے منع کیا اور بتراء سے منع فرمایا اور خرقاء سے منع فرمایا۔

۲۰۰۹: بَابُ الْمُدَابَرَةِ وَهِيَ مَا قُطِعَ مَنْ

مَوْخِرٌ أَذْنِهَا

۴۳۸۰: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَكَانَ رَجُلٌ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نَضْحِيَ بِعَوْرَاءٍ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءٍ وَلَا خَرْقَاءٍ۔

باب: مدابرہ (پیچھے سے کان کٹا جانور)

سے متعلق

۴۳۸۰: حضرت علی کریم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے جانور کے آکھ کان دیکھنے کا حکم فرمایا اور یہ کہ ہم عوراء مقابلہ مدابرہ شرقاء اور خرقاء جانور کی قربانی نہ کریں۔

۲۰۱۰: بَابُ الْخَرْقَاءِ وَهِيَ النَّتَى تُخْرَقُ أَذْنَاهَا

۴۳۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَضْحِيَ بِمُقَابَلَةٍ أَوْ شَرْقَاءٍ أَوْ خَرْقَاءٍ أَوْ جَذَعَاءٍ۔

باب: خرقاء (جس کے کان میں سوراخ ہو) سے متعلق
۴۳۸۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا مقابلہ مدابرہ شرقاء اور جذعا (کہ جس جانور کے کان کٹے ہوں) اس کی قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۱۱: بَابُ الشَّرْقَاءِ وَهِيَ مَشْقُوقَةُ الْأَذْنِ

۴۳۸۲: أَخْبَرَنَا هُرُوفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا بُضْحِي بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مَدَابِرَةٍ وَلَا شَرْقَاءٍ وَلَا خَرْقَاءٍ وَلَا عَوْرَاءٍ۔

باب: جس جانور کے کان چرے ہوئے ہوں اس کا حکم
۴۳۸۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ قربانی کی جائے مقابلہ اور مدابرہ اور شرقاء اور خرقاء اور عوراء کی۔

۴۳۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ كُهَيْلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ حُجَيَّةَ بْنَ عَدِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ۔

۴۳۸۳: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے جانور کے آنکھ کاں اچھی طرح دیکھنے کا حکم فرمایا۔

خلاصۃ الابواب ☆ قربانی ایسے جانور کی درست ہے کہ جس میں کسی قسم کا کوئی عیب نہ ہو اور گزشتہ حدیث میں مذکور جملہ ((وَأَنْ لَا تَضْحِيَ)) کا مطلب ہے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا کہ جس کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو اور مدابرہ وہ جانور ہے کہ جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو اور ”بتراء“ وہ جانور ہے کہ جس کی دم کٹی ہوئی ہو اور خرقاء وہ جانور ہے کہ جس کے کان میں گول سوراخ ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کسی قسم کا کوئی عیب جانور میں ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

۲۰۱۲: بَابُ

الْعُضْبَاءِ

باب: قربانی میں عضباء (یعنی سینگ ٹوٹی ہوئی)

سے متعلق

۴۳۸۴: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ

۴۳۸۴: حضرت جری بن کلیب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت

علی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا کہ جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو پھر میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ جس وقت آدھایا آدھے سے زیادہ سینگ ٹوٹ گیا ہو تو درست نہیں ہے (لیکن اگر آدھایا آدھے سے کم سینگ ٹوٹا ہوا ہو تو قربانی درست ہے)۔

باب: قربانی میں تو مہمسہ اور جذعہ سے متعلق

۴۳۸۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ قربانی نہ کرو مگر مہمسہ کی لیکن جس وقت تم پر مہمسہ کی قربانی کرنا مشکل ہو جائے تو تم بھیڑ میں سے جذعہ کر لو۔

۴۳۸۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں، حضرات صحابہ کرام کو تقسیم کرنے کے لئے دیں پھر ایک بکری بیچ گئی ایک سال کی تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: تم اس کی قربانی کر لو۔

۴۳۸۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قربانیاں تقسیم فرمائیں میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے حصہ میں تو ایک جذعہ آیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی قربانی کرو۔

۴۳۸۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قربانی تقسیم فرمائیں میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کر

ابن حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيْجِ بْنِ كَلْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يُضْحَى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ نَعَمْ إِلَّا عَصَبَ النَّصْفِ وَكَثُرَ مِنْ ذَلِكَ۔

۲۰۱۳: بَابُ الْمَسْنَةِ وَالْجَذْعَةِ

۴۳۸۵: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ أَعْيَنَ وَأَبُو جَعْفَرٍ يَعْنِي النَّفِيلِيَّ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا الْمَسْنَةَ إِلَّا أَنْ يُعْسرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذْعَةً مِنَ الضَّانِ۔

۴۳۸۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَغْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ فَبَقِيَ عَنْوَدٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَحَّحَ بِهِ أَنْتَ۔

۴۳۸۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ الْقَنَادُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَسَمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِيْ جَذْعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَارَتْ لِيْ جَذْعَةٌ فَقَالَ صَحَّحَ بِهَا۔

۴۳۸۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَصْحَابِهِ أَضَاحِيَّ فَأَصَابَتْنِيْ جَذْعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصَابَتْنِيْ

لو۔

جَذْعَةٌ فَقَالَ صَحَّحَ بِهَا۔

۴۳۸۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے قربانی کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے ایک جذعہ سے (اس کی تشریح گزر چکی ہے)۔

۴۳۸۹: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ بَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ غَاوِرٍ قَالَ صَحَّحْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِجَذْعٍ مِنَ الضَّانِ۔

۴۳۹۰: حضرت عاصم بن کلیب نے سنا اپنے والد سے کہ ہم لوگ سفر میں تھے کہ بقر عید کے دن آگئے تو ہمارے میں سے کوئی تو دو یا تین جذعہ دے کر ایک منہ خریدنے لگا قربانی کے لیے ایک آدمی کھڑا ہوا (قبیلہ) مزینہ سے اس نے عرض کیا: ہم لوگ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے تو یہی دن آگیا پھر ہمارے میں سے کوئی شخص دو یا تین جذعہ دے کر منہ لینے گیا۔ آپ نے فرمایا: جذعہ بھی اسی کام میں آسکتا ہے کہ جس کام پر شئی (منہ) آسکتا ہے۔

۴۳۹۰: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَوْحَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَصْحَى فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِي الْمُسِنَّةَ بِالْجَذْعَتَيْنِ وَالثَلَاثَةَ فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ مِّنْ مُّزَيْنَةَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ هَذَا الْيَوْمَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذْعَتَيْنِ وَالثَلَاثَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْجَذْعَ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ النَّبِيُّ۔

منہ اور جذعہ:

شریعت کی اصطلاح میں منہ وہ جانور کہلاتا ہے جو کہ قربانی کرنے کی عمر کو پہنچ گیا ہو اور اس کی عمر قربانی کی عمر کے نصاب میں ایک دن بھی کم نہ ہو اگر ایک دن بھی مقررہ عمر سے کم ہو گا تو قربانی درست نہیں ہوگی۔ واضح رہے کہ قربانی درست ہونے کے لیے اونٹ کی عمر پانچ سال ہے اور گائے، بیل، بھینس میں دو سال اور بھیڑ، بکرا، بکری کی عمر ایک سال یعنی مذکورہ بیان کردہ عمریں پوری ہونے کے بعد مذکورہ جانور اگلے سال میں لگ گئے ہوں یعنی اونٹ پانچ سال کا مکمل ہونے کے بعد چھٹے سال میں لگ گیا ہو اور بیل، بھینس، گائے دو سال کے بعد تیسرے سال میں لگ گئے ہوں اور بھیڑ و دنبہ چھ ماہ پورے ہو کر سات ماہ میں لگ گئے ہوں۔

والمثنى من الابل خمس سنين و طعن فى السادسة و من البقر سنتان و طعن فى الثالثة و من الغنم سنة و طعن فى الثانية۔ شرح الموطأ علی حاشیہ نسائی ص: ۲۰۳ ج ۲۔

اور حدیث مذکورہ کے آخری جملے فتذبخوا جذعة من الضان کا مطلب یہ ہے کہ جب تمہارے واسطے منہ (جس کی تشریح اوپر مذکور ہے) کی قربانی مشکل ہو جائے تو تم بھیڑ میں سے جذعہ کر لو یعنی وہ بھیڑ جو کہ ابھی ایک سال کی نہ ہوئی ہو تو اس کی قربانی کر لو لیکن بکری، بکرا ایک سال سے کم عمر ہوں تو ان کی قربانی نہ کرو۔

شریعت کی اصطلاح میں مثنیٰ اور منہ ایک ہی ہے اور مزینہ عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔

۴۳۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ ۴۳۹۱: ایک آدمی سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ تھے تو بقر عید سے دو روز قبل ہم لوگ دو جذعہ دے کر ایک منہ

لینے لگ گئے (قربانی کرنے کے واسطے) اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں پر شئی کافی ہے وہاں پر جزد بھی کافی ہے۔

سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الْأَضْحَى يَوْمَئِذٍ نُعْطِي الْجَذَعَتَيْنِ بِالْفَنِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْجَذْعَةَ تُجْزَى مَا تُجْزَى مِنْهُ النَّبِيَّةُ۔

باب: مینڈھے سے متعلق احادیث

۲۰۱۴: بَابُ الْكَبْشِ

۴۳۹۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی فرماتے تھے (یعنی بھیڑوں کے مذکر کی) اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

۴۳۹۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ قَالَ أَنَسٌ وَأَنَا أَضْحِي بِكَبْشَيْنِ۔

۴۳۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی اور ان کو ذبح فرمایا اپنے ہاتھ سے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور اللہ اکبر پڑھا اور آپ نے اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھا۔

۴۳۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ۔

المح سے مراو:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں لفظ المح سے مراد کالے سفید یا کالے سرخ مینڈھے ہیں یا کالے اور سفید اور اس میں سفید رنگ کالے رنگ سے نسبتاً زیادہ ہو۔

۴۳۹۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَبَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا۔

۴۳۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی فرمائی دو املاح مینڈھوں کی اور ان کو ذبح فرمایا اپنے ہاتھ سے اور اللہ کا نام لیا اور تکبیر پڑھی اور اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا۔

۴۳۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَضْحَى وَانْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا مُخْتَصِرٌ۔

۴۳۹۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن ہم لوگوں کو خطبہ سنایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی جانب جھک گئے اور آپ نے ان کو ذبح فرمایا۔ (خلاصہ)۔

۴۳۹۶: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴۳۹۶: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ

قربانی کے دن (یعنی یوم النحر میں) دو مینڈھوں کو ذبح فرمایا۔ پھر ایک بکریوں کے جھنڈ کی طرف تشریف لے گئے اور ان کو ہم لوگوں میں تقسیم فرمایا۔

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ كَأَنَّهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَإِنِّي جَذِيعَةٌ مِنَ الْعِزِمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا۔

۴۳۹۷: حضرت ابو سعید جونیڈیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک مینڈھے کی قربانی فرمائی جو کہ سینگ والا تھا اور مونہ تازہ عمدہ چلتا تھا اور وہ سیاہی میں کھاتا تھا اور سیاہی میں دیکھتا تھا یعنی اس کے چاروں پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے حلقے کا لے رنگ کے تھے اور باقی سفید تھے۔

۴۳۹۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَوَحِلٍ يَمْشِي فِي سَوَادٍ وَ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ يُنْظَرُ فِي سَوَادٍ۔

باب: اونٹ میں کتنے افراد کی جانب سے قربانی کا فی

۲۰۱۵: بَابُ مَا تُجْزَى

ہے؟

عَنْهُ الْبَدَنَةُ فِي الضَّحَايَا

۴۳۹۸: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مال غنیمت تقسیم فرماتے وقت ایک اونٹ کے برابر دس بکریوں کو رکھتے تھے۔

۴۳۹۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْعَلُ فِي قَسْمِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَيْعٍ قَالَ شُعْبَةُ وَأكْبَرُ عَلَيَّ أَنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ وَحَدَّثَنِي بِهِ سُفْيَانُ عَنْهُ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۴۳۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ اس دوران عید الاضحیٰ کا دن آگیا تو اونٹ میں دس آدمی شریک ہو گئے اور گائے میں سات آدمی۔

۴۳۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَزْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنٍ يَعْنِي ابْنَ وَاقِدٍ عَنْ عَلِيَّاءِ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرُ فَأَشْتَرَكْنَا فِي الْبَعِيرِ عَنْ عَشْرَةٍ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ۔

باب: گائے کی قربانی کس قدر افراد کی جانب سے کافی

ہے؟

۳۳۰۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ حج تمتع کرتے تھے تو ہم گائے سات افراد کی جانب سے ذبح کرتے تھے اور اس میں شرکت کرتے تھے۔

باب: امام سے قبل قربانی کرنا

۳۳۰۱: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ عید الاضحیٰ کے روز کھڑے ہو گئے تو فرمایا کہ جو شخص ہم لوگوں کے قبلہ کی جانب چہرہ کرتا ہے اور ہم لوگوں جیسی نماز ادا کرتا ہے اور ہم لوگوں جیسی قربانی کرتا ہے تو وہ شخص قربانی نہ کرے جس وقت تک کہ نماز نہ پڑھ لے یہ بات سن کر میرے ماموں (حضرت ابو براء بن دینار رضی اللہ عنہ) کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو جلدی سے قربانی کر لی ہے اپنے گھر کے لوگوں اور پڑوسیوں کو کھلانے کے واسطے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: تم دوسری قربانی کرو (اس لیے کہ وہ قربانی درست نہیں ہوئی) حضرت ابو براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے (جو کہ ابھی تک ایک سال کا نہیں ہوا ہے اور وہ بکری کا بچہ میرے نزدیک بہتر ہے بکریوں کے گوشت سے) آپ نے فرمایا: تم اسی کو ذبح کر دو یہ بہتر ہے تمہاری دو قربانیوں میں اور پھر کسی کو تمہارے بعد جذعہ (قربانی میں کرنا) درست نہیں ہے۔

۳۳۰۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم کو بقر عید کے دن نماز کے بعد خطبہ (عید الاضحیٰ) سنایا تو فرمایا جس شخص نے ہماری جیسی نماز پڑھی پھر ہمارے جیسی قربانی کی (نماز کے بعد) تو اس نے قربانی کی اور جس کسی نے نماز سے قبل قربانی کی تو وہ گوشت کی بکری ہے اس پر حضرت ابو براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے تو نماز سے قبل قربانی کی۔ میں سمجھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی میں نے خود بھی

۳۰۱۶: بَابُ مَا تُجْزَى عَنْهُ الْبَقْرَةُ فِي

الضَّحَايَا

۳۳۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَتُّعُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَبَحَ الْبَقْرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَنَشْتَرِكُ فِيهَا۔

۳۰۱۷: بَابُ ذَبْحِ الضَّحِيَّةِ قَبْلَ الْإِمَامِ

۳۳۰۱: أَخْبَرَنَا هَاشِدُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أُنْبَأَنَا أَبِي عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ح وَأُنْبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ فَقَدْ كَرَّ أَحَدُهُمَا مَا لَمْ يَذْكُرِ الْآخَرُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَضْحَى فَقَالَ مَنْ وَجَّهَ قِبَلَتَنَا وَصَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحُ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَجَلْتُ نُسُكِي لِأَطِيعَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعِدْ ذُبْحًا آخَرَ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبِيٍّ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ قَالَ اذْبُحْهَا فَإِنَّهَا خَيْرٌ نَسِيكَتِكَ وَلَا تَقْضِي جَذْعَةً عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

۳۳۰۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ مُصَوِّرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَيَلْكَ شَاةَ لَحْمٍ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ

یَوْمَ أَكَلِ وَشَرِبَ فَتَعَجَّلْتُ فَأَكَلْتُ وَأَطَعَمْتُ أَهْلِي وَجِيرَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي عَنَّا جَذَعَةً خَيْرٌ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

لکھایا اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلایا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ تو گوشت کی بکری ہے۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جذعہ۔ وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا قربانی میں وہ درست ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن تمہارے علاوہ دوسرے کسی کے لئے درست نہ ہوگا۔

وضاحت:

نماز عید الاضحیٰ سے قبل قربانی درست ہے یا نہیں اس سلسلہ میں ضروری تشریح حدیث: ۴۳۷۴ میں گزر چکی ہے اس طریقہ سے جذعہ کے بارے میں بھی وضاحت پیش کی جا چکی ہے۔

نماز سے قبل قربانی:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو نماز سے قبل قربانی سے متعلق فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو قربانی کرنے کا اجر و ثواب نہیں ملے گا اور اس کا یہ عمل ایسا ہے جیسے کہ کسی شخص نے گوشت کھانے کے لئے قربانی کی۔ گذشتہ احادیث کی شرح میں اس موضوع پر عرض کیا جا چکا باقی قربانی سے متعلق تفصیلی مسائل و احکام ”تاریخ قربانی“ مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ مفتی اعظم پاکستان میں ملاحظہ فرمائیں اور حضرت مفتی حبیب الرحمن خیر آبادی مفتی دارالعلوم دیوبند کی کتاب ”قربانی“ میں بھی اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

۴۳۰۳: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ بُشْتَهِيَ فِيهِ اللَّحْمُ فَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَهُ قَالَ عِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتِي لَحْمٍ فَرَحَّصَ لَهُ فَلَا أَدْرِي أَبْلَغْتُ رَحْمَتَهُ مِنْ سِوَاهُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ قَدْ بَحَهُمَا۔

۴۳۰۴: أَخْبَرَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۳۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بقر عید کے دن ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز سے قبل ذبح کیا وہ پھر ذبح کرے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ وہ دن ہے کہ جس میں ہر ایک کو گوشت کھانے کی خواہش اور رغبت ہوتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کی حالت بیان کی۔ آپ نے اس کو سچا سمجھا پھر وہ شخص بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے جو کہ گوشت کی دو بکریوں سے مجھ کو زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی (یعنی قربانی کے لئے ذبح کرنے کی) میں واقف نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کے لئے بھی تھی یا نہیں اس کے بعد آپ دو مینڈھوں کی جانب گئے اور ان کو ذبح کیا۔

۴۳۰۴: حضرت ابو بردہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ذبح کیا آپ نے ان کو دوبارہ ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا جذعہ ہے جو میرے خیال میں وہ مسنوں سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا تم اسی کو ذبح کرو۔ حضرت عبید اللہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے پاس تو اب کچھ نہیں ہے علاوہ ایک جذعہ کے۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو ذبح کرو۔

۴۴۰۵: حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بقرعید کی۔ لوگوں نے اپنی قربانیاں کاٹ ڈالیں نماز بقرعید سے قبل۔ اس پر آپ نے فرمایا: جس وقت ان کو نماز سے قبل دیکھا تو انہوں نے قربانیوں کو ذبح کر دیا کہ جس نے کہ نماز سے قبل ذبح کیا وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ شخص ذبح کرے اللہ عزوجل کے نام پر۔

باب: دھاردار پتھر سے ذبح کرنا

۴۴۰۶: روایت ہے کہ حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ نے دو خرگوش پکڑے اور ذبح کرنے کے لئے ان کو چھری نہیں مل سکی تو انہوں نے ایک تیز (یعنی دھاردار) پتھر سے ذبح کیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے دو خرگوش پکڑے ہیں لیکن جب مجھ کو چھری نہیں ملی تو میں نے تیز پتھر سے ہی کاٹ لیا میں ان کو کھاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھاؤ۔

۴۴۰۷: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے بکری کے دانت مارا (تو وہ مرنے لگی) پھر اس کو تیز (اور دھاردار) پتھر سے ذبح کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت دیدی۔

يَحْيَى عَنْ يَحْيَى ح وَابْنَانَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ نَسَارٍ أَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ قَالَ عِنْدِي عَنَاقُ جَذَعَةٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُسْتَتَيْنِ قَالَ اذْبَحْهَا فِي حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي لَا أَجِدُ إِلَّا جَذَعَةً فَأَمَرَهُ أَنْ يَذْبَحَ۔

۴۴۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ صَحَبْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَضْحَى ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا النَّاسُ قَدْ ذَبَحُوا صَحَابًا هُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَأَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُمْ ذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَيَّ اسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۲۰۱۸: بَابُ إِبَاحَةِ الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

۴۴۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ أَصَابَ أَرْزَبِينَ وَلَمْ يَجِدْ حَدِيدَةً يَذْبَحُ بِهِمَا فَذَكَّاهُمَا بِمَرْوَةٍ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اضْطَرْتُ أَرْزَبِينَ فَلَمْ أَجِدْ حَدِيدَةً أَذْكِيهِمَا بِهِ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ أَفَاكُلُ قَالَ كُلْ۔

۴۴۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاضِرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذُبَابًا نَبَّ فِي شَاةٍ

فَذَبَحُوهَا بِالْمَرْوَةِ فَرَحَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَكْلِهَا۔

۲۰۱۹: بَابُ إِبَاحَةِ الذَّبْحِ بِالْعُودِ

۴۳۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَالَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُرَّةَ بْنَ قَطْرَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَحْذُ الصَّيْدَ فَلَا أَجِدُ مَا أَذْكِيهِ بِهِ فَأَذْبَحُهُ بِالْمَرْوَةِ وَبِالْعَصَا قَالَ أَنْهِيَ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۴۳۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ قُلْتُ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نَاقَةٌ تَرْعَى فِي قَبْلِ أَحَدٍ فَعَرِضَ لَهَا فَتَحَرَّهَا بَوَيْدٌ فَقُلْتُ لِرَبِّهِ وَتَدَّ مِنْ خَشَبٍ أَوْ حَدِيدٍ قَالَ لَا بَلْ خَشَبٌ فَاتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا۔

۲۰۲۰: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الذَّبْحِ بِالظُّفْرِ

۴۳۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ إِلَّا بَيْسًا أَوْ ظُفْرًا۔

۲۰۲۱: بَابُ فِي الذَّبْحِ بِالسِّنِّ

۴۳۱۱: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَلْقَى الْعُدَّ وَالْعَدَا وَكَيْسَ

باب: تیز لکڑی سے ذبح کرنا

۴۳۰۸: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں (شکار کی طرف) کتا چھوڑا ہوں پھر وہ شکار پکڑتا ہے اور مجھ کو ذبح کرنے کے لئے (چاقو وغیرہ) نہیں ملتا تو میں ذبح کرتا ہوں تیز پتھر اور لکڑی سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خون بہاؤ کہ جس سے دل چاہے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر۔

۴۳۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک انصاری شخص کی اونٹنی (گھاس) چرا کرتی تھی احد پہاڑ کی جانب پھر اس کو عارضہ ہو گیا (یعنی وہ علیل ہو گئی) تو اس شخص نے اس اونٹنی کو ایک کھوئی سے نحر کر دیا حضرت ایوب نے کہا کہ میں نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کھوئی لکڑی کی تھی یا لوہے کی؟ تو انہوں نے کہا: لکڑی کی پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

باب: ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت

۴۳۱۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون بہائے اور اللہ کا نام لیا جائے تو تم اس کو کھاؤ لیکن دانت اور ناخن کے علاوہ (یعنی ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں ہے)۔

باب: دانت سے ذبح کرنے کی ممانعت

۴۳۱۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ کل دشمن سے ملیں گے (اور ہم کو وہاں پر جانور بھی ملیں گے) ہم لوگوں کے ساتھ چھری نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام

لیا جائے تو تم اس کو کھاؤ۔ جس وقت تک کہ دانت یا ناخن نہ ہو اور میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ایک ہڈی ہے جانور کی تو اس سے ذبح کرنا کس طرح سے درست ہوگا اور ناخن چھری ہے حبشیوں کی۔

مَعَنَا مُدَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ بَشًا أَوْ ظُفْرًا وَسَاحِدَتُكُمْ عَنْ ذَلِكَ أَمَّا الْبَشُ فَقَطْمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

ناخن سے ذبح کرنا:

ناخن سے ذبح کرنا بالکل ممنوع ہے اور یہ کہ حبشی کیا کرتے تھے کہ وہ ناخن نہیں کٹاتے تھے کہ اس سے جانور ذبح کریں گے ناخن سے ذبح کرنا ویسے بھی ہر طرح معیوب اور وحشت والا عمل ہے اور یہ طریقہ کافر و مشرکوں میں تھا ہر معاملہ ان سے مشابہت سے اجتناب ضروری ہے۔ (جامی)

باب: چاقو چھری تیز کرنے

سے متعلق

۲۰۲۲: بَابُ الْأَمْرِ بِإِحْدَادِ

الشُّفْرَةِ

۴۳۱۲: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دو باتیں سن کر یاد کر لیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے سب پر احسان فرض قرار دیا ہے تو جس وقت تم لوگ قتل کرو تو تم اچھی طرح سے قتل کرو (یعنی اس طریقہ سے قتل کرو کہ مقتول کو کسی طریقہ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے اور ایسا نہ ہو کہ اس کو تکلیف دے دے کر قتل کرو) اور جس وقت تم (جانور) ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور اپنی چھری تیز کرو اور جانور کو آرام دو۔

۴۳۱۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أَتَانِي حَفِظَتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَاحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَاحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحَدِّثْكُمْ شَفَرَتُهُ وَلْيَبْرِخْ ذَبِيحَتَهُ۔

باب: اگر اونٹ کو بجائے نحر کے ذبح کریں اور دوسرے

جانوروں کو بجائے ذبح کے نحر کریں تو حرج نہیں

۴۳۱۳: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے ایک گھوڑے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نحر کیا پھر اس کو کھایا۔

۲۰۲۳: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي نَحْرِ مَا يُذْبَحُ وَ

ذَبْحِ مَا يُنْحَرُ

۴۳۱۳: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ عَسْقَلَانَ بَلَّحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَلَنَاهُ۔

۲۰۲۴: بَابُ ذِكَاةِ النَّبِيِّ قَدْ نَسِبَ فِيهَا

السَّبْعُ

باب: جس جانور میں درندہ دانت مارے تو اس کا ذبح

کرنا

۴۳۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَاصِرَ بْنَ الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذَنْبًا نَسِبَ فِي شَاةٍ فَذَبَحُوهَا بِمَرْوَةَ فَرَحَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَكْلِهَا.

۲۰۲۵: بَابُ ذِكْرِ الْمُتَرَدِّدَةِ فِي الْبَيْرِ النَّبِيِّ لَا

يُوصَلُ إِلَى حَلْقِهَا

۴۳۱۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُسْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاءُ إِلَّا فِي الْخَلْقِ وَاللَّبَةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فُحْدِهَا لَأَجْزَأَكَ.

۲۰۲۶: بَابُ ذِكْرِ الْمُتَفَلَّتَةِ النَّبِيِّ لَا يَقْدَرُ

عَلَى اخْذِهَا

۴۳۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا قُوَا الْعَدُوَّ عَدَاً وَلَيْسَ مَعَنَا مَدَى قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُلْ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفْرَ قَالَ فَاصَابَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَهْأً فَلَنَّا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ إِنَّ لِهَيْدِهِ النَّعَمَ أَوْ قَالَ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَأَفْعَلُوا بِهِ هَكَذَا.

باب: اگر ایک جانور کنوئیں میں گر جائے اور وہ مرنے

کے قریب ہو جائے تو اس کو کس طرح حلال کریں؟

۴۳۱۵: حضرت ابو شریاء سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اس نے نقل کیا: یا رسول اللہ! کیا ذبح کرنا حلق اور سینہ میں لازم ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر جانور کی ران میں تیر مار دیا جائے تو کافی ہے۔

باب: بے قابو ہو جانے والے جانور کو ذبح کرنے کا

طریقہ

۴۳۱۶: حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ کل دشمن سے ملنے والے ہیں (یعنی دشمن سے کل ہمارا مقابلہ ہونے والا ہے) اور ہم لوگوں کے پاس چھری (چاقو) نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے خون بہہ جائے اور اللہ عزوجل کا نام لیا جائے تو تم کھاؤ اس کو لیکن ناخن اور دانت (سے ذبح نہ کرو) حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا پھر رسول کریم ﷺ کو لوٹ ملی اس میں سے (یعنی مال غنیمت ملا) اس میں ایک اونٹ بگڑ گیا ایک آدمی نے اس کے تیر مارا وہ کھڑا رہ گیا آپ نے فرمایا: ان جانوروں میں یا اونٹوں میں بھی وحشی ہوتے ہیں جیسے کہ جنگل کے جانور تو جو تم کو تھکا دے

(یعنی تمہارے ہاتھ نہ آئے تو تم اسکے ساتھ اسی طرح سے کرو۔)

۴۴۱۷: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں (یعنی امانت اور ناخن سے ذبح کرنا درست ہوگا) امانت تو ایک ہڈی ہے اور ناخن جمشی لوگوں کی چھری ہے (اور چاقو کی طرح ہے) اور وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہیں ان کی مشابہت کی وجہ سے ناخن سے ذبح کرنا ناجائز قرار دے دیا گیا۔

۴۴۱۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أُنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمِيَّةِ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْوَا الْعُدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مَدَى قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلْ لَيْسَ الْبَسَنُ وَالظَّفَرُ وَسَاحِدَتُكُمْ أَمَّا الْبَسَنُ فَعُظْمٌ وَأَمَّا الظَّفَرُ فَمَدَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نَهْبَةَ إِبِلٍ أَوْ غَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا عَلَيْكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا۔

۴۴۱۸: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أُنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ إِذَا ذَبَحَ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِخْ ذَبِيحَتَهُ۔

۲۰۲۷: بَابُ حُسْنِ الذَّبْحِ

۴۴۱۹: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ قَالَ أُنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَدَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ

باب: عمدہ طریقہ سے ذبح کرنا

۴۴۱۹: حضرت شدا و بن اوس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک چیز پر احسان لازم فرمایا ہے تو تم عمدہ طریقہ سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری چاقو تیز کر لو جب ذبح کرنے لگو اور تم جانور کو راحت پہنچاؤ (یعنی آرام سے اور تیز چاقو چھری سے ذبح کرو)۔

أَخَذَكُمْ شَفَرَتَهُ وَلِيْرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

۴۴۲۰: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک شے پر احسان کرنا لازم فرمایا ہے (یعنی تمام لوگوں پر رحم و کرنا چاہیے) تو جس وقت تم ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری تیز کر لو اور جس وقت ذبح کرنے لگو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم جانور کو آرام پہنچاؤ۔

۴۴۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أُنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ الثَّنِيْنَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلِيَحْدَ أَخَذَكُمْ شَفَرَتَهُ ثُمَّ لِيْرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

۴۴۲۱: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک شے پر احسان کرنا لازم فرمایا ہے (یعنی تمام مخلوق کے ساتھ رحم و کرم کا معاملہ کرنا چاہیے) تو جس وقت تم قتل کرو تو تم اچھی طرح قتل کرو (جیسی مقتول کو تکلیف پہنچا کر قتل نہ کرو) اور جس وقت تم ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم جب ذبح کرنے لگو تو تم اپنی چھری چاقو تیز کر لو اور جانور کو آرام پہنچاؤ۔

۴۴۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ح وَأُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ نُسْنَانُ حَفِظْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ لِيَحْدَ أَخَذَكُمْ شَفَرَتَهُ وَلِيْرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

باب: قربانی کا جانور ذبح کرنے کے وقت اس کے پہلو

۲۰۲۸: بَابُ وَضْعِ الرَّجْلِ عَلَى صَفْحَةِ

پر پاؤں رکھنا

الضَّحِيَّةِ

۴۴۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو کہ کالے اور سفید تھے سینک والے تھے اور آپ نے ذبح کرتے وقت تکبیر اور بسم اللہ پڑھی اور میں نے دیکھا کہ آپ ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح فرماتے تھے اور اپنا پاؤں مبارک ان جانوروں کے پہلو پر رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ دریافت کیا کہ تم نے یہ روایت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

۴۴۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ ضَخِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ يَكْبَرُ وَيُسَمَّى وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاصِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۲۰۲۹: بَابُ تَسْمِيَةِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى

الضَّحِيَّةِ

۴۳۲۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْحِي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَكَانَ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبُحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا رِجْلَهُ عَلَى صَفَاحِهِمَا۔

۲۰۳۰: بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَيْهَا

۴۳۲۴: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ ذَكْرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَذْبُحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صَفَاحِهِمَا قَدَمَهُ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ۔

۲۰۳۱: بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ الضَّحِيَّةَ بِيَدِهِ

۴۳۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ ضَحَى بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ يَطْوُ عَلَى صَفَاحِهِمَا وَيَذْبُحُهُمَا وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ۔

۲۰۳۲: بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ غَيْرَ اضْطِحَاجِهِ

۴۳۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْخُرْتُ بْنُ مِسْكِينٍ قَرَأَهُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ

باب: قربانی ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے

کا بیان

۴۳۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو کہ کالے سفید اور سینگ دار تھے اور آپ نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ اور تکبیر کہی اور میں نے دیکھا کہ آپ ان کو ذبح فرماتے تھے اپنے ہاتھ سے اور آپ اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے۔

باب: قربانی ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر کہنے سے متعلق

۴۳۲۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دو مینڈھوں کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا جو کہ کالے اور سفید تھے سینگ دار اور بسم اللہ پڑھی (یعنی بسم اللہ اکبر پڑھا) اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح فرماتے تھے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ان کے پہلو پر رکھے ہوئے۔

باب: اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے متعلق

۴۳۲۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو سینگ دار سیاہ و سفید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ذبح کرتے وقت پاؤں ان کے پہلو پر رکھا اور بسم اللہ اور تکبیر کہی۔

باب: ایک شخص دوسرے کی قربانی ذبح کر سکتا ہے

۴۳۲۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کچھ اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے نحر فرمایا اور باقی اونٹوں کو کسی دوسرے نے نحر کیا (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے)۔

بَعْضُ بَدَنِهِ بِدَيْهِ وَنَحَرَ بَعْضَهَا غَيْرُهُ۔

۲۰۳۳: بَابُ نَحْرٍ مَا

يَذْبَحُ

باب: جس جانور کو ذبح کرنا چاہے تو اس کو نحر کرے تو

درست ہے

۴۴۲۷: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہم نے نحر کیا ایک گھوڑے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پھر ہم نے اس کو کھالیا اس کے خلاف حضرت عبد بن مسلمان نے روایت کیا وہ روایت یہ ہے۔

۴۴۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ فَأَكَلْنَا لَحْمَهُ خَالَفَهُ عَبْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ۔

۴۴۲۸: حضرت اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے کہ ہم نے دور نبوی میں ایک گھوڑے کو ذبح کیا پھر اس کو کھالیا۔

۴۴۲۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَسًا وَنَحَرْنَا بِالْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ۔

باب: جو شخص ذبح کرے علاوہ اللہ عزوجل کے کسی

۲۰۳۴: بَابُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ

دوسرے کے واسطے

عَزَّوَجَلَّ

۴۴۲۹: حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا کہ تم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پوشیدہ باتیں بتلاتے تھے جو کہ دوسرے حضرات سے نہیں بتلاتے تھے یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا یہاں تک کہ ان کا چہرہ سرخ ہو گیا (کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان نہیں کہ ایک سے کچھ کہے اور دوسرے سے کچھ) اور کہا مجھ کو کوئی بات پوشیدہ نہیں بتلاتے تھے جو لوگوں سے نہ فرماتے ہوں لیکن ایک مرتبہ میں اور آپ مکان میں تھے تو آپ نے چار باتیں فرمائیں ایک بات تو یہ کہ اللہ عزوجل لعنت بھیجے ایسے شخص پر جو کہ اپنے والد پر لعنت بھیجے دوسرے یہ کہ اللہ عزوجل اس شخص پر لعنت بھیجے جو کہ ذبح کرے اللہ عزوجل کے علاوہ کے لئے اور تیسری بات یہ ہے کہ اللہ عزوجل لعنت بھیجے اس شخص پر جو کہ کسی بدعتی شخص کو پناہ دے اور چوتھی یہ کہ اللہ اس پر لعنت بھیجے جو کہ زمین کی نشانی کو منانے۔

۴۴۲۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ يَعْنِي مَنْصُورًا عَنْ عَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسِرُّ إِلَيْكَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ فَقَعْصَبَ عَلَيَّ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهُهُ وَقَالَ مَا كَانَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا دُونَ النَّاسِ غَيْرَ أَنَّهُ حَدَّثَنِي بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَأَنَا وَهُوَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ أَوْى مُحَدِّثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ۔

بدعتی کو پناہ دینا:

بدعتی شخص کو پناہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مدد کرے اور اس کے کام میں تعاون کرے اور شریعت کا یہ اصول سب جگہ ہے یعنی گناہ کا شخص یا اس کے کام میں تعاون کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے: **وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ** یعنی نیک کام میں تعاون کرو اور گناہ اور برائی کے کام میں تعاون نہ کرو اور حدیث شریف کے آخر میں مذکور زمین کے نشان مٹانے کا مطلب ہے کہ جیسے کوئی شخص مینار وغیرہ یا مرکز پر لگے ہوئے نشان مٹائے۔

۲۰۳۵: **بَابُ التَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ لَحُومِ** باب: تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا اور رکھ

الْأَصَاغِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنْ إِمْسَاكِهِ چھوڑنا ممنوع ہے

۴۲۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا (یعنی قربانی کا گوشت تقسیم کر دینا چاہیے)۔

۴۲۳۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُوَكَّلَ لَحُومُ الْأَصَاغِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

۴۲۳۱: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کی تو انہوں نے خطبہ سے قبل بغیر اذان اور اقامت کے نماز ادا کی پھر بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے کہ قربانی کے گوشت کو تین روز سے زیادہ رکھا جائے۔

۴۲۳۱: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ فِي يَوْمِ عِيدٍ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ صَلَّى بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ يُمْسِكَ أَحَدٌ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

۴۲۳۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تم لوگوں کو قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین روز سے زیادہ (یعنی تین دن سے زائد قربانی کا گوشت نہ رکھو)۔

۴۲۳۲: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لَحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

باب ۲۰۳۶: بَابُ الْإِذْنِ فِي

باب: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا اور اس کو

ذَلِكْ

کھانا

۴۴۳۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ (اس کے بعد کھانے) سے منع فرمایا پھر ارشاد فرمایا کھاؤ اور سفر کا توشہ کرو اور رکھ چھوڑو۔

۴۴۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْخَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قَرَأَهُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا۔

۴۴۳۴: حضرت عبد اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ سفر سے واپس تشریف لائے تو ان کے گھر کے لوگوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت رکھ دیا (وہ گوشت خشک کر کے رکھا گیا تھا) انہوں نے کہا کہ میں اس گوشت کو نہیں کھاؤں گا۔ پھر وہ اپنے ماں شریک بھائی کے پاس پہنچے کہ جن کا نام حضرت قتادہ بن نعمان تھا اور وہ غزوہ بدر میں موجود تھے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہارے بعد نیا حکم صادر ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ حکم کہ تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھانے کا منسوخ ہو گیا۔

۴۴۳۴: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ رُغَبَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ ابْنِ خَبَّابٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَبَّابٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ أَهْلُهُ لَحْمًا مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ مَا آتَا بِإِكْلِهِ حَتَّى أَسْأَلَ فَأَنْطَلَقَ إِلَى أَخِيهِ لِأَمِّهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ بِدْرِيًّا فَمَسَّاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ نَقَضَا لِمَا كَانُوا نَهَوْا عَنْهُ مِنْ أَكْلِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

۴۴۳۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی ممانعت فرمائی تھی۔ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی تھے سفر سے آئے اور وہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے والوں میں سے تھے ان کے سامنے لوگوں نے قربانی کا گوشت رکھا تو انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس باب میں ایک تازہ حکم ہوا ہے کہ پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا تھا قربانی کا گوشت تین روز کے بعد کھانے سے پھر اجازت عطا فرمائی کھانے کی اور رکھ چھوڑنے کی۔

۴۴۳۵: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْنَبُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَدِمَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ وَكَانَ أَخَا أَبِي سَعِيدٍ لِأَمِّهِ وَكَانَ بِدْرِيًّا فَقَدَّمُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّهُ قَدْ حَدَّثَ فِيهِ أَمْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَأْكُلَهُ وَنَدَّخِرَهُ۔

قربانی کا گوشت:

بلا ضرورت شرعی قربانی کے گوشت کا ذخیرہ بنانا مکروہ ہے افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت کا ایک حصہ رشتہ داروں کو دے دے ایک حصہ دوستوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کرے اور ایک حصہ فقراء اور مساکین کے درمیان تقسیم کرے اور جس شخص کے اہل و عیال زیادہ ہوں تو وہ تمام کا تمام گوشت خود بھی رکھ سکتا ہے اور قربانی کا گوشت فروخت کرنا ناجائز ہے عبارت ملاحظہ ہو: قولہ نہاکم قال جماہیر و العلماء یباح الاکل والامساك و بعد الثلاث والنہی منسوخ ص: ۲۰۷ ج ۲ زہر الرئی علی النسائی۔ نیز حاشیہ نسائی میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا مسلک نقل کرتے ہوئے تحریر ہے: روی الامام ابو حنیفہ عن علقمنا عن عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ عن ابیہ ان النبی صل ۲ وسلم قال کنت نہتیکم عن لحوم الاضاحی ان امسکوها فوق ثلاثة ايام لیوسع موسعکم علی فقیر فکلوا و تزودو۔

(ص: ۲۰۸ زہر الرئی علی النسائی)

۴۳۳۶: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں تین چیزوں سے روکا تھا، زیارت قبور سے لیکن اب تم قبور کی زیارت کر سکتے ہو اور زیارت (قبور) کر کے اپنے نیک اعمال میں اضافہ کرو اور دوسرے قربانیوں کا گوشت تین روز سے زیادہ کھانے سے اب تم کھاؤ اور رکھو جس وقت تک تم چاہو، تیسرے بنید بنانے سے بعض برتن میں اب جس برتن میں دل چاہے پیو لیکن وہ شراب نہ پیو جو کہ نشہ پیدا کرے۔

۴۳۳۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ النَّفِيلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَأَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَغْوَيْنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدُ بْنُ الْحَرْثِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ رِيَاةِ الْقُبُورِ فَزُودُوهَا وَلِئِنْ دُكُمُ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَمْسِكُوا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرَبَةِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِي آيٍ وَعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدٌ وَأَمْسِكُوا۔

۴۳۳۷: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو تین روز کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا اور برتنوں میں علاوہ مٹکیزہ کے اور زیارت قبور سے لیکن اب تم قربانیوں کا گوشت کھاؤ جب تک دل چاہے اور تم لوگ سفر کے لئے توشہ جمع کرو اور

۴۳۳۷: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ الْأَخْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنِ

رکھ چھوڑو اور جس شخص کا دل چاہے قبور کی زیارت کا تو وہ قبروں کی زیارت کرے کیونکہ اس سے آخرت کی یاد آتی ہے اور تم لوگ ہر ایک قسم کے برتن میں پیو لیکن تم لوگ ہر ایک نشہ آور چیز سے بچو۔

النَّبِيْدُ اِلَّا فِي سِقَاءٍ وَ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَكُلُوْا مِنْ لَحْمِهِ الْاَضَاحِي مَا بَدَا لَكُمْ وَ تَزَوَّدُوْا وَاَذْخِرُوْا وَ مَنْ اَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ فَلْيَتَذَكَّرْ الْاٰحِرَةَ وَ اَشْرَبُوْا وَ اتَّقُوا كُلَّ مُسْكِرٍ۔

باب: قربانیوں کے گوشت کو ذخیرہ بنانا

۲۰۳۷: بَابُ الْاِذْخَارِ مِنَ الْاَضَاحِيْ

۴۳۳۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عید الاضحیٰ کے دن غرباء اور محتاجوں کا ایک مجمع مدینہ منورہ پہنچا تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ تین روز تک قربانی کا گوشت کھاؤ اور اس کو رکھ لو پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ لوگ اپنی قربانیوں سے نفع حاصل کرتے تھے اور اس کی چربی اٹھا کر رکھ لیتے تھے اور اس کی کھالوں سے مشکیں بنایا کرتے تھے پھر اب کیا بات پیش آ گئی؟ لوگوں نے عرض کیا آپ نے منع فرمادیا قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے سے۔ آپ نے فرمایا: میں نے ان غرباء اور محتاجوں کے اندیشہ کی وجہ سے ممانعت کی تھی جو مجمع کہ آ کر جمع ہو گیا تھا پس اب تم لوگ کھاؤ اور اس کو رکھ لو اور صدقہ کرو۔

۴۳۳۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَقَّتْ دَاقَّةٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْاَضْحَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُوْا وَاَذْخِرُوْا ثَلَاثًا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالُوْا يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَنْتَفِعُوْنَ مِنْ اَضَاحِهِمْ يَحْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الْاُسْقِيَةَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الَّذِي نَهَيْتُ مِنْ اِمْسَاكِ لَحْمِ الْاَضَاحِيْ قَالَ اِنَّمَا نَهَيْتُ لِلدَّاقَةِ الَّتِي دَقَّتْ كُلُّوْا وَاَذْخِرُوْا وَتَصَدَّقُوْا۔

۴۳۳۹: اَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَفِيَّانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ لَحْمِ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَتْ نَعَمْ اَصَابَ النَّاسَ شِدَّةٌ فَاحَبَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنْ يُطْعِمَ الْغَنَى الْفَقِيْرَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ اِلَ مُحَمَّدٍ ﷺ يَأْكُلُوْنَ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ قُلْتُ مِمَّ ذَاكَ فَضَحِكْتُ فَقَالَتْ مَا شَبِعَ اِلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزٍ مَا دُوِمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حَتَّى لِحَقَّ بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۳۳۹: حضرت عبدالرحمن بن عابس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا۔ انہوں نے نقل کیا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: رسول کریم ﷺ قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی ممانعت فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ لوگ محتاج اور ضرورت مند تھے تو آپ نے خواہش ظاہر فرمائی کہ جو کوئی مال دار ہو تو وہ غریب کو کھلائے پھر کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی آل اولاد کو دیکھا (یعنی آپ کے گھر کے لوگوں کو دیکھا) وہ حضرات پندرہ روز کے بعد بکری کے پائے کھایا کرتے تھے تو میں نے عرض کیا ایسی تکلیف کس وجہ سے تھی؟ تو ان کو ہمسی آگئی اور انہوں نے کہا محمد ﷺ کی آل نے تین روز مسلسل پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

۴۳۴۰: حضرت عابس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ

۴۳۴۰: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا

صدیقہ رضی اللہ عنہ سے قربانی کے گوشت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم لوگ ایک مہینہ تک رسول کریم ﷺ کے لیے پائے اٹھا کر رکھا کرتے تھے (یعنی ایک ماہ کے بعد آپ بکری کے پائے کھایا کرتے تھے)۔

۴۴۴۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: تم لوگ کھاؤ اور کھاؤ (جس وقت تک دل چاہے)۔

باب: یہود کے ذبح کیے ہوئے جانور

۴۴۴۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خیبر والے دن ایک مشک چربی کی ہم کو ہاتھ لگی میں اس مشک سے چمٹ گیا اور میں نے کہا کہ میں یہ مشک کسی کو نہیں دوں گا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے میرے اس کہنے کی وجہ سے۔

باب: وہ جانور جس کا علم نہ ہو کہ بوقت ذبح اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں؟

۴۴۴۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عرب کے کچھ لوگ ہم لوگوں کے پاس گوشت لاتے تھے اور ہم کو علم نہیں تھا کہ ان لوگوں نے بوقت ذبح اللہ کا نام لیا یا نہیں؟ ہم نے رسول کریم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: تم کھاتے وقت خدا کا نام لے لو اور کھا لو۔

باب: آیت وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی تفسیر و تشریح

۴۴۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا آیت کریمہ: وَلَا تَأْكُلُوا

الْفُضْلُ ابْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ قَالَتْ كُنَّا نَحْبَأُ الْكَرَاعَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا ثُمَّ يَأْكُلُهُ۔

۴۴۴۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ إِمْسَاكِ الْأَصْحِيَةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ كُلُّوا وَأَطِيعُوا۔

۲۰۳۸: بَابُ ذَبَائِحِ الْيَهُودِ

۴۴۴۲: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُعِينَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمِيدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَغْفَلٍ قَالَ ذَلَنِي جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ قُلْتُ لَا أُعْطِي أَحَدًا مِنْهُ شَيْئًا فَالْتَفَتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ۔

۲۰۱۶۹: بَابُ ذَبِيحَةٍ مَنْ

لَمْ يَعْرِفْ

۴۴۴۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَعْرَابِ كَانُوا يَأْتُونَا بِلَحْمٍ وَلَا نَدْرِي أَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ وَكُلُوا۔

۲۰۴۰: بَابُ تَاْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا

تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ

۴۴۴۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي هُرُؤُنُ بْنُ أَبِي وَكِيعٍ وَهُوَ هُرُؤُنُ بْنُ عَنُتْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ خَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَقَالُوا مَا ذَبَحَ اللَّهُ فَلَا تَأْكُلُوهُ وَمَا

مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ اس وقت نازل ہوئی کہ جس وقت مشرکین نے مسلمانوں سے بحث کی کہ اللہ عزوجل پر ذبح کرے (یعنی خدا کے نام پر جو جانور ذبح ہو) یعنی خدا جس جانور کو موت دے دے تو تم لوگ اس کو تو نہیں کھاتے ہو اور جس کو تم خود ذبح کرتے ہو اس کو کھاتے ہو؟

خلاصۃ الایجاب ☆ حدیث ۴۴۳۷ میں مذکور جملہ ((إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) سے لے کر ((إِلَّا فِي سِقَاءٍ)) کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو! تم لوگ جن برتنوں میں شراب وغیرہ بناتے تھے ان میں اب نبیذ بنانے سے بھی بچو کیونکہ اب ان کو نبیذ وغیرہ یا کسی بھی استعمال میں لانے سے پھر تم کو شراب کی یاد آئے گی البتہ مشکیزہ میں نبیذ بنا لو اور حدیث شریف کے آخری جملہ ((كُلُّ مُسْنَكِبٍ)) کا مطلب ہے کہ شراب اور اس جیسی تمام ہی نشہ لانے والی اشیاء سے بچو جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے ((كُلُّ مُسْنَكِبٍ حَرَامٌ)) واضح رہے کہ آج کل جیسے ایفون، چرس، گانجا، بھنگ وغیرہ کے استعمال کی ممانعت بھی مذکورہ حدیث سے مستنبط ہے۔ اس لیے ان کے استعمال سے بھی ممانعت کا حکم ہے۔

حدیث سابقہ ۴۴۳۹ میں عرض کیا جا چکا ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر لیا جائے یعنی افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ گھروالوں کے لئے رکھ لے ایک حصہ دوسروں اور رشتہ داروں کو تقسیم کرے اور ایک حصہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرے اور جس شخص کے اہل و عیال زیادہ ہوں وہ تمام گوشت خود بھی استعمال کرنے کے لئے رکھ سکتا ہے لیکن بلا ضرورت شرعی مذکورہ گوشت ذخیرہ نہیں کرنا چاہیے اور مذکورہ حدیث میں ممانعت اور عدم ممانعت دونوں مذکور ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں مسلمانوں کے مالی حالات کافی کمزور تھے اس لیے آپ نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی اجازت عطا فرمائی اور بعد میں جب مالی حالات بہتر ہوتے چلے گئے تو تین روز سے زیادہ رکھنے کو منع فرمایا۔ بہر حال اب ممانعت والی روایت منسوخ ہے سابق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

مشرکین کا اعتراض:

مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین نے یہ اعتراض کیا تھا کہ قدرتی موت (طبعی موت) سے جو جانور مر جائے یعنی جس کو اللہ عزوجل مارے (ذبح کرے) تو اس جانور کو تو تم مسلمان لوگ نہیں کھاتے ہو البتہ جس جانور کو تم مارتے یعنی خود ذبح کرتے ہو تو اس کو تم حلال کہتے ہو اور اس کو تم کھاتے بھی ہو تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اصل چیز بوقت ذبح اللہ عزوجل کا نام لینا ہے یعنی ہم لوگ اللہ عزوجل کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں اس وجہ سے وہ حلال ہے اور جو خود مر جاتا ہے تو اس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا اس وجہ سے وہ حرام ہوا۔

دَبَحْتُمْ أَنْتُمْ أَكَلْتُمُوهُ۔

۲۰۴۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَجْتَمَةِ

۴۴۳۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ خَالِدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْلُ الْمَجْتَمَةُ۔

باب: مجتمہ (جانور کو نشانہ بنا کر) مارنے کا ممنوع ہونا
۴۴۳۵: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجتمہ (جانور) درست نہیں ہے (یعنی وہ جانور کہ جس کو کہ گولیوں کا نشانہ لگانے کے لئے کھڑا کیا جائے پھر وہ جانور مر جائے)۔

۴۴۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ يَعْنِي ابْنَ أَيُّوبَ فَإِذَا أَنَسٌ يَرْمُونَ دَجَاجَةً فِي دَارِ الْأَمِيرِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُصَبَّرَ الْبَهَائِمُ۔

۴۴۳۶: حضرت بشام بن زید نے نقل کیا کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں پر لوگ حاکم کے مکان میں ایک مرغی کا نشانہ لگا رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طریقہ سے مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ الْمَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مَعَاوِيَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَنَسٍ وَهُمْ يَرْمُونَ كَبْشًا

۴۴۳۷: حضرت عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ ایک مینڈھے کو تیروں سے مار رہے تھے (اس کو باندھ کر) آپ نے اس حرکت کو برا خیال کیا اور ارشاد فرمایا: تم لوگ جانوروں کو مثلہ نہ کرو۔

مثلہ کیا ہے؟

شریعت میں مثلہ کہتے ہیں کہ زندہ رہتے ہوئے جانور کے ہاتھ پاؤں کا ٹنڈا زندہ جانور کے اعضاء جسمانی کو زخمی کرنا بہر حال مثلہ کرنے کی سخت ممانعت فرمادی گئی۔

بِالنَّبْلِ فَكِرَةٌ ذَلِكَ وَقَالَ لَا تَمْلُؤُوا بِالْبَهَائِمِ۔

۴۴۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا۔

۴۴۳۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی اس پر جو کہ جان دار کو نشانہ بنائے (یعنی تیر یا گولی وغیرہ سے)۔

۴۴۳۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ مَثَلَ بِالْحَيَوَانِ۔

۴۴۳۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عز و جل کی لعنت ہے اس شخص پر جو کہ جانور کو مثلہ کرے۔

۴۴۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ نہ بناؤ جاندار کو نشانہ (یعنی اس کو بانہ نہ کر یا کسی بھی طرح اس سے نشانہ بازی نہ کرو)۔

۴۴۵۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا۔

۴۴۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی جاندار کو نشانہ نہ بناؤ۔

۴۴۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا۔

باب: جو کوئی بلا وجہ کسی چیز یا کو ہلاک کرے؟

۴۴۵۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک چیز یا اس سے بڑے جانور کو ناحق مارے تو قیامت کے دن اس سے باز پرس ہوگی لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے اور پھر اس کو کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے۔

۲۰۴۲: بَابُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا بِغَيْرِ حَقِّهَا ۴۴۵۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ عَمْرِو عَنْ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بِرَقْعَةٍ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا حَقُّهَا قَالَ حَقُّهَا أَنْ تَذْبَحَهَا فَتَأْكُلَهَا وَلَا تَقْطَعَ رَأْسَهَا فَيُرْمَى بِهَا۔

۴۴۵۳: حضرت ثرید بن دعلج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی چیز یا کو بے مقصد اور بے وجہ مار ڈالے تو وہ قیامت کے روز اللہ عزوجل کے سامنے چیخ چیخ کر کہے گی کہ اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھ کو بلا فائدہ قتل کیا۔

۴۴۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْمِصْبِصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ خَلْفٍ يُعْنَى ابْنِ مَهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّرِيدَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي عَبَثًا وَلَمْ يَقْتُلْنِي لِمَنْفَعَةٍ۔

بے فائدہ قتل:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ جس جانور کو بغیر فائدہ کے خواہ مخواہ قتل کیا جائے تو وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں فریاد کرے گا یعنی اگر جانور کو قتل کرنے سے مقصد کھانا ہو تو اس میں حرج نہیں لیکن بے فائدہ جانور کو مار دینا مکروہ اور گناہ ہے۔

۲۰۴۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْجَلَالَةِ
 ۴۴۵۴: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
 سُهَيْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ
 طَاوُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ
 مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّةً عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ
 مَرَّةً عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ
 لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْجَلَالَةِ وَعَنْ رُكُوبِهَا
 وَعَنْ أَكْلِ لَحْمِهَا۔

باب: جلالہ کے گوشت کے ممنوع ہونے سے متعلق
 ۴۴۵۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم
 ﷺ نے خیبر والے دن منع فرمایا بستی کے گدھوں کے گوشت سے اور
 جلالہ سے یعنی اس کا گوشت کھانے سے اور اس پر سوار ہونے سے
 (ایسا نہ ہو کہ ناپاک پسینہ جسم کو لگ جائے)۔

۲۰۴۴: بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَبَنِ الْجَلَالَةِ
 ۴۴۵۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ
 قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
 ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُجْتَمَةِ
 وَلَكِنَّ الْجَلَالَةَ وَالشَّرْبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

باب: جلالہ کا دودھ پینے کی ممانعت
 ۴۴۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے
 کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا: مجثمہ سے اور جلالہ
 (جانور) کے دودھ پینے سے اور مشک کو منہ لگا کر پانی پینے
 سے۔

جلالہ کیا ہے؟

شریعت میں جلالہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جو صرف ناپاکی کھاتا ہو یا جس کی زیادہ تر خوراک ناپاکی ہو چاہے وہ جانور
 گائے ہو یا بکری ہو یا مرغی ہو یا دوسرا کوئی اور جانور ہو ایسے جانور کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو کئی روز تک باندھ کر یا قید کر کے پاک
 خوراک کھلائی جائے تو اس صورت میں اس کا گوشت کھانا درست ہوگا مفتی یہ قول ہی ہے اور لفظ مجثمہ تشریح سابق میں گذر چکی اور
 مذکورہ بالا حدیث شریف میں پانی کی مشک میں منہ لگا کر پانی پینے سے جو منع فرمایا گیا ہے اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اس
 مشک میں کوئی جانور وغیرہ یا کوئی نقصان دہ شے گر گئی ہو اور اس سے نقصان پہنچ جائے۔

(آخر کتاب الفضائل)

(۴۴)

کتاب البیوع

خرید و فروخت کے مسائل و احکام کی بابت احادیث مبارکہ

باب: خود کما کر کھانے کی ترغیب

۲۰۴۵: بَابُ الْحِثِّ عَلَى الْكَسْبِ

۴۳۵۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بہترین کمائی وہ ہے جو انسان (اپنے ہاتھ سے) کمائے یعنی اپنی محنت (اور جدوجہد) سے حاصل کرے اور آدمی کا لڑکا بھی اس کی آمدنی میں (شامل) ہے پس لڑکے کا مال کھانا درست ہے۔

۴۳۵۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو قُدَّامَةَ السَّرَخِيسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ۔

بیٹے کی آمدنی سے کھانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باپ اور بیٹے کی آمدنی سے متعلق بھی اشارہ فرمایا گیا بہر حال مسئلہ بھی یہی ہے کہ اگر باپ اور بیٹا اگر ایک ساتھ کام انجام دے رہے ہوں تو تمام کام تمام مال باپ کا شمار ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ باپ کے لیے بیٹے کا مال کھانا درست ہے۔

۴۳۵۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی بہترین آمدنی ہے تو تم لوگ اپنی اولاد کی آمدن سے کھاؤ۔

۴۳۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّةٍ لَهْ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ۔

۴۳۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی عمدہ کمائی ہے تو تم لوگ

۴۳۵۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ۔

۴۳۵۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّسَائِيُّ بِرَرِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَهُ مِنْ كَسْبِهِ۔

۴۳۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی عمدہ کمائی ہے تو تم لوگ اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

باب: آمدنی میں شبہات سے بچنے سے متعلق احادیث

۴۳۶۰: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا اور میں اب آپ کے بعد کسی شخص کی بات نہیں سنوں گا۔ آپ فرماتے تھے کہ حلال سے کھلا ہوا اور جس میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے اور حرام کھلا ہوا ہے (جیسے کہ زنا چوری شراب نوشی وغیرہ) اور ان دونوں کے درمیان میں بعض اس قسم کے کام ہیں کہ جن میں شبہ ہے یعنی حرام اور حلال دونوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں (اس سے مراد ایسے کام ہیں جن کے حلال اور حرام ہونے میں اختلاف ہے) اور میں تم لوگوں سے ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے ایک روش بنائی ہے اور اللہ عزوجل کی روش حرام اشیاء ہیں اس میں داخل ہونے کا حکم نہیں ہے۔ پس جو شخص اللہ عزوجل کی قائم ہوئی روش کے گرد یعنی اللہ تعالیٰ کی روش سے دور نہ رہے اور اس کے پاس چلا جائے تو نزدیک ہے کہ وہ اس روش کے اندر داخل ہو جائے اسی طرح جو شخص مشتبہ کاموں سے نہ بچے تو قریب ہے کہ وہ حرام کاموں سے بھی نہ بچے۔ قریب ہے کہ وہ شخص حرام اور ناجائز کاموں میں مبتلا ہو جائے گا اور جو شخص مشکوک کاموں میں مبتلا ہو جائے گا تو قریب ہے کہ وہ شخص ہمت کرے یعنی جو کام حرام ہیں ان کو بھی کرنے لگ جائے۔

۲۰۴۶: بَابُ اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ فِي الْكَسْبِ

۴۳۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّغَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْخُرَيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَإِنَّ بَيْنَ ذَلِكَ أُمُورًا مُشْتَبِهَاتٍ وَرُبَّمَا قَالَ وَإِنَّ بَيْنَ ذَلِكَ أُمُورًا مُشْتَبِهَةً قَالَ وَسَاءَ ضَرْبٌ لَكُمْ فِي ذَلِكَ مَثَلًا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَمَلَى حِمَى وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا حَرَّمَ وَإِنَّهُ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَخْلُطَ الْحِمَى وَرُبَّمَا قَالَ إِنَّهُ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعْ فِيهِ وَإِنَّ مَنْ يَخْلُطُ الرِّبَّةَ يُوشِكُ أَنْ يَجْسُرَ۔

۴۳۶۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحِفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ

۴۳۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس وقت کہ کوئی شخص

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ مَا يُسَالِي الرَّجُلُ مِنْ آيِنٍ أَصَابَ الْمَالُ مِنْ حَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ۔

اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ دولت کس جگہ سے حاصل کی؟ حلال سے یا حرام سے؟

۴۳۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَأْكُلُونَ الرِّبَا فَمَنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ غَيْرِهِ۔

۴۳۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایسا دور آئے گا کہ لوگ سود کھائیں گے اور جو شخص سود نہیں کھائے گا تو اس پر بھی سود کا غبار پڑ جائے گا یعنی سود اگر خود نہیں کھائے گا تو اس پر سود کا اثر تو پہنچ ہی جائے گا۔

باب: تجارت سے متعلق احادیث

۴۳۶۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرُو بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَفْشُوَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ وَيَظْهَرَ الْعِلْمُ وَيَبِيعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ فَيَقُولَ لَا حَتَّى أَسْتَأْذِنَ تَاجِرَ بَنِي فُلَانٍ وَيُلْتَمَسَ فِي الْحَيِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبُ فَلَا يُوجَدُ۔

۴۳۶۳: حضرت عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ دولت پھیل جائے گی اور اس کی زیادتی ہو جائے گی اور کاروبار و تجارت کھل جائے گی اور جہالت ظاہر ہوگی اور ایک آدمی (سامان) فروخت کرے گا پھر وہ کہے گا کہ نہیں جس وقت تک کہ میں فلاں تاجر سے مشورہ نہ کر لوں اور ایک بڑے محلے میں تلاش کریں گے لکھنے کو لیکن کوئی نہیں مل پائے گا۔

۴۳۶۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْخُرَيْثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْحَبَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بَوْرِكَ فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَّ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

باب: تاجروں کو خرید و فروخت میں کس ضابطہ پر عمل کرنا

چاہیے؟

۴۳۶۴: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اختیار ہے کہ جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اگر وہ سچ بات کہیں گے اور جو کچھ عیب ہو اس کو نقل کر دیں گے تو ان کے فروخت کرنے میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے قیمت میں اور عیب پوشیدہ کریں گے تو ان کے فروخت کرنے کی برکت رخصت ہو جائے گی اور نفع کے بدلہ نقصان ہوگا۔

باب: جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنا

۴۳۶۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ عزوجل قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کی باب دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا (یعنی گناہوں سے) اور ان کو تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ رسول کریم ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ وہ لوگ خراب اور برباد ہوئے آپ نے فرمایا ایک تو اپنا تہہ بند لٹکانے والا تکبر اور غرور کی وجہ سے اور دوسرے اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا اور احسان کر کے احسان جتانے والا (واضح رہے کہ یہ تمام گناہ کبیرہ ہیں)۔

۴۳۶۶: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی جانب اللہ عزوجل نہیں دیکھے گا قیامت کے روز اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہے ایک تو وہ جو کہ کچھ نہیں دیتا لیکن احسان رکھتا ہے یعنی جب کچھ دیتا ہے تو احسان جتلاتا ہے۔ دوسرے وہ شخص جو کہ ٹخنوں کے نیچے تہہ بند لٹکاتا ہے اور تیسرے وہ شخص جو کہ جھوٹ بول کر اپنا سامان فروخت کرتا ہے (یہ تمام گناہ کبیرہ گناہ ہیں)۔

۴۳۶۷: حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ (خرید) فروخت میں بہت (یعنی بالکل) قسم کھانے سے بچو کیونکہ پہلی قسم سے مال فروخت ہوتا ہے پھر مال کی برکت ختم ہو جاتی ہے اور جس وقت لوگوں کو علم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص ہر ایک بات میں قسم کھاتا ہے تو اس کی قسم کا بھی اعتبار نہیں ہوتا۔

۴۳۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے لیکن آمدنی مٹ جاتی ہے (یعنی برکت ختم ہو جاتی ہے)

باب: المنفق سلعتہ بالحلیف الکاذب

۴۳۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَدْرِكٍ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ حَرْبٍ عَنْ خُرَشَةَ بْنِ الْحَرْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمُسْلِلُ إِزَارَةٌ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتُهُ بِالْحَلِيفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَانُ عَطَاءٌ۔

۴۳۶۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خُرَشَةَ بْنِ الْحَرْ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الَّذِي لَا يُعْطَى شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ وَ الْمُسْلِلُ إِزَارَةٌ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتُهُ بِالْكَذِبِ۔

۴۳۶۷: أَخْبَرَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّا كُمْ وَكَثْرَةُ الْحَلِيفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنْفِقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔

۴۳۶۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَلِيفُ مُنْفِقَةٌ لِلْسِّلَعَةِ مَمْحُوقَةٌ لِلْكَسْبِ۔

باب ۲۰۵۰: بَابُ الْحَلْفِ الْوَاجِبُ لِلْخَدِيْعَةِ فِي

الْبَيْعِ

باب: دھوکہ دہی کرنے کے لئے قسم کھانے سے متعلق

۴۴۶۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا حَرِيزٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ يَمْنَعُ ابْنَ السَّبِيلِ مِنْهُ وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لِدُنْيَا أَنْ يُعْطَاهُ مَا يُرِيدُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا عَلَى بِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللَّهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْأَخْرُ.

۴۴۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ عزوجل کلام نہیں فرمائے گا یعنی قیامت کے دن خداوند تعالیٰ نہ تو ان سے گفتگو فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب نظر (رحمت) سے دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک تو وہ شخص جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی راستہ میں (یعنی سفر میں) موجود ہے اور وہ شخص مسافر کو پانی دینے سے منع کرے اور دوسرے وہ شخص جو کہ کسی امام سے بیعت کرے دنیا داری کے لیے اگر وہ اس کو دنیا دے دے تو وہ شخص بیعت مکمل کرے اور اگر نہ دے تو پوری نہ کرے اور تیسرے وہ آدمی جو کہ عصر کے بعد کسی شخص سے بھاؤ کرے پھر وہ یعنی (فروخت کرنے والا) یہ کہے کہ یہ چیز اس قدر قیمت میں خریدی گئی ہے اور اس پر وہ قسم کھائے اور دوسرا اس بات کو سچ سمجھے لیکن درحقیقت اس شخص نے اس قدر قیمت ادا نہیں کی تھی بلکہ خریدنے والے شخص سے زیادہ قیمت لینے کی وجہ سے کہہ دیا تھا۔

قسم کھا کر مال فروخت کرنا:

حدیث ۴۴۶۸ کا مطلب یہ ہے کہ قسم کھا کر سامان فروخت کرنے سے مال تو فروخت ہو ہی جائے گا لیکن مال کی اصل برکت ختم ہو جائے گی اور جس طریقہ سے زیادہ قسم کھانا گناہ ہے اسی طرح سے کم قسم کھانا بھی اور زیادہ اور بار بار قسم کھانے سے انسان کا اعتبار بھی اٹھ جاتا ہے جیسا کہ عام مشاہدہ ہے اس وجہ سے اس سے بچنا ضروری ہے۔

پانی نہ دینے کی وعید:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کسی کو پانی نہ دینے سے متعلق جو وعید بیان فرمائی گئی ہے تو اس وعید کا تعلق حالت قیام میں بھی ہے یعنی کسی کو پانی دینے سے منع کرنا یہ بھی اس وعید میں شامل ہے جیسا کہ آیت کریمہ: وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ کی تفسیر میں علماء و مفسرین نے لکھا ہے اور حدیث مذکورہ میں مذکور عصر کی نماز کے بعد سے خاص وقت عصر مراد نہیں ہے بلکہ لوگوں کی آمد و رفت وغیرہ کا کوئی بھی وقت مراد ہے بہر حال قسم کھا کر یا دھوکہ دے کر سامان زیادہ قیمت میں فروخت کرنا سخت گناہ ہے۔

۲۰۵۱: بَابُ الْأَمْرِ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ لَمْ يَعْتَقِدِ

الْيَمِينِ بِقَلْبِهِ فِي حَالِ بَيْعِهِ

۳۴۷۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي عَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ نَبِيعُ الْأَوْسَاقَ وَنَبِيتَا عَنْهَا وَنُسَيِّئُ أَنْفُسَنَا السَّمَاوِيَّةَ وَنُسَيِّئُ النَّاسَ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ لَنَا مِنَ الَّذِي سَمِينَا بِهِ أَنْفُسَنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التَّجَارِ إِنَّهُ يَشْهَدُ بَيْعَكُمْ الْحَلْفُ وَاللَّغْوُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ۔

۲۰۵۲: بَابُ وَجُوبِ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعِينَ قَبْلَ

اِفْتِرَاقِهِمَا

۳۴۷۱: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ أَبِي الْحَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَقْتَرِفَا فَإِنْ بَيَّنَّا وَصَدَقَا بَوْرَكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَّ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

۲۰۵۳: بَابُ ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى نَافِعٍ فِي

لَفْظِ حَدِيثِهِ

۳۴۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ

باب: جو شخص فروخت کرنے میں سچی قسم کھائے تو اس کو

صدقہ دینا

۳۴۷۰: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ کے بازاروں میں مال فروخت کرتے تھے اور ہم لوگ اپنا نام اور لوگ ہمارا نام سمسار رکھتے تھے (یعنی لوگ ہم کو دلال کہتے تھے) چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہمارا نام اس سے عمدہ تجویز فرمایا جو نام کہ ہم نے رکھا تھا یعنی آپ نے ہمارا نام تجارتیو کیا اور ارشاد فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! تم لوگوں کے فروخت کرنے میں قسم آتی ہے اور بے ہودہ اور لغو باتیں بھی آتی ہیں تو تم اس کو صدقہ کے ساتھ شامل کر دو۔

باب: جس وقت تک خریدنے اور فروخت کرنے والا

شخص علیحدہ نہ ہو جائیں تو ان کو اختیار حاصل ہے

۳۴۷۱: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سامان فروخت کرنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک وہ الگ نہ ہوں اگر وہ عیب کو ظاہر کر دیں اور وہ سچ بات بولیں گے تو ان کے فروخت کرنے میں خیر و برکت ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں گے اور (عیب) چھپائیں گے تو ان کے فروخت کرنے کی خیر و برکت رخصت ہو جائے گی۔

باب: نافع کی روایت میں الفاظ حدیث میں راویوں کا

اختلاف

۳۴۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خریدنے والے اور فروخت کرنے والے دونوں کو اختیار حاصل ہے قیمت واپس لینے کا اور سامان واپس دے دینے کا۔ اس طریقہ سے اگر نقصان کا علم ہو جس وقت تک دونوں الگ نہ ہوں لیکن جس بیع میں اختیار کی شرط لازم نہ کر لی گئی ہے یعنی سامان کی واپسی

مَا لَمْ يَفْتَرِ قَالًا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۴۴۷۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِ قَالًا أَوْ يَكُونَ خِيَارًا۔

۴۴۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُرُوزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَرِّدُ الْوَضَّاحُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُبَاعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِ قَالًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْبَيْعُ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَإِنْ كَانَ الْبَيْعُ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۴۷۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَمْلَى عَلِيٌّ نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَبَايَعَ الْبَيْعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَا لَمْ يَفْتَرِ قَالًا أَوْ يَكُونَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِنْ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۴۷۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِ قَالًا أَوْ يَقُولَ أَحَدُهُمَا لِلْآخِرِ اخْتَرُ۔

۴۴۷۷: أَخْبَرَنَا زَيْدَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنَبَانَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَفْتَرِ قَالًا أَوْ يَكُونَ بَيْعُ خِيَارٍ وَرَبَّمَا قَالَ نَافِعٌ أَوْ يَقُولَ أَحَدُهُمَا لِلْآخِرِ اخْتَرُ۔

۴۴۷۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَيْعَانِ

کا اقرار کر لیا گیا ہو تو الگ ہونے کے بعد بھی اختیار حاصل ہے۔

۴۴۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا اختیار کی شرط ہو۔

۴۴۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک الگ نہ ہوں لیکن جس وقت بیع میں اختیار کی شرط ہو تو بیع مکمل ہو جاتی ہے لیکن (فتح کا) اختیار حاصل رہتا ہے۔

۴۴۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو اشخاص معاملہ کریں تو دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار حاصل ہے جب تک الگ نہ ہوں لیکن جس وقت بیع میں اختیار کی شرط ہو تو بیع مکمل ہو جاتی ہے۔

۴۴۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں یا ان میں سے ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے۔

۴۴۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہو۔

۴۴۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس

بِالْخِيَارِ حَتَّى يَفْتَرِقَا أَوْ يَكُونَ بَيْعُ خِيَارٍ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ اخْتَرْ.

وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہے ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے۔ (مطلب یہ ہے کہ اپنے واسطے اختیار کی شرط کر لے اور دوسرا اس کو منظور اور قبول کر لے)۔

۳۴۷۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ حَتَّى يَفْتَرِقَا وَ قَالَ مَرَّةً أُخْرَى مَا لَمْ يَفْتَرِقَا وَ كَانَا جَمِيعًا أَوْ يُخَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَإِنْ خَيَّرَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ.

۳۴۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو شخص معاملہ کریں سامان کے فروخت کرنے کا تو ان میں سے ہر ایک شخص کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اور ساتھ رہیں یا ہر ایک دوسرے شخص کو اختیار دے دے پس اگر اختیار دے دے تو بیع اس شرط پر ہوگی اور بیع مکمل ہو جائے گی (البتہ اختیار باقی رہے گا شرط کی وجہ سے) اگر بیع کرنے کے بعد الگ ہوئے اور کسی شخص نے بیع کے معاملہ کو ختم نہیں کیا تو بیع لازم اور نافذ ہو گئی۔

۳۴۸۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُتَبَايِعِينَ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَفْتَرِقَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يُعْجَبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ.

۳۴۸۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کو اختیار ہے اپنی بیع میں جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں مگر یہ کہ بیع بالخیار ہو (یعنی اس میں شرط ہو اختیار کے استعمال کی تو الگ ہونے کے بعد یہی اختیار رہے گا) حضرت نافع نے نقل فرمایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے کہ جس وقت کوئی چیز اس قسم کی خریدتے جو ان کو پسند ہوتی تو اپنے ساتھی سے الگ ہو جاتے (خریدنے کے بعد تاکہ وہ فسخ نہ کر سکے)

۳۴۸۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَبَايِعَانِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَفْتَرِقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ.

۳۴۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک کہ وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار (وہ مکمل ہو جاتی ہے لیکن اختیار باقی رہتا ہے)

۲۰۵۴: بَابُ ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ

باب: زیر نظر حدیث شریف کے الفاظ میں حضرت عبداللہ

ابْنِ دِينَارٍ فِي لَفْظِ هَذَا الْحَدِيثِ

۳۴۸۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيْعٍ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا

بن دینار سے متعلق راویوں کا اختلاف
۳۴۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہو جاتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار (وہ مکمل ہو جاتی

ہے لیکن فسخ کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے۔)

۴۳۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۳۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۳۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۳۸۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۳۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا ان کی بیع بالخیار ہے۔

۴۳۸۸: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں ہر ایک بیع کو اپنی مرضی کے مطابق

حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۴۳۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ بَيْعٍ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۴۳۸۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيْعٍ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۴۳۸۵: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ بَيْعٍ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۴۳۸۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ يَزِيدَ عَنْ بَهْزِ بْنِ أَاسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ بَيْعٍ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۴۳۸۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونَ بَيْنَهُمَا عَنْ خِيَارٍ۔

۴۳۸۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى

يَتَفَرَّقَا أَوْ يَأْخُذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ الْبَيْعِ مَا هَوَىٰ
وَيَتَخَايَرَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۳۳۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَبَانَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ
الْحَسَنِ عَنْ سُمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَ يَأْخُذُ
أَحَدُهُمَا مَا رَضِيَ مِنْ صَاحِبِهِ أَوْ هَوَىٰ۔

۲۰۵۵: بَابُ وَجُوبِ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعِينَ

قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا أَبَدًا نَهَمَا

۳۳۹۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَبَانَا اللَّيْثُ
عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ
يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفْقَةٌ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ
يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقْبِلَهُ۔

۲۰۵۶: بَابُ الْخَدِيعَةِ فِي الْبَيْعِ

۳۳۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَأْخُذُ فِي
الْبَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا بَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا بَاعَ
يَقُولُ لَا خِلَابَةَ۔

۳۳۹۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ
رَجُلًا كَانَ فِي عُقْدَتِهِ صَفْقٌ كَانَ يَبِيعُ وَأَنَّ أَهْلَهُ
أَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ
نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فَهَاهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي لَا أَصِيرُ

مکمل کرے اور تین مرتبہ اختیار کر لیں۔

۳۳۸۹: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اور ہر ایک بیع کو اپنی مرضی کے مطابق مکمل کرے۔

باب: جس وقت تک فروخت کرنے والا اور خریدار

دونوں علیحدہ نہ ہوں اُس وقت تک ان کو اختیار ہے

۳۳۹۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن یہ کہ بیع کا معاملہ خود اختیار کے ساتھ ہو تو اس میں اختیار حاصل رہے گا۔ علیحدہ ہونے کے بعد بھی اور جائز نہیں ہے ایک دوسرے سے الگ رہنا اس اندیشہ سے کہ وہ فسخ نہ کریں۔

باب: بیع کے معاملہ میں دھوکہ ہونا

۳۳۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی سے معاملہ عرض کیا مجھ کو بیع کے معاملہ میں دھوکہ دیا جاتا ہے آپ نے فرمایا: جس وقت تم کوئی شے فروخت کرو تو تم کہہ دو کہ یہ دھوکہ نہیں ہے (یعنی مجھ کو علم نہیں) بیع میں تو مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنے بھائی کا نقصان نہ کرے اور جس وقت کوئی شخص فروخت کرتا تو یہی کہتا تو لوگ اس شخص پر رحم کھاتے اور اس کا نقصان جائز خیال کرتے۔

۳۳۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ناقص العقل تھا) وہ خرید و فروخت کیا کرتا تھا اس کے متعلقین خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس شخص کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم فروخت کیا کرو تو کہا کرو کہ (میرے سامان میں)

عَنِ الْبَيْعِ قَالَ إِذَا بَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔

دھوکہ نہیں ہے۔

باب ۲۰۵۷

الْمُحْفَلَةُ

جانور کے سینہ کا دودھ:

واضح رہے کہ اس طرح کا جمع کیا ہوا دودھ ڈاکٹری اور طبی دونوں اعتبار سے بھی سخت نقصان دہ ہے اور شرعاً بھی یہ فعل منع ہے اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔

باب ۲۰۵۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَصْرَاةِ وَهُوَ أَنْ

يُرْبِطَ اخْتِلَافَ النَّاقَةِ أَوِ الشَّاةِ وَتَتْرَكَ مِنْ

الْحَلْبِ يَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ حَتَّى يَجْتَمِعَ لَهَا

لَبَنٌ فَيَزِيدَ مُشْتَرِيهَا فِي قِيمَتِهَا لِمَا يَرَى

مِنْ كَثْرَةِ لَبَنِهَا

۳۴۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا

تَصْرُوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ مِنْ ابْتِاعٍ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَهَوَّ

بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ فَإِنْ شَاءَ أَمْسَكْهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّهَا

رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ تَمْرٍ۔

بستی سے باہر نکل کر خریدنے کی ممانعت:

حدیث شریف کا عربی متن کے جملہ ((الرُّكْبَانِ لِلْبَيْعِ)) کا مطلب یہ ہے کہ قافلہ سے آگے جا کر نہ ملو یعنی باہر گاؤں

باب: کسی جانور کے سینہ میں دودھ اکٹھا کر کے فروخت

کرنے سے متعلق

۳۴۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص بکری یا اونٹنی فروخت کرے تو اس کے سینہ میں دودھ جمع نہ کرے۔

باب: مصراۃ بیچنے کی ممانعت یعنی کسی دودھ والے جانور کو بیچنے سے کچھ روز قبل اُس کا دودھ نہ نکالنا تاکہ زیادہ دودھ دینے والا جانور سمجھ کر اُس کی زیادہ بولی

(قیمت) لگے

۳۴۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: تم لوگ آگے جا کر قافلہ سے نہ ملو اور نہ بند کرو دودھ اونٹ

اور بکری کا اور اگر کوئی اس قسم کا جانور خریدے (یعنی جس کا دودھ جمع کر

لیا گیا ہے) تو اس کو اختیار ہے اگر دل چاہے تو رکھ چھوڑے اور دل

چاہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور دے دے اس دودھ کے عوض جو خریدار نے استعمال کیا۔

وغیرہ سے جو شخص غلہ وغیرہ لے کر شہر اور آبادی میں داخل ہو رہا ہے اور اس آنے والے بستی کے نرخ کا علم نہ ہو تو دھوکہ دے کر اور غلط بیانی کر کے تم اس سے غلہ وغیرہ سستا خرید لو پھر شہر میں گراں فروخت کرو یہ عمل اسلام کے خلاف ہے۔

۴۳۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنِي ذَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ اشْتَرَى مُصْرَاةً فَإِنْ رَضِيَهَا إِذَا حَلَبَهَا فَلْيُمْسِكْهَا وَإِنْ كَرِهَهَا فَلْيُرْدهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

۴۳۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی دودھ کھنہرا ہوا جانور خریدے اگر اس کو پسند آئے تو اس کو رکھ لے ورنہ اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا واپس کر دے۔

۴۳۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْبِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَنِ ابْتَعَ مُحَفَلَةً أَوْ مُصْرَاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ أَنْ يُمْسِكَهَا أَمْسِكْهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يُرْدهَا رْدهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ۔

۴۳۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دودھ روکا ہوا جانور خریدے تو اس کو تین روز تک اختیار حاصل ہے اگر دل چاہے تو اس کو رکھ لے اور اگر دل چاہے تو اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا واپس کرے نہ کہ گیسوں کا۔ (کیونکہ عرب میں گیسوں کی قیمت کھجور سے زیادہ ہے اس وجہ سے کھجور کی قیمت کے برابر واپس کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۰۵۹: باب الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ

باب: فائدہ اُسی کا ہے جو کہ مال کا ذمہ دار ہو

۴۳۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا نفع اور فائدہ ضمان کے ساتھ ہے۔

۴۳۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ وَ وَكِيعٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَطَعَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ۔

ایک قانونِ شریعت اور فقہاء کرام رضی اللہ عنہم کا استنباط:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایک شریعت اسلام کا بنیادی قانون بیان فرمایا گیا ہے اور حضرات فقہاء کرام رضی اللہ عنہم نے مذکورہ حدیث شریف سے بہت سے مسائل مستنبط فرمائے ہیں۔ حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ اگر کسی کا مال ضائع ہو جائے تو اس کے نقصان کا ذمہ دار وہی شخص ہے کیونکہ مال کے نفع کا حق دار بھی دراصل وہی شخص تھا۔ مثال کے طور پر کسی شخص نے کوئی غلام خریدا خریدار نے اس غلام سے محنت مزدوری کرانے کے بعد اس سے اجرت حاصل کی۔ پھر اس غلام میں عیب نکل آیا اور وہ غلام فروخت کرنے والے کو واپس کیا تو اس کی مزدوری کا روپیہ خریدار کا ہوگا۔ مزید تفصیل درکار ہو تو کتب فتاویٰ کا مطالعہ سودمند رہے گا۔ خاص طور پر فتاویٰ درالعلوم دیوبند ج: ۴ یہ متعلقہ حصے کا۔ (جامی)

۲۰۶۰: بَابُ بَيْعِ الْمُهَاجِرِ

باب: مقیم کا دیہاتی کے لیے مال فروخت کرنا

ممنوع ہے

لِلْأَعْرَابِيِّ

۳۴۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تعلق سے اور مہاجر کو گاؤں کے باشندہ کا مال فروخت کرنے اور تصریہ اور بخشش سے اور اپنے بھائی کے بھاد پر بھاؤ کرنے سے اور عورت کا اپنی سوکن کے لئے طلاق کہنے سے یعنی شوہر سے (عورت کے) سوکن کی طلاق کے لئے کہنے سے۔

۳۴۹۸: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّلْقِي وَآنُ بَيْعِ مُهَاجِرٍ لِلْأَعْرَابِيِّ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ وَالتَّجْرِسِ وَآنُ يَسْتَأْمِرَ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمٍ أَحْيٍ وَآنُ تَسْأَلَ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ آپ نے گاؤں دیہات سے شہر میں مال لا کر فروخت کرنے جو شخص آرہا ہے اس کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ ایسے شخص سے شہر اور بستی کا کوئی شخص بستی اور شہر کے نرخ کم بھلا کر اس سے سامان غلہ وغیرہ نہ خریدے کیونکہ باہر سے آنے والا دیہاتی عموماً شہر کے نرخ سے ناواقف ہوتا ہے اور مذکورہ حدیث کے باقی اجزاء سے متعلق تشریح سابق میں عرض کی جا چکی۔

۲۰۶۱: بَابُ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِي

باب: کوئی شہری شخص دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے

۳۴۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی شہری کو باہر والے شخص کا مال فروخت کرنے سے اگرچہ اس کا والد یا بھائی ہو۔

۳۴۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَبَاهُ أَوْ أَخَاهُ۔

۳۵۰۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی شہری کو باہر والے شخص کا مال فروخت کرنے سے اگرچہ اس کا والد یا بھائی ہو۔

۳۵۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ نُوحٍ قَالَ أَتَانَا يُونُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِنَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ أَوْ أَبَاهُ۔

۳۵۰۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شہری کسی باہر والے کا مال فروخت کرے۔

۳۵۰۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نُهِنَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۴۵۰۲: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعَا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

۴۵۰۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی کسی باہر کے شخص کا مال و اسباب فروخت نہ کرے لوگوں کو (ان کے حال پر) پھوڑ دو کہ جس کا دل چاہے گا اور جس طرح سے لوگوں کا دل چاہے گا وہ مال و اسباب فروخت کریں اللہ عزوجل رزق عطا فرماتا ہے ایک کو دوسرے سے۔

۴۵۰۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۴۵۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (بستی سے) آگے جا کر قافلہ سے ملاقات نہ کرو مال و اسباب خریدنے کے لئے اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص دوسرے کے مال پر مال فروخت نہ کرے اور نہ نجش کرے کوئی شہری شخص کسی دیہات والے کے لیے۔

۴۵۰۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّجَشِ وَالتَّلْقَى وَأَنَّ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۴۵۰۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی نجش سے اور قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے سے اور کسی شہری (یعنی بستی کے شخص) کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے۔

خلاصۃ الباب ☆ مثلاً کوئی آدمی دیہات سے غلہ وغیرہ لے آیا فروخت کرنے کی غرض سے اور اس کا خیال یہ تھا کہ میں یہ غلہ گیسوں چاول وغیرہ جو مارکیٹ میں ریٹ چل رہا ہے اس کے مطابق فروخت کروں وہاں کے رہنے والے شہری یا گاؤں کے رہنے والے نے اس سے کہا کہ تم یہ چیز میرے ذمہ کر دو جب ریٹ بڑھے گا اور غلہ میں کمی ہوگی تو میں فروخت کر دوں گا تو شریعت مطہرہ نے اس عمل سے منع فرمایا اور اس عمل کو ناجائز قرار دیا کیونکہ اس سے سارے عمل میں دیہاتی آدمی کا نقصان ہے اس لئے کہ وہ مارکیٹ کے ریٹ سے بے خبر ہوتا ہے یہ شخص اس کو دھوکہ میں رکھ کر زیادہ قیمت پر بیچ کر خود خوب نفع حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کو عدم واقفیت کی بناء پر نقصان میں رکھنا چاہتا ہے جس کا شریعت نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ (جامی)

”نجش“ کا مطلب ہے کسی شخص سے اس کی ملکیت والی شے خریدنا مقصد نہ ہو لیکن دوسرے آدمی سے اس کو قیمت زیادہ ادا کرنے کی نیت سے کسی چیز کی قیمت خواہ مخواہ بڑھانا اس سے چونکہ خریدار کا نقصان ہوتا ہے اس وجہ سے اس کو منع فرمایا گیا اور قافلہ سے آگے جا کر ملنے کی وجہ سابق میں عرض کی جا چکی کہ اس طریقہ کار سے دیہات سے آنے والے شخص کا نقصان ہوتا ہے اور وہ اپنی بیع کم قیمت میں دے بیٹھتا ہے اس وجہ سے اس سے بھی منع کیا گیا کہ کوئی بستی والا دیہات سے آنے والے کی شے فروخت نہ کرے۔

۲۰۶۲ : باب

التَّلْقَى

۳۵۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ التَّلْقَى۔

۳۵۰۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لَأَبِي أُسَامَةَ أَخَذْتُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ تَلْقَى الْجَلْبِ حَتَّى يَدْخُلَ بِهَا السُّوقَ فَأَقْرَبَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَقَالَ نَعَمْ۔

۳۵۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَافِعٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُتَلْقَى الرُّكْبَانُ وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُونُ لَهُ بَسْمَلٌ۔

۳۵۰۸: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جُرَيْجٌ قَالَ أَنْبَأَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوسِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْقُوا الْجَلْبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدَهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ۔

۲۰۶۳: باب سَوْمُ الرَّجُلِ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ
۳۵۰۹: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

باب: قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے کی ممانعت

سے متعلق

۳۵۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی تلقی سے یعنی آگے جا کر قافلہ کی ملاقات سے (اس کی تفسیر گزر چکی)

۳۵۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی قافلہ سے آگے جا کر ملنے سے جس وقت تک کہ وہ (گاؤں کا فروخت کرنے والا) خود بازار میں نہ آجائے اور خود بھاؤ نہ دیکھ لے (یعنی مارکیٹ میں اس سامان کی جو قیمت ہے وہ خود آ کر معلوم نہ کر لے)

۳۵۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قافلوں کی ملاقات سے ممانعت فرمائی (بستی سے باہر جا کر) اور شہری کو دیہاتی کیلئے فروخت کرنے سے طائوس نے نقل کیا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اس سے کیا مراد ہے کہ شہری آدمی فروخت نہ کرے دیہات کے رہنے والے شخص کے واسطے تو انہوں نے کہا شہری آدمی دلال (یا ایجنٹ) نہ بنے باہر والے شخص کا۔

۳۵۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مال لے کر آئے اس قافلہ سے نہ ملو (یعنی بستی اور آبادی کے باہر جا کر) اور اگر کوئی شخص قافلہ سے جا کر ملے اور مال خرید لے پھر مال والا شخص بازار میں آئے (اور مشاہدہ کرے کہ مجھ کو دھوکہ دیا گیا کہ مارکیٹ میں اس کی شے کی قیمت زیادہ ہے) تو اس کو اختیار حاصل ہے اگر دل چاہے تو بیع فسخ کر لے اور اپنا مال واپس لے لے۔

باب: اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانے سے متعلق

۳۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرے کوئی شہری شہر اور بستی سے باہر والے شخص کو اور تم لوگ نہ نجش کرو اور نہ بھاؤ لگائے کوئی شخص دوسرے مسلمان

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يُسَاوِمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسَالِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِي مَا فِي إِيَّانِهَا وَلْتُنْكِحَ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهَا۔

بھائی کے قیمت لگانے کے بعد جس وقت اس کی قیمت مقرر ہو چکی ہو اور فروخت کرنے والا فروخت کرنے کو مستعد ہو گیا اور نہ پیغام (نکاح) بھیجے اور نہ مطالبہ کرے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا تاکہ پلٹ لے جو اس کے برتن میں آنا تھا اور نکاح کرے جو اس کی قسمت میں اللہ عزوجل نے لکھا ہے اس کو ملے گا۔

آپسی بھائی چارگی کے رہنما اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں معاشرہ کی فلاح و بہبود اور آپسی بھائی چارگی کے جذبہ کے پیش نظر چند ذریعے و رہنما اصول تجارت وغیرہ بیان فرمائے گئے ہیں پہلی بات تو یہ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ اگر کوئی گاؤں دیہات سے کوئی شے فروخت کرنے بستی میں آ رہا ہو تو چونکہ وہ بستی اور شہر کے نرخ سے ناواقف ہوگا اس لیے بستی کے باہر جا کر اس کی چیز کی قیمت نہ لگاؤ۔ دوسری بات یہ فرمائی گئی ہے کہ اگر کسی مسلمان بھائی نے کسی شے کی قیمت لگا دی تو تم اس چیز کی قیمت نہ لگاؤ اس سے دوسرے مسلمان بھائی کی دل شکنی ہوگی اس طریقہ سے دوسرے مسلمان بھائی کو دل آزاری سے بچانے کے لیے یہ حکم فرمایا گیا کہ اگر کسی عورت سے کسی کا رشتہ نکاح جارہا ہو تو جس وقت تک وہاں سے دوسرے کا رشتہ کا مسئلہ ایک طرف نہ ہو جائے اس وقت تک اپنا رشتہ نہ بھیجو ساتھ ہی ساتھ ازدواجی نظام سے متعلق یہ اصول بھی ارشاد فرمادیا گیا کہ کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر سے کہے کہ پہلے تم اپنی پہلی بیوی (یعنی سوکن) کو طلاق دو بلکہ جس کی تقدیر میں جس قدر رزق ہے وہ اس کو ملتا رہے گا۔

باب: اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرنے سے

۲۰۶۴: بَابُ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلَى

مُتَعَلِّقٍ

بَيْعِ أَخِيهِ

۴۵۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ فروخت کرے کوئی تمہارے میں سے اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر۔

۴۵۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ وَاللَيْثِ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ۔

۴۵۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرے کوئی اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر جس وقت تک کہ دوسرے شخص سے بھاؤ ہو رہا ہو جب تک دخل اندازی نہ کرے۔

۴۵۱۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَتَنَاعَ أَوْ يَدْرَ۔

باب: نجش کی ممانعت

۲۰۶۵: بَابُ النَّجْشِ

۴۵۱۲: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

۴۵۱۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

نے نجش سے منع فرمایا۔

عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ النَّجْشِ۔

۳۵۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے فروخت کرنے پر فروخت نہ کرے شہری اور دیہاتی کو اور تم لوگ (سامان فروخت کرنے میں) نجش نہ کرو اور کوئی خاتون اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ الٹ لے جو اس کے برتن میں ہے۔

۳۵۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَايَةٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرَى لِتَكْفِي مَا فِي إِنْثَاهَا۔

۳۵۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شہری کسی باہر والے کا سامان فروخت نہ کرے اور تم لوگ نجش نہ کرو اور کوئی خاتون اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ الٹ لے جو اس کے برتن میں ہے۔

۳۵۱۴: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَايَةٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتُسْتَكْفِيَ بِهِ مَا فِي صَحْفَتَيْهَا۔

باب: نیلام سے متعلق

۲۰۶۶: بابُ الْبَيْعِ فِيمَنْ يَزِيدُ

۳۵۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ اور ایک کمر نیلام فرمایا۔

۳۵۱۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَخْضَرُ ابْنُ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَاعَ قَدْحًا وَحِلْسًا فِيمَنْ يَزِيدُ۔

باب: بیع ملامسہ سے متعلق احادیث

۲۰۶۷: بابُ بَيْعِ الْمَلَامَسَةِ

۳۵۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے۔

۳۵۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قَرَأَهُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَالْفُطُ لَّهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ وَأَبِي الرَّتَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

خلاصۃ الابواب ☆

نہجش اور بہن کی طلاق کی ممانعت:

حدیث ۴۵۱۴ میں نہجش سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کوئی چیز فروخت کر رہا ہے اور کسی نے اس کی مقرر کردہ قیمت پر رضامندی ظاہر کر کے خریدار بن گیا اور ایک اور شخص آکر اسے بہکاتا شروع کر دے کہ میں تم سے زیادہ ریٹ پر خریدنا چاہتا ہوں یہ طریقہ بالکل غلط اور نامناسب ہے پہلے بھی ایسا مضمون گزر چکا ہے اور دوسرا مسئلہ یہ کہ کوئی بھی خاتون اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ وہ بھی اسی طرح عورت اور اس کی بہن ہے وہ یہ سمجھ لے کہ اگر مجھے طلاق ہو تو میرا کیا بنے گا کتنی بڑی آزمائش بن جائے گی اگر اپنے لئے یہ بات پسند نہیں تو دوسری سوکن کو بھی طلاق دلو اس پر ظلم کرنے کے مترادف ہے یہ بات اٹل ہے کہ جو رزق اللہ تعالیٰ جس کی قسمت میں جس انداز سے لکھا ہے وہ مل کر رہے گا کسی کو بے گھر کرنا اس کے لئے خاوند کو اکسانا بالکل نامناسب اور جہالت ہے۔ (جامی)

بیع من یزید کیا ہے؟

حدیث ۴۵۱۵ میں جو بیع من یزید استعمال ہوا ہے آج کی اصطلاح میں اس کو نیلام سے تعبیر کیا جاتا ہے کسی زمانہ میں اس کو ہراج سے تعبیر کرتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کی فروخت کا اعلان وغیرہ کرے اور کہے کہ کون شخص اس شے کی قیمت زیادہ دے گا؟ بہر حال رسول کریم ﷺ سے نیلام کرنے کا ثبوت ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔

بیع ملامسہ اور بیع منابزہ:

مذکورہ بالا دونوں اقسام دور جاہلیت میں رائج تھیں اور اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص دوسرے شخص کا کپڑا چھو لیا کرتا تھا یعنی فروخت کرنے والا شخص اور خریدنے والا شخص بوقت بیع ایک دوسرے کے کپڑے چھو لیا کرتے تھے تاکہ بیع لازم ہو جائے اور اس طرح کرنے سے بیع لازم ہو جاتی تھی اس طرح کی بیع کو بیع ملامسہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس طرح کی بیع کو ناجائز قرار دیا جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: ”قوله فنهی عنها کلها فی الصحیحین من حدیث ابی ہریرہ نہی رسول اللہ ﷺ نہی عن الملامسة زاد مسلم اما الملامسة فان للمس کل منهما توب صاحبہ بغير تامل للیزم الامس البیع من غیر خیاری عند الرویة“..... (رد المحتار الشامی ص: ۱۰۹ ج ۲) نعمانیہ دیوبند اور اسلام نے ساتھ ہی ساتھ بیع منابزہ کو بھی ناجائز قرار دیا اور یہ بیع بھی زمانہ جاہلیت میں رائج تھی کہ خریدار فروخت کرنے والے کی طرف اور فروخت کرنے والا شخص خریدار کی جانب اپنا کپڑا پھینک دیا کرتا تھا تو یہ بیع لازم ہو جاتی تھی وہ لوگ نہ تو ایجاب و قبول کرتے اور نہ کسی فریق کو خیاری رویت حاصل ہوتا تھا جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: ”والمنابرة ان ینبذ کل واحد منهما توبه الی الآخره ولان ینظر کل واحد منهما الی ثوب صاحبہ علی جعل النبذ بیعا و هذه بیوعا یتعارفونہا فی الجاہلیة“ الخ (رد المحتار ص: ۱۰۹ ج ۲ نعمانیہ دیوبند)

۲۰۶۷: تفسیرُ ذلک

۳۵۱۷: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَلَامَسَةِ لِمَنْ التَّوَبَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ بِالْبَيْعِ قَبْلَ أَنْ يَقْلِبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ۔

۲۰۶۹: بَابُ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ

۳۵۱۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْخُرْتُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ۔

۳۵۱۹: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۲۰۷۰: بَابُ تَفْسِيرِ ذلک

۳۵۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى بْنُ بَهْلُولٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَسَةُ أَنْ يَتْبَاعَ

باب: مندرجہ بالا حدیث کی تفسیر

۳۵۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (بیع) ملامہ سے وہ کپڑے کا چھوٹا ہے اور اس کو نہ دیکھنا (یعنی اندر کی جانب سے وہ کیسا ہے؟) اور آپ نے منع فرمایا منابذہ سے اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی جانب پھینک دے نہ تو اس کو الٹا کرے اور نہ ہی اس کو دیکھے۔

باب: بیع منابذہ سے متعلق حدیث

۳۵۱۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامہ اور بیع منابذہ سے۔

۳۵۱۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ملامہ اور منابذہ سے۔

باب: مذکورہ مضمون کی تفسیر

۳۵۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع منابذہ سے اور بیع ملامہ سے اور بیع ملامہ یہ ہے کہ دو شخص رات میں دو کپڑوں پر معاملہ کریں اور ہر ایک شخص دوسرے شخص کے کپڑے کو ہاتھ لگائے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی جانب پھینک دے اور وہ اس کی

جانب پھینک اور اس پر بیع ہو۔

الرَّجُلَانِ بِالثَّوْبِ تَحْتَ اللَّيْلِ يَلْمِسُ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِيَدِهِ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَبْذُلَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ وَ يَبْذُلَ الْآخَرُ إِلَيْهِ الثَّوْبَ قِيَابَةً عَلَى ذَلِكَ۔

۴۵۲۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامسہ سے اور ملامسہ یہ ہے کہ (خریدار فروخت کرنے والے کے) کپڑے کو ہاتھ لگائے اور اس کی جانب نہ دیکھے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی جانب پھینک دے اور وہ اس کو الٹ کر نہ دیکھے۔

۴۵۲۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ لَمْ يَسْ التَّوْبَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُنَابَذَةُ طَرَحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقْلِبَهُ۔

۴۵۲۲: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے دو قسم کے لباس کی ممانعت ارشاد فرمائی اور دو قسم کے فروخت کرنے سے منع فرمایا بیع ملامسہ اور بیع منابذہ میں اور بیع منابذہ یہ ہے کہ دوسرے شخص سے کہا جائے کہ جس وقت میں یہ کپڑا پھینک دوں تو بیع صحیح ہوگئی اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو ہاتھ لگائے نہ تو اس کو کھولے اور نہ کپڑا الٹ کر دیکھے جس وقت وہ کپڑا چھوئے یعنی کپڑے کو ہاتھ لگائے تو بیع لازم ہوگئی اور دو قسم کے لباس کو بیان نہیں فرمایا وہ یہ ہے کہ کپڑا ایک مونڈھے پر ہو اور دوسرا مونڈھا کھلا ہوا ہے دوسرے یہ ہے کہ گوٹ مار کر بیٹھ جائے اور کپڑا اس طریقہ سے باندھے کہ ستر کھلی رہے۔

۴۵۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمَلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولُ إِذَا بَدَأْتَ هَذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ بَعْثُ الْبَيْعِ وَالْمَلَامَسَةُ أَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهِ وَلَا يَنْشُرَهُ وَلَا يُقْلِبُهُ إِذَا مَسَّهُ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۵۲۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس استعمال کرنے کی ممانعت فرمائی اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا۔ ایک تو بیع ملامسہ سے اور دوسری بیع منابذہ سے اور یہ دونوں بیع دورِ جاہلیت میں رائج تھیں۔

۴۵۲۳: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بَرْقَانَ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسَتَيْنِ وَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَسَةِ وَهِيَ بَيْعٌ كَانُوا يَتَّبِعُونَ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

۴۵۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیوع کی ممانعت فرمائی ایک تو بیع منابذہ سے دوسرے بیع

۴۵۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَمَّرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ

ملا مسہ سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ بیع ملا مسہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا تمہارے کپڑے کے عوض فروخت کرتا ہوں اور دونوں ایک دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھیں بلکہ صرف اس کو ہاتھ لگائیں اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جو تمہارے پاس ہے اس کو پھینک دو اور دوسرا کہے کہ جو تمہارے پاس ہے تم اس کو پھینک دو لیکن کسی دوسرے کو اس کا علم نہ ہو کہ دوسرے شخص کے پاس کس قدر ہے جو اس کے مشابہ ہو۔

حَفْصُ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَانِ فَلِلْمُنَابَذَةِ وَالْمَلَامَسَةِ وَزَعَمَ أَنَّ الْمَلَامَسَةَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ ابْيَعْكَ ثَوْبِي بِثَوْبِكَ وَلَا يَنْظُرُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلَى ثَوْبِ الْآخَرِ وَلَكِنْ يَلْمِسُهُ لَمَسًا وَأَمَّا الْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ ابْدُ مَا مَعِيَ وَتَبْدُ مَا مَعَكَ لِيَشْتَرِيَ أَحَدُهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَلَا يَدْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَمَ مَعَ الْآخَرِ وَنَحْوُ ذَلِكَ هَذَا الْوَصْفُ۔

باب: کنکری کی بیع سے متعلق

۳۵۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کنکری کی بیع سے اور دھوکہ کی بیع سے۔

۲۰۷۱: بَابُ بَيْعِ الْحَصَاةِ

۳۵۲۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ۔

باب: پھلوں کی فروخت ان کو پکنے دینے سے

پہلے پہلے

۳۵۲۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ نہ فروخت کرو پھل کو درخت پر جس وقت تک کہ اس کے پھل نہ پک جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بائع کو ایسے پھل فروخت کرنے سے۔

۲۰۷۲: بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صِلَاحُهُ

۳۵۲۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحُهُ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

۳۵۲۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھل فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ اس کے بہتر ہونے کی حالت کا علم نہ ہو (یعنی جس وقت تک پھل کے پک جانے کا علم ہو اس وقت ان کی فروخت کی جائے)۔

۳۵۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صِلَاحُهُ۔

۳۵۲۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پھلوں کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ ان کی پختگی کے بارے میں معلوم نہ ہو جائے (یعنی جب تک پھل نہ پک

۳۵۲۸: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْخُرِثِيُّ ابْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

جائے تو اس وقت تک ان کو فروخت نہ کرو) اور نہ فروخت کرو پھلوں کے بدلہ پھل کو یعنی درخت کے پھل کا اندازہ لگا کر اور اس کے برابر خشک پھلوں کے عوض میں پھل فروخت نہ کرو کیونکہ اس میں کمی بیشی کا اندیشہ ہے۔ حضرت ابن شہاب نے نقل کیا کہ جو مجھ سے حضرت سالم نے نقل کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی پھل کو اسی پھل کے عوض میں فروخت کرنے سے۔

۴۵۲۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا تم لوگ پھلوں کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ ان کی بہتری کی حالت معلوم نہ ہو جائے۔

حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَ أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُ وَ صَلَاحُهُ وَلَا تَتَاعُوا الثَّمَرَ بِالثَّمَرِ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مِثْلِهِ سَوَاءً۔

۴۵۲۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ طَاوَسًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُ وَ صَلَاحُهُ۔

۴۵۳۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی (بیع) منابرہ مزانبہ اور محاقلہ سے اور آپ نے پھلوں کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جس وقت تک کہ ان کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو جائے اور آپ نے ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے سے مگر روپیہ اور اشرفیوں کے عوض اور آپ نے عرایا میں رخصت عطا فرمائی۔

۴۵۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقِلَةِ وَأَنْ يُبَاعَ الثَّمَرُ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَ أَنْ لَا يُبَاعَ إِلَّا بِالذَّنَابِيرِ وَالْذَرَائِمِ وَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

۴۵۳۱: حضرت جابر بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی مزانبہ اور محاقلہ سے اور پھلوں کے فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ وہ کھانے کے لائق نہ ہو جائیں (یعنی پک نہ جائیں) اور آپ نے اجازت عطا فرمائی عرایا میں۔

۴۵۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقِلَةِ وَ بَيَعَ الثَّمَرَ حَتَّى يُطْعَمَ إِلَّا الْعَرَايَا۔

خلاصہ الباب ☆ درختوں پر کچے پھلوں اور بیج کا رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کیونکہ کسی کو معلوم نہیں درختوں پر پھل کچا جس قدر ہے ویسے ہی وہ پک جائے گا بلکہ آندھی طوفان بارش وغیرہ یا کسی اور آفت کی وجہ سے درخت بھی گر سکتے ہیں پھلوں میں کیڑا لگ کر باغ اجڑ سکتا ہے لہذا جب تک پھل پک نہ جائیں یا فروخت کے قابل نہ ہو جائیں تب تک فروخت کرنا سخت ممنوع ہے کیونکہ اس میں لڑائی جھگڑا اور جان تک کا خطرہ ہو سکتا ہے اس سے اجتناب ضروری ہے۔

مخابرہ مزانبہ محاقلہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں مخابرہ کہتے ہیں کہ زمین کی پیداوار کے حصے کو اجرت یا کرایہ وغیرہ پر دی جائے یعنی ایک شخص کسی

کو زمین دے تاکہ وہ زمین کے اندر بل چلائے اور بیج ڈالے اور زمین سے جو بھی پیداوار ہو اس میں سے تہائی یا چوتھائی یا آدھا زمین کا مالک خود لینے کے لیے کہے تو رسول کریم ﷺ نے اس کی ممانعت فرمائی کیونکہ اس میں اجرت مجبول ہے اور ہو سکتا ہے کہ بالکل ہی پیداوار نہ ہو کیونکہ زمین میں پیداوار ہونا یا نہ ہونا کسی کے اختیار میں نہیں ہے اور بیع مزابنہ کی صورت یہ ہے کہ درخت کے اوپر جس مقدار میں پھل لگے ہیں اس کا اور درخت سے اتارے گئے پھل کے عوض درختوں پر لگے ہوئے پھل کو فروخت کیا جائے مثال کے طور پر کسی نے اندازہ کر لیا کہ درخت کے اوپر سے ایک سو من آم وغیرہ حاصل ہوں گے تو زمین پر موجود اور درخت سے اترے ہوئے سو من آم ان مجبول آم کے عوض دیئے جائیں تو یہ ناجائز ہے کیونکہ اس کا صحیح اندازہ معلوم نہیں کہ درخت سے کس مقدار میں پھل اترے گا اس میں کمی بیشی لازم ہوگی اور محالہ یہ ہے کہ گیسوں کی مقدار کا اندازہ کیا کہ گیسوں کی بایوں میں سے کتنے من غلہ نکلے گا پھر اس مقدار میں گیسوں کے عوض فروخت کر دے یہ بھی ناجائز ہے۔ ہمارے معاشرہ میں عام طور پر یہ تمام صورتیں پائی جاتی ہیں جو کہ شرعاً قطعاً ناجائز ہیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں مذکور لفظ عرایا کی تشریح یہ ہے کہ عرایا عربی لفظ عربیہ کی جمع ہے اس کی صورت یہ ہے کہ لوگ اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت مسکین کو دے دیتے پھر بار بار اس کے باغ میں آنے سے دشواری محسوس کرنے کی وجہ سے ان کو دیئے گئے درخت کے پھل جو کہ درخت پر ہی لگے ہیں اس مقدار کے درخت سے اترے ہوئے پھل دے دیتے تو یہ جائز ہے کیونکہ یہ ایک قسم کا صدقہ ہے اور غرباء کی مدد کی ایک بہترین صورت ہے۔ (جامی)

۳۵۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُطْعَمَ۔

۳۵۳۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کھجور کے فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جب تک کہ وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے۔

باب: پھلوں کے پختہ ہونے سے قبل ان کا اس

شرط پر خریدنا کہ پھل کاٹ لیے

جائیں گے

۳۰۷۳: بَابُ شِرَاءِ الثَّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ

صَلَاحُهَا عَلَى أَنْ يَقْطَعَهَا وَلَا يَتَرُكَهَا إِلَى

أَوْ أَنْ إِدْرَاكِهَا

۳۵۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَارِ حَتَّى تُزْهِىَ فَيَلَبَّأَ رَسُولُ اللَّهِ مَا تُزْهِى قَالَ حَتَّى تَحْمَرَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللَّهُ الثَّمَرَ فِيمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَا لَا أَحِبُّهُ۔

۳۵۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت بیان فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے کی جس وقت تک کہ ان کے رنگ پر کشش نہ ہو جائیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رنگ کے پر کشش ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ پھل سرخ ہو جائیں یعنی وہ پکنے کے قریب ہو جائیں اور اب کوئی مصیبت کا احتمال نہ رہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اگر اللہ عزوجل پھلوں کو روک دے اور وہ نہ پکیں (یعنی پھل پختہ نہ ہوں) تو تمہارے میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض میں لے گا۔

باب: پھلوں پر آفت آنا اور اس کی تلافی

۴۵۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کے ہاتھ کھجور فروخت کرو پھر اس پر مصیبت نازل ہو جائے تو تم کو اس کے مال میں سے کچھ لینا درست نہیں (آخر تم کس شے کے عوض اپنے بھائی کا مال لو گے؟)۔

۴۵۳۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پھل فروخت کرے پھر اس پر کسی قسم کی آفت نازل ہو جائے تو وہ اپنے بھائی کا مال نہ وصول کرے۔ آپ نے کچھ فرمایا اسی طرح سے یعنی آخر کار کس بات میں سے تم میں کوئی شخص دوسرے مسلمان بھائی کا مال کھائے؟

۴۵۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفات کا نقصان ادا کرایا۔

۴۵۳۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے پھل کی خریداری کی، اُن پر آفت آنے سے قبل اور وہ شخص بہت مقروض ہو گیا آپ نے فرمایا تم اس کو صدقہ دے دو چنانچہ لوگوں نے صدقہ خیرات کیا۔ جس وقت اس شخص کا قرض پورا نہ ہوا آپ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا: تم اب لے لو جو کچھ تم کو مل گیا وہ کافی ہے اور کچھ نہیں ملے گا (مطلب یہ ہے کہ جو کچھ مل رہا ہے اس پر قناعت کرو واصل ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جب پھلوں پر قدرتی آفت آجائے تو تم کو بالکل کچھ بھی نہ ملتا)۔

باب: چند سال کے پھل فروخت کرنا

۴۵۳۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چند سالوں کا پھل فروخت کرنے سے۔

۲۰۷۴: بَابُ وَضْعِ الْجَوَانِحِ

۴۵۳۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ بَعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَاصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمِ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

۴۵۳۵: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ جُرَيْجٍ يَحْدِثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ ثَمَرًا فَاصَابَتْهُ جَانِحَةٌ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ أَخِيهِ وَذَكَرَ شَيْئًا عَلَى مَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ۔

۴۵۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ وَهُوَ الْأَعْرَجُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ الْجَوَانِحَ۔

۴۵۳۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتٍ بِتَاعَهَا فَكَثُرَ ذَنْبُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ ذَنْبِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ۔

۲۰۷۵: بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ سِنِينَ

۴۵۳۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ قَالَ قُتَيْبَةُ عَيْتُكَ بِالْكَافِ وَالصَّوَابُ عَتِيقٌ عَنْ جَابِرٍ عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ سِنِينَ۔

۲۰۷۶: بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ

باب: درخت کے پھلوں کو خشک پھلوں کے بدلہ فروخت

کرنا

بِالْتَّمَرِ

۴۵۳۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو فروخت کرنے سے اتری ہوئی کھجوروں کے عوض۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔

۴۵۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مزبانہ سے اور مزبانہ یہ ہے کہ درخت کے اوپر کی کھجور ایک مقررہ ناپ کھجور کے عوض میں فروخت کی جائے اگر کھجور درخت کی زیادہ نکل آئے تو زیادہ خریدار کی ہے اور اگر کم نکل آئے تو اسی کا نقصان ہے۔

باب: تازہ انگور خشک انگور کے عوض فروخت کرنے سے

متعلق

۲۰۷۷: بَابُ بَيْعِ الْكُرْمِ

بِالزَّرْبِيبِ

۴۵۴۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ كَيْلًا وَبَيْعِ الْكُرْمِ بِالزَّرْبِيبِ كَيْلًا۔

۴۵۴۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابَنَةِ۔

۴۵۴۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعُرَايَا۔

۴۵۴۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزبانہ کی ممانعت فرمائی اور (بیج) مزبانہ درخت پر لگی ہوئی (تازہ) کھجور کو خشک کھجور (یعنی درخت سے اتاری گئی کھجور) کے عوض فروخت کرنا ناپ کر اور تازہ انگور خشک انگور کے عوض فروخت کرنا ناپ کر۔

۴۵۴۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیج) محاقلہ اور بیج مزبانہ کی ممانعت فرمائی۔

۴۵۴۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں رخصت عطا فرمائی (اس مضمون کی تشریح سابق میں عرض کی جا چکی)

۴۵۴۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا میں خشک اور تر کھجور کے دینے کی اجازت عطا فرمائی (عرایا کی تشریح گزر چکی)۔

۴۵۴۳: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ فِرَاءٌ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ۔

باب: عرایا میں اندازہ کر کے خشک کھجور دینا

۴۵۴۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ کی بیج میں رخصت عطا فرمائی خشک اور تر کھجور کو اندازہ کر کے دینے کی۔

۲۰۷۸: بَابُ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا
۴۵۴۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا تَبَاعَ بِخَرْصِهَا۔

۴۵۴۶: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عربیہ کی بیج میں رخصت عطا فرمائی خشک اور تر کھجور کو اندازہ کر کے دینے کی۔

۴۵۴۶: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَبِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

باب: عرایا میں تر کھجور دینا

۴۵۴۷: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا میں تر کھجور اور خشک کھجور دینے کی اجازت عطا فرمائی اور اس کے علاوہ دوسری جگہ میں رخصت اور اجازت عطا نہیں فرمائی۔

۲۰۷۹: بَابُ بَيْعِ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ
۴۵۴۷: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ وَبِالتَّمْرِ وَلَمْ يَرْخِصْ فِي غَيْرِ ذَلِكَ۔

۴۵۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم میں۔

۴۵۴۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تَبَاعَ بِخَرْصِهَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ۔

۴۵۴۹: حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

۴۵۴۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے کی جس وقت تک کہ ان کی خرابی کا علم نہ ہو اور اجازت عطا فرمائی عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی تاکہ اس کو لوگ فروخت کر کے ترکھجور کھاسکیں۔

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَتْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تَبَاعَ بِحَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطْبًا.

۳۵۵۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَتْمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُرَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالثَّمَرِ إِلَّا لِأَصْحَابِ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ إِذَنْ لَهُمْ.

۳۵۵۰: حضرت رافع بن خدیج جیسو سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (فج) مرابنہ سے یعنی درخت کے اوپر کے پھلوں کو خشک پھلوں کے عوض فروخت کرنے سے لیکن عرایا والوں کو اجازت دی اسلئے کہ وہ محتاج اور ضرورت مند ہوتے ہیں۔

۳۵۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِحَرْصِهَا.

۳۵۵۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی عرایا کی بیع میں پھلوں کا اندازہ کر کے۔

باب: ترکھجور کے عوض خشک کھجور

۳۵۵۲: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو ترکھجور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ آپ نے جو لوگ نزدیک بیٹھے ہوئے تھے ان سے دریافت کیا کہ ترکھجور تو خشک ہو کر گھٹ جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ آپ نے منع فرمایا۔

۲۰۸۰: بَابُ اشْتِرَاءِ الثَّمَرِ بِالرُّطْبِ ۳۵۵۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الثَّمَرِ بِالرُّطْبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَيْنَقُصُ الرُّطْبُ إِذَا يَسَّ قَالُوا نَعَمْ فَتَنَهَى عَنْهُ.

۳۵۵۳: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو ترکھجور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ نزدیک بیٹھے ہوئے تھے ان سے دریافت کیا کہ ترکھجور تو خشک ہو کر گھٹ جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے منع فرمایا۔

۳۵۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرِبَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَصْمَعِلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ زَيْدِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرُّطْبِ بِالثَّمَرِ فَقَالَ أَيْنَقُصُ إِذَا يَسَّ قَالُوا نَعَمْ فَتَنَهَى عَنْهُ.

باب: کھجور کا ڈھیر جس کی پیمائش کا علم نہ ہو کھجور کے عوض

۲۰۸۱: بَابُ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ الثَّمَرِ لَا يَعْلَمُ

مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ

فروخت کرنا

۳۵۵۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کھجور کا ایک ڈھیر فروخت کرنے سے کہ جس کی ناپ کا علم نہ ہو (یعنی جس ڈھیر کے وزن کا علم نہ ہو اس ڈھیر کے فروخت کرنے میں اندیشہ ہے کمی زیادتی کا) ترک کھجور کی فروخت خشک کھجور کے بدلہ۔

۳۵۵۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يَعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ التَّمْرِ۔

ترک کھجور کی فروخت خشک کھجور کے بدلہ:

واضح رہے کہ ترک کھجور درحقیقت وہ بھی کھجور ہی ہے اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ جب ترک کھجور رکھ دی جاتی ہے تو وہ ضرور خشک ہو جاتی ہے اس لیے اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا ہر صورت نا جائز ہے تفصیل کے لیے فتح الملہم شرح مسلم وغیرہ اور شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰۸۲: بَابُ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ

باب: اناج کا ایک انبار اناج کے انبار کے عوض فروخت

بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ

کرنا

۳۵۵۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کیا جائے غلہ کا ایک ڈھیر غلہ کے ڈھیر کے عوض اور نہ ہی وزن کیے ہوئے غلہ کے عوض۔

۳۵۵۵: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَبَاعُ الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالْكَيْلِ الْمُسَمَّى مِنَ الطَّعَامِ۔

۲۰۸۳: بَابُ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ

باب: غلہ کے عوض غلہ فروخت کرنا

۳۵۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مزانہ سے ممانعت فرمائی۔ مزانہ یہ ہے کہ اپنے باغ میں لگی ہوئی کھجور کو اتری ہوئی کھجور کے عوض فروخت کیا جائے اور اگر کھیت ہو تو اس کو غلہ کے عوض وزن کر کے فروخت کرے ان تمام کی ممانعت فرمائی۔

۳۵۵۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمَزَانَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرُ حَائِطِهِمْ وَإِنْ كَانَ نَخْلًا يَتَمَرُّ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بَزْبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذَلِكَ كَيْلَهُ۔

۳۵۵۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی مجاہدہ مزانہ اور محالہ سے اور پھل کے فروخت سے

۳۵۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنْ بَيْعِ التَّمْرِ قَبْلَ أَنْ يُطْعَمَ وَعَنْ بَيْعِ ذَلِكَ إِلَّا بِالْذَّنَابِيرِ وَالذَّرَاهِمِ -

جس وقت تک وہ کھانے کے لائق نہ ہوں اور ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے سے لیکن روپیہ اور اشرفی کے عوض (بیع درست ہے)۔

۲۰۸۴: باب بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتَّى

يَبْيَضَ

باب: بالی اس وقت تک فروخت نہ کرنا کہ جب تک وہ

سفید نہ ہو جائیں

۴۵۵۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلَةِ حَتَّى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتَّى يَبْيَضَ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةُ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُسْتَرِيَ -

۴۵۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَجِدُ الصَّيْحَانِيَّ وَلَا الْعِدْقَ يَجْمَعُ التَّمْرَ حَتَّى تَزِيدَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعُهُ بِالْوَرَقِ ثُمَّ اشْتَرِبَهُ -

۴۵۵۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ممانعت فرمائی کھجور کے فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ وہ پرکشش رنگین نہ ہو جائیں اور (گیہوں کے) بالی فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ سفید نہ ہو اور آفت کا اندیشہ نکل جائے اور آپؐ نے ممانعت فرمائی فروخت کرنے والے کو فروخت کرنے سے اور خریدار کو خریدنے سے۔

۴۵۵۹: حضرت ابوصالح نے ایک صحابی سے سنا اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم لوگ (کھجور کی اقسام) صیحانی اور عدق کے عوض جس وقت تک کہ زیادہ نہ دیں۔ آپؐ نے فرمایا: کھجور کو پہلے چاندی کے بدلہ فروخت کرو پھر اس کے عوض صیحانی اور عدق (کھجور کی اقسام) خرید لے۔

باب: کھجور کو کھجور کے عوض کم زیادہ فروخت کرنا

۴۵۶۰: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل بنایا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجوریں جس کو جنب کہتے ہیں لے کر آیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم! ہم لوگ دو صاع کھجور دے کر ایک صاع یا تین صاع دے کر دو صاع وصول کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو بلکہ تمام کھجور کو پہلے روپیہ کے عوض فروخت کرو پھر روپیہ ادا کر کے جنب خرید لیں۔

۲۰۸۵: باب بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ مُتَفَاضِلًا

۴۵۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْخُرْتُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَيْسَبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَ بِتَمْرِ جَنْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكُلْ تَمْرَ خَيْبَرَ هَكَذَا قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ

مِنْ هَذَا بِصَاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْحَمْعِ بِالذَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَغِ بِالذَّرَاهِمِ جَنِيًّا۔

۴۵۶۱: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاسْمُعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنِّي بَنِمَرُ رَيْبَانَ وَكَانَ تَمْرٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَغْلًا فِيهِ يَسٌّ فَقَالَ إِنِّي لَكُمْ هَذَا قَالُوا ابْتِغَاهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ هَذَا لَا يَصِحُّ وَلَكِنْ بَعِ تَمْرَكَ وَاشْتَرِ مِنْ هَذَا حَاجَتَكَ۔

۴۵۶۲: حَدَّثَنِي أَسْمُعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرًا نَجْمَعُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَبِيعُ الصَّاعَيْنِ بِالصَّاعِ فَلَمَّا ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا صَاعِي تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعِي حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ۔

۴۵۶۳: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ تَمْرَ الْحَمْعِ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعِي تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعِي حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ۔

۴۵۶۴: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَافِرِ قَالَ حَدَّثَنِي

۴۵۶۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ”ریان“ (کھجور کی اعلیٰ قسم کا نام ہے) پیش کی گئی اور آپ کی کھجور میں ”بعل“ کھجور تھی جو کہ خشک تھی۔ آپ نے دریافت کیا کہ یہ درست نہیں ہے لیکن اپنی کھجوروں کو فروخت کر (نقد رقم پر) پھر جو ضروری ہو تو وہ خرید لے۔

۴۵۶۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو دو درہم نبوی ﷺ میں ملواں کھجور ملا کرتی تھی ہم لوگ اس میں سے دو صاع دے کر ایک صاع خرید کرتے تھے۔ آپ کو یہ اطلاع پہنچی آپ نے فرمایا کھجور کے دو صاع فروخت نہ کیے جائیں ایک صاع کے عوض اور نہ ہی دو صاع گےہوں کے عوض ایک صاع کے اور نہ ایک درہم بدلہ میں دو درہم کے۔

۴۵۶۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ”ملواں کھجور“ دو صاع ادا کر کے ایک صاع وصول کیا کرتے تھے اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو صاع کھجور کے نہ دو ایک صاع کے عوض اور نہ ہی دو صاع گےہوں کے عوض ایک صاع کے اور نہ دو درہم عوض ایک درہم کے۔

۴۵۶۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ”برنی“ کھجور لے کر حاضر ہوئے (یہ کھجور کی ایک اعلیٰ قسم ہوتی ہے) آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ حضرت

بالا بیس نے عرض کیا: میں نے دو صاع ادا کر کے اس کا ایک صاع لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: بچ تو یہ تو بالکل سود ہے، نزدیک نہ جا (ہرگز) اس کے قریب بھی نہ بھٹک۔

أَبُو سَعِيدٍ قَالَ أَتَى بِلَالٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِي فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ اشْتَرَيْتُهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَوْدَعَيْنِ الرِّبَا لَا تَقْرُبْنِهِ۔

۳۵۲۵: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے، چاندی کے عوض فروخت کرنا سود ہے، لیکن جب بالکل نقد معاملہ ہو اسی طرح سونا، سونے کے عوض اور چاندی، چاندی کے عوض اور کھجور، کھجور کے عوض سود ہے، لیکن نقد اور گیہوں، گیہوں کے بدلہ ہے، لیکن نقد در نقد اور جو، جو کے عوض سود ہے، لیکن بالکل نقد ہو (تو وہ سود میں داخل نہیں ہے)۔

۳۵۲۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ الْحَدَّثَانِ أَنَّ سَمِيعَ عَمْرِو بْنِ الْحَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ وَرَبًّا الْآهَاءُ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رَبًّا الْآهَاءُ وَهَاءَ وَالتَّبَرُّ بِالتَّبَرِّ رَبًّا الْآهَاءُ وَهَاءَ وَالتَّشْعِيرُ بِالتَّشْعِيرِ رَبًّا الْآهَاءَ وَهَاءَ۔

باب: کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنا

۳۵۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجور، کھجور کے عوض اور گیہوں، گیہوں کے عوض اور جو، جو کے عوض اور نمک، نمک کے عوض بالکل ہی نقد۔ پس جس نے زیادہ کیا تو وہ سود ہو گیا۔ لیکن جب جنس بدل جائے (یعنی گیہوں یا چاول کھجور کے عوض ہو تو زیادہ اور کم لینا درست ہے)۔

۲۰۸۶: بَابُ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

۳۵۲۶: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالتَّشْعِيرُ بِالتَّشْعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ يَدَا يَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوْ أَرَادَ دَاوَدَ فَقَدْ أَرْلَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ۔

باب: گیہوں کے عوض، گیہوں فروخت کرنا

۳۵۲۷: حضرت عبداللہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ پس جس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل فرمائی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور چاندی کو چاندی کے عوض اور گیہوں کو گیہوں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور اسی طرح جو، جو کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں

۲۰۸۷: بَابُ بَيْعِ التَّبَرِّ بِالتَّبَرِّ

۳۵۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزْيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمِيكٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عِبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ وَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عِبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالتَّبَرِّ بِالتَّبَرِّ وَالتَّشْعِيرِ بِالتَّشْعِيرِ قَالَ أَحَدُهُمَا

وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلِ يَدَا بَيْدٍ وَأَمَرْنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبَرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبَرِّ يَدَا بَيْدٍ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ أَحَدُهُمَا فَمَنْ زَادَ أَوْ زَادَا فَقَدْ أَرَبَىٰ-

یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر برابر بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیسوں کو بھو کے عوض اور بھو کو گیسوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم زیادہ جس طرح سے دل چاہے ایک راوی نے اس قدر اضافہ کیا اور نقل کیا کہ جس کسی نے زیادہ دیا اور زیادہ وصول کیا تو اس نے درحقیقت سودی لین دین کیا۔)

۳۵۶۸: أَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ وَقَدْ كَانَ يُدْعَى ابْنُ هُرْمُزٍ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عِبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْبَرِّ بِالْبَرِّ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلِ قَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ أَوْ زَادَا فَقَدْ أَرَبَىٰ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَأَمَرْنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ وَالْبَرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبَرِّ يَدَا كَيْفَ شِئْنَا-

۲۰۸۸: بَابُ بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

۳۵۶۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عُلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عِبَادَةُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ

۳۵۶۸: حضرت عبداللہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ اس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول کریم ﷺ نے سونے کو سونے کے عوض چاندی کو چاندی کے عوض کھجور کو کھجور کے عوض گندم کو گندم کے عوض اور جو کو جو کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر برابر بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیسوں کو بھو کے عوض اور بھو کو گیسوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم زیادہ جس طرح سے دل چاہے)۔)

باب: بھو کے عوض بھو فروخت کرنا

۳۵۶۹: حضرت عبداللہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ اس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے کی

ممانعت فرمائی اور چاندی کو چاندی کے عوض اور گیسوں کو گیسوں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور اسی طرح جو کو جو کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر برابر بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیسوں کو جو کے عوض اور جو کو گیسوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم زیادہ جس طرح سے دل چاہے)۔

۴۵۷۰: حضرت عبادہ بن صامتؓ (بدری) سے روایت ہے کہ اور رسول کریمؐ کے دست مبارک پر جنہوں نے بیعت کی تھی۔ اس بات پر کہ ہم لوگ اللہ عزوجل کے کام میں نہیں ڈریں گے کسی شخص سے برائی کرنے والے کی برائی سے یہ بات سن کر حضرت عبادہ بن صامتؓ خطبہ دینے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ اے لوگو! تم نے وہ بیوع نکالی کہ جن سے میں واقف ہوتا یا در کھوکھو کہ تم لوگ سونے کو سونے کے عوض برابر برابر قبول کر ڈلا ہو یا سکہ ہو اور تم لوگ چاندی کو فروخت کرو چاندی کے عوض وہ سکہ کی شکل میں ہو یا اور کچھ اس میں حرج نہیں ہے چاندی کو فروخت کرنا سونے کے عوض اور چاندی زیادہ ہو لیکن بالکل نقد لازم ہے اس میں میعاد درست نہیں لیکن نقد نقد لازم ہے ایک اب دے اور ایک میعاد پر یہ لازم نہیں ہے سن لو! غور سے سن لو تم لوگ گیسوں کو گیسوں کے عوض فروخت کرو اور جو کو جو کے عوض برابر برابر ناپ کر اور اگر جو کو گیسوں کے عوض فروخت کرے تو زیادہ ادا کرنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے لیکن بالکل نقد لازم ہے اور ادھار کا معاملہ کرنا درست نہیں ہے تم لوگ غور سے سن لو مطلع ہو جاؤ جو کھجور کو کھجور کے

بِالْوَرِقِ وَالْبَرِّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرِ بِالتَّمْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ أَوْزَ دَاذَ فَقَدْ أَرَبَى وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ وَأَمَرْنَا أَنْ يَبِيعَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقُ بِالذَّهَبِ وَالْبَرِّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرِ بِالْبَرِّ يَدًا بِيدٍ كَيْفَ شِئْنَا فَبَلَغَ هَذَا الْحَدِيثُ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ صَحِّحْنَاهُ وَلَمْ نَسْمَعْ مِنْهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَامَ فَاعَادَ الْحَدِيثَ فَقَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ رُغِمَ مُعَاوِيَةُ خَالَفَهُ قَتَادَةُ رَوَاهُ عَنْ مُسْلِمٍ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ۔

۴۵۷۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عُبَادَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ بَدْرِيًّا وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَخَافَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَانِهِمْ أَنَّ عُبَادَةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ قَدْ أَحَدْتُمْ بِيُوعًا لَا أَدْرِي مَا هِيَ إِلَّا إِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزَنًا بِوزنٍ تَبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَإِنَّ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَزَنًا بِوزنٍ تَبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ يَدًا بِيدٍ وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُهُمَا وَلَا تَصْلُحُ النَّسِيبَةُ إِلَّا إِنَّ الْبَرَّ بِالْبَرِّ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ مُدًّا بِمُدٍّ وَلَا بَأْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيرِ بِالْحِنْطَةِ يَدًا بِيدٍ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا وَلَا يَصْلُحُ نَسِيبَةٌ إِلَّا وَإِنَّ التَّمْرَ بِالتَّمْرِ مُدًّا بِمُدٍّ حَتَّى ذَكَرَ الْمِلْحَ مُدًّا بِمُدٍّ فَمَنْ زَادَ

اَوْ اسْتَعْرَآدَ فَقَدْ ارْبَىٰ۔

عوض میں فروخت کرو برابر ناپ کر یہاں تک کہ آپ نے نمک کو بیان کیا۔ اس کو بھی برابر ناپ کر فروخت کرو کہ جو شخص زیادہ دے یا زیادہ لے تو اس نے سود کھایا اور سود کھلایا۔

۴۵۷۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سونا، سونے کے عوض فروخت کرو اور سکہ برابر برابر چاندی، چاندی کے عوض دو چاندی سکہ کی صورت میں ہو یا ڈھیلے کی شکل میں ہو برابر تول کر نمک کے عوض اور کھجور کھجور کے عوض اور گیہوں گیہوں کے عوض اور جو جو کے عوض برابر برابر۔ جس کسی نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا (یعنی کمی یا زیادتی کا لین دین کیا) وہ سود ہو گیا۔

۴۵۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ مُسْلِمٍ بِالْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ بَتْرُهُ وَغَيْثُهُ وَزَنْنًا بِوزْنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ بَتْرُهُ وَغَيْثُهُ وَزَنْنًا بِوزْنِ اَلْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالتَّبَرُّ بِالتَّبَرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَمَنْ رَادَ اَوْ رَدَا فَقَدْ ارْبَى وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ لَمْ يَذْكُرْ يَعْقُوبُ وَ الشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ۔

۴۵۷۲: حضرت سلیمان بن علی سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابوالموکل بازار میں لوگوں کے پاس سے گزرے (ان کو دیکھ کر) بہت سے لوگ ان کی جانب بڑھے اور میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ ہم نے کہا کہ ہم تمہارے صرف کے بارے میں دریافت کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا: سونا، سونے کے عوض اور چاندی، چاندی کے عوض اور گیہوں گیہوں کے عوض اور جو جو کے عوض اور کھجور کھجور کے عوض برابر برابر فروخت کرو۔ جو آدمی زیادہ گفتگو کرے یا زیادہ دے تو اس نے سود دیا یا سود لیا۔ سود دینے والا اور لینے والا گناہ میں دونوں دونوں برابر ہیں۔

۴۵۷۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ مَرَّ بِهِمْ فِي السُّوقِ فَقَامَ إِلَيْهِ قَوْمٌ أَنَا مِنْهُمْ قَالَ قُلْنَا أَتَيْنَاكَ لِنَسْأَلَكَ عَنِ الصَّرْفِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ اَلْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ أَبِي سَعِيدٍ اَلْخُدْرِيَّ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُهُ قَالَ فَإِنَّ اَلذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَاَلْوَرِقَ بِالْوَرِقِ قَالَ سُلَيْمَانُ أَوْ قَالَ وَالفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالتَّبَرُّ بِالتَّبَرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالْمِلْحِ وَالتَّمْرُ بِالْمِلْحِ سَوَاءٌ بِسَوَاءٍ قَمَنْ رَادَ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ارْدَادَ فَقَدْ ارْبَى وَالاِخْذُ وَالمُعْطَى فِيهِ سَوَاءٌ۔

بیع صرف اور دیگر تشریح حدیث:

صرف سے مراد بیع صرف ہے اور بیع شریعت کی اصطلاح میں چاندی، سونا یعنی نقدین کی بیع کو چاندی سونے کے بدلہ میں بیع کرنے کو کہا جاتا ہے اور حدیث مذکورہ کے اصل عربی متن کے جملہ ((قَالَ لَهُ رَجُلٌ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ

رَسُولُ اللَّهِ) کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا تمہارے اور رسول کریم ﷺ کے درمیان حضرت ابوسعید کے علاوہ کوئی نہیں ہے اس پر انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابوسعید کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

۳۵۷۳: أَخْبَرَنِي هُرُوقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ قَالَ إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَابِرٍ ح وَابْنَانَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الذَّهَبُ الْكَفَّةُ بِالْكَفَّةِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَعْقُوبُ الْكَفَّةَ بِالْكَفَّةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ هَذَا لَا يَقُولُ شَيْئًا قَالَ عُبَادَةُ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَبَا لِي أَنْ لَا أَكُونَ بَارِضٌ يَكُونُ بِهَا مُعَاوِيَةُ إِنِّي أَشْهَدُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ۔

۳۵۷۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے سونا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ قول کچھ نہیں کہتا۔ یعنی تمہاری یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھ کو کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں ہے اگر میں اس ملک میں نہ رہوں کہ جہاں پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ موجود ہوں میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں بلاشبہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ یہ فرماتے تھے۔

باب: اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرنا

۳۵۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو اور روپیہ روپیہ کے عوض فروخت کرو برابر برابر وزن کر کے کم زیادہ نہ ہو (اور اگر ایک کی چاندی بہتر ہو یا ایک کا سونا کھرا ہو تو روپے کو اشرفی دے کر اور اشرفی کو روپیہ دے کر خرید لے)۔

باب: روپیہ روپیہ کے عوض فروخت کرنا

۳۵۷۵: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو اور روپیہ کو روپیہ کے عوض فروخت کرو۔ کمی زیادتی نہ ہو یہ ارشاد (حکم) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم لوگوں سے ہے۔

۳۵۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو وزن کر کے برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے عوض وزن کر کے برابر برابر پس جس کسی نے زیادہ دیا تو وہ سود ہو گیا۔

باب بیع الدینار بالدینار

۳۵۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي تَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالْدِّرْهُمَ بِالدِّرْهِمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا۔

باب بیع الدِّرْهِمَ بِالدِّرْهِمِ

۳۵۷۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمَجِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالْدِّرْهُمَ بِالدِّرْهِمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا هَذَا عَهْدُ نَبِيِّنَا ﷺ إِلَيْنَا۔

۳۵۷۶: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَعِيمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزَنًا يَوْزَنُ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ

وَرْنَا يَوْزَنٍ مِّثْلًا يَمِثِلُ قَمَنَ رَادَّ أَوْ ارْدَادَ فَقَدْ أَرَبْنِي۔

۲۰۹۱: بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

۳۵۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا يَمِثِلُ وَلَا تَشْتَفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا يَمِثِلُ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا شَيْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

۳۵۷۸: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَاسْمَعِيلُ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُزَيْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَصُرْتُ عَيْنِي وَسَمِعْتُ أُذُنِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ النَّهْيَ عَنِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا يَمِثِلُ وَلَا تَبِيعُوا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَلَا تَشْتَفُوا أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ۔

۳۵۷۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بَاعَ سِقَايَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ بِأَكْثَرٍ مِنْ وَزْنِهَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا إِلَّا مِثْلًا يَمِثِلُ۔

۲۰۹۲: بَابُ بَيْعِ الْقِلَادَةِ فِيهَا الْخَرَزُ وَالذَّهَبُ

بِالذَّهَبِ

۳۵۸۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّبْتُ عَنِ ابْنِ شُجَاعٍ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنْسِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ قُصَّالَةَ بْنِ عُيَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرٍ قِلَادَةً فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ بِأَثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَفَضَّلْتُهَا فَوَحَّدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ أَثْنَيْ عَشَرَ

باب: سونے کے بدلے سونا فروخت کرنا

۳۵۷۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرو سونے کو سونے کے عوض، لیکن برابر برابر اور تم لوگ ایک کو دوسرے پر زیادہ نہ کرو اور چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو لیکن برابر برابر اور کسی کو ان میں سے جو ادھار ہو نقد کے عوض فروخت نہ کرو۔

۳۵۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی سونے اور چاندی کو (ایک دوسرے کے عوض) فروخت کرنے سے لیکن برابر اور ہم وزن اور فرمایا: تم لوگ نہ فروخت کرو ادھار کو نقد کے عوض اور نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اگر چہ کھونا ہو اور دوسرا کھرا ہو۔

۳۵۷۹: حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا فروخت کیا اور اس کے ناپ سے زیادہ سونا یا چاندی لیا۔ حضرت ابوذر داء نے فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے اس قسم کی بیع سے لیکن برابر برابر۔

باب: نگینہ اور سونے سے جڑے ہوئے

ہار کی بیع

۳۵۸۰: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کے دن ایک سونے کے ہار کی خریداری کی جس میں نگینے، وجود تھے اور یہ بار بارہ اشرفیوں کا خریدا۔ جس وقت میں نے اس کا سوا علیحدہ کیا تو وہ بارہ اشرفیوں سے زیادہ نکلا۔ جب رسول کریم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: فروخت نہ کیا جائے جس

وقت وہ سونا علیحدہ نہ کیا جائے (جبکہ سونے کے عوض فروخت کرنا منظور ہو)۔

دِينَارٌ أَفْذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا تَبَاعُ حَتَّى تَفْصَلَ۔

۳۵۸۱: حضرت فضالہ بن عبید بن جریج سے روایت ہے کہ میں نے خیمہ والے دن ایک ہار پایا (یعنی غزوہ خیبر کے روز راستہ میں مجھے ایک ہار ملا) جس میں سونا اور لکڑی تھی۔ میں نے اس کو فروخت کرنا چاہا تو نبی ﷺ کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: پہلے تم اس کو الگ کرلو (یعنی اس کا سونا تم الگ کرلو اور اس کے گھینے الگ کرلو) پھر اس کو فروخت کرو۔

۳۵۸۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ حَنْشِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ فَصَّالَةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ قَالَ أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهَا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَفْصِلْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ بَعْضُهَا۔

باب: چاندی کو سونے کے بدلہ ادھار فروخت کرنے سے متعلق

۲۰۹۳: بَابُ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً

۳۵۸۲: حضرت ابو منہال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ایک شریک نے (سونے کے عوض) ادھار چاندی فروخت کی پھر مجھ سے آکر عرض کیا میں نے کہا کہ یہ بات جائز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم میں نے وہ چاندی (سونے کے عوض ادھار) سرعام فروخت کی ہے یہ بات سن کر کسی نے (بطور اعتراض) کہا کہ یہ غلط طریقہ ہے۔ اس کے بعد میں براء بن عازب کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا انہوں نے بیان فرمایا: رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ہم لوگ یہ فروخت کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر یہ معاملہ نقد کا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر یہ معاملہ قرض کا ہو تو یہ سود ہے پھر مجھ سے بیان کیا کہ زید بن ارقم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی بات فرمائی۔

۳۵۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرُو عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيكُ لِي وَرَدًا بِنَسِيئَةٍ فَجَاءَ نِي فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا لَا يَصْلُحُ فَقَالَ قَدْ وَاللَّهِ بَعْتُهُ فِي السُّوقِ وَمَا عَابَهُ عَلَيَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هَذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بَيِّدًا فَلَا بَأْسَ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رِبَا ثُمَّ قَالَ لِي أَنْتَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

۳۵۸۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں دو روپیہ میں تجارت کیا کرتے تھے ہم نے آپ ﷺ سے (بیع) صرف کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اگر بالکل نقد یہ معاملہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر یہ معاملہ ادھار کا ہو تو جائز نہیں

۳۵۸۳: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ وَغَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا الْمُنْهَالِ يَقُولُ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ

اللَّهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ بَدَأَ بِتَيْدٍ فَلَا تَأْسَ وَإِنْ كَانَتْ نَيْسَنَةً فَلَا تَصْلُحْ۔

بیع صرف کیا ہے؟

بیع صرف کی صورت یہ ہے کہ سونے یا چاندی (یعنی نقدین) کو سونے یا چاندی کے عوض فروخت کرنا۔ آپ نے فرمایا اگر یہ معاملہ بالکل نقد کا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر ادھار ہو تو جائز نہیں ہے۔

۳۵۸۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمُنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَقَالَ جَمِيعًا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا۔

۳۵۸۴: حضرت ابوالمہبال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کرو کیونکہ وہ میرے سے زیادہ بہتر ہیں اور وہ مجھ سے زیادہ واقف ہیں (یعنی زیادہ علم رکھتے ہیں) پھر دونوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو سونے کے عوض اور بطور قرض فروخت کرنے سے (منع فرمایا)۔

باب چاندی کو سونے کے عوض اور سونے کو چاندی کے

عوض فروخت کرنا

۲۰۹۲: بَابُ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ وَبَيْعِ

الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ

۳۵۸۵: وَفِيمَا قُرِئَ عَلَيْنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ الْعَوَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي اسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا۔

۳۵۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ كَثِيرٍ الْحَرَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَبْيعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَلَا نَبْيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَبَايَعُوا

۳۵۸۵: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنے سے اور سونے کو سونے کے عوض جس طریقہ سے ہم زیادہ چاہیں یا کم چاہیں اور چاندی کے خریدنے کا سونے کے عوض جس طرح چاہے۔

۳۵۸۶: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی لیکن بالکل ہی نقد برابر اور سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے سے لیکن نقد برابر برابر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو جس طریقہ سے دل چاہے اور چاندی کو چاندی کے عوض جس طریقہ سے

الدَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ۔
دل چاہے۔

۴۵۸۷: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سو نہیں ہے لیکن اوسھار میں۔

۴۵۸۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا رَبًّا إِلَّا فِي النَّيْسَةِ۔

۴۵۸۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا تم لوگ جو یہ باتیں کرتے ہو کیا تم نے ان کو قرآن کریم میں پایا ہے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم نے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہ تو میں نے قرآن کریم میں پایا ہے اور نہ ہی میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ لیکن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: سو نہیں ہے لیکن (چرا اس کو برابر فروخت کرے)۔

۴۵۸۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرُو عَنْ أَبِي صَالِحٍ سَمِعَ ابْنًا سَعِيدٍ بِالْخُدْرِيِّ يَقُولُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الَّذِي يَقُولُ أَشْيَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنْ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الرَّبَّاءُ فِي النَّيْسَةِ۔

۴۵۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا بقیع میں تو میں اشرافیوں کے عوض فروخت کیا کرتا تھا اور میں روپیہ وصول کرتا تھا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں اونٹ فروخت کرتا ہوں منافعہ میں تو اشرافیوں کے عوض فروخت کر کے روپیہ وصول کرتا ہوں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے اگر تم ان کے بھاؤ سے لے لو جس وقت کہ تم دونوں علیحدہ نہ ہوں ایک کا دوسرے کے ذمے باقی چھوڑ کر۔

۴۵۸۹: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ وَ أَخَذُ الدَّرَاهِمَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ بِالذَّنَانِيرِ وَ أَخَذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسَعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِ قَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔

باب: سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے

عوض سونا

لینے سے متعلق

۲۰۹۵: بَابُ اخْذِ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ

وَالذَّهَبُ مِنَ الْوَرِقِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ الْفَاطَ

النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ

۳۵۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں سونا چاندی کے عوض اور چاندی سونے کے عوض فروخت کرتا تھا۔ میں ایک روز خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا: "جس وقت تم فروخت کرو تو تم اپنے ساتھی سے علیحدہ نہ ہو جس وقت تک وہ تمہارے اور اس کے درمیان رہے یعنی بالکل حساب صاف کر کے علیحدہ ہو۔"

۳۵۹۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ برا خیال فرماتے تھے روپیہ مقرر کر کے اشرفیاں لینا اور اشرفیاں مقرر کر کے روپیہ لینے کو۔

۳۵۹۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ برا خیال فرماتے تھے اشرفیاں مقرر کر کے روپیہ لینے کو اور روپیہ مقرر کر کے اشرفیاں لینے کو (یعنی جو چیز طے ہوتی وہی چیز لینا لازمی سمجھتے تھے)۔

۳۵۹۳: حضرت ابراہیم برا خیال کرتے تھے اشرفیاں لینا روپیہ کے عوض جس وقت قرض سے ہوں۔

۳۵۹۴: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ برا خیال فرماتے تھے اشرفیاں لینا روپیہ کے عوض جس وقت قرض سے ہوں۔

۳۵۹۵: مضمون سابق حدیث کے مطابق ہے۔

۳۵۹۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سَمَاءَ عَنْ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ صَاحِبَكَ فَلَا تَفَارِقْهُ وَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَيْسَ۔

۳۵۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ أَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدَّنَائِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالذَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَائِيرِ۔

۳۵۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا يَعْنِي فِي قَبْضِ الدَّرَاهِمِ مِنَ الدَّنَائِيرِ وَالذَّنَائِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ۔

۳۵۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْهَدْبِلِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَبْضِ الدَّنَائِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهَا إِذَا كَانَ مِنْ قَرْضٍ۔

۳۵۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا وَإِنْ كَانَ مِنْ قَرْضٍ۔

۳۵۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ كَذَا وَجَدْتُهُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ۔

۲۰۹۶: بَابُ اخْتِذِ الْوَرِقَ مِنَ الذَّهَبِ

باب: سونے کے عوض چاندی لینا

۳۵۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نبی کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کھبر جانیں میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں بقیع (نامی جگہ) میں اونٹ فروخت کیا کرتا ہوں اشرفیوں کے عوض اور میں روپیہ لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس میں کسی قسم کی کوئی کراہت اور حرج نہیں ہے اگر تم اس دن کے بھاؤ سے لے لو جس وقت تک کہ علیحدہ نہ ہو ایک دوسرے پر بقایا چھوڑ کر۔

۳۵۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ رَوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ أَنْبِيَ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ بِالذَّنَابِيرِ وَآخُذُ الذَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ بِسَعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِ قَا وَيَنْكُمَا شَيْءٌ۔

باب: تولنے میں زیادہ دینے سے متعلق

۲۰۹۷: بَابُ الزِّيَادَةِ فِي الْوُزْنِ

۳۵۹۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک ترازو منگائی اس میں وزن کر کے دیا اور زیادہ دیا میرے قرض سے۔

۳۵۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَارِبُ بْنُ دِقَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دَعَا بِمِيزَانٍ فَوَزَنَ لِي وَزَادَنِي۔

قرض سے زیادہ واپس کرنا:

حاصل حدیث یہ ہے کہ آپ نے واجب قرض کی مقدار سے اپنی خوشی سے زیادہ عطا فرمایا یہ جائز ہے جیسا کہ آپ کے مذکورہ عمل مبارک سے ثابت ہے اور اگر خوشی سے زیادہ واپس دینا نہ ہو بلکہ قرض دینے والا شخص معاملہ کر کے زیادہ وصول کرے تو یہ سود ہے جیسا کہ ارشاد رسول ﷺ ہے۔

۳۵۹۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض ادا کیا اور میرے قرض سے زیادہ دیا۔

۳۵۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِقَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَزَادَنِي۔

باب: تولتے وقت جھکتا دینا

۲۰۹۸: بَابُ الرَّجْحَانِ فِي الْوُزْنِ

۳۵۹۹: حضرت سوید بن قیس سے روایت ہے اور بجر (نامی جگہ) سے مخرفہ عیدی کپڑے لے کر آئے تو رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ (مقام) منیٰ میں تھے وہاں پر ایک وزن کرنے والا تھا۔ آپ نے ایک پانچامہ خریدا اور تولنے والے شخص سے فرمایا: تم وزن کرو اور جھکتا ہوا وزن کر لو (یعنی جب تول کر دو تو زیادہ دو)۔

۳۵۹۹: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيِّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمَنَى وَزَانُ يَزَنُ بِالْأَجْرِ فَأَشْتَرَى مِنَّا سَرَاوِيلَ فَقَالَ لِلْوَزَانِ زِنْ وَأَرْجِحْ۔

۳۶۰۰: حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

۳۶۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ

علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے قبل میں نے ایک پانچ ماہ فروخت کیا تو آپ نے جھکتا ہوا قول عطا فرمایا یعنی آپ نے مجھ کو زیادہ وزن عنایت فرمایا۔

۴۶۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناپ (اور پیمائش) مدینہ منورہ کے حضرات کی معتبر ہے اور وزن اہل مکہ کا۔

بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَفْوَانَ قَالَ بَعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَرَاوِيلَ قَبْلَ الْهَجْرَةِ فَأَرْجَحَ لِي۔
۴۶۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْمَلَانِيِّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَأَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمِكْيَالُ عَلَى مِكْيَالِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْوِزْنُ عَلَى وَزْنِ أَهْلِ مَكَّةَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ۔

۴۰۹۹: بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ

يَسْتَوْفَى

باب: غلہ فروخت کرنے کی ممانعت جس وقت تک اس کا قول نہ لے یا نہ ناپ نہ کر لے

۴۶۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی غلہ خریدے تو وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک ناپ یا قول نہ دے۔

۴۶۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

۴۶۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۴۶۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَبَانَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

۴۶۰۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلہ خریدے وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک اس کو ناپ نہ دے۔

۴۶۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ۔

۴۶۰۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا اس میں یہ ہے کہ جس وقت تک قبضہ نہ کر لے (جب تک بیع نہ کرے)۔

۴۶۰۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْتَلِيهِ وَالَّذِي قَبْلَهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

۳۶۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس شے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا وہ غلہ ہے۔

۳۶۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يَسْتَوْفَى الطَّعَامُ۔

۳۶۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلہ خریدے وہ اس کو نہ فروخت کرے جس وقت تک اس پر وہ قبضہ نہ کر لے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میرا خیال ہے کہ ہر ایک شے غلہ کی مانند ہے (اس کو قبضہ سے قبل فروخت کرنا درست نہیں ہے)۔

۳۶۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَحْسَبُ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ۔

۳۶۰۸: حضرت حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم غلہ اس وقت تک فروخت نہ کرو جس وقت تک اس کو نہ خرید لو اور اس پر قبضہ نہ کر لو۔

۳۶۰۸: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَاجِجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَوْهَبٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ صَبِيحٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَبِعْ طَعَامًا حَتَّى تَشْتَرِيَهُ وَتَسْتَوْفِيَهُ۔

۳۶۰۹: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۶۰۹: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَاجِجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءٌ ذَلِكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِصْمَةَ الْجَشْمِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۳۶۱۰: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صدقہ کا غلہ خریدا اور قبضہ کرنے سے قبل اس سے نفع حاصل کیا (یعنی وہ غلہ فروخت کر کے) پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا تم اس کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ تم اس پر قبضہ نہ کر لو۔

۳۶۱۰: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ قَالَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ ابْتَعْتُ طَعَامًا مِنْ طَعَامِ الصَّدَقَةِ فَرَبِحْتُ فِيهِ قَلِيلًا أَنْ أَقْبِضَهُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ۔

باب: جو شخص غلہ ناپ کر خریدے اس کا فروخت کرنا درست نہیں ہے جس وقت تک اس پر قبضہ نہ کر لے

۲۱۰۰: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا اشْتَرِيَ مِنَ الطَّعَامِ بِكَيْلٍ حَتَّى يَسْتَوْفَى

۴۶۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جس وقت تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۴۶۱۱: أَخْبَرَنَا سَلْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَرِثِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَبِيعَ أَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتَّى يَسْتَوْفِيهِ۔

باب: جو شخص غلہ کا انبار بغیر نا پے ہوئے خرید لے اس کا اس جگہ سے اٹھانے سے قبل فروخت کرنا

۲۱۰۱: بَابُ بَيْعِ مَا يَشْتَرَى مِنَ الطَّعَامِ جُزْأً قَبْلَ أَنْ يَنْتَقِلَ مِنْ مَكَانِهِ

۴۶۱۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ دو ربہوی میں غلہ خریدا کرتے تھے پھر ایک آدمی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے جو کہ ہم کو اس کی جگہ سے اس کو اٹھانے کا حکم کرتا یعنی جس جگہ سے وہ غلہ خریدا ہے (اور دوسری جگہ فروخت کرنے سے قبل لے جانے کا حکم کرتا)۔

۴۶۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعُهُ عَلَيْنَا مَنْ يَأْمُرُنَا بِانْتِقَالِهِ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي ابْتَعْنَا فِيهِ إِلَى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ أَنْ يَبِيعَهُ۔

۴۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بازار کی بلندی پر غلہ خریدا کرتے تھے انبار کے انبار (یعنی لوگ بہت زیادہ مقدار میں غلہ خریدتے تھے) تو آپ نے اس کی ممانعت فرمائی یعنی اس کے فروخت کرنے سے منع فرمایا کہ جس وقت تک کہ اس کو اپنی جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پر نہ لے جائیں۔

۴۶۱۳: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَبْتَاعُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَعْلَى السُّوقِ جُزْأً فَتَهَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ۔

۴۶۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ دو ربہوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سواروں سے غلہ خریدا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (یعنی اس غلہ کو) اس جگہ فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جس وقت تک کہ اس کو بازار میں نہ لے جائیں۔

۴۶۱۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الرُّكَبَانِ فَتَهَاهُمْ أَنْ يَبِيعُوا فِي مَكَانِهِمْ الَّذِي ابْتَعُوا فِيهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ إِلَى سُوقِ الطَّعَامِ۔

۴۶۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ دو

۴۶۱۵: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ

مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَرَوْا الطَّعَامَ جُزَافًا أَنْ يَبْعُوهُ حَتَّى يُوَوِّهُ إِلَى رَحَالِهِمْ۔

نبوی میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑ رہی ہے کہ وہ غلہ کا انبار (ڈھیر) خرید کر اسی جگہ فروخت کریں۔ جب تک کہ وہ اس کو گھرنے لے آئیں۔

۲۱۰۲: بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الطَّعَامَ إِلَى أَجَلٍ وَيُسْتَرُّهُنَ الْبَائِعُ مِنْهُ بِالْثَمَنِ رَهْنًا

۴۶۱۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلَى أَجَلٍ وَرَهْنَهُ دِرْعَةً۔

۲۱۰۳: بَابُ الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ

۴۶۱۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بْنُ أَنَسٍ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ مَشَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِخَبِيزٍ شَعِيرٍ وَرَاهِلَةٍ سِنْخَةٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنْ دِرْعًا لَهُ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِالْمَدِينَةِ وَآخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ۔

۲۱۰۴: بَابُ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَ

الْبَائِعِ

۴۶۱۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَلْفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا بَيْعٌ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

باب: اس چیز کا فروخت کرنا جو کہ فروخت کرنے والے شخص کے پاس موجود نہ ہو

۴۶۱۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں جائز ہے بیع قرض اور بیع فسخ اور بیع میں دو شرط مقرر کرنا اور جائز نہیں ہے اس شے کو فروخت کرنا جو کہ تیرے پاس موجود نہیں ہے (یعنی جس پر تمہارا قبضہ نہیں)۔

خلاصۃ الباب ☆ ((بیع مالیس عندک)) مذکورہ جملہ جو کہ اس حدیث شریف میں آیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ

باب: کوئی شخص ایک مدت تک کے لیے غلہ ادھار خریدے اور فروخت کرنے والا شخص قیمت کے اطمینان کے لئے اس کی چیز رہن رکھے

۴۶۱۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک یہودی سے ایک مدت تک کے لئے غلہ ادھار خریدا اور آپ نے اپنی زمین اُس یہودی کے پاس گروی رکھی۔

باب: مکانات میں کوئی شے رہن رکھنا

۴۶۱۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی اور بڑی والی چربی لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس مدینہ میں رہن رکھی تھی اور آپ نے اپنے مکان کے لئے اس سے جو لے لیے۔

چیز کہ جس پر کسی کا قبضہ نہ ہو بلکہ وہ کسی اور کے ملک میں ہو اس کی بیع کرنا جائز ہے گویا کہ کسی اور کی چیز کو بیچنے کا تصور کرنا بھی ناجائز ہے مثلاً کسی کا بھاگا ہوا غلام ہو اس کی بیع کرنا یا وہ پرندہ جو کہ ہوا میں اڑ رہا ہو یا کسی کا جانور بھاگا جا رہا ہو اور کوئی کہے کہ میں یہ جانور تمہیں اتنے میں فروخت کرتا ہوں یا کسی کی کوئی چیز چڑی ہو اس کو کوئی فروخت کرنا شرعاً کر دین سب صورتیں ناجائز ہیں۔ (جائز)

۴۶۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بیع لازم نہیں ہوتی کہ جس کا انسان مالک نہ ہو (بلکہ اگر دوسرے کی ملکیت ہو تو اس کی اجازت پر موقوف رہے گی) اور جو کسی کی ملکیت میں نہ آئی ہو (مثلاً اڑنے والا پرندہ یا تیرتی ہوئی مچھلی کی بیع باطل ہے)۔

۴۶۲۰: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے وہ کوئی شے خریدتا ہے جو کہ میرے پاس نہیں ہوتی میں وہ شے بازار سے خرید کر اس کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اس شے کو فروخت نہ کرو جو تمہارے پاس نہ ہو (یعنی تم جس چیز کے مالک نہ ہو اس کو فروخت نہ کرو)۔

باب: غلہ میں بیع سلم کرنے سے متعلق

۴۶۲۱: حضرت عبداللہ بن ابی المجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے سلف سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ دو ربیوی میں سلف کیا کرتے تھے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں بھی سلف کیا کرتے تھے گیہوں جو اور کھجور میں۔ ان لوگوں سے جن کے پاس علم نہ ہو یہ چیزیں ہوتی تھیں یا نہیں؟

باب: خشک انگور میں سلم کرنا

۴۶۲۲: حضرت ابن ابی مجاہد سے روایت ہے کہ بیع سلم سے متعلق حضرت ابو بردہ اور حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہما نے آپ س میں

۴۶۱۹: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ بَيْعٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ۔

۴۶۲۰: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهِلِكٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَأْتِينِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِي أَبِيعُهُ مِنْهُ ثُمَّ أَبْتَاعَهُ لَهُ مِنَ السُّوقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

باب: السلم فی الطعام

۴۶۲۱: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ السَّلَفِ قَالَ كُنَّا نُسَلِّفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي الْبَرِّ وَالشَّعِيرِ وَالْتَمَرِ إِلَى قَوْمٍ لَا أَدْرِي أَعِنْدَهُمْ أَمْ لَا وَأَبْنُ أَبْرَى قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

باب: السلم فی الزبيب

۴۶۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ

بحث کی تو مجھ کو لوگوں نے حضرت ابن ابی اوفی کے پاس بھیجا تو میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیع علم کیا کرتے تھے گیسوں بنو اور خشک انگور میں ان لوگوں سے کہ جن کے پاس یہ اشیاء ہم نہیں دیکھتے تھے پھر میں نے حضرت ابن ابی ازیلی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بھی اسی طرح سے بیان کیا۔

وَقَالَ مَرَّةً عَبْدُ اللَّهِ وَ قَالَ مَرَّةً مُحَمَّدٌ قَالَ تَمَارَى أَبُو بُرْدَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ فِي السَّلَمِ فَأَرْسَلُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ وَعَلَى عَهْدِ عُمَرَ فِي الْبَرِّ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْبِ وَالشَّمْرِ إِلَى قَوْمٍ مَا نَرَى عَنْدهُمْ وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ۔

باب: پچھلوں میں بیع سلف سے متعلق

۴۶۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور (اس وقت) لوگ (بیع) سلف سے کرتے تھے۔ کھجور میں ۲ سال ۳ سال کی مدت پر۔ آپ نے ممانعت کی اور فرمایا: جو شخص (بیع) سلف کرے تو وہ بیعتیں مقرر کرے (زیادہ وزن مقرر کرے اور مدت مقرر کرے)۔

۲۱۰۷: بَابُ السَّلَفِ فِي الثَّمَارِ

۴۶۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي الْمُنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ السَّتِينَ وَالثَّلَاثَ فَتَهَا هُوَرٌ وَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلْيَسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَزَنْ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ۔

باب: جانور میں سلف سے متعلق

۴۶۲۴: حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص سے سلم کی ایک نو جوان اونٹ میں (یعنی آپ نے ایک بچہ اونٹ کا جو کہ جوانی کے قریب ہو اس کو دینا کہا) پھر وہ شخص اپنے اونٹ کا تقاضا کرتے ہوئے آیا آپ نے ایک شخص سے فرمایا: جاؤ اور اس کے لیے ایک اونٹ کا جوان بچہ خریدو وہ آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے تو ملا نہیں لیکن ایک رباعی اونٹ یعنی ساتویں سال میں لگا ہو۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو وہ بی دے دو اور مسلمان بھی بہتر وہی ہے جو کہ قرض اچھی طرح سے ادا کرے (مطلب یہ ہے کہ قرض خواہ کو جواد کرنا ہے اس سے زیادہ یا علی قسم کا مال دے)

۲۱۰۸: بَابُ اسْتِسْلَافِ الْحَيَوَانِ وَاسْتِقْرَاضِهِ

۴۶۲۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَاتَاهُ بِتَقَاضَاهُ بَكْرَةً فَقَالَ لِرَجُلٍ انْطَلِقْ فَابْتَغْ لَهُ بَكْرًا فَاتَاهُ فَقَالَ مَا أَصَبْتُ إِلَّا بَكْرًا رَبَاعِيًا خِيَارًا فَقَالَ أَعْطِهِ فَإِنَّ خَيْرَ الْمُسْلِمِينَ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

۴۶۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا رسول کریم ﷺ کے ذمہ ایک اونٹ تھا وہ شخص آپ کے پاس (اونٹ کا) تقاضا کرنے کے لیے آیا آپ نے فرمایا: دے دو (یعنی وہ اونٹ ادا کر

۴۶۲۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مُنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى

دو۔ لوگوں کو نہ ملا مگر زیادہ دانت کا اونٹ۔ اس (واجب) اونٹ سے (زیادہ بہتر) ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسی اونٹ کو دے دو اس نے عرض کیا آپ نے میرا حق ادا کر دیا۔ آپ نے فرمایا تمہارے میں وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اچھی طرح سے ادا کرے (یعنی جیسا اونٹ دینا واجب تھا آپ نے اس سے عمدہ اونٹ ملوادیا۔)

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنَّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًا فَوَقَّ سِنَهُ قَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْ فَيْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

۴۶۲۶: حضرت عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو اونٹ کا ایک جوان بچہ دیا تھا تو میں اس کا تقاضہ کرنے کے لئے آیا آپ نے فرمایا: اچھا میں تم کو ایک ”بختی“ اونٹ (یعنی ایک عمدہ قسم کا اونٹ ہے) ادا کروں گا۔ آپ نے ادا فرما دیا تو میرے مال سے غمدہ مال ادا کیا اور ایک دیہاتی شخص اونٹ کا تقاضہ کرنے کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو اسی دانت کا اونٹ دے دو۔ لوگوں نے اس کو ایک بڑا اونٹ دے دیا۔ اس شخص نے کہا یہ تو میرے اونٹ سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگوں میں وہ شخص بہتر ہے جو کہ (قرض) اچھی طرح ادا کرے (یعنی جیسا اور جس قسم کا قرضہ لیا ہے اس سے اعلیٰ قسم کا قرضہ ادا کرے)۔

۴۶۲۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ هَانِئٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عِرْبَاضَ ابْنَ سَارِيَةَ يَقُولُ بَعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَاتَّيَنَهُ اتَّقَاضَاهُ فَقَالَ أَجَلٌ لَا أَقْضِيكَهَا إِلَّا نَجِيَّةً فَقَضَانِي فَأَحْسَنَ قَضَانِي وَجَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ يَتَقَاضَاهُ سِنَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ سِنًا فَأَعْطُوهُ يَوْمَئِذٍ جَمَلًا فَقَالَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ سِنِي فَقَالَ خَيْرُكُمْ قَضَاءً۔

باب: جانور کے عوض ادھار فروخت کرنا

۴۶۲۷: حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی جانور کے عوض ادھار فروخت کرنے سے اور اگر نقد فروخت کرے تو وہ درست ہے۔

۲۱۰۹: بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً ۴۶۲۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَزَيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَخَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ فَصَّالَةَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً۔

باب: جانور کو جانور کے عوض کم یا زیادہ میں

فروخت کرنا

۴۶۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام حاضر ہوا اور

۲۱۱۰: بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ يَدًّا بِيَدٍ

مُتَقَاضِلًا

۴۶۲۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي

اس نے رسول کریم ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی ہجرت پر آپ کو اس کا علم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو تلاش کرتا ہوا آ گیا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ آپ نے دو سیاہ رنگ کے غلام کے عوض اس کو خرید لیا اس کے بعد کسی دوسرے سے بیعت نہیں کی جس وقت تک دریافت نہیں کر لیا کہ تو غلام ہے یا آزاد ہے۔ اگر آزاد ہوتا تو اس سے بیعت کر لیتے۔

الرُّبَيْرُ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بَعْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يَبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعْبَدُ هُوَ۔

باب: پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنا

۴۶۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیٹ کے بچہ کے بچہ میں سلم کرنا سود ہے (سلم سے مراد بیع سلم ہے)۔

۲۱۱۱: بَابُ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ

۴۶۲۹: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السَّلَفُ فِي حَبْلِ الْحَبْلَةِ رِبَا۔

۴۶۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنے سے۔

۴۶۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ۔

۴۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنے سے۔

۴۶۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ۔

باب: مذکورہ مضمون کی تفسیر سے متعلق

۲۱۱۲: بَابُ تَفْسِيرِ ذَلِكَ

۴۶۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنے سے یہ ایک دور جاہلیت کی بیعت تھی کہ ایک شخص ایک اونٹ خریدتا تھا اور وہ رقم دینے کا وعدہ کرتا جس وقت تک کہ اونٹنی کے بچہ کی پیدائش ہو پھر اس بچہ کے بچہ پیدا ہو۔

۴۶۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَتَّعُ جَزُورًا إِلَى أَنْ تُنْتَجِ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجِ الْبَنَى فِي بَطْنِهَا۔

باب: چند سالوں کے لئے پھل فروخت کرنا

۲۱۱۳: بَابُ بَيْعِ السِّنِينِ

۴۶۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

۴۶۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ السَّيِّئِينَ۔

۴۶۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چند سالوں کے لیے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۴۶۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سَلِيمَانَ وَهُوَ ابْنُ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السَّيِّئِينَ۔

باب: ایک مدت مقرر کر کے ادھار فروخت کرنے

۲۱۱۴: بَابُ الْبَيْعِ إِلَى الْأَجَلِ

سے متعلق

المعلوم

۴۶۳۵: أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پھر دو چادریں تھیں قطر (نامی ہستی) کی آپ جس وقت بیٹھتے اور جب آپ کو پسینہ آتا تو وہ کپڑے آپ پر بھاری ہوتے۔ چنانچہ ایک یہودی کا کپڑا (ملک) شام سے آیا میں نے کہا کاش آپ اس کے پاس کسی کو روانہ فرماتے اور آسانی کے وعدہ پر وہ دو کپڑے خریدتے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت آپ کے پاس روپیہ کے ادا کرنے کا انتظام ہوگا تو ادا کر دیں گے) آپ نے اس کے پاس کسی کو بھیج دیا اس شخص نے کہا میں محمد کا مطلب سمجھ گیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ میرا مال مضمر کر لیں یا میرے کپڑے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا۔ وہ جانتا ہے میں تو سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنے والا ہوں۔

۴۶۳۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ قَالَ أَنَا بَعْدَ عِكْرِمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَيْنِ قِطْرَتَيْنِ وَكَانَ إِذَا جَلَسَ فَعَرِقَ فِيهِمَا ثَقُلَا عَلَيْهِ وَ قَدِمَ لِفُلَانِ الْيَهُودِيِّ بَزْمِنَ الشَّامِ فَقُلْتُ لَوْ أَرْسَلْتَ إِلَيْهِ فَأَشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي أَوْ يَذْهَبَ بِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ لِلَّهِ وَأَدَّاهُمْ لِلْأَمَانَةِ۔

باب: سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا جیسے کہ کوئی کسی کے ہاتھ

۲۱۱۵: بَابُ سَلْفٍ وَبَيْعٍ وَهُوَ أَنْ يَبِيعَ

ایک شے فروخت کرے اس شرط پر اس کے ہاتھ کسی مال

السَّلْعَةِ عَلَى أَنْ يَسْلِفَهُ

میں سلم کرے اس سے متعلق حدیث

سلفاً

۴۶۳۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی بیع اور سلف سے اور بیع میں دو شرط کرنے سے (جیسے کہ کسی نے ایک کپڑے کی خریداری کی اس شرط پر

۴۶۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُسَيْنِ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَشَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَرَبْحٍ مَا لَمْ يَضْمَنْ۔ کہ اس کو تم دھلوادینا اور اس کو تم سلوادینا اور اس شے کے نفع سے کہ جس کا تاوان اپنے ذمہ نہ ہو۔

بیع سے متعلق ضروری ہدایت

مذکورہ بالا حدیث شریف کے جملہ ((و شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَرَبْحٍ مَا لَمْ يَضْمَنْ)) کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس شے کے نفع سے منع فرمایا جس کا تاوان اپنے ذمہ نہ ہو جیسے کہ غیر شخص کے مال سے نفع حاصل کرنا جیسے کہ ایک جانور خریدا۔ لیکن ابھی تک وہ جانور فروخت کرنے والے کے پاس ہے اس کے کرایہ لینے کا۔ خریدنے والا شخص دعویٰ کرے کہ یہ درست نہیں ہے اس لیے کہ یہ جانور جب تک خریدنے والے کے قبضہ میں نہیں آیا اس وقت تک اگر وہ جانور ہلاک ہو جائے تو خریدنے والے کا نقصان نہیں ہے بلکہ نقصان فروخت کرنے والے کا ہے اس وجہ سے نفع بھی فروخت کرنے والے کا ہی ہوگا۔ ((مَا لَمْ يَضْمَنْ)) کے جملہ کا مطلب یہی ہے۔ تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۱۱۶: بَابُ شُرْطَانٍ فِي بَيْعٍ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ

باب: ایک بیع میں دو شرائط طے کرنا مثلاً اگر پیسے

أَبِيعُكَ هَذِهِ السَّلْعَةَ إِلَى شَهْرٍ بَكْذَا وَإِلَى

ایک ماہ میں ادا کرو تو اتنے اور دو ماہ

شَهْرَيْنِ بَكْذَا

میں اتنے (زائد)

۴۶۳۷: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ حَتَّى ذَكَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرُو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَجِلُّ سَلْفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانٍ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحٌ مَا لَمْ يَضْمَنْ۔

۴۶۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع اور سلف درست نہیں ہے اور نہ دو شرائط بیع میں اور نہ نفع اس شے کا جو کہ قبضہ میں نہیں آئے۔

۴۶۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلْفٍ وَبَيْعٍ وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَاجِدٍ وَعَنْ بَيْعٍ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحٍ مَا لَمْ يَضْمَنْ۔

۴۶۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سلف اور بیع سے اور ایک بیع میں دو شرائط کرنے سے اور جو شے اپنے پاس نہیں ہے اس کو فروخت کرنے سے اور جس شے کا نقصان اپنے ذمہ نہیں ہے اس کا نفع لینے سے۔

۲۱۱۷: بَابُ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ

باب: ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا جیسے کہ اس طریقہ سے

أَبِيعُكَ هَذِهِ السَّلْعَةَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا

کہے کہ اگر تم نقد فروخت کرو تو سو روپیہ میں اور ادھار لو تو دو

سوروپے میں

۴۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیج میں دو بیج کرنے کی ممانعت فرمائی۔

وَبِمَائَتِي دِرْهَمٍ نَسِينَةً

۴۶۳۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ.

باب: فروخت کرتے وقت غیر معین چیز کو مستثنیٰ کرنے کی

۲۱۱۸: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الشُّبَا

ممانعت

حَتَّى تَعْلَمَ

۴۶۴۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محالقت، مزابنت اور مخابرت سے (ان اصطلاحی الفاظ کی تشریح سابق میں گذر چکی ہے) اور ممانعت فرمائی استثناء سے لیکن جس وقت اس کی مقدار (مول بھاؤ) معلوم ہو۔

۴۶۴۰: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الشُّبَا إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ.

۴۶۴۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محالقت، مزابنت، مخابرت اور معاہدہ سے (اس آخری لفظ کا مطلب ہے چند سالوں کے لیے پھل فروخت کرنا) اور آپ نے ممانعت فرمائی ثنیا سے اور اجازت عطا فرمائی عراس کی۔

۴۶۴۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ وَأَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ قَالَ أَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمَزَابِنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمَعَاوِمَةِ وَالشُّبَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا.

باب: کھجور کا درخت فروخت کرے تو پھل

۲۱۱۹: بَابُ النَّخْلِ يَبَاعُ أَصْلُهَا وَيَسْتَتْنِي

کس کے ہیں؟

الْمُشْتَرِي ثَمَرَهَا

۴۶۴۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی درخت کھجور کا فروخت کرے جس کو کہ وہ بیوند کر چکا ہو تو پھل اسی شخص کے ہیں مگر یہ کہ خریدار یہ شرط کرے کہ پھل میں وصول کروں گا اور فروخت کرنے والے رضامند

۴۶۴۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبَرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ.

ہو جائیں تو اسی کو ملیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ ۴۶۴۰ نمبر والی حدیث میں جو لفظ مشیا آیا ہے اس سے مراد استثنا ہے یعنی کہ کسی کا کچھ حصہ الگ کر دینا اور اسے اپنے لئے مختص کرنا جبکہ مشیاء کرنے والا اس چیز کو فروخت کر رہا ہو مثلاً باغ والا آدمی جب پھل فروخت کر رہا ہو اور یوں کہے کہ اس باغ کے پھل میں سے کچھ حصہ اپنے لئے مختص کرتا ہوں کہ یہ حصہ میرا ہے باقی مشتری کے لئے ہے یہ شرط رکھنا جائز نہیں جب تک کہ اس کا صحیح اندازہ نہ ہو۔

۲۱۲۰: باب الْعَبْدُ يَبَاعُ وَيَسْتَتْنِي الْمُشْتَرِي

باب: غلام فروخت ہو اور خریدار اس کا مال لینے کی شرط

مَالُهُ

مقرر کرے

۴۶۴۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھجور کا درخت خریدے اس کو پیوند کرنے کے بعد تو اس کے پھل فروخت کرنے والے کو ملیں گے لیکن جس وقت خریدار شرط مقرر کرے اسی طرح جو شخص غلام کو فروخت کرے اور اس کے پاس مال موجود ہو تو وہ مال فروخت کرنے والے شخص کا ہے لیکن یہ کہ خریدنے والا شخص شرط مقرر کرے۔

۴۶۴۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَثَّرَ فَفَمَرْتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

باب: بیع میں شرط لگانے سے

۲۱۲۱: باب الْبَيْعِ يَكُونُ فِيهِ الشَّرْطُ فَيَصِحُّ

متعلق حدیث

الْبَيْعُ وَالشَّرْطُ

۴۶۴۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا کہ میرا اونٹ تھک گیا۔ میں نے چاہا کہ اس کو میں آزاد کر دوں کہ اس دوران رسول کریم ﷺ کی مجھ سے ملاقات ہوگئی اور آپ نے اس اونٹ کے لیے دعا فرمائی اور آپ نے اس کو مارا پھر اونٹ اس طرح چلا (یعنی دوڑا) کہ وہ کبھی ایسا نہیں چلا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ تم فروخت کر دو ایک اوقیہ (یعنی چالیس درہم میں) میں نے کہا میں تو فروخت نہیں کرتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو فروخت کر دو۔ چنانچہ میں نے اس کو ایک اوقیہ میں فروخت کر دیا اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار ہونے کی شرط مقرر کر لی۔ ہم لوگ جس وقت مدینہ منورہ پہنچے تو میں اونٹ لے کر

۴۶۴۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَعْبَا جَمَلِي فَأَرَدْتُ أَنْ أُسَيِّبَهُ فَلَحِقَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ فَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُهُ بِوَقِيَّتِهِ قُلْتُ لَا قَالَ بَعْضُهُ فَبِعْتُهُ بِوَقِيَّتِهِ وَأَسْتَشْنِيَتْ حُمْلَانَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَابْتَعَيْتُ ثَمَنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ أَتَرَانِي إِنَّمَا مَا

كُنْتُكَ لِأَحَدٍ جَمَلَكَ حُدَّ جَمَلَكَ وَ رَسُولِ كَرِيمٍ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے اونٹ کی قیمت وصول نہیں کی (میں لوٹ کر جانے لگا تو) آپ نے مجھ کو بائیا اور

فرمایا: تم سمجھتے ہو کہ میں نے تمہارے اونٹ کی کم قیمت لگائی تھی کیونکہ تمہارا اونٹ لے لوں پس تم اپنا اونٹ لے لو اور روپیہ بھی لے لو۔

آپ ﷺ کا معجزہ:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے رسول کریم ﷺ کا ایک معجزہ معلوم ہوا وہ یہ کہ آپ ﷺ کے مارنے کی وجہ سے وہ تھکا ہوا اونٹ تیز چلنے لگا اور آپ ﷺ کی دعا کی برکت سے اس میں تیزی اور چستی آگئی اور حدیث مذکورہ کے آخری جملہ سے آپ ﷺ کا حسن اخلاق بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے اس شخص کی چیز بھی (یعنی اونٹ بھی) واپس کیا اور اس کی رقم بھی واپس فرما دی۔

۴۶۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ پانی کے اونٹ پر جہاد کیا پھر آپ نے حدیث بیان فرمائی اس کے بعد بیان کیا کہ اونٹ تھک گیا۔ رسول کریم ﷺ نے اس کو ڈانٹا وہ اونٹ تیز ہو گیا یہاں تک کہ تمام لشکر سے آگے ہو گیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اے جابر! میں سمجھ رہا ہوں کہ تمہارا اونٹ تیز ہو گیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کی برکت سے میرا اونٹ تیز ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو اور تم اس پر چڑھ جاؤ (یعنی اس پر سوار ہو جاؤ) مدینہ منورہ تک پہنچنے تک میں نے اس کو آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اگرچہ مجھ کو اونٹ کی سخت ضرورت تھی لیکن مجھ کو شرم محسوس ہوئی آپ سے (کہ آپ فرما رہے ہیں فروخت کرنے کے لئے اور میں اس کو نہ دوں) جس وقت جہاد سے فراغت ہوگئی اور ہم لوگ مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے تو میں نے آپ سے آگے جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے نکاح کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہا کرہ لڑکی سے کیا ہے (یعنی کنواری لڑکی سے کیا ہے) یا غیر کنواری سے میں نے عرض کیا غیر کنواری یعنی شیبہ سے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے والد عبداللہ قتل کر دیئے گئے تھے اور وہ کنواری لڑکیاں چھوڑ گئے تھے۔ تو مجھ کو برا معلوم ہوا کہ ان کے پاس میں ایک کنواری لڑکی لاؤں۔ اس وجہ

۴۶۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنُ الطَّبَّاعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاضِجٍ لَنَا ثُمَّ ذَكَرْتُ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ ثُمَّ ذَكَرْتُ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَأَرْزَحِفَ الْجَمَلَ فَوَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَشَطَ حَتَّى كَانَ أَمَامَ الْجَيْشِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ مَا أَرَى جَمَلَكَ إِلَّا قَدْ انْتَشَطَ قُلْتُ بَرَكْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَعْئِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ حَتَّى تَقْدَمَ فَبِعْتُهُ وَكَانَتْ لِي إِلَيْهِ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَلَكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ فَلَمَّا قَضَيْنَا غَزَاتَنَا وَدَوْنَا اسْتَأْذَنَنِي بِالتَّعَجِيلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُورٍ قَالَ أَبْكُرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرُو أُصِيبَ وَتَرَكَ جَوَارِيَ أَبْغَارًا أَفْكَرْهُتُ أَنْ آتِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تَعْلِمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ فَأَذِنَ لِي وَقَالَ لِي أَنْتِ أَهْلُكَ عِشَاءً فَلَمَّا قَدِمْتُ أَخْبَرْتُ خَالِي

سے میں نے ثیبہ سے نکاح کر لیا کہ وہ ان کو تعلیم دے اور ادب سکھائے۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: اپنی اہلیہ کے پاس رات میں جائیں۔ میں جب گیا تو میں نے اپنے ماموں سے اونٹ فروخت کرنے کی حالت بیان کی۔ انہوں نے مجھ پر ملامت کی جس وقت نبی ﷺ اشریف لائے تو میں صبح کے وقت اونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے اونٹ کی قیمت ادا فرمائی اور اونٹ بھی واپس فرما دیا اور ایک حصہ تمام لوگوں کے برابر عطا فرمایا (مال غنیمت میں سے)۔

۴۶۴۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا اور میں ایک اونٹ پر سوار تھا۔ آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ جو تم سب لوگوں کے آخر میں رہتے ہو یعنی تمام لوگوں کے پیچھے رہتے ہو۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ میرا اونٹ تھک چکا ہے۔ آپ نے اس کی دم پکڑ لی اور اس کو ڈانٹ دیا۔ پھر وہ (اونٹ) ایسا ہو گیا کہ میں لوگوں کے آگے تھا۔ جس وقت ہم لوگ مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اونٹ کو کیا ہوا؟ اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ میں نے کہا: نہیں! آپ اونٹ ویسے ہی لے لیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں تم اس کو فروخت کر دو۔ میں نے اس کو ایک اوقیہ (چالیس درہم) کے عوض خرید لیا تو اس پر سوار ہو کر جس وقت مدینہ منورہ میں پہنچے تو تم اس کو ہمارے پاس لے کر آنا۔ چنانچہ جس وقت میں مدینہ منورہ میں آیا تو اونٹ آپ کے پاس لے گیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ! ایک اوقیہ چاندی تم ان کو وزن کر کے دے دو اور زیادہ دے دو۔ میں نے کہا کہ یہ وہ شے ہے جو کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو زیادہ عطا فرمائی ہے وہ کبھی مجھ سے الگ نہ ہو۔ میں نے اس کو ایک تھیلی میں رکھا وہ ہمیشہ میرے پاس رہا۔ یہاں تک کہ حرہ کے دن ملک شام کے لوگ آئے وہ لوگ ہم لوگ سے لے گئے جو لے گئے۔

بِسْمِ الْجَمَلِ فَلَا مَنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلِ وَسَهْمًا مَعَ النَّاسِ۔

۴۶۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ فَقَالَ مَالِكَ فِي آخِرِ النَّاسِ قُلْتُ أَعْيَا بَعِيرِي فَأَخَذَ بِلَدْنِهِ ثُمَّ رَجَعَهُ فَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا أَنَا فِي أَوَّلِ النَّاسِ يَهْمُنِي رَأْسُهُ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ مَا فَعَلَ الْجَمَلُ بِعَيْنِي قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ بِعَيْنِي قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعَيْنِي قَدْ أَخَذْتُهُ بِوُقْيَةٍ ارْتَجَبُهُ فَإِذَا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَتَانَا بِهِ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ جِئْتُهُ بِهِ فَقَالَ لِبَلَالٍ يَا بَلَالُ زِنْ لَهُ أَوْقِيَّةً وَزَدْهُ قَبْرَاطًا قُلْتُ هَذَا شَيْءٌ زَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُقَارِقْنِي فَجَعَلْتُهُ فِي كَيْسٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدِي حَتَّى جَاءَ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَأَخَذُوا مِنَّا مَا أَخَذُوا۔

حرہ کیا ہے؟

حرہ ۶۳ھ میں ماہ ذی الحجہ میں واقع ہوا تھا اس روز یزید کا لشکر مدینہ پر چڑھا آیا اور دراصل حرہ عربی میں سیاہ رنگ کی زمین کو کہتے ہیں جو کہ مدینہ کے نزدیک ہے بہر حال ملک شام کے لوگ اس روز آئے اور لوٹ کرے گئے اس روز مدینہ رہ کے بہت سے لوگ شہید ہوئے۔

۴۶۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَدْرَكْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا سَوْءٍ فَقُلْتُ لَا يَزَالُ لَنَا نَاضِحٌ سَوْءٌ يَا لَهْفَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعْنِي يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ قَدْ أَخَذْتُهُ بِكَذَا وَ كَذَا وَ قَدْ أَعْرَضْتُ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ هَيَّأَتْهُ فَذَهَبَتْ بِهِ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَعْطِهِ ثَمَنَهُ فَلَمَّا أَذْبَرْتُ دَعَانِي فَيَحُفُّ أَنْ يَرُدَّهُ فَقَالَ هُوَ لَكَ۔

۴۶۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبِعْنِي بِكَذَا وَ كَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ اتَّبِعْنِي بِكَذَا وَ كَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ اتَّبِعْنِي بِكَذَا وَ كَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ قَالَ أَبُو نَضْرَةَ وَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ إِفْعَلْ كَذَا وَ كَذَا وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَكَ۔

۲۱۲۲: بَابُ الْبَيْعِ يَكُونُ فِيهِ الشَّرْطُ الْقَاسِدُ

فِيَصِحُّ الْبَيْعُ وَيَبْطُلُ بِشَرْطٍ

۴۶۲۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

۴۶۲۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا میں ایک پانی بھرنے کے بیکار (رے) اونٹ پر سوار تھا۔ میں نے کہا کہ ہمارے واسطے ہمیشہ ہی برا اونٹ رہتا ہے ہائے افسوس۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو فروخت کرتے ہو اے جابر! میں نے عرض کیا: وہ ویسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اس کی اللہ عز و جل مغفرت فرمائے میں نے اس کو لے لیا اس قدر قیمت میں اور میں نے اس پر تم کو مدینہ منورہ تک چڑھ کر (یعنی سوار ہو کر) سفر کرنے کی اجازت دی۔ جس وقت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں اس کو تیار کر کے لے گیا۔ آپ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ! تم اس کو قیمت دے دو میں جس وقت تک واپس آ جاؤں۔ آپ نے پھر بلایا میں نے خوف محسوس کیا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ واپس نہ فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: وہ اونٹ بھی تمہارا ہے تم اس کو لے جاؤ۔

۴۶۲۸: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے (یعنی سفر کر رہے تھے) اور میں ایک اونٹ پر جو کہ پانی کا تھا سوار تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس قیمت میں کیا تم اس اونٹ کو فروخت کرو گے؟ اللہ عز و جل تجھ کو بخش دے۔ میں نے کہا: جی ہاں! وہ آپ کا ہے یا نبی اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو اتنے میں فروخت کرو گے خدا تجھ کو بخشے۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ کا ہے یا رسول اللہ! راوی حضرت ابو نضر نے عرض کیا اس حدیث کا خدا بخشنے ایک کلمہ ہے جس کو مسلمان کہتے تھے کہ تم اس طرح سے کرو اس طرح سے کرو۔

باب: بیع میں اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جائے اور شرط

باطل ہوگی

۴۶۲۹: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

میں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا ان لوگوں نے یہ شرط مقرر کی کہ اس کا ترکہ ہم وصول کریں گے۔ میں نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو آزاد کرو اس لیے کہ ترکہ اسی کو ملتا ہے جو روپیہ دے (یعنی خریدے) پھر اس کو آزاد کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور اختیار عطا فرمایا شوہر کی جانب رُو جہا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ رُو جُهَا حُرًّا۔

عورت کے اختیار سے متعلق:

مطلب یہ ہے کہ دل چاہے وہ شوہر کے پاس رہے چاہے اس سے علیحدہ ہو جائے اس لیے کہ آزاد ہونے پر باندی کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ اس شوہر کے پاس رہے کہ جس سے نکاح باندی ہونے کی حالت میں ہوا تھا یا نہ رہے اس نے اپنے بارے میں اختیار سے کام لیا یعنی انہوں نے اپنے شوہر سے علیحدگی چاہی اس کا شوہر آزاد تھا۔

۳۶۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعَتَقِ وَاتَّهَمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَ هَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْحَقُ فَقِيلَ لَهَا تَصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيْرٌ

۳۶۵۰: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے خریدنے کا ارادہ فرمایا آزاد کرنے کے لئے لیکن ان کے مالک نے شرط مقرر کر دی ولاء کی (یعنی اس کا ترکہ ہم لوگ وصول کریں گے) چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ آیا۔ آپ نے فرمایا تم خرید لو اور اس کو آزاد کر دو کیونکہ ولاء اس کو ملے گی جو آزاد کرے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت حاضر کیا گیا لوگوں نے عرض کیا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو ملا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس کے لئے وہ صدقہ ہے اور ہمارے واسطے وہ تحفہ اور ہدیہ ہے۔

۳۶۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تَقْتُمْهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكُمَا عَلَى أَنَّ الْوَلَاءَ لَنَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۳۶۵۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارادہ فرمایا ایک باندی خریدنے کے لئے آزاد کرنے کا اس کے لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارے ہاتھ فروخت کرتے ہیں اس شرط کے ساتھ ولاء ہم کو ملے گی۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا: یہ شرط تم کو خریدنے سے نہ روک دے اس لیے کہ ولاء اس کو ملے گی جو کہ آزاد کرے پس بیع درست ہے اور شرط ان کی باطل ہے۔

۲۱۲۳: بَابُ بَيْعِ الْمَغَانِمِ قَبْلَ أَنْ تَقْسَمَ

۴۶۵۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تَقْسَمَ وَعَنِ الْحَبَالِيِّ أَنْ يُوطَأَ حَتَّى يَضَعَنَّ مَافِي بَطْنِيهِمْ وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ.

۲۱۲۴: بَابُ بَيْعِ الْمَشَاعِ

۴۶۵۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ رُبْعَةٌ أَوْ حَانِطٌ لَا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتَّى يُؤْذَنَ شَرِيكُهُ فَإِنْ بَاعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ حَتَّى يُؤْذَنَ.

۲۱۲۵: بَابُ التَّسْهِيلِ فِي تَرْكِ الشَّهَادَةِ عَلَى

الْبَيْعِ

۴۶۵۴: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَتْهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَعَ قَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ وَاسْتَبْعَهُ لِيَقْبِضَ ثَمَنَ قَرَسِهِ فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ وَطَفِقَ الرِّجَالُ يَتَعَرَّضُونَ لِلأَعْرَابِيِّ فَيَسُومُونَهُ بِالْقَرَسِ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: غنیمت کے مال کو فروخت کرنا تقسیم ہونے سے قبل

۴۶۵۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے مال غنیمت فروخت کرنے سے جس وقت تک تقسیم نہ ہو اور حاملہ خواتین کے ساتھ (جو کہ جہاد میں گرفتار ہو کر آئیں) ہم بستری کرنے سے جس وقت تک کہ ان کے بچہ کی پیدائش ہو اور ہر ایک دانت والے درندے کے گوشت سے منع فرمایا۔ (جیسا کہ شیر، بھیڑیا، چیتا وغیرہ)۔

باب: مشترک مال فروخت کرنا

۴۶۵۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شفعہ ہر ایک مشترک شے میں ہے زمین ہو یا باغ ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ فروخت کرے کہ جس وقت تک کہ دوسرے شریک سے اجازت حاصل نہ کر لے اگر فروخت کرے تو دوسرا شریک اس کے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے جس وقت تک اجازت نہ دے۔

باب: کوئی چیز فروخت کرتے وقت گواہی

ضروری نہیں

۴۶۵۴: حضرت عمار بن خزیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے چچا حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ رسول کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دیہاتی سے گھوڑا خریدا اور اس کو ساتھ لے گئے تاکہ وہ شخص گھوڑے کی قیمت وصول کر کے جلدی سے رخصت ہو جائے اس وجہ سے رسول کریم ﷺ جلدی کر کے روانہ ہوئے اور وہ دیہاتی شخص دیر سے روانہ ہوا اور لوگوں نے اس دیہاتی شخص سے معلوم کرنا شروع کر دیا اور وہ گھوڑا واپس کرنے لگ گئے ان کو علم نہیں تھا کہ رسول کریم ﷺ اس گھوڑے کو خریدا چکے ہیں یہاں تک کہ بعض حضرات نے آپ کی قیمت خرید میں اضافہ کر دیا اس وقت اس دیہاتی شخص نے رسول کریم ﷺ کو آواز دی

اِبْتَاعُهُ حَتَّى زَادَ بَعْضُهُمْ فِي السَّوْمِ عَلَى مَا اِبْتَاعَهُ بِهِ مِنْهُ فَنَادَى الْاَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كُنْتُ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسَ وَالْاَبْعَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَهُ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ اِبْتَعْتَهُ مِنْكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا بَعْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اِبْتَعْتَهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُلَوُّ دُونََ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْاَعْرَابِيِّ وَهُمَا يَتَرَا جَعَانٍ وَطَفِقَ الْاَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلَمْ شَاهِدَا يَشْهَدُ اَنِّي قَدْ بَعْتُهُ قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَعْتَهُ قَالَ فَاقْبَلِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خُزَيْمَةَ فَقَالَ لِمَ تَشْهَدُ قَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ۔

اگر تم اس گھوڑے کو خریدتے ہو تو ٹھیک! نہیں تو میں (دوسرے شخص کے ہاتھ) فروخت کر دیتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ اس کی آواز سن کر کھڑے رہ گئے اور ارشاد فرمایا: واہ! کیا تم یہ گھوڑا مجھ کو فروخت نہیں کر چکے ہو اور میں یہ گھوڑا کیا تم سے نہیں خرید چکا؟ (یعنی میں تو خرید چکا ہوں اور معاملہ ہر طرح مکمل ہو چکا ہے) یہ بات سن کر اس دیہاتی شخص نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تم کو نہیں فروخت کیا۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو تم سے خرید چکا ہوں۔ لوگ رسول کریم ﷺ کے طرفدار ہو گئے اور اس دیہاتی کی طرف بھی کچھ لوگ ہو گئے اور دونوں کے درمیان بحث و مباحثہ ہونے لگا اس دیہاتی نے مطالبہ کیا کہ تم گواہ لے کر آؤ اس بات پر کہ میں یہ گھوڑا تم کو فروخت کر چکا ہوں۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا تم کس وجہ سے شہادت دیتے ہو؟ تو انہوں نے کہا میں یہ بات جان چکا ہوں کہ آپ سچے ہیں رسول کریم ﷺ نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی شہادت دو گواہ کے برابر کی۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو حضرت خزیمہ کی گواہی کو رسول اللہ ﷺ نے دو گواہوں کے برابر فرمایا وہ صرف اور صرف حضرت خزیمہ کے ساتھ خاص ہے نہ کہ اس کو معمول بنایا جائے اور وہ معاملہ بھی خاص تھا اور تھا بھی رسول اللہ ﷺ سے متعلق اور ہر صاحب عقل و دانش یہ سمجھ سکتا ہے کہ صحابی رسول ﷺ کی گواہی اور بعد میں آنے والوں کی گواہی برابر تو نہیں ہو سکتی اور ان کا ایمان جیسی قدر نبی کریم ﷺ پر پختہ ہو سکتا ہے اور کسی کا ہو سکتا ہے بہر حال یہ محض حضرت خزیمہ کی خصوصیت ہے اس کو عام معاملات میں بطور دلیل پیش کرنا کہ ایک کی گواہی دو کے برابر ہو سکتی ہے نامناسب ہے مزید تفصیل شروحات حدیث میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ (جامی)

۲۱۲۶: بَابُ اخْتِلَافِ الْمُتَبَايعِينَ

فِي الثَّمَنِ

باب: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے

درمیان قیمت میں اختلاف سے متعلق

۴۶۵۵: حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت فروخت کرنے والا اور خریدنے والا شخص دونوں قیمت کے متعلق ایک دوسرے سے اختلاف

۴۶۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصٍ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ

کریں کہ فروخت کرنے والا شخص زیادہ قیمت بتلائے اور خریدنے والا شخص کم قیمت بتلائے اور دونوں کے پاس گواہ (یا شرعی ثبوت) نہ ہوں تو فروخت کرنے والا جو ہے اس کا اعتبار ہوگا بشرطیکہ وہ قسم کھائے اور خریدنے والے کو اس قیمت پر لینا ہوگا یا اگر نہ وصول کرے تو وہ چھوڑ دے اس کا اختیار ہے۔

بْنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيْعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُولُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَرَكََا۔

۴۶۵۶: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَ يُوْسُفُ ابْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ وَالْأَلْفُظُ لِإِبْرَاهِيمَ قَالُوا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ رَجُلَانِ نَبَايَعَا سَلْعَةً فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَخَذْتُهَا بِكَذَا وَ بَكَذَا وَ قَالَ هَذَا بِمَنْهَا بِكَذَا وَ كَذَا فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ أَيْ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي مِثْلِ هَذَا فَقَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِّي بِمِثْلِ هَذَا فَأَمَرَ الْبَايِعَ أَنْ يَسْتَحْلِفَ ثُمَّ يَخْتَارَ الْمُتَبَاعُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

۴۶۵۶: حضرت عبدالملک بن عبید بن جریج سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوعبید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں پر دو حضرات آئے کہ جنہوں نے سامان فروخت کیا تھا۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے تو سامان اتنی قیمت میں لیا ہے دوسرے نے کہا میں نے اس قدر قیمت میں سامان فروخت کیا ہے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اسی قسم کا مقدمہ آیا انہوں نے کہا کہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس تھا۔ آپ کے پاس اسی قسم کا مقدمہ آیا۔ آپ نے حکم فرمایا فروخت کرنے والے کو حلف اٹھائے پھر اختیار خریدار کو عطا فرمایا چاہے اس قدر قیمت میں (جو کہ بائع نے حلف سے بیان کیے) سامان وصول کرے دل چاہے چھوڑ دے۔

۲۱۲۷: بَابُ مَبَايَعَةِ أَهْلِ

الْكِتَابِ

۴۶۵۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَسْتُرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسْبِنَةٍ وَأَعْطَاهُ دَرْعًا لَهُ وَهَنًا۔

۴۶۵۸: أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَدِرْعُهُ مَرُّهُونَةً عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ لَا هِلَهَ۔

باب: یہود اور نصاریٰ سے خرید و فروخت کرنے سے

متعلق

۴۶۵۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی شخص سے غلہ خریدا اور اس کے پاس آپ نے اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

۴۶۵۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی وفات ہوئی ایک یہودی کے پاس آپ کی زرہ گروی تھی دو تہائی صاع پر جو کہ اپنے گھر والوں کے لئے آپ نے لیے تھے۔

باب بیع المدبر

باب: مدبر کی بیع سے متعلق

۴۶۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جو کہ (قبیلہ) بنی غدرہ کا تھا اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔ یہ اطلاع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ کچھ مال دولت موجود ہے؟ اس نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کون شخص مجھ سے اس کو خریدتا ہے؟ یہ بات سن کر حضرت نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو خریدا آٹھ سو درہم میں اور وہ درہم لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے آپ نے اس کو عتایت فرمادیئے اور فرمایا: پہلے تم اس کو اپنے اوپر خرچ کرو پھر اگر کچھ بچ جائے تو تم اپنے رشتہ داروں کو دے دو پھر اگر رشتہ داروں سے کچھ بچ جائے تو اس طریقہ سے یعنی سامنے اور دائیں اور بائیں جانب اشارہ کیا (یعنی ہر ایک جانب سے غرباء فقراء کو صدقہ خیرات کرو)۔

۴۶۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے کہ جس کا نام ابو مذکور تھا اپنے غلام کو کہ جس کا نام یعقوب تھا اپنی وفات کے بعد آزاد کر دیا (یعنی اس طریقہ سے کہہ دیا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے شریعت میں ایسے غلام کو مدبر بتانا کہا جاتا ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا: اس غلام کو کون شخص خریدتا ہے چنانچہ حضرت نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو خرید لیا آٹھ سو درہم میں پس وہ آٹھ سو درہم انہوں نے ادا کر دیئے اور آپ نے فرمایا: تمہارے میں سے جس وقت کوئی شخص محتاج ہو تو وہ پہلے اپنی ذات سے شروع کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو وہ اپنے بیوی بچوں پر خرچہ کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو اپنے رشتہ داروں یا عزیز واقارب پر خرچہ کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو ادھر ادھر غرباء پر خرچہ کرے۔

۴۶۶۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام کو فروخت فرمایا۔

۴۶۵۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي غَدْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ ذُبُرٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَأَشْتَرَاهُ نَعِيمُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَبَدًا بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلَا هِلَكَ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلْيَدِ قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَ هَكَذَا يَقُولُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ عَنْ يَمِينِكَ وَ عَنْ شِمَالِكَ۔

۴۶۶۰: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يَقَالُ لَهُ أَبُو مَذْكُورٍ أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ ذُبُرٍ يَقَالُ لَهُ يَعْقُوبُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَقَدَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ فَأَشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ وَقَالَ إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فَقِيرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلَى عِيَالِهِ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلَى قَرَابَتِهِ أَوْ عَلَى ذِي رَحِمِهِ فَإِنْ كَانَ فَضْلًا فَهَلْهُنَا وَ هَلْهُنَا۔

۴۶۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَاعَ الْمُدْبِرَ۔

باب ۲۱۲۹: بَابُ بَيْعِ الْمُكَاتَبِ

۳۶۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ بَرِيرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ وَيَكُونُ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ فَكَرْتُ ذَلِكَ بَرِيرَةَ لَا هِلَهَا فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَ نَأْنُ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ لَنَا وَلَاؤُكَ فَكَرْتُ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِي وَأَعْطِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرُطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَمَنْ اشْتَرَطَ شَيْئًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ وَإِنْ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَشَرَطُ اللَّهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ۔

باب: مکاتب کو فروخت کرنا

۳۶۶۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اپنی کتابت میں مدد حاصل کرنے کے واسطے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جاؤ تم اپنے لوگوں سے کہو اگر ان کو منظور ہو تو میں تمہاری کتابت کی رقم ادا کر دوں (یعنی اس قدر رقم دے دوں تاکہ تم وہ رقم ادا کر کے آزاد ہو سکو) اور تمہارا ترکہ میں وصول کروں گی چنانچہ انہوں نے اپنے لوگوں سے بیان کیا۔ انہوں نے انکار کر دیا اور کہا اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو منظور ہو تو خدا کے لیے میرے ساتھ سلوک کریں اور تمہارا ترکہ ہم وصول کریں گے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول کریم ﷺ سے عرض کی۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم خرید لو اور آزاد کرو ترکہ اس کو ملے گا جو کہ آزاد کرے۔ پھر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کی کیا حالت ہے جو کہ اس قسم کی شرائط طے کرتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں پس جو شخص اس قسم کی شرط کرے جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ پوری نہیں ہوگی۔ اگر ایک سو شرائط مقرر کرے تو اللہ تعالیٰ کی شرط قبول اور منظور کرنے کے لائق ہے اور بھروسہ اور اعتماد کرنے کے لائق ہے۔

مکاتب کا مفہوم:

مذکورہ بالا حدیث میں کتابت میں مدد حاصل کرنے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا تم میری مدد کرو تاکہ میں بدل کتابت ادا کر سکوں۔ واضح رہے شریعت کی اصطلاح میں مکاتب اس کو کہتے ہیں کہ جس کو اس کا آقا یہ کہہ دے کہ تم اگر اس قدر سرمایہ مجھ کو ادا کرو تو تم میری جانب سے آزاد ہو۔

باب ۲۱۳۰: بَابُ الْمُكَاتَبِ يُبَاعُ قَبْلَ أَنْ يَقْضِيَ

باب: اگر مکاتب نے اپنے بدل کتابت میں کچھ بھی نہ دیا

مِنْ كِتَابَتِهِ شَيْئًا

ہو تو اس کا فروخت کرنا درست ہے

۳۶۶۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں اور انہوں نے کہا: اے

۳۶۶۳: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ

عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے اپنے لوگوں سے کتابت کی سات اوقیہ پر ہر سال ایک اوقیہ۔ تم میری مدد کرو اور اس نے اپنی کتابت میں سے کچھ معاوضہ ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی جانب توجہ اور رغبت ہوئی انہوں نے بیان کیا کہ تم اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ چاہیں تو میں یہ تمام (یعنی ساتوں اوقیہ) ان کو ادا کر دوں گی۔ لیکن ولاء تمہاری میں وصول کروں گی چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے لوگوں (یعنی اپنے متعلقین) کی جانب گئیں اور ان سے بیان کیا انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چاہیں تو اللہ کیلئے مجھ سے سلوک کریں، لیکن ولاء ہم لیں گے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کے خاندان سے بریرہ رضی اللہ عنہا کا لینا (حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خریدنا) مت چھوڑنا تم ان کو خرید لو اور پھر آزاد کر دو۔ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا پھر رسول کریم ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ عزوجل کی تعریف بیان کی پھر فرمایا: لوگوں کی کیا حالت ہے کہ جو اس قسم کی شرائط مقرر کرتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں پس جو کوئی اس قسم کی شرط مقرر کرے جو کہ کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ شرط باطل ہے اگرچہ وہ ایک سو بی شرائط (مقرر کردہ) کیوں نہ ہوں اور اللہ عزوجل کا حکم قبول کرنے کے زیادہ شایان شان ہے اور خدا تعالیٰ کی شرط مضبوط ہے اور ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

باب: ولاء کا فروخت کرنا

۴۶۶۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے فروخت کرنے کی اور اس کے بہہ کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۴۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ولاء کے فروخت کرنے اور بہہ کرنے سے۔

يُونُسُ وَاللَّيْثُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيرَةُ إِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ إِنِّي كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلَى تِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَوْقِيَّةً فَأَعْبَيْتَنِي وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفَسَتْ فِيهَا أَرْجَعِي إِلَى أَهْلِكَ فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أُعْطِيَهُمْ ذَلِكَ جَمِيعًا وَيَكُونُ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ فَقَدَّهْتُ بَرِيرَةَ إِلَى أَهْلِهَا فَعَرَضْتُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا وَقَالُوا إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُونُ ذَلِكَ لَنَا فَقَدَّرْتُ ذَلِكَ عَائِشَةَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكَ ذَلِكَ مِنْهَا ابْتِاعِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ فَفَعَلْتُ وَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللَّهِ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللَّهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

۲۱۳۱: بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ

۴۶۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَبِيتِهِ۔

۴۶۶۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَةٍ۔

۳۶۶۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هَيْبَةٍ۔

۳۶۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ولاء کے فروخت کرنے اور ہیبہ کرنے سے۔

باب: پانی کا فروخت کرنا

۲۱۳۲: بَابُ بَيْعِ الْمَاءِ

۳۶۶۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السَّيْتَانِيُّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَافِيٍّ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ۔

۳۶۶۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پانی کے فروخت کرنے سے۔

۳۶۶۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْيَمْنِئَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ إِيَّاسَ بْنَ عُمَرَ وَقَالَ مَرَّةً ابْنُ عَبْدِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ قَالَ قُتَيْبَةُ لَمْ أَفْقَهُ عَنْهُ بَعْضَ حُرُوفٍ أَبِي الْيَمْنِئَةَ كَمَا أَرَدْتُ۔

۳۶۶۸: حضرت مرہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے پانی کے فروخت کرنے سے۔

باب: ضرورت سے زائد پانی فروخت کرنا

۲۱۳۳: بَابُ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ

۳۶۶۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْيَمْنِئَةَ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ وَبَاعَ قَيْمُ الْوَهْطِ فَضْلَ مَاءِ الْوَهْطِ فَكَرِهَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو۔

۳۶۶۹: حضرت ایاس بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بچے ہوئے پانی کے فروخت کرنے سے اور قیم نے بچا ہوا دھبہ کا پانی فروخت کیا تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اس کو برا خیال کیا۔

۳۶۷۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَاجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ أَبَا الْيَمْنِئَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ إِيَّاسَ بْنَ عَبْدِ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَبِيعُوا فَضْلَ الْمَاءِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔

۳۶۷۰: حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچا ہوا پانی فروخت نہ کرو۔

الماء۔

خلاصۃ الباب ۷۶: ”واضح“ طائف کے نزدیک ایک گاؤں کا نام ہے۔ اس جگہ مذکورہ صحابی رضی اللہ عنہ نے بچا ہوا پانی فروخت کیا جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔

بچا ہوا پانی فروخت کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا کنواں یا چشمہ وغیرہ یا آج کل کے اعتبار سے پانی کا نل وغیرہ بوتلو پلانے کے لئے پانی فروخت کرنا درست نہیں ہے۔ جیسا کہ عام مفسرین نے آیت کریمہ سورہ ماعون کی تفسیر میں ماعون کے تحت لکھا ہے یعنی پینے کے پانی سے روکنا ماعون کی وعید میں داخل ہے بہر حال کھیت کے سیراب کرنے کے لئے پانی فروخت کرنے کی گنجائش ہے لیکن پینے کے لئے نہیں یعنی پینے کا پانی فروخت کرنا درست نہیں ہے۔

۲۱۳۴: باب بیع الخمر

باب: شراب فروخت کرنا

۴۶۷۱: حضرت ابن وہبہ مصری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا انگور کے شیرہ کے بارے میں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ ایک شخص نبی کی خدمت میں شراب کی مشکلیں تحفہ میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے پھر اس نے آہستہ سے ایک آدمی کے کان میں کچھ کہا جس کو میں نہیں سمجھا کہ کیا کہا۔ میں نے ایک اور شخص سے جو کہ اس کے نزدیک بیٹھا تھا دریافت کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے کان میں کیا کہا؟ اس نے کہا میں نے اس سے کہا کہ تم اس کو فروخت کر دو۔ آپ نے فرمایا: جس نے اس کا پینا حرام فرمایا ہے اس نے اس کا فروخت کرنا بھی حرام فرمایا ہے اس پر اس نے دونوں مشک کا منہ کھول دیا اور اس میں جس قدر شراب تھی وہ سب بہہ گئی۔

۴۶۷۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ وَغْلَةَ الْمِصْرِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْدَى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَهَا فَسَارَ رَوَلَمُ أَفْهَمُ مَا سَارَ كَمَا أَرَدْتُ فَسَأَلْتُ إِنْسَانًا إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَ رَوَلَمُ قَالَ أَمَرْتُهُ أَنْ يَبِيعَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شَرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهِمَا۔

۴۶۷۲: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت سود کی آیات نازل ہوئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ نے وہ آیات کریمہ پڑھ کر سنائیں پھر شراب کی تجارت کو حرام فرمایا۔

۴۶۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ الرِّبَا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَلَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

۲۱۳۵: باب بیع الکلب

باب: کتے کی فروخت سے متعلق

۴۶۷۳: حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۴۶۷۳: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ

رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کتے کی قیمت سے اور طوائف کی مزدوری اور نجومی شخص کی آمدنی سے۔

شِهَابٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْخُرَيْثِ ابْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُودٍ عَقَبَةَ بْنَ عَمْرِو قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَخُلُوتِ الْكَاهِنِ۔

۴۶۷۴: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزوں کو حرام فرمایا اس میں کتے کی قیمت بھی حرام فرمائی۔

۴۶۷۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عِيْنِي قَالَ أَنَا الْمُفْضِلُ ابْنُ فَصَالَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَشْيَاءَ حَرَّمَهَا وَثَمَنُ الْكَلْبِ۔

باب: کونسا کتنا فروخت کرنا درست ہے؟

۲۱۳۶: بَابُ مَا اسْتُثْنِيَ

۴۶۷۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کتے اور بلی کی قیمت سے لیکن شکاری کتے کی قیمت سے (امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے)۔

۴۶۷۵: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ أَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسَّيِّئِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا مُنْكَرٌ۔

باب: خنزیر کا فروخت کرنا

۲۱۳۷: بَابُ بَيْعِ الْخِنْزِيرِ

۴۶۷۶: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے کہ مکہ مکرمہ میں بلاشبہ خدا کے رسول نے حرام قرار دیا ہے شراب اور مردار اور خنزیر کو اور بتوں کے فروخت کرنے کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مردہ کی چربی سے تو کشتیاں چکنی کی جاتی ہیں کھالیں چکنی کی جاتی ہیں اور لوگ اس کو جلا کر روشنی حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے پھر آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل یہود کو تباہ اور برباد کرے جس وقت اللہ عزوجل نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا تو ان لوگوں نے اس کو پگھلایا پھر فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی۔

۴۶۷۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَثِثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ غَامَ الْفُتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا الشَّفَنُ وَيَذْهَبُ بِهَا الْجُلُودُ وَ يَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمَلُوهَا ثُمَّ بَاعُوهَا فَكَلَّوْا ثَمَنَهُ۔

۲۱۳۸: بَابُ بَيْعِ ضَرَابِ الْجَمَلِ

باب: اونٹ کی جفتی کو فروخت کرنا یعنی نر کو مادہ پر

چڑھانے کی اجرت لینا

۴۶۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مذکر کو (مادہ پر) چڑھانے کی اجرت لینے سے اور کھیتی کرنے کے لئے زمین فروخت کرنے سے (یعنی کوئی شخص اپنی زمین اور پانی کسی دوسرے شخص کو فروخت کرے تاکہ وہ شخص اس میں کھیتی کرے اور حصہ بھی لے) آپ نے ان امور سے منع فرمایا۔

۴۶۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی مذکر (یعنی نر) کو مادہ پر (کودوانے کی) یعنی نر کو مادہ سے جفتی کو ممنوع فرمایا۔

۴۶۷۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ بنی صعق کا جو کہ قبیلہ بن کلاب کی ایک شاخ ہے خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے مذکر (نر کو) مادہ پر کودوانے کی اجرت سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے منع فرمایا۔ اس پر اس شخص نے کہا: ہم لوگوں کو بطور ہدیہ تحفہ کچھ ملتا ہے۔

۴۶۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پچھنے لگانے (یعنی فصد لگانے) والے شخص کی آمدنی سے اور نر کو کودوانے کی مزدوری سے۔

۴۶۸۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو کودوانے کی مزدوری سے (یعنی آپ نے جانور سے جفتی

۴۶۷۷: عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ بَيْعِ ضَرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَبَيْعِ الْأَرْضِ لِلْحَرْثِ يَبِيعُ الرَّجُلُ أَرْضَهُ وَمَاءَهُ فَعَنْ ذَلِكَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۴۶۷۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَنَسِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ مُسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

۴۶۷۹: أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدِ الرَّوَاسِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الصَّعْقِ أَحَدَ بَنِي كِلَابٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا نَكْرُمُ عَلَى ذَلِكَ

۴۶۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَجَامِ وَعَنْ تَمَنِ الْكَلْبِ وَعَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ

۴۶۸۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ

کرنے کی اجرت کو) ناجائز فرمایا۔

ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

۴۶۸۲: حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کہ قیت سے اور زر کے کو دوانے کی اجرت سے (یعنی مزدوری لینے سے)

۴۶۸۲: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَصَّالٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ۔

باب: ایک شخص ایک شے خریدے پھر اس کی قیمت دینے سے قبل مفلس ہو جائے اور وہ چیز اسی طرح موجود ہو اس سے متعلق

۲۱۳۹: بَابُ الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْبَيْعَ

فِيْفِلْسٍ وَيُوجَدُ الْمَتَاعُ

بَعِيْنَهُ

۴۶۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مفلس ہو جائے پھر ایک آدمی اپنا بچا ہوا سامان بالکل اسی طرح اس کے پاس پائے تو اس کے لئے وہ زیادہ حقدار ہے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت۔

۴۶۸۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيْمًا أَمْرِيءُ أَفْلَسَ لَمْ وَجَدَ رَجُلٌ عِنْدَهُ سِلْعَتُهُ بَعِيْنَهَا فَهُوَ أَوْلَى بِهِ مِنْ غَيْرِهِ۔

۴۶۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی آدمی نادار اور غریب ہو جائے اور اس کے پاس کسی شخص کی کوئی شے اس طرح مل جائے تو وہ شخص اس چیز کی شناخت کرے تو وہ شے اس شخص کی ہے کہ جس نے اس کو فروخت کیا تھا۔

۴۶۸۴: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بْنَ مُحَمَّدٍ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُعْذِمُ إِذَا وَجَدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعَ بَعِيْنَهُ وَ عَرَفَهُ أَنَّهُ لِصَاحِبِهِ الَّذِي بَاعَهُ۔

۴۶۸۵: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کے پھلوں پر جو کہ اس نے خریدے تھے آفت آ گئی عہد نبوی میں اور وہ شخص بہت زیادہ مقروض ہو گیا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس کو صدقہ دو چنانچہ لوگوں نے اس شخص کو

۴۶۸۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَنَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

أَصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسَاءٍ ابْتَاعَهَا وَكَثُرَ ذَنْبُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ لَعَلَّكُمْ تَنْلُغُوا ذَلِكَ وَفَاءَ ذَنْبِهِ فَعَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حُدُودًا وَوَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ۔

۳۱۴۰ باب الرجل يبيع السلعة فيسحقها

مُسْتَحَقٌّ

۳۱۸۶ أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّاءُ ابْنُ مَسْعُودَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ بْنُ سَمَالٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى أَنَّهُ إِذَا وَجَدَهَا فِي يَدِ الرَّجُلِ غَيْرِ الْمُتَمِّهِمْ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهَا بِمَا اشْتَرَاهَا وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ وَقَضَى بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

۳۱۸۷ أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَقَدْ أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي حَارِثَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْبِمَامَةِ وَأَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ مَعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ ابْنًا رَجُلٍ سَرَقَ مِنْهُ سَرِقَةً فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَجَدَهَا ثُمَّ كَتَبَ بِذَلِكَ مَرْوَانَ إِلَى فَكَّحْتُ إِلَى مَرْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِأَنَّهُ إِذَا كَانَ الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنَ الَّذِي سَرَقَهَا غَيْرَ مُتَمِّهِمْ يُخَيَّرُ سَيِّدَهَا فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الَّذِي سَرَقَ مِنْهُ بِثَمَنِهَا وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ ثُمَّ قَضَى بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَبَعَثَ مَرْوَانَ بِكِتَابِي إِلَى مَعَاوِيَةَ وَكَتَبَ مَعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ أَنَّكَ لَسْتَ أَنْتَ وَلَا أُسَيْدُ

صدقہ خیرات دیا جب بھی اس شخص کے قرضہ کے بقدر صدقہ جمع نہیں ہوا۔ آپ نے اس شخص کے قرض خواہوں سے فرمایا تم اب لے لو جو کچھ موجود ہے (اس کے علاوہ) تم کو کچھ نہیں ملے گا۔

باب: ایک شخص مال فروخت کرے پھر اس کا مالک کوئی

دوسرا شخص نکل آئے؟

۳۱۸۶ حضرت اسید بن خضیر بن سمالؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی شے ایسے آدمی کے پاس پائے کہ جس پر چوری کا گمان نہ ہو تو اگر بدل چاہے تو اس قدر قیمت دے کہ جس قدر قیمت میں اس شخص نے خریدا ہے اور بدل چاہے تو یہ تناقب کرے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے یہ حکم فرمایا۔

۳۱۸۷ حضرت اسید بن خضیرؓ سے روایت ہے وہ بيمامہ کے حکمران تھے (واضح رہے کہ بيمامہ عرب کے شرق میں واقع ہے) چنانچہ مروان نے ان کو تحریر کیا کہ حضرت معاویہؓ نے مجھ کو لکھا ہے کہ جس کسی کی کوئی شے چوری ہو جائے تو وہ شخص اس کا زیادہ مستحق ہے کہ جس جگہ اس کو پائے۔ حضرت اسید نے کہا کہ مروان نے یہ مجھ کو لکھا کہ میں نے مروان کو تحریر کیا کہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح سے فیصلہ فرمایا ہے جس وقت وہ شخص کہ جس نے اس شے کو چور سے خریدا ہے معتبر ہو (یعنی اس شخص پر چوری کا شبہ نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے بدل چاہے قیمت ادا کرے (یعنی چور سے جس قدر قیمت میں خریدا ہے) وہ شے لے لے اور بدل چاہے چور کا تعاقب کرے۔ پھر اس کے مطابق حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے فیصلہ فرمایا اور حضرت عثمانؓ نے فیصلہ فرمایا مروان نے میرے خط کو حضرت معاویہؓ سے پاس بھیج دیا حضرت معاویہؓ نے مروان کو تحریر کیا تم اور حضرت اسیدؓ مجھ پر حکم نہیں چلا سکتے

تَقْضِيَانِ عَلَىٰ وَلَيْكِنِّي أَقْضِي فِيمَا وَلَيْتُ عَلَيْكُمَا
فَأَنْفِذْ لِمَا أَمَرْتُكَ بِهِ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِ
مُعَاوِيَةَ فَقُلْتُ لَا أَقْضِي بِهِ مَا وَلَيْتُ بِمَا قَالَ
مُعَاوِيَةُ۔

لیکن میں تم دونوں کو حکم دے سکتا ہوں۔ اس لیے کہ میں نے تم کو مقرر کیا تھا پھر میرا جو حکم ہے تم اس کے مطابق عمل کرو۔ مروان نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا خط میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے کہا میں اس کے مطابق حکم کروں گا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ جس وقت تک میں ان کی جانب سے حکمراں رہوں گا۔

مال کے مالک سے متعلق مسئلہ:

مذکورہ بالا حدیث کی وضاحت کے سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے بعض حضرات کا مذہب یہ ہے کہ مال کا مالک اپنی چیز لے لے اور جس شخص کے پاس وہ شے نکلے اس کو حکم ہوگا کہ وہ اپنے فروخت کرنے والے سے قیمت وصول کرے پھر وہ فروخت کرنے والا شخص یہاں تک کہ وہ چور گرفتار ہو جائے اور ان کی دلیل دوسری حدیث ہے شروحات حدیث میں متعلقہ دلائل اور مباحث ملاحظہ فرمائے جاسکتے ہیں اس جگہ تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

۳۶۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ
عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ
قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
الرَّجُلُ أَحَقُّ بِعَيْنِ مَالِهِ إِذَا وَجَدَهُ وَبِتَبَعِ الْبَائِعِ مَنْ
بَاعَهُ۔

۳۶۸۸: حضرت سرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان اپنی شے کا حق دار ہے جس وقت وہ اس شے کو پائے اور جس شخص کے پاس وہ شے نکلے تو وہ شخص فروخت کرنے والے شخص کا تعاقب کرے۔

۳۶۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ
زَوَّجَهَا وَلَيَّانَ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِثْلَ
رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا۔

۳۶۸۹: حضرت سرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس خاتون کا نکاح دو ولی (الگ الگ) دو اشخاص سے کرویں یعنی ایک شخص ایک سے اور دوسرا دوسرے سے تو پہلے ولی کا نکاح معتبر ہوگا اور اس شخص نے دو اشخاص کے ہاتھ ایک شے کو فروخت کیا تو جس شخص کے ہاتھ وہ شے فروخت کی تو اسی کو وہ شے ملے گی۔

باب: قرض لینے سے متعلق حدیث

۲۱۴۱: بَابُ الْإِسْتِقْرَاضِ

۳۶۹۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ
إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ جَدِّهِ قَالَ
اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَجَاءَهُ مَالٌ
فَدَقَّقَهُ إِلَيَّ وَقَالَ بَارِكْ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ

۳۶۹۰: حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لیا۔ پھر آپ کے پاس مال آیا تو آپ نے قرض ادا کر دیا اور فرمایا: اللہ عزوجل تمہارے مکان اور مال دولت میں برکت عطا فرمائے اور قرض کا بدلہ یہ ہے کہ انسان قرض دینے والے کو شکریہ کہے اور اس کو رقم بھی (وقت

پر (دے۔

إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلْفِ الْحَمْدُ وَالْآدَاءُ۔

باب: ۲۱۴۲ التَّغْلِيظُ فِي الدِّينِ

۴۲۹۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى جَبْهِهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيدِ فَسَكَنَّا وَفَرَعْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَدِ سَأَلْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نَزَلَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ دَيْنُهُ۔

۴۲۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ أَهْلُهَا مِنْ بَنِي فُلَانٍ أَحَدٌ فَلَمَّا قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا مَنَعَكَ فِي الْمَرْتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ أَنْ تَكُونَ أَحَبَّتَيْنِي أَمَا إِنِّي لَمْ أَنْوِّهْ بِكَ إِلَّا بِخَيْرٍ إِنَّ فُلَانًا لَرَجُلٍ مِنْهُمْ مَاتَ مَا سُورًا بِدِينِهِ۔

باب: ۲۱۴۳ التَّسْهِيلُ

فِيهِ

۴۲۹۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ هِنْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَتْ مَيْمُونَةُ تَدَانُ وَتَكْثُرُ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهَا فِي ذَلِكَ وَلَا مَوْهَا وَوَجَدُوا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَا أتركُ الدِّينَ وَقد سَمِعْتُ خَلِيلِي وَصَفِي

باب: قرض داری کی مذمت

۴۲۹۱: حضرت محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے پاس تھے کہ اس دوران آپ نے اپنا سر آسمان کی جانب اٹھایا پھر اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور فرمایا: سبحان اللہ! کس قدر شدت نازل ہوئی ہے چنانچہ ہم لوگ خاموش رہے اور گھبرا گئے جس وقت دوسرا روز ہوا تو میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ سختی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک آدمی راہ خدا میں قتل کر دیا جائے پھر وہ جلایا جائے پھر قتل کر دیا جائے پھر جلایا جائے پھر قتل کر دیا جائے اور اس شخص کے ذمہ قرض ہو تو وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس وقت تک کہ وہ شخص اپنے قرض کو ادا نہ کرے۔

۴۲۹۲: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس مقام پر فلاں قبیلہ سے کوئی شخص موجود ہے؟ تین مرتبہ آپ نے فرمایا۔ جس وقت ایک شخص کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا: تم نے پہلے دو بار کس وجہ سے جواب نہیں دیا۔ میں نے تم کو نہیں پکارا لیکن بہتری سے فلاں آدمی مطلع ہوا ہے (جنت میں داخل ہونے سے یا اپنے احباب کی صحبت سے مقرض ہونے کی وجہ سے)۔

باب: قرض داری میں آسانی اور سہولت سے متعلق

حدیث شریف

۴۲۹۳: حضرت عمران بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ميمونة رضی اللہ عنہا لوگوں سے قرضہ لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے اس سلسلہ میں گفتگو کی اور ان کو ملامت کی اور ان کو رنج پہنچایا۔ انہوں نے کہا میں قرض لینا نہیں چھوڑوں گی۔ میں نے اپنے محبوب نبی ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی قرضہ لے اور اللہ عزوجل واقف ہے وہ اس

کے ادا کرنے کی فکر میں ہے تو اللہ عز و جل دنیا میں بھی اس کا قرض ادا کرے گا۔

يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدَانِ دَيْنًا فَعَلِمَ اللَّهُ أَنَّهُ يَرِيدُ قَضَاءَهُ إِلَّا أَوَّاهُ اللَّهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا۔

۴۶۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ قرض لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے ان سے کہا: اے مومن بنی ماں! آپ (بہت قرضہ لیتی ہیں) حالانکہ آپ کے پاس اس کے ادا کرنے کے لئے جائیداد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے: جو شخص قرضہ لے اور وہ اس کے ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ عز و جل اس کی یاد کرے گا۔

۴۶۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْشَشِ عَنْ خُصْبِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُصْبَةَ أَنَّ مِمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَدَّ أَنْتَ فَقِيلَ لَهَا يَا أُمَّ الْأَسْوَدِيِّينَ فَتَحْمِلِينَ وَلَيْسَ بِمُحَدِّثٍ وَفَاءً قَالَتْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ دَيْنًا وَهُوَ يَرِيدُ أَنْ يُؤَدِّيَهُ أَعَانَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب: دولت مند شخص قرض دینے میں تاخیر کرے اس سے متعلق

۴۶۹۴: باب: مَطْلٌ

الغني

۴۶۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے قرض کا بار کسی مالدار شخص کی جانب کرے تو اس کو چاہیے کہ اس مالدار شخص کا تعاقب کرے اور دولت مند شخص کا قرضہ ادا نہ کرنا ظلم ہے۔

۴۶۹۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْجَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ وَالظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ۔

دوسرے کے قرض ادا کرنے سے متعلق:

یعنی اگر کوئی شخص مال دار ہو اور وہ کسی دوسرے آدمی کے قرض ادا کرنے کو تسلیم کرے تو جس کے متعلق اس نے قرض ادا کرنا تسلیم کیا اس کا ادا کرنا مذکورہ شخص پر لازم ہو جائے گا اور اصطلاح شرعی میں اس کو حوالہ کہا جاتا ہے اور جس آدمی نے دوسرے کی رضامندی سے اپنے قرض کا حوالہ دوسرے کے کر دیا تو دوسرے شخص کے ذمہ ایسے قرض کا ادا کرنا لازم ہے اور حدیث مذکورہ میں مال دار کا طاقت کے باوجود قرض ادا نہ کرنا ظلم قرار دیا گیا ہے اور اس کی دیگر احادیث سے بھی وعید ثابت ہے اور نادار مفلس غریب اگر قرض ادا نہ کر سکے تو اس کی مجبوری ہے اسے معاف کر دیا جائے اس کی گنجائش ہے۔

۴۶۹۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَبَرِ بْنِ أَبِي ذَلِيلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مِمْوْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِي الْوَاجِدُ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعَقُوبَتُهُ۔

نابیندہ مقرض کی سزا: مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرضہ ادا کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود کوئی شخص اگر کسی دوسرے کا

قرضہ ادا کرے تو ایسے نادر ہندو شخص کے ساتھ نہ سب سختی کا برتاؤ کیا جاسکتا ہے اور اگر شرعی حکومت قائم ہو تو حاکم ایسے شخص کو جیل میں ڈال سکتا ہے اور مذکورہ حدیث میں مذکور عزت بگاڑنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو برا کہنا درست ہوگا لیکن بے آبرو کرنا کسی کو درست نہیں ہوگا۔

۴۶۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْرُ بْنُ أَبِي ذَلِيلَةَ الطَّائِفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مُسَبِّحَةَ وَأَخْبَنِي عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ عُمَرُو ابْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْتِيَ الْوَاجِدُ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَ عَقُوبَتَهُ۔

۴۶۹۷: حضرت ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دولت مند شخص قرضہ ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی عزت بگاڑنا درست ہے۔

باب: قرضدار کو کسی دوسرے کی طرف محول کرنا جائز ہے

۴۶۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ سُبْكِينَ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَالْفُطُكَةُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْوَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا اتَّبَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مِلْيَةٍ فَلْيَتَمَتَّعْ۔

۴۶۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار شخص کا قرضہ ادا کرنے میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو حوالہ دیا جائے مال دار پر تو پیچھا کرے اس کا اور قرضہ دار کا پیچھا چھوڑ دے۔

باب: قرض کی ضمانت

۴۶۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ أَنَا أَتَكَفَّلُ بِهِ قَالَ بِالْوَقْدَةِ قَالَ بِالْوَقْدَةِ۔

۴۶۹۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کا جنازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز جنازہ کے لیے گیا۔ آپ نے فرمایا: اس شخص کے ذمہ تو قرضہ ہے۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کا ضامن ہوں۔ آپ نے فرمایا: مکمل قرضہ ادا کرو گے؟ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مکمل قرضہ (ادا کروں گا)۔

باب: قرض بہتر طریقہ سے ادا کرنے کے بارے میں

۴۷۰۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْبَلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۴۷۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اچھی طرح سے قرضہ ادا کرتے ہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

۲۱۳۸: بَابُ حُسْنِ الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقِ فِي

الْمُطَالَبَةِ

باب: حسن معاملہ اور قرضہ کی وصولی میں نرمی

کی فضیلت

۴۷۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کوئی نیک کام نہیں کیا تھا لیکن وہ شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر وہ شخص اپنے آدمی سے کہتا کہ جس جگہ وہ شخص سہولت سے مل سکے وہاں پر وہ وصول کرے اور جس جگہ دشواری ہو مفلس ہو تو چھوڑ دے اور درگزر کرو اور ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل ہمارے قصور (اور گناہ) سے بھی درگزر فرمائے۔ جس وقت وہ شخص گیا تو اللہ عزوجل نے فرمایا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں لیکن میرا ایک غلام تھا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جس وقت اس کو تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تو کہہ دیتا کہ جو آسانی اور سہولت سے ملے وہ لے لے اور جس جگہ دشواری ہو تو چھوڑ دے اور معاف فرما دے۔ ممکن ہے اللہ عزوجل ہم کو معاف فرما دے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے تجھ کو معاف کر دیا۔

۴۷۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جس وقت کسی کو وہ شخص مفلس دیکھتا تو وہ شخص اپنے جوان سے کہتا کہ معاف کر اس کو ممکن ہے اللہ عزوجل معاف فرما دے جس وقت وہ اللہ عزوجل کے پاس گیا تو خداوند تعالیٰ نے اس کو معاف فرما دیا۔

۴۷۰۳: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ایک شخص کو جنت میں داخل فرما دیا جو کہ خریدتے اور فروخت کرتے وقت نرمی اختیار کرے اور ادا کرتے اور وصول کرتے وقت لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرے۔

۴۷۰۱: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُولُ لِرَسُولِهِ خُذْ مَا تَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسَرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لَا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِي غُلَامٌ وَكُنْتُ أَدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا بَعَثْتُهُ لِيَتَقَاضَى قُلْتُ لَهُ خُذْ مَا تَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسَرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللَّهَ يَتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ۔

۴۷۰۲: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَنُحَيْشٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ إِذَا رَأَى إِعْسَارَ الْمُعْسِرِ قَالَ لِفَتَاهُ تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللَّهَ تَعَالَى يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَقِيَ اللَّهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ۔

۴۷۰۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرُوخٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًّا وَبَانِعًا وَ قَاضِيًا مُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ۔

باب: بغیر مال کے شرکت سے متعلق

۴۷۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے دن غزوہ بدر میں شریک ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی (کپڑا کر) لائے اور میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کچھ نہیں لائے۔

۴۷۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے (مثلاً غلام میں دو شخص آدھے آدھے کے شریک ہوں ایک شریک (اپنا حصہ آزاد کرے) تو دوسرے کو حصہ کو بھی (جو دوسرے شریک کا) مال دے کر آزاد کرے اگر اس کے پاس مال ہو۔

باب: غلام باندی میں شرکت

۴۷۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا حصہ غلام باندی میں آزاد کرے اور اس کے پاس اس قدر دولت ہو جو غلام کے دوسرے حصہ کی قیمت کو کافی ہو تو وہ آزاد ہو جائے گا اس کی دولت میں سے۔

مطلب یہ ہے کہ آزاد کرنے والا شخص اگر دولت مند ہے تو وہ غلام پورا کا پورا آزاد ہو جائے گا اور دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر وہ شخص مفلس ہو تو نصف غلام آزاد ہوگا اور غلام کو حق ہے کہ وہ محنت مزدوری کر کے دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کرے اور وہ پورا آزاد ہو جائے گا۔

باب: درخت میں شرکت سے متعلق

۴۷۰۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے جس آدمی کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو تو وہ ان کو فروخت نہ کرے جس وقت تک کہ وہ اپنے شریک

۲۱۴۹: باب الشَّرَكَةُ بِغَيْرِ مَالٍ
۴۷۰۴: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِءْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ۔

۴۷۰۵: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شُرَكَاءَ لَهُ فِي عَبْدٍ أَيْمٌ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يُلْغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ۔

باب: الشَّرَكَةُ فِي الرَّقِيقِ

۴۷۰۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدٌ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شُرَكَاءَ لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يُلْغُ ثَمَنَهُ بِقِيَمَةِ الْعَبْدِ فَهُوَ عَقِيقٌ مِنْ مَالِهِ۔

غلام کی آزادی سے متعلق مسئلہ:

باب: الشَّرَكَةُ فِي النَّخِيلِ

۴۷۰۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْكُمْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ أَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِيعُهَا حَتَّى

نفر ضیاء علی شریک۔
سے دریافت نہ کرے (اس لیے کہ اگر شریک وہ نہ ہو تو یہ بھیج دے گا اور نہ
وغیرہ خریدنا چاہئے تو وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت دوسروں کے۔)

باب زمین میں شرکت سے متعلق

۴۷۰۸: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا شفعہ کا ہر ایک مال مشترک میں جو کہ تقسیم نہ ہوا ہوزمین ہو یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ فروخت کرنا درست نہیں ہے جس وقت تک کہ دوسرے شریک سے اجازت حاصل نہ کرے اس شریک کو اختیار ہے چاہے لے لے اور دل چاہے نہ لے اور اگر ایک شریک اپنا حصہ فروخت کرے اور دوسرے شریک کو اس کی اطلاع نہ کرے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت۔

باب: شفعہ سے متعلق احادیث

۴۷۰۹: حضرت ابو رافع عیسیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی پڑوسی کے حق کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۱۵۲: بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الرِّبَا

۴۷۰۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَدَاءِ قَالَ سَأَلْنَا أَبَا إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شَرِكَةٍ لَمْ تُفَسَمْ رِبْعَةً وَخَائِطٌ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبْعَهُ حَتَّى يُوْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ وَإِنْ نَاعَ وَلَمْ يُوْذِنْهُ فَبُيْعَ أَحَقُّ بِهِ۔

۲۱۵۳: بَابُ ذِكْرِ الشُّفْعَةِ وَأَحْكَامِهَا

۴۷۰۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَارُ أَحَقُّ بِشَفْعِهِ۔

حق شفعہ سے متعلق:

حدیث کے آخری جملہ کا حاصل یہ ہے کہ ایک شریک اگر اپنا حصہ باغ یا زمین فروخت کر رہا ہے تو دوسرا شریک اس کے خریدنے کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ اس کو حق شفعہ حاصل ہے اور وہ اس قدر قیمت دے کہ جس رقم میں دوسرے شریک نے وہ حصہ خریدا ہے۔

حق شفعہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں ایسے حق کو کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے جبراً انسان زمین کا مالک ہو سکتا ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ حق شفعہ کس کو حاصل ہے؟ بعض حضرات نے فرمایا صرف شریک کو یہ حق پہنچتا ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں پڑوسی کو بھی یہ حق ہے۔ فقہ کی کتب میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے۔

۴۷۱۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ ۴۷۱۰: حضرت شریذ بن یزید سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری زمین ہے کہ جس میں کسی کی کوئی شرکت نہیں ہے اور

نہی کسی کا اس میں کوئی حصہ ہے لیکن اس میں حق پڑوس ہے۔ آپ نے فرمایا: پڑوسی زیادہ حق دار ہے اپنے پڑوس کا (دیکھ راجا بیٹ میں بھی یہ مضمون مذکور ہے)۔

عُمَرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرْضِي لِيْسَ لِأَحَدٍ فِيهَا شَرْكَهُ وَلَا فِئْسَمَةٌ إِلَّا الْجَوَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْجَارُ أَحَقُّ بِشَفْعِهِ۔

۴۷۱۱: حضرت ابو سلمہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حق شفعہ ہر ایک مال میں ہے جو کہ تقسیم نہ کیا جائے جس وقت حد بندی ہو جائے اور راستہ مقرر ہو جائے۔

۴۷۱۱: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ يَسْرِ قَالَ حَدَّثَنَا ضَفْوَانُ ابْنُ عَيْسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الشَّفْعَةُ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقَسِّمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَعُرِفَتِ الصَّرَافُ فَلَا شَفْعَةَ۔

۴۷۱۲: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم فرمایا اور پڑوسی کے حق کا (حکم فرمایا)۔

۴۷۱۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي دُرْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ وَاقِلٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالشَّفْعَةِ وَالْجَوَارِ۔

(۴۵)

کتاب القسامۃ والقود والدیات

قسامت کے متعلق احادیث مبارکہ

باب: دورِ جاہلیت کی قسامت سے متعلق

۲۱۵۴: بَابُ ذِكْرِ الْقَسَامَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

۴۷۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں جو پہلی قسامت جاری ہوئی (وہ یہ تھی کہ قبیلہ) بنی ہاشم میں سے ایک آدمی نے قریش کے ایک آدمی کی ملازمت کی یعنی قبیلہ قریش کی ایک شاخ میں سے وہ شخص تھا وہ اس کے ساتھ گیا اونٹوں میں وہاں پر ایک شخص ملا جو کہ قبیلہ بنی ہاشم میں سے تھا جس کے برتن کی رسی ٹوٹ گئی تھی۔ اس نے کہا تم رسی سے میری مدد کرو تا کہ میں اپنے برتن کو باندھ لوں ایسا نہ ہو کہ اونٹ چلنے لگ جائے (اور برتن نیچے گر جائے) چنانچہ اس قبیلہ بنی ہاشم کے شخص نے ایک رسی دے دی برتن باندھنے کے واسطے۔ جس وقت تمام لوگ نیچے اترے اور وہ اونٹ باندھنے لگے تو ایک اونٹ خالی رہا (اس کے باندھنے کے لئے رسی نہیں تھی) جس نے ملازم رکھا تھا اس نے کہا کہ یہ کیسا اونٹ ہے یہ اونٹ کیوں نہیں باندھا گیا؟ نوکر نے کہا اس کی رسی نہیں ہے۔ اس نے کہا رسی کہاں چلی گئی ہے۔ نوکر نے کہا مجھے ایک شخص ملا قبیلہ بنی ہاشم میں سے کہ جس کے برتن کی رسی ٹوٹ گئی تھی اس شخص نے فریاد کی اور کہا کہ تم میری مدد کرو ایک رسی دو کہ جس سے میں اپنا برتن باندھ لوں۔ یہ بات پیش نہ آ جائے کہ اونٹ روانہ ہو جائے تو میں نے باندھنے کی رسی اس کو دے

۴۷۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا قُطَيْبٌ أَبُو الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرِيدٌ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَ رَحْلاً مِنْ قُرَيْشٍ مَنْ فَخِذَ أَحَدِهِمْ قَالَ فَأَنْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدْ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جَوَالِقِهِ فَقَالَ أَغْنِنِي بِعِقَالِ أَشَدُّ بِهِ عُرْوَةَ جَوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالاً يَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جَوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا وَعُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَابْنَ عِقَالَهُ قَالَ مَرَّ بِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدْ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جَوَالِقِهِ فَاسْتَعَاثَنِي فَقَالَ أَغْنِنِي بِعِقَالِ أَشَدُّ بِهِ عُرْوَةَ جَوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَيْتُهُ عِقَالاً فَحَذَقَهُ بِعَصَا كَانَ فِيهَا أَجْلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ

أَهْلِي الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمُؤْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَ
رُبَّمَا شَهِدْتُ قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبْلَغٌ عَنِّي رَسُولَهُ مَرَّةً
مِنَ الذَّهْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذَا شَهِدْتَ الْمُؤْسِمَ فَنَادِ
يَا آلَ قُرَيْشٍ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ يَا آلَ هَاشِمٍ فَإِذَا
جَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا
فَقَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجِرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي
اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ
مَرَضَ فَأَحْسَنْتُ الْفَيْتَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ مَاتَ فَتَزَلْتُ
فَدَفَنْتُهُ فَقَالَ كَانَ ذَا أَهْلٍ مِنْكَ فَمَكَتُ حِينًا
ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الْيَمَنِيَّ الَّذِي كَانَ أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ
يُبْلَغَ عَنْهُ وَافَى الْمُؤْسِمَ قَالَ يَا آلَ قُرَيْشٍ قَالُوا هَذِهِ
قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ
قَالَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ هَذَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ أَمْرُنِي
فَلَا أَنْ أَبْلَغَكَ رَسُولَهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ
فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ اخْتَرْنَا أَحَدًا ثَلَاثَ إِنْ
شِئْتَ أَنْ تُؤَدِيَ مِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ
صَاحِبَنَا خَطَاً وَإِنْ شِئْتَ يَحْلِفُ خَمْسُونَ مِنْ
قَوْمِكَ أَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ فَإِنِّي
قَوْمُهُ قَدْ كَرِهَ ذَلِكَ لَهُمْ فَقَالُوا نَحْلِفُ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ
مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ
لَهُ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ أَحِبُّ أَنْ تُجِيرَا بَنِي هَذَا
بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تُصْبِرَ يَمِينَهُ فَفَعَلَ فَأَتَاهُ
رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتُ خَمْسِينَ
رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا فَكَانَ مِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ يُصِيبُ كُلَّ
رَجُلٍ بَعِيرًا نَفْلَهُذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلَهُمَا عَنِّي وَلَا
تُصْبِرَ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبِرُ الْإِيمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ
ثَمَانِيَّةً وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا حَلَفُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

دی۔ یہ بات سنتے ہی اس نے ایک لاشی نوکر کے ماری جس کی وجہ
سے وہ مر گیا۔ وہاں پر ایک شخص آیا یمن کے لوگوں میں سے تو اس شخص
نے (یعنی اس ملازم نے) اس سے دریافت کیا: تم اس موسم میں مکہ
مکرمہ جاؤ گے؟ اس شخص نے کہا: میں نہیں جاؤں گا اور ہو سکتا ہے کہ
میں جاؤں۔ اس نوکر نے کہا میری جانب سے تم ایک پیغام پہنچا دو گے
جس وقت کہ تم پہنچو۔ اس شخص نے کہا: جی ہاں۔ اس پر ملازم نے کہا
جس وقت تم موسم میں جاؤ گے تو تم پکارو کہ اے اہل قریش! (موسم
سے مراد حج کا موسم ہے) جس وقت وہ جواب دیں تو تم پکارو اور آواز
دو کہ اے ہاشم کی اولاد۔ جس وقت وہ جواب دیں تو تم ابوطالب پوچھو
کہ پھر ان سے کہہ دو کہ فلاں نے (اس کا نام لیا کہ جس شخص نے اس کو
ملازم رکھا تھا) مجھے ایک رسی کے لئے مار ڈالا۔ پھر اس نوکر کا انتقال ہو
گیا۔ جس وقت وہ شخص کہ جس نے نوکر رکھا تھا مکہ مکرمہ میں آیا تو ابو
طالب نے اس سے دریافت کیا ہم لوگوں کا آدمی کس جگہ گیا۔ اس نے
کہا میں نے اس کی اچھی طرح سے خدمت کی پھر وہ شخص مر گیا تو میں
راستہ میں اتر گیا اور اس کو دفن کیا۔ ابوطالب نے کہا اس کے لیے یہی
شایان شان تھا (یعنی تم سے اسی بات کی امید تھی جو تم نے کیا یعنی خبر
گہری کی اور اچھی طرح سے دفن کیا) پھر ابوطالب چند دن ٹھہرے کہ
اس دوران وہ یمن کا باشندہ آ گیا کہ جس نے وصیت کی تھی پیغام
پہنچانے کے لئے اور عین موسم پر آیا۔ اس شخص نے آواز دی کہ اے
قریش کے لوگو! لوگوں نے کہا کہ یہ ہاشم کے صاحبزادے ہیں۔ اس
نے کہا ابوطالب کہاں ہیں؟ جب اس نے ابوطالب سے کہا فلاں
آدمی نے میرے ہاتھ یہ پیغام بھیجا تھا کہ فلاں آدمی نے اس کو قتل کر
ڈالا ایک رسی کے واسطے۔ یہ بات سن کر ابوطالب اس آدمی کے پاس
پہنچے اور کہا تین باتوں میں سے ایک بات تم کرو اگر تمہارا دل چاہے تو
ایک سو اونٹ دے دودیت کے۔ کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کو غلطی سے
مار دیا (یعنی تمہارا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا) اور اگر تمہارا دل چاہے تو
تمہاری قوم میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں اس بات پر کہ ٹوٹنے اس کو

فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الشَّامِيَّةِ
وَالْأَرْنَعِيْنَ عَنِ نَطْرِفُ.

نہیں مارا۔ اگر تم ان دونوں باتوں سے انکار کرو تو ہم تجھ کو اس کے
برے قتل کر دیں گے۔ اس نے اپنی قوم سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم
قسم کھائیں گے۔ پھر ایک عورت آئی ابوطالب کے پاس جس کی اس
کی قوم میں شادی ہوئی تھی اور وہ بنی ہاشم میں سے اس کا ایک بڑا بھائی
اس نے کہا اے ابوطالب میں چاہتی ہوں کہ تم اس بڑے کو منظور کر لو۔
پچاس آدمیوں میں سے ایک کے عوض اور اس کی قسم نہ دلو او۔ ابو
طالب نے منظور کیا پھر ایک شخص ان میں سے آیا اور کہنے لگا کہ اے ابو
طالب ہم پچاس آدمیوں کی قسم دلانا چاہتے ہو ایک سو اونٹ کے عوض تو
ہر ایک شخص کے حصہ میں دو دو اونٹ آگئے تم دو اونٹ لے لو اور منظور کر
لو میرے اوپر تم قسم نہ ڈالو (یعنی قسم مجھ پر لازم نہ کرو) تم جس وقت
زبردستی قسمیں دو گے۔ ابوطالب نے یہ بات منظور کر لی اور اڑتالیس
آدمی آئے انہوں نے قسم کھائی۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا خدا کی
قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک سال نہیں گزرا کہ ان
اڑتالیس لوگوں میں سے ایک آنکھ بھی باقی نہیں رہی جو کہ (حالات)
دیکھتی ہو (یعنی سب ہی مر چکے)۔

باب: قسامت سے متعلق احادیث

۴۷۱۴: ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے جو کہ انصار
میں سے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو باقی رکھا
جیسے کہ دور جاہلیت میں تھی۔

۴۷۱۵: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام سے روایت ہے
کہ دور جاہلیت میں قسامت جاری تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس کو قائم رکھا اور قسامت کا حکم فرمایا انصار کے مقدمہ میں جس
وقت ان میں سے کچھ لوگ دعویٰ کرتے تھے ایک خون کا خیر کے یہود

۲۱۵۵: بَابُ الْقَسَامَةِ

۴۷۱۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَ
يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ
عَمْرٍو قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ وَ سَلِيمَانُ بْنُ يَسَارٍ
عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِّنَ
الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلَى مَا
كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ.

۴۷۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ
قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي
سَلَمَةَ وَ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَنَسٍ مِّنْ أَصْحَابِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

فَاقْرَأْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي
الْجَاهِلِيَّةِ وَ قُضِيَ بِهَا بَيْنَ أَنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي
قُبَيْلٍ يَدْعُوهُ عَلَى يَهُودَ خَيْبَرَ خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ -

۴۷۱۶: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قسامت دور
جاہلیت میں رائج تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو باقی رکھا اس
انصاری کے مقدمہ میں کہ جس کی اٹھ بیسویں کنوئیں میں تیجی
انصار نے کہا تھا کہ یہود نے ہمارے آدمی کو ہلاک کر ڈالا پہلے مقتول
کے ورثہ کو قسم دینا قسامت میں۔

۴۷۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَانَا مَعْمَرُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ
الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ الْقِسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ
اقْرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْأَنْصَارِ الَّذِي رُجِدَ
مَقْتُولًا فِي جُبِّ الْيَهُودِ فَقَالَ الْأَنْصَارُ الْيَهُودُ
قَتَلُوا صَاحِبَنَا -

باب: قسامت میں پہلے مقتول کے ورثاء کو قسم دی
جائے گی

۴۱۵۶: بَابُ تَبْدِيلِ أَهْلِ الدِّمِ

فِي الْقِسَامَةِ

۴۷۱۷: حضرت سہل بن ابی شہمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت حمیصہ رضی اللہ عنہ دونوں خیبر کی جانب چلے
کچھ تکلیف کی وجہ سے جو کہ ان کو تھی پھر حضرت حمیصہ کے پاس ایک
آدمی آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے
اور وہ ایک اندھے (یعنی ویران) کنوئیں میں یا چشمے میں ڈال دیئے
گئے۔ یہ بات سن کر حضرت حمیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہنے
لگے خدا کی قسم تم نے اس کو مارا ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم اس کو نہیں
مارا۔ حضرت حمیصہ وہاں سے روانہ ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور آپ نے بیان فرمایا پھر حضرت حمیصہ اور ان کے بڑے
بھائی جوہصہ اور عبدالرحمن بن سہل مل کر آئے حضرت حمیصہ نے پہلے
گفتگو کرنا چاہی وہ ہی خیبر میں گئے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم
بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو (اس کو پہلے گفتگو کرنے کا موقع دو)
آخر حضرت جوہصہ نے گفتگو کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود
تمہارے ساتھی کی دیت نہ دیں تو ان سے کہہ دیا جائے لڑائی کرنے
کے واسطے۔ پھر آپ نے اس سلسلہ میں یہود و لکھاء۔ یہود نے جواب
میں تحریر کیا خدا کی قسم! اس کو ہم نے نہیں مارا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

۴۷۱۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ قَالَ
أَخْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ
أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ
أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَتْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ
وَمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدِ أَضَائِهِمَا
فَأَتَتِي مُحَيِّصَةُ فَأَخْبَرَتْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ
وَطُرِحَ فِي قُبَيْرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ
وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى
قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ
ذَلِكَ لَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَحُوَيْصَةُ وَهُوَ أَخُوهُ الْأَكْبَرُ
مِنْهُ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ
لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبُرَ كَبِيرٌ وَ تَكَلَّمَ حُوَيْصَةُ
ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُورَا صَاحِبَكُمُ وَإِمَّا أَنْ يُودَ نَوَا
يَجْرِبُ فَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

حضرت حویصہ اور حمیصہ اور عبد الرحمن سے فرمایا: اچھا تم قسم کھاؤ اور تم اپنے ساتھی کا خون ثابت کرو۔ انہوں نے کہا ہم قسم نہیں کھا سکیں گے (کیونکہ ہم نے خود مارتے ہوئے نہیں دیکھا) آپ نے فرمایا: تو یہود تمہارے واسطے قسم کھائیں گے (کہ ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہم کو علم ہے کہ کس نے مارا ہے) انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! وہ مسلمان نہیں بلکہ مشرک ہیں اور وہ جھوٹی قسم بھی کھالیں گے اس پر آپ نے اپنے پاس سے ان کو دیت ادا فرمائی اور ایک سو اونٹ بھیجے یہاں تک کہ ان کے مکان میں داخل ہو گئے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں سے ایک اونٹنی نے جو کہ لال رنگ کی تھی میرے لات مار دی تھی۔

۴۷۱۸: حضرت سہل بن ابی حمزہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت حمیصہ رضی اللہ عنہ دونوں خیبر کی جانب روانہ ہوئے کچھ تکلیف کی وجہ سے جو کہ ان کو لاحق تھی پھر حضرت حمیصہ کے پاس ایک آدمی آیا اور وہ کہنے لگا کہ حضرت عبد اللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے اور وہ ایک اندھے (یعنی ویران) کنوئیں میں یا چشمے میں ڈال دیئے گئے یہ بات سن کر حضرت حمیصہ رضی اللہ عنہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم تم نے اس کو نہیں مارا۔ حضرت حمیصہ رضی اللہ عنہ وہاں سے روانہ ہو گئے اور وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے بیان کیا پھر حضرت حمیصہ اور ان کے بڑے بھائی حویصہ اور حضرت عبد الرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ مل کر آئے۔ حضرت حمیصہ رضی اللہ عنہ نے پہلے گفتگو فرمانا چاہی وہ ہی خیبر میں گئے تھے رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم (اپنے سے) بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو تم ان کو پہلے گفتگو کرنے دو۔ آخر حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہود تمہارے ساتھی کی دیت نہ دیں تو ان سے جنگ کے لیے کہہ دیا جائے گا پھر آپ نے اس سلسلہ میں یہود کو لکھا۔ یہود نے جواب میں لکھا ہم نے خدا کی قسم اس کو نہیں مارا پھر رسول کریم ﷺ نے حضرت حویصہ اور حضرت حمیصہ اور حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اچھا تم لوگ قسم کھاؤ اور تم اپنے ساتھی کا قتل ثابت کرو۔ انہوں

ذَلِكَ فَكْتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيْصَةَ وَ مُحَيَّصَةَ وَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ تَحْلِفُونَ وَ تَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا مُسْلِمِينَ فَوَدَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارُ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَّضْتَنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حُمْرَاءُ۔

۴۷۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أُنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلٍ بْنِ أَبِي حُصَيْنَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ وَ رِجَالٌ كَثِيرَاءُ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيَّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدِ أَصَابِهِمْ فَاتَى مُحَيَّصَةَ فَأَخْبَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَ طُرِحَ فِي فُيْفِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَاتَى يَهُودَ وَ قَالَ أَنْتُمْ وَاللَّهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَأَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ ثُمَّ أَقْبَلَ هُوَ وَ أَخُوهُ حُوَيْصَةُ وَ هُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيَّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَ هُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيَّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ التَّيْسَ فَتَكَلَّمَ حُوَيْصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيَّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَنْ يَدُؤَا صَاحِبَكُمْ وَ إِنَّمَا أَنْ يُؤَدُّوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَكْتَبُوا إِنَّا وَاللَّهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيْصَةَ وَ

نے کہا ہم قسم نہیں کھاتیں گے آپ نے فرمایا: کیا یہود تمہارے واسطے قسم کھائیں گے (ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہم واقف ہیں کہ کس نے قتل کیا) انہوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ تو مسلمان نہیں پھر آپ نے اپنے پاس سے ان کو دیت ادا فرمائی اور ایک سو اونٹ بھیجے یہاں تک کہ ان کے مکان میں داخل ہو گئے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں سے ایک اونٹنی نے جو کہ لال رنگ کی تھی میرے لات مار دی تھی۔

مُحَيِّصَةً وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ اتَّحَلِفُونَ تَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَتَحَلِفُ لَكُمْ يَهُودُ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ بِمَائَةِ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارُ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَصْتَنِي مِنْهَا نَاقَةٌ حُمْرَاءُ۔

۲۱۵۷: باب ذکر اختلاف الفاظ الناقيلين

لِخَبَرِ سَهْلٍ فِيهِ

متعلق اختلاف

۴۷۱۹: حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں پر کسی جگہ پر علیحدہ ہو گئے۔ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی پھر انہوں نے بھی ان کے ساتھ گفتگو کی۔ رسول کریم ﷺ سے عرض کیا جس جگہ عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو اور تم لوگ اپنے ساتھی کا خون بہاتے ہو یا تم کو تمہارا قاتل مل گیا ہے ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریم نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ قَالَ وَ حَبِيبُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ بْنُ زَيْدٍ وَ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا بِمُحَيِّصَةَ يَجِدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فَقَدَفَتْهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَ حُوَيْصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَ كَانَ أَصْغَرَا الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ قَبْلَ صَاحِبِيهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِرَا الْكُبَرَى فِي السِّنِّ فَصَمَتَ وَ تَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اتَّحَلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَ تَسْتَحِقُّونَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَ لَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتَبَرَّكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاءَ عَقْلَهُ۔

۴۷۲۰: حضرت سہل بن ابی حمزہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن سہل اور محبہ بن مسعود کسی کام کیلئے خیبر میں آئے تو وہاں کھجوروں کے درختوں میں علیحدہ ہو گئے۔ عبد اللہ بن سہل قتل ہو گیا۔ پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن ابی جہل سب لوگوں میں کم عمر تھے تو عبد الرحمن اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر نبیؐ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں انکی تم عظمت کرو اور انکے ساتھ احترام کا معاملہ کرو تو انکے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ رسول کریمؐ تشریف لے کر آیا جس جگہ عبد اللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھاتے ہیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اچھا یہودی پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت نبیؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپؐ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔ سہل نے بیان کیا کہ میں انکے ایک تھان میں گیا تو ان ہی اونٹوں میں سے جو نبیؐ نے دیت میں دیئے تھے ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

۴۷۲۱: حضرت سہل بن ابی حمزہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن سہل اور محبہ بن مسعود ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں اپنی ضروریات کیلئے علیحدہ ہو گئے۔ محبہؓ نے عبد اللہ بن سہل کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو عبد الرحمن نے اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر نبیؐ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں انکی عظمت کرو اور انکے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور انکے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی آپؐ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ تم لوگ اپنے ساتھی کے خون بہایا اسکے قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھاتے

۴۷۲۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ مُحَبَّةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فِي خَاجَةٍ لَهُمَا فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقَتَلَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنَ سَهْلٍ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حَوِصَةُ وَ مُحَبَّةُ ابْنَا عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أَجَبٍ وَهُوَ أَضْعَفُ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا يُفْسِدُ حَمْسُونَ مِنْكُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بَيْنَمَا نَحْنُ حَنِيسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ كَفَرُوا فَوَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَبْلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مَرْتَدًا لَهُمْ فَرَكَصْنِي نَافَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ۔

۴۷۲۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشِيرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَبَّةَ بْنَ مَسْعُودٍ بَيْنَ رَيْدٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا خَيْبَرَ . هُنَا يَوْمَئِذٍ صَلَحَ فَتَفَرَّقَا لِحَوَائِجِهِمَا فَاتَى مُحَبَّةُ عَسَى عَبْدُ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَسَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا قَدَفَةً ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حَوِصَةُ وَ مُحَبَّةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ أَحَدُ الْقَوْمِ سِنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَبِيرًا لَكُوبَرٍ فَسَكَتَ فَكَتَلَهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّحِلُّوْنَ بِحَمْسِينَ يَمِينًا مِنْكُمْ

حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریمؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

فَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَقَالَ تَبَرُّنَاكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ۔

۴۷۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشَرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ ابْنُ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صَلَحَ فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَسَحَّطُ فِي دَمِهِ قَيْلًا فَلَدَفَتْهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَأَنْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيْصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِيرُ الْكِبَرِ وَهُوَ أَحَدُثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّحِلِفُونَ بِخَمْسِينَ يَمِينًا تَبَرُّنَاكُمْ وَ تَسْتَحِقُّونَ قَاتِلِكُمْ أَوْ صَاحِبِكُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَقَالَ تَبَرُّنَاكُمْ فَقَالَ تَبَرُّنَاكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ۔

۴۷۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَّارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي حَاجَتَيْهِمَا

۴۷۲۲: حضرت سہل بن ابی حنمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں اپنی ضروریات کے تحت علیحدہ ہو گئے پھر حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پرے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو تاکہ تم لوگ اپنے ساتھی کے خون بہایا اس کے قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریمؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۳: حضرت سہل بن ابی حنمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت حویصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں پر کسی ضرورت سے علیحدہ ہو گئے۔ اسی دوران عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے۔ پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حویصہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ جو کہ سب

لوگوں میں کم عمر تھے تو عبدالرحمنؓ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریمؐ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ رسول کریمؐ سے عرض کیا جس جگہ عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو تا کہ تم لوگ قاتل کے فسق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریمؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپؐ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔ سہلؓ نے بیان کیا کہ میں ان کے ایک تھان میں گیا تو ان ہی اونٹوں میں سے جو رسول کریمؐ نے دیت میں دیئے تھے ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

۴۷۲۳: حضرت بشیر بن یسارؓ اور حضرت سہل بن ابی حمزہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہلؓ قتل ہوئے تو ان کے بھائی اور دونوں چچا حویصہؓ اور حبیبہؓ جو عبداللہ بن سہلؓ کے بھی چچا تھا رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عبدالرحمنؓ نے بات کرنی چاہی۔ رسول کریمؐ نے فرمایا: بڑے کا احترام و خیال کرو۔ ان دونوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم نے عبداللہ بن سہلؓ کو مرا ہوا پایا۔ ان کو قتل کر کے یہودیوں کے ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا تھا۔ رسول کریمؐ نے فرمایا: تم کس پر گمان کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمارا یہود پر گمان ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ یہود نے اس کو ہلاک کر ڈالا۔ انہوں نے کہا: ہم کس وجہ سے قسم کھائیں میں اس بات پر جس کو اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا: تو یہودی بری ہو جائیں گے پچاس قسمیں کھا کر ہم نے اس کو نہیں مارا۔ انہوں نے کہا: ہم ان کی قسموں پر کس طریقہ سے رضامند ہوں گے وہ تو مشرک

فَقَتِلَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيُّ فَجَاءَ مُحَيِّصَةُ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخُوَا لِمَقْتُولٍ وَ حَوِيصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبِيرُ الْكَبِيرُ فَتَكَلَّمُ مُحَيِّصَةُ وَ حَوِيصَةُ فَذَكَرُوا شَأْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبِّرُنَا يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ فَوَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ بُشَيْرٌ قَالَ لِي سَهْلٌ بْنُ أَبِي حَنْظَلَةَ لَقَدْ رَكَّضْتَنِي قَرِيضَةً مِنْ بِلَاقِ الْفَرَانِضِ فِي مَرْبَدٍ لَنَا۔

۴۷۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَنْظَلَةَ قَالَ وَجَدَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيلًا فَجَاءَ أَخُوهُ وَ عَمَاهُ حَوِيصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ وَهُمَا عَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبِيرُ الْكَبِيرُ قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ قَتِيلًا فِي قَلْبٍ مِنْ بَعْضِ قُلُبِ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَتَهُمُونَ قَالُوا نَتَهُمُ الْيَهُودَ قَالَ أَتَقْسِمُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلْتَهُ قَالُوا وَ كَيْفَ نَقْسِمُ عَلَى مَا لَمْ نَرِ قَالَ قَبِّرُنَا يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا لَمْ يَقْتُلُوهُ قَالُوا وَ كَيْفَ نَرْضَى بِأَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُونَ

قَوَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ۔ "أَرْسَلَهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ۔"

ہیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۳۷۲۵: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا فَقَتَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ فَاتَى هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيْصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ لِمَكَانِهِ مِنْ أَخِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَبُرَ كَبُرَ فَتَكَلَّمَتْ حُوَيْصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَلَذَكَّرُوا شَأْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّحِلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتُسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى فَرَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَكَادَهُ مِنْ عِنْدِهِمْ خَالَفَهُمْ سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيَّ۔

۳۷۲۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيَّ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ رَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَنَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدًا قَتِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَا الْكُبْرَا فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُونَ

۳۷۲۵: حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل انصاری رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ دونوں خیبر کے لیے روانہ ہوئے اور اپنے اپنے کاموں کے لئے الگ ہوئے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ مارے اور قتل کر دیئے گئے۔ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بھائی حویصہ رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے گفتگو کرنا چاہی کیونکہ وہ (حقیقی) بھائی تھے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے سے بڑے کا احترام کرو پھر حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی اور حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کی حالت بیان کی۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور تم اپنے صاحب یا قاتل کے خون کے مستحق معلوم ہوتے ہو۔ حضرت امام مالک نے فرمایا کہ حضرت یحییٰ نے کہا حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۳۷۲۶: حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی انصاری نے جس کا نام حضرت سہل بن ابی حمزہ رضی اللہ عنہ تھا ان سے بیان کیا کہ ان کی قوم کے کئی شخص خیبر میں گئے وہاں پر الگ الگ ہو گئے پھر ان میں سے ایک کو دیکھا کہ وہ قتل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ان لوگوں سے جو کہ وہاں پر رہتے تھے کہ جس جگہ وہ قتل کر دیا گیا ہے کہ تم لوگوں نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہی ہم اس کے قاتل سے واقف ہیں وہ لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم لوگ خیبر کی طرف گئے تھے ہم نے وہاں پر اپنے ساتھی کو پایا یا قتل کر دیا گیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم بڑائی کا خیال کرو۔ آپ نے فرمایا: تم گواہ لا سکتے ہو کہ کس نے تم کو قتل کیا؟ انہوں نے کہا: ہمارے

پاس گواہ نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ تو خلف کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہودی قسم پر رضامند نہ ہوں گے۔ آپ کو برا محسوس ہوا کہ خون اس کا ضائع ہو تو آپ نے صدقہ کے اونٹ میں سے ایک سو اونٹ دیت کے ادا فرمائے۔

۴۷۲۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت حصہ رضی اللہ عنہ کا چھوٹا بھائی قتل کر دیا گیا تھا خیبر کے دروازہ پر تب آپ نے فرمایا کہ تم دو گواہ قائم کرو اس شخص پر کہ جس نے قتل کیا مع اس کی رسی کے اس کو تم کو دوں گا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں دو گواہ کس جگہ سے لاؤں گا؟ وہ تو قتل ہو چکا ہے اور ان کے دروازہ پر قتل ہوا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا تو قسامت کی پچاس قسم کھاؤ گے۔ اس نے عرض کیا: جس بات سے میں واقف نہیں ہوں میں اس پر کس طرح سے قسم کھاؤں۔ آپ نے فرمایا: تو وہ لوگ قسامت کی پچاس قسم کھائیں گے۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ان سے کس طریقہ سے قسم لیں وہ لوگ تو یہودی ہیں (یعنی مشرک اور کافر ہیں ان کا کیا اعتبار ہے؟) آخر رسول کریم ﷺ نے اس کی دیت یہودیوں پر تقسیم کی اور آدمی دیت اپنے پاس سے ادا کر کے ان کی امداد کی۔

باب: قصاص سے متعلق احادیث

۴۷۲۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی کا قتل کرنا درست نہیں ہے علاوہ تین صورتوں میں ایک جان کے عوض جان دوسرے اگر اس کا نکاح ہو چکا اور پھر زنا کا ارتکاب کرے (تو اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے) تیسرے اگر اپنے دین یعنی مذہب اسلام سے وہ شخص منحرف ہو جائے (تو اس کے اشکالات دور کرنے کی کوشش کریں گے) اگر وہ اسلام پھر قبول کر لیں تو بہتر ہے ورنہ اس کو ہلاک کر دیا جائے گا۔

۴۷۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دو ربیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص کا قتل کیا تو اس قاتل کو پکڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

لَكُمْ قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيِّمَانِ الْيَهُودِ وَكُفْرِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبْطُلَ دَمُهُ قَوْلَهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ خَالَفَهُمْ عُمَرُ بْنُ شُعَيْبٍ۔

۴۷۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْأَخْصَنِ عَنْ عُمَرُو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الْأَصْغَرَ أَصْبَحَ قَيْلًا عَلَى أَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقِمْ شَاهِدَيْنِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ أَذْفَعُهُ إِلَيْكُمْ بِرُتْبَتِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنْ آيِنِ أُصِيبَ شَاهِدَيْنِ وَإِنَّمَا أَصْبَحَ قَيْلًا عَلَى أَبْوَابِهِمْ قَالَ فَتَحْلِفْ خَمْسِينَ قَسَامَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ أَحْلِفُ عَلَى مَا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَسْتَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِينَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمْ الْيَهُودُ فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيْنَهُ عَلَيْهِمْ وَأَعَانَهُمْ بِنُصِيْفَتِهَا۔

۲۱۵۸: بَابُ الْقَوْدِ

۴۷۲۸: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثِ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالنَّيْبِ وَالزَّانِي وَالنَّارِكُ دِيْنُهُ الْمُفَارِقُ۔

۴۷۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالََا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَتَلَ

میں حاضر کیا گیا۔ آپ نے اس شخص کو مقتول کے ورثہ کے حوالے کر دیا (تاکہ ورثہ اس کو قتل کر دیں) اس قاتل نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس شخص کو قتل کرنے کی نیت ہے اس کو نہیں مارا تھا۔ آپ نے فرمایا: مقتول کے ورثاء کو دیکھو۔ اگر وہ سچا ہے پھر تو اس کو قتل کر دے گا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ اس کو چنانچہ اُس نے چھوڑ دیا۔ وہ اس وقت ایک رستی میں بندھا ہوا تھا وہ اپنی رستی کھینچتا ہوا چلا۔ اسی دن سے اس کو رستی والا کہا جانے لگا۔

۴۷۳۰: حضرت علقمہ بن وائل حضری سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ قاتل کہ جس نے قتل کیا تھا اس کو مقتول کا وارث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس کو معاف کرتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کا انتقام لو گے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ قتل کرو۔ جس وقت وہ چل دیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو معاف کر دو گے تو وہ تمہارا گناہ سمیٹ لے گا اور تمہارے ساتھی کا گناہ (جو کہ قتل ہو گیا ہے) اس کا گناہ سمیٹ لے گا اس کو چنانچہ اس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا پھر وہ شخص اپنی رستی کھینچتا ہوا چل دیا۔

باب: حضرت علقمہ بن وائل کی روایت میں راویوں کا

اختلاف

۴۷۳۱: حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت وائل بن حجر سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں تھا جس وقت مقتول کا وارث قاتل کو پکڑ کر کھینچتا ہوا آیا ایک رستی سے باندھ کر۔ رسول کریم ﷺ نے وارث سے فرمایا کیا تم معاف کر رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کی دیت لے رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اچھا لے جاؤ اس کو۔ جس

رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ الْقَاتِلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَلِيَّ الْمَقْتُولِ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ بِجُرِّ نِسْعَتِهِ فَمَسَى ذَا النَّسْعَةِ۔

۴۷۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ عَنْ عَوْفِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ عُلُقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جِئْتُ بِالْقَاتِلِ الَّذِي قَتَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَاءَ بِهِ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّعَفُو قَالَ لَا قَالَ اتَّقَتْلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ دَعَاهُ قَالَ اتَّعَفُو قَالَ لَا قَالَ اتَّأْخُذْ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ اتَّقَتْلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَبُوءُ بِإِيمِكَ وَأَنْتُمْ صَاحِبُكَ فَمَغَا عَنْهُ فَأَرْسَلَهُ قَالَ فَرَأَيْنَهُ بِجُرِّ نِسْعَتِهِ۔

۲۱۵۹: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِحَبْرٍ

عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ فِيهِ

۴۷۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْرَةُ أَبُو عَمْرِو بْنِ الْعَازِدِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جِئْتُ بِالْقَاتِلِ يَقُودُهُ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ فِي نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوَلِيَّ الْمَقْتُولِ اتَّعَفُو قَالَ لَا قَالَ اتَّأْخُذْ

وقت وہ اُس کو لے چلا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: خیر تم اس کو لے جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو اس وقت معاف کرو گے تو وہ اپنا گناہ اور اپنے ساتھی بھی لے لے گا۔ اس نے اس کو معاف کر دیا اور چھوڑ دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ یعنی قاتل اپنی رستی کھینچ رہا تھا۔

۴۷۳۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

الْبَيَّةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ قَوْلِي مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اتَّعَفُوْ قَالَ لَا قَالَ أَتَأْخُذُ الْبَيَّةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِنِّهِمُ وَإِنَّمِ صَاحِبُكَ فَعَفَا عَنْهُ وَ تَرَكَهُ فَإِنَّا رَأَيْنَهُ يَجْرُو نِسْعَتَهُ۔

۴۷۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا بِحْيَى ثَنَا جَمَاعٌ ابْنُ مَطَرٍ الْخَبِطِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ يَحْيَى هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ۔

۴۷۳۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَمَاعٌ ابْنُ مَطَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ فِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا وَ أَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرَانِيهَا فَرَفَعَ الْمُنْقَارَ فَضْرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْفُ عَنْهُ فَأَبَى وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ هَذَا وَ أَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرَانِيهَا فَرَفَعَ الْمُنْقَارَ فَضْرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اغْفُ عَنْهُ فَأَبَى ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا وَ أَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرَانِيهَا فَرَفَعَ الْمُنْقَارَ أَرَاهُ قَالَ فَضْرَبَ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اغْفُ عَنْهُ فَأَبَى قَالَ أَذْهَبَ إِنْ قَتَلْتَهُ كُنْتُ مِنْهُ فَخَرَجَ بِهِ حَتَّى جَاوَزَ فَنَادَاهُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ إِنْ قَتَلْتَهُ كُنْتُ

۴۷۳۳: حضرت علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اس کی گردن میں رسی پڑی ہوئی تھی اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی اور میرا بھائی دونوں کنواں کھود رہے تھے اس دوران اس نے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری وہ مر گیا۔ نبی نے فرمایا: تو اس کو معاف کرو۔ اس نے انکار کر دیا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ شخص اور میرا بھائی دونوں ایک کنویں میں تھے۔ وہ کنواں کھود رہے تھے کہ اس دوران اس نے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری وہ مر گیا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اچھا تم اگر اس کو قتل کر دو گے تو تم بھی اسی جیسے ہو جاؤ گے یعنی تم کو ثواب بالکل نہیں ملے گا بلکہ جس طریقہ سے اس شخص نے (ناحق) قتل کیا تھا تم بھی اس کو قتل کرو گے۔ اس کے برابر ہو جاؤ گے۔ چنانچہ وہ شخص اس کو لے گیا جس وقت دور نکل گیا تو ہم نے آواز دی کہ کیا تم نہیں سنتے جو رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا ہے اگر تم اس کو قتل کرو گے تو اس کے برابر ہو گے۔ انہوں نے کہا جی ہاں میں

اس کو معاف کر دیتا ہوں پھر وہ قاتل اپنی رسی کھینچتا ہوا نکلا۔ یہاں تک وہ ہم لوگوں کی نگاہ سے غائب ہو گیا۔

مِثْلُهُ قَالَ نَعِمَ اَغْفُ عَنْهُ فَخَرَجَ يَجْرُ نِسْعَتَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا۔

۳۷۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ سِمَاكِ ذَكَرَ أَنَّ عُلْقَمَةَ ابْنَ وَائِلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَتَلَ هَذَا أَحْيٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ لَمْ يَعْرِفْ أَقْتَمْتُ عَلَيْهِ النَّبِيَّةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتَهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ نَخْطِبُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّيْنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَالِي إِلَّا فَأْسِي وَكِسَائِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذَلِكَ فَرَمَى بِالنِّسْعَةِ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ دُونَكَ صَاحِبُكَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَتْلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَادَّ رَكُوعًا الرَّجُلُ فَقَالُوا وَيْلَكَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ قَتْلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اللَّهُ حُدِّثْتُ أَنَّكَ قُلْتَ إِنَّ قَتْلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَهَلْ أَخَذْتَهُ إِلَّا بِأَمْرِكَ فَقَالَ مَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِأَمْرِكَ وَأَنْتُمْ صَاحِبُكَ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنْ ذَلِكَ قَالَ ذَلِكَ كَذَلِكَ۔

۳۷۴: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص آیا۔ ایک دوسرے شخص کو کھینچتا ہوا رسی پکڑ کر انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ اس پر رسول کریم ﷺ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس کو قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں گواہ لاتا۔ اس دوران اس نے کہا میں نے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کس طریقہ سے مارا اور قتل کیا ہے۔ اس نے کہا میں اور اس کا بھائی دونوں لکڑیاں اکٹھا کر رہے تھے ایک درخت کے نیچے اس دوران اس نے مجھ کو گالی دی مجھ کو غصہ آیا میں نے کلہاڑی اس کے سر پر ماری (وہ مر گیا) اس پر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس مال ہے جو کہ تم اپنی جان کے عوض ادا کرے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تو کچھ نہیں ہے علاوہ اس کبل اور کلہاڑی کے۔ آپ نے فرمایا: تو سمجھتا ہے کہ تمہاری قوم تجھ کو خرید کر لے گی (یعنی دیت ادا کرے) وہ کہنے لگا میں اپنی قوم کے نزدیک زیادہ ذلیل اور رسوا ہوں دولت سے (یعنی میری جان کی ان کو اس قدر پردہ نہیں ہے کہ مال ادا کریں) یہ سن کر آپ نے رسی اس شخص کی جانب (یعنی وارث کی جانب پھینک دی) اور فرمایا: تم اس کو لے جاؤ یعنی جو تمہارا دل چاہے وہ کرو۔ جس وقت وہ شخص پشت کر کے روانہ ہوا آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو قتل کر دو گے تو یہ بھی اسی جیسا ہو گا لوگ جا کر اس سے ملے اور کہا تیری خرابی ہو رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں اگر تم اس کو مارو گے تو تمہارا انجام اسی شخص جیسا ہو گا وہ شخص واپس خدمت نبوی ﷺ میں پھر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ لوگوں نے مجھ کو اس طریقہ سے کہا آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں اس کو قتل کر دوں تو اسی جیسا ہوں گا اور میں تو آپ ہی کے حکم سے اس کو لے کر گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارا اور

تمہارے ساتھی گناہ جمع کر لے گا۔ اس نے کہا کس وجہ سے نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا: یہی بات ہوگی۔ اس نے کہا پھر اسی طرح سے صحیح ہے (میں اس کو چھوڑتا ہوں)۔

۴۷۳۵: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۷۳۵: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ عَنْ سَمَاءِ بْنِ حَرْبٍ أَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُولُ آخِرَ نَحْوِهِ -

۴۷۳۶: حضرت علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ ان کے والد نے روایت کیا کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر کیا گیا کہ جس نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ آپ نے اس مقتول کے ورثہ کو اس قاتل کو دے دیا۔ قتل کرنے کے لئے پھر آپ نے ورثہ کے ساتھیوں سے فرمایا کہ قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے (قاتل تو اپنے قتل کرنے کے گناہ کی وجہ سے اور اس کا مقتول اپنے گناہوں کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ حضرت رسول کریم ﷺ کے ارشاد مبارک کے خلاف کرتا ہے اس لیے کہ آپ نے معاف فرمانے کے لیے حکم فرمایا تھا) چنانچہ ایک آدمی گیا اور اس نے وارث کو اطلاع دی جس وقت اس کو علم ہوا کہ آپ ایسا فرما رہے ہیں تو اس نے اس قاتل کو چھوڑ دیا۔ حضرت وائل نے بیان فرمایا کہ میں نے اس قاتل کو دیکھا کہ وہ اپنی رسی کھینچ رہا تھا۔ جس وقت وارث نے اس کو چھوڑ دیا کہ وہ رخصت ہو جائے۔ اسماعیل نے نقل کیا کہ میں نے یہ روایت حبیب سے نقل کی انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے سعید بن اشوع نے نقل کیا کہ رسول کریم ﷺ نے معاف فرمانے کا حکم فرمایا تھا۔

۴۷۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنے ایک رشتہ دار کے قاتل کو خدمت نبوی ﷺ میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کر دیا آپ

۴۷۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَلِيِّ الْمَقْتُولِ يَقْتُلُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُلَسَانِهِ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ فَلَمَّا أَخْبَرَهُ تَرَكَهُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَجْرُ سَعْتَهُ حِينَ تَرَكَهُ يَذْهَبُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَشْوَعٍ قَالَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الرَّجُلَ بِالْعَفْوِ -

۴۷۳۷: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَوْذَبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى بِقَاتِلٍ وَلَيْهِ

نے فرمایا: تم جاؤ اور اس کو قتل کر دو اور اس صورت میں تم بھی اس شخص کی طرح ہو جاؤ گے۔ چنانچہ وہ شخص گیا ایک آدمی نے اس سے مل کر کہا حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم اس کو قتل کر دو تم بھی اسی کی طرح ہو جاؤ گے (یعنی جیسا وہ شخص گناہگار ہے تم بھی ایسے ہی ہو جاؤ گے) یہ بات سن کر اس شخص نے اس قاتل کو چھوڑ دیا اور وہ شخص (یعنی قاتل) میرے سامنے سے گزرا اپنی رسی کھینچتے ہوئے۔

۴۷۳۸: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے میرے بھائی کو قتل کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ تم اس کو قتل کر دو جس طریقہ سے اس نے تمہارے بھائی کو قتل کر دیا۔ ایک آدمی نے کہا: تم خدا سے ڈرو اور تم اس کو معاف کر دو تم کو زیادہ ثواب ملے گا اور تمہارے واسطے بہتر ہوگا اور قیامت کے دن تمہارے بھائی کے لئے بھی بہتر ہوگا۔ یہ بات سن کر اس شخص نے اس قاتل کو چھوڑ دیا۔ پھر رسول کریم ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی آپ نے اس شخص سے دریافت فرمایا: اس نے نقل کیا جو کہ اس نے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: آزاد کر دینا یہ تمہارے واسطے بہتر ہوگا اس کام سے جو کہ وہ تمہارے ساتھ کرنے والا تھا قیامت کے دن۔ وہ شخص کہے گا کہ اے میرے پروردگار اس سے معلوم کر کہ اس شخص نے کس جرم کی وجہ سے مجھے قتل کر دیا تھا؟

باب: اس آیت کریمہ کی تفسیر اور اس حدیث میں

عکرمہ پر اختلاف

سے متعلق

۴۷۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (قبیلہ) قریضہ اور بنو نضیران دونوں میں قبیلہ بنو نضیر کا مقام زیادہ تھا۔ جس وقت کوئی آدمی قبیلہ قریضہ میں سے بنو نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تھا تو (قتل کرنے کی وجہ سے) وہ قتل کر دیا جاتا اور جس وقت قبیلہ بنو نضیر کا کوئی شخص قبیلہ قریضہ کے کسی شخص کو قتل کرتا تو ایک سو و سق کھجور (بطور دیت) ادا کرنا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْفُ عَنْهُ فَأَبَى فَقَالَ خُذِ الدِّيَةَ فَأَبَى قَالَ أَذْهَبُ فَأَقْتُلُهُ فَإِنَّكَ مِنْهُ فَذَهَبَ فَلَحِقَ الرَّجُلُ فَبَقِيَ لَهُ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَقْتُلُهُ فَإِنَّكَ مِنْهُ فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَمَرَّ بِهِ الرَّجُلُ وَهُوَ يَجْرُ نَسْبَعَةً۔

۴۷۳۸: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بَشِيرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَتَلَ أَخِي قَالَ أَذْهَبُ فَأَقْتُلُهُ كَمَا قَتَلَ أَخَاكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اتَّقِ اللَّهَ وَاعْفُ عَنِّي فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأَجْرِكَ وَخَيْرٌ لَكَ وَلَاخِيكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَأَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ لَهُ قَالَ فَأَعْتَقَهُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ خَيْرًا مِمَّا هُوَ صَانِعٌ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ يَا رَبِّ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلْتَنِي۔

۲۱۶۰: بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَإِنْ

حَكَمْتَ فَأَحْكُمْ بَيْنَهُمُ بِالْقِسْطِ ذِكْرُ

الِاخْتِلَافِ عَلَى عِكْرِمَةَ فِي ذَلِكَ

۴۷۳۹: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أُنْبَأَنَا عَلِيُّ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قَرِيطَةُ وَالنَّضِيرُ وَكَانَ النَّضِيرُ أَشْرَفَ مِنْ قَرِيطَةَ وَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قَرِيطَةَ رَجُلًا

بڑتی۔ جس وقت رسول کریم ﷺ پیغمبر ہو گئے تو قبیلہ بنو نضیر کے ایک شخص نے قبیلہ قریظہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ اس پر قبیلہ قریظہ کے لوگوں نے کہا: اس قاتل کو ہمارے سپرد کر دو ہم اس کو قتل کریں گے۔ قبیلہ بنو نضیر نے کہا ہمارے اور تمہارے درمیان اس مسئلہ کے متعلق نبی کریم ﷺ فیصلہ فرمائیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی: **وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُمُ بَيْنَهُمْ**۔ اگر کفار کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ یعنی جان کے عوض جان لی جائے۔ اس کے بعد آیت نازل ہوئی: کیا تم دو درجہ اہلیت کے رواج پسند کرتے ہو؟

۴۷۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیات کریمہ **فَأَحْكُمُ بَيْنَهُمْ** اور **أَعْرِضْ عَنْهُمْ** سے لے کر **مُقْسِطِينَ** تک قبیلہ بنی نضیر اور قریظہ کے متعلق نازل ہوئیں کیونکہ بنو نضیر کو برتری حاصل تھی جس وقت ان میں سے کوئی شخص قتل کر دیا جاتا تو پوری دیت لیتے اور اگر بنو قریظہ میں سے کوئی قتل کر دیا جاتا تو وہ لوگ آدھی دیت پاتے پھر ان لوگوں نے رجوع کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب۔ اس پر حق تعالیٰ شانہ نے یہ آیات کریمہ نازل فرمائیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو راہِ راست پر لائے اور دیت برابر فرمادی۔

مَنْ النَّصِيرُ قُتِلَ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّصِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ أَذَى مِائَةً وَسُقِيَ مِنْ تَمَرٍ فَلَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّصِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوا ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ فَقَالُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَوْهُ فَزَكَتْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَأَحْكُمُ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ أَفَحْكُمُ الْجَاهِلِيَّةُ يَبْغُونَ۔

۴۷۴۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ ابْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْأَيَّاتِ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ الَّتِي قَالَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَحْكُمُ بَيْنَهُمْ أَوْ أَعْرِضْ عَنْهُمْ إِلَى الْمُقْسِطِينَ إِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الدِّيَةِ بَيْنَ النَّصِيرِ وَبَيْنَ قُرَيْظَةَ وَ ذَلِكَ أَنَّ قَتَلَ النَّصِيرِ كَانَ لَهُمْ شَرْفٌ يُودُونَ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَأَنَّ بَنِي قُرَيْظَةَ كَانُوا يُودُونَ نِصْفَ الدِّيَةِ فَتَحَاكَمُوا فِي ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ فِيهِمْ فَجَعَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحَقِّ فِي ذَلِكَ فَجَعَلَ الدِّيَةَ سَوَاءً۔

باب: آزاد اور غلام میں قصاص سے متعلق

۴۷۴۱: حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت اشترؓ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ کو رسول کریم ﷺ نے کوئی خاص بات ارشاد فرمائی ہے جو کہ دوسرے حضرات کو نہیں بتلائی۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ مگر جو میری اس کتاب میں ہے پھر ایک کتاب نکالی اور

باب: الْقَوْدِ بَيْنَ الْأَحْرَارِ وَالْمَمَالِكِ فِي النَّفْسِ

۴۷۴۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ الْحَسَنِ ابْنِ قَيْسٍ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْنَا هَلْ عَهْدَ إِلَيْكَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ

يَعْهَدُهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا إِلَّا مَا كَانَ فِي كِتَابِي هَذَا فَأَخْرَجَ كِتَابًا مِنْ قِرَابٍ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَرُوا دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مِنْ سِوَاهُمْ وَيَسْغَى بِدِمَتِهِمْ أَذْنَاهُمْ إِلَّا لَا تَقْتُلُ مُؤْمِنٌ بَغَائِرُ وَلَا ذُو عَهْدٍ بِعَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَى نَفْسِهِ أَوْ أَوْى مُجْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

اپنی تلوار کی نوک سے اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں (اس میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہے شریف اور کم ذات کا نہ آزاد کا نہ غلام کا) اور وہ ایک ہاتھ کی طرح ہیں غیر اقوام کے حق میں (یعنی تمام کے تمام مسلمان غیر اقوام کے خلاف متفق ہیں جیسے کہ ایک ہاتھ کے اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہوتے ہیں) اور اس میں سے معمولی درجہ کا مسلمان بھی سب کی جانب سے ذمہ لے سکتا ہے (یعنی اگر ایک مسلمان بھی کسی مشرک و کافر کو پناہ دے تو گویا تمام مسلمانوں نے پناہ دے دی۔ اب اس پر دست درازی نہیں ہو سکتی) باخبر ہو جاؤ کہ جو مسلمان کافر کے بدلہ نہ مارا جائے (چاہے وہ کافر ذمی ہو یا حزل) اور نہ ذمی کو قتل کریں جس وقت تک وہ ذمی ہے اور جو شخص (دین میں) نئی بات پیدا کرے تو اس کا گناہ اور وبال اس شخص پر ہے جو کہ نئی بات پیدا کرے اور جو شخص نئی بات نکالنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ عز و جل کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔

۴۷۴۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۷۴۲: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَرُوا دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْغَى بِدِمَتِهِمْ أَذْنَاهُمْ إِلَّا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بَغَائِرُ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ۔

۲۱۶۲: بَابُ الْقَوَدِ مِنَ السَّيِّدِ

لِلْمَوْلَى

جائے

باب: اگر کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے تو اس کے عوض قتل کیا جائے

۴۷۴۳: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص کسی کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے اور جو شخص اپنے غلام کو خضی کرے تو ہم بھی اس کو خضی کریں گے۔

۴۷۴۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ هُوَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ وَمَنْ أَخْصَاهُ أَخْصَيْنَاهُ۔

۳۷۴۳: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے۔

۳۷۴۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے۔

باب: عورت کو عورت کے عوض قتل کرنا

۳۷۴۶: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو اس بات کی جستجو تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں کیا فیصلہ فرمایا ہے تو حضرت حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میں دو خواتین کی کوٹھڑیوں کے درمیان رہتا تھا ایک خاتون نے دوسری خاتون کو خیمہ کی لکڑی سے مار دیا اور وہ مر گئی اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے عوض ایک غلام یا باندی دینے کا حکم فرمایا اور عورت کو عورت کے عوض قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

باب: مرد کو عورت کے عوض قتل کرنے سے متعلق

۳۷۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی شخص نے ایک لڑکی کو اس کے زیور کے لیے قتل کر ڈالا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس یہودی کو قتل کرنے کا لڑکی کے قصاص میں۔

۳۷۴۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک خاتون کا چاندی کا زیور لے لیا پھر اس خاتون کا دو پتھر سے سر توڑ ڈالا۔ لوگوں نے اس خاتون کو پایا جبکہ اس میں کچھ جان تھی۔ وہ اس عورت کو لیے لیے پھرے لوگوں کو بلاتے ہوئے کہ کیا اس نے قتل کیا؟ کیا یہ ہے؟ آخر اس نے ایک کو دیکھ کر کہا: اس نے حملہ کیا ہے۔

۳۷۴۳: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَا غَنَاهُ۔

۳۷۴۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَا غَنَاهُ۔

باب: قتل المرأة بالمرأة

۳۷۴۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ نَشَدَ قَضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ حُبْرَتِي أَمْرَاتَيْنِ فَضَرَبَتْ أَحَدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطِجٍ فَفَتَلَتْهَا وَجَبَّيْنَهَا فَقَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِي جَبَّيْنِهَا بَغْرَةً وَأَنْ تُقَتَلَ بِهَا۔

باب: القود من الرجل للمرأة

۳۷۴۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُهُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْصَاحٍ لَهَا فَأَقَادَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا۔

۳۷۴۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَزِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا أَخَذَ أَوْصَاحًا مِنْ جَارِيَةٍ ثُمَّ رَضَعَ رَأْسَهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَأَذْرَكَوَهَا وَبِهَا رَمَقٌ فَجَعَلُوا يَتَّبِعُونَ بِهَا النَّاسَ هُوَ هَذَا هُوَ هَذَا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس آدمی کا سر کچل دیا جائے دو پتھروں کے درمیان میں۔

۴۷۴۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی چاندنی کا زیور پہن کر نکلی اس کو ایک یہودی نے پکڑ لیا اور اس کا سر (پتھر سے) کچل دیا اور زیور اتار لیا۔ پھر لوگوں نے اس لڑکی کو دیکھا اس میں کچھ جان باقی رہ گئی تھی۔ چنانچہ اس کو لے کر رسول کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تجھ کو کس نے مارا ہے؟ کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ پھر کہا: فلاں نے مارا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں خدا کی قسم یہاں تک کہ آپ نے اس (بجرم) کا (بھی) نام لیا یعنی یہودی کا نام لیا۔ اُس وقت اس نے سر ہلا کر بتلایا کہ ہاں وہ یہودی پکڑا گیا اس نے اقرار کر لیا آپ نے حکم فرمایا تو اس کا سر کچلا گیا دو پتھروں کے درمیان۔

باب: کافر کے بدلے مسلمان نہ قتل

کیا جائے

۴۷۵۰: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا قتل کرنا جائز نہیں ہے لیکن تین صورت میں ایک تو یہ محض (یعنی اس کا نکاح ہو گیا ہو) اور وہ شخص زنا کا مرتکب ہو دوسرے کسی مسلمان کو وہ قصد قتل کرے تیسرے وہ شخص جو کہ اسلام سے منحرف ہو جائے پھر اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے جنگ کرے وہ شخص قتل کر دیا جائے یا اس کو سولی دے دی جائے یا گرفتار کر لیا جائے۔

۴۷۵۱: حضرت ابو جحیفہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علیؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کی کوئی تمہارے پاس کیا دوسری کوئی اور بات ہے علاوہ قرآن کریم کے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم کہ جس نے کہہ دیا (کہ وہ درمیان سے) چیر کر جان کو پیدا کیا مگر یہ کہ اللہ عزوجل کسی اپنے بندہ کو سمجھ بوجھ عطا فرمائے اپنی کتاب (یعنی قرآن کریم

قَالَتْ نَعَمْ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَضَحَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۴۷۴۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْ ضَاحٍ فَأَخَذَهَا يَهُودِيٌّ فَرَضَحَ رَأْسَهَا وَآخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ فَأُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكَ فَلَانٌ قَالَتْ بَرَأْسَهَا لَا قَالَ فَلَانٌ قَالَ حَتَّى سَمَى الْيَهُودِيٌّ قَالَتْ بَرَأْسَهَا نَعَمْ فَأَخَذَ فَأَعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَحَ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۲۱۶۵: بَابُ سَقُوطِ الْقَوْدِ مِنَ الْمُسْلِمِ

لِلْكَافِرِ

۴۷۵۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُقَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ إِلَّا فِي أَحَدَى ثَلَاثٍ خِصَالٍ زَانٌ مُحْصَنٌ فَرَجَمَ وَ رَجُلٌ يَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا وَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَسُولَهُ فَيُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ۔

۴۷۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الشُّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ سَأَلْنَا عَلِيًّا فَقُلْنَا هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٍ سِوَى الْقُرْآنِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ

کی) یا جو اس کا غد میں ہے۔ میں نے عرض کیا: اس میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں احکام دیت موجود ہیں اور قیدی کو باکرانے کا بیان ہے اور اس بات کا تذکرہ ہے کہ مسلمان کو کافر و مشرک کے عوض نہ قتل کیا جائے۔

بَرَّ النَّسَمَةَ إِلَّا أَنْ يُعْطِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدًا فَهَمَّا فِي كِتَابِهِ أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ فِيهَا الْعَقْلُ وَفَكَانَ الْأَسِيرُ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

۴۷۵۲: حضرت ابو حسان سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے مجھ کو اس طرح کی کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی جو کہ لوگوں سے نہ کہی ہو لیکن جو میری تلوار کی نیام میں ایک کتاب ہے۔ لوگوں نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا یہاں تک کہ انہوں نے وہ کتاب نکالی اس میں تحریر تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور پناہ دے سکتا ہے معمولی مسلمان اور وہ ایک ہاتھ کی طرح ہیں غیروں پر اور مومن کو کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی ذی جس وقت تک اپنے اقرار پر وہ باقی رہے۔

۴۷۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ مَا عَهْدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا فِي صَحِيفَةٍ فِي قِرَابِ سَيْفِي فَلَمْ يَزَالُوا بِهِ حَتَّى أَخْرَجَ الصَّحِيفَةَ فَإِذَا فِيهَا الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُوا دِمَاؤُهُمْ يَسْمِي بِيَدِمَتِهِمْ أَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا دُونُ عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ۔

۴۷۵۳: حضرت مالک بن حارث اشتر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا لوگوں کے درمیان شہرت ہوگئی ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ نے کوئی خاص چیز تم کو بتلائی ہو تو وہ بیان اور نقل کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم ﷺ نے کوئی خاص بات مجھ کو نہیں بتلائی جو اور دوسرے لوگوں کو نہ بتلائی ہو لیکن میری تلوار کے غلاف میں ایک کتاب ہے اس کو دیکھا گیا تو اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور معمولی مسلمان ذمہ داری لے سکتا ہے (کسی مشرک و کافر کی امان کی) اور مومن کافر کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا نہ وہ کافر جس سے کہ اقرار ہوا جس وقت تک وہ اپنے اقرار پر قائم رہے۔

۴۷۵۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانٍ الْأَعْرَجِ عَنِ الْأَشْجَرِ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ إِنَّ النَّاسَ قَدْ تَفَشَّخَ بِهِمْ مَا يَسْمَعُونَ فَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيْكَ عَهْدًا فَحَدَّثْنَا بِهِ قَالَ مَا عَهْدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ غَيْرَ أَنَّ فِي قِرَابِ سَيْفِي صَحِيفَةً فَإِذَا فِيهَا الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُوا دِمَاؤُهُمْ يَسْمِي بِيَدِمَتِهِمْ أَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا دُونُ عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ مُخْتَصَرٌ۔

باب: ذمی کافر کے قتل سے متعلق

۴۷۵۴: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی ذمی کو قتل کرے تو اللہ عز و جل اس پر جنت کو حرام فرما دے گا۔

۲۱۶۶: بَابُ تَعْظِيمِ قَتْلِ الْمُعَاهِدِ

۴۷۵۴: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عُيَيْنَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

۴۷۵۵: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی ذمی کو قتل کرے بغیر اس کے خون کے حلال ہونے کے تو حرام فرمادے گا اللہ عز و جل اس پر جنت اور اس کی خوشبو۔

۴۷۵۶: حضرت قاسم بن خیمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی ذمی کو قتل کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال تک کے فاصلہ سے محسوس ہوتی ہے۔

۴۷۵۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ذمی کو قتل کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا حالانکہ اس (جنت) کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے (بھی) محسوس ہو جاتی ہے۔

باب: غلاموں میں قصاص نہ ہونا جبکہ خون سے کم جرم کا

ارتکاب کریں

۴۷۵۸: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مفلس لوگوں کا ایک غلام تھا اس نے مالداروں کے ایک غلام کا کان کاٹ دیا۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کو کچھ نہیں دلوایا (کیونکہ اس کا مالک مفلس تھا اور اگر وہ دولت مند ہوتا تو دیت ادا کرنا پڑتی)۔

باب: دانت میں قصاص سے متعلق

۴۷۵۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

۴۷۵۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنِ الْأَشْعَثِ ابْنِ ثَوَمَلَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً بِغَيْرِ حِلِّهَا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ أَنْ يَشْمَ رِيحُهَا۔

۴۷۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيَّمَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا۔

۴۷۵۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دَحِيمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هُرُوثُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا۔

۲۱۶۷: بَابُ سُقُوطِ الْقَوْدِ بَيْنَ الْمَمَالِكِ

فِيمَا دُونَ النَّفْسِ

۴۷۵۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غَلَامًا لِأَنَاسٍ فَقَرَاءَ فَطَعُ أَذُنَ غَلَامٍ لِأَنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا۔

۲۱۶۸: بَابُ الْقِصَاصِ فِي السِّنِّ

۴۷۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو

صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم دیا اور فرمایا: کتاب اللہ قصاص کا حکم فرماتی ہے۔

۴۷۶۰: حضرت سرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص غلام کا کوئی عضو یعنی جسم کا کوئی حصہ کاٹے گا تو ہم بھی اس کے جسم کا (وہی) حصہ کاٹیں گے۔

۴۷۶۱: حضرت سرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے غلام کو خسی کرائے (یعنی اس کے خسیہ نکلوائے) تو ہم اس کو خسی کریں گے اور جو شخص ناک کاں یا کوئی عضو اپنے غلام کا کاٹے تو ہم بھی اس کا وہی عضو کاٹیں گے۔

۴۷۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہ حضرت اُم حارثہ کی بہن نے ایک شخص کو زخمی کر دیا پھر اس مسئلہ کا رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا اس کا انتقام لیا جائے گا یہ بات سن کر حضرت اُم ربیع رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس سے انتقام لیا جائے گا خدا کی قسم اس سے تو بالکل کبھی انتقام نہیں لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! اے اُم ربیع! کبھی انتقام نہیں لیا جائے گا۔ وہ خاتون یہی بات کہتی رہیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے دیت لینا منظور کر لیا اس پر آپ نے فرمایا: اللہ کے بعض بندے اس طرح کے ہیں کہ اگر وہ اللہ عزوجل کی قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دیتا ہے۔

باب: دانت کے قصاص سے متعلق

۴۷۶۳: حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کی چھو بھی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا۔ رسول کریم ﷺ نے (اس مقدمہ میں) قصاص کا حکم فرمایا ان کے بھائی حضرت

حَالِدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ بِالْقِصَاصِ فِي الْبَتَنِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ۔

۴۷۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ۔

۴۷۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ خَطَى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَشَّارٍ۔

۴۷۶۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُخْتِ الرَّبِيعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا فَأَخْصَصُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ الْقِصَاصُ الْقِصَاصُ فَقَالَتْ أُمُّ الرَّبِيعِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْقُتْصُ مِنْ فُلَانَةٍ لَا وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلِّ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ سُبْحَانَ اللَّهِ يَا أُمَّ الرَّبِيعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللَّهِ قَالَتْ لَا وَاللَّهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا فَمَا زَالَتْ حَتَّى قِيلَوا الدِّيَّةُ قَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ۔

۲۱۶۹: بَابُ الْقِصَاصِ مِنَ الشَّيْئَةِ

۴۷۶۳: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشَرٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَنَسُ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ نَبِيَّةَ جَارِيَةٍ فَقَضَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ

انس بن نضر رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا) نے کہا کہ فلاں خاتون (یعنی ان کی بہن) کا دانت نہیں توڑا جائے گا اس ذات کی قسم جس نے کہ آپ کو سچائی اور حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا۔ پہلے ان لوگوں نے اس لڑکی کے ورثاء سے کہہ رکھا تھا کہ تم لوگ اس کو معاف کر دیا اس سے دیت وصول کرو جس وقت ان کے بھائی انس بن نضر نے (جو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں شہید ہوئے) قسم کھائی کہ اس کے ورثاء معاف کرنے پر رضامند ہوئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دے۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَخُوهَا أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ تَكْسَرُ نَيْبَةُ فَلَانَةٍ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تَكْسَرُ نَيْبَةُ فَلَانَةٍ قَالَ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ سَأَلُوا أَهْلَهَا الْعَفْوَ وَالْأَرْضَ فَلَمَّا حَلَفَ أَخُوهَا وَهُوَ عَمُّ أَنَسٍ وَهُوَ الشَّهِيدُ يَوْمَ أُحُدٍ رَضِيَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَأَ۔

۳۷۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيْعُ نَيْبَةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْأَرْضَ فَأَبَوْا فَأَتَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَكْسَرُ نَيْبَةُ الرُّبَيْعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تَكْسَرُ قَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللَّهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرَأَ۔

۳۷۶۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا تو اس کے ورثہ نے معافی چاہی لیکن لڑکی کے ورثاء نے انکار فرما دیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے قصاص لینے کا حکم فرما دیا۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ربیع رضی اللہ عنہ کا دانت توڑا جائے گا اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے ان کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: اے انس! کتاب اللہ اسی طرح حکم کرتی ہے انتقام لینے کا۔ پھر وہ لوگ رضامند ہو گئے انہوں نے معاف فرما دیا اس پر آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اس کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دے۔

باب: کاٹ کھانے میں قصاص سے متعلق حضرت عمران

بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف سے متعلق

۳۷۶۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دانتوں سے دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑا اس نے اپنا ہاتھ زور سے کھینچا اس کا ایک دانت ٹوٹ گیا یا اس کے کئی دانت ٹوٹ گئے اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی فریاد کی۔ آپ نے فرمایا: تو مجھ سے کیا کہتا ہے؟ کیا تو یہ کہتا ہے کہ میں اس کو حکم دوں کہ ۱۰۰ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں

۲۱۷۰: بَابُ الْقَوْدِ مِنَ الْعَصَةِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ

الْفَاطِطِ النَّاقِلِينَ لِحَبْرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
۳۷۶۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ أَبُو الْجَوَازِ قَالَ
أَتَانَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ
عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ
فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ نَيْبَتُهُ أَوْ قَالَ ثَنِيَاهُ فَاسْتَعْدَى
عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا

دے دے پھر اس کو ٹو دانت سے چبائے کہ جس طریقہ سے کہ جانور چباتا ہے اگر ٹو چاہے تو اس کو اپنا ہاتھ دے دے چبانے کے لئے پھر نکال لے اگر چاہے۔

۴۷۶۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کا بازو کاٹ لیا۔ اس نے ہاتھ کھینچ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے جس شخص کا دانت اکھڑ گیا تھا اس کو کچھ نہیں دلویا اور فرمایا: تم چاہتے ہو کہ تم اپنے بھائی کا گوشت چبا لو جس طریقہ سے کہ جانور چباتا ہے۔

۴۷۶۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت یعلیٰ کی ایک شخص سے لڑائی ہو گئی پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ ڈالا اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے گھسیٹ لیا (اس وجہ سے) دوسرے کا دانت نکل گیا پھر دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے لڑتے ہوئے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو جانور کی طرح کاٹا ہے (پھر وہ شخص دیت مانگتا ہے) اس کو کبھی دیت نہیں ملے گی۔

۴۷۶۸: حضرت یعلیٰ اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جس نے کسی کو دانتوں سے کاٹ لیا تھا تو اس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: تیرے لئے کوئی دیت نہیں۔

۴۷۶۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ چبا ڈالا جس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹ گئے تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ قصہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے چاہا کہ اپنے بھائی کے ہاتھ کو جانور کی طرح چبا ڈالے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کو بطل کر دیا۔

تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ أَمْرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فَيْكٍ تَقْضُمَهَا كَمَا يَقْضُمُ الْفَحْلُ إِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ إِلَيْهِ يَدَكَ حَتَّى يَقْضَمَهَا ثُمَّ انْتَرِعْهَا إِنْ شِئْتَ۔

۴۷۶۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ آخَرَ عَلَى ذِرَاعِهِ فَاجْتَذَبَهَا فَانْتَرَعَتْ ثِيْبَتَهُ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضِمَ لَحْمَ أَخِيكَ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ۔

۴۷۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلى رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدَهُمَا صَاحِبَةً فَانْتَرَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَانْدَرَتْ ثِيْبَتُهُ فَاجْتَضَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَعْضُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعْضُ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ۔

۴۷۶۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ يَعْلى قَالَ فِي الْيَدِ عَضَّ فَانْدَرَتْ ثِيْبَتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ۔

۴۷۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُرَّارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَرَعَتْ ثِيْبَتُهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضِمَ ذِرَاعَ أَخِيكَ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَهَا۔

۲۱۷۱: بَابُ الرَّجُلِ يَدْفَعُ عَنْ

باب: ایک آدمی خود اپنے کو بچائے اور اس میں دوسرے

نَفْسِهِ

شخص کا نقصان ہو تو بچانے والے پر ضمان نہیں ہے

۴۷۷۰: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی پھر ایک نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر کاٹ لیا۔ اُس نے اپنا ہاتھ منہ سے چھڑانا چاہا اسی (کشمکش) میں دوسرے شخص کا دانت اُکھڑ گیا۔ پھر یہ معاملہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے فرمایا: تمہارے میں سے ایک اپنے بھائی کے کاٹتا ہے جو ان اُونٹ کی طرح کاٹتا ہے اور اس کو آپ ﷺ نے دیت نہیں دلوائی۔

۴۷۷۰: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْحَلِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُنِيَةَ أَنَّهُ قَاتَلَ رَجُلًا فَقَعَضَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَقَلَعَ ثِيْبَتَهُ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْصُ أَخَذَكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعْصُ الْبَكْرُ فَأَبْطَلَهَا۔

آپ ﷺ کا دیت نہ دلوانا:

مذکورہ بالا حدیث میں دیت نہ دلوانے کی وجہ یہ ہے کیونکہ ہاتھ چھڑانے والے نے اپنا ہاتھ بچانا چاہا تو اس پر دانت

ٹوٹنے کا تاوان نہ ہوگا۔

۴۷۷۱: حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قبیلہ بنی تمیم میں سے دوسرے سے لڑائی کی آخر تک سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

۴۷۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُنِيَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَاتَلَ رَجُلًا فَقَعَضَ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَأَلْفَى ثِيْبَتَهُ فَأَخْطَصَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَعْصُ أَخَذَكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعْصُ الْبَكْرُ فَأَبْطَلَهَا۔

باب: زیر نظر حدیث میں حضرت عطاء پر راویوں کا

باب: ۲۱۷۲: ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ فِي

اختلاف

هَذَا الْحَدِيثِ

۴۷۷۲: حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت یعلیٰ بن منیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں غزوہ تبوک میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ نکلے میں نے وہاں پر ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور اس کا دانت نکل گیا۔ اس پر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں وہ شخص حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے اس کو باطل فرمادیا۔

۴۷۷۲: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَطَاءٍ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَمِّهِ سَلَمَةَ وَيَعْلَى ابْنِ مُنِيَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَعَضَ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيهِ فَطَرَحَ ثِيْبَتَهُ فَاتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعِضُّهُ كَعَضِصِضِ الْفَحْلِ ثُمَّ يَأْتِي بِطَلْبِ الْعَقْلِ لَا عَقْلَ لَهَا فَايْطَلِّهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۴۷۷۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَأَنْتَزَعَتْ ثِيْبَتَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَهَا۔

۴۷۷۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ مَرَّةً أُخْرَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرُو عَنْ عَطَاءٍ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ يَعْلَى أَنَّهُ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَأَنْتَزَعَتْ ثِيْبَتَهُ فَخَاصَمَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَّدَعُهَا يَقْضِمُهَا كَقَضِمِ الْفَحْلِ۔

۴۷۷۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا فَقَاتَلَ أَجِيرِي رَجُلًا فَعَضَّ الْآخَرَ فَسَقَطَتْ ثِيْبَتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَأَهْدَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ

۴۷۷۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ أَوْثَقَ عَمَلٍ لِي فِي نَفْسِي وَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدَهُمَا إَصْبَعَ صَاحِبِهِ فَأَنْتَزَعَ إَصْبَعَهُ فَأَنْتَزَعَ ثِيْبَتَهُ فَسَقَطَتْ فَأَنْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثِيْبَتَهُ وَقَالَ أَقِيدُ

۴۷۷۳: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر وہ ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوا آپ نے اس کو لغو فرمادیا (یعنی دیت نہیں ۱۰)۔

۴۷۷۴: حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو ملازم رکھا اس کی دوسرے شخص سے لڑائی ہوئی اور اس کا ہاتھ دانت سے کاٹ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر وہ شخص فریاد لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا کہ تو جانور کی طرح سے اس کو چباؤ التا۔

۴۷۷۵: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جہاد کیا رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں وہاں پر میں نے ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی۔ جس نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور اس کا دانت نکل گیا اس پر وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ آپ نے اس کو لغو فرمادیا۔

۴۷۷۶: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ جیش العسرت میں جہاد کیا اور یہ کام میرے واسطے سب سے زیادہ سخت تھا میرا ایک ملازم تھا اس کی ایک شخص سے لڑائی ہو گئی اس نے دوسرے کی انگلی کاٹی دوسرے نے اپنی انگلی کھینچی تو اس کا دانت نکل کر گر گیا وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کا دانت لغو فرمادیا اور فرمایا: کیا وہ اپنی انگلی تمہارے منہ میں رہنے دیتا اور تم اس کو چبا لیتے۔

يَدُهُ فِي فَيْكَ تَقْضُمَهَا۔

جیش العسرت کیا ہے؟

جیش العسرت یہ دراصل تاریخ اسلام کے مشہور جہاد غزوہ تبوک کا نام ہے۔ غزوہ تبوک میں اہل اسلام کو بہت زیادہ دشواریوں کا سامنا تھا سخت گرمی تھی سواری اور کھانے تک کا انتظام نہیں تھا۔ غیر معمولی شدت تھی اس وجہ سے اس کو جیش العسرت یعنی تنگی والے لشکر کا نام دیا گیا اور حدیث شریف کے جملے: ((وَكَانَ أَوْثَقَ عَمَلٍ)) مطلب یہ ہے کہ میرے دل میں یہ کام سب سے زیادہ بڑا کام اور عظیم کام تھا۔

۴۷۷۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ فِي حَدِيثٍ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ بِمِثْلِ الَّذِي عَصَى فَتَنَدَرْتُ نَبِيَّتَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ۔

۴۷۷۷: یہ روایت بھی اسی طرح ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اس آدمی سے کہ جس کا دانت ٹوٹ گیا تھا) تجھ کو دیت نہیں ملے گی۔

۴۷۷۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَدِيلِ ابْنِ مَسْرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ مُنْبَةَ أَنَّ أَجِيرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنْبَةَ عَصَى آخَرُ دِرَاعَهُ فَأَنْتَزَعَهَا مِنْ فِيهِ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ سَقَطَتْ نَبِيَّتُهُ فَأَبْطَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ

۴۷۷۸: حضرت صفوان بن یعلیٰ بن منبہ سے روایت کرتے ہیں حضرت یعلیٰ بن امیہ کے ایک ملازم نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی ﷺ میں پیش ہوا اس لیے کہ کائنات کے خالق کا دانت گر گیا تھا آپ نے اس کو لغو اور باطل کر دیا اور فرمایا کیا تمہارے منہ میں چھوڑ دیتا اور تم اس کو جانور کی طرح سے چبا ڈالتے۔

أَيَّدَ عَهَا فِي فَيْكَ تَقْضُمَهَا كَقَضَمِ الْفُجُلِ۔

۴۷۷۹: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى أَنَّ أَبَاهُ عَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَاسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَصَى الرَّجُلُ دِرَاعَهُ فَلَمَّا أَوْجَعَهُ نَتَرَهَا فَأَنْدَرْتُ نَبِيَّتَهُ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ قَيْعُضُ أَخَاهُ كَمَا يَعْصُ الْفُجُلُ فَأَبْطَلَ نَبِيَّتَهُ۔

۴۷۷۹: حضرت صفوان بن یعلیٰ بن منبہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں جہاد کیا اور ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہو گئی اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ لیا اس کے ہاتھ میں درد ہوا تو اس نے اپنا ہاتھ کھینچا جس سے دانت ٹوٹ گیا۔ پھر یہ معاملہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تمہارے میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو کاٹتا ہے جانور کی طرح۔ پھر آپ نے اس کا دانت لغو کر دیا (یعنی دانت کی دیت نہیں دلائی)۔

۲۱۷۳: بَابُ الْقَوْدِ فِي الطَّعْنَةِ

۴۷۸۰: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَكَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ شَيْئًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَالَى فَاسْتَقْدَّ قَالَ بَلْ قَدْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

۴۷۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَرْبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَنبَأَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى يُحَدِّثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذْ أَكَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَصَاحَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَالَى فَاسْتَقْدَّ قَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

۲۱۷۴: بَابُ الْقَوْدِ مِنَ اللَّطْمَةِ

۴۷۸۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي آبٍ كَانَ لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوا لِيَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ تَعْلَمُونَ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالُوا أَنْتَ فَقَالَ إِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا فَنُودُوا أَحْيَاءَ نَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَعُودُ

باب: کچوکا لگانے میں قصاص

۴۷۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آپ پر جھک گیا۔ آپ نے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی کچوکا لگایا (یعنی لکڑی سے ہلکی سی ضرب لگائی)۔ (پھر) آپ نے فرمایا: آ جاؤ! مجھ سے انتقام لے لو۔ اس نے کہا: نہیں! میں نے معاف کیا یا رسول اللہ! (ﷺ)

۴۷۸۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک آدمی آپ پر جھک گیا آپ نے لکڑی سے جو اس کے ہاتھ میں تھی اس کو کچوکا دیا وہ شخص نکلا رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آ جاؤ! تم مجھ سے انتقام لے لو۔ اس نے عرض کیا: نہیں! میں نے تو معاف کر دیا یا رسول اللہ! (ﷺ)

باب: طمانچہ مارنے کا انتقام

۴۷۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اس کے دور جاہلیت کے کسی باپ دادا کو برا کہہ دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ برا لگا اور انہوں نے اس شخص کے طمانچہ مار دیا اس شخص کی برادری آگئی اور کہنے لگی کہ وہ ابن عباسؓ کے طمانچہ مارے گی جس طریقہ سے کہ انہوں نے طمانچہ مارا اور ہتھیار نکال لیے۔ نبی کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا: اے لوگو! تم واقف ہو کہ زمین پر رہنے والوں میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک کس کی عزت زیادہ ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ کی۔ آپ نے فرمایا: عباس میرے ہیں اور میں اُن کا ہوں۔ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو برا نہ کہو تا کہ ہمارے زندہ لوگوں کو اس بات کا صدمہ نہ ہو۔ یہ بات سن کر وہ قوم آگئی اور کہنے لگی: یا

رسول اللہ! ہم لوگ اللہ عزوجل کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غصہ سے ڈرنا
فرمائیں ہمارے واسطے بخشش کی۔

بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرُكَ۔

باب: پکڑ کر کھینچنے کا قصاص

۴۷۸۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم
ﷺ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے جس وقت آپ کھڑے
ہوئے تو آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوئے۔ چنانچہ ایک روز آپ
کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے جس وقت مسجد کے درمیان
میں پہنچے تو ایک آدمی آپ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے پیچھے کی
طرف سے آپ کی چادر کھینچی۔ وہ چادر سخت تھی اس کھینچنے کی وجہ سے
آپ کی گردن (مبارک) سرخ ہو گئی اس شخص نے کہا: اے محمد!
میرے ان دونوں اونٹ کو غلہ دے دیں کیونکہ آپ اپنے مال میں
سے نہیں دیتے اور نہ ہی اپنے والد کے مال میں سے دیتے ہیں۔ یہ
بات سن کر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں استغفار کرتا ہوں اللہ
عزوجل سے کبھی میں تجھ کو نہیں دوں گا جس وقت تک کہ تو اس گردن
کے کھینچنے کا انتقام نہ دے۔ اس دیہاتی نے کہا تم خدا کی میں کبھی اس کا
انتقام نہیں دوں گا۔ رسول کریم ﷺ نے تین مرتبہ یہی جملے ارشاد
فرمائے اور وہ دیہاتی شخص یہی بات کہتا رہا کہ میں کبھی اس کا انتقام
نہیں دوں گا۔ جس وقت ہم نے دیہاتی شخص کی یہ بات سنی تو ہم لوگ
دوڑ کر رسول کریم ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں
اس کو قسم دیتا ہوں جو میری بات سنے کوئی شخص اپنی جگہ سے نہ رخصت
ہو جس وقت تک کہ میں اجازت نہ دے دوں پھر رسول کریم نے ایک
آدمی سے فرمایا کہ تم اس شخص کے ایک اونٹ پر جو لا دو اور ایک اونٹ
کے اوپر کھجور لا دو۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: اب روانہ ہو جاؤ۔

باب: بادشاہوں سے قصاص لینا

۴۷۸۴: حضرت ابو فراس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی ذات (مبارک)
سے انتقام دلواتے تھے۔

۲۱۷۵: باب الْقَوْدِ مِنَ الْجَبْدَةِ

۴۷۸۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ
حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا قَامَ قُمْنَا
مَعَهُ حَتَّى لَمَّا بَلَغَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ أَذْرَكَهُ رَجُلٌ
فَجَبَدَ بِرِدَائِهِ مِنْ وَرَائِهِ وَكَانَ رِدَاؤُهُ خَشِيشًا فَحَمَرَتْ
رَقَبَتُهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ
فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَاسْتَغْفِرُ اللَّهَ
لَا أَحْمِلُ لَكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِمَّا جَبَدْتَ بِرَقَبَتِي
فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللَّهِ لَا أَقِيدُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ كُلُّ
ذَلِكَ يَقُولُ لَا وَاللَّهِ لَا أَقِيدُكَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ
الْأَعْرَابِيِّ أَقْبَلْنَا إِلَيْهِ سِرَاعًا فَالْتَمَسَتْ إِلَيْنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَى مَنْ
سَمِعَ كَلَامِي أَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتَّى أَذِنَ لَهُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ
يَا فَلَانُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى بَعِيرٍ
تَمْرًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
انْصَرِفُوا۔

۲۱۷۶: باب الْقِصَاصِ مِنَ السَّلَاطِينِ

۴۷۸۴: أَخْبَرَنَا مَوْمِلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا
إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ
سَعِيدُ بْنُ أَيَّاسٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي

فِرَاسٌ أَنَّ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْصُ
مِنْ نَفْسِهِ۔

۲۱۷۷: باب السُّلْطَانِ يُصَابُ

عَلَى يَدِهِ

باب: بادشاہ کے کام میں کسی قسم کی آفت یا مصیبت

جائے؟

۳۷۸۵: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ابو جہم بن حذیفہ کو صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ ایک شخص نے ان سے لڑائی کی صدقہ دینے میں۔ حضرت ابو جہمؓ نے اس شخص کو مارا وہ شخص (کہ جس کو ابو جہمؓ نے مارا تھا) خدمت نبوی ﷺ میں آیا اور اس کے متعلقین بھی آئے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا قصاص دے دیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس قدر اس قدر دولت لے لو لیکن وہ لوگ اس بات پر رضامند نہیں ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اچھا اب تم اس قدر لے لو۔ جب وہ لوگ رضامند ہوئے۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: میں خطبہ دوں گا لوگوں کے سامنے اور میں ان کو تمہارے رضامند ہونے کی اطلاع دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا: اچھا! جس وقت آپ نے خطبہ دیا تو فرمایا: یہ لوگ میرے پاس قصاص مانگنے آئے میں نے ان لوگوں سے اس قدر مال دینے کے لئے کہا وہ رضامند ہو گئے اس پر ان لوگوں نے کہا ہم لوگ رضامند نہیں ہوئے چنانچہ مہاجرین نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ ٹھہر جاؤ وہ ٹھہر گئے پھر آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور فرمایا: تم رضامند نہیں ہوئے؟ ان لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! راضی ہو گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں خطبہ دیتا ہوں اور تم لوگوں کی خوشنودی کی اطلاع دیتا ہوں انہوں نے کہا۔ اچھا پھر آپ نے خطبہ پڑھا اور ان سے دریافت کیا تم رضامند ہو گئے انہوں نے کہا: جی ہاں۔

باب: تلوار کے علاوہ دوسری چیز سے قصاص لینے کے

بارے میں

۳۷۸۶: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک

۳۷۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا جَهْمٍ بْنُ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاخَهُ رَجُلٌ فِي صَدَقَتِهِ فَضَرَبَهُ أَبُو جَهْمٍ فَأَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَوْدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ يَرْضُوا بِهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَاطَبْتُ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ اتَّوْنِي يُرِيدُونَ الْقَوْدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوا قَالُوا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُونَ بِهِمْ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْفُوا فَكَفُّوا ثُمَّ دَعَاهُمْ قَالَ أَرْضَيْتُمْ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي خَاطَبْتُ عَلَى النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ أَرْضَيْتُمْ قَالُوا نَعَمْ۔

۲۱۷۸: باب الْقَوْدِ بِغَيْرِ

حَدِيدَةٍ

۳۷۸۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا

لڑکی کو دیکھا وہ نکلن پہننے ہوئے ہے اس نے اس لڑکی کو پتھر سے مار ڈالا (اور مرنے والی لڑکی کے نکلن اتار لیے) پھر لوگ اس لڑکی کو خدمت نبوی ﷺ میں لے کر حاضر ہوئے اور اس میں معمولی سی جان باقی تھی۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھ کو فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ سے عرض کیا: نہیں! پھر آپ نے دوسرے کا نام لیا پھر اس نے اشارہ سے کہا: نہیں پھر آپ نے اس (مذکورہ) یہودی شخص کا نام لیا تو اُس نے اشارہ سے کہا: جی ہاں۔ رسول کریم ﷺ نے اس یہودی شخص کو بلوایا اور حکم فرمایا تو وہ قتل کیا گیا دو پتھروں سے۔

۴۷۸۷: حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے خشم کی قوم کی جانب چھوٹا لشکر بھیجا وہ لوگ کفار کے ملک میں ٹھہرے انہوں نے (دشمنوں سے) پناہ لی اور سجدہ کر کے (یعنی ان لوگوں نے خود کو کافر ظاہر کرنے کے لئے سجدے کیے تاکہ وہ لوگ ان کو بھی کافر سمجھیں) پس کفار نے ان کو قتل کر دیا آپ نے حکم فرمایا ان کفار کو آدھی دیت دی جائے اسلئے کہ مسلمانوں کا بھی تصور تھا کہ وہ کس وجہ سے کفار کے ملک میں ٹھہرے پھر آپ نے فرمایا: اگر مسلمان مشرک کے ساتھ ہو تو میں اس مسلمان کا جوابدہ نہیں ہوں پھر نبی نے فرمایا: دیکھو مسلمان اور کافر اس قدر دور رہیں کہ ایک دوسرے کی آگ دکھائی نہ دے۔

باب: آیت کریمہ: فَمَنْ عَفَىٰ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَإَدَاءٌ إِلَيْهِ بِالْحَسَنِ

کی تفسیر

۴۷۸۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قوم بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا لیکن دیت دینے کا حکم نہیں تھا تب اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ یعنی لازم کر دیا گیا تم پر ان لوگوں کا بدلہ جو کہ مارے جائیں آزاد شخص آزاد کے عوض اور غلام غلام کے عوض اور عورت عورت کے عوض پھر جس کو معاف ہو گیا اس کے بھائی کی جانب سے کچھ تو

خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَأَى عَلَى جَارِيَةٍ أَوْصَاحًا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ أَقْتَلِكِ فَلَا تَقْشَارِ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ بِحَكِيهَا أَنْ لَا يَقَالَ أَقْتَلِكِ فَلَا تَقْشَارِ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ بِحَكِيهَا أَنْ لَا يَقَالَ أَقْتَلِكِ فَلَا تَقْشَارِ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ بِحَكِيهَا أَنْ نَعَمْ قَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ حَجْرَيْنِ۔

۴۷۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى قَوْمٍ مِنْ خَثَمٍ فَاسْتَعْصَمُوا بِالسُّجُودِ فَقِيلُوا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصِفُ الْعُقْلَ وَقَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا۔

۲۱۷۹: بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ عَفَىٰ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَإَدَاءٌ

إِلَيْهِ بِالْحَسَنِ

۴۷۸۸: أَخْبَرَنَا الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَّةُ فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ أَلْجُرُّ بِالْحَرْوِ الْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأَنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ عَفَىٰ لَهُ مِنْ أَخِيهِ

ایک معاف کرنے والے دستور پر چلے اور جس کو معاف ہوا تو وہ اچھی طرح سے دیت ادا کرے اور قاتل دیت اچھی طرح ادا کرے یہ تخفیف ہے تمہارے پروردگار کی جانب سے اور رحمت ہے کیونکہ تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں بدلہ ہی کا حکم تھا دیت کا حکم نہیں تھا۔

شَيْءٌ فَاتَّبَاعَ بِالْمَعْرُوفِ وَ آدَاءُ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَّةَ فِي الْعَمْدِ وَ اتَّبَاعَ بِمَعْرُوفٍ يَقُولُ يَتَّبِعُ هَذَا بِالْمَعْرُوفِ وَ آدَاءُ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ وَ يُؤَدِّي هَذَا بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ مِّمَّا كُتِبَ عَلَىٰ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ إِنَّمَا هُوَ الْقِصَاصُ لَيْسَ الدِّيَّةُ۔

۴۷۸۹: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے جو یہ فرمایا ہے کہ تم پر فرض قرار دیا گیا انتقام ان لوگوں کا جو کہ مارے گئے آخر تک اور بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہیں تھی اللہ عزوجل نے دیت کا حکم نازل فرمایا اور اس امت کے لئے تخفیف کی بنی اسرائیل سے۔

۴۷۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلِ الْحَرِّ بِالْحَرِّ قَالَ كَانَ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَيْهِمُ الْقِصَاصُ وَلَيْسَ عَلَيْهِمُ الدِّيَّةُ فَانزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ الدِّيَّةَ فَجَعَلَهَا عَلَىٰ هَذِهِ الْأُمَّةِ تَخْفِيفًا عَلَىٰ مَا كَانَ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔

باب: قصاص سے معاف کرنے کے حکم سے متعلق

۴۷۹۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قصاص کا ایک مقدمہ پیش ہوا آپ نے حکم فرمایا معاف کر دینے کا مگر یہ حکم وجوبی نہ تھا بلکہ ترغیب دی آپ نے عفو کی۔

باب: الأمر بالعفو عن القصاص

۴۷۹۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُرَزِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَاصٍ فَأَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ۔

۴۷۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جس وقت قصاص کا مقدمہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم معافی کا حکم فرماتے (یعنی فضیلت بیان فرماتے اور مقتول کے ورثہ کو خون معاف کرنے کی ترغیب دیتے)

۴۷۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ وَ بَهْزُ بْنُ أَصَدٍ وَ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ الْمُرَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي مَيْمُونَةَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي شَيْءٍ فِيهِ قِصَاصٌ إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ۔

باب: کیا قاتل سے دیت وصول کی جائے جس وقت

باب: هل يؤخذ من قاتل العمد

مقتول کا وارث خون معاف کر دے؟

۴۷۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اس کے وارث کو اختیار ہے یا بدلہ اور انتقام یا بدیہ وصول کرے۔

۴۷۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اس کے وارث کو اختیار ہے یا بدلہ اور انتقام یا فدیہ وصول کرے۔

۴۷۹۴: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسل ایسی ہی روایت ہے۔

باب: خواتین کے خون معاف کرنا

۴۷۹۵: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے ان وارثوں کو جو کہ نزدیک کا رشتہ رکھتے ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہوں اگرچہ عورت ہی ہو۔

الدِّیَّةُ إِذَا عَفَا وَلِيُّ الْمَقْتُولِ عَنِ الْقَوْدِ

۴۷۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَشْعَثَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَمَاعَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ وَإِمَّا أَنْ يُفْدَى۔

۴۷۹۳: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَرْيَدَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ وَإِمَّا أَنْ يُفْدَى۔

۴۷۹۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَائِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ مُرْسَلٌ۔

۲۱۸۲: بَابُ عَفْوِ النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِّ

۴۷۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ ح وَأَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَعَلَى الْمُقْتُلَيْنِ أَنْ يَنْحَجِرُوا الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتْ امْرَأَةً۔

باب: جو پتھر یا کوڑے سے مارا جائے

۴۷۹۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ہنگامہ کے دوران قتل کر دیا جائے یا تیروں اور کوڑوں کی مار سے جو لوگوں کے درمیان ہونے لگے اس سے مارا جائے یا جو شخص لکڑی (کی چوٹ) سے مارا جائے تو اس کی دیت دلوائی جائے گی جس طریقہ سے کہ قتل خطا میں دیت دلوائی جاتی ہے اور جو شخص قصداً قتل کیا جائے تو اس میں قصاص واجب ہے اب جو شخص قصاص کو روکے گا تو اس پر لعنت ہے اللہ عز و جل کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اس کا فرض اور نفل کچھ قبول نہیں ہوگا۔

باب: مَنْ قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ

۴۷۹۶: أَخْبَرَنَا هَلَالُ بْنُ هَلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبَانَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ فِي عِمِّيَّةٍ أَوْ رِمِيَّةٍ تَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ بَعْضًا فَعَقْلُهُ عَقْلٌ خَطَأٌ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَقَوْدٌ يَدِهِ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

قتل خطاء کی تفصیل:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں لکڑی وغیرہ سے مرجانے وغیرہ کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ایسی چیز سے ہلاک ہو جائے کہ عام طور پر جس سے کہ کوئی شخص نہیں مرتا جیسے لکڑی یا کوڑے وغیرہ کی مار سے مرجائے یا جس قتل میں قاتل کا علم نہ ہو تو وہ قتل خطا میں داخل ہے اس میں قصاص نہیں ہے بلکہ قاتل پر دیت لازم ہے اور قتل عمد کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو جان بوجھ کر تلوار، بندوق، پتھر، لوہے وغیرہ سے قتل کرے تو اس میں قصاص لازم ہے اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں جیسے کہ کوئی شخص ہتھیار سے قتل کر دیا جائے جیسے تلوار یا بندوق وغیرہ سے لیکن اگر کوئی شخص لکڑی سے مارا جائے تو اس کو شبہ عمد کہتے ہیں وہ قتل عمد نہیں ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک قتل شبہ عمد میں قصاص نہیں ہے ان کی دلیل آگے آنے والی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مندرجہ ذیل حدیث ہے: ((عن عبدالله بن عمر عن النبي صل ۲ قال قتل الخطاء يشبه العمد بالشروط والعصا مائة من الدليل اربعون منها في بطونها اولادها.....)) (نسائی شریف ص: ۷۲۱ مطبوعہ نظامی کان پور) نیز اس سلسلہ میں بحوالہ مرقاة حاشیہ نسائی میں ہے: ”استقبل ابوحنیفہ بحديث عبدالله بن عمر على ان القتل بالمثل شبه عمد لا يوجب القصاص.....“ ص: ۷۲۱۔ واضح رہے کہ مذکورہ حدود کا نفاذ اور قصاص لینے کا اختیار شرعی حکومت کو ہے یا امیر المؤمنین کو حاصل ہے۔ آج کے دور میں ہمارے ممالک میں حدود شرعیہ کا نفاذ نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے کتب فقہ کا مطالعہ فرمائیں۔

۴۷۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہنگامہ کے دوران مارا جائے یا تیروں اور

۴۷۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ فِي عِمِّيَّةٍ أَوْ رِمِيَّةٍ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ

کوڑوں کی یلغار سے مارا جائے جو لوگوں میں ہونے لگے اس سے ہلاک ہو یا لکڑی سے مارا جائے تو اس کی دیت دلائی جائے گی

عَصَا فَعَقَلَهُ عَقْلُ الْخَطَاةِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوْدٌ
وَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ حدیث شریف میں کوزوں وغیرہ کے مارے جانے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جبکہ قاتل کا علم نہ ہو کہ کس کی مار سے وہ شخص مر رہا ہے تو اس کی دیت لازم ہوگی۔

باب: شبہ عمد کی دیت

کیا

ہوگی؟

۲۱۸۴: بَابُ كَمْ دِيَّةُ شِبْهِ الْعَمْدِ وَذِكْرُ

الْإِخْتِلَافِ عَلَى أَيُّوبَ فِي حَدِيثِ الْقَاسِمِ

بْنِ رَبِيعَةَ فِيهِ

۴۷۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ
السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُتِلَ الْخَطَا شِبْهِ الْعَمْدِ
بِالسَّوْطِ أَوْ الْعَصَا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ أَوْ بَعُورٍ مِنْهَا فِي
بَطْنِهَا أَوْ لَا دُمًا۔

۴۷۹۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ
الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ۔

قتل عمد کے بارے میں امام صاحب رحمہ اللہ کا مسلک:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے استدلال فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کوڑے یا لٹھی یا پتھر سے ہلاک ہو جائے تو وہ قتل عمد میں داخل نہیں ہے بلکہ شبہ عمد میں داخل ہے اور اس میں دیت ہے قصاص نہیں ہے سابق میں تفصیل عرض کی جا چکی ہے۔

۴۷۹۹: اس مضمون کی روایت سابق میں گذر چکی ہے۔

۲۱۸۵: بَابُ ذِكْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى خَالِدِ

الْحَذَاءِ

باب: سابقہ حدیث میں خالد الحذاء کے

متعلق اختلاف

۳۸۰۰: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيٍّ قَالَ
أَتَانَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَعْنَى الْحَذَّاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ
رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا وَإِنَّ قَتِيلَ
الْخَطَا شِبْهَ الْعُمِدِّ مَا كَانَ بِالسَّوِطِ وَالْعَصَا مِائَةً
مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْ لَا دُهَا۔

۳۸۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ
عَنْ خَالِدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ
عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ
فَقَالَ أَلَا وَإِنَّ قَتِيلَ الْخَطَا شِبْهَ الْعُمِدِّ بِالسَّوِطِ
الْعَصَا وَالْحَجَرِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فِيهَا أَرْبَعُونَ ثِيَّةً
إِلَى بَازِلٍ عَامِهَا كُلُّهُنَّ خَلْفَةٌ۔

۳۸۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ
عَنْ خَالِدِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ قَتِيلَ الْخَطَا
قَتِيلَ السَّوِطِ وَالْعَصَا فِيهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مُغْلَظَةٌ
أَرْبَعُونَ مِنْهَا فِي بَطُونِهَا أَوْ لَا دُهَا۔

دیت کی تشریح:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں اُونٹ سے مراد حاملہ اونٹنی ہیں یعنی چھ سال کی چالیس اونٹنی ان میں سے حاملہ ہونا ضروری ہیں اور مذکورہ دیت قتل خطاء کی ہے اور اس دیت کے نفاذ کا حق شرعی حکومت کے حاکم کو ہے آج کے دور میں حدود شرعیہ نافذ نہیں ہیں۔

۳۸۰۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا
بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَذَّاءِ عَنِ الْقَاسِمِ
بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ

۳۸۰۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۳۸۰۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ مکرمہ فتح کیا اُس روز آپ نے خطبہ دیا تو آپ نے فرمایا: آگاہ اور باخبر ہو جاؤ جو کوئی خطاء عمد سے کوڑے لکڑی پتھر سے مارا جائے تو اس میں (دیت) ایک سو اُونٹ ہیں چالیس اُونٹ ان میں سے (عمر کے اعتبار سے) فہمی ہوں اور تمام کے تمام (صحت کے اعتبار سے) وزن اور بوجھ لا دینے کے لائق ہوں۔

۳۸۰۲: حضرت عقبہ بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل خطاء میں ایک سو اُونٹ ہیں دیت مغلظہ چالیس ان میں سے حاملہ ہوں۔

۳۸۰۳: ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

الْفُتْحِ قَالَ لَا وَإِنَّ كُلَّ قَتِيلٍ خَطَا الْعَمْدَ أَوْ شِبْهَ الْعَمْدِ قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

۳۸۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْنِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ عَامَ الْفُتْحِ قَالَ لَا وَإِنَّ قَتِيلَ الْخَطَا الْعَمْدِ قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

۳۸۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْنِعٍ قَالَ أَنَبَانَا يَزِيدُ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفُتْحِ قَالَ لَا وَإِنَّ قَتِيلَ الْعَمْدِ قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

۳۸۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَدْعَانَ سَمِعَهُ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفُتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْكُعْبَةِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَّقَ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَ هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَ خَدَّهَ إِلَّا إِنَّ قَتِيلَ الْعَمْدِ الْخَطَا بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا شِبْهُ الْعَمْدِ فِيهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مُغْلَظَةٌ مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلِيفَةً فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

۳۸۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

۳۸۰۴: ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۳۸۰۵: ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۳۸۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس روز مکہ کرمہ فتح ہوا رسول کریم ﷺ خانہ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد فرمائی اور اس کی ثناء بیان کی اور فرمایا: اس خدا کا شکر ہے کہ جس نے اپنا وعدہ سچا فرمایا اور اپنے بندوں کی مدد فرمائی اور فوجوں کو تنہا خود ہی بھگا دیا یا خبر ہو جاؤ کہ جو شخص خطا عمد سے مارا جائے کوڑے یا لکڑی (وغیرہ) سے جو قتل عمد کے مشابہ ہے اس میں سو اونٹ ہیں دیت مغلطہ ہے چالیس ان میں سے حاملہ ہوں (مراد اونٹ سے اونٹنی ہیں)

۳۸۰۷: حضرت قاسم بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی

رَبِيعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْخَطَاُ شِبْهُ الْعُمْدِ يَعْنِي بِالْعَصَا وَالسَّوْطِ مِائَةٌ مِّنَ
الْإِبِلِ مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بَطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ
ابْنُ هُرُوثٍ قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ
ابْنِ مُوسَى عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
قَتَلَ خَطَاً قَدِيتُهُ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بَنَتْ
مَخَاضٌ وَ ثَلَاثُونَ بَنَتْ لَبُونٌ وَ ثَلَاثُونَ حِقَّةٌ وَ
عَشْرَةٌ بَنَى لَبُونٌ ذُكُورٌ قَالَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُهَا عَلَى أَهْلِ الْقُرَى
أَرْبَعِمِائَةَ دِينَارٍ أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَ يَقُومُهَا عَلَى
أَهْلِ الْإِبِلِ إِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَانَتْ
نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا عَلَى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا كَانَ قَبْلَ
قِيمَتِهَا عَلَى سَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ
أَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ قَالَ وَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ عَلَى
أَهْلِ الْبَقَرِ مَا تَبَى بَقَرَةً وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاةِ
أَلْفَى شَاةٍ وَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَ رَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى
فَرَاغِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ وَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ أَنَّ يَغْلَى عَلَى الْمَرْأَةِ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوا وَلَا
يَرْتُونَ مِنْهُ شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ
فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا۔

۲۱۸۶: بَابُ ذِكْرِ اسْتِنَانِ دِيَةِ الْخَطَاِ

۴۸۰۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ

سے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی
حاملہ) ہوں۔

۴۸۰۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص
خطا سے مارا جائے اس کی دیت ایک سو اونٹ ہیں تیس اونٹیاں
ہوں چار سال کی اور دس اونٹ ہوں تین تین سال کے اور رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قیمت لگاتے تھے گاؤں والوں پر چار
سو دینار یا اتنی ہی قیمت کی چاندی اور قیمت لگاتے تھے اونٹ
والوں پر جس وقت اونٹ گراں ہوتے تو قیمت بھی زیادہ ہوتی اور
جس وقت سستے ہوتے تو قیمت بھی کم ہوتی جس طریقہ کا وقت ہوتا
تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان اونٹوں کی قیمت
چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک ہوئی یا اتنی ہی قیمت اور مالیت کی
چاندی اور حکم فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں
پر دو سو گائے دینے کا اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں دینے کا
اور حکم فرمایا آپ نے کہ دیت کا مال تقسیم کیا جائے گا مقتول کے
ورثاء کے مطابق فرائض اللہ تعالیٰ کے جو ذوی الفروض سے بچے
گا وہ عصبہ کو ملے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا
کہ عورت کی جانب سے وہ لوگ دیت ادا کریں جو کہ
اس کے عصبات ہوں اور عورت کی دیت سے ان کو نہیں ملے گا
لیکن جو اس کے ورثاء سے بچے جائے (یعنی ذوی الفروض سے)
اور عورت قتل کر دی جائے تو اس کی دیت اس کے ورثاء کو ملے گی
اور یہی لوگ اس کے قاتل سے قصاص لیں (اگر ان کا دل
چاہے)۔

باب: قتل خطاء کی دیت کے متعلق

۴۸۰۹: حضرت حشف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي رَأْفَةَ عَنْ حَجَّاجٍ
عَنْ رَبِيعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خُشَيْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيقَ الْخَطَا عِشْرِينَ بَيْتَ مَخَاضٍ
وَ عِشْرِينَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُورًا وَ عِشْرِينَ بَيْتَ
لَبُونٍ وَ عِشْرِينَ جَدَعَةً وَ عِشْرِينَ حَقَّةً.

٢١٨٤: بَابُ ذِكْرِ الدِّيَةِ مِنَ الْوَرَقِ

٥٨١: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ بْنِ
هَانِيءٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ح وَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا
مُعَاذُ بْنُ هَانِيءٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ
عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَّتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَ
ذَكَرَ قَوْلُهُ إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ
فِي أَخْذِهِمُ الدِّيَّةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ.

٣٨١١: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عِكْرَمَةَ سَمِعْنَاهُ مَرَّةً يَقُولُ عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِأَثْنِي عَشَرَ أَلْفًا يُعْنَى فِي الدِّيَةِ.

٢١٨٨: بَابُ عَقْلِ الْمَرْأَةِ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي جَرِيرٍ عَنْ
عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ الْمَرْأَةِ
مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتَّى يَلْعُغَ الثَّلْثُ مِنْ دِينِهَا -

باب ۲۱۸۹: کَمُ دِيَّةُ الْكَافِرِ

۳۸۱۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَقْلُ أَهْلِ الدِّمَةِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى۔

باب: کافر کی دیت سے متعلق حدیث

۳۸۱۳: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر ذمی کی دیت کے نصف ہے۔

ذمی کی دیت:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کافر ذمی سے مشرک، کافر یہودی، مجوسی، عیسائی سب مراد (داخل) ہیں یعنی ان لوگوں کی دیت مسلمان کی دیت کے آدھے کے برابر ہے۔

۳۸۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کی دیت مسلمان کے نصف ہے یعنی مسلمان سے آدھی ہے۔

۳۸۱۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ عَقْلُ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔

باب: مکاتب کی دیت سے متعلق

۳۸۱۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: مکاتب کو اگر قتل کر دیا جائے تو جس قدر حصہ وہ بدل کتابت کا ادا کر چکا ہے اس کی دیت آزاد شخص کے برابر ادا کرنا ہو گی۔

باب ۲۱۹۰: دِيَّةُ الْمُكَاتَبِ

۳۸۱۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَطَعِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ بِدِيَةِ الْحُرِّ عَلَى قَدْرِ مَا آذَى۔

بدل کتابت کی وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث میں بدل کتابت ادا کرنے سے مراد مکاتب کے اپنے آزاد ہونے کے لیے ادا کرنے والی رقم یا

معاوضہ مراد ہے۔

۳۸۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکاتب میں جس قدر وہ آزاد

۳۸۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ تَهْمِيذٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

ہو گیا آزاد کے برابر دیت ادا کرنے کا۔

مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْمُكَاتِبِ أَنْ يُؤْذَى بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَّةَ الْحُرِّ۔

۴۸۱۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا مکاتب میں کہ اس کی دیت دی جائے جس قدر وہ بدل کتابت میں سے ادا کر چکا ہے آزاد کے مطابق اور باقی میں غلام کے موافق۔

۴۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُكَاتِبِ يُؤْذَى بِقَدْرِ مَا آذَى مِنْ مُكَاتِبَتِهِ دِيَّةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِيَ دِيَّةَ الْعَبْدِ۔

۴۸۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مکاتب آزاد ہوگا کہ جس قدر اس نے ادا کیا اور اس پر حد قائم ہوگی جس قدر وہ آزاد ہوا اور اس کے مال میں ورثہ کو ترک ملے گا جتنا کہ وہ آزاد ہوا۔

۴۸۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنُ النَّقَّاشِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ هُرُونُ قَالَ أُنْبَأَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُكَاتِبُ يَعْتَقُ بِقَدْرِ مَا آذَى وَ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَ يَرِثُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ۔

۴۸۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مکاتب دور نبوی ﷺ میں قتل کر دیا گیا آپ نے حکم فرمایا جتنا وہ آزاد ہوا ہے اسی قدر دیت آزاد شخص کے برابر ادا کی جائے باقی اس کی دیت غلام کے مثل دی جائے۔

۴۸۱۹: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ وَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُكَاتِبًا قُتِلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ أَنْ يُؤْذَى مَا آذَى دِيَّةَ الْحُرِّ وَمَا لَا دِيَّةَ الْمَمْلُوكِ۔

باب: عورت کے پیٹ کے بچہ کی دیت

۴۸۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کے پتھر مار دیا (وہ عورت حمل سے شعی اور) اس کا حمل گر گیا۔ رسول کریم ﷺ نے پیٹ کے بچہ کی دیت میں پچاس بکریاں دلوائیں اور اس روز سے آپ ﷺ نے پتھر مارنے سے منع فرمایا۔

۲۱۹۱: بَابُ دِيَّةِ جَنِينِ الْمَرْأَةِ

۴۸۲۰: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَذَقَتْ امْرَأَةً فَاسْقَطَتْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَلَدِهَا خَمْسِينَ شَاةً وَ نَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذَفِ أَرْسَلَهُ أَبُو نَعِيمٍ۔

۴۸۲۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ امْرَأَةً حَدَّثَتْ امْرَأَةً فَاسْقَطَتِ الْمَحْذُوفَةَ فَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ عَقْلًا وَلَدَهَا حَمْسِمَانَةَ مِنَ الْغَرِّ وَنَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا وَهُمْ وَ يَنْهَى أَنْ يَكُونَ أَرَادَ مِائَةً مِنَ الْغَرِّ الْغَنَمِ وَقَدَرُوا النَّهْيَ عَنِ الْخَذْفِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ -

۴۸۲۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَرْبُودُ قَالَ أَبَانَا كَهْمَسُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ يَكْرَهُ الْخَذْفَ شَكَ كَهْمَسُ -

۴۸۲۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ عَمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي الْجَنِينِ فَقَالَ حَمْلُ بْنُ مَالِكٍ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً قَالَ طَاوُسٌ إِنَّ الْفَرَسَ غُرَّةٌ -

۴۸۲۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ اتَّبَعَتْ قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ نَوَقَيْتُ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنْ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَرَوْجُهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا -

۴۸۲۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ

۴۸۲۱: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کے پتھر مارا اس کا حمل گر گیا پھر یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے اس کے بچے کی دیت میں پانچ سو بریاں دلوں اور آپ نے اس روز سے پتھر مارنے کی ممانعت فرمائی۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ راوی کا وہم ہے اور صحیح سو بریاں ہیں یعنی آپ نے سو بکری دیت میں دلوں۔

۴۸۲۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا ایک شخص کو "خذف" کرتے ہوئے تو انہوں نے اس شخص کو منع فرمایا اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے یا آپ اس کو برا سمجھتے تھے۔

۴۸۲۳: حضرت طاووس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچہ کے بارے میں۔ حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غرہ کا حکم دیا۔ طاووس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ایک گھوڑا بھی غرہ ہے۔

۴۸۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک عورت کے پیٹ کے بچے میں جو کہ گر گیا تھا اور وہ عورت قبیلہ بنی لحيان میں تھی ایک غرہ یعنی غلام یا باندی دلوانے کا اور پھر جس عورت پر حکم ہوا غلام یا باندی دینے کا وہ عورت مرگئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس عورت کا ترکہ اس کے بیٹوں اور شوہر کو ملے اور دیت اس کی قوم کے لوگ ادا کریں گے۔

۴۸۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بدیل میں سے

دو خواتین ایک دوسرے سے لڑ پڑیں اور ایک خاتون نے دوسری کے پتھر مار دیا اور وہ مر گئی اور اس کا بچہ بھی مر گیا جو کہ اس کے پیٹ میں تھا پھر ان لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی بچہ کی میت مارنے والی خاتون کے خاندان سے دلوائی اور وہ دیت اس خاتون کے لڑکے کو ملی جو کہ مر گئی تھی اور جو وارث اس کے تھے یہ بات سن کر حمل بن مالک بن مالک کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کا کس طریقہ سے تاوان ادا کروں کہ جس نے نہ کھایا اور نہ پیا نہ وہ بولا اور نہ ہی اس نے شور مچایا۔ یہ خون تو لغو اور باطل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کاتبوں کا مرکز ہے (یعنی یہ قافیہ والا کلام بولتا ہے) اور قرآن کریم کے خلاف بولتا ہے کیونکہ اس نے جمع سے گفتگو کی۔

۴۸۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو خواتین نے دو ربہوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دوسرے کو پتھر سے مارا اس کا بچہ مر گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غرہ دینے کا حکم فرمایا۔ یعنی ایک غلام یا ایک باندی کا (دینے کا حکم فرمایا)۔

۴۸۲۷: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ میں جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جانے ایک غرہ (یعنی ایک غلام یا باندی دینے کا) حکم فرمایا پھر آپ نے جس پر حکم فرمایا اس نے کہا کہ اس کا میں کس طریقہ سے تاوان ادا کروں کہ جس نے نہ تو کھایا اور نہ ہی پیا اور نہ اس نے شور مچایا نہ گفتگو کی۔ ایسے کا خون تو لغو ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا: یہ تو کاہن ہے (یعنی کاتبوں جیسی باتیں بنا رہا ہے)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ افْتَتَلْتُ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعَهَا فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَضَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَّةَ جَسَدِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا وَوَرَثَتِهَا وَلَكَّهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمْلٌ بِنِ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهَذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أُغْرِمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهْلَ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ.

۴۸۲۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهَبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِلٍ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَسَدَهَا فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِغُرَّةٍ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ.

۴۸۲۷: قَالَ الْخَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ كَيْفَ أُغْرِمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا اسْتَهْلَ وَلَا نَطَقَ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا هَذَا مِنْ الْكُفَّانِ.

خلاصۃ الباب ☆ خذف کیا ہے؟ شریعت کی اصطلاح میں خذف انگلی سے پتھریا کنکری مارنے کو کہتے ہیں یا خذف لکڑی میں پتھر مارنے کو کہتے ہیں: قولہا عن الخذف حصاة او نواة تاذ بین بسبائك و ترمی بها او خرفة من خشب ثم تری بها الحصاة بین ابهامک والسبایة..... مجمع الطہارۃ ۳۳۳ علی النسائی ص: ۳۳۳ نظامی کان پور۔

حمل کی دیت: مذکورہ بالا حدیث شریف ۲۸۲۳ میں ہو فرمایا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پیٹ کے بارے میں مشورہ فرمایا اس سے مراد حمل کی دیت سے متعلق مشورہ کرنا ہے اور غرہ سے مراد ایک باندی یا غلام ہے یعنی اگر کوئی شخص حمل چوٹ وغیرہ سے گرا دے تو اس کی دیت ایک باندی یا غلام دینا اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ گھوڑا بھی اس دیت میں دے سکتے ہیں۔

قافیہ دار گفتگو: مطلب حدیث ۲۸۲۷ یہ ہے کہ اس حمل نے نہ تو آواز دی نہ شور مچایا اور نہ ہی اس نے کسی قسم کی جاندار جیسی حرکت کی یعنی اگر کسی نے حمل ساقط کر دیا تو اس کی دیت کچھ نہیں ہونا چاہیے اور حدیث بالا کے آخری جملہ ((إِنَّمَا هَذَا مِنْ الْكُفَّانِ)) یعنی یہ شخص تو کانہوں میں سے لگتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کانہ (یعنی پیشین گوئی کرنے والا غیب کی باتیں جاننے والا) بھی اسی قسم کی بیہودہ اور لاعینی باتیں کرتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں اس کی گفتگو سے اثر پیدا ہو۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے قافیہ دار اور مجمع دار گفتگو اور لہجے دار باتوں کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اور ایک حدیث شریف میں تو ایسے مجمع دار کلام کی ممانعت معلوم ہوتی ہے کہ جس جگہ کوئی شخص کسی کا حق باطل کلام اور فصاحت و بلاغت کے زور سے منوانا چاہے۔

۲۸۲۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَلَفٌ وَهُوَ ابْنُ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نُصَيْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً ضَرَبَتْ ضَرْبَهَا بَعْمُودٍ فَسَطَّاطٍ فَقَتَلَتْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَأَتَى فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عَصِيَةِ الْقَاتِلَةِ بِالذِّبَةِ وَفِي الْجَنِينِ عُرَّةً فَقَالَ عَصَبَتُهَا أَدَى مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاغَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ هَذَا يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَسْجَعُ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ۔

۲۸۲۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ اس وقت حاملہ تھی پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان سے دیت ادا کرائی اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر خاندان کے لوگوں نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیانہ وہ رویا (یعنی حمل ساقط کر دیا) اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا گنواروں کی طرح سے گفتگو میں سجع کرتا ہے (یعنی خواہ مخواہ فصاحت و بلاغت جھاڑتا ہے)۔

باب: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں
راویوں کے اختلاف اور قتل شبہ عمد اور پیٹ

۲۱۹۲: بَابُ صِفَةِ شَبِّهِ الْعُمْدِ وَعَلَى مَنْ دِيَّةُ
الْأَجْنَةِ وَشَبِّهِ الْعُمْدِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ الْفَاطِ

النَّاقِلِينَ لَخَبِيرِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ

نَضِيلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ

کے بچہ کی دیت

کس پر ہے؟

۳۸۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَضِيلَةَ الْخَزَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتْ امْرَأَةً ضَرَبَتْهَا بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَّةَ الْمُتَقُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغَرَّةَ لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ أَنْغَرُمُ دِيَّةَ مَنْ لَا أَكُلُ وَلَا شَرِبُ وَلَا اسْتَهْلَ فِيمَثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَّةَ.

۳۸۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَضِيلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ ضَرَبَتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأُخْرَى عَصَبَةَ الْقَاتِلَةِ وَقَضَى لِمَا فِي بَطْنِهَا بِغَرَّةٍ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ تُغَرُّ مِثْنِي مَنْ لَا أَكُلُ وَلَا شَرِبُ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهْلَ فِيمَثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ سَجْعُ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى لِمَا فِي بَطْنِهَا بِغَرَّةٍ.

۳۸۳۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ بْنِ نَضِيلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتْ امْرَأَةً مِنْ بَنِي لَحْيَانَ ضَرَبَتْهَا بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا وَكَانَ

۳۸۲۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مار کر ہلاک کر دیا۔ وہ اس وقت حاملہ تھی۔ یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان پر دیت کا اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر قاتلہ کے خاندان کے لوگوں نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ رویا اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا گناہوں کی طرح سے گفتگو میں جمع کرتا ہے (یعنی خواہ مخواہ فصاحت و بلاغت جھاڑتا ہے)۔ تو آپ ﷺ نے ان پر دیت لازم کر دی۔

۳۸۳۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی حاملہ سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مارا جس سے وہ مر گئی۔ پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان سے دیت ادا کرائی اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر خاندان کے لوگوں میں سے ایک دیہاتی نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ رویا اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا دور جاہلیت کی طرح کلام میں جمع کرتا ہے۔

۳۸۳۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی لحیان کی ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمہ کی لکڑی سے مارا جس سے وہ مر گئی اور مقتولہ حاملہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ کے خاندان پر مقتولہ کی دیت اور مقتولہ کے پیٹ کے بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔

بِالْمَقْضَى حَمَلٌ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غَضَبِهِ الْقَائِلَةَ بِالذِّبَةِ وَلَمَّا فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ۔

۴۸۳۲: أَخْبَرَنَا سُؤْدُبُ بْنُ نَصْرِ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضِيلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ هَذِلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فُسْطَاطٍ فَاسْقَطَتْ فَاخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا كَيْفَ نَدَى مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهْلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اسْجُعْ كَسْجُعِ الْأَعْرَابِ فَقَضَى بِالْغُرَّةِ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ۔

۴۸۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضِيلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ هَذِلٍ كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فُسْطَاطٍ فَاسْقَطَتْ فَقِيلَ أَرَأَيْتَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهْلَ فَقَالَ اسْجُعْ كَسْجُعِ الْأَعْرَابِ فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ وَجُعِلَتْ عَلَى عَاقِلَةِ الْمَرْأَةِ أَرْسَلُهُ الْأَعْمَشُ۔

۴۸۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ضَرَبَتْ امْرَأَةٌ ضَرْبَهَا بِحَجَرٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةً وَجَعَلَ عَقْلَهَا عَلَى غَضَبِهَا فَقَالُوا نَعْرِمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا

۴۸۳۲: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بذیل قبیلہ کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں۔ ایک نے دوسری کے خیمہ کی ٹکڑی ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مقدمہ پیش کیا۔ قاتلہ کے خاندان والے کہنے لگے: ہم کس طرح اس جنین کی دیت ادا کریں جس نے نہ شور کیا نہ آواز نکالی نہ کھایا نہ پیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا گنواروں کی طرح گفتگو میں جمع کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے خاندان پر ایک غرہ کا فیصلہ فرمایا۔

۴۸۳۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بذیل قبیلہ کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں۔ ایک نے دوسری کے خیمہ کی ٹکڑی ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔ (انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مقدمہ پیش کیا) قاتلہ کے خاندان والے کہنے لگے: ہم کس طرح اس جنین کی دیت ادا کریں جس نے نہ شور کیا نہ آواز نکالی نہ کھایا نہ پیا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا گنواروں کی طرح گفتگو میں جمع کرتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے خاندان پر ایک غرہ کا فیصلہ فرمایا۔

۴۸۳۴: حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو درآں حالیکہ وہ حاملہ تھی پتھر مار کر مار دیا تو آپ نے اسکے خاندان پر متولہ کی دیت اور جنین کے عوض ایک غرہ لازم کر دیا تو انہوں نے کہا ہم اسکی دیت دیں جس نے نہ پیا نہ کھایا اور نہ آواز نکالی۔ اس جیسے کا خون تو ضائع ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا جمع ہوتے ہو گنواروں کی طرح اور حکم یہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں یعنی اسکے مطابق کرنا ہوگا۔

اسْتَهْلُ فَمِنْ ذَلِكَ يُطْلُ فَقَالَ اسْجَعُ كَسْجَعِ
الْأَعْرَابِ هُوَ مَا أَقُولُ لَكُمْ۔

۴۸۳۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو عَنْ أَبِي سَبَاطٍ عَنْ سَمَاءَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ امْرَأَتَانِ جَارَتَانِ كَانَتْ بَيْنَهُمْ صَحْبٌ قَوْمَتِ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتْ شَعْرُهُ مَيْئًا وَمَا تَبِ الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمَّهَا إِنَّهَا قَدْ اسْقَطَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا قَدْ نَبَتْ شَعْرُهُ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ إِنَّهُ كَاذِبٌ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا اسْتَهْلُ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَمِنْ ذَلِكَ يُطْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسْجَعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَهْنِهَا إِنَّ فِي الصَّبِيِّ عُرَّةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ إِحْدَاهُمَا مُلْكَةً وَالْأُخْرَى أُمَّ غَطِيفٍ۔

۴۸۳۶: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ عَقُولَهُ وَلَا يَحِلُّ لِمَوْلَى أَنْ يَقُولَ مُسْلِمًا بغيرِ إِذْنِهِ۔

۴۸۳۷: أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عَثْمَانَ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُصَفًّى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرُو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَيَّبَ وَلَمْ يَعْلَمْ مِنْهُ طِبُّ قَبْلَ ذَلِكَ فَهُوَ ضَامِرٌ۔

۴۸۳۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ

۴۸۳۵: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ دو خواتین تھیں ان میں آپؐ میں تکرار ہوئی ایک نے دوسری کے پتھر مار دیا اس کے پیٹ سے ایک لڑکا نکلا (یعنی حمل میں لڑکا تھا جو کہ پوتہ نہ ہے نہ بیٹی) اور اس لڑکے کے بال نکل آئے تھے وہ لڑکا مرا ہوا تھا اور ماں یعنی وہ عورت بھی مر گئی۔ رسول کریمؐ نے اس کی دیت کا حکم فرمایا مارنے والی کے کہنے پر اس کے چچا نے کہا یا رسول اللہ! لڑکا بھی تو گمراہ اس کے بال نکل آئے تھے (یعنی اس کی بھی دیت ادا کرنا) اس مارنے والی خاتون کے والد نے کہا وہ جمونا ہے خدا کی قسم! اس بچہ نے آواز نکالی نہ اس نے خدا کی قسم کھایا نہ بیٹا ایسے خون کا کیا (ناواں ہے) رسول کریمؐ نے اس کے گمراہ فرمایا، دو رجالیہ کی طرح کیا جمع کرتا ہے بلاشبہ لڑکے کے عوض ایک غرہ (یعنی ایک نامیہ باندی) ادا کرنا ہوگا۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ایک خاتون ملیکہ تھی اور دوسری کا نام اُم غطیف تھا۔

۴۸۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقوم کے لیے تحریر فرمایا: ہرقوم پر اس کی دیت ہے اور کسی شخص کو حلال نہیں ہے ولا کرنا بغیر اجازت اپنے مالک کے۔

۴۸۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کا علاج کرے اور وہ علم طب (اور علاج) سے ناواقف ہو تو وہ ذمہ دار ہے اور ضامن ہے۔

۴۸۳۸: ترجمہ حسب سابق ہے۔

أَبِيهِ عَنْ حَدِيثِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

خلاصۃ الباب: ہذا سے متعلق وضاحت: ہر ایک قوم پر اس کی دیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان میں سے اس قسم کا جرم کرے گا کہ جس کی دیت خاندان والوں پر ہو تو اس کو دیت ادا کرنا ہوگی اور ولاء کی وضاحت یہ ہے کہ جو غلام آزاد ہو اس کا ترکہ اور وارث قریب نہ ہو تو اس کا ترکہ اس کے آزاد کرنے والے کو ملتا ہے اور اگر وہ غلام کسی جرم کا ارتکاب کرے تو دیت بھی آزاد کرنے والے کو ادا کرنا ہوتی ہے اب کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں کہ اس غلام سے ولاء کا معاملہ کرے یعنی اس غلام کا ترکہ اپنے واسطے مقرر کرانے کی کوشش کرے اور اس غلام کی دیت کی ذمہ داری لے جس وقت تک کہ اس کا مالک اس کی اجازت نہ دے۔

علاج کے ضامن ہونے کا مفہوم: یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کی دوا سے یا علاج سے مر جائے تو اس کو دیت ادا کرنا ہوگی اور مسلمان حاکم کو چاہیے کہ ایسے ناواقف حکیم یا ڈاکٹر کو علاج کرنے سے منع کر دے اور ایسے شخص کا علاج معالجہ کرنا گناہ ہے اگر وہ باز نہ آئے تو اس کو قانون سے منع کرے اور یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو کہ فرضی سند اور جعلی سرٹیفکیٹ وغیرہ حاصل کر کے لوگوں کا علاج کرتے ہیں بلکہ ایسے افراد اور زیادہ مجرم ہیں سزا اور تعزیر کے مستحق ہیں۔

۲۱۹۳: بَابُ هَلْ يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِجَرِيرَةٍ
باب: کیا کوئی شخص دوسرے کے جرم میں گرفتار اور مآخوذ ہوگا؟

غیرہ

۴۸۳۹: أَخْبَرَنِي هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَعَ أَبِي فَقَالَ مَنْ هَذَا مَعَكَ قَالَ ابْنِي أَشْهَدُ بِهِ قَالَ أَمَّا إِنَّكَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَلَا يَجْنِي عَلَيْكَ۔
۴۸۳۹: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اپنے والد کے ساتھ۔ آپ نے دریافت کیا (یعنی) میرے والد سے فرمایا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا لڑکا ہے آپ گواہ رہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا جرم قصور اس پر نہیں ہے اور اس کا جرم تم پر نہیں ہے۔

اہل خاندان پر دیت:

حدیث کے جملہ تمہارا جرم اور قصور اس پر نہیں ہے کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے جاہلیت کا دستور تھا کہ والد کے عوض اس کا بیٹا اور بیٹے کے عوض والد مآخوذ ہوتا تھا اسلام نے ایسے جابرانہ قانون کو ختم اور منسوخ کر دیا۔ ہر ایک اپنے عمل اور جرم کا ذمہ دار ہے لیکن اسلام نے قاتل کے عاقلہ یعنی قاتل کے اہل خاندان پر دیت لازم کرنے کا جو قانون بنایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تاکہ وہ اہل خاندان ایسے جرائم پیشہ افراد کا خیال رکھیں اور ان کو جرم کے ارتکاب اور قتل جیسے بدترین فعل سے روکنے کی کوشش کریں اور انسان چونکہ اپنے خاندان والوں کے زعم میں ہی قتل تک کا ارتکاب کرتا ہے اس کی وجہ سے عاقلہ یعنی اہل خاندان پر دیت لازم کی گئی واللہ اعلم۔

۳۸۴۰: حضرت ثعلبہ بن زہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے چند حضرات کو خطبہ سنا رہے تھے کہ اس دوران ان لوگوں نے کہا: یہ ثعلبہ بن یزبوع کی اولاد ہیں کہ جنہوں نے دورِ باہلیت میں فلاں آدمی کو مارا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا: باخبر ہو جاؤ ایک آدمی کے جرم میں دوسرے شخص پر (تاوان) نہیں ہوتا۔ یعنی ایک کے قصور کی وجہ سے دوسرا مآخوذ نہ ہوگا۔

۳۸۴۱: حضرت ثعلبہ بن زہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۳۸۴۲: حضرت ثعلبہ بن زہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۳۸۴۳: حضرت ثعلبہ بن زہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو

۳۸۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَسْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زُهْدَمِ الْيَزْبُعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فِي أَطَاسٍ بَيْنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَزْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهَتَفَ بِصَوْتِهِ أَلَا لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى الْأُخْرَى۔

۳۸۴۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زُهْدَمِ قَالَ انْتَهَى قَوْمٌ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَزْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى۔

۳۸۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَتَانَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَمِعْتُ الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَزْبُوعٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ اتُّوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَزْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى۔

۳۸۴۳: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ أَنَّ نَاسًا مِّنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَصَابُوا رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ قَتَلَتْ فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى قَالَ شُعْبَةُ أَيْ لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِأَخِي وَاللَّهِ تَعَالَى أَغْلَمُ۔

۴۸۴۴: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ الْأَشْعَثِ بْنِ سَلِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَكَلِّمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ الَّذِينَ أَصَابُوا فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى۔

۴۸۴۵: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۵: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي يَرْبُوعَ قَالَ أَتَيْتَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَكَلِّمُ النَّاسَ فَقَامَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو فَلَانِ الَّذِينَ قَتَلُوا فَلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى۔

۴۸۴۶: حضرت طارق محاربی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ ہیں کہ جنہوں نے فلاں شخص کو دورِ جاہلیت میں قتل کر دیا تھا لہذا ہمارا انتقام دلوانا۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھالیے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ آپ فرماتے تھے والد کے جرم کا مواخذہ لڑکے سے نہیں کیا جائے گا۔ دو مرتبہ یہی جملہ دہرائے۔

۴۸۴۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَتَيْنَا الْفَضْلُ بْنَ مُوسَى قَالَ أَتَيْنَا يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ بْنِ أَبِي الْجَمْدِ عَنْ جَامِعِ بْنِ سَدَادٍ عَنْ طَارِقِ الْمُحَارَبِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ الَّذِينَ قَتَلُوا فَلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَجَدَلْنَا بِنَارِنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا تَجْنِي أُمَّ عَلَى وَلَدٍ مَرَّتَيْنِ۔

۲۱۹۴: بَابُ الْعَيْنِ الْعُورَاءِ السَّادَةِ لِمَكَانِهَا

إِذَا طُمِسَتْ

۳۸۴۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ
أَبْنَانَا ابْنُ عَائِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ الْخُرَيْثِ عَنْ عُمَرُو بْنِ
شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ
فِي الْعَيْنِ الْعُورَاءِ السَّادَةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ
بَثْلُ دَيْتِهَا وَفِي الْيَدِ الشَّلَاءِ إِذَا قُطِعَتْ بَثْلُ
دَيْتِهَا وَفِي الْبَاسِ السَّوْدَاءِ إِذَا نُرِغَتْ بَثْلُ دَيْتِهَا.

۲۱۹۵: بَابُ عَقْلِ الْأُسْنَانِ

۳۸۴۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْأُسْنَانِ خُمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ.

۳۸۴۹: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مِصْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي
عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأُسْنَانُ سَوَاءٌ خُمْسًا.

۲۱۹۶: بَابُ عَقْلِ الْأَصَابِعِ

۳۸۵۰: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ
سَعِيدٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي
مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي
الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ.

۳۸۵۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ غَالِبِ التَّمَارِ عَنْ
مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ

باب: اگر آنکھ سے دکھائی نہیں دیتا ہو لیکن وہ اپنی جگہ قائم

ہو اس کو کوئی شخص اکھاڑ دے

۳۸۴۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جو آنکھ دیکھتا ہو لیکن اپنی جگہ قائم ہو پھر
وہ نکالی جائے تو اس میں آنکھ کی دیت تہائی دینی ہوگی اسی طرح جو
باتھ شل ہو گیا ہو اس کے کانے میں باتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی اسی
طرح جو دانت سیاہ پڑ گیا ہو اس کے نکالنے میں تہائی دیت ادا کرنا
ہوگی۔

باب: دانتوں کی دیت کے متعلق

۳۸۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دانتوں میں پانچ اونٹ ہیں (یعنی ایک
دانت کے عوض پانچ اونٹ دینا ضروری ہے)

۳۸۴۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام دانت برابر ہیں
ہر ایک میں پانچ اونٹ ہیں۔

باب: انگلیوں کی دیت سے متعلق

۳۸۵۰: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: انگلیوں میں (دیت) دس دس اونٹ ہیں (یعنی ہر ایک
انگلی میں دس اونٹ ادا کرنا ہوں گے جو کہ مکمل دیت کا دسواں جزو
ہے)۔

۳۸۵۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلیاں برابر ہیں ہر ایک میں دس اونٹ ہیں۔

نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرًا۔

۴۸۵۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: انگلیاں تمام برابر ہیں ہر ایک میں (دیت) دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَلْخِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَالِبِ التَّمَارِ عَنْ حَمِيدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوقٍ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْأَصَابِعَ سَوَاءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِنَ الْإِبِلِ۔

۴۸۵۳: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس کتاب کو پایا جو کہ حضرت عمرو بن حزام کے پاس موجود تھی انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لکھوایا تھا ان کے لیے اس میں لکھا تھا کہ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۳: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَمَّا وَجَدَ الْكِتَابَ الَّذِي عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الَّذِي ذَكَرُوا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ لَهُمْ وَجَدُوا فِيهِ وَفِيمَا هُنَالِكَ مِنَ الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا۔

۴۸۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھٹکی انگلی۔

۴۸۵۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ يُعْنَى الْخِنْصَرُ وَالْإِبْهَامُ۔

۴۸۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھٹکی انگلی۔

۴۸۵۵: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَهَذِهِ وَهَذِهِ سَوَاءٌ لَا إِبْهَامَ وَالْخِنْصَرُ۔

۴۸۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: انگلیاں کاٹنے میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا الْأَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۴۸۵۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ دیا اور اس میں فرمایا: انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۳۸۵۸: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پشت مبارک خانہ کعبہ سے لگائے ہوئے تھے کہ انہیں برابر ہیں۔

۳۸۵۸: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ وَأَبْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ الْأَصَابِعِ سَوَاءٌ۔

باب: ہڈی تک پہنچ جانے والا زخم

۲۱۹۷: بَابُ الْمَوَاضِحِ

۳۸۵۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ میں ارشاد فرمایا: ہر ایک زخم جو ہڈی کھول دے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

۳۸۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ رَفَى الْمَوَاضِحِ خَمْسَ أَوْنَتٍ۔

باب: عمرو بن حزم کی حدیث اور راویوں

۲۱۹۸: بَابُ ذِكْرِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ

کا اختلاف

فِي الْعُقُولِ وَاخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لَهُ

۳۸۶۰: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب تحریر فرمائی اہل یمن کے لئے اس میں فرض اور سنت اور دیت کی حالت تحریر تھی وہ تحریر آپ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجی وہ پڑھی گئی اہل یمن پر اس میں تحریر تھا: ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو کہ اللہ عزوجل کے نبی ہیں رحمت نازل ہو اللہ عزوجل کی ان پر اور سلام شریحیل بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہیں قبیلہ ذی رعیین اور معاف اور ہمدان کے اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ جو شخص مسلمان کو بلا وجہ قتل کر دے اور گواہان سے اس پر خون ثابت ہو (یا وہ شخص اقرار کرے) تو اس سے انتقام لیا جائے گا لیکن جس وقت مقتول کے ورثاء معاف کر دیں معلوم ہو کہ جان کی دیت سواؤنٹ ہیں اور ناک جس وقت پوری کاٹی جائے پوری دیت ہے (یعنی سواؤنٹ ہیں) اس طریقہ سے زبان کی اور ہونٹوں اور فوطوں اور شرم گاہ اور پشت اور دواکھ کی پوری دیت ہے اور ایک

۳۸۶۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا بَحْسَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالذِّيَّاتُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَتْ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ هَذِهِ نُسَخْتُهَا: مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شُرَحْبِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَنُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ وَالْحَرْثِ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ قَبِيلِ ذِي رُعَيْنٍ وَمُعَاوِرٍ وَهَمْدَانَ أَمَّا بَعْدُ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ مَنْ أَعْتَصَمَ مَوْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيْتَةٍ فَإِنَّهُ قَوْدٌ إِلَّا أَنْ يَرْضَى أَوْلِيَاءُ الْمَقْتُولِ وَأَنَّ فِي النَّفْسِ

پاؤں میں آدھی دیت واجب ہے لیکن دونوں پاؤں میں پوری دیت ہے اور جو زخم دماغ کے مغز تک پہنچ جائے اس میں آدھی دیت (اور ایک نسخہ میں ہے کہ تہائی دیت ہے) اور جو زخم پیت تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور جس زخم سے بڑی ہت جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں اور ہر ایک انگلی میں ہاتھ یا پاؤں کی دس اونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اونٹ دیت ہے اور جس زخم سے بڑی کھل جائے اس میں پانچ اونٹ دیت ہے اور مرد کو قتل کیا جائے گا عورت کے عوض اور سونے والے لوگوں (یعنی سار و غیرہ پر) ایک ہزار دینار دیت ہے۔

الدِّیَّةُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُرِيعَ جَدْعُهُ الدِّیَّةُ وَفِي اللِّسَانِ الدِّیَّةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّیَّةُ وَفِي السِّتْسَنِ الدِّیَّةُ وَفِي الْعُنَسِ الدِّیَّةُ وَفِي الرَّحْلِ الْوَاحِدِ نِصْفُ الدِّیَّةِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّیَّةِ وَفِي الْخَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّیَّةِ وَفِي الْمُسْقِلَةِ خُمْسُ عَشْرَةٍ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ أَصْبَعٍ مِّنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرَّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي اللَّسَنِ خُمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَوْضِعَةِ خُمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَأَنَّ الرَّحْلَ يُقْتَلُ بِالسَّرَاةِ وَعَلَى أَهْلِ الدَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ ابْنُ بِلَالٍ۔

۴۸۶۱: ترجمہ سابق کے مطابق ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ ایک آنکھ میں آدھی دیت ہے اور ایک ہاتھ میں آدھی دیت ہے اور ایک پاؤں میں آدھی دیت ہے۔ امام نسائی بیبیہ نے فرمایا کہ یہ روایت صحیح کے زیادہ نزدیک ہے یعنی یہ روایت درست معلوم ہوتی ہے اور اس کی سند میں سلیمان بن ارقم راوی ہیں جو کہ متروک الحدیث ہے۔

۴۸۶۱: أَخْبَرَنَا الْيُحْيَى بْنُ مَرْوَانَ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ الْعُيَيْنِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكَتَابٍ فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسِّنَنُ وَالذِّيَابُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ فَفَرِىءَ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ هَذِهِ نُسْخَتُهُ قَدْ كَرَّمْتُهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَفِي الْعَيْنِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّیَّةِ وَفِي الْيَدِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّیَّةِ وَفِي الرَّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّیَّةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَسُلَيْمَانُ ابْنُ أَرْقَمٍ مَتْرُوكٌ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا۔

۴۸۶۲: حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی کتاب کو پڑھا (یعنی ان کی تحریر پڑھی) جو کہ آپ نے عمرو بن حزم کے لئے تحریر فرمائی تھی جس وقت ان کو مقرر فرمایا تھا نجران والوں

۴۸۶۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

پر۔ وہ کتاب حضرت ابوبکر بن حزم کے پاس تھی اس میں تحریر تھا کہ یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے کہ اے اہل ایمان! تم لوگ اقرار کو مکمل کرو (یعنی معاہدہ کی پابندی کرو) اس کے بعد چند آیات تحریر فرمائیں اِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ تک پھر تحریر فرمایا کہ یہ تحریر زخموں کی ہے (یعنی زخم کی دیت سے متعلق) اور جان میں ایک سو اُونٹ ہیں جس طریقہ سے اوپر گزرا۔

الَّذِي كَتَبَ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ حِينَ بَعَثَهُ عَلَى نَجْرَانَ وَكَانَ الْكِتَابُ عِنْدَ أَبِي نَكْرٍ بْنِ حَزْمٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذَا بَيَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ وَكَتَبَ الْآيَاتِ مِنْهَا حَتَّى بَلَغَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ثُمَّ كَتَبَ هَذَا كِتَابَ الْجَرَاحِ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ نَحْوَهُ۔

۳۸۶۳: حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت ابوبکر بن حزم ایک کتاب لے کر آئے جو کہ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھی تھی وہ رسول کریم ﷺ کی جانب سے تھی یہ ایک بیان ہے خدا اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے اے اہل ایمان! تم لوگ اقرار کو پورا کرو (یعنی معاہدات کی پابندی کرو) پھر اس کے بعد چند آیات کریمہ تلاوت فرمائیں پھر فرمایا کہ جان میں ایک سو اُونٹ ہیں آنکھ میں پچاس اُونٹ ہیں اور زخم مغز تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور جو پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے اس میں ایک تہائی دیت ہے جس سے ہڈی جگہ سے ہل جائے اس میں پندرہ اُونٹ ہیں اور انگلیوں میں (دیت) دس دس اُونٹ ہیں اور داؤتوں میں پانچ پانچ اُونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں دیت پانچ اُونٹ ہیں (یعنی زخم ایسا سخت لگ جائے تو اس کی دیت پانچ اُونٹ ہیں۔)

۳۸۶۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ جَاءَ نَيْ أَبُو بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ بِكِتَابٍ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدَمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا بَيَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ فَتَلَا مِنْهَا آيَاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرَّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثَلَاثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَانِفَةِ ثَلَاثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنْقَلَةِ خَمْسُ عَشْرَةَ فَرِيضَةً وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرُ عَشْرٍ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسُ خَمْسٍ وَفِي الْمَوْضِحَةِ خَمْسُ۔

۳۸۶۳: حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر بن حزم میرے پاس ایک تحریر لے کر آئے جو کہ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھی ہوئی تھی۔ رسول کریم ﷺ کی جانب سے یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے اے ایمان والو پورا کرو اقرار کو اس کے بعد چند آیات کریمہ تلاوت فرمائیں پھر فرمایا: جان میں سو اُونٹ ہیں اور آنکھ میں پچاس اُونٹ ہیں اور ہاتھ میں پچاس اُونٹ ہیں اور پاؤں میں پچاس اُونٹ اور جو زخم مغز تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے اور اگر (زخم) پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے اور (جس زخم یا چوٹ سے) ہڈی جگہ سے ہل

۳۸۶۳: قَالَ الْحَرْثُ بْنُ مِسْكِينٍ قَرَأَهُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْكِتَابُ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُودِ إِنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِيَ جَذَعًا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثَلَاثُ النَّفْسِ وَفِي الْجَانِفَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الرَّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ

جائے اس میں دیت پندرہ اونٹ ہیں اور انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

۴۸۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کے دروازہ میں آنکھ لگا کر جھانکنے لگا جس وقت رسول کریم ﷺ نے اس شخص کو دیکھا (کہ وہ اس طرح سے بلا اجازت جھانک رہا ہے) تو آپ نے ایک لکڑی یا لوہے کے اس کی آنکھ پھوڑ ڈالنے کا ارادہ فرمایا جب اس نے یہ دیکھا تو اپنی آنکھ ہٹا لی اس پر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو اسی طرح سے اپنی آنکھ اسی جگہ لگانے رکھتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا۔

۴۸۶۶: حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کے دروازہ میں ایک آدمی نے سوراخ میں سے جھانکا اس وقت آپ کے پاس ایک لکڑی تھی کہ جس سے آپ سر کھایا کرتے تھے جس وقت رسول کریم ﷺ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ تُو مجھ کو دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں یہ لکڑی گھسا دیتا۔ کان اسی ضرورت سے بنایا گیا ہے تاکہ آنکھ سے جھانکنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔

باب: جو کوئی اپنا انتقام لے لے اور وہ بادشاہ (یا شرعی

حاکم) سے نہ کہے

۴۸۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بلا اجازت کسی کے مکان میں جھانکے پھر گھر کا مالک اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو جھانکنے والا نہ تو (اس سزا کی وجہ سے) دیت وصول کر سکے گا اور نہ ہی انتقام لے سکے گا۔

مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَفِي الْمَوْضِحَةِ خَمْسٌ۔

۴۸۶۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَسْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى بَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْقَمَّ عَيْنَهُ خُصَاصَةَ الْبَابِ فَبَصُرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَحَّاهُ بِحَدِيدَةٍ أَوْ عُودٍ لِيَفْقَأَ عَيْنَهُ فَلَمَّا أَنْ بَصُرَا نَقَمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ نَبْتَ لَفَقَأْتُ عَيْنَكَ۔

۴۸۶۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا أَطْلَعَ مِنْ جُحْرِ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِذْرَى يَحْكُ بِهَا رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ۔

۴۱۹۹: بَابُ مَنْ اقْتَصَصَ وَأَخَذَ حَقَّهُ دُونَ

السُّلْطَانِ

۴۸۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَطْلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَّوْا عَيْنَهُ فَلَا دِيَّةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ۔

بلا اجازت جھانکنے والا:

یعنی ایسا بد اخلاق شخص نہ کسی دیت کا مستحق ہے اور نہ کسی قسم کے بدلہ کا بلکہ خود اس نے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا۔

۳۸۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص تیری اجازت کے بغیر تجھ کو جھانکے اور تو اس کے پتھر مار دے اور اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کسی قسم کا گناہ نہیں ہے یا تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۳۸۶۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اس دوران مروان کا لڑکا ان کے سامنے سے نکلنے لگا انہوں نے منع فرمایا اس نے نہیں مانا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور وہ روتا ہوا مروان کے پاس پہنچا۔ مروان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا تم نے اپنے بھتیجے کو کس وجہ سے مارا؟ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس کو نہیں مارا بلکہ شیطان کا مارا ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تمہارے میں سے جس وقت کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے سامنے سے کوئی شخص گزرنا چاہے تو جہاں تک ممکن ہو اس کو روک دے اور منع کر دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے جنگ کرے اس لیے کہ وہ شیطان ہے۔

باب: ان احادیث کا تذکرہ جو کہ سنن کبریٰ میں موجود

نہیں ہیں لیکن مجتبیٰ میں اضافہ کی گئی ہیں اس

آیت کریمہ کی تفسیر

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا

سے متعلق

۳۸۷۰: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت عبدالرحمن بن ابزی نے حکم فرمایا کہ تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان آیات کریمہ کے بارے میں دریافت کرو ان میں سے ایک آیت کریمہ: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا چنانچہ میں نے اس سلسلہ میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ منسوخ نہیں

۳۸۶۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَوِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَمْرًا اِطْلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى جُنَاحٌ۔

۳۸۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صفوان بن سليم عن عطاء بن يسار عن أبي سعيد الخدري أنه كان يصلي فإذا بابني لمروان يمر بين يديه فذره فلم يرجع فضربه فخرج الغلام يكي حتى أتى مروان فأخبره فقال مروان لا بئى سعيد لم ضربت ابن أخيك قال ما ضربته إنما ضربت الشيطان سمعت رسول الله ﷺ يقول إذا كان أحدكم في صلاة فأراد إنسان يمر بين يديه فيدروه ما استطاع فإن أبى فليقاتله فإنه شيطان۔

۲۲۰۰: باب ما جاء في كتاب القصاص من المجتبیٰ مما ليس فی السنن تاویل قول اللہ عز وجل وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا

فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا

۳۸۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لُفْطًا قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُصَوِّرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي أَنَسًا أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ

الْآيَةِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَتْ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ۔

ہے اور دوسری آیت کریمہ (کہ جس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے معلوم کرنے کے بارے میں حضرت عبدالرحمن بن ابزی نے حکم فرمایا تھا وہ ہے) وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ۔ تو اس پر انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۴۸۷۱: أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْمُصَيَّرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا نَزَلَتْ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

۴۸۷۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے آیت کریمہ: وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا کے متعلق اختلاف کیا ہے (یعنی یہ آیت کریمہ منسوخ ہے یا نہیں؟) تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ آیت کریمہ تو آخر میں نازل ہوئی ہے اور اس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟

اس بارے میں سورہ نساء کی آیت اس طرح ہے: وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا یعنی جو شخص کسی مسلمان کو قصد اقل کر دے تو اس کا بدلہ (اور اس کی سزا) یہ ہے کہ قاتل دوزخ میں جائے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ اس آیت کریمہ سے مسلمان کے قاتل کا ہمیشہ دوزخ میں رہنا معلوم ہوتا ہے اور اس کی توبہ بھی قبول نہ ہوگی اور سورہ فرقان کی آیت اس طرح ہے: إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک اعمال کرے (تو اس کی توبہ قبول ہے) اس آیت کریمہ کے آخری حصہ سے مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہونا معلوم ہوتا ہے تو بظاہر ان دونوں آیت کریمہ میں تضاد ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس اختلاف کو اسی طرح ختم فرمایا ہے کہ سورہ نساء والی پہلی آیت کریمہ: وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا منسوخ نہیں ہے بلکہ وہ آیت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اور دوسری آیت کریمہ جو کہ سورہ فرقان میں نازل ہوئی ہے یعنی: إِلَّا مَنْ تَابَ آخر تک یا تو حکم کے اعتبار سے یہ آیت کریمہ منسوخ ہے اور یا یہ آیت کریمہ مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنی جو کافر کسی کو ناحق قتل کر دے تو اگر وہ ایمان لے آئے تو اس کی توبہ قبول ہے کیونکہ اس میں واضح طور سے توبہ کرنا اور ایمان لانا فرمایا گیا ہے۔

۴۸۷۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي بَزَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقُرَأَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا

۴۸۷۲: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر دے تو اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں تو انہوں نے کہا نہیں اس پر میں نے سورہ فرقان کی آیت تلاوت کی: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ

يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي
حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَتْ هَذِهِ آيَةٌ مَكِيدَةٌ نَسَخْنَاهَا
آيَةً مَدَنِيَّةً وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ
جَهَنَّمُ-

۴۸۷۳: حضرت سالم بن ابی جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا کہ اگر ایک شخص مسلمان کو قصداً
قتل کر دے تو پھر توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرے کیا
اس کی توبہ قبول ہوگی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کی توبہ کس
طرح قبول ہوگی میں نے تمہارے نبی سے سنا خدا تعالیٰ ان پر رحمت
اور سلام نازل فرمائے کہ (قیامت کے دن) مقتول شخص قاتل کو پکڑ کر
لائے گا اور اسکی رگوں سے خون جاری ہوگا اور وہ کہے گا (اے میرے
پروردگار) اس نے مجھ کو قتل کیا ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا: یہ حکم اللہ عزوجل نے نازل فرمایا اور اس کو منسوخ نہیں فرمایا۔

۴۸۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَارِ
إِلْدَهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
سُئِلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ
وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَآتَى لَهُ
التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
يَجِيءُ مُتَعَمِّدًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ أَوْ دَاجُهُ دَمَا يَقُولُ
سَلْ هَذَا فِيْمِ قَتَلْتَنِي ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا وَمَا
نَسَخْنَاهَا-

۴۸۷۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ عزوجل کے
ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا ناحق قتل کرنا۔ جھوٹ
بولنا۔

۴۸۷۴: أَحْبَبْنَا إِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا
النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
بْنِ بَكْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ
الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ-

۴۸۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ
عزوجل کے برابر دوسرے کو کرنا والدین کی نافرمانی کرنا جھوٹی قسم
کھانا۔

۴۸۷۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ
شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا فِرَاسٌ قَالَ
سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ
وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ
الْعَمُوسُ-

۴۸۷۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقِيُّ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَزْوَانٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

۴۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ زنا کا ارتکاب نہیں کرتا ہے جس وقت وہ ایمان رکھتا ہو اور شراب نہیں پیتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور چوری نہیں کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور خون نہیں کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو۔ (یعنی جب وہ ان خباثت میں مبتلا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے ایمان کو طاقِ نسیان رکھ کر ان کبائر میں مبتلا ہوتا ہے)۔

(حرر کتاب الفتناء)

(۴۱)

کتاب قطع السارق

چور کا ہاتھ کاٹنے سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: چوری کس قدر سخت گناہ ہے؟

۳۸۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زانی زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے ساتھ ایمان نہیں رہتا، اسی طرح سے جس وقت کوئی چوری کا ارتکاب کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اور جس وقت (شرابی) شراب پیتا ہے تو اس وقت ایمان نہیں ہوتا اور جب کوئی شخص لوٹ مار کرتا ہے کہ جس کی جانب لوگ دیکھیں تو وہ ایمان دار نہیں رہتا۔

۲۲۰۱: بَابُ تَعْظِيمِ السَّرْقَةِ

۳۸۷۷: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

گناہ کبیرہ کرنے والا مسلمان:

مطلب یہ ہے کہ مذکورہ بالا اس قدر شدید اور سخت گناہ ہیں کہ انسان سے ایمان کو ختم کر دیتے ہیں اور انسان بے ایمان بن جاتا ہے مذکورہ بالا حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے لیے اعمال صالحہ ضروری ہیں اس مسئلہ میں مزید تفصیل ہے معقولہ کہتے ہیں کہ ایسا گناہ گار مسلمان نہ مؤمن رہتا ہے اور نہ کافر بلکہ ان دونوں کے درمیان معلق رہتا ہے مزید تفصیل کے لیے کتب علم کلام و عقائد ملاحظہ فرمائیں۔

۳۸۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اسی طرح چور چوری کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اور جو شراب پیتا ہے تو

۳۸۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ح وَأَبْنَاءِ أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

اس وقت ایمان ساتھ نہیں ہوتا۔

هُرَيْرَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ أَحْمَدُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ثُمَّ التَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ۔

۴۸۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت کوئی شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ شخص مومن نہیں (باقی) رہتا اور چوتھی ایک بات یہ بیان فرمائی جس کے بارے میں راوی کا کہنا ہے کہ میں بھول گیا جس وقت یہ کام کہے تو اس نے اسلام کو اپنے اوپر سے اتار ڈالا (یعنی ایسے شخص سے اسلام کا ذمہ بری ہے) لیکن اگر پھر وہ توبہ کرے تو اللہ عزوجل معاف فرما دے گا۔

۴۸۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل چور پر لعنت بھیجے وہ انڈے کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے وہ رسی کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے (یعنی معمولی سے مال کے لئے ہاتھ کا کٹ جانا قبول اور منظور کرتا ہے جو کہ خلاف عقل ہے)۔

۴۸۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمُرُوزِيُّ أَبُو عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَذَكَرَ رَابِعَةً فَتَسِيئَتُهَا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

۴۸۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَأَتَانَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقُ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتَقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتَقْطَعُ يَدُهُ۔

۲۴۰۲: بَابُ امْتِحَانِ السَّارِقِ بِالضَّرْبِ

باب: چور سے چوری کا اقرار کرانے کے لئے اس کے

ساتھ مامہ پیٹ کر نایا اس کو قید میں ڈالنا

۴۸۸۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک مرتبہ قبیلہ کلاعی کے لوگ آئے اور انہوں نے کہا کپڑا بننے والوں نے ہمارا سامان چوری کر لیا ہے چنانچہ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کپڑا بننے والوں کو کچھ دن تک قید میں رکھا پھر چھوڑ دیا وہ قبیلہ کلاعی کے لوگ نعمان کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم نے ان کپڑا بننے والوں کو چھوڑ دیا نہ تو تم نے ان کی جانچ کی نہ تم نے ان کو مارا۔ نعمان

وَالْحَبْسِ

۴۸۸۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحِرَازِيُّ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّهُ رَفَعَ إِلَيْهِ نَقْرٌ مِنَ الْكَلَّاعِيِّينَ أَنَّ حَاكِمًا سَرَقُوا مَتَاعًا فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ فَأَتَوْهُ فَقَالُوا اخْلَيْتَ سَبِيلَ هَؤُلَاءِ بِلَا امْتِحَانٍ وَلَا ضَرْبٍ

نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو وہ کہہ لو تو میں ان کو ماروں لیکن اگر تمہارا سامان ان کے پاس سے نکل آیا تو بہتر ہے ورنہ میں اسی مقدار میں تمہاری پشت پر ماروں گا۔ انہوں نے کہا یہ تمہارا حکم ہے۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اللہ کا حکم ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔

فَقَالَ التُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ اَصْرِبْتُمْ فَاِنْ اَخْرَجَ اللَّهُ مَتَاعَكُمْ فَذَاكَ وَلَا اَخَذْتُ مِنْ ظَهْرِكُمْ مِثْلَهُ قَالُوا هَذَا حُكْمُكَ قَالَ هَذَا حُكْمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ ﷺ

۳۸۸۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَبَسَ نَاسًا فِي تَهْمَةٍ

۳۸۸۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَرْثُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِي تَهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُ

۳۸۸۲: حضرت بہز بن حکیم نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو اپنے گمان پر قید کر دیا پھر ان کو چھوڑ دیا۔

۳۸۸۳: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قید کر لیا اپنے گمان پر اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو چھوڑ دیا۔

باب: چوری کرنے والے کو تعلیم دینا

۲۲۰۳: بَابُ تَلْقِينِ السَّارِقِ

۳۸۸۴: حضرت ابو امیہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور حاضر ہوا جو کہ اقرار کرتا تھا لیکن اس کے پاس دولت نہیں ملی (یعنی چوری کا مال اس کے پاس موجود نہ تھا) آپ نے اس سے فرمایا: میں تو نہیں سمجھتا کہ تُو نے چوری کی ہوگی۔ اس نے عرض کیا: نہیں! میں نے ہی چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو پھر لے کر آنا۔ چنانچہ اس کو لوگ لے گئے اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر لے کر آئے آپ نے فرمایا: کہو کہ میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں تو بہ کرتا ہوں اس نے کہا: میں معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے دُعا مانگی کہ یا اللہ! اس کو معاف فرما دے۔

۳۸۸۴: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلَى أَبِي ذَرٍّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْخَضْرَوِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَى بِلَحْصٍ بِاعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوَجِدْ مَعَ مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَخَالَكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ ثُمَّ جِئُوا بِهِ فَقَطَعُوهُ ثُمَّ جَاءُوا بِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَاتُوبُ إِلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَاتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ تَبَّ عَلَيْهِ

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ((مَا أَخَالَكَ سَرَقْتَ)) یعنی میں نہیں خیال کرتا کہ تُو نے چوری کی ہے۔ آپ نے یہ اس وجہ سے فرمایا تا کہ وہ اپنا گمان ظاہر نہ کرے کیونکہ شریعت حد قائم کرنے اور سزا دینے کا حکم اس لیے کرتی ہے تا کہ دوسرے لوگ اس سے عبرت حاصل کریں کسی کے عیب کا اظہار مقصود نہیں ہوتا واضح رہے کہ حدود دراصل اللہ عزوجل کا حق ہیں نہ کہ بندوں کا۔

۲۲۰۴: بَابُ الرَّجُلِ يَتَجَاوَزُ لِلسَّارِقِ عَنْ
سَرِقَتِهِ بَعْدَ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ الْإِمَامُ وَذِكْرُ
الْإِخْتِلَافِ عَلَى عَطَاءٍ فِي حَدِيثِ صَفْوَانَ
بْنِ أُمَيَّةَ فِيهِ

باب: جس وقت چور حاکم تک پہنچ جائے پھر
مال کا مالک اُس کا
جرم معاف کر دے اور اس حدیث
میں اختلاف

۳۸۸۵: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کی۔ وہ چور کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے حکم فرمایا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ مضمون تحریر کرنے والے نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس کا جرم معاف کر دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو وہب! ہم لوگوں کے پاس آنے سے قبل کس وجہ سے تُو نے اس کو معاف نہیں کر دیا تھا؟ پھر آپ ﷺ نے اُس (چور) کا ہاتھ کٹوایا۔

۳۸۸۵: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً لَهُ فَرَفَعَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ آبَا وَهَبُ أَقْلًا كَانَ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنَا بِهِ فَقَطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حد کے معاف نہ ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ جس وقت کسی جرم کا مقدمہ حاکم یا امیر المؤمنین تک پہنچ جائے تو اس وقت حد معاف نہیں ہوتی۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

آگے حدیث ۳۸۸۸ کے آخری جملے کا مطلب بھی یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: تم اگر اس چور کو میرے پاس حاضر کرنے سے قبل معاف کر دیتے یا چھوڑ دیتے تو کوئی بات نہیں تھی لیکن اب ایسا کرنا ممکن نہیں ہے (کیونکہ حاکم کے پاس جانے کے بعد حد و معاف نہیں ہوتیں)۔

۳۸۸۶: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کی۔ وہ چور کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ حضرت صفوان نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس کا جرم معاف کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو وہب! ہم لوگوں کے پاس آنے سے قبل کس وجہ سے تُو نے اس کو معاف نہیں کر دیا تھا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (چور) کا ہاتھ کٹوایا۔

۳۸۸۶: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ مُرْقِعٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً فَرَفَعَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَلَوْلَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ يَا آبَا وَهَبُ فَقَطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۸۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ سَمِعْنَا
حَبَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ
حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رِبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ ثَوْبًا
فَاتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ
بِقَطْعِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ لَكَ قَالَ فَهَلَّا
قَبْلَ الْآنِ.

۴۸۸۷: حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص
نے کپڑے کی چوری کی پھر وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا
گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ جس شخص کا کپڑا اس
نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کپڑا میں نے اس کو دے دیا ہے (یعنی
اب آپ ﷺ اس پر چوری کی حد قائم نہ فرمائیں)۔ اس پر آپ ﷺ
نے فرمایا: تُو نے اس سے پہلے کس وجہ سے نہیں کہا؟

۴۲۰۵: بَاب مَا يَكُونُ حِرْزًا وَمَا لَا

يَكُونُ

۴۸۸۸: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ
هُوَ ابْنُ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنْ صَفْوَانَ
ابْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى ثُمَّ لَفَّ رِدَاءَهُ
مِنْ بَرْدٍ فَوَضَعَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ فَنَامَ فَاتَتْهُ لَيْسٌ فَاسْتَلَّهَ
مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ فَأَخَذَهُ فَاتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا سَرَقَ رِدَائِي فَقَالَ لَهُ
النَّبِيُّ ﷺ أَسَرَقْتَ رِدَاءَ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَا بِهِ
فَاقْطَعَا يَدَهُ قَالَ صَفْوَانُ مَا كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ تُقْطَعَ
يَدُهُ فِي رِدَائِي فَقَالَ لَهُ قُلُوا مَا قَبْلَ هَذَا خَالَفَهُ
أَشْعَثُ بْنُ سَوَادٍ.

باب: کوئی چیز محفوظ ہے اور کوئی غیر محفوظ (جسے چرانے پر
چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا)

۴۸۸۸: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت
اللہ شریف کا طواف کیا پھر نماز ادا فرمائی پھر اپنی چادر لپیٹ کر سر
کے نیچے رکھ لی اور سو گئے پھر چور آیا اور چادر ان کے سر کے نیچے
سے کھینچ لی (اور وہ جاگ گئے) انہوں نے چور کو پکڑ لیا اور رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے اور کہا: اس نے
میری چادر چوری کر لی ہے۔ آپ نے چور سے پوچھا: تو نے چادر
چوری کی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے دو آدمیوں سے کہا
کہ اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔ اس پر صفوان نے عرض
کیا: یا رسول اللہ! میری یہ بیت نہیں تھی کہ ایک چادر کے عوض اس کا
ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: یہ کام (سوچنا) پہلے کرنے کا
تھا۔

۴۸۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي
خَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ يَعْنِي ابْنَ الْعَلَاءِ الْكُوفِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
كَانَ صَفْوَانُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَرِدَاؤُهُ تَحْتَهُ
فَسَرَقَ فَقَامَ وَقَدْ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَأَدْرَكَهُ فَأَخَذَهُ
فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ
بِقَطْعِهِ قَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا بَلَغَ رِدَائِي أَنْ
يُقْطَعَ فِيهِ رَجُلٌ قَالَ هَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنَا بِهِ

۴۸۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ
مسجد میں سو رہے تھے اور ان کے نیچے چادر تھی جو کہ کوئی چور لے گیا۔
حضرت صفوان رضی اللہ عنہ جس وقت اٹھے تو چور جاچکا تھا لیکن وہ دوڑے اور
انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے
کر حاضر ہوئے آپ نے اس کا ہاتھ پکڑنے کا حکم فرمایا۔ حضرت
صفوان نے فرمایا: یا رسول اللہ! میری چادر اس قابل نہیں کہ اس کے
عوض ایک شخص کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: یہ پہلے کس وجہ
سے خیال نہیں کیا۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس روایت کی

سند میں راوی اشعث ضعیف راوی ہیں۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ اشْعَثُ ضَعِيفٌ۔

۴۸۹۰: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں ایک چادر پر سو رہا تھا جو کہ تیس درہم مالیت کی تھی کہ ایک آدمی آیا اور وہ چادر (مجھ پرست) اچک کر لے گیا پھر وہ شخص پکڑا گیا رسول کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ میں آپ کے پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں درہم کے لئے آپ اس شخص کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ میں چادر اسی کو فروخت کر رہا ہوں اور اس کی قیمت اس شخص کے ذمہ اُدھار کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پھر میرے پاس آنے سے قبل تم نے ایسا کس وجہ سے کیوں نہ کر لیا؟

۴۸۹۰: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَمَاءَ عَنْ حَمِيدِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أَهْنَةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى خِمِصَةٍ لِي تَمْنَعُنِي ثَلَاثُونَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَخْتَلَسَهَا مِنِّي فَأَخَذَ الرَّجُلُ قَاتِيَهُ بِهَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقَطَعَ قَاتِيَتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا إِنَّا أَبِيعُهُ وَأَنْسِنُهُ تَمْنَعُنِي قَالَ فَهَلَّا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگر تم مقدمہ میرے پاس پیش کرنے سے قبل ایسا کرتے تو زیادہ بہتر تھا اور اس پر حد قائم نہ ہوتی (جیسا کہ گذشتہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کے پاس مقدمہ پیش کرنے سے قبل اگر مالک معاف کر دے تو حد ساقط ہو جاتی ہے بعد میں نہیں بہر حال آپ کے فرمان کا حاصل یہ ہے کہ اب چادر اس کو فروخت کرنے اور معاف کرنے سے ختم نہ ہوگی۔

۴۸۹۱: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک چادر ان کے سر کے نیچے سے چوری ہو گئی جس وقت وہ مسجد نبوی میں سو رہے تھے۔ پھر وہ چور بھی پکڑا گیا۔ لوگ اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت صفوان نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم نے میرے پاس لانے سے قبل اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیا؟

۴۸۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَ ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ أُمِيَّةَ أَنَّهُ سَرَقَتْ خِمِصَتُهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ اللَّصُّ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ صَفْوَانُ أَتَقْطَعُهُ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ تَرَكَتُهُ۔

۴۸۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم حدود کو معاف کر دو میرے پاس آنے سے قبل قبل پھر میرے پاس جو حد کا مقدمہ پیش ہوا تو اس میں تو حد لازم ہوگی۔

۴۸۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَعَاَفُوا الْحُدُودَ قَبْلَ أَنْ تَأْتُوَنِي بِهِ فَمَا أَتَانِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔

۴۸۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم

۴۸۹۳: قَالَ الْخُرُوفُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ

حدود کو معاف کر دو میرے پاس آنے سے قبل قبل پھر میرے پاس جو حد کا مقدمہ پیش ہوا تو اس میں تو حد لازم ہوگئی۔

۴۸۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک عورت قبیلہ خزوم کی لوگوں کا سامان مانگ کر لیا کرتی تھی بعد میں وہ انکار کر دیتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۸۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک عورت قبیلہ خزوم کی اپنی ہمسائیہ عورتوں کی معرفت لوگوں کا سامان مانگ کر لیا کرتی تھی بعد میں وہ انکار کر دیتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۸۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت لوگوں سے زیور اُدھار مانگا کرتی تھی پھر اُن کو واپس نہ لوٹاتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو توبہ کرنا چاہیے اللہ اور رسول سے اور اس کو چاہیے کہ جو اس نے لوگوں سے لیا ہے وہ واپس کرے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُٹھو اے بلال! اور اس کو پکڑو اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔

۴۸۹۷: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت دو ربنوی صلی اللہ علیہ وسلم میں زیور مانگا کرتی تھی اس نے زیور مانگا اور اس کو رکھ دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عورت توبہ کرے اور جو کچھ اس کے پاس (دوسروں کی امانت ہے) وہ لوگوں کو ادا کرے۔ آپ نے کئی مرتبہ اسی طرح سے ارشاد فرمایا لیکن اس عورت نے نہیں مانا۔ آخر کار آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم

يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرُو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَعَاوُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغْنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجِبَ۔

۴۸۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَتَانَا مَعْمَرُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا۔

۴۸۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَتَانَا مَعْمَرُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا عَلَى أَلْسِنَةِ جَارَاتِهَا وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا۔

۴۸۹۶: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ هَاشِمٍ الْجَنَبِيُّ أَبُو مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْخَلِيَّ لِلنَّاسِ ثُمَّ تُمَسِّكُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيَتُبْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَرُدَّ مَا تَأْخُذُ عَلَى الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُمْ يَا بِلَالُ فَخُذْ يَدَهَا فَاقْطَعْهَا۔

۴۸۹۷: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ عَنْ شُعَيْبِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْخَلِيَّ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعَارَتْ مِنْ ذَلِكَ خَلِيًّا فَجَمَعَتْهُ ثُمَّ أَمْسَكَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتُبْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ وَتُرَدَّى مَا عِنْدَهَا مِرَارًا فَلَمْ

تَفْعَلُ فَأَمَرَهَا فَقَطَعَتْ۔

فرمایا۔

۴۸۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَدَّانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلُّ بْنُ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ فَأَتَتْ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَادَتْ بِأَمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقَطَعَتْ يَدَهَا۔
۴۸۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ اسْتَعَارَتْ حُلِيًّا عَلَى لِسَانِ أَنَاسٍ فَجَحَدَتْهَا فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَطَعَتْ۔

۴۸۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی۔ پھر وہ عورت اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر روپوش ہوئی (تاکہ وہ سزا سے بچ جائے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر فاطمہ بیٹی بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتی (یعنی خدا نخواستہ وہ بھی چوری کا ارتکاب کرتیں) تو ان کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالا جاتا۔ آخر کار اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۴۸۹۹: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے بعض آدمیوں کی زبان (معرفت) سے زیور مانگا لیکن بعد میں زیور سے انکار کر دیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۴۹۰۰: اس حدیث کا مضمون سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۹۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَهُ نَحْوَهُ۔

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں راویوں کے اختلاف کا

۲۲۰۶: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ الْفَاطِظِ النَّاقِلِينَ

بیان

لِخَبْرِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ

۴۹۰۱: حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنو مخزوم کی ایک عورت سامان مانگا کرتی تھی پھر اس کا انکار کر دیا کرتی تھی۔ یہ مسئلہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا اور اس بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی) ہوتیں تو ان کا بھی ہاتھ کاٹ دیا جاتا (یعنی ان کی بھی رعایت نہ ہوتی)۔

۴۹۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَتْ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا وَتَجْحَدُهُ فَوَفَّعَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلِمَ فِيهَا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا قِيلَ لِسُفْيَانَ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى۔

۴۹۰۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے چوری کی اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے لوگوں نے عرض کیا: کون ایسا ہے کہ جو کہ اس کی سفارش کرے

۴۹۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فَأَتَتْ بِهَا النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مِنْ يَجْتَرِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَسَامَةُ فَكَلَّمُوا أَسَامَةَ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَسَامَةُ إِنَّمَا هَلَكْتَ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ كَانُوا إِذَا أَصَابَ الشَّرِيفُ فِيهِمْ الْحَدَّ تَرَكَوْهُ وَلَمْ يَقْمِئُوا عَلَيْهِ وَإِذَا أَصَابَ الْوَضِيعُ أَقَامُوا عَلَيْهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْنَاهَا۔

۴۹۰۳: أَخْبَرَنَا رِزْقُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ قَالُوا مَا كُنَّا نُرِيدُ أَنْ يَبْلُغَ مِنْهُ هَذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْنَاهَا۔

۴۹۰۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا نَكَلِمُهُ فِيهَا مَا مِنْ أَحَدٍ يُكَلِّمُهُ إِلَّا جَبَّ أَسَامَةُ نَكَلِمَهُ فَقَالَ يَا أَسَامَةُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ هَلَكُوا بِمِثْلِ هَذَا كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوْهُ وَإِنْ سَرَقَ فِيهِمُ الدُّونُ قَطَعُوهُ وَإِنَّمَا لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْنَاهَا۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے محبت:

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے لڑکے تھے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کے لے پالک بیٹے تھے (یعنی متبنی تھے) آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو حضرت زید رضی اللہ عنہ کی وجہ سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں عام تاثر یہ تھا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی اس بات کی آپ سے گزارش کرنے میں ہمت کر سکتے ہیں۔

۴۹۰۵: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا نَكَلِمُهُ فِيهَا مَا مِنْ أَحَدٍ يُكَلِّمُهُ إِلَّا جَبَّ أَسَامَةُ نَكَلِمَهُ فَقَالَ يَا أَسَامَةُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ هَلَكُوا بِمِثْلِ هَذَا كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوْهُ وَإِنْ سَرَقَ فِيهِمُ الدُّونُ قَطَعُوهُ وَإِنَّمَا لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْنَاهَا۔

علاوہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ آخر کار انہوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے اسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی بھی یہ کام کرتیں تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

۴۹۰۳: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ سے ہم کو یہ توقع نہیں تھی (یعنی کہ معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا)۔ آپ نے فرمایا: اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ہوتیں تو میں ان کا بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔

۴۹۰۴: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ کے عہد میں چوری کی۔ لوگوں نے کہا: کون ایسا ہے کہ جو کہ اس کی سفارش کرے علاوہ حضرت اسامہ کے۔ آخر کار انہوں نے اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اسامہ رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا اے اسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے اور اگر ذلیل قسم کا آدمی چوری کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی یہ کام کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَعَارَتْ امْرَأَةً عَلَى
الْبِسَةِ اَنَاسٍ يُعْرِفُونَ وَ هِيَ لَا تَعْرِفُ حُلِيَّتًا فَبَاعَتْهُ
وَ اخَذَتْ ثَمَنَهُ فَأَتَتْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعَى أَهْلُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ
فَكَتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا
فَقَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ يُكَلِّمُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اتَّشَفَعُ إِلَيَّ فِي حَدِّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَالَ
أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاسْتَشْفَعَ عَشِيْبَةُ فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا
هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ
قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ فِيهِمْ
تَرَكَوْهُ وَ إِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ
الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ
بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ قَطَعَ تِلْكَ
الْمَرَأَةَ.

لیکن اس عورت کو نہیں پہچانتے تھے زیور مانگا پھر اس عورت نے وہ
زیور فروخت کر ڈالا اور اس کی قیمت لے لی (یعنی اپنے پاس رکھ لی)
آخر کار وہ عورت خدمت نبوی ﷺ میں حاضر کی گئی اس کے رشتہ
داروں نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سفارش کرانا چاہی حضرت
اُسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا آپ کے چہرہ مبارک کا
رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی اس عورت کی حرکت سن کر آپ کو سخت غصہ آ
گیا) اور حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ گفتگو کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا
اے اُسامہ! کیا تم سفارش کرتے ہو؟ ایک حد کے سلسلہ میں حدود
خداوند میں سے یہ بات سن کر اُسامہ نے عرض کیا: آپ میرے واسطے
استغفار فرمائیں۔ پھر اسی شام کو رسول کریم ﷺ کھڑے ہوئے اور
اللہ عزوجل کی تعریف فرمائی اس کی جیسی شان ہے پھر فرمایا حمد اور نعمت
اور اللہ عزوجل کی تعریف کے بعد معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو
گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا
ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری
کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ
میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ
کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۳۹۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهْمَهُمْ
شَأْنُ الْمَخْزُومِيَةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ
فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَمَنْ
يَجْزِيءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّشَفَعُ فِي حَدِّ مِنْ
حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ
قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوْهُ وَ
إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَآيَمُ اللَّهِ

۳۹۰۶: اُمّ المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ قریش کے لوگوں کو
قبیلہ مخزوم کی عورت کی حرکت سے رنج ہوا۔ ان لوگوں نے کہا کہ اس
مسئلہ میں کون شخص نبیؐ سے عرض کرے گا؟ لوگوں نے کہا کہ کون شخص اس
بات کی ہمت کر سکتا ہے ماسوا اُسامہ کے جو آپ کے لاڈلے ہیں۔
چنانچہ اُسامہ نے اس سلسلے میں آپؐ سے بات کی تو آپؐ نے فرمایا: تو
حدود اللہ میں سفارش کرتا ہے پھر آپؐ گھڑے ہوئے خطبہ پڑھا اور فرمایا
معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان
لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے
اور جس وقت غریب شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس
ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اگر فاطمہؓ چوری کرتیں تو

لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۴۹۰۷: أَخْبَرَنَا أَبُو نَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّادُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتْ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا قَالُوا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَتَاهُ فَكَلَّمَهُ فَرَبَّرَهُ وَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الرُّضِيعُ قَطَعُوهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُهَا۔

۴۹۰۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُوسَى بْنِ أَعِينَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ النَّبِيِّ سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا قَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَٰلِكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَآيَمَ اللَّهُ لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۴۹۰۹: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيهَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا

میں انکا ہاتھ کٹا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ ۴۹۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تو اسے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا۔ لوگوں نے کہا اس کے بارے میں کون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرے گا؟ لوگوں نے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ چنانچہ وہ آنے اور انہوں نے اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ڈانٹ دیا اور فرمایا: اے اُسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی برا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی یہ کام کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

۴۹۰۸: عائشہ سے روایت ہے کہ قبیلہ قریش کے لوگوں کو قبیلہ مخزوم کی عورت کی حرکت سے رنج ہوا ان لوگوں نے کہا کہ اس مسئلہ میں کون شخص نبی سے عرض کرے؟ لوگوں نے کہا کہ کون شخص اس بات کی ہمت کر سکتا ہے ماسوا اُسامہ کے جو آپ کے لاڈلے ہیں۔ چنانچہ اُسامہ نے اس سلسلے میں آپ سے بات چیت کی تو آپ نے فرمایا: تو حدود اللہ میں سفارش کرتا ہے؟ پھر آپ کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف فرمائی اور کہا: معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جب ان میں کوئی باعزت شخص چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے اور جس وقت غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد چوری کرتیں تو میں انکا ہاتھ کٹا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۹۰۹: اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دور نبوی ﷺ میں چوری کی جس وقت مکہ مکرمہ فتح ہوا تو اس عورت کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خدمت نبوی ﷺ میں لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ جس وقت حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو فرمائی تو (غصہ کی وجہ سے) آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا اور آپ

كَتَمَهُ تَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ إِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۴۹۱۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ فَفَزِعَ قَوْمُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُونَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَتَمَهُ أُسَامَةُ فِيهَا تَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَكْتُمْنِي فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ قَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا كَانَ الْعِشِيُّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَأَتَنِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدَ إِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْدِ تِلْكَ الْمَرْأَةِ فَقُطِعَتْ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذَلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِينِي بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

نے فرمایا: تم حدود خداوندی میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ اس پر حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ میرے واسطے دعا فرمائیں جس وقت شام ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور باری تعالیٰ کی شایان شان حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ کیا کرتے تھے کہ جس وقت ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو تو سزا نہ دیتے پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کٹوا دوں۔

۴۹۱۰: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عبد بنوی میں فتح مکہ کے موقع پر چوری کی اس کے رشتہ داروں نے اُسامہ بن زید سے سفارش کرانا چاہی حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم سے عرض کیا آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی اس عورت کی حرکت سن کر آپ کو سخت غصہ آ گیا) اور اُسامہ گفتگو کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا اے اُسامہ! کیا تم سفارش کر سکتے ہو؟ ایک حد کے سلسلہ میں حدود خداوندی میں سے یہ بات سن کر اُسامہ نے عرض کیا: آپ میرے واسطے استغفار فرمائیں۔ پھر اسی شام کو رسول کریم کھڑے ہوئے اور اللہ عز و جل کی تعریف فرمائی اس کی جیسی شان ہے پھر فرمایا حمد اور نعمت اور اللہ عز و جل کی تعریف کے بعد معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور اس نے خوب توبہ کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ عورت بعد میں میرے پاس آتی تھی اور میں اس کے کام (فرمائش) کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا دیا کرتی تھی۔

۲۲۰۷: بَابُ التَّرْغِيبِ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ

باب: حدود قائم کرنے کی ترغیب

۴۹۱۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ اللَّهَ عَنْ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي جَرِيرٌ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدٌّ يُعْمَلُ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُ وَثَلَاثِينَ صَبَاحًا.

۴۹۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک حد کا جاری ہونا زمین والوں کے لیے بہتر ہے تیس روز تک بارش ہونے سے۔

حد شرعی جاری ہونے کا فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ جب گناہ گاروں اور جرائم پیشہ افراد پر حد جاری ہوگئی تو ملک میں نظم و قانون اور لاء اینڈ آرڈر قائم ہوگا مجرمین جرم کرتے ہوئے ڈریں گے لوگوں کو سکون اور آرام نصیب ہوگا جس کی وجہ سے رحمت خداوندی کا ظہور اور بارش کا نزول ہو گا۔

۴۹۱۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَّارَةَ قَالَ أُنَبِّئُكَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِقَامَةُ حَدِّ بَارِضٍ خَيْرٌ لِأَهْلِهَا مِنْ مَطَرٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً.

۴۹۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نقل فرمایا حد قائم کرنا ایک ملک میں بہتر ہے اس ملک والوں کے لئے چالیس رات تک بارش ہونے سے۔

۲۲۰۸: بَابُ الْقُدْرِ الَّذِي إِذَا سَرَقَهُ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ

باب: کس قدر مالیت میں ہاتھ کاٹا جائے گا

۴۹۱۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَجْنٍ قِيمَتُهُ خُمُسَةُ دَرَاهِمَ كَذَا قَالَ.

۴۹۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی جس کی مالیت پانچ درہم تھی اس کی چوری کرنے والے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا۔

۴۹۱۴: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْنٍ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ قَالَ أَبُو

۴۹۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری کی وجہ سے کہ جس کی قیمت تین درہم تھی (حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ روایت درست ہے)

عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ۔

۳۹۱۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مَجْنَنٍ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ۔

۳۹۱۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ سَرَقَ تَرَسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنَهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ۔

۳۹۱۷: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ وَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مَجْنَنٍ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمٍ۔

۳۹۱۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مَجْنَنٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ۔

ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹنا:

بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک کے انتظام و قانونی مصلحت کے پیش نظر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ڈھال میں

یعنی ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے رسول کریم ﷺ نے نہیں کاٹا ہے۔

۳۹۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے جس کی مالیت پانچ درہم تھی اس کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے۔

۳۹۲۰: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس

رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شخص نے ڈھال کی چوری کی اس کی مالیت پانچ درہم لگائی گئی اور

۳۹۱۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ قَالَ ذَمَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مَجْنَنٍ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمٍ هَذَا الصَّوَابُ۔

۳۹۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ

سَرَقَ رَجُلٌ مَجْنًا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقُتِمَ پھر ہاتھ کاٹا گیا (چور کا)۔
خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقُطِعَ۔

۲۴۰۹: باب ذِکْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ باب: زہری پر راویوں کے اختلاف سے متعلق

۴۹۲۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ۴۹۲۱: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ
عَنْ حَفْصِ بْنِ حَسَنَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا ہے۔

چوتھائی دینار کی چوری میں ہاتھ کاٹنا:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے چوتھائی دینار چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا ہے واضح رہے کہ اس وقت دینار کی مالیت بارہ درہم تھی اس طرح سے چوتھائی دینار کے تین درہم ہو گئے۔

۴۹۲۲: أَنْبَأَنَا هُرُونُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ بَزْزَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمَجْنِيِّ ثَلَاثِ دِينَارٍ أَوْ يُنْصَفِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔ ۴۹۲۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن ڈھال کی قیمت میں یعنی تہائی دینار یا آدھا دینار یا زیادہ میں۔

۴۹۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَتْ عُمَرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَقَطَّعَ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ۔ ۴۹۲۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۴: قَالَ الْخُرْتُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَقَطَّعَ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔ ۴۹۲۴: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۵: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ ۴۹۲۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ

چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۷: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۸: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۰: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۱: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتَيْبَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۹: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۰: أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ فَضِيلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ يَقْطَعُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى۔

۴۹۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْقَطْعُ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۲: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدِ رَبِّهِ وَرُزَيْنِ صَاحِبِ آيَةِ أَنَّهُمْ سَمِعُوا عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ الْقَطْعُ فِي دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۳: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۴: قَالَ الْخُرْتُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَآتَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيتُ الْقَطْعَ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۴: ترجمہ ان تمام احادیث کا ایک ہی ہے اور آخر حدیث میں (یہ اضافہ) ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بہت زمانہ نہیں گزرا (یعنی کچھ ہی عرصہ قبل) میں بھول گئی کہ چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا جائے یا زیادہ میں۔

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں راویوں

کے اختلاف

کا بیان

۴۹۳۵: أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زُبَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْطَعُ السَّارِقُ إِلَّا فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۵: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْأَوَّلِ۔

۴۹۳۶: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۴۹۳۷: قَالَ الْخُرْتُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَآتَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

۴۹۳۷: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ

چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے گا اور ڈھال کی قیمت چوتھائی دینار ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عُمَرَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔
۴۹۳۸: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ فِي ثَمَنِ الْمَجْنِ وَ ثَمَنُ الْمَجْنِ رُبْعُ دِينَارٍ۔

۴۹۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹتے تھے۔

۴۹۳۹: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَهُ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الْيَدَ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹتے تھے۔

۴۹۴۰: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعٍ دِينَارٍ۔

۴۹۴۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۱: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الطَّبْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بَحْرِ أَبُو عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَبَارَكُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّ امْرَأَةً أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَمَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَطَّعُ الْيَدُ فِي الْمَجْنِ۔

۴۹۴۲: حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم میں نہ کاٹا جائے۔ کسی نے حضرت عائشہ

۴۹۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِيءُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ بَكْرَ بْنَ

ﷺ سے دریافت کیا، ڈھال کی قیمت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:
چوتھائی دینار۔

عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْأَسْحَجِ حَدَّثَنَا أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ
حَدَّثَنَا أَنَّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا أَنَّهَا
سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ فِيمَا دُونَ الْمِجَنِّ
قِيلَ لِعَائِشَةَ مَا تَمْنُنُ الْمِجَنِّ قَالَتْ رُبْعُ دِينَارٍ۔

۴۹۴۳: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا
سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا تُقَطَّعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۴۴: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
قُدَامَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنبَأَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ
سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْوَلِيدِ مَوْلَى الْأَخْنَسِيِّينَ
يَقُولُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ كَانَتْ
عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا فِي الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ۔

۴۹۴۵: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي
قُدَامَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ
عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْوَلِيدِ يَقُولُ
سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ كَانَتْ عَائِشَةُ
تُحَدِّثُ عَنِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا
فِي الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ وَرَعِمَ أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ الْمِجَنُّ
أَرْبَعَةُ دَرَاهِمٍ قَالَ وَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ
يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ تَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ
تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا
تُقَطَّعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ۔

۴۹۴۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۹۴۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ
ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ
دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چور کا
ہاتھ ڈھال یا اس کی قیمت میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۵: حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے تھے: نہ کاٹا جائے ہاتھ لیکن ڈھال کی چوری میں یا اس
کی مالیت کے برابر دوسری شے میں۔ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے کہا: ڈھال چار درہم کی ہوتی ہے اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا
جائے لیکن چوتھائی دینار یا زیادہ میں۔

۴۹۴۶: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہ کاٹا جائے ہاتھ کا بچہ

لیکن پتہ میں۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الدَّانَاجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخُمْسُ قَالَ هَمَّامٌ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ الدَّانَاجِ فَحَدَّثَنِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخُمْسُ إِلَّا فِي الْخُمْسِ۔

۴۹۴۷: حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا لیکن ڈھال کی چوری میں جو قیمت دار ہے۔

۴۹۴۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي أَذْنَى مِنْ حَقْفَةٍ أَوْ تَرْمِ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذَوْكَمَيْنِ۔

۴۹۴۸: حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم کی چوری میں (یعنی پانچ درہم کی مالیت میں) ہاتھ کٹوایا۔

۴۹۴۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِيسَى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي قِيمَةِ خُمْسَةٍ ذَوَكَمَيْنِ۔

۴۹۴۹: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دونوں ایک دینار تھی۔

۴۹۴۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِبْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَيِّمَنَ قَالَ لَمْ يَقْطَعْ النَّبِيُّ ﷺ السَّارِقَ إِلَّا فِي تَمَنِ الْمَجْنِ وَتَمَنِ الْمَجْنِ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۴۹۵۰: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دونوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَيِّمَنَ قَالَ لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ الْيَدُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي تَمَنِ الْمَجْنِ وَ قِيمَتُهُ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۴۹۵۱: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دونوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۱: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ النَّيسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَيِّمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْيَدُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي تَمَنِ الْمَجْنِ وَ قِيمَتُهُ الْمَجْنِ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۴۹۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
ابْنُ دَاوُدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ
الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ وَ عَطَاءٍ عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَمْ
تُقَطَّعِ الْبِدْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمَجَنِّ وَ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۴۹۵۳: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا
الْأَسْوَدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَظِي عَنْ
مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ أَيْمَنَ
قَالَ يُقَطَّعُ السَّارِقُ فِي ثَمَنِ الْمَجَنِّ وَ كَانَ ثَمَنُ
الْمَجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ دِينَارًا أَوْ عَشْرَةَ
دِرَاهِمٍ۔

۴۹۵۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكُ
عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ
أَيْمَنَ يَرْفَعُهُ قَالَ لَا تُقَطَّعُ الْبِدْ إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمَجَنِّ وَ
ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ دِينَارٌ۔

۴۹۵۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ أَيْمَنَ قَالَ لَا يُقَطَّعُ
السَّارِقُ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَمَنِ الْمَجَنِّ۔

۴۹۵۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ
أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ
ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ عَشْرَةَ دِرَاهِمٍ۔

۴۹۵۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَيُّوبَ
بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ كَانَ ثَمَنُ
الْمَجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمُ عَشْرَةَ

۴۹۵۲: حضرت امین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی
قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۳: حضرت امین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا
ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں
ایک دینار تھی یا دس درہم تھی۔

۴۹۵۴: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال
کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۵: حضرت امین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ
نہ کاٹا جائے ڈھال سے کم مالیت میں۔

۴۹۵۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ ڈھال کی قیمت
ان دنوں دس درہم تھی۔

۴۹۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مضمون کی روایت منقول ہے
وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ڈھال کی
قیمت دس درہم تھی۔

دَرَاهِم۔

۳۹۵۸: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءٍ مَرْسَلٍ۔

۳۹۵۹: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ عَنِ الْعُرْزَمِيِّ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَدْنَى مَا يُقْطَعُ فِيهِ ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ وَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشْرَةُ دَرَاهِمٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ أَيْمَنُ الَّذِي تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لِحَدِيثِهِ مَا أَحْسَبُ أَنَّ لَهُ صُحْبَةً وَ قَدْ رَوَى عَنْهُ حَدِيثُ أَخْرِيدَ عَلَى مَا قُلْنَا۔

۳۹۶۰: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ح وَابْنَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ ابْنَانَا إِسْحَاقُ هُوَ الْأَزْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَيْمَنَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَ قَالَ خَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ تَبِيعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى وَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْأَخِيرَةَ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَأَتَمَّ وَ قَالَ سَوَّارٌ يَتِمُّ رُكُوعُهُنَّ وَ سُجُودُهُنَّ وَ يَعْلَمُ مَا يَقْتَرِي وَ قَالَ سَوَّارٌ يَفْرَأُ فِيهِنَّ كُنَّ لَهُ بِمَنْزِلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

۳۹۶۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُخَلَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَيْمَنَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ تَبِيعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَضُوءَهُ ثُمَّ شَهِدَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ صَلَّى إِلَيْهَا أَرْبَعًا مِثْلَهَا يَفْرَأُ فِيهَا وَ يَتِمُّ رُكُوعَهَا وَ سُجُودَهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

۳۹۵۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۳۹۵۹: حضرت عطاء نے فرمایا کم سے کم جس میں ہاتھ کاٹ دیا جائے ڈھال کی قیمت ہے اور وہ ان میں دس درہم تھی حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایمین جس سے ہم نے حدیث نقل کی ہے وہ صحابی نہیں لگتے اور ان سے ایک دوسری حدیث مروی ہے جس سے لگتا ہے کہ وہ صحابی نہیں ہیں۔

۳۹۶۰: حضرت ایمین سے روایت ہے کہ جو کہ ابن زبیر کے مولی تھے یا وہ زبیر کے مولی تھے اُس نے سنا ہے سے اُس نے حضرت کعب سے سنا انہوں نے نقل کیا کہ جو کوئی اچھی طرح سے وضو کرے پھر نماز ادا کرے (عبدالرحمن نے نقل کیا کہ عشاء کی نماز ادا کرے) پھر وہ اس کے بعد چار رکعات ادا کرے اور ان کو پورا کرے تو وہ رکعات ایسی ہوں گے کہ جیسے کہ شب قدر میں عبادت کی۔

۳۹۶۱: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے پھر اس کے بعد چار رکعات پڑھے ان میں قراءت کرے اور رکوع و سجود اچھی طرح ادا کرے تو اسے شب قدر جیسا اجر و ثواب ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ چور کا ہاتھ کاٹنے کے بارے میں روایات مذکورہ بالا تمام روایات میں معمولی معمولی اختلاف ہے اور تمام روایات کے ایک ہی معنی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن چوتھائی دینار یا زیادہ میں یا چور کا ہاتھ ڈھال کی مالیت کی چوری میں کاٹ دیا جائے اور ڈھال کی مالیت چوتھائی دینار تھی۔

پانچ درہم کی چوری کی سزا: مطلب یہ ہے کہ پانچ درہم کی مالیت میں ہاتھ کاٹا جائے پنجہ سے ارشاد پانچ درہم کی طرف ہے یعنی اس سے کم مالیت کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

کتنے درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے؟ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اس سلسلہ میں یہی ہے کہ ایک دینار یا دس درہم سے کم کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے اور اس زمانہ میں ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی اس وجہ سے رسول کریم ﷺ نے ڈھال کی چوری کرنے والے کا ہاتھ کٹوانے کا حکم فرمایا: قوله و تمن المجن يومئذ دينار اخرج الامام ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم ان النبي صلى الله عليه وسلم قطع في مجن قال ابراهيم و كان تمن المجن عشرة دراهم الخ حاشیہ نسائی ص ۷۳۹ عن عقود الجواهر المنيفه مطبع نظامی کانپور۔

رکعات پورا کرنے سے متعلق: مذکورہ بالا حدیث شریف میں رکعات کو پورا کرنے کے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب حضرت سوار نے اس طریقہ سے بیان فرمایا کہ وہ رکوع اور سجود ان میں پورا کرے اور جو رکعات پڑھے اس کو سمجھ کر پڑھے (اور تعدیل ارکان کے ساتھ رکعات ادا کرے) واضح رہے کہ مذکورہ حدیث شریف میں راوی اُمّ ایمن سے متعلق علامہ حافظ بن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ایمن بن حزم کہ جن کی کنیت ابو عطیہ ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے شروحات حدیث میں اس کی تفصیل ہے۔

۴۹۶۲: أَخْبَرَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ۔

۴۹۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ڈھال کی مالیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں دس درہم تھی۔

باب: اگر کوئی شخص درخت پر لگے ہوئے پھل کی چوری کر

۲۲۱: بَابُ الثَّمَرِ الْمَعْلَقِ

لے؟

يَسْرِقُ

۴۹۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْطَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَيْفٍ تَقْطَعُ الْيَدَ قَالَ لَا تَقْطَعُ الْيَدَ فِي ثَمَرٍ مُعْلَقٍ فَإِذَا صَمَمُ الْجَرِينِ قُطِعَتْ فِي ثَمَنِ

۴۹۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کس قدر مالیت (کی چوری) میں ہاتھ کاٹا جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے اس درخت میں جو کہ لٹکتا ہو اور درخت ہو لیکن جس وقت وہ کھلیان میں رکھا جائے اور اس قدر کوئی چوری کرے کہ جس کی مالیت ڈھال کی قیمت کے عوض ہو

تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے اسی طرح جو جانور پہاڑ پر (یا میدان میں) گھاس کھاتے ہوں ان میں ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن جس وقت وہ اپنے رہنے کی جگہ میں ہوں اور کوئی ان کی چوری کرے اور ان کی مالیت ڈھال کی مالیت کے برابر ہو تو چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

باب: جس وقت پھل درخت سے توڑ کر کھلیان میں ہو اور کوئی شخص اس کی چوری کرے؟

۳۹۶۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: درخت پر لٹکا ہوا پھل چوری کرنا کیسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ضرورت رکھتا ہو مثلاً بہت بھوکا ہو اور کچھ اس کو کھانے پینے کو ملے تو وہ ایسا پھل لے لے بشرطیکہ اس کو چھپا کر اپنے کپڑے میں نہ باندھے تو اس پر کسی قسم کی کوئی گرفت نہیں اور جو شخص اس قسم کا پھل لے کر نکل آئے تو وہ اس کا دو گنا ضمان دے دے اور اس کی سزا لگ ملے گی اور جو کوئی پھل ٹوٹنے کے بعد اس کی چوری کرے اور اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور اگر ڈھال کی مالیت سے کم چوری کرے تو دو گنا ضمان ادا کرے اور اس کو سزا لگ ہوگی۔

۳۹۶۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ مزینہ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پہاڑ پر جو جانور چرتے ہوں ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اس قسم کا جانور چوری کرے تو وہ شخص وہ جانور واپس کر دے اور اس جیسا ایک جانور دے اور سزا لگ پائے اور جانور کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن جو باڑھ کے اندر ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو اس میں ہاتھ کاٹا جائے اور اگر وہ ڈھال کی مالیت سے کم ہو تو وہ جانور اسی طرح سے دے اور سزا کے کوڑے کھائے (یعنی ایسا شخص کوڑے کی سزا کا مستحق ہے) اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! درخت پر جو پھل لٹکے ہوئے ہوں اس میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اسی مقدار میں

الْمِجَنِّ وَلَا تَقْطَعُ فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ فَإِذَا أَوَى الْمُرَاخَ قُطِعَتْ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔

۲۲۱۲: بَابُ الثَّمْرِ يَسْرِقُ بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرَيْنُ

۳۹۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمْرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَا أَصَابَ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَحِدِّ حُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَ مَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةٌ مِثْلِيهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ شَيْئًا مِنْهُ بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرَيْنُ قُبِلَ عَمَلُ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُونَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ غَرَامَةٌ مِثْلِيهِ وَالْعُقُوبَةُ۔

۳۹۶۵: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَهَيْثَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ هِيَ وَمِثْلُهَا وَالتَّكَاثُلُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ إِلَّا فِيمَا أَوَاهُ الْمُرَاخُ قُبِلَ عَمَلُ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يُلْغَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ غَرَامَةٌ مِثْلِيهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ

پھل اور ادا کرے اور وہ بھی واپس کرے اور اسکی سزا برداشت کرے اور پھل کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ لیکن جو کھلیں اس میں رکھا گیا ہو درخت سے توڑ کر اس کو اگر اس قدر چوری کرے کہ اس کی قیمت وصال کے برابر ہو جائے تو ہاتھ کاٹا جائے اور اگر کم چوری کرے تو دو گنا ضمان دے اور سزا کے کوزے کھائے۔

تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعْلَقِ قَالَ هُوَ وَ مِثْلُهُ مَعَهُ وَ النَّكَالُ وَ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعْلَقِ قَطْعٌ إِلَّا فِيْمَا أَوَاهُ الْجَرِينُ فَمَا أَحَدٌ مِنَ الْجَرِينِ قَلَعَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَلَمَّهِ الْقَطْعُ وَ مَا لَمْ يَلْغُ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةٌ مِثْلِيهِ وَ جَلْدَاتٌ لِّكَالٍ۔

باب: جن اشیاء کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا

۲۲۱۳: بَابُ مَا لَا قَطْعَ

جائے گا؟

فِيهِ

۴۹۶۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں (جو کہ اندر سے سفید نکلتے ہیں)

۴۹۶۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْغَوْصِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَ هُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۴۹۶۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۶۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۴۹۶۸: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۶۸: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبَّابٍ عَنْ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۴۹۶۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۶۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۴۹۷۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۴۹۷۰: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا
كَثْرٍ۔

۴۹۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ
مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ
فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ۔

۴۹۷۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ هُوَ
ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ
عَنْ عَمِّهِ وَاسِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ
وَلَا كَثْرٍ۔

۴۹۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى
ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ
أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ وَالْكَثْرُ الْجُمَارُ۔

۴۹۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ
حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى
بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِي مَيْمُونٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي
ثَمَرٍ وَلَا كَثْرٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَا أَبُو
مَيْمُونٍ لَا أَعْرِفُهُ۔

۴۹۷۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی
طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی
طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی
طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی
طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی
طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قُطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔

۳۹۷۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۳۹۷۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهِ حَدَّثَهُ عَنْ عَمِّهِ لَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا قُطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔

۳۹۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خائف، لیرے اور اچکے پر قطع ید نہیں ہے۔

۳۹۷۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَلَّدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُتْهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قُطْعٌ لَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ۔

۳۹۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خائف، لیرے اور اچکے پر قطع ید نہیں ہے۔

۳۹۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُتْهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قُطْعٌ وَلَمْ يَسْمَعْهُ أَيُّضًا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ۔

۳۹۷۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

۳۹۷۹: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قُطْعٌ۔

۳۹۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خائف پر قطع ید نہیں ہے۔

۳۹۸۰: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرٌ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قُطْعٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَالْفَضْلُ ابْنُ مُوسَى وَابْنُ وَهْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ يَزِيدَ وَ سَلَمَةُ بْنُ سَعِيدٍ بِصُرَيْ

ثَقَّةٌ قَالَ ابْنُ أَبِي صَفْوَانَ وَكَانَ خَيْرَ أَهْلِ زَمَانِهِ
فَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ وَلَا أَحَبُّهُ
سَمِعَهُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۳۹۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اچکے لیرے اور خان پر قطع ید نہیں۔

يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ مُسْلِمٍ
عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَيْسَ عَلَى مُحْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهَبٍ وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ۔

ایک ہی مضمون کی چودہ روایات:

مندرجہ بالا احادیث جو کہ چودہ عدد ہیں سب کا مضمون ایک ہے ہم نے ترجمہ اس وجہ سے الگ الگ نہیں لکھا کیونکہ سب
کا مضمون ایک ہی ہے عربی متن کافی ہے۔

۳۹۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
خَالِدٍ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ
لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ قَطْعٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَشْعَثُ
بُنْ سَوَّارٍ ضَعِيفٌ۔

۳۹۸۲: ترجمہ اس حدیث کا بھی سابق کے مطابق ہے۔ حضرت جابر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیانت کرنے والے شخص کا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے حضرت
امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ راوی اشعث بن سوار ضعیف راوی
ہیں۔

باب: ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کا پاؤں کاٹنا

کیسا ہے؟

۳۹۸۳: حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول
کریم ﷺ کی خدمت میں ایک چور پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس
کو قتل کر دو (کیونکہ آپ کو بذریعہ وحی اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ یہ شخص
ہاتھ کاٹنے سے چوری سے باز نہیں آئے گا) اس پر لوگوں نے عرض
کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس
شخص کو قتل کر دو۔ پھر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے
چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو (بہر حال اس
کا ہاتھ کاٹ دیا گیا) پھر اس شخص نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور
خلافت میں چوری کی یہاں تک کہ اس شخص کے چاروں ہاتھ پاؤں

۲۲۱۳: بَابُ قَطْعِ الرَّجُلِ مِنَ السَّارِقِ بَعْدَ

الْيَدِ

۳۹۸۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَنَمٍ بِالْمَصَاحِفِ
الْبُلْحِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ قَالَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِبَلَصٍ
فَقَالَ اقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ
اقْتُلُوهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوا
يَدَهُ قَالَ ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ ثُمَّ سَرَقَ عَلَى
عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى قُطِعَتْ
قَوَائِمُهُ كُلُّهَا ثُمَّ سَرَقَ أَيْضًا الْخَامِسَةَ فَقَالَ أَبُو

بَكَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَ بِهَذَا حِينَ قَالَ أَقْتُلُوهُ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى فِتْيَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ لِيَقْتُلُوهُ مِنْهُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَكَانَ يُحِبُّ إِلَّا مَرَّةً فَقَالَ أَمَرُونِي عَلَيْكُمْ فَأَمَرُوهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ إِذَا ضَرَبَ ضَرْبًا حَتَّى قَتَلُوهُ۔

کٹ گئے (یعنی اس کو مثلی کر دیا گیا) پر اس شخص نے پانچویں مرتبہ چوری کر لی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم ﷺ اس کی حالت سے خوب واقف تھے اسی وجہ سے آپ نے فرمایا تھا کہ اس کو قتل کر دو۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو حوالہ کر دیا قریش کے جوان لوگوں کو قتل کرنے کے واسطے۔ ان لوگوں میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ سربراہی کی خواہش رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا باقی لوگوں سے تم مجھ کو اپنا سردار بنا لو انہوں نے ان کو سردار بنا لیا۔ پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جس وقت اس کو مارتے تو تمام لوگ اس کو مارتے یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا یعنی قتل کر دیا کیونکہ وہ اسی کا مستحق تھا۔

۲۲۱۵: بَابُ قَطْعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ مِنَ

السَّارِقِ

۳۹۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جِئْتُ بِسَارِقٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ أَفَطْعَمُوهُ فَقَطَّعَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ أَقْتُلُوهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا سَرَقَ قَالَ أَفَطْعَمُوهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ أَقْتُلُوهُ قَالَ جَابِرٌ فَأَنْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى مِرْيَدِ النَّعَمِ وَحَمَلْنَاهُ فَاسْتَلْقَى عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ كَشَرَ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَأَنْصَدَعَتِ الْإِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوا عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَقَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ حَمَلُوا عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهُ فِي بئرٍ ثُمَّ رَمَيْنَا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَاصْطَبُحْتُ ثَابِتٌ لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

باب: چور کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹنے

کا بیان

۳۹۸۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چور رسول کریم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا آپ نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا: (دایاں) ہاتھ کاٹ دو۔ پھر وہ شخص دوسری مرتبہ خدمت نبوی میں پیش کیا گیا (اسی چوری کے جرم کی وجہ سے) آپ نے فرمایا: اس شخص کو مار ڈالو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا (بایاں ہاتھ) کاٹ ڈالو۔ پھر اس شخص کو تیسری مرتبہ پیش کیا گیا آپ نے فرمایا: اس کو مار ڈالو۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا (بایاں پاؤں) کاٹ دو۔ پھر وہ شخص چوتھی مرتبہ حاضر کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: مار ڈالو اس کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: (اس شخص کا دایاں پاؤں) کاٹ دو۔ پھر وہ شخص پانچویں مرتبہ پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو مار دو۔ جابرؓ نے فرمایا اس شخص کو (مقام مردنعم کی جانب لے کر چل دیے اور اس کو اٹھایا اور وہ شخص چپ لیٹ گیا پھر وہ شخص اپنے کئے ہوئے ہاتھوں اور پاؤں سے۔۔۔ بھاگ کھڑا ہوا اس شخص کو

اونٹ دیکھ کر بھڑک گئے پھر اس کو اٹھایا پھر اس نے اسی طرح کیا پھر اس کو اٹھایا پھر تیسری مرتبہ اس شخص کو حاضر کیا گیا آخر کار ہم نے اس کو پتھروں سے مار ڈالا۔ پھر اس کو ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور اوپر سے پتھر مارے۔ امام نسائی نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے اور مصعب بن ثابت قوی راوی نہیں ہے۔

باب: سفر میں ہاتھ کاٹنے سے متعلق

۴۹۸۵: حضرت بُسر بن ارقاط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔

۲۲۱۶: بَابُ الْقَطْعِ فِي السَّفَرِ
۴۹۸۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بَقِيَّةٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ أَبِي أَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تُقَطِّعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ۔

دوران سفر ہاتھ نہ کاٹے جانے کی ہدایت اور حکمت:

مذکورہ حدیث میں دوران سفر چور کا ہاتھ نہ کاٹے جانے کا حکم فرمایا گیا ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ دوران سفر ہاتھ کاٹے جانے کی صورت میں چور کا علاج کون شخص کرے گا اور اس کی دیکھ بھال کون کرے گا اور دوسری حکمت یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ چور ناراض ہو کر خدا نخواستہ دین سے ہی مغرّف ہو جائے اس وجہ سے دوران سفر چور کے ساتھ رعایتی پہلو اختیار فرمایا گیا۔

۴۹۸۶: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُذْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعْهُ وَلَوْ بَنَشٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ۔
۴۹۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس وقت غلام چوری کرے تو اس کو فروخت کر دو چاہے بیس ہی درہم میں فروخت ہو امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: عمرو بن سلمہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔

باب: مرد کے بالغ ہونے کی عمر اور مرد و عورت پر کس عمر میں حد لگائی جائے؟

۴۹۸۷: حضرت عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں قبیلہ بنی قریظہ کے قیدیوں میں سے تھا لوگ ان کو دیکھا کرتے تھے اگر ان

۲۲۱۷: بَابُ حَدِّ الْبُلُوغِ وَذِكْرِ السِّنِّ الَّذِي إِذَا بَلَغَهَا الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ أَقِيمَ عَلَيْهِمَا الْحَدُّ
۴۹۸۷: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

عَنْ عَطِيَّةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ قَالَ كُنْتُ فِي سَبِي قُرَيْظَةَ وَ
كَانَ يُنْظَرُ فَمَنْ خَرَجَ شِعْرُهُ قِتْلًا وَمَنْ لَمْ تَخْرُجْ
اسْتُحْيِيَ وَلَمْ يُقْتَلْ۔
کے ناف کے نیچے بال نکلے ہوئے ہوتے تو ان کو قتل کر ڈالتے اور
جس کے بال (زیر ناف) نہ نکلے ہوئے ہوتے تو اس کو چھوڑ
دیتے۔

مرد اور عورت کے بلوغ ہونے سے متعلق:

مذکورہ: حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کی بلوغ کی نشانی یہی ہے جو کہ اوپر مذکور ہوئی ہے ویسے دراصل
شریعت نے مرد کے بال ہونے کی حد زیادہ سے زیادہ پندرہ سال رکھی ہے یا اس کو احتلام ہونے لگے اور پندرہ سال سے کم عمر میں
بھی لڑکے کو احتلام ہو سکتا ہے اس وجہ سے لڑکا اس سے قبل بھی بالغ ہو سکتا ہے اور لڑکی کی بالغ ہونے کی حد اس کو حیض آنا ہے۔

باب: چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکانا
۴۹۸۸: حضرت ابن محیریز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
فضالہ بن عبید رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دینا
کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا سنت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور (کاٹ کر) اس کے گلے میں لٹکا
دیا۔

۲۲۱۸: بَابُ تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ
۴۹۸۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ
عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُولٍ
عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ سَأَلْتُ فَضَالَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ
تَعْلِيقِ يَدِ السَّارِقِ فِي عُنُقِهِ قَالَ سُنَّةٌ وَقَطَعَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ يَدَ سَارِقٍ وَغَلَّقَ يَدَهُ فِي عُنُقِهِ۔

۴۹۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ
ابْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ
مَكْحُولٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ
لِفَضَّالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَرَأَيْتَ تَعْلِيقَ الْيَدِ فِي عُنُقِ
السَّارِقِ مِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ نَعَمْ أَيْ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ وَغَلَّقَهُ
فِي عُنُقِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَّاجُ ابْنُ أَرْطَاةَ
ضَعِيفٌ وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ۔

۴۹۹۰: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
حَسَّانُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ
فَضَّالَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ
إِبْرَاهِيمَ يَحْدِثُ عَنِ الْمُسَوَّرِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۴۹۸۹: حضرت عبدالرحمن بن محیریز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے کہا: کیا چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ انہوں
نے فرمایا: جی ہاں! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
ایک چور کا معاملہ پیش ہوا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس
کے گلے میں لٹکا دیا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ
اس حدیث کی اسناد میں حجاج بن ارطاط ہے جس کی حدیث
جست نہیں ہو سکتی۔

۴۹۹۰: حضرت عبدالرحمن بن عوف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت چور پر حد لگائی جائے پھر چوری کے
مال کا ضمان اس پر ضروری نہ ہوگا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغْرَمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ إِذَا أُقِيمَ
عَلَيْهِ الْحَدُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا مُرْسَلٌ
وَلَيْسَ بِثَابِتٍ۔

چور پر ضمان سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف کے سلسلہ میں یہ مسئلہ بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ اگر چوری کرنے والے کے پاس مالک کا مال موجود ہو تو اس صورت میں وہ مال مالک کو واپس دلائیں گے۔ باقی مسئلہ وہ ہی ہے جو کہ مذکورہ بالا حدیث میں مذکور ہے۔

(۴۷)

کتاب الایمان و شرائعہ

ایمان اور اس کے ارکان کے متعلق حدیث مبارکہ

باب: افضل اعمال

۴۹۹۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اور اس کے رسول (ﷺ) پر یقین کرنا۔

۴۹۹۱: بَابُ ذِكْرِ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ

۴۹۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ مِنْ لَفْظِهِ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَىُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ۔

بنیادی عمل:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایمان کو تمام اعمال کی بنیاد بیان فرمائی گئی ہے۔ کیونکہ کوئی بھی عمل ایمان کے بغیر نفع بخش نہیں ہے اس وجہ سے ایمان سب سے لازمی عمل قرار دیا گیا۔

۴۹۹۲: حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایمان کہ جس میں شک نہ ہو اور جہاد کہ جس میں چوری نہ ہو اور حج مبرور۔

۴۹۹۲: أَخْبَرَنَا هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبَشَةَ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَىُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ فَقَالَ إِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ وَلَا غُلُولٌ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ۔

۲۲۲۰: بَابُ طَعْمِ الْإِيمَانِ

باب: ایمان کا مزہ

۴۹۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کا ذائقہ اور لطف حاصل کرے گا: (۱) یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھے (۲) یہ کہ اللہ کے لیے دوستی کرے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے دشمنی کرے (یعنی نیک لوگوں سے دوستی کرے اور مشرکین و کفار سے دشمنی رکھے) (۳) اگر بڑی اور خوفناک آگ جلائی جائے تو اس میں گر جانا قبول کرے لیکن خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دے۔

۴۹۹۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَانَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بَيْنَهُ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ وَطَعْمَهُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ فِي اللَّهِ وَأَنْ يُبْغِضَ فِي اللَّهِ وَأَنْ تَوَقَّعَ نَارَ عَظِيمَةٍ فَيَقَعُ فِيهَا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُبْشِرَكَ بِاللَّهِ شَيْئًا.

تین خاص اعمال:

جہاد میں چوری نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس جہاد میں مالی غنیمت میں سے کسی نے چوری نہ کی ہو اور حج مبرور سے مطلب یہ ہے کہ جس کے بعد انسان کسی قسم کا گناہ نہ کرے اور حج کرنے کے بعد اس کی زندگی میں مکمل طریقہ سے اعتقاد برپا ہو جائے اور وہ مؤمن کامل بن جائے۔

۲۲۲۱: بَابُ حَلَاوَةِ الْإِيمَانِ

باب: ایمان کے ذائقہ سے متعلق

۴۹۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ شخص ایمان کے ذائقہ سے لطف اندوز ہوگا ایک تو یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھے دوسرے یہ کہ وہ شخص آگ میں گر جانا منظور کرے لیکن کفار و مشرکین میں سے ہونا منظور نہ کرے جب اللہ عز و جل نے اس کو کفر سے نجات عطا فرمائی۔

۴۹۹۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ أَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ أَنْ يَقَعُ فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ.

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں تین باتیں بیان فرمائی گئی ہیں: (۱) اللہ عز و جل سے محبت کرنا یعنی تمام چیزوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے (۲) اس حدیث شریف میں یہ وضاحت ہے کہ جو شخص اللہ عز و جل سے خالص محبت رکھے گا تو وہ ہی کامل درجہ کا مؤمن ہے (۳) اور کامل درجہ کا مؤمن جان جیسی عزیز شے کو آگ میں ڈال دینا منظور کرے گا لیکن کفر اور شرک کے سامنے گردن نہیں جھکائے گا۔ یہ حدیث دراصل دین کا خلاصہ اور لب لباب ہے۔

۲۲۲۲: بَابُ حَلَاوَةِ الْإِسْلَامِ

۴۹۹۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ۔

۲۲۲۳: بَابُ نَعْتِ الْإِسْلَامِ

۴۹۹۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ أَبَانَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَدْرَكَ كَتِفَهُ وَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى فَحْذِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتَقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجَبْنَا إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ

باب: اسلام کی شیرینی

۴۹۹۵: اس حدیث شریف کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

باب: اسلام کی تعریف

۴۹۹۶: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک شخص آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اس کے بال بہت سیاہ رنگ کے تھے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور ہمارے میں سے کوئی شخص ان کو نہیں پہچانتا تھا وہ رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھا اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے لگا کر اور اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (یعنی ادب سے بیٹھا جس طریقہ سے کہ کسی استاد کے سامنے کوئی شاگرد بیٹھتا ہے) پھر وہ کہنے لگا کہ اے محمد ﷺ بتلاؤ کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ عبادت کے کوئی لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز پڑھنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا خانہ کعبہ کا حج کرنا اگر طاقت ہو (یعنی حج کے لیے آنے جانے اور دیگر شرائط شرعی حج کی پائی جائیں) اس نے کہا آپ نے حج فرمایا۔ ہم کو حیرت ہوئی کہ خود ہی سوال کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ آپ نے حج فرمایا۔ پھر کہا: بتلاؤ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقین کرنا اللہ عزوجل پر یعنی اس کی ذات اور صفات میں اور اس کے فرشتوں پر (کہ وہ اس کے پاک بندے ہیں) جیسا اللہ عزوجل کا حکم ہوتا ہے بجالاتے ہیں ان میں بڑی طاقت خدا نے دی ہے اور اس کی کتب پر (جیسے قرآن کریم، تورات، انجیل، زبور پر اور اس کے صحیفہ پر) جو کہ خداوند قدوس نے اپنے رسولوں پر نازل

يَزَاكَ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّائِلِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ أَنَّ تِلْدَ الْأُمَةِ رَبَّتْهَا وَأَنَّ تَرَى الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَنْطَاوِلُونَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ هَلْ تَذَرِي مِنَ السَّائِلِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ آتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ أَمْرَ دِينِكُمْ۔

فرمائے وہ سب حق ہیں اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں اللہ عزوجل کے کلام میں اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر اس کے حکم کے بغیر اور اس کے ارادے کے بغیر انجام نہیں پاتے لیکن وہ ابھی لوگوں سے خوش ہوتا ہے اور برے لوگوں سے ناراض ہوتا ہے اس نے ہم کو اختیار عطا فرمایا ہے اور وہ برے لوگوں سے ناراض ہوتا ہے یہ سن کر اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا کہ بتلاؤ کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی عبادت اس طریقہ سے کرنا کہ گویا کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مقام حاصل نہ ہو تو (کم از کم یہ مقام حاصل ہو کہ) اللہ عزوجل تم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس شخص نے کہا مجھ کو بتلاؤ کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جس سے تم دریافت کر رہے ہو وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا (یعنی اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو اس کا علم نہیں ہے) اس شخص نے کہا تم اس کی علامات بتلاؤ آپ نے فرمایا: اس کی ایک علامت تو یہ ہے کہ باندی اپنے مالک کو جننے گی دوسرے یہ کہ ننگے پاؤں جسم والے لوگ جو (ادھر ادھر) پھرتے ہیں مفلس بکریاں چرانے والے وہ بڑے بڑے محل تعمیر کریں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تین روز تک ٹھہرا ہوا پھر رسول کریمؐ نے مجھ سے فرمایا: اے عمر رضی اللہ عنہ! تم واقف ہو کہ وہ سوال کرنے والا اور دریافت کرنے والا کون شخص تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ کو اور اس کے رسول ﷺ کو ہی علم ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے جو کہ تم کو دین سکھانے کے لیے تشریف لائے تھے۔

قیامت کی کچھ علامات:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باندی کا مالک کو جننے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے تو اس کی تشریح کے سلسلہ میں محدثین کرام رحمہم اللہ نے مختلف اقوال نقل فرمائے ہیں پہلا قول تو یہ ہے کہ باندی اپنے مالک کو اور مالک کو جننے گی اور باندیوں کی اولاد پیدا ہوگی اور لوگ اپنی اُم ولد باندیوں کو فروخت کریں گے اور وہ باندیاں فروخت ہوتے ہوتے کبھی کبھی اپنی اولاد کے پاس پہنچ جائے گی اور حضرت علامہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کی تشریح کے سلسلہ میں فرماتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ لڑکا اپنے والدین کی نافرمان ہو گی۔ تو گویا ماں باپ کا درجہ باندی جیسا ہو گیا اور اولاد مالک قرار پائی اور اولاد ماں باپ پر حاکم کی طرح حکومت کریں گے (جیسا کہ آج کے دور میں ہو رہا ہے) اور حدیث مذکورہ میں ننگے پاؤں والے لوگ محل بنائیں گے جو ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ

ہے کہ کم ظرف لوگ ترقی کریں گے اور شرفاء کی گردش ہوگی یعنی خوش حالی عزت اور دولت و ثروت ان لوگوں میں آجائے گی کہ جنہوں نے بھی کچھ نہیں دیکھا ہوگا اور ایسے ہی لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا جو کہ اپنے ماضی میں کچھ نہیں ہوں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔

باب: ایمان اور اسلام کی صفت

۴۹۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما ہوتے پھر جو کوئی نیا شخص آتا وہ آپ کو پہچان نہ سکتا۔ جس وقت تک کہ آپ کا نہ پوچھتا۔ اس وجہ سے ہم نے آپ سے چاہا کہ بیٹھنے کے لئے ایک جگہ بنائی جائے کہ نیا آدمی آتے ہی آپ کو پہچان لے پھر ہم نے آپ کے لئے ایک اونچا چوڑا ترہنہ بنایا۔ آپ اس پر تشریف فرما ہوتے۔ ایک دن ہم تمام لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور رسول کریم ﷺ بھی اپنی جگہ تشریف فرما تھے اس دوران ایک آدمی حاضر ہوا کہ جس کا منہ (یعنی چہرہ) تمام لوگوں سے اچھا تھا اور جس کے جسم کی خوشبو سب سے بہتر تھی اور اس کے کپڑوں (یعنی لباس) میں کچھ بھی میل نہیں تھا اس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور اس نے کہا: السلام علیک یا محمد! آپ نے فرمایا: آجاؤ۔ وہ قرب آنے کی اجازت طلب کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے ہاتھ رسول کریم ﷺ کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور کہا: اے محمد! مجھ کو بتاؤ کہ اسلام کس کو کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور یہ کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرو اور نماز ادا کرو زکوٰۃ دو اور حج کرو بیت اللہ شریف کا اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا: جس وقت میں یہ تمام باتیں کر لوں تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ جس وقت ہم نے یہ بات سنی کہ وہ شخص کہہ رہا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا تو ہم کو اس کی یہ بات بری لگی کیونکہ قصداً کیوں معلوم کرتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا: اے محمد! بتاؤ کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل پر یقین کرنا اور اس کے فرشتوں اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور یقین کرنا تقدیر پر۔ اس نے کہا

۲۲۲۳: بَابُ صِفَةِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ
۴۹۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي قُرَّةَ عَنْ أَبِي ذُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْعَرَبُ فَلَا يَدْرِي أَنَّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْعَرَبُ إِذَا آتَاهُ فَبَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَإِنَّا لَجُلُوسٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِهِ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ أَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا وَأَطْيَبُ النَّاسِ رِيحًا كَانَ رِيَابَهُ لَمْ يَمَسَّهَا دَنَسٌ حَتَّى سَلَّمَ فِي طَرَفِ الْبَسَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ أَذْنُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ أَذْنُهُ فَمَا زَالَ يَقُولُ أَذْنُ مِرَارًا وَ يَقُولُ لَهُ أَذْنٌ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَ تَقِيمَ الصَّلَاةَ وَ تَوِيَّ الزَّكَاةَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ وَ تَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ صَدَقْتَ أَنْكَرْنَاهُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَ مَلَائِكَتِهِ وَ الْكُتَابِ وَ النَّبِيِّينَ وَ تَوَمُّنُ بِالْقَدَرِ قَالَ فَإِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا
الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ
تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ
أَخْبِرْنِي مَتَى السَّاعَةُ قَالِي فَدَكَّسَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا
ثُمَّ أَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ أَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا وَ
رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ
السَّائِلِ وَلَكِنْ لَهَا عَلَامَاتٌ تَعْرِفُ بِهَا إِذَا رَأَيْتَ
الرِّعَاءَ الْبُهِمَ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبَنَانِ وَرَأَيْتَ الْحُفَاةَ
الْعُرَاةَ مُلُوكَ الْأَرْضِ وَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ نَلْدُ
رَبِّهَا خَمْسَ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ
عِلْمُ السَّاعَةِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ثُمَّ قَالَ
لَا وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هُدًى وَبَشِيرًا
مَا كُنْتُ بِأَعْلَمَ بِهِ مِنْ رَجُلٍ مِّنْكُمْ وَإِنَّهُ
لَجَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِي صُورَةِ دَحْيَةَ
الْكَلْبِيِّ.

کہ جس وقت میں ایسا کروں تو میں مومن ہو جاؤں گا۔ رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ پھر اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔
پھر اس نے کہا: اے محمد! مجھ کو بتاؤ کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے
فرمایا: تم اللہ عزوجل کی اس طریقہ سے عبادت کرو کہ جیسے کہ تم اس کو
دیکھ رہے ہو اگر اس طرح سے عبادت نہ کر سکو تو (کم از کم) اس طرح
عبادت کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا
پھر وہ شخص کہنے لگا: اے محمد! مجھ کو بتاؤ کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ یہ
بات سن کر آپ نے سر (مبارک) جھکا لیا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ اس
نے پھر سوال کیا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر سوال کیا آپ نے
کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا اور سر اٹھایا پھر فرمایا: جس سے تم
دریافت کر رہے ہو وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتے۔
لیکن قیامت کی علامت یہ ہیں جس وقت تو مجھول جانور چرانے
والوں کو دیکھے کہ وہ لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنا رہے ہیں اور جو لوگ
اب ننگے پاؤں اور ننگے جسم پھرتے ہیں ان کو زمین کا بادشاہ دیکھے اور
عورت کو دیکھے وہ اپنے مالک کو جنتی ہے تم سمجھ لو کہ قیامت قریب ہے۔
پانچ اشیاء ہیں کہ جن کا کہ کسی کو کوئی علم نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے۔
پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ پھر آپ نے
فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ محمد ﷺ کو سچا (نبی) بنا کر بھیجا ہے
اور وہ کھانے والا اور خوش خبری دینے والا میں اس شخص کو تم سے زیادہ
نہیں پہچانتا تھا اور بلاشبہ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو کہ دحیہ کلبی کی
شکل میں تشریف لائے تھے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) کی صورت میں آمد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ان آنے والے شخص کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ شخص حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو کہ
حضرت دحیہ کلبی کی صورت میں تشریف لائے تھے واضح رہے کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی تھے جو کہ بہت زیادہ
خوبصورت انسان تھے۔ اگرچہ بعض محدثین رضی اللہ عنہم نے اس تشریح سے اتفاق نہیں کیا۔ تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ
فرمائیں۔

۲۲۲۵: باب تَاوِيلُ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَتْ

الْأَعْرَابُ أَمَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا

۴۹۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ قَالَ مَعْمَرٌ وَأَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ فَلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فَلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمٌ حَتَّى آعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأُعْطِي رَجُلًا وَادَّعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ أَنْ يَكْبُرُوا فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِمْ.

۴۹۹۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَامٌ بْنُ أَبِي مُطَيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَسَمَ قَسَمًا فَأَعْطَى نَاسًا وَامْتَنَعَ الْآخَرِينَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْطَيْتَ فَلَانًا وَامْتَنَعْتَ فَلَانًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ لَا تَقُلْ مُؤْمِنٌ وَ قُلْ مُسْلِمٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتْ الْأَعْرَابُ أَمَّا.

۵۰۰۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ بْنِ مُطْعَمٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَنْ يَنَادَى أَيَّامَ التَّشْرِيقِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَهِيَ أَيْامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

باب: آیت قَالَتِ الْأَعْرَابُ أَمَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا کی تفسیر

۴۹۹۸: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بعض لوگوں کو مال دیا اور بعض کو عطا نہیں فرمایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ نے بعض فلاں کو عطا فرمایا یعنی ان حضرات کو عطا فرمایا اور فلاں کو عطا فرمایا اور فلاں کو کچھ عطا نہیں فرمایا حالانکہ وہ مؤمن ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ مسلم ہے؟ حضرت سعد نے تین مرتبہ یہی کہا اور اللہ کے نبی ﷺ ہر مرتبہ یہی جواب دہراتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا۔ حالانکہ جن کو میں دیتا ہوں ان سے مجھ کو زیادہ محبت ہے لیکن میں جن کو دیتا ہوں تو میں اس کو اس خوف سے دیتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ وہ شخص دوزخ میں اُلٹے منہ نہ گرائے جائیں۔

۴۹۹۹: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کچھ مال تقسیم کیا تو آپ نے بعض حضرات کو عطا فرمایا اور بعض حضرات کو عطا نہیں فرمایا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فلاں فلاں لوگوں کو عطا فرمایا ہے اور فلاں کو عطا نہیں فرمایا وہ بھی تو صاحب ایمان ہے آپ نے فرمایا کہ مؤمن نہ کہو مسلمان کہو۔ حضرت ابن شہاب نے اس آیت کریمہ: قَالَتِ الْأَعْرَابُ أَمَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا کی تلاوت فرمائی: یعنی ”دیہات والوں نے کہا کہ ہم لوگ ایمان لے آئے تم“ کہو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ اسلام لائے۔“

۵۰۰۰: حضرت بشیر بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ان کو حکم فرمایا ایتام تشریق میں پکارنے کا کہ جنت میں داخل نہ ہوگا لیکن مؤمن اور یہ دن کھانے پینے کے ہیں۔

ایام تشریق:

واضح رہے کہ ایام تشریق نو ذی الحجہ سے لے کر بارہ ذی الحجہ عصر کے بعد تک ہیں احادیث میں ان ایام کی بہت فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔

باب ۲۲۲۶: صِفَةُ الْمُؤْمِنِ

۵۰۰۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ۔

باب: مؤمن کی صفات سے متعلق

۵۰۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ شخص ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن وہ ہے کہ جس سے لوگ اپنے جان و مال کا اطمینان رکھیں۔

باب ۲۲۲۷: صِفَةُ الْمُسْلِمِ

۵۰۰۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إسماعيلَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ۔

باب: مسلمان کی صفت سے متعلق

۵۰۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے جو کہ اللہ عزوجل کی منع کی ہوئی باتوں کو چھوڑ دے۔

کامل مسلمان:

مذکورہ بالا حدیث بخاری و مسلم اور احادیث کی دیگر کتب میں بھی بیان فرمائی گئی ہے اس حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ مسلمان کی شان یہ ہونی چاہیے کہ وہ زبان یا ہاتھ یا اپنے کسی بھی عمل سے دوسرے کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہجرت سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ عربی زبان میں ہجرت کے معنی چھوڑنے کے آتے ہیں اور لفظ مہاجر اس سے نکلا ہے یعنی وہ شخص جو کہ اپنے وطن کو اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دے جیسے کہ کفار و مشرکین کے ملک سے صرف افتاد الہی حاصل کرنے کے لئے نکل جائے اور دارالاسلام میں آجائے۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ مسلمان صرف ترک وطن سے مہاجر کامل نہیں بنتا جس وقت تک کہ وہ گناہوں کی زندگی نہ چھوڑے یہ حدیث دراصل دین کا خلاصہ اور اسلام کی بنیاد ہے۔

۵۰۰۳: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ۵۰۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: جو کوئی ہم لوگوں جیسی نماز ادا کرے اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے نماز میں اور ہمارا کانا ہوا جانور (یعنی ہمارا ذبیحہ) کھائے تو وہ مسلمان ہے۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَنصُورِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ سَيَّاهٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاكْتَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ مِنَ الْمُسْلِمِ۔

باب: کسی انسان کے اسلام کی خوبی

۵۰۰۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی بندہ اچھی طرح سے مسلمان ہوتا ہے تو اللہ عز و جل اس کے ہر ایک نیک عمل کو لکھ لیتے ہیں جو کہ اس نے کیا تھا (یعنی اسلام سے قبل) اور اس کا ہر ایک برا عمل ختم فرما دیتا ہے جو اس نے کیا تھا پھر اسلام کے بعد سے نیا حساب اس طریقہ سے شروع ہوتا ہے کہ ہر ایک نیک عمل کے عوض دس نیک اعمال سات سو نیک اعمال تک لکھ دیئے جاتے ہیں اور ہر ایک برائی کے عوض ایک برا عمل لکھا جاتا ہے لیکن جب اللہ عز و جل اس کو معاف فرمادے تو وہ برائی (یعنی برا عمل بھی) نہیں لکھا جاتا۔

۲۲۲۸: باب حُسْنُ إِسْلَامِ الْمَرْءِ

۵۰۰۴: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْمُعَلَّى بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسَنَ إِسْلَامُهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ كَانَ أَزْلَفَهَا وَ مُجِئَتْ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ أَزْلَفَهَا ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا۔

باب: افضل اسلام کونسا ہے؟

۵۰۰۵: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے (دوسرے) مسلمان اس کے ہاتھ اور اس کی زبان سے بچیں (محفوظ رہیں)۔

۲۲۲۹: بَابُ أَيِّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ

۵۰۰۵: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْإِمَامِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَرْدَةَ وَهُوَ يُرِيدُ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ۔

باب: کونسا اسلام بہترین ہے؟

۵۰۰۶: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا اسلام افضل ہے آپ نے فرمایا کھانا کھانا (غریب اور محتاجوں کو) اور ہر ایک کو سلام کرنا چاہے اس کو بیچا نہ ہو یا نہ بیچا نہ ہو۔

۲۲۳۰: بَابُ أَيِّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ

۵۰۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تَطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ

لِسَلَامٍ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

۲۲۳۱: باب علی کرم بنی الاسلام

۵۰۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِيُّ بْنُ عَمْرِوَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ لَا تَغْزُوا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاقَامِ الصَّلَاةَ وَآتِ الزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَصِيَامَ رَمَضَانَ۔

۵۰۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ تم جہاد نہیں کرتے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں (کہ جن پر اسلام قائم ہے) پہلے گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے دوسرے یہ کہ نماز ادا کرنا تیسرے زکوٰۃ ادا کرنا چوتھے حج کرنا پانچویں روزے رکھنا ماہ رمضان کے۔

۲۲۳۲: باب البيعة على الإسلام

۵۰۰۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ تَبَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا أَقْرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَنَسَاهُ اللَّهُ غُرُوحًا فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَهُ۔

۵۰۰۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں تھے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نہ چوری کرو نہ زنا کرو۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی جو شخص تمہارے میں سے اپنے اقرار کو مکمل کرے (یعنی ان کاموں کو نہ کرے) تو اس کا ثواب اللہ عزوجل کے پاس ملے گا اور جس سے ایسا کام سرزد ہو پھر اللہ عزوجل دنیا میں اس کو چھپائے تو آخرت میں وہ اللہ عزوجل کی مرضی پر ہے کہ چاہے وہ اس کو عذاب میں مبتلا کرے اور چاہے اس کی مغفرت فرمادے۔

۲۲۳۳: باب على ما يقتل

النَّاسِ

۵۰۰۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ نَعِيمٍ قَالَ أَبَانَا حَبَّانُ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا

باب: لوگوں سے کس بات پر جنگ (قتال) کرنا

چاہیے؟

۵۰۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ کوئی اللہ عزوجل کے علاوہ سچا معبود نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بھیجے ہوئے ہیں جس وقت وہ یہ شہادت دیں اور ہمارے قلمہ کی جانب چہرہ کرے اور ہمارا کاٹا ہوا

جانور (دجیحہ) کھائیں تو ان کی جان و مال ہم پر حرام ہو گئے لیکن کسی حق کے عوض (مطلب یہ کہ وہ کسی کی جان لیں یا کسی کا مال لیں تو ان کی بھی جان اور مال لیں) اور جو مسلمانوں کا حق ہے وہ ان کا بھی ہے اور جو اہل اسلام پر حق ہے وہ حق ان پر بھی ہے۔

شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
وَاسْتَقْبَلُوا قِبَلَتَنَا وَاتَّكَلُوا ذَيْبِ حَتَّنَا وَصَلُّوا صَلَاتَنَا
فَقَدْ حَرَمْتُ عَلَىٰ دِمَاؤِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ إِلَّا بِحَقِّهَا
لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ۔

باب: ایمان کی شاخیں

۲۴۳۴: باب ذِکْرُ شُعَبِ الْإِيمَانِ

۵۰۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر اور (مزید) چند شاخیں ہیں اور شرم و حیا بھی ایمان کی شاخ ہے۔

۵۰۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو غَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَ سَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔

۵۰۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ستر اور (مزید) چند شاخیں ہیں سب سے افضل شاخ لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم شاخ (یعنی ایمان کا سب سے کم درجہ) راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور شرم و حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۵۰۱۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَ سَبْعُونَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَوْضَعُهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔

ایمان کا سب سے کم تر درجہ:

یہ ہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹادی جائے یعنی ہر وہ چیز کہ جس سے گزرنے والوں کو تکلیف پہنچے راستہ سے ہٹانا افضل اور ایمان کا کم سے کم درجہ ہے جیسے کہ کانٹے پھل اور کیلے اور پھلوں کے چھلکے وغیرہ راستہ سے ہٹانا اور مذکورہ حدیث شریف میں شرم و حیا کو بھی ایمان کا ایک درجہ فرمایا گیا ہے جیسا کہ احادیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک میں لڑکیوں سے زیادہ شرم و حیا تھی۔ اس لیے مومن میں شرم و حیا ہونا ضروری ہے اور شرم و حیا ہی انسان کو برائی سے محفوظ رکھتی ہے۔

۵۰۱۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ابْنُ الْخَوَّارِ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ۔

۵۰۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرم و حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۲۲۳۵: بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ

۵۰۱۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَلَأَ عَمَّارٌ إِيْمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ۔

ہڈیوں تک ایمان کا مطلب:

مذکورہ حدیث میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے ہڈیوں تک ایمان بھرنے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان ان کے ہر ہر رگ و پائیں پہنچ گیا اور ان کے ایک ایک عضو میں ایمان ہی ایمان ہے یعنی وہ کامل ترین درجہ کے مؤمن ہو گئے۔

۵۰۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَلْيَغْيِرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ۔

ایمان کے تین درجے:

مذکورہ بالا حدیث میں برائی کو برا سمجھنے سے متعلق تین درجے بیان فرمائے گئے ہیں اور سب سے آخری درجہ کم از کم دل سے ہی برائی کو برا سمجھنا فرمایا گیا ہے لیکن اگر کوئی شخص دل سے بھی برائی سے نفرت نہ کرے تو سمجھ لو کہ اس کے دل میں معمولی سا بھی ایمان نہیں ہے۔

۵۰۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے جو شخص کوئی بری بات (یعنی گناہ کا کام) دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ (یعنی طاقت) سے روک دے تو وہ شخص ذمہ سے بری ہو گیا اگر اس قدر طاقت نہ ہو تو زبان سے برا کہے وہ بری ہو گیا اگر اس قدر طاقت نہ ہو تو دل سے برا سمجھے وہ بھی

۵۰۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مُنْكَرًا فَعَيَّرَهُ بِيَدِهِ فَقَدْ بَرِيَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ

يُغَيِّرُهُ بِيَدِهِ فَعَيَّرَهُ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرَّيَ وَمَنْ لَمْ
يَسْتَطِعْ أَنْ يَغَيِّرَهُ بِلِسَانِهِ فَعَيَّرَهُ بِقَلْبِهِ فَقَدْ بَرَّيَ وَ
ذَلِكَ أَصْعَفُ الْإِيمَانِ۔

ملا علی قاری رحمہ اللہ کی رائے:

ایمان کے کم سے کم درجہ یعنی دل سے برا سمجھنے کا مطلب کے سلسلہ میں حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ مرقات شرح مشکوٰۃ شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ اور برائی میں گرفتار شخص کے لئے دعا کرے کہ یا اللہ اس شخص کو گناہوں سے باز رہنے کی توفیق عطا فرما۔

باب: ایمان میں کمی بیشی سے متعلق

۲۳۳۶: بَابُ زِيَادَةِ الْإِيمَانِ

۵۰۱۶: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے ایک جھگڑے کا دنیا میں کسی حق کے لئے اس سے زیادہ نہیں ہے کہ جو مسلمان جھگڑا کریں گے اپنے پروردگار سے ان بھائیوں کے لئے جو کہ دوزخ میں داخل ہوئے ہوں گے یہ مسلمان کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے ان بھائیوں کو جو کہ ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے تھے اور روزہ رکھا کرتے تھے اور حج کرتے تھے آگ میں داخل کر دیا۔ پروردگار فرمائے گا: اچھا جاؤ اور تم جن کو پہچان لیتے تھے ان کو دوزخ سے نکالو۔ چنانچہ وہ لوگ دوزخ میں ان کے پاس آئیں گے اور ان کی شکلیں دیکھ کر ان کو پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض کو تو دوزخ کی آگ نے پکڑ لیا ہوگا پنڈلیوں کے آدھے تک اور بعضوں کو ٹخنوں تک پھر ان کو دوزخ سے نکالیں گے اور کہیں گے کہ اے پروردگار! جن کے نکالنے کا تو نے ہم کو حکم فرمایا ہم نے ان کو نکال دیا پھر پروردگار فرمائے گا کہ ان کو بھی نکالو کہ جن کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان ہو پھر فرمائے گا کہ ان کو بھی (دوزخ سے) نکال دو جس کسی کے دل میں ایک رتی (یعنی معمولی سے معمولی درجہ کا بھی) ایمان ہو (اس کو بھی) دوزخ سے نکال دو (حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا اب جس کسی کو یقین نہ ہو وہ یہ آیت کریمہ تلاوت کرے: (۲) إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ أَمْرًا يَشَاءُ) آخر

۵۰۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَةٌ أَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُونُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِأَشَدَّ مُجَادَلَةً مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَ يَحُجُّونَ مَعَنَا فَادْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ يَقُولُ إِذْ هَبُوا فَاخْرَجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ فَيَأْتُونَهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُورِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافٍ سَاقِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبِيهِ فَيَخْرَجُونَهُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مِنْ أَمْرِنَا قَالَ وَيَقُولُ أَخْرَجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزُنْ دِينَارٍ مِنَ الْإِيمَانِ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزُنْ نِصْفِ دِينَارٍ حَتَّى يَقُولَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزُنْ ذَرَّةً قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ

بِهِ وَ يَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ إِلَى عَظِيمًا۔

۵۰۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَ عُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ عَلَيْهِ قِمِصٌ يَجْرُهُ قَالَ فَمَاذَا أَوَّلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ۔

۵۰۱۸: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمِيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةُ فِي كِتَابِكُمْ تَفْرَعُ وَنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لَا تَخَذَلْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ آتَى آيَةُ قَالَ الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ انَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا فَقَالَ عُمَرَانِي لَا عِلْمُ الْمَكَانِ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَرَافَاتٍ فِي يَوْمٍ جُمُعَةٍ۔

۲۲۳۷: بَابُ عَلَامَةِ الْإِيمَانِ

۵۰۱۹: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تُك۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے) اللہ عزوجل مشرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا اور اس سے کم گناہوں کو جس کو چاہے گا بخش دے گا۔

۵۰۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک مرتبہ میں سہارا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں (یعنی میرے سامنے وہ لوگ پیش ہوئے) اور سب لوگ کرتے پہننے ہوئے ہیں کسی کا کرتہ سینہ تک ہے اور کسی کا اس سے نیچا ہے اور میں نے (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے کرتے کو سمیٹ رہے ہیں (یعنی ان کا کرتہ بہت زیادہ نیچا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنا کرتہ سمیٹ رہے ہیں) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا: دین! (اور ایمان سب سے زیادہ طاقتور ہے اس میں کسی عقل مند کو شبہ نہ ہوگا بشرطیکہ وہ تعصب نہ کرے کہ عمرؓ کی وجہ سے اسلام کو بہت زیادہ ترقی ہوئی)۔

۵۰۱۸: حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص یہودیوں میں سے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ تم لوگوں کے قرآن کریم میں ایک آیت (کریمہ) ہے جس کو تم لوگ پڑھتے ہو۔ اگر وہ آیت ہم یہود پر نازل ہوتی تو جس دن وہ آیت کریمہ نازل ہوتی تو ہم لوگ اس روز کو عید بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے کہا وہ آیت ہے: الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ یعنی: آج کے روز میں نے دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کے دین ہونے کو پسند کر لیا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ کو اس جگہ کا علم ہے جس جگہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے اور جس روز نازل ہوئی ہے اور یہ رسول کریم ﷺ پر جمعہ کے دن مقام عرافات میں نازل ہوئی۔

باب: ایمان کی علامت

۵۰۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ اس کو میری محبت اپنی اولاد اور اپنے والدین اور تمام لوگوں سے

وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ
وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

۵۰۲۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص صاحب ایمان نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ مجھ کو اپنے گھر مال (اور جائیداد) اور لوگوں سے زیادہ نہ چاہے۔

۵۰۲۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْنَا
إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ح وَأَبَانَا عِمْرَانُ بْنُ
مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا
يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ
وَأَهْلِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

خلاصۃ الباب ☆ رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ کے ساتھ محبت ایسی ہو کہ دنیا کی کسی چیز سے اس قدر محبت نہ ہو ماں باپ اولاد بیوی اور تمام تر انسانوں سے بلکہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر آنحضرت ﷺ سے محبت ہو اور مال تو کوئی چیز ہی نہیں ہے آپ ﷺ کی محبت کے مقابلہ میں اور یہ بات صرف زبان سے نہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے بے حد محبت ہے بلکہ جانثاران رسول ﷺ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات زندگی کا مطالبہ کر کے عملی طور پر آپ ﷺ سے محبت کا معیار معلوم کیا جاسکتا ہے کہ ایمان کامل والا شخص کون ہے بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ صرف اور صرف نام کے مسلمان ہیں کام کے نہیں دنیا کی دولت مال بیوی بچوں کی محبت بھی ایسے کھو گئے کہ نہ حلال حرام کی تمیز رہی نہ فرائض و واجبات ادا کرنے کی طرف رغبت رہی اور سنتوں کو ذبح کرنے پر تلے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ پر ایمان کامل رکھنے والا شخص تو ایسا ہوتا ہے کہ ہر صورت میں آنحضرت ﷺ کی محبت میں تمام سنتوں کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے آج تو شادی غمی اور تمام تر اپنے پروگرام میں احکامات الہیہ کی دھجیاں اور سنت رسول اللہ ﷺ سے نعوذ باللہ نفرت کا اظہار ہوتا ہے اگر کوئی احساس دلانے کی غرض سے کچھ کہہ دیتا ہے تو ماننے کی بجائے اسے کوسا جاتا ہے اور اسے طعن و تشنیع کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جاتی اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بے حد محبت و عقیدت سے نوازے کہ ہم ایمان کامل والے ہو جائیں۔ (جامی)

۵۰۲۱: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ
عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ
مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمَزٍ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ
سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ
أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ۔

۵۰۲۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا: تیری محبت نہیں رکھے گا لیکن مؤمن (یعنی مجھ سے صرف اور صرف مؤمن ہی محبت کرے گا) اور مجھ سے دشمنی نہیں رکھے گا لیکن منافق۔

۵۰۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے کوئی مومن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ اپنے بھائی (اور سرے مسلمان بھائی) کے لئے وہ بات نہ چاہے جو کہ اپنے واسطے چاہتا ہے۔

۵۰۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّصْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَأَنَا ح حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَمِيدُ بْنُ مَسْعَدَةَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

۵۰۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ (یعنی قبضہ) میں میری جان ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ اپنے واسطے بھلائی چاہے جس قدر بھلائی چاہتا ہے اسی قدر اپنے مسلمان بھائی کے واسطے۔

۵۰۲۳: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ الْمُعَلِّمُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ۔

۵۰۲۴: حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ تم سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور تم سے دشمنی نہیں رکھے گا لیکن منافق۔

۵۰۲۴: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَنَبَانَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوسَى قَالَ أَنَبَانَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَدِيِّ عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ ﷺ إِلَى أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ۔

۵۰۲۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے دشمنی رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

۵۰۲۵: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْخُرَيْثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ وَبُغْضُ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْنِفَاقِ۔

انصار کون؟

انصار وہ حضرات ہیں جو کہ مدینہ منورہ کے باشندے تھے اور جنہوں نے مشکل وقت میں رسول کریم ﷺ کی پوری پوری مدد فرمائی تھی جس وقت آپ مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے ان حضرات سے محبت رکھنے کے فضائل دیگر احادیث میں بھی مذکور ہیں۔

باب: ۲۲۳۸ علامۃُ المنافق

۵۰۲۶: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مَسْرُوفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَتْ مُنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ الْأَرْبَعِ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ.

۵۰۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ نَافِعُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ أَبِي عَامِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتَمَةُ النِّفَاقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اتَّيَمَنَ خَانَ.

۵۰۲۸: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عِدِّي بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زُرَّابِنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهْدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ.

۵۰۲۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخُرْبِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاوِي قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ ابْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِي وَإِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا اتَّيَمَنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ تَزَلْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَمُوتَ بِهَا.

باب: ۲۲۳۹ قِيَامُ رَمَضَانَ

۵۰۳۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

باب: منافق کی علامات

۵۰۲۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا چار عادتیں ہیں جس کسی میں یہ چاروں عادات ہوں گی وہ شخص منافق ہے اور اگر اس میں ایک عادت ہے تو وہ ایک عادت نفاق کی ہے جس وقت تک اس کو وہ نہیں چھوڑے گا (وہ شخص کامل درجہ کا مؤمن نہیں ہوگا عادات یہ ہیں): (۱) جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے (۲) اور جس وقت وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرنے (۳) اور جس وقت اقرار کرے تو اس کو توڑ دے اور جب کسی سے لڑائی کرے تو گالیاں دینے لگے۔

۵۰۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا منافق کی تین علامات ہیں ایک تو یہ کہ جس وقت وہ گفتگو کرے تو جھوٹ بولے دوسرے یہ کہ جس وقت وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے تیسرے جس وقت اس کے پاس امانت رکھے تو اس میں خیانت کرے۔

۵۰۲۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس وقت رسول کریم ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا جو مؤمن ہو گا وہ تیری محبت رکھے گا اور جو شخص تجھ سے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہوگا۔

۵۰۲۹: حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین چیزیں ہیں جس کسی میں پائی جائیں گی وہ تو منافق ہے (وہ باتیں یہ ہیں): (۱) جس وقت گفتگو کرے تو جھوٹ بولے (۲) جس وقت اسکے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے (۳) اور جس وقت وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جس شخص میں ان میں سے ایک عادت پائی جائے گی تو اس شخص میں نفاق کی ایک عادت رہے گی جب تک کہ وہ اس عادت کو چھوڑ دے۔

باب: رمضان المبارک میں عبادت کرنے سے متعلق

۵۰۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: جو شخص ماہ رمضان المبارک میں راتوں میں کھڑا ہو (یعنی راتوں میں عبادت کرے نماز تراویح میں مشغول رہے) ایمان اور احتساب کے ساتھ تو اس کے اگلے (پچھلے) تمام گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۵۰۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے مہینہ میں راتوں کو کھڑا ہو یعنی راتوں میں تراویح کی نماز ادا کرے اور دیگر عبادات میں مشغول رہے ایمان کے ساتھ تو اس کے تمام اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۵۰۳۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان المبارک کے مہینہ میں راتوں کو کھڑا ہو (تراویح میں) ایمان کے ساتھ ثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ تمام معاف کر دیئے جائیں گے۔

باب: شب قدر میں عبادت کرنا

۵۰۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ماہ رمضان میں راتوں میں کھڑا ہو ایمان و احتساب کے ساتھ اجر و ثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ سب معاف کر دیئے جائیں گے اور جو کوئی شب قدر میں کھڑا ہو (یعنی شب قدر میں نماز تلاوت قرآن درود شریف کی کثرت وغیرہ عبادت میں مشغول رہے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

باب: زکوٰۃ بھی ایمان میں داخل ہے

۵۰۳۴: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص

الرُّهُرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۵۰۳۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَالْحَرِثِ بْنِ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۵۰۳۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۲۲۴۰: بَابُ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

۵۰۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۲۲۴۱: بَابُ الزَّكَاةِ

۵۰۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَلَنَةَ بْنَ عُبَيْدٍ اللَّهَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ فَأَنَّ الرَّاسِ يُسْمَعُ دَوَى صَوْتِهِ وَلَا يُفْهَمُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِ هُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِ هُنَّ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ فَأَذْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ-

خدمت نبوی ﷺ میں اہل نجد میں سے حاضر ہوا جس کے ہاں کچھ بے تھے اور اس کی آواز میں گنگناہٹ سنی جاتی تھی لیکن اس کی گفتگو سمجھ میں نہیں آ رہی تھی وہ شخص آپ کے قریب ہوا اس وقت علم ہوا کہ وہ شخص اسلام سے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا رات اور دن میں پانچ نمازیں ہیں اس نے عرض کیا کیا اس کے علاوہ میرے ذمے اور کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن تم (نماز) نفل ادا کرنا چاہو (تو تم کو اس کا اختیار ہے) پھر آپ نے اس شخص کو ماہ رمضان المبارک کے روزے ارشاد فرمائے۔ اس نے عرض کیا: میرے ذمے اس کے علاوہ اور کوئی روزہ ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن نفل۔ پھر رسول کریم ﷺ نے اس شخص سے زکوٰۃ کے متعلق بیان فرمایا۔ اس نے عرض کیا میرے ذمے اس کے علاوہ اور کچھ (عبادات وغیرہ) ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ کہ تم راہ خدا میں خرچ کرنا چاہو نفل پھر وہ شخص پشت موڑ کر چل دیا اور وہ شخص یہ کہتا تھا کہ نہ تو اس سے زیادہ کروں گا نہ کم (یعنی اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کروں گا) رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص سچ بول رہا ہے تو اس نے نجات حاصل کر لی (یعنی اس کی نجات اور عذاب سے حفاظت کے لیے اس قدر کافی ہے)۔

۲۲۳۲: بَابُ الْجِهَادِ

۵۰۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اتَدَبَ اللَّهُ لِمَنْ يَخْرُجُ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِلَى الْإِيمَانِ بِي وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِي أَنَّهُ ضَامِنٌ حَتَّى أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِأَيِّهَا كَانَ إِمَّا بِقَتْلِ رَأْمَا وَفَاقٍ أَوْ أَنْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكِنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ يَنَالُ مَا نَالَ مِنْ أَجْرِ أَوْ غَنِيمَةٍ-

باب: جہاد کا بیان

۵۰۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو کہ راہ خدا میں نکلے لیکن ایمان کے خیال سے نکلے اور وہ راہ خدا میں کوشش کرنے کے لیے نکلے (نہ کہ دنیاوی کام کے لیے نکلے) اللہ اس بات کا ضامن ہے کہ اس کو جنت میں لے جائے گا۔ جس طریقہ سے ہو چاہے وہ شخص قتل کر دیا جائے یا وہ شخص اپنی موت سے مر جائے یا پھر اللہ تعالیٰ اپنے وطن میں لائے گا کہ جہاں سے وہ شخص نکلا تھا ثواب اور مالی غنیمت لے کر۔

۵۰۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

۵۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کا ضامن ہے جو کہ اس کے راستہ میں نکلے لیکن نکلے راہ خدا میں کوشش کرنے کے لیے اور اس پر اور اس کے پیغمبر پر یقین رکھ کر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا یا اس کے ملک میں اس کو واپس فرمائے گا اجر و ثواب اور مال غنیمت دے کر۔

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَمَّنَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِي وَإِيمَانُ بِي وَتَصَدِيقُ بِرُسُلِي فَبِمَا ضَامِنٌ أَنْ أَدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَيَّ مِنْكَ الْبَذَى خَرَجَ مِنْهُ نَالَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

۲۴۴۳: باب اداء

باب مال غنیمت میں سے خدا کے راستہ میں پانچواں

حصہ نکالنا

الخُمُسُ

۵۰۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس کے لوگ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے اور ہم لوگ آپ تک نہیں پہنچ سکتے لیکن حرام مہینوں میں تو آپ ہم کو حکم فرمائیں کسی بات پر کہ جس پر ہم لوگ عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے ہیں ان کو بھی سنا دیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تم کو چار باتوں سے منع کرتا ہوں (اور جن باتوں کا حکم دیتا ہوں) وہ یہ ہیں: (۱) ایمان لانا اللہ عزوجل پر پھر اس کی تفسیر بیان فرمائی ایک تو اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا پروردگار نہیں ہے اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں (۲) نماز ادا کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) تم کو جو مال غنیمت ہاتھ آئے اس میں سے پانچواں حصہ نکالنا اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تو بنے لاکھ کے رتن اور رال لگے ہوئے برتنوں سے کہ جس کو مقیر اور مزفت کہتے ہیں۔

۵۰۳۷: أَحْبَبْنَا قُبَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ وَهُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رِبْعَةٍ وَلَكِنَّا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمَرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَ نَا فَقَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَاقَامَ الصَّلَاةَ وَإِتْيَاءَ الزَّكَاةَ وَأَنْ تُوَدُّوا إِلَيَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمَقْبَرِ وَالْمَرْفَتِ۔

خلاصہ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو حرام مہینے فرمائے گئے ہیں اس سے مراد جب ذوقعدہ ذی الحجہ اور محرم کے مہینے ہیں کہ عرب کے لوگ ان چار مہینوں میں قتال کو گناہ سمجھتے تھے یعنی مذکورہ بالا قبیلہ کے لوگوں کے راستہ میں قبیلہ مضر کے علاقے پڑتے تھے تو مذکورہ چار مہینوں میں عرب کے قبائل لوٹ مارا و قتل و قتال کو حرام سمجھتے تھے اور ان مہینوں میں لوٹ مار وغیرہ نہ کرتے اور حدیث بالا کے آخری جملے ”مقیر“ اور ”مزفت“ کی تشریح اس طرح ہے کہ مقیر (اور بعض روایات کے مطابق یہ لفظ مقیر ہے) یہ بھی درخت کی جڑ سے بنایا گیا ایک برتن ہے لوگ ان میں شراب رکھا کرتے تھے۔ ان کے استعمال سے منع فرمایا گیا ہے اور اس سلسلہ میں جمہور کی یہ رائے ہے کہ ابتداء اسلام میں مذکورہ وجوہات کی وجہ سے ان کا استعمال ناجائز تھا تا کہ لوگوں کو ان برتنوں کو دیکھ کر شراب کے زمانہ کی یاد نہ تازہ ہو جائے لیکن بعد میں یہ ممانعت منسوخ ہو گئی۔

باب ۲۲۴۴: بَابُ شَهَادَةِ الْجَنَائِزِ

۵۰۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ يُونُسَ بْنِ الْأَزْرَقِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَ احْسَابًا فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ انْتَضَرَ حَتَّى يُوَضَّعَ فِي قَبْرِهِ كَانَ لَهُ قِيْرَاطَانِ أَحَدُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ قِيْرَاطٌ.

باب ۲۲۴۵: بَابُ الْحَيَاءِ

۵۰۳۹: أَخْبَرَنَا هُرُؤُنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ الْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَعْطُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ.

باب ۲۲۴۶: بَابُ الدِّينِ يَسْرُ

۵۰۴۰: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنٍ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الدِّينَ يَسْرُ وَلَنْ يَشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا عَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَ يَسِّرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْعُدْوَةِ وَالرُّوْحَةِ وَ شَيْءٍ مِنَ الدَّلَاجَةِ.

دین کے غالب ہونے کا مطلب:

باب: جنازہ میں شرکت بھی ایمان میں داخل ہے

۵۰۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمان کے جنازہ کے پیچھے اجر و ثواب کے لئے ایمان کے ساتھ چلے پھر اس پر نماز ادا کرے اس کے بعد ٹھہرے جس وقت تک کہ وہ (میت) قبر میں رکھا جائے تو اس کو دو قیراط ثواب کے ملیں گے ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو کوئی نماز پڑھ کر واپس آئے (یعنی صرف نماز، نازہ ہی نہ ہے) تو اس کو ثواب کا ایک قیراط ملے گا۔

باب: شرم و حیا

۵۰۳۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو کہ اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا شرم و حیا کے سلسلہ میں (یعنی شرم و حیا سے روک رہا تھا) آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو شرم و حیا تو ایمان میں داخل ہے۔

باب: دین آسان ہونے سے متعلق

۵۰۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی کرے گا تو اس پر دین غالب ہوگا تو تم ٹھیک راستے پر چلو یا اگر ٹھیک راستہ پر نہ چل سکو تو اس سے نزدیک رہو اور لوگوں کو خوش رکھو اور ان کو آسانی دو اور صبح و شام اللہ عز و جل سے مدد مانگو اور کچھ رات میں چلنے سے۔

مذکورہ بالا حدیث شریف میں دین کے غالب ہونے کے سلسلہ میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر دین غالب ہوگا یعنی دین اس کو اپنے اندر مشغول رکھ کر تھکا دے گا اور عاجز کر دے گا اور حدیث بالا کے سب سے آخری جملے میں جو

ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جس طریقہ سے کوئی مسافر اگر تمام دن اور تمام رات یعنی مسلسل چلے تو ظاہر ہے کہ وہ تھک کر چپٹا چور ہو جائے گا اسی طرح جو شخص مسلسل ہر وقت عبادت میں مشغول رہے تو وہ بھی بالکل تھک جائے گا اور عبادت کا اصل ذائقہ ختم ہو جائے گا اس وجہ سے صبح و شام اور رات میں عبادت میں مشغول رہنا کافی ہے۔

باب: اللہ کے نزدیک پسندیدہ عبادت

۵۰۴۱: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ان کے پاس تشریف لائے وہاں پر ایک عورت موجود تھی آپ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ فلاں عورت ہے جو کہ رات میں نہیں سوتی اور اس عورت کی عبادت کی کیفیت بیان کرنے لگیں۔ آپ نے فرمایا تم ایسا نہ کرنا جس قدر تم میں طاقت ہے صرف اسی قدر عبادت کرو۔ آپ نے فرمایا: قسم اللہ کی! اللہ عزوجل اجر و ثواب دینے سے نہیں تھکے گا بلکہ تم لوگ عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے۔ آپ کو وہ دین بہت پسند تھا جو کہ ہمیشہ کیا جائے۔

باب: دین کی حفاظت کی خاطر فتنوں سے فرار

اختیار کرنا

۵۰۴۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وہ زمانہ) نزدیک ہے کہ جس وقت مسلمان کا عمدہ سرمایہ بکریاں ہوں گی کہ جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں میں چلا جائے گا اور پانی پڑنے کی جگہ رہے گا اور دین کو فتنوں کی وجہ سے لے کر فرار ہوگا۔

باب: منافق کی مثال سے متعلق

۵۰۴۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک بکری دو گلوں کے درمیان آ جائے وہ کبھی تو ایک گلے میں جاتی ہے اور کبھی دوسرے میں اور وہ نہیں جانتی کہ کس کے

۲۲۴۷: بَابُ أَحَبِّ الدِّينِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۵۰۴۱: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ فَأَلَّتْ فُلَانَةً لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَنْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ۔

۲۲۴۸: بَابُ الْفِرَارِ بِالْدِّينِ مِنَ

الْفِتَنِ

۵۰۴۲: أَخْبَرَنَا هُرُودُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ ح وَالْحَرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْشَكَ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالٍ مُسْلِمٍ عَنْهُمْ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَقْرُبُ بَدَنِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

۲۲۴۹: بَابُ مَثَلِ الْمُنَافِقِ

۵۰۴۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ مُوسَى ابْنِ عَقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعْبُرُ فِي هَذِهِ

ساتھ ہوں۔

مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً لَا تَذَرِي أَيَّهَا تَتَّبَعُ۔

منافقین کی حالت :

اس حدیث شریف میں منافق کی مثال بیان فرمائی گئی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ منافق بھی تو مسلمانوں میں شامل ہوتا ہے اور کبھی کفار اور شرکین میں اس کو کوئی قرار نہیں ہے قرآن کریم میں منافق کی سزا کے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے : إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدِّدِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ یعنی منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے۔

۲۲۵۰: بَابُ مَثَلِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مِنْ بَابٍ مُؤْمِنٍ أَوْ مُنَافِقٍ كِي مَثَالِ جَوْكَ قُرْآنِ كَرِيمٍ پڑھتے

ہوں

مُؤْمِنٍ وَ مُنَافِقٍ

۵۰۴۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے ایسی ہے جیسے کہ ترنج کہ اس کا ذائقہ بھی بہتر ہے اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کی تلاوت نہیں کرتا ایسی ہے جیسے کہ کھجور اس کا مزہ اور ذائقہ عمدہ ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتا ہے کہ جیسے کہ مروہ کہ اس کی خوشبو عمدہ ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا جیسے کہ اندامین (حتظل) کا ذائقہ بھی کڑوا ہے اور ان کی خوشبو بھی نہیں ہے۔

۵۰۴۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأَنْثَرِجَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَ لَا رِيحَ لَهَا وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرِّيحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ لَا رِيحَ لَهَا۔

باب: مؤمن کی نشانی سے متعلق

۵۰۴۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہ بات نہ چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہے۔

۲۲۵۱: بَابُ عَلَامَةِ الْمُؤْمِنِ

۵۰۴۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔

کتاب الزینۃ من السنن

زینت (آرائش) سے متعلق احادیث مبارکہ

باب: پیدائشی سنتوں سے متعلق

۵۰۴۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں پیدائشی سنتیں ہیں وہ سنتیں ہیں: (۱) مونچھوں کا کترنا، (۲) ناخن کاٹنا، (۳) پوروں اور جوڑوں کا دھونا، (۴) داڑھی چھوڑنا، (۵) مسواک کرنا، (۶) ناک میں پانی ڈالنا، (۷) بغل کے بال کاٹنا، (۸) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا، (۹) پیشاب کے بعد استنجہ کرنا۔ حضرت مصعب نے نقل فرمایا کہ میں دسویں بات بھول گیا۔

۲۲۵۲: بَابُ مِنَ السُّنَنِ الْفِطْرَةِ

۵۰۴۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَقَصُّ الْأُظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَإِعْقَاءُ اللَّحْيَةِ وَالتَّيَسُّوكَ وَالْأَسْتِنْشَاقَ وَتَنْفُ الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَاتِّقَاصُ الْمَاءِ قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُضْمَضَةَ.

پیدائشی سنتوں کا مطلب:

پیدائشی سنتوں کا مطلب ہے کہ یہ سنتیں ہمیشہ سے چلی آرہی ہیں اور تمام انبیاء پیغمبر نے ان کے کرنے کا حکم فرمایا اور جوڑوں اور پوروں کو دھونے کا جو حکم تیسری سنت میں مذکور ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پوروں اور جوڑوں میں میل کچیل: ماسہوار ہوتا ہے اس وجہ سے ان کو دھونے اور صاف کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

۵۰۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا السُّعْمِيرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ طَلْقًا يَذْكُرُ عَشْرَةً مِنَ الْفِطْرِ التَّيَسُّوكَ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمَ الْأُظْفَارِ وَغَسْلَ الْبَرَاجِمِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ وَالْأَسْتِنْشَاقَ وَأَنَا شَكَّكْتُ فِي الْمُضْمَضَةِ.

۵۰۴۷: حضرت سلیمان تیمی سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ دس باتیں نقل فرماتے تھے: مسواک کرنا، مونچھیں کترنا، ناخن تراشنا، جوڑوں کا دھونا، ناف کے نیچے کے بال مونڈنا، ناک میں پانی ڈالنا (راوی کہتے ہیں) مجھ کو شبہ ہے کہ کئی کرنا بھی بیان فرمایا۔

۵۰۴۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ طَلْحِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ عَشْرَةٌ مِنَ الشَّيْئَةِ السَّوَاكُ وَ قَصُّ الشَّارِبِ وَ الْمَضْمَضَةُ وَ الْإِسْتِنْشَاقُ وَ تَوَفِيرُ اللَّحْيَةِ وَ قَصُّ الْأَظْفَارِ وَ نَتْفُ الْإِبْطِ وَ الْخِتَانِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ غَسْلُ الذَّبِيرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ حَدِيثُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ وَ مُصْعَبٌ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ۔

۵۰۴۸: حضرت ابو بشر سے روایت ہے کہ (جن کا نام جعفر بن ایاس ہے) انہوں نے ساطق بن حبیب سے وہ کتبے تھے کہ دس باتیں سنت ہیں (۱) مسواک کرنا (۲) مونچھیں کترنا (۳) کلی کرنا (۴) ناک میں پانی ڈالنا (۵) داڑھی بھر کر چھوڑنا (۶) ناخن کترنا (۷) بغل کے بال اکھاڑنا (۸) ختنہ کرنا (۹) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۱۰) اور پانچاؤں کی جگہ دھونا۔ امام نسائی بیسیب نے فرمایا کہ سلیمان تیمی اور جعفر بن ایاس کی روایت ٹھیک ہے حضرت مصعب بن شبہ کی روایت سے وہ راوی منکر الحدیث ہیں۔

۵۰۴۹: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ نَتْفُ الصَّبْعِ وَ تَقْلِيمُ الظُّفْرِ وَ تَقْصِيرُ الشَّارِبِ وَ قَفَّةُ مَالِكٍ۔

۵۰۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ سنتیں قدیم سے ہیں (۱) ختنہ کرنا (۲) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۳) بغل کے بال اکھاڑنا (۴) ناخن کاٹنا (۵) مونچھیں کترنا۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے زیر نظر حدیث شریف کو موقوفاً روایت فرمایا۔

۵۰۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِيمُ الظُّفْرِ وَ قَصُّ الشَّارِبِ وَ نَتْفُ الْإِبْطِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ الْخِتَانُ۔

۵۰۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ پانچ باتیں پرانی پیدائشی سنت ہیں ایک تو ناخن کاٹنا۔ دوسرے مونچھیں کترنا تیسرے بغل کے بال اکھاڑنا چوتھے ناف کے نیچے کے بال مونڈنا پانچویں ختنہ کرنا۔

باب: مونچھیں کترنے سے متعلق

۲۲۵۳: بَابُ إِحْفَاءِ الشَّارِبِ

۵۰۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللَّحْيَ۔

۵۰۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ یا کتراؤ اور داڑھیوں کو چھوڑ دو (یعنی داڑھی کم نہ کراؤ اور نہ منڈاؤ)۔

۵۰۵۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عُلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْفُوا اللَّحْيَ وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ۔

۵۰۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ یا کتراؤ اور چھوڑ دو داڑھیوں کو۔

۵۰۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا

۵۰۵۳: حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو کوئی مونچھیں نہ لے (یعنی مونچھیں نہ کتروائے بلکہ ہونٹوں سے بڑھائے) وہ ہمارے میں سے نہیں ہے (یعنی ایسا شخص مسلمانوں کے راستہ پر نہیں ہے)

الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ يُوسُفَ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَأْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا۔

باب: سر منڈانے کی اجازت

۵۰۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک لڑکے کو دیکھا کہ جس کا کچھ سر منڈا ہوا تھا اور کچھ سر منڈا ہوا نہیں تھا آپ نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: تمام سر منڈا دیا تمام سر پر بال رکھو۔

۲۲۵۴: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي خُلُقِ الرَّاسِ

۵۰۵۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنبَاَنَا مُعَمَّرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى صَبِيًّا حَلَقَ بَعْضَ رَأْسِهِ وَتَرَكَ بَعْضًا فَتَنَهَى عَنْ ذَلِكَ وَقَالَ اخْلُقُوهُ كُلَّهُ أَوْ اتْرُكُوهُ كُلَّهُ۔

خلاصہ الباب ☆ یعنی کچھ سر منڈاؤ کچھ نہ منڈاؤ یہ جائز نہیں کیونکہ اس میں غیر اقوام سے مشابہت کا شبہ ہے اور اگر مشابہت نہ بھی ہو رہی ہو تو پھر بھی اس لیے عمل کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے بال کٹوانے سے منع کیا اور ایک سنت پر عمل کرنے کا ثواب تو یقیناً ملے گا۔

باب: عورت کو سر منڈانے کی ممانعت سے متعلق

۵۰۵۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو سر منڈوائے کی ممانعت فرمائی۔

۲۲۵۵: بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَلْقِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا

۵۰۵۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَلَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا۔

باب: قزع کی ممانعت

سے متعلق

۵۰۵۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو اللہ عزوجل نے قزع سے منع فرمایا۔

۲۲۵۶: بَابُ النَّهْيِ

عَنِ الْقَزَعِ

۵۰۵۶: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَهَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۰۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قزع کی ممانعت فرمائی حضرت عبدالرحمن راوی فرماتے

۵۰۵۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَزْعِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدٌ بْنُ بَشِيرٍ أُولَى بِالصَّوَابِ۔

ہیں حضرت یحییٰ بن سعید اور حضرت بشر کی روایت صحیح کے زیادہ قریب ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ قزع کیا ہے؟ شریعت کی اصطلاح میں سر کے کچھ بال منڈوانے اور کچھ بال نہ منڈوانے کو قزع کہا جاتا ہے آپ نے اس سے منع فرمایا۔

قزع کی تشریح واضح رہے کہ قزع عربی میں ایسے ابر کو کہتے ہیں جو کہ پھٹا ہوا ہو جس وقت سر کے کچھ بال منڈے ہوئے ہوں اور کچھ بال منڈے نہ ہوں تو وہ بھی اس ابر کی طرح ہے جو کہ پھٹا ہوا ہو۔

باب: سر کے بال کترنے سے متعلق

۲۲۵۷: بَابُ الْأَخْذِ مِنَ الشَّعْرِ

۵۰۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ أَخُو قَبِيصَةَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْ شَعْرٌ فَقَالَ دُبَابٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِينِي فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي لَمْ أَغْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ۔

۵۰۵۸: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میرے سر پر بال تھے۔ آپ نے فرمایا: (یہ تو) نحوست ہے۔ اس جملہ سے میں یہ سمجھا کہ آپ مجھ کو کہہ رہے ہیں۔ پتا نیچے میں نے بال بالکل ختم کروادیے۔ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا اور یہ (کام) اچھا ہے (یعنی سر کے بال کتروانا)۔

۵۰۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ أَبُو جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ ﷺ شَعْرًا رَجُلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَغَايِقِهِ۔

۵۰۵۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) بیچ بیچ کے تھے نہ تو بہت گھونگر یا لے تھے اور نہ بہت سیدھے کانوں اور کاندھوں کے درمیان۔

۵۰۶۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَيْرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ سَمَا صَحَبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَسِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ۔

۵۰۶۰: حضرت حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میری ایک آدمی سے ملاقات ہوئی جو کہ چار سال تک خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہا تھا جس طرح کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہتے تھے اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو روزانہ لگکھی کرنے کی ممانعت فرمائی۔

روزانہ کنگھی کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں روزانہ کنگھی کرنے کی جو ممانعت فرمائی گئی ہے اس سے ممانعت اور کراہت تنزیہی مراد ہے یعنی مسلمان کی شایان شان نہیں کہ وہ خواتین کی طرح ہر وقت بناؤ سنگھار میں مشغول رہے بلکہ دین دنیا کے دیگر امور کی طرف بھی توجہ ضروری ہے۔ جیسا کہ نسائی شریف کے حاشیہ میں ہے: وَهُوَ نَهَى تَنْزِيهِيَةً لَا تَحْرِيْمَ وَلَا فَرْقَ فِي ذَلِكَ بَيْنَ اللّٰحِيَةِ وَالرَّاسِ تَحْتَ مَتْنِ نَسَائِي شَرِيف ص ۷۵۴ نسائی شریف نظامی کان پور)

باب: ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنے سے متعلق ۲۴۵۸: بَابُ التَّرَجُّلِ غَبًا

۵۰۶۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَنَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غَبًا۔
۵۰۶۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کنگھی کرنے سے لیکن ایک دن چھوڑ کر۔ (یعنی روزانہ کنگھی کرنے سے منع کیا۔)

وقفہ وقفہ سے کنگھا کرنا:

حدیث مذکورہ کے اصل متن میں لفظ ”غبا“ فرمایا گیا ہے جس کا مطلب ہے نانہ کر کے (یعنی ایک دن چھوڑ کر) اور یہ لفظ غین کے زیر کے ساتھ ہے جیسا کہ زہر الرقی علی النسائی میں ہے: غبا بكسر الغین المعجمه و تشدید الموحدة وهو ان يفعل يوما و يترك يوما والمراد به النهى عن المواظبه عليه والهتمام به فانه مبالغة فى التنزيين الخ زهر الرقی علی النسائی ص ۵۴۷ نظامی کان پور)

۵۰۶۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غَبًا۔
۵۰۶۲: حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کنگھی کرنے سے لیکن ایک دن چھوڑ کر۔
۵۰۶۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرٌ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدٌ قَالَ التَّرَجُّلِ غَبًا۔
۵۰۶۳: حضرت حسن اور محمد نے فرمایا کنگھی ایک دن نانہ کر کے کرنی چاہیے۔

۵۰۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْخُرَيْثِ عَنْ كَثْمَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَامِلًا بِمِصْرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَإِذَا هُوَ شَعِثُ الرَّاسِ مُشَعَّانٍ قَالَ مَالِي

أَرَاكَ مُشَعَّانًا وَأَنْتَ أَمِيرٌ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْإِرْفَاهِ قُلْنَا وَمَا الْإِرْفَاهُ؟ فَرَمَاتِي تَحْتِي هَمُّ نِيَّانَا؟ أَرَفَاهُ كَمَا هِيَ؟ أُنْهَوْنَ نِيَّانَا: رُوزَانَهُ كَنُكْهِي قَالَ التَّرَجُّلُ كُلُّ يَوْمٍ۔

اور حاکم) نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ارفاہ سے منع فرماتے تھے ہم نے کہا: ارفاہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: روزانہ کنگھی کرنا۔

بناؤ سنگھار کی ممانعت:

مذکورہ حدیث شریف سے روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت ثابت ہے اگرچہ وہ ممانعت اور کراہت تنزیہی ہے واضح رہے کہ اس ممانعت کے تحت عیش و عشرت کے سامان کی ممانعت معلوم ہوتی ہے کیونکہ انسان سامان عشرت کی وجہ سے کابل اور ست ہو جاتا ہے ایسا شخص دین اور دنیا کے اعتبار سے نقصان میں ہے اس وجہ سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ محنت اور جفاکشی کی زندگی اختیار کرے اور آرام طلبی اور سامان عشرت چھوڑ دے کہ عیش و عشرت کسی قوم کی تباہی کی خاص وجہ ہے۔ افسوس! آج کے دور میں مسلمان اس فلسفہ کو بالکل فراموش کر چکا ہے جس کی وجہ سے دین اور دنیا کے نقصان میں ہے۔

باب: دائیں جانب سے پہلے کنگھی کرنا

۲۲۵۹: بَابُ التِّيَامَنِ فِي التَّرَجُّلِ

۵۰۶۵: أَحْبَبَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ بَرِيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ التِّيَامَنَ يَأْخُذُ بِيَمِينِهِ وَيُعْطِي بِيَسْرِهِ وَيُحِبُّ التِّيْمَنَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ۔

۵۰۶۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب سے لیتے تھے اور دائیں جانب سے دیتے تھے اور ہر ایک کام میں دائیں جانب سے شروع فرمانا پسند فرماتے تھے۔

۵۰۶۵: أَحْبَبَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ بَرِيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ التِّيَامَنَ يَأْخُذُ بِيَمِينِهِ وَيُعْطِي بِيَسْرِهِ وَيُحِبُّ التِّيْمَنَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ۔

باب: سر پر بال رکھنے سے متعلق

۲۲۶۰: بَابُ إِتْخَاذِ الشَّعْرِ

۵۰۶۶: أَحْبَبَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاظِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةِ حَمَرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَمَنَهُ تَضَرَّبَ مِنْكَبِهِ۔

۵۰۶۶: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: میں نے کسی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا کہ جب آپ لال رنگ کا جبٹا پہنے ہوئے تھے اور آپ کے بال مبارک مونڈھوں تک تھے۔

۵۰۶۶: أَحْبَبَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَاظِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةِ حَمَرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَمَنَهُ تَضَرَّبَ مِنْكَبِهِ۔

۵۰۶۷: أَحْبَبَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أَدْنَاهِ۔

۵۰۶۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) کانوں کے نصف تک تھے (یعنی کانوں کی لو سے کچھ کم تھے)۔

۵۰۶۷: أَحْبَبَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أَدْنَاهِ۔

۵۰۶۸: أَحْبَبَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ فِي

۵۰۶۸: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی شخص کو سرخ جوڑے میں اس قدر خوبصورت (یعنی پرکشش) نہیں دیکھا کہ جس قدر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں نے دیکھا آپ کے بال مبارک آپ

۵۰۶۸: أَحْبَبَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ فِي

حُلَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَرَأَيْتُ لَهُ لِمَّةً تَضْرِبُ قَرِيْبًا مِنْ مَنَكِبِهِ

باب: چوٹی رکھنے کے بارے میں

۲۲۶۱: بَابُ الدُّوَابَّةِ

۵۰۶۹: حضرت ہبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم قرآن پڑھنے کو مجھ کو کس قراءت پر کہتے ہو؟ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ستر اور چند سورتیں پڑھ چکا تھا جس وقت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر دو چوٹیاں تھیں اور وہ لڑکوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔

۵۰۶۹: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُهُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ عَلَى قِرَاءَةٍ مَنْ تَأْمُرُونِي أَقْرَأُ لَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَضْعًا وَ سَبْعِينَ سُورَةً وَإِنْ زَيْدًا لَصَاحِبُ ذَوَابَّتَيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے قدیم صحابی:

مطلب یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کے منہ بولے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہ میرے سامنے بچے تھے اور میں ان سب سے مقدم ہوں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے زیادہ قدیم صحابی رضی اللہ عنہ ہوں۔

۵۰۷۰: حضرت ابوواکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا تم مجھ کو حکم کرتے ہو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت پر قرآن کریم پڑھنے کے بعد اس بات پر کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سن چکا ہوں ستر پر چند سورتیں اس وقت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ لڑکوں کے ساتھ پھرتے تھے اور ان کے سر پر دو چوٹیاں تھیں۔

۵۰۷۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ كَيْفَ تَأْمُرُونِي أَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ زَيْدِ بْنِ قَابِثٍ بَعْدَ مَا قَرَأْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَضْعًا وَ سَبْعِينَ سُورَةً وَإِنْ زَيْدًا مَعَ الْعِلْمَانِ لَهُ ذَوَابَّتَانِ۔

۵۰۷۱: حضرت زیاد بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے سنا جس وقت رسول کریم ﷺ کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ میرے پاس آؤ چنانچہ وہ قریب آگئے آپ نے ان کے بالوں کی ایک لٹ پر ہاتھ رکھا پھر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔

۵۰۷۱: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْعُرُوْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الْأَعْرَبِيِّ حُصَيْنِ النَّهْشَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِي زَيْدُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنُ مِنِّي قَدْنَا مِنْهُ

فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى ذَوَائِبِهِ ثُمَّ أَجْرَى يَدَهُ وَسَمَّتْ عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ۔

۲۲۶۲: بَابُ تَطْوِيلِ الْجُمَةِ

۵۰۷۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِكِي جُمَةً قَالَ ذُبَابٌ وَ طُنْتُ أَنَّهُ يَعْنِينِي فَأَنْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ وَ هَذَا أَحْسَنُ۔

باب: بالوں کو لمبا کرنے سے متعلق

۵۰۷۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے سر پر لمبے بال تھے آپ نے فرمایا نحوست ہے۔ میں سمجھا کہ آپ مجھ کو فرما رہے ہیں چنانچہ میں گیا اور سر کے بال کتروائے آپ نے فرمایا: میں نے تجھ کو نہیں کہا تھا لیکن تم نے یہ اچھا کیا (یعنی تمہارا یہ اقدام ایک مستحسن قدم ہے)۔

۲۲۶۳: بَابُ عَقْدِ اللَّحْيَةِ

۵۰۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ وَ ذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقُبَّانِيِّ أَنَّ شُسَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَارَ وَ يُفْعُ لَعْلَ الْحَيَاةِ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأُخْبِرَ النَّاسَ أَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ أَوْ تَقَلَّدَ وَ تَرَا أَوْ اسْتَنْجَى بِرَجِيمٍ ذَابَّةٌ أَوْ عَظُمٌ فَإِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيءٌ مِنْهُ۔

باب: داڑھی کو موڑ کر چھوٹا کرنا

۵۰۷۳: حضرت روفیع رضی اللہ عنہ بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے بعد اے روفیع رضی اللہ عنہ ہو سکتا ہے کہ تم زیادہ عرصہ زندہ رہو تم لوگوں سے کہہ دینا کہ جس کسی نے داڑھی میں گرہیں ڈال دیں یا گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالایا جس نے استنجا کیا جانور کی لید یا ہڈی سے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس سے بری ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ داڑھی میں گرہ ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے داڑھی کو موڑا اور اس کو چھوٹا کرنے کے لئے اس کو گھونکرو والا کیا اور گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے گھوڑے کو نظر سے بچانے کے لیے یہ عمل کیا تو درحقیقت اس نے شرک کا ارتکاب کیا اور سخت گناہ کا کام کیا۔

۲۲۶۴: بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

۵۰۷۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ۔

باب: سفید بال اکھاڑنا

۵۰۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سفید بال اکھاڑنے سے۔

باب: ۲۲۶۵: الْاِذْنُ بِالْخِصَابِ

باب: خضاب کرنے کی اجازت

۵۰۷۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَأَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ۔

۵۰۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

ایک زریں اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں یہود اور نصاریٰ کے خلاف کرنے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نیک کام کرنے کے لیے کفار مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے خلاف چلو یہ اصول مسلمان کے لیے زریں اصول ہے کاش آج کے دور کا مسلمان اس پر عمل کر سکے تاکہ فلاح داریں نصیب ہو۔

۵۰۷۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

۵۰۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

۵۰۷۷: أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوا عَلَيْهِمْ فَأَصْبُغُوا۔

۵۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

۵۰۷۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ

الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوهُمْ۔

۵۰۷۹: أَخْبَرَنِي عُمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرُوا الشَّبَبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ۔

۵۰۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑھاپے کا رنگ تبدیل کرو اور یہودی کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ بڑھاپے کا رنگ تبدیل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ خضاب کرو اور یہودی کی مشابہت اختیار نہ کرو یعنی ایسا نہ ہو کہ خضاب کرنا چھوڑ دو کیونکہ یہودی لوگ خضاب نہیں کرتے تم ایسا نہ کرو بلکہ خضاب کیا کرو اور خضاب کے استعمال کے متعلق تفصیلی احکام یہ ہیں کہ کالے رنگ کے علاوہ دوسرے رنگوں کا خضاب علماء مجتہدین کے نزدیک جائز بلکہ مستحب ہے اور سرخ خضاب یعنی خالص حنا کا یا کچھ سیاہی مائل خضاب مسنون ہے رسول کریم ﷺ سے اس قسم کا خضاب ثابت ہے بہر حال کالے رنگ کا خضاب ناجائز ہے یعنی جس کو لگا کر بال بالکل سیاہ رنگ میں بدل جائیں یہ ناجائز ہے البتہ میدان جہاد میں دشمن کو مرعوب کرنے اور خود کو ایسے موقع پر جو ان ظاہر کرنے کے لیے کالے رنگ کا خضاب لگانا جائز ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: واما الخضاب بالسواد فمن فعل ذلك من الغزاة فيكون اهييب في عين العدو فهو محمود منه. عالمگیری باب نمبر ۲ ص ۳۶۹ ج ۵ کتاب الکراہیۃ اور فتاویٰ شامی میں بھی ذخیرہ الفتاویٰ ص ۲۹۵ ج ۵ میں اسی طرح منقول ہے۔ کتب فقہ و فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ شامی میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے اردو میں جواہر الفقہ ج نمبر ۲ مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ ص ۴۷ میں اس پر کافی تفصیلی بحث فرمائی گئی ہے اس جگہ مزید تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

۵۰۸۰: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيْرُوا الشَّبَبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَكِلَاهُمَا غَيْرٌ مَحْفُوظٌ۔

۵۰۸۰: حضرت زبیر بن العوفؓ سے بھی اسی مضمون کی روایت منقول ہے۔

باب: کالے رنگ کے خضاب ممنوع ہونے سے متعلق

۵۰۸۱: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اخیر دور میں ایک قوم ہوگی جو کہ سیاہ رنگ کا خضاب کرے گی کبوتروں کے پونوں کی طرح۔ وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گی۔

۲۲۶۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

۵۰۸۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَلَبِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ إِنَّهُ قَالَ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ آخِرَ الزَّمَانِ كَمَا وَاصِدِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

”نغامہ“ کیا ہے؟

”نغامہ“ عرب میں پائی جانے والی ایک گھاس ہے جس کے پھل اور پھول تمام کے تمام سفید ہوتے ہیں اس تشبیہ سے اشارہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ کے سر اور داڑھی کے بالکل سفید ہونے کی طرف ہے۔

۵۰۸۲: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُمِّي بَابِي فُحَاةَ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالنَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

۵۰۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو حضرت ابو قحافہ کو لے کر حاضر ہوئے (یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد تھے اور ان کا نام عثمان بن عمار تھا) ان کا سر اور ان کی داڑھی دونوں نغامہ کی طرح تھی۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس رنگ کو بدل دو کسی دوسرے رنگ سے لیکن سیاہی سے بچو۔

باب: مہندی اور سرمہ کا خضاب

۵۰۸۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ أَبِي عَنْ غِيلَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمْطَ الْحِنَاءُ وَالْكَتَمُ۔

۵۰۸۳: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور سرمہ ہے

۵۰۸۴: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءُ وَالْكَتَمُ۔

۵۰۸۴: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور سرمہ ہے

۵۰۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَشْعَثَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْأَجْلَحِ فَلَقِيتُ الْأَجْلَحَ فَحَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَحْسَنِ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءُ وَالْكَتَمُ۔

۵۰۸۵: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور سرمہ ہے

۵۰۸۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا غَبَرٌ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءُ وَالْكُتْمُ خَالَفَهُ الْجَرِيرِيُّ وَكُتْمَسٌ۔

۵۰۸۶: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسہ ہے۔

۵۰۸۷: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجَرِيرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءُ وَالْكُتْمُ۔

۵۰۸۷: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو ان میں سب سے بہتر مہندی اور وسہ ہے۔

۵۰۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ كُتْمَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءُ وَالْكُتْمُ۔

۵۰۸۸: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو ان میں سب سے بہتر مہندی اور وسہ ہے۔

۵۰۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِدَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رُمَّةٍ قَالَ أَتَيْتُ آتَا وَابِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَاءِ۔

۵۰۸۹: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں مہندی لگا رکھی تھی۔

۵۰۹۰: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِدَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رُمَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْصُّفْرَةِ۔

۵۰۹۰: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں زردی لگا رکھی تھی۔

باب: زرد رنگ سے خضاب کرنا

۲۲۶۸: بَابُ الْخِضَابِ بِالْصُّفْرَةِ

۵۰۹۱: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَّ أَوْ رَدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْخُلُقِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّكَ تَصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْخُلُقِ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۹۱: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا وہ اپنی داڑھی رنگتے تھے زرد خلوق سے۔ میں نے عرض کیا اے ابو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ تم اپنی داڑھی زرد کرتے ہو خلوق سے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی داڑھی اسی سے زرد کرتے

يُصْفِرُ بِهَا لَحْمَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنَ الصَّبْحِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَ لَقَدْ كَانَ يَصْغُبُ بِهَا نَيْبَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَوَّلِي بِالنَّصَوَابِ مِنْ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ۔

تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دوسرا رنگ زیادہ پسندیدہ نہیں تھا۔ آپ اپنے تمام کپڑے اس میں رنگتے تھے یہاں تک کہ عمامہ بھی۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

خلاصہ الباب ☆ خلوق ایک خوشبو ہے جو کہ چند اشیاء کو ملا کر تیار کی جاتی ہے۔ اس میں واس نامی عرب کی ایک گھاس اور زعفران بھی شامل ہوتی ہے۔

۵۰۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَأَلَهُ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَلُغْ ذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغِهِ۔

۵۰۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ان کو خضاب کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

۵۰۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بِعَنِ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَنَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ إِنَّمَا كَانَ الشَّمْطُ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيرًا وَفِي الصُّدْغَيْنِ يَسِيرًا وَفِي الرَّأْسِ يَسِيرًا۔

۵۰۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ خضاب نہیں کرتے تھے آپ کی سفیدی تھوڑی سی نیچے کے ہونٹ کے بالوں میں تھی اور کچھ سفیدی آپ کی کنپٹیوں کی طرف اور کچھ سفیدی سر میں ہوتی تھی۔

۵۰۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخُلُقُ وَ تَغْيِيرَ الشَّيْبِ وَ جَرَّ الْأَزَارِ وَ التَّخْتُمَ بِالذَّهَبِ وَ الصَّرَبَ بِالْكَعَابِ وَ الصَّبْرَجَ بِالزَّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَ الرُّقَى إِلَّا بِالْمَعْرِ ذَاتِ وَ تَغْلِيْقَ التَّمَائِمِ وَ عَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحَلِّهِ وَ افْسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرَّمٍ۔

۵۰۹۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو برا خیال فرماتے تھے ایک تو خلوق سے زردی لگانے کو دوسرے بڑھاپے کا رنگ بدلنے کو تیسرے ٹخنے کے نیچے تہہ بند لگانے کو۔ چوتھے سونے کی انگوٹھی پہننے کو پانچویں شطرنج کھیلنے کو چھٹے بے موقع خوبصورتی کے اظہار کو (یعنی عورت کا غیر محرم کے سامنے اپنے حسن و جمال کے اظہار کو) اور ساتویں منتر پڑھنے کو علاوہ معذرات کے (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے علاوہ دم کرنے کو آپ برا سمجھتے تھے) آٹھویں تعویذ لگانے کو نویں نطفہ کو بے جگہ بہانے کو (جیسے کہ مشیت سے مٹی نکالنے یا کسی دوسری طرح نطفہ ضائع کرنے کو) دسویں لڑکے کو بگاڑنے کو اور آپ ان باتوں کو حرام نہیں کرتے تھے۔

کچھ ضروری باتیں:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے بطور خاص اس باتوں کو ناپسند اور برا خیال فرمایا اور حاضر میں تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان سب باتوں کو معمولی سا جان کر سب کچھ کیا جاتا ہے عمومی طور پر مرد حضرات بھی سونے کی انگلی پھینکتے ہیں اور مٹھنوں کے نیچے پانچے اور تہ بند لٹکانے کو عزت سمجھتے ہیں اور اس میں چودھراہٹ بتاتے ہیں گویا کہ تلبر کرنے کو اپنا خاص بنا لیتے ہیں شطرنج کھیلنے کو تفریح کا نام دیتے ہیں منع کرنے والوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں عورتیں اپنے گھر میں خاوند کا دل بہلانے اور اظہار محبت کی غرض سے چہرے کو سنوارنے کے بجائے بازاروں کی زینت بننے کی خاطر خوب بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلتی ہیں اور انتہائی بے مقصد لغو و بے کار لایعنی قسم کے منتر پڑھنے والے لاطلم جاہلوں کو پیر بنا لیا جاتا ہے جو کہ تعلیمات اسلام سے بالکل عاری ہوتے ہیں آج کل تو یہ بیماری اس قدر ہے کہ ایمان بھی اس آڑ میں لوٹ جا رہا ہے اور دولت بھی۔

اور اپنی جوانی خراب کرنے صحت کو ضائع کرنے والے بد نصیب جو کہ اپنے ہی ہاتھ سے یا جس طرح سے بھی مادہ حیات کو ضائع کر کے خدا اور رسول ﷺ کے مجرم اور اپنی جوانی کا خانہ خراب کر کے اپنی ہی دنیا کو تار یک کرتے ہیں۔

حدیث کے آخر میں بچے کو بگاڑنے کا جو کہا گیا ہے علماء نے اس سے مراد یہ فرمایا کہ جب بچہ دودھ پی رہا ہو تو اس کی ماں سے صحبت کرنا مناسب نہیں اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ سارے افعال رسول اللہ ﷺ کے ناپسندیدہ ہیں اور مؤمن کا کام یہی ہو کہ جو کام (فداہ الی وائی) رسول اللہ ﷺ کو ناپسند ہو اسے فوراً چھوڑ دیا جانا چاہئے۔ (جامی)

۲۲۶۹: بَابُ الْغَضَابِ لِلنِّسَاءِ

باب: خواتین کا غضاب کرنا

۵۰۹۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطِيعُ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عِصْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مَدَّتْ يَدَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَدَدْتُ يَدِي إِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَأْخُذْهُ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَذْأِ أَمْرًا هِيَ أَوْ رَجُلٌ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَأَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتَ امْرَأَةً لَغَيَّرْتُ أَظْفَارَكَ بِالْحِنَاءِ۔

۵۰۹۵: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب پھیلا یا ایک کتاب لینے کے واسطے۔ آپ نے اپنا (مبارک) ہاتھ کھینچ لیا۔ اس خاتون نے عرض کیا: میں نے آپ کو کتاب دی تھی اور آپ نے وہ کتاب نہ لی۔ آپ نے فرمایا: مجھ کو علم نہیں کہ ہاتھ عورت کا ہے یا مرد کا؟ اس عورت نے کہا: عورت ہوں۔ آپ نے فرمایا: عورت ہو تو اپنا ہاتھ مہندی سے (کیوں نہیں) رنگ لیتی۔ (یعنی ہاتھوں کو مہندی لگاتی)۔

۲۲۷۰: بَابُ كِرَاهِيَةِ رِيحِ الْحِنَاءِ

باب: مہندی کی بو ناپسند ہونا

۵۰۹۶: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ سَمِعْتُ كَرِيمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَأَلَتْهَا

۵۰۹۶: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے دریافت کیا مہندی کا رنگ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں کسی قسم کی برائی نہیں ہے لیکن میں اس کو برا سمجھتی ہوں کیونکہ

امْرَأَةً عَنِ الْخِصَابِ بِالْحِنَاءِ قَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَكِنْ أَكْرَهُ هَذَا لِأَنَّ جَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ رِيحَهُ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ -

میرے محبوب (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے نفرت فرماتے تھے۔

۲۲۷۱: التَّنْفُ

باب: سفید بال اکھاڑنا

۵۰۹۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَابْنُ الْأَسْوَدِ النَّصْرِيُّ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فُضَّالَةَ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقَتَبَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْهَيْثَمِيِّ بْنِ شَفِيٍّ وَ قَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ شَفِيٌّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ خَرَجْتُ أَنَا وَ صَاحِبٌ لِي يُسَمَّى أَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمُعَافِرِ لِنُصَلِّيَ بِالْبِلَاءِ وَ كَانَ قَاصُهُمْ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ أَبُو رِيحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ أَبُو الْحُصَيْنِ فَسَبَقْنِي صَاحِبِي إِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَذْرَكْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ هَلْ أَذْرَكْتُ قِصَصَ أَبِي رِيحَانَةَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَشْرِ عَنِ الْوُشْرِ وَالْوُشْمِ وَالتَّنْفِ وَ عَنْ مُكَامَعَةَ الرَّجُلِ الرَّجُلِ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَ عَنْ مُكَامَعَةَ الْمَرْأَةِ الْمَرْأَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَأَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ أَسْفَلَ ثِيَابِهِ حَرِيرًا مِثْلَ الْأَعَاجِمِ أَوْ يَجْعَلَ عَلَى مَنْكَبَيْهِ حَرِيرًا أَمْثَالَ الْأَعَاجِمِ وَ عَنِ النَّهْبِ وَ عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ وَ لُبُوسِ الْحَوَاتِمِ الْأَلْدَى سُلْطَانٍ -

۵۰۹۷: حضرت ابو الحسن بن شفی سے روایت ہے کہ میں اور میرا ایک ساتھی کہ جس کا نام ابو عامر تھا قبیلہ معافر سے بیت المقدس کی جانب نکلے نماز ادا کرنے کے لیے اور ہمارے واعظ قبیلہ ازد کے ایک شخص تھے (واضح رہے کہ ازد ایک قبیلہ کا نام ہے) جن کا نام ابو ریحانہ بن شعیبہ تھا اور وہ صحابی تھے تو مجھ سے پہلے میرا ساتھی مسجد میں گیا پھر میں پہنچا اور میں اس کے پاس بیٹھا اس شخص نے کہا کہ تم نے ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ کا وعظ نہیں سنا۔ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں نے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی دس باتوں سے (۱) دانتوں کو برابر کرنا (۲) گوندنا (۳) بال اکھاڑنا (یعنی سفید بال نوچنا) (۴) ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ سونا برہنہ ہو کر (یا ایک چادر میں سونا) (۵) عورت کا عورت کے ساتھ سونا (۶) کپڑے کے نیچے کی جانب ریشم لگانا اہل عجم کی طرح (۷) مونڈھوں پر اہل عجم کی طرح ریشم لگانا (۸) لوٹ مار کرنا اور اچکنا (۹) چیتوں کی کھال پر سواری کرنا (۱۰) انگوٹھی پہننا لیکن اگر پہننے والا شخص صاحب حکومت ہو۔

کچھ ضروری باتیں:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے بطور خاص دس باتوں کو ناپسند اور برا خیال فرمایا دور حاضر میں تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان سب باتوں کو معمولی سا جان کر سب کچھ کیا جاتا ہے عمومی طور پر مرد حضرات بھی سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں اور خنوں کے نیچے پانچے اور تہہ بند لٹکانے کو عزت سمجھتے ہیں اور اس میں چودھراہٹ بتاتے ہیں گویا کہ تکبر کرنے کو اپنا خاصہ بنا لیتے ہیں شطرنج کھیلنے کو تفریح کا نام دیتے ہیں منع کرنے والوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں عورتیں اپنے گھر میں خاوند کا دل بہلانے اور اظہار

محبت کی غرض سے چہرے کو سنوارنے کے بجائے بازاروں کی زینت بننے کی خاطر خوب بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلتی ہیں اور انتہائی بے مقصد لغو و بے کار لایعنی قسم کے منتر پڑھنے والے لاعلم جالوں کو پیر بنا لیا جاتا ہے جو کہ تعلیمات اسلام سے بالکل غاری ہوتے ہیں آج کل تو یہ بیماری اس قدر ہے کہ ایمان بھی اس آڑ میں لوٹ جا رہا ہے اور دولت بھی۔

اور اپنی جوانی خراب کرنے صحت کو ضائع کرنے والے بدنصیب جو کہ اپنے ہی ہاتھ سے یا جس طرح سے بھی مادہ حیات کو ضائع کر کے خدا و رسول ﷺ کے مجرم اور اپنی جوانی کا خانہ خراب کر کے اپنی ہی دنیا کو تار یک کرتے ہیں۔

حدیث کے آخر میں بچے کو بگاڑنے کا جو کہا گیا ہے علماء نے اس سے مراد یہ فرمایا کہ جب بچہ دودھ پل رہا ہو تو اس کی ماں سے صحبت کرنا مناسب نہیں اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ سارے افعال رسول اللہ ﷺ کے ناپسندیدہ ہیں اور مؤمن کا کام یہی ہو کہ جو کام (فداہ الی وای) رسول اللہ ﷺ کو ناپسند ہوا سے فوراً چھوڑ دیا جانا چاہئے۔ (جامی)

باب: بالوں کو جوڑنے سے متعلق

۵۰۹۸: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بالوں کو جوڑنے کی ممانعت فرمائی (یعنی دوسرے بال لے کر اس کی چوٹی بنا کر اس کو اپنے بالوں میں ملانے کی آپ نے ممانعت فرمائی)۔

۵۰۹۹: حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منبر پر میں نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی سفیان کو دیکھا کیونکہ ان کے ہاتھوں میں خواتین کے (بالوں کا) ایک چوٹا (گھوسلہ) تھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا حالت ہے مسلمان خواتین کی کہ وہ اس قسم کا کام کرتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو خاتون اپنے سر میں بال زیادہ کرے (ملائے) تو وہ دھوکہ دیتی ہے۔

باب: جو خاتون بالوں میں جوڑ لگائے

۵۱۰۰: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی بال جوڑنے والی پر اور جن کے بال جوڑے جائیں۔

۲۲۷۲: بَابُ وَصْلِ الشَّعْرِ بِالْخَرَقِ

۵۰۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ مَعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ۔

۵۰۹۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بَكْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمَقْبَرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ مَعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَعَهُ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ كُبَبِ النِّسَاءِ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْمُسْلِمَاتِ يَصْنَعْنَ مِثْلَ هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ ذَاذَتْ فِي رَأْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَإِنَّهُ زُورٌ تَزِيدُ فِيهِ۔

۲۲۷۳: بَابُ الْوَاصِلَةِ

۵۱۰۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ امْرَأَتِهِ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

باب ۲۲۷۴: الْمُسْتَوِصِلَةُ

۵۱۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوتِشِمَةَ أَرْسَلَهُ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هِشَامٍ۔

۵۱۰۲: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوتِشِمَةَ۔

۵۱۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْكِينُ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ ابْنِ مُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوِصِلَةَ۔

۵۱۰۴: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَيْنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَّارِ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ امْرَأَةً اتَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ زَعْرَاءُ أَيْضَلُّهُ أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِي فَقَالَ لَا قَالَتْ أَشَىءَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَسَاقِ الْحَدِيثَ۔

باب: بالوں کو جوڑنا

۵۱۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لعنت فرمائی رسول کریم ﷺ نے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں اور گوندنے والی پر اور جس کا (سر) گوند جائے۔

۵۱۰۲: حضرت نافع سے مروی ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں اور گوندنے والی پر اور جس کا سر گوند جائے۔

۵۱۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ لعنت کرے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں۔

۵۱۰۴: حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میرے سر پر بال بہت کم ہیں کیا میں بال جوڑ دوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ اس خاتون نے کہا کیا تم نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور کتاب اللہ میں بھی اسی طرح پاتا ہوں پھر آخر تک بیان فرمایا۔

باب ۲۲۷۵:

الْمَتَنِصَّاتُ

باب: جو خواتین چہرہ کے بال (یعنی منہ کا) رواں

اُکھاڑیں

۵۱۰۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لعنت فرمائی گوند نے والی پر اور جس کا (سر) گوند جائے اور بال اکھیرنے والی پر یعنی پیشانی کے یامہ کے بال اکھاڑنے والی پر اور جو دانتوں کو درمیان سے کھولیں خوبصورتی کے لیے اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی بیعت کو تبدیل کرنے والیوں پر۔

۵۱۰۶: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۱۰۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتِشِمَاتِ وَالْمُتَمَصِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيَّرَاتِ۔

۵۱۰۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَسَاقِ الْحَدِيثِ۔

۵۱۰۷: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی گوند نے سے اور گوندوانے والے سے اور جوڑنے سے اور جڑوانے والے سے اور (بال) اکھیرنے اور بال اکھڑوانے والے سے۔

۵۱۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَنٍ صُمَعَةَ عَنْ أُمِّهِ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوِشِمَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوِصِلَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَمَصِّصَةِ۔

باب: جسم گدوانے والیوں کا بیان اور راویوں کا اختلاف

۲۲۷۶: بَابُ الْمَوْتِشِمَاتِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ

اور راویوں کے اختلاف کا بیان

عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةٍ وَالشَّعْبِيِّ فِي هَذَا

۵۱۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا سو دکھانے والا اور کھلانے والا اور سود کا حساب لکھنے والا جس وقت وہ واقف ہوں (کہ سود لینا حرام ہے) اور خوبصورتی (بڑھانے کے لیے) بال گوند نے اور بال گوندوانے والی پر اور صدقہ خیرات روکنے والے پر جو کہ ہجرت کے بعد اسلام سے منحرف ہو جائے ان تمام لوگوں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ہے تا قیامت۔

۵۱۰۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مُرَّةٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْحَرِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَكَلُ الرِّبَا وَمُوكَلَّةٌ وَكَاتِبَةٌ إِذَا عَلِمُوا ذَلِكَ وَالْوَشِمَةُ وَالْمُوشُومَةُ لِلْحُسْنِ وَلَا وَى الصَّدَقَةِ وَالْمُرْنَدُ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهَجْرَةِ مُلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۱۰۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لعنت فرمائی سو دکھانے والا اور کھلانے والے پر اور سود کے لکھنے والے پر اور صدقہ کو روکنے والے پر اور آپ منع فرماتے تھے چیخ کر رونے سے مرنے والے پر۔

۵۱۰۹: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَبَانَا حُصَيْنٌ وَمُغْبِرَةُ وَابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَرِثِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ أَكَلُ الرِّبَا وَمُوكَلَّةٌ وَكَاتِبَةٌ وَمَنَعَ الصَّدَقَةَ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ أَوْ سَلَهُ ابْنُ عَوْنٍ وَعَطَاءُ ابْنُ السَّائِبِ۔

۵۱۱۰: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحُرَيْثِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الرَّبَا وَ مُؤْكَلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَ كَاتِبَهُ وَ الْوَاتِئِمَّةَ وَ الْمُؤْتِئِمَّةَ قَالَ إِلَّا مِنْ دَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ وَ الْحَالُ وَ الْمُحَلَّلُ لَهُ وَ مَنَعَ الصَّدَقَةَ وَ كَانَ تُنْهَى عَنِ النَّوْحِ وَ لَمْ يَقُلْ لَعَنَ۔

۵۱۱۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ الرَّبَا وَ مُؤْكَلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَ كَاتِبَهُ وَ الْوَاتِئِمَّةَ وَ الْمُؤْتِئِمَّةَ وَ نَهَى عَنِ النَّوْحِ وَ لَمْ يَقُلْ لَعَنَ صَاحِبَ۔

۵۱۱۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشْتُمُ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَسْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُهُ قَالَ فَمَا سَمِعْتُهُ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا تَشْتُمَنَّ وَلَا تَسْتَوْشِمَنَّ۔

۵۱۱۰: حضرت حارث بن اسدؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لعنت فرمائی سو کھانے والے پر اور کھلانے والے پر اور سود کے گواہ پر اور سود لکھنے والے پر اور گوندنے والی پر اور گودانے والی پر اور ایک آدمی نے کہا کہ اگر مرض کی وجہ سے ہو؟ آپ نے فرمایا: خیر اور حلالہ کرنے والے پر اور جس کے واسطے حلالہ کیا جائے اور صدقہ خیرات روکنے والے پر اور آپ منع فرماتے تھے نوحہ سے لیکن لعنت نہیں فرمائی۔

۵۱۱۱: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں حلالہ اور صدقہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۱۱۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں ایک عورت پیش ہوئی جو کہ (جسم) گودا کرتی تھی۔ انہوں نے فرمایا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول کریم ﷺ سے اس سلسلہ میں۔ میں اٹھا اور کہا اے امیر المؤمنین میں نے سنا ہے انہوں نے فرمایا: کیا سنا ہے؟ میں نے کہا آپ فرماتے تھے کہ نہ گود نہ گدواؤ۔

۲۷۷: باب الْمُتَقَلِّجَاتُ

باب: دانتوں کو کشادہ کرنے والیاں

۵۱۱۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم ﷺ سے آپ لعنت فرماتے تھے بال اکھیرنے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

۵۱۱۳: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْعَنُ الْمُتَقَلِّجَاتِ وَ الْمُؤْتِئِمَّاتِ اللَّائِي يَغَيِّرْنَ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۵۱۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت فرماتے تھے بال اکھیر نے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

۵۱۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت فرماتے تھے بال اکھیر نے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

باب: دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنا حرام ہونے سے متعلق

۵۱۱۶: حضرت ابو الحصین حمیری اور ان کے ایک ساتھی ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہتے تھے اور ان سے نیک باتیں سیکھتے تھے ایک دن ابو الحصین نے کہا کہ میرا ساتھی ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا اس نے بیان فرمایا: ابو ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا رگڑ کر دانتوں کو باریک کرنے سے اور بال گوندنے اور بال اکھاڑنے کو۔

۵۱۱۷: حضرت ابو ریحانہ سے مروی ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے دانتوں کو باریک کرنے اور بال گوندنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۱۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْبَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَمِصَّاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوتِشِمَاتِ اللَّاتِي يَغَيِّرْنَ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۵۱۱۵: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَنبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْبَانِ ابْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَمِصَّاتِ وَالْمُوتِشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اللَّاتِي يَغَيِّرْنَ خَلْقَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۲۴۷۸: باب تحریم الوُشْرِ

۵۱۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقُتَيْبِيُّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحَمِيرِيِّ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ يَلْزَمَانِ أَبَا رِيحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ خَيْرًا قَالَ فَحَضَرَ صَاحِبِي يَوْمًا فَأَخْبَرَنِي صَاحِبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رِيحَانَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ الْوُشْرَ وَالْوُشْمَ وَالنَّتْفَ۔

۵۱۱۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ أَبِي رِيحَانَةَ قَالَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوُشْرِ وَالْوُشْمِ۔

۵۱۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ أَبِي رِيحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوُسْخِ وَالْوُسْمِ۔

۲۲۷۹: بَابُ الْكُحْلِ

۵۱۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَطَّارِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَمْحَالِكُمْ الْإِثْمِدَ إِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُبَيِّتُ الشَّعْرَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حُثَيْمٍ لَيْسَ الْحَدِيثُ۔

طِلَاصَةُ الْبَابِ

☆ اس حدیث میں "اِثْمِد" کا ذکر آیا ہے جو کہ عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے اور مذکورہ حدیث میں عثمان بن حثیم راوی ہیں جو کہ ضعیف ہیں۔

۲۲۸۰: بَابُ الدُّهْنِ

۵۱۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمْرَةَ سَيَّلَ عَنْ شَيْبٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يَوْمِنْهُ وَإِذَا لَمْ يَدَهْنْ رَوَى مِنْهُ۔

۲۲۸۱: بَابُ الزَّعْفَرَانِ

۵۱۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مِثْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْضَعُ يَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْضَعُ۔

۲۲۸۲: بَابُ الْعَنْبَرِ

باب: سرمہ کا بیان

۵۱۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کا بہترین سرمہ اِثْمِد ہے (اِثْمِد عرب میں ایک پتھر پایا جاتا ہے) وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث شریف کی اسناد میں ابو عبد الرحمن عبد اللہ عثمان بن حثیم ہے کہ جس کی حدیث ضعیف ہے۔

باب: تیل لگانے سے متعلق حدیث

۵۱۲۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی سفیدی سے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جس وقت آپ تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جس وقت نہ لگاتے تو (سفیدی) معلوم ہوتی۔

باب: زعفران کے رنگ سے متعلق

۵۱۲۱: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کپڑوں کو زعفران میں رنگتے تھے لوگوں نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رنگا کرتے تھے۔

باب: عنبر لگانے سے متعلق

۵۱۲۲: أَخْبَرَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ الْمُرَلُّوقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَطَيَّبُ قَالَتْ تَعَمَّ بِدُكَاةِ الطِّيبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ۔

۵۱۲۲: حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ خوشبو لگاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! مردانہ خوشبو (یعنی) مشک اور عنبر۔

۲۲۸۳: بَابُ الْفَصْلِ بَيْنِ طِيبِ الرِّجَالِ وَ

طِيبِ النِّسَاءِ

۵۱۲۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الْحَفَرِيَّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَ خَفِيَ لَوْنُهُ وَ طِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَ خَفِيَ رِيحُهُ۔

۵۱۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کی خوشبو تو وہ ہے کہ جس کی بو معلوم ہو لیکن اس میں رنگ نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے کہ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن نہ بو پھیلے۔

۵۱۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونِ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفَرِّيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الطَّافَوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَ خَفِيَ لَوْنُهُ وَ طِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَ خَفِيَ رِيحُهُ۔

۵۱۲۴: رسول کریم ﷺ نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے کہ جس کی بو معلوم ہو لیکن جس میں رنگ نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ معلوم ہو لیکن اس کی بو نہ پھیلے۔

۲۲۸۴: بَابُ أَطْيَبِ الطِّيبِ

۵۱۲۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَمْرًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ اتَّخَذَتْ حَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ حَشَنَهُ مِسْكًا قَالَهُ

باب: سب سے بہتر خوشبو؟

۵۱۲۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قوم بنی اسرائیل کی ایک خاتون نے انگٹھی بنائی اور اس میں مشک بھری آپ نے فرمایا: یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ أَطْيَبُ الطِّيبِ۔

۲۲۸۵: بَابُ التَّرَعُّفِ وَالْخُلُقِ

باب: زعفران لگانے سے متعلق

۵۱۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَوِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَرَ بْنِ طَيَّانٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِهِ رَدْعٌ مِنْ خَلْقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَإِنَّهُكَ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَإِنَّهُكَ ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَإِنَّهُكَ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۵۱۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں خوشبو خوب لگائے ہوئے آیا (یعنی وہ شخص خلوق تھیر کر آیا) آپ نے فرمایا: جاؤ اور اس کو دھو ڈالو۔ پھر آپ نے فرمایا جاؤ اور اس کو دھو ڈالو پھر وہ شخص حاضر ہوا پھر آپ نے فرمایا جاؤ اور اس کو دھو ڈالو۔ پھر نہ لگانا۔

۵۱۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصٍ بْنَ عَمْرٍو قَالَ عَلَى إِيْرِهِ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مَرْثَةَ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۵۱۲۷: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خلوق (نامی خوشبو) لگائے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری بیوی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو دھو ڈالو اور پھر نہ لگانا۔

خلوق کی ممانعت کا بیان:

مذکورہ بالا احادیث سے زعفران اور خلوق لگانے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے لیکن دیگر بعض احادیث سے اس کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا: جن احادیث میں خلوق لگانے کی ممانعت فرمائی گئی ہے وہ منسوخ ہیں اس لیے خلوق اور زعفران لگانا ہر ایک کے لیے جائز ہے۔ حاشیہ نسائی میں ہے: قوله من خلوق طيب معروف مركب يتخذ مع الزعفران وغيره من انواع الطيب و قدور دبابة حيه و تارة بالذهي عنه و انما نهى عنه لانه من طيب النساء و لن اثر استعمالا له منهم والظاهر ان احاديث النهي ناسغة نهائيه على حاشيه سنن النسائي ص: ۷۶۲ (نظامی کانپور)۔

۵۱۲۸: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا خلوق لگائے ہوئے آپ نے فرمایا جاؤ ڈالو اور پھر نہ لگانا۔

۵۱۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَمْرٍو عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرْثَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ۔

۵۱۲۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ ۵۱۲۹: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ عَنْ يَعْلَى نَحْوَهُ خَالَفَهُ سُفْيَانُ رَوَاهُ عَنْ غَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَى۔

۵۱۳۰: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور (اس وقت) میرے جسم پر خلوق کا دھبہ تھا۔ آپ نے فرمایا: اے یعلیٰ کیا تمہاری عورت ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو دھو ڈالو پھر نہ لگانا پھر اس کو دھو ڈالو پھر نہ لگانا پھر اس کو دھو ڈالو پھر نہ لگانا۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے دھو دیا پھر اس کو نہ لگایا پھر اس کو دھو دیا پھر نہ لگایا پھر دھو دیا پھر نہ لگایا۔

۵۱۳۱: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا اور میں اس وقت خوشبو لگائے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! اس کو دھو ڈالو پھر اس کو دھو ڈالو پھر اس کو (دوبارہ) نہ لگانا۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گیا اور اس کو دھو دیا پھر اس کو دھو لیا پھر (کبھی) نہ لگایا۔

۵۱۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَطَاءٍ بْنُ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةٍ التَّقْفِي قَالَ أَبْصَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَبِي رَدْعٌ مِنْ خَلْقٍ قَالَ يَا يَعْلَى لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ۔

۵۱۳۱: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّبِيحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُوسَى يَعْنِي مُحَمَّدًا قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَى قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَتَخَلِّقٌ فَقَالَ أَيْ يَعْلَى هَلْ لَكَ امْرَأَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ إِذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ قَالَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ غَسَلْتُهُ ثُمَّ لَا تَعُدُّ۔

باب: خواتین کو کونسی خوشبو لگانا ممنوع ہے؟

۲۲۸۶: بَاب مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الطِّيبِ

۵۱۳۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ وَهُوَ ابْنُ عِمَارَةَ عَنْ غُنَيْمِ ابْنِ قَيْسٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا امْرَأَةٌ اسْتَطَعَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ۔

۵۱۳۲: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو خاتون عطر (یا خوشبو) لگائے اور پھر وہ لوگوں کے پاس جائے اس لیے کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ زانیہ ہے (یعنی اس کی اس حرکت کا گناہ گناہ کبیرہ اور زنا کی طرح ہے کیونکہ اس نے غیر مردوں کو اپنی طرف متوجہ کیا)

۲۲۸۷: بَابِ اغْتِسَالِ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کا غسل کر کے خوشبو

مِنَ الطَّيِّبِ

دور کرنا

۵۱۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت عورت مسجد جانے لگے (اور اس نے خوشبو لگا رکھی ہو) تو وہ غسل کرے خوشبو سے (یعنی خوشبو دور کرے) جس طریقہ سے وہ ناپاکی دور کرتی ہے۔

۵۱۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْ صَفْوَانَ غَيْرَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ ثَقَفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْتُغْتَسِلْ مِنَ الطَّيِّبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مُخْتَصِرٌ۔

باب: کوئی خاتون خوشبو لگا کر جماعت میں

۲۲۸۸: بَابُ النَّهْيِ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَشْهَدَ الصَّلَاةَ

شامل نہ ہو

إِذَا أَصَابَتْ مِنَ الْبُخُورِ

۵۱۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت خوشبو لگائے ہوئے ہو تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شامل نہ ہو (مراد ہر ایک نماز ہے)۔

۵۱۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ بْنُ عِيْسَى الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلَمَةَ الْفَرَوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بِبُخُورٍ فَلَا تَشْهَدُ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا تَابِعَ يَزِيدَ بْنَ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَلَى قَوْلِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ خَالَفَهُ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ رَوَاهُ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ۔

۵۱۳۵: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اہلیہ محترمہ تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی خاتون نماز عشاء میں شامل ہونا چاہے تو اس کو چاہیے کہ وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۵: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَا كُنْ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَلَا

تَمَسَّ طَبِيبًا۔

۵۱۳۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی عشاء کی نماز میں حاضر ہونا چاہتی ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ أَبِي عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَّحِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَا كُنَّ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طَبِيبًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِيثُ يَحْيَى وَجَرِيرٍ أَوَّلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ وَهَبِ بْنِ خَالِدٍ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۵۱۳۷: حضرت زینب ثقفیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت مسجد کو جائے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۷: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُمَيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّحِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيْتُكُمْ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طَبِيبًا۔

۵۱۳۸: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا: جس وقت وہ نماز عشاء میں حاضر ہوں تو خوشبو نہ لگائیں۔

۵۱۳۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَّحِ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ لَا تَمَسَّ الطَّبِيبَ إِذَا خَرَجَتْ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ۔

خواتین کی نماز:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں اگرچہ نماز عشاء میں خوشبو لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے مراد ہر ایک نماز میں عورت کو مسجد میں خوشبو لگا کر آنے کی ممانعت ہے اس جگہ یہ بھی واضح رہنا ضروری ہے کہ ابتداء اسلام میں خواتین کو مسجد میں اور جماعت میں شامل ہونے کی اجازت تھی لیکن بعد میں یہ اجازت منسوخ ہو گئی۔ خواہ خوشبو لگا کر یا بغیر خوشبو لگائے خواہ نماز عشاء ہو یا کوئی دوسری نماز۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے اردو میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ کا رسالہ صلوٰۃ الصالحات اس موضوع پر تحقیقی رسالہ ہے یہ رسالہ ملاحظہ فرمائیں۔

۵۱۳۹: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنصُورٌ ابْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ أَبَانَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

۵۱۳۹: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو عورت عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو

تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَجْتَ الْمَرْأَةُ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَلَا تَمَسَّ طِبًّا۔

۵۱۴۰: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۴۰: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَهِدْتُ أَحَدًا كُنَّ الصَّلَاةِ فَلَا تَمَسَّ طِبًّا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا غَيْرُ مُحْفُوظٍ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ۔

۵۱۴۱: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت خوشبو لگاتے تو وہ عود (نامی خوشبو کا) دھواں لیتے (یعنی سونگھتے) اور اس میں دوسری کوئی اور خوشبو نہ لگاتے اور کبھی کا فور عود (نامی خوشبو) میں شامل فرماتے اور پھر فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح بھی خوشبو لگائی ہے۔

۵۱۴۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ أَبُو طَاهِرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلْوَةِ غَيْرَ مُطَرَّافٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلْوَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔

باب: خواتین کو زیور اور سونے کے اظہار کی کراہت سے متعلق

۲۲۸۹: بَابُ الْكَرَاهِيَةِ لِلنِّسَاءِ فِي إِظْهَارِ الْحُلِيِّ وَالذَّهَبِ

۵۱۴۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے یعنی بیویوں کو زیور اور ریشم پہننے سے اور فرماتے تھے اگر تم چاہتی ہو جنت کا زیور اور اس کا ریشم تو تم اس کو دنیا میں نہ پہنو۔

۵۱۴۲: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ يَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْخَرِثِ أَنَّ أَبَا عُشَانَةَ هُوَ الْمُعَاذِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحُلِيَّةَ وَالْخَرِيرَ وَيَقُولُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَخَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُونَهَا فِي الدُّنْيَا۔

۵۱۴۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو فرمایا: خواتین! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں دیکھو جو خاتون تمہارے میں سے سونے کا زیور

۵۱۴۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِيعِيِّ

عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتِ حَدِيقَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحْلَيْنَ
أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ امْرَأَةٍ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تَظْهَرُهُ إِلَّا عَذِبَتْ

۵۱۳۳:

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا يُحَدِّثُ عَنْ رَبِيعٍ
عَنْ امْرَأَتِهِ عَنْ أُخْتِ حَدِيقَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ
أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحْلَيْنَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ
امْرَأَةٌ تَحَلِّي ذَهَبًا تَظْهَرُهُ إِلَّا عَذِبَتْ بِهِ۔

۵۱۳۳: حضرت حدیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ
رسول کریم ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: خواتین! کیا تم چاندی کا
زیور نہیں بنا سکتیں دیکھو جو خاتون تمہارے میں سے سونے کا زیور
پہن کر دکھلائے (یعنی غیر محرموں کو یا فخر و تکبر سے) تو اس کو عذاب ہو
گا۔

خواتین کے لیے سونا پہننے کی اجازت:

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح کے سلسلہ میں حضرت عطاءہ خطابیر فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی دو طریقہ سے
توجیہ فرمائی گئی ہے پہلی تو جیہہ تو یہ کی گئی ہے کہ یہ حکم اسلام کے شروع زمانہ میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا اس وجہ سے خواتین کے لیے
سونا اور ریشم پہننا اور اس کا استعمال کرنا جائز ہوا۔ دوسری توجیہ یہ فرمائی گئی ہے کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ کوئی خاتون
سونے کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ بہر حال خواتین کو سونا اور ریشم پہننا درست ہے۔ قال الخطابی هذا يتناول على وجهين
احدهما انه انما قال ذلك في الزمان الاول ثم نسخ و ابيح للنساء التغلّي بالذهب و ثانيها ان هذا
الوعيد انما جاء فيمن لا يودي زكوة الذهب دون من اداها الخ مرقات شرح مشکوٰۃ منقول از حاشیہ نسائی نظامی
کا پیور۔

۵۱۳۵: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ
هَشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ
حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ
حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيْمًا امْرَأَةٌ تَحَلَّتْ
يَعْنِي بِفَلَادَةٍ مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِي عُنُقِهَا مِثْلُهَا مِنَ
النَّارِ وَ أَيْمًا امْرَأَةٌ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ
جَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ خُرْصًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ۔

۵۱۳۵: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت سونے کا ہار پہنے تو اس کے گلے میں
اسی طرح کا آگ کا بار ڈالا جائے گا اور جو عورت اپنے کان میں
سونے کی بالی پہنے تو اللہ عز و جل اس کو اسی طرح کی بالی (یعنی بندے)
آگ کے قیامت کے روز پہنائے گا۔

۵۱۴۶: أَخْبَرَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ أَنَّ قُوتَبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي يَدِهَا فَتَحٌ فَقَالَ كَذَّابٌ فِي كِتَابِ أَبِي أَى خَوَاتِيمٍ صَحَّاحٍ فَحَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْرِبُ بِكَهَا فَدَخَلَتْ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَشْكُو إِلَيْهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَانْتَرَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِي عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ وَقَالَتْ هَذِهِ أَهْدَاهَا إِلَى أَبِي حَسَنِ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالتَّسْلِيلَةُ فِي يَدِهَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَيْعُزُّكَ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ وَفِي يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَأَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِالتَّسْلِيلَةِ إِلَى السُّوْفِيِّ فَبَاغَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِشَمَنِهَا غُلَامًا وَقَالَ مَرَّةً عَبْدًا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَأَعْتَقَتْهُ فَحَدَّثَ بِذَلِكَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْجَى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ۔

۵۱۴۷: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضَرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ قُوتَبَانَ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا فَتَحٌ مِنْ ذَهَبٍ أَى خَوَاتِيمٍ صَحَّاحٍ نَحْوَهُ۔

۵۱۴۶: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے فرمایا فاطمہ جو کہ حمیرہ کی لڑکی تھیں ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں ہوتے ہوئے موئے چھلے تھے رسول کریم ﷺ نے ان کے ہاتھ پر مارنا شروع کیا۔ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچیں جو کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور انہوں نے ان سے شکوہ کیا کہ رسول کریم ﷺ کا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر اپنے گلے کا بار نکال دیا جو کہ سونے کا تھا اور کہا یہ مجھ کو ابوالحسن نے تحفہ بخشا ہے (ابوالحسن یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے)۔ اس دوران میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور وہ بار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نے فرمایا: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا تم پسند کرتی ہو کہ لوگ کہیں کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی کے ہاتھ میں ایک آگ کی زنجیر ہے پھر آپ رضی اللہ عنہا تشریف لے گئے اور قیام نہیں کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر بازار میں بھیج دی اور اس کو فروخت کر کے ایک غلام خریدا پھر اس کو آزاد کر دیا۔ رسول کریم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا شکر احسان ہے کہ جس نے (حضرت) فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دوزخ کی آگ سے نجات عطا فرمائی۔

۵۱۴۷: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حمیرہ کی لڑکی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں موئی موئی انگوٹھیاں تھیں پھر اسی مضمون کو بیان کیا جو کہ اوپر مذکور ہے۔

۵۱۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک خاتون آئی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس دو کنکین ہیں سونے کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کنکین ہیں آگ

۵۱۴۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ ح وَأَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

کے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک بار ہے سونے کا۔ آپ نے فرمایا: آگ کا بار ہے۔ اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سونے کی دو بالیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا: آگ کی دو بالیاں ہیں۔ راوی نے نقل کیا کہ اس خاتون کے پاس سونے کے دو ٹکڑے تھے اس نے وہ اتار کر پھینک دیئے اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! اگر عورت اپنا بناؤ سنگھار نہ کرے شوہر کے سامنے تو وہ اس پر بھاری ہو جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے میں سے کوئی خاتون یہ نہیں کر سکتی کہ وہ چاندی کی دو بالیاں بنائے اور پھر اس کو زعفران یا عیبر سے زرد کرے۔

۵۱۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سونے کی پازیب پہنے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا میں تم کو بتاتا ہوں اس سے بہتر ہے تم اس کو اتار دو اور تم چاندی کی پازیب بنالو۔ پھر تم اس کو زعفران سے رنگ لویہ بہتر ہے۔ حضرت امام نسائی بیہیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَوَا رَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سَوَارَانِ مِنْ نَارٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَكَانَ عَلَيْهِمَا سَوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِبُزُوجِهَا صَلَفَتْ عِنْدَهُ قَالَ مَا يَمْنَعُ أَحَدًا كُنَّ أَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تَصْقِفَهُ بِزَعْفَرَانٍ أَوْ بِعَيْبَرٍ اللَّفْظُ لِابْنِ حَرْبٍ۔

۵۱۴۹: أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَرُو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهَا مَسَكَنِي ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا لَوْ نَزَعْتَ هَذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَنَيْنِ مِنْ وَرْفٍ ثُمَّ صَفَرْتَهُمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَيْنِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا غَيْرُ مُحْفُوظٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

باب: مردوں پر سونا حرام ہونے کے بارے میں

۵۱۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۲۴۹۰: بَابُ تَحْرِيمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ

۵۱۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أُمٍّ أَلْفَحَ الْهُمْدَانِيُّ عَنْ ابْنِ زُرَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي۔

۵۱۵۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ

۵۱۵۱: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ

دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ أَبُو صَالِحٍ عَنْ ابْنِ زُرَيْرٍ
أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ أَخَذَ حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا
فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى
ذُكُورِ أُمَّتِي۔

۵۱۵۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک
ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ
دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ
قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي
يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ رَجُلٍ
مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ أَفْلَحُ عَنْ ابْنِ زُرَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ
عَلِيًّا يَقُولُ إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ
حَرِيرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِينِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي
شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحَدِيثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَوْلَى
بِالصَّوَابِ إِلَّا قَوْلَهُ أَفْلَحَ أَشْبَهُ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۵۱۵۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک
ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ
دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ
هَرُونَ قَالَ أُنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ أَبِي
أَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَيْرٍ لَعَافِقِي قَالَ
سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبًا بِيَمِينِهِ وَحَرِيرًا بِشِمَالِهِ فَقَالَ
هَذَا حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي۔

۵۱۵۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا: میری امت کی خواتین کے لیے سونا اور ریشمی کپڑا حلال
ہے اور یہ مردوں کے لئے حرام ہیں۔

۵۱۵۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدَّرَهَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ
بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
أَحَلَّ اللَّهُ هَبَّ وَالْحَرِيرَ لِلنِّسَاءِ أُمَّتِي وَحَرَّمَ عَلَى
ذُكُورِهَا۔

۵۱۵۵: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

۵۱۵۵: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَرَعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونا پہننے سے منع فرمایا مگر (ان کو) ریزہ ریزہ کر کے۔

حَبِيبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا خَالَفَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ رَوَاهُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مِيمُونٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ۔

۵۱۵۶: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سونے کے پہننے کی لیکن اس کو ریزہ ریزہ کر کے اور (ممانعت فرمائی) لال رنگ کے گدوے پر بیٹھنے سے۔

۵۱۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مِيمُونٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا وَعَنْ رَكُوبِ الْمَيَاثِرِ۔

۵۱۵۷: حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا ان کے پاس چند حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تشریف فرما تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم کو علم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کے پہننے سے مگر اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔

۵۱۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي شَيْخٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ جَمْعٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ اتَّعْلَمُونَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ۔

۵۱۵۸: حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک حج میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا اور فرمایا: تم اس سے واقف نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا لیکن اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔ انہوں نے کہا اے اللہ.....

۵۱۵۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ أَنَا سَبَاطُ عَنْ مُعْوِيَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ أَبِي شَيْخٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ مُعَاوِيَةَ فِي بَعْضِ حَاجَاتِهِ إِذْ جَمَعَ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مَقْطَعًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَلَى اخْتِلَافٍ بَيْنَ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ۔

۵۱۵۹: حضرت ابوجمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ الْهَنَائِيُّ عَنْ أَبِي جَمَانَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجِّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ خَالَفَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي

شَيْخٍ عَنْ أَخِيهِ حِمَّانَ -

۵۱۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ عَنْ أَخِيهِ حِمَّانَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجِّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوسِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ خَالَفَهُ الْأَوْرَاعِيُّ عَلَى إختِلَافِ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ فِيهِ -

۵۱۶۱: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۵۱۶۱: أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الْأَوْرَاعِيِّ عَنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ قَالَ حَدَّثَنِي حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ -

۵۱۶۲: أَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَّحِ قَالَ حَدَّثَنَا عِمَارَةُ بْنُ بُشَيْرٍ عَنِ الْأَوْرَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ أُنْشِدُكُمْ بِاللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا أَلَلَّهِمْ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ -

۵۱۶۳: وَأَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مَرْيَدٍ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ الْأَوْرَاعِيِّ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ حِمَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ

۵۱۶۰: حضرت ابو حنمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۲: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۳: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع

فَدَعَا نَفَرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ۔

۵۱۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبُرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسُفٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةَ فَدَعَا نَفَرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكُعْبَةِ فَقَالَ أُنْشِدْكُمْ بِاللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا أَلَلَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عُمَارَةُ أَحْفَظْ مِنْ يَحْيَى فَحَدِيثُهُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ۔

۵۱۶۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو شَيْخٍ الْهَضَائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمْ اتَّعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ لُبْسِ الْحَرِيرِ فَقَالُوا أَلَلَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَنَهَى عَنِ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوا نَعَمْ خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ رَوَاهُ عَنْ بَيْهَسَ عَنْ أَبِي شَيْخٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ۔

۵۱۶۶: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو شَيْخٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدِيثُ النَّضْرِ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۲۲۹۱: بَابُ مَنْ أُصِيبَ أَنْفُهُ هَلْ يَتَّخِذُ أَنْفًا

مِنْ ذَهَبٍ

فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۳: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۵: حضرت ابوالشیخ ہنائی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ان کے چاروں طرف چند افراد بیٹھے تھے جو کہ مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم سے تھے۔ انہوں نے کہا کیا تم واقف ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشمی کپڑا پہننے سے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اور سونے کے پہننے سے منع فرمایا لیکن اس کو چوراچورا کر کے (پہن لینے کی اجازت دی)۔

۵۱۶۶: حضرت ابوالشیخ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کے پہننے سے مگر اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔

باب: جس کی ناک کٹ جائے کیا وہ شخص سونے کی ناک

بنا سکتا ہے؟

۵۱۶۷: حضرت عرفہ رضی اللہ عنہ بن اسعد کی ناک (ایک جنگ میں) ضائع ہوگئی (یعنی کٹ گئی) کلاب والے دن پس انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تھی وہ ناک بد بودار ہوگئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سونے کی ناک بنوائی جائے۔

۵۱۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمُ بْنُ زُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُرْفَةَ عَنْ جَدِّهِ عُرْفَةَ بْنِ أَسْعَدَ أَنَّهُ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكَلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرَقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ۔

سونے کی ناک سے متعلق:

کلاب کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قبائل عرب کی ایک بہت بڑی لڑائی ہوئی تھی اس سخت لڑائی میں حضرت عرفہ رضی اللہ عنہ کی ناک جاتی رہی تھی۔ جب آپ کو علم ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا تم سونے کی ناک بنوا لو کتب فقہ میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے معلوم ہوا کہ سونے کی ناک بنوانا جائز ہے اسی طرح سے سونے کے دانت بھی بنوا سکتے ہیں۔ تفصیل کے لیے فتاویٰ عالمگیری ملاحظہ فرمائیں۔

۵۱۶۸: حضرت عرفہ رضی اللہ عنہ بن اسعد کی ناک (ایک جنگ میں) ضائع ہوگئی (یعنی کٹ گئی) کلاب والے دن پس انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تھی وہ ناک بد بودار ہوگئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سونے کی ناک بنوا لو۔

۵۱۶۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَرِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ أَبِي الْأَشْهَبِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُرْفَةَ عَنْ عُرْفَةَ بْنِ أَسْعَدَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ وَ كَانَ جَدُّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَأَى جَدَّهُ قَالَ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكَلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ فِضَّةٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَّخِذَهُ مِنْ ذَهَبٍ۔

باب: مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے سے متعلق

۲۲۹۲: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ

حدیث

للرِّجَالِ

۵۱۶۹: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تم کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: اس انگوٹھی کو تو جو تم سے بہتر تھے وہ دیکھ چکے ہیں لیکن انہوں نے اس کو دیکھ کر اس پر عیب نہیں لگایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کون تھے؟ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

۵۱۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ كَثِيرٍ الْخَرَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَيْنَانَ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءِ الْغُرَّاسَانِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِصَهْبٍ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ قَالَ قَدْ رَأَاهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعْبه قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سونے کی انگوٹھی کی اجازت سے متعلق:

عیب لگانے سے مراد یہ ہے کہ تم سے جو زیادہ متقی اور خدا رسیدہ تھے وہ دیکھ چکے ہیں یعنی جب رسول کریم ﷺ اس کو دیکھ چکے ہیں اور انہوں نے اس پر نکیر نہیں فرمائی تو آپ ﷺ کو بھی اس کے پہننے سے نکیر نہیں فرمائی چاہیے۔

باب: سونے کی انگوٹھی سے متعلق

۲۲۹۳: بَابُ خَاتَمِ الذَّهَبِ

۵۱۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اپنی تمام حضرات نے سونے کی انگوٹھی پہنی پھر آپ نے فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا لیکن میں اب اس کو کبھی نہیں پہنوں گا پھر آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا۔ لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۱۷۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَإِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَبَدَأَ فَبَدَأَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

۵۱۷۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ریشمی کپڑے اور لال رنگ کے گدوں پر بیٹھنے سے اور گیہوں اور جو کی شراب پینے سے۔

۵۱۷۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ بَرِيمٍ قَالَ قَالَ عَلِيُّ نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَعَنِ الْجِجَعَةِ۔

۵۱۷۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ریشمی کپڑا پہننے اور سرخ زین پر چڑھنے کی ممانعت فرمائی (جو ریشم کے بنے ہوں)۔

۵۱۷۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَكْرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ۔

۵۱۷۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی سونے کا چھلا پہننے سے اور سرخ زینوں پر چڑھنے سے اور ریشمی کپڑوں کے پہننے سے اور جعہ کے پینے سے اور پھر اس کی تیزی کا حال بیان فرمایا۔

۵۱۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ سَمِعَهُ مِنْ عَلِيٍّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيزَةِ الْحُمْرَاءِ وَعَنِ الثِّيَابِ الْقَيْسِيَّةِ وَعَنِ الْجِجَعَةِ شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ وَالْحِنْطَةِ وَذَكَرَ مِنْ شِدَّتِهِ خَالَفَهُ عَمَارُ بْنُ رُزَيْقٍ رَوَاهُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ

عَنْ صَعْصَعَةَ عَنْ عَلِيٍّ -

جعہ کیا ہے؟

یہ ایک قسم کی شراب ہے جو کہ گھول اور دھ سے تیار ہوتی ہے اس کا استعمال بھی دیگر شراب کی طرح حرام اور ناجائز ہے۔

و عن الجعة بكسر الجيم و تخفيف المهملة نبذ متخذ من الحنطة والشعير زهر الربى على سنن النسائی ص: ۷۸۱ مطبوعہ نظامی کراچی۔

۵۱۷۴: امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا اور ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا اور منع فرمایا لال رنگ کی زین پر چڑھنے اور جعہ (نامی شراب) پینے سے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: پہلی روایت ٹھیک ہے۔

۵۱۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَتِيسِ وَالْمَيْثِرَةِ وَالْجِعَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الَّذِي قَبْلَهُ أَشْبَهَ بِالصَّوَابِ -

۵۱۷۵: حضرت صعصعہ رحمہ اللہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بنے اور لاکھ کے برتن سے سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۷۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عُثَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ صَعْصَعَةَ ابْنِ صُوحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ إِنَّهَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَهَانِي عَنِ الذَّهَبِ وَالْحَنَمِ وَحَلَقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْقَتِيسِ وَالْمَيْثِرَةِ الْحُمْرَاءِ -

۵۱۷۶: حضرت صعصعہ رحمہ اللہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بنے اور لاکھ کے برتن سے سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۷۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ سُمَيْعٍ الْحَنْفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ جَاءَ صَعْصَعَةُ ابْنُ صُوحَانَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ إِنَّهَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذَّهَبِ وَالْحَنَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْجِعَةِ وَنَهَانَا عَنْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَلُبْسِ الْقَتِيسِ وَالْمَيْثِرَةِ الْحُمْرَاءِ -

۵۱۷۷: حضرت صعصعہ رحمہ اللہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے

۵۱۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بنے اور لاکھ کئے برتن سے سونے کے چھٹے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمْعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عَمْرِو قَالَ قَالَ صَعْقَةُ بْنُ صَوْحَانَ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ انْهَنَّا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْجِجَعَةِ وَعَنْ حَلْقِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَعَنِ الْمَيْثَرَةِ الْحُمْرَاءِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثْتُ مَرْوَانَ وَعَبْدَ الْوَاحِدِ أَوَّلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ۔

۵۱۷۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے دوست رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ (اگرچہ) میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ (۱) آپ نے مجھ کو سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا (۲) اور ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا (۳) کسم کے رنگ سے منع فرمایا جو کہ چمک دار سرخ ہو اور رکوع یا سجدہ میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

۵۱۷۸: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَقْفِيُّ وَعُثْمَانُ بْنُ عَمَرَ قَالَ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ أَبَانَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي جَبِّي عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ ثَلَاثٍ لَا أَقُولُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِي عَنْ تَخْتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِي وَ عَنِ الْمُعْصَفَرِ الْمُقَدَّمَةِ وَلَا أَقْرَأَ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا تَابَعَهُ الضَّحَّاكُ ابْنُ عُثْمَانَ۔

۵۱۷۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور لال رنگ کے اور کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

۵۱۷۹: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُشَكِّرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخْتِمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِي وَ عَنِ الْمُعْصَفَرِ الْمُقَدَّمِ وَالْقِرَاءَةِ رَاكِعًا۔

۵۱۸۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبُرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَآنَا رَاكِعٌ وَ

عَنْ لُبِّسِ الذَّهَبِ وَالْمُعْصَفِرِ-

۵۱۸۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کارنگ پہننے سے۔

۵۱۸۱: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَرَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ حَنِينٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَيْسِيِّ وَالْمُعْصَفِرِ وَأَنْ لَا أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ-

۵۱۸۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کارنگ پہننے سے۔

۵۱۸۲: أَخْبَرَنِي هُرُوثُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكَّارٍ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنُ سَمِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخْتُمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمُعْصَفِرِ وَعَنْ لُبِّسِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكُوعِ-

۵۱۸۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے سونا اور کسم کارنگ پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۵۱۸۳: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَبَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبِّسِ الْقَيْسِيِّ وَالْمُعْصَفِرِ وَعَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ-

۵۱۸۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کارنگ پہننے سے۔

۵۱۸۴: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشَرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لُبِّسِ الْقَيْسِيِّ وَعَنِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبِّسِ الْمُعْصَفِرِ-

۵۱۸۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ

۵۱۸۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنصُورٍ بْنُ جَعْفَرٍ النَّيْسَابَ

ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

بُورِي قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلَى لِبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْمُعْصِفِ وَعَنِ الْقَسِي وَ عَنِ التَّخَمِ بِالذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

یحییٰ بن ابی کثیر کے بارے میں

۲۲۹۴: بَابُ الْأَخْتِلَافِ عَلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي

اختلاف

كَثِيرٍ فِيهِ

۵۱۸۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۸۶: أَخْبَرَنِي هَرُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ الْفَدَكِيُّ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ حُنَيْنٍ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعْصِفِ وَ عَنِ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَ عَنِ لُبْسِ الْقَسِي وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ۔ خَالَفَهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ۔

۵۱۸۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے کسم سے رنگے ہوئے کپڑے ریشمی کپڑے پہننے اور رکوع میں قراءت کرنے سے۔

۵۱۸۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بَعْضِ مَوَالِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُعْصِفِ وَالثِّيَابِ الْقَسِيَّةِ وَعَنْ أَنْ يَقْرَأَ وَهُوَ رَاكِعٌ۔

۵۱۸۸: ترجمہ اور مفہوم سابق کے مطابق ہے۔

۵۱۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو وَالْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَاقِ الْحَدِيثِ۔

۵۱۸۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے ریشمی کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قراءت کرنے سے۔

۵۱۸۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ عَن عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِي وَالْحَرِيرِ وَخَاتِمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا۔

خَالَفَهُ هِشَامٌ وَلَمْ يَرْفَعَهُ۔

۵۱۹۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
يَزِيدُ قَالَ أَبَانَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى عَنْ مَيْثِرِ الْأَرْجَوَانِ وَلُبْسِ
الْقَيْسِيِّ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۵۱۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ
عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ نَهَى عَنْ مَيْثِرِ
الْأَرْجَوَانِ وَخَوَاتِيمِ الذَّهَبِ۔

۲۲۹۵: بَابُ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْاِخْتِلَافُ
عَلَى قِتَادَةَ

۵۱۹۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْحَجَّاجِ هُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ
قِتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ نَهْلٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَخْتِمِ
الذَّهَبِ۔

۵۱۹۳: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي النَّجَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا
حَفْصُ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى عِمْرَانَ أَنَّهُ حَدَّثَنَا
قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَعَنِ
التَّخْتِمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ۔

۵۱۹۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ
أَبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ
عَنْ بُكَيْرِ بْنِ سَوَادَةَ أَنَّ أَبَا الْبُخْتَرِيِّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا
سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ
فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّكَ جِئْتَنِي وَفِي
يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ۔

۵۱۹۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی زمینوں سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگلی پہننے سے۔

۵۱۹۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی زمینوں سے اور سونے کی انگلی پہننے سے۔

باب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ پر اختلاف

۵۱۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگلی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۹۳: حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگلی پہننے سے اور سبز یا سرخ برتنوں میں پانی پینے سے جو کہ لاکھ کے بنے ہوئے ہوں کیونکہ اس دور میں وہ شراب کے برتن تھے۔

۵۱۹۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک نجران کا ایک باشندہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا وہ سونے کی انگلی پہننے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب توجہ نہیں فرمائی اور فرمایا: تم میرے پاس آگ کا ایک شعلہ لے کر آئے ہو؟

۵۱۹۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوا وہ شخص سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) ہاتھ میں ایک چھری یا ایک شان تھی آپ نے اس سے مارا اس کی انگلی پر۔ اس شخص نے کہا میں نے کیا کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: تم اس کو نکال دو اپنی انگلی سے۔ یہ بات سن کر اس آدمی نے انگوٹھی کو نکالا اور پھینک دیا پھر آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو دریافت کیا کہ انگوٹھی کیا ہوگی۔ اس نے کہا میں نے پھینک دی آپ نے فرمایا: میں نے یہ نہیں کہا تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اس کو فروخت کر دو اور اس کی قیمت کو اپنے کام میں خرچ کرو۔ حضرت امام نسائی ہیثمیہ نے فرمایا یہ حدیث منکر ہے۔

۵۱۹۶: حضرت ابو ثعلبہ خثنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی دیکھی آپ اس کو ایک چھری سے مارنے لگے جس وقت آپ غافل ہوئے تو حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اس کو نکال کر پھینک دیا آپ نے فرمایا ہم نے تم کو تکلیف دی اور تمہارا نقصان کیا۔

۵۱۹۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۱۹۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ عَنْ عَازِبٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةً أَوْ جَرِيدَةً فَضَرَبَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ إصْبَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِلَّا تَطْرَحُ هَذَا الَّذِي فِي إصْبَعِكَ فَأَخَذَهُ الرَّجُلُ فَرَمَى بِهِ قَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْخَاتَمَ قَالَ رَمَيْتُ بِهِ قَالَ مَا بِهَذَا أَمَرْتُكَ إِنَّمَا أَمَرْتُكَ أَنْ تَبِيعَهُ فَتَسْتَعِينَ بِشَيْئِهِ وَ هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ۔

۵۱۹۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُثَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ فِي يَدِهِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ فِي يَدِهِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاهُ قَالَ مَا أَرَأَاكَ إِلَّا قَدْ أَوْ جَعْنَاكَ وَأَعْرَمْنَاكَ خَالَفَهُ يُونُسُ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسٍ مَرْسَلًا۔

۵۱۹۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ

وَحَدِيثُ يُونُسَ أَوَّلِي بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ
النُّعْمَانِ-

۵۱۹۸: مفہوم سابق کے مطابق ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۱۹۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْقُرَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ قِرَاءَةً قَالَ
حَدَّثَنَا ابْنُ عَائِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ عَنْ
الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى
رَجُلٍ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ-

۵۱۹۹: مفہوم سابق کے مطابق ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۱۹۹: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ الْعَمَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمَ ذَهَبٍ فَضَرَبَ
إِصْبَعَهُ بِقَضِيبٍ كَانَ مَعَهُ حَتَّى رَمَى بِهِ-

۵۲۰۰: ابن شہاب نے اس حدیث کو مرسل روایت کیا ہے حضرت امام
نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا مرسل ٹھیک ہے۔

۵۲۰۰: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُرُوزِيُّ
قَالَ حَدَّثَنَا الْوَدَّ كَانِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْمُرْسِيلُ
أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ-

باب: انگوٹھی میں چاندی کی مقدار

۲۳۹۶: بَابُ مِقْدَارِ مَا يُجْعَلُ فِي الْخَاتَمِ مِنَ

كَايَان

الْفِضَّةِ

۵۲۰۱: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور وہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا
میں دیکھتا ہوں کہ تم اہل جہنم کا زیور پہن رہے ہو (یہ سن کر) اس نے وہ
انگوٹھی اتار کر پھینک دی پھر وہ شخص آیا اور وہ پیتل کی انگوٹھی پہنے
ہوئے تھا آپ نے فرمایا میں تم سے بتوں کی بدبو محسوس کر رہا ہوں
کیونکہ بت پیتل کے تیار ہوتے ہیں اس شخص نے وہ انگوٹھی اتار کر
پھینک دی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر میں انگوٹھی کس چیز کی تیار

۵۲۰۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ
ابْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمٍ مِنْ
أَهْلِ مَرُوءٍ أَبُو طَيِّبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى
عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ ثُمَّ جَاءَهُ وَ عَلَيْهِ
خَاتَمٌ مِنْ سَبَبٍ فَقَالَ مَالِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْإِهْنَامِ

فَطَرَحَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْ شَيْءٍ اتَّخَذَهُ كَرُونَ؟ آپ نے فرمایا: چاند کی لیکن جس وقت وہ ایک مثقال سے کم
قَالَ مِنْ وَرَقٍ وَلَا تُبْتَمَةُ مِثْقَالًا۔
ہو جائز ہے۔

ایک مثقال سے کم انگٹھی:

مذکورہ حدیث سے ایک مثقال سے کم وزن کی چاندی کی انگٹھی پہننے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور لوہے کی انگٹھی مرد اور
عورت کسی کے لئے پہننا جائز نہیں ہے اور مثقال کی مقدار ساڑھے چار ماشہ ہے۔

باب: رسول کریم ﷺ کی انگٹھی کی کیفیت

۲۲۹۷: بَابُ صِفَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ
۵۲۰۲: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ فَصَّهَ حَبَشِيٍّ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔
۵۲۰۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگٹھی بنائی تھی اس انگٹھی کا نگینہ (علاقہ) جش کا تھا اور اس انگٹھی میں نقش تھا محمد رسول اللہ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ ﷺ کی انگٹھی کا نگینہ:

مذکورہ روایت میں اس انگٹھی کا نگینہ حبشی ہونا مذکور ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس انگٹھی کا نگینہ جش میں تیار ہوا تھا اور
ایک روایت میں ہے اس انگٹھی کا نگینہ چاندی کا تھا ہو سکتا ہے آپ کے پاس دو انگٹھیں ہوں اور حبشی ہونے کے بارے میں یہ بھی
امکان ہے کہ اس انگٹھی کا بنانے والا جش کا رہنے والا ہو۔

۵۲۰۳: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنِ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمٌ فَصَّةٌ يَتَخْتَمُ بِهِ فِي يَمِينِهِ فَصَّةٌ حَبَشِيٌّ يَجْعَلُ فَصَّةً مِمَّا يَلِي كَفَّهُ۔
۵۲۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگٹھی چاندی کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے اور اس انگٹھی کا نگینہ حبشی تھا اور آپ ﷺ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا کرتے تھے۔

۵۲۰۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَلِيٍّ الْجَمْصِيُّ وَكَانَ أَبُوهُ خَالِدٌ عَلَى قِصَاءِ جَمَصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَوْصِيِّ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ
۵۲۰۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگٹھی چاندی کی تھی اور اس انگٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

بْنِ حَتْمٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ قِصَّةً مِنْهُ.

۵۲۰۵: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ ابْنُ بَسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ خَاتَمَهُ مِنْ وَرَقٍ قِصَّةً مِنْهُ.

۵۲۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کی چاندی کی تھی اور اس انگلی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۰۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ قِصَّةً مِنْهُ.

۵۲۰۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کی چاندی کی تھی اور اس انگلی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۰۷: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بَشِيرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ فَقَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَاتِبِي أَنْظُرْ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنُقُوشِ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

۵۲۰۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا لوگوں نے عرض کیا ہم اہل روم اس تحریر کو نہیں پڑھتے کہ جس پر مہر نہ ہو اس پر آپ نے چاندی کی ایک انگلی بنوائی گویا کہ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں اس میں تحریر تھا: محمد رسول اللہ۔

☆ خلاصہ الباب مذکورہ بالا حدیث شریف میں اصل متن میں لفظ کتاب فرمایا گیا ہے اس لفظ کتاب سے مراد تحریر اور خط ہے۔ مطلب یہ ہے کہ روم کے لوگ اس خط یا تحریر کو اہمیت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ جس پر مہر نہ ہو۔ اس ضرورت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگلی بنوائی۔

۵۲۰۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَفَّانَ أَبُو الْجَوَّارِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حَتَّى مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى بِنَا كَاتِبِي أَنْظُرْ إِلَى بَيَاضِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ.

۵۲۰۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں آدھی رات تک کی تاخیر فرمادی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز عشاء ہم لوگوں کے ساتھ ادا فرمائی گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگلی تھی۔

۲۲۹۸: بَابُ مَوْضِعِ الْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ - ذِكْرُ

حَدِيثِ عَلِيٍّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ

۵۲۰۹: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكٍ هُوَ ابْنُ أَبِي نَمِرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَرِيكٌ وَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ -

۵۲۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبُحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ بِيَمِينِهِ -

۲۲۹۹: بَابُ لُبْسِ خَاتَمِ حَدِيدٍ مَلُوءٍ عَلَيْهِ

بِفِضَّةٍ

۵۲۱۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي عَتَّابٍ سَهْلٍ ابْنِ حَمَّادٍ ح وَ ابْنَانَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَكِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَقِّبِ عَنْ جَدِّهِ مُعَقِّبٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيدًا مَلُوءًا عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ وَ رُبَّمَا كَانَ فِي يَدَيْهِ فَكَانَ مُعَقِّبٌ عَلَى خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۳۲۰۰: بَابُ لُبْسِ خَاتَمِ صُفْرِ

۵۲۱۲: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَلِيٍّ الْمُصْبِغِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُورٍ مِنْ أَهْلِ نَعْرِثَةَ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي الْبُخْتَرِيِّ عَنْ

بَابُ: اَنگوٹھی کس ہاتھ

میں پہنے؟

۵۲۰۹: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

۵۲۱۰: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ مضمون جیسی روایت منقول ہے۔

باب: جس لوہے پر چاندی چڑھی ہو اس کی

انگوٹھی پہننا

۵۲۱۱: حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مبارک) انگوٹھی لوہے کی تھی اور اس پر چاندی لپٹی ہوئی تھی وہ انگوٹھی کبھی میرے ہاتھ میں ہوتی تھی اور حضرت معقیب رضی اللہ عنہ اس کی حفاظت کے لیے مقرر تھے (یعنی وہ اس کی حفاظت کرتے تھے)۔

باب: کانسی کی انگوٹھی کا بیان

۵۲۱۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں بحرین سے حاضر ہوا اور اس نے سلام کیا آپ نے جواب نہیں دیا اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور وہ شخص ریشم کا ایک چوندہ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے وہ دونوں اتار دیئے

أَبَى سَعِيدُ الْخُدْرِيُّ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَسَّه فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي يَدِهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَجَبَّةٌ حَرِيرٌ فَأَلْفَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتَكَ إِنْفَاءً فَأَعْرَضْتَ عَنِّي فَقَالَ إِنَّهُ كَانَ فِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ إِذَا بِجَمْرٍ كَثِيرٍ قَالَ إِنَّ مَا جِئْتُ بِهِ لَيْسَ بِأَجْرٍ أَعْنَا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلَكِنَّهُ مَنَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ فَمَاذَا اتَّخَذَ قَائِي حَلَقَةً مِنْ حَدِيدٍ أَوْ وَرَقٍ أَوْ صُفْرٍِ -

۵۲۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اتَّخَذَ حَلَقَةً مِنْ فِطْصَةٍ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَصُوعَ عَلَيْهِ فَلْيَفْعَلْ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى نَفْسِهِ -

ایک حکم ممنوع:

آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ ﷺ کاندہ کیا ہوا تھا جو کہ آپ ﷺ بطور مہر لگانے کے استعمال فرماتے اور یہ آپ ﷺ کے ساتھ ہی خاص تھا کسی کے لئے ایسا کرنا بالکل ہی صحیح نہیں کیونکہ یہ عبارت صرف اور صرف آپ ہی کاندہ کرا کے پہن سکتے تھے باقی سب کے لئے اس عبارت کا کاندہ کرا کے انگوٹھی پہننا ممنوع ہے۔

۵۲۱۴: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُرُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا وَنَقَشَ عَلَيْهِ وَنَقَشَا قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ أَنَسٌ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ

۵۲۱۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر (حروف) کاندہ کرائے پھر ارشاد فرمایا: ہم نے انگوٹھی بنائی ہے اور کاندہ کرایا ہے اب کوئی دوسرا شخص اس طرح (کا مضمون) نہ کھدوائے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اس کی روشنی گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

پھر آیا اور اس نے سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ابھی آپ کے پاس حاضر ہوا تھا آپ نے میری طرف نہیں دیکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہارے پاس آگ کا ایک شعلہ تھا اس نے کہا میں تو کافی مقدار میں آگ کے شعلے لے کر آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تم لے کر آئے ہو وہ حرہ (جو کہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک مقام ہے) کے پتھروں سے زیادہ مفید نہیں ہے یعنی سونے کے ڈھیلے اور زمین کے پتھر دونوں ہی برابر ہیں البتہ یہ دنیا کی پونجی ہے پھر اس نے کہا میں کس شے کی انگوٹھی بنائوں؟ آپ نے فرمایا تم لوہے کا ایک چھلہ بنا لو یا چاندی یا پتیل کا چھلہ بنا لو۔

۵۲۱۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے (یعنی روانہ ہو گئے) اور آپ نے ایک چاندی کا چھلہ بنوا رکھا تھا۔ ارشاد فرمایا: جس شخص کا دل چاہے وہ اس طرح کا چھلہ بنوالے لیکن جو اس پر کاندہ ہے وہ کاندہ نہ کرائے۔

إِلَى وَبَيَّضَهُ فِي يَدِهِ-

باب: فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ انگوٹھی پر عربی عبارت

نہ کھدواؤ

۵۲۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ کرو اور اپنی انگوٹھیوں پر عربی (عبارت) نہ کھدواؤ۔

۲۳۰۱: بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ لَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَابِيًّا

۵۲۱۵: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى الْخَوَارِزْمِيُّ بَعْدَاز قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ قَالَ أَبَانَا الْعَوَّامُ بْنُ خُوْشَبٍ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْتَضِيئُوا بِنَارِ الْمُشْرِكِينَ وَلَا تَنْقُشُوا عَلَى خَوَاتِيمِكُمْ عَرَبِيًّا-

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں مشرکین کی آگ سے روشنی کرنے کو جو منع فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ ان لوگوں سے مشورہ نہ کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے دشمن ہیں اور عربی عبارت کندہ کرنے کی جو ممانعت فرمائی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم انگوٹھی پر میرا نام نہ کھدواؤ یعنی محمد رسول اللہ نہ کھدواؤ تاکہ میری مہر سے اشتباہ نہ ہو جائے۔

باب: کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت

۵۲۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ عزوجل سے ہدایت اور سیدھے راستہ کی دعا مانگو اور تم ٹھیک اور درست کام کرو اور آپ نے مجھ کو اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کلمہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی کی طرف۔

۲۳۰۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَابَةِ

۵۲۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصَوِّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي رَاسٍ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ سَلِ اللَّهَ الْهُدَى وَالسَّادَ وَنَهَانِي أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَشَارَ يَعْنِي بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى-

۵۲۱۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سبابہ اور وسطی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۲۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ يَعْنِي السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى وَالْفُظْلَ لِأَبْنِ الْمُثَنَّى-

۵۲۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

۵۲۱۸: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا

فرمایا: مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ عزوجل سے دعا کرو اے اللہ! مجھے سیدھے اور درست راستے کی ہدایت دے اور آپ نے مجھ کو اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور اشارہ فرمایا کلمہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی کی طرف۔

بَشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي سَبِيلَكَ وَنَهَانِي أَنْ أَصْعَ الْخَاتَمَ فِي هَذِهِ وَهَذِهِ وَأَشَارَ بِبَشْرٍ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى قَالَ وَقَالَ عَاصِمٌ أَحَدُهُمَا۔

باب: بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی اتارنے

۳۳۰۳: باب نَزْعُ الْخَاتَمِ عِنْدَ دُخُولِ

الْخَلَاءِ

سے متعلق

۵۲۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پانچخانہ میں جانے لگتے تو آپ اپنی انگوٹھی اتار دیتے کیونکہ اس میں لکھا ہوتا تھا محمد رسول اللہ۔

۵۲۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ۔

۵۲۲۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ پھیلی کی جانب رکھا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی چنانچہ لوگوں نے بھی (اپنی اپنی) انگوٹھیاں اتار ڈالیں۔

۵۲۲۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَيْنَا الْمُعْتَمِرَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِنْ قَبْلِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَالْقَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمَهُ وَقَالَ لَا الْبَسَةَ أَبَدًا وَالْقَى النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ۔

۵۲۲۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ پھیلی کی جانب رکھا لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں آپ نے بھی اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا میں اب اس کو نہیں پہنوں گا۔

۵۲۲۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ فَطَوَّحَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَا الْبَسَةَ أَبَدًا۔

۵۲۲۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی پہنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی جس میں یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ اور فرمایا: کسی کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ اپنی

۵۲۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مَوْسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَخْتَمُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَيْسَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَنَقَشَ

انگوٹھی میں یہ کندہ کرائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔

فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْقَشَ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا ثُمَّ جَعَلَ قَصَّةً فِي بَطْنِ كِفِّهِ.

۵۲۲۳. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْمَغِيرَةِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا رَأَاهُ أَصْحَابُهُ قَسَتْ خَوَاتِيمُ الذَّهَبِ فَرُمِي بِهِ فَلَا نَذْرِي مَا فَعَلَ ثُمَّ أَمَرَ بِخَاتَمِهِ مِنْ فِصَّةٍ فَأَمَرَ أَنْ يَنْقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَكَانَ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ سِتًّا سِتِينَ مِنْ عَمَلِهِ فَلَمَّا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ دَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ فَعَرَجَ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى قَلْبٍ لِعُثْمَانَ فَسَقَطَ فَالْتَمِسَ فَلَمْ يَوْجِدْ فَأَمَرَ بِخَاتَمِهِ مِثْلَهُ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

۵۲۲۴. أَخْبَرَنَا قُسَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ قَصَّةً فِي بَاطِنِ كِفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَوَّحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِصَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ.

۵۲۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تین روز تک پہنی جس وقت آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو (چاروں طرف سے) سونے کی انگوٹھیاں پھیل گئیں (یعنی تمام ہی لوگ اس کو پہننے لگے) آپ نے یہ دیکھ کر انگوٹھی پھینک دی نہ معلوم وہ کیا ہو گئی پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور حکم فرمایا اس میں یہ عبارت کندہ کرانے کا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہی۔ یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ ان کی وفات ہو گئی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی چھ سال تک رہی اور ان کے استعمال میں رہی جب کافی تعداد میں خطوط لکھے جانے لگے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی ایک انصاری کو عنایت فرمادی اس سے مہر لگائی جاتی رہی ایک روز وہ انصاری صحابی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کنوئیں پر گئے تو وہ انگوٹھی اس میں گر گئی اس کی کافی تلاش کرائی گئی لیکن وہ نہ مل سکی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا اسی قسم کی انگوٹھی بنوائے جانے کا اور انہوں نے اس میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کندہ کرایا۔

۵۲۲۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور انہوں نے اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھا اور ہتھیلی کی طرف رکھا چنانچہ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھی بنوا لی (لیکن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینک دیا لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک ڈالیں پھر آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس سے مہر لگائی جاتی رہی لیکن آپ اس کو نہیں پہنتے تھے۔

باب: گھونگرو اور گھنٹہ سے متعلق

۲۳۰۴: باب الْجَلَاجِلُ

۵۲۲۵: حضرت ابوبکر بن ابوالشیخ سے روایت ہے کہ میں حضرت سالم

۵۲۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ

کے پاس بیٹھا تھا کہ اس دوران ان کے ساتھ قبیلہ اُم البنین کا ایک قافلہ نکل آیا ان لوگوں کے ساتھ گھنٹیاں تھیں تو حضرت سالم نے حضرت نافع سے حدیث نقل کی میں نے اپنے والد صاحب سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ساتھ نہیں جاتے اس قافلہ کے جس میں گھنٹہ ہو ان کے ساتھ تو کس قدر گھنٹے ہوتے ہیں۔

الْقَفِيُّ مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْخٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَالِمٍ فَمَرَّ بِنَا رَكْبٌ لِأَمِّ الْبَيْتِ مَعَهُمْ أَجْرَاسٌ فَحَدَّثَ نَافِعًا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُكْبًا مَعَهُمْ جُلُجُلٌ كَمْ تَرَى مَعَ هَؤُلَاءِ مِنَ الْجُلُجُلِ۔

گھنٹہ سے کیا مراد ہے؟

مذکورہ بالا حدیث میں گھنٹہ سے مراد وہ گھنٹہ ہے جو کہ جاتوروں کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے اور جانور کے چلنے کے وقت اس گھنٹہ کی آواز برابر آتی رہتی ہے اس حدیث سے گانے اور ڈھول باجہ وغیرہ کی حرمت بھی نکلتی ہے کہ جب گھنٹہ جیسی معمولی آواز سے فرشتے نفرت کرتے ہیں تو گانے بجانے وغیرہ سے ان کو کس قدر نفرت ہوگی؟

۵۲۲۶: حضرت ابوبکر بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت سالم کے ساتھ رہتا تھا انہوں نے حدیث شریف نقل فرمائی اپنے والد سے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے کہ جن کے ساتھ گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۶: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ الطُّرْسُوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أُنْبَأَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُوسَى قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَحَدَّثَ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُفْقَةً فِيهَا جُلُجُلٌ۔

۵۲۲۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۲۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُوسَى عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةَ رُفْقَةً فِيهَا جُلُجُلٌ۔

أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِيهِ مَوْلَى ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا تَصْحَبُ۔

۵۲۲۸: اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس مکان میں

۵۲۲۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

داخل نہیں ہوتے کہ جس میں کہ گھونگرو یا گھنٹہ ہو اور فرشتے ان لوگوں کے ساتھ بھی نہیں رہتے کہ جن کے ساتھ گھنٹہ ہو۔

سُلَيْمَانُ بْنُ بَابِيهِ مَوْلَى آلِ نَوْفَلٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُلُجُلٌ وَلَا جَرَسٌ وَلَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ۔

۵۲۲۹: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ میں رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے میرے کپڑے پھٹے ہوئے دیکھے (یعنی مجھ کو خراب لباس میں دیکھا) تو دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس مال دولت ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! سب کچھ موجود ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر جس وقت اللہ عزوجل نے تم کو مال عطا فرمایا ہے تو تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔

۵۲۲۹: أَخْبَرَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ رَجُلًا يَتْبَابُ فَقَالَ أَلَيْكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرْ أَثَرُهُ عَلَيْكَ۔

حدود شرع میں مال کا اظہار:

یعنی اگر تم کو مال دیا گیا ہے تو حدود شرع میں مال کا اظہار اور ایک جائز مقدار میں استعمال ہونا چاہیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ لیکن اس سے مقصد ریاکاری نہ ہو۔

۵۲۳۰: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے خراب کپڑے پہنے ہوئے آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کیا تمہارے پاس مال موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں میرے پاس مال ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا تمہارے پاس کس قسم کا مال موجود ہے؟ انہوں نے جواب دیا اونٹ گائے بکریاں گھوڑے غلام اور باندی (سب کچھ) ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: جب اللہ عزوجل نے تم کو مال عطا فرمایا ہے (یعنی تم کو نوازا گیا ہے) تو تم کو چاہیے کہ اس کا احسان اور فضل ظاہر کرو (یعنی تم زندگی اس طرح سے گزارو کہ لوگ تم کو خوش حال سمجھیں)۔

۵۲۳۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ دُونَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ مِنْ أَيِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ آتَانِي اللَّهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرْ أَثَرُكَ عَلَيْكَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ۔

باب: فطرت کا بیان

۲۳۰۵: باب ذِكْرِ الْفِطْرَةِ

۵۲۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں فطرتی ہیں (۱) مونچھیں کترنا (۲) بغل کے بال اکھیڑنا (۳) ناخن کاٹنا (۴) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۵) حدیث روا۔

۵۲۳۱: أَخْبَرَنَا ابْنُ السِّنِّي قَرَأَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ لَفْظًا قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَتَنْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأُظْفَارِ وَالْإِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ۔

باب: مونچھیں کٹوانے اور داڑھی بڑھانے کا بیان
۵۲۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو کترنا اور داڑھیوں کو چھوڑ دو۔

۲۳۰۶: بَابُ إِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللَّحْيَةِ
۵۲۳۲: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّحْيَ۔

باب: بچوں کا سر مونڈنے کا بیان
۵۲۳۳: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مہلت عطا فرمائی حضرت جعفر بن ابی طالب کے رشتہ داروں کو تین دن کی (یعنی تین روز تک ان کی وفات پر غم منانے کی) پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم لوگ اب میرے بھائی پر نہ روؤ اور فرمایا میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ چنانچہ ہم لوگ چوروں کی طرح لائے گئے (یعنی ہم لوگ چھوٹے چھوٹے بڑے بڑے بال میں لائے گئے) پھر آپ نے فرمایا جام کو بٹاؤ پھر آپ نے سر مونڈنے کا حکم فرمایا۔

۲۳۰۷: بَابُ حَلْقِ رُؤُسِ الصِّبْيَانِ
۵۲۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَبَانَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ أَبِي يَعْقُوبَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَهْلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْ جَعْفَرُ ثَلَاثَةَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا إِلَيَّ بَنِي أَخِي فَجِئْنَا بِنَا كَانُوا أَفْرَحَ فَقَالَ ادْعُوا إِلَيَّ الْخَلَاقَ فَأَمَرَ بِحَلْقِ رُؤُسِنَا مُخْتَصِرًا۔

باب: بچے کا سر کچھ منڈانا اور کچھ چھوڑنا
ممنوع ہے
۵۲۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قزع سے منع فرمایا۔

۲۳۰۸: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُحْلَقَ بَعْضُ شَعْرِ الصَّبِيِّ وَيَتْرَكَ بَعْضُهُ
۵۲۳۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَبَانَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ-

قزع کی تعریف اور اس کا ممنوع ہونا:

قزع کہتے ہیں کہ سر کے بال کچھ کٹوایا منڈواڈالنا اور کچھ سر پر باقی رہنے دینا یہ عجب مرضی ہمارے مسلمانوں کے اندر بھی بہت پایا جاتا ہے اور اس پر مزید ظلم یہ کہ اس بچے سے عموماً بھیک منگوائی جاتی ہے یا یوں کہا جاتا ہے کہ ہم نے منت مانی تھی اس لئے بچے کے کچھ بال رہنے دیئے ہیں اور اس کو اکثر (لٹ) کا نام دیا جاتا ہے جو کہ اور بھی نامناسب ہے ایک اور حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ یا تو سارے بال کٹوا ڈالو یا پھر سارے سر کے بال رکھو اس میں زینت ہے ویسے بھی دیکھا جائے کہ بال سر پر کچھ ہوں اور کچھ کٹا دیئے جائیں تو وہ سر کتنا بے ڈھبا اور بے زینت لگتا ہے اور حق تعالیٰ جل شانہ کا فرمان ہے: لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ اور یہ سب جانتے ہیں کہ دنیا کی ساری مخلوقات میں سے سب سے زیادہ شان و شوکت کرامت عزت و زینت اللہ تعالیٰ نے انسان کو عطاء فرمائی ہے اور اسلام انسان کے لئے عزت و زینت کو ہی پسند کرتا ہے وہ کسی قدر احمق ہے جو کہ اپنے کو آپ کو خود بگاڑے اور بد نما بن کر اس کو اپنے لئے عزت جانے اور وہ ماں باپ جو کہ اپنے بچے کے کچھ بال کٹا دیتے ہیں اور کچھ چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے مختلف انداز سے جواز پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض یوں کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارے پیر صاحب کا حکم ہے اس لئے ہم نے ایسا کیا ہے اس فعل کو ترک کر دینا از بس ضروری ہے۔ (جامی)

۵۲۳۵: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ-

۵۲۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ-

۵۲۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ-

۵۲۳۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ أُمِّةَ بْنِ خَالِدٍ

باب: سر پر بال رکھنے سے متعلق

۲۳۰۹: بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَةِ

۵۲۳۸: حضرت براء بن جحش سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا قد

مبارک درمیان تھا اور آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان بہت جگہ تھی اور داڑھی مبارک بہت گھنی تھی اور کچھ سرخی ظاہر تھی اور سر کے بال کانوں کی لوتک تھے میں نے آپ کو لال رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا ہے (یعنی آپ ﷺ کا جسم مبارک متناسب سجاوٹ والا تھا)۔

۵۲۳۹: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی بال والے کو جوڑا پہنے ہوئے رسول کریم ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک مونڈھوں کے نزدیک تھے۔

۵۲۴۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بال مبارک آدھے کانوں تک تھے۔

۵۲۴۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

باب: بالوں کو برابر کرنے یعنی کنگھی کرنے اور تیل لگانے

سے متعلق

۵۲۴۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے تو آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے سر کے بال پراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس شخص سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنے بال برابر (صحیح) کر لے۔

۵۲۴۳: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے سر پر بالوں کا جھوم تھا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا تم ان کو اچھی طرح سے رکھو اور تم روزانہ کنگھی کرو۔

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا عَرِيضَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ كَثَّ اللَّحْيَةُ تَعْلُوهُ حُمْرَةٌ جُمْتُهِ إِلَى شَحْنَتِي أَذُنِيهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ مَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ مِنْهُ۔

۵۲۳۹: أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ۔

۵۲۴۰: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَتَانَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نِصْفِ أُذُنَيْهِ۔

۵۲۴۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَمَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ إِلَى مَنْكِبَيْهِ۔

۲۳۱۰: باب

تَسْكِينُ الشَّعْرِ

۵۲۴۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ قَالَ أَتَانَا عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَجُلًا ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ أَمَا يَجِدْ هَذَا مَا يُسْكِنُ بِهِ شَعْرَهُ۔

۵۲۴۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ابْنُ مُقَدِّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُكَدِّرِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَتْ لَهُ جُمَةٌ ضَخْمَةٌ فَسَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَرَةً أَنْ يُحْسِنَ إِلَيْهَا وَأَنْ يَتَرَجَّلَ كُلَّ يَوْمٍ۔

باب ۳۳۱۱: بَابُ فَرْقِ الشَّعْرِ

۵۲۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْأَلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمَشْرُكُونَ يَفْرُقُونَ شُعُورَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ۔

باب: بالوں میں مانگ نکالنا
۵۲۳۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو چھوڑ دیا کرتے تھے اور مشرکین بالوں میں مانگ نکالا کرتے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو دوست رکھتے تھے ان باتوں کی کہ جن باتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ حکم نہ ہوتا اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مانگ نکالنے لگے۔

مانگ نکالنے سے متعلق:

اہل کتاب سے مراد یہود اور عیسائی ہیں اور بعد میں آپ نے جو بالوں میں مانگ نکالنا شروع فرما دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ پھر آپ کو حکم ہو گیا کہ اب مانگ نکالنا سنت ہے۔

باب ۳۳۱۲: بَابُ التَّرَجُّلِ

۵۲۳۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنِ الْحُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ عُيَيْدٌ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْهَى عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْأَرْفَافِ سَأَلَ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنِ الْأَرْفَافِ قَالَ مِنْهُ التَّرَجُّلُ۔

باب: کنگھی کرنے سے متعلق
۵۲۳۵: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جس کا نام عبید تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے بہت عیش میں پڑنے سے۔ اسی کی ایک قسم کنگھی کرنا ہے۔

مردوں کا کنگھی کرنا:

اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ہر وقت کنگھی کرتا رہے اور خواتین کی طرح بناؤ سنگھار میں لگا رہے شریعت نے اس سے منع فرمایا ہے۔ مردوں کی شایان شان نہیں کہ وہ خواتین کی طرح جسم سجانے میں لگے رہیں۔ اگرچہ صاف ستھرا رہنا پسندیدہ اور مطلوب ہے جیسا کہ ارشاد رسول ﷺ ہے: ((إِنَّ اللَّهَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ))۔

باب ۳۳۱۳: بَابُ التَّيَامُنُ فِي التَّرَجُّلِ

۵۲۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَشْعَثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَ

باب: کنگھی دائیں جانب سے شروع کرنے سے متعلق
۵۲۳۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پسند فرماتے تھے دائیں جانب سے شروع کرنے کو وضو اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں۔

ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طَهْوَرِهِ وَتَغْلِيهِ وَتَرْجُلِهِ۔

۲۳۱۴: بَابُ الْأَمْرِ بِالْخَضَابِ

۵۲۳۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَ سَلِيمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ۔

۵۲۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْخُرَيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَابِي فَمَحَافَةٌ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَأَنَّهُ نُغَامَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيِّرُوا وَأَوْحِشُوا۔

۲۳۱۵: بَابُ تَصْفِيرِ اللَّحْيَةِ

۵۲۳۹: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصْفِرُ لِحْيَتَهُ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصْفِرُ لِحْيَتَهُ۔

۲۳۱۶: بَابُ تَصْفِيرِ اللَّحْيَةِ بِالْوَرَسِ

وَالزَّعْفَرَانِ

۵۲۵۰: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ أَتَانَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَتَانَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَتَانَا ابْنُ أَبِي رَوْحٍ دَعَا نَافِعَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ النَّعَالَ السَّيِّئَةَ وَ يَصْفِرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرَسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

باب: خضاب کرنے سے متعلق

۵۲۳۷: حضرت ابوسلمہؓ اور سلمان بن یہار سے روایت ہے کہ ان دونوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے ہیں (لہذا) تم ان کے خلاف کرو۔

۵۲۳۸: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حضرت ابوقحافہ (حضرت ابوبکر صدیقؓ کے والد) کو لے کر آئے ان کے سر کے بال اور داڑھی کے بال دونوں کے دونوں ہی ایک طرح کے ہور ہے تھے۔ آپ نے فرمایا تم ان کا رنگ تبدیل کر لو اور تم خضاب کر لو۔

باب: داڑھی زرد کرنے سے متعلق

۵۲۳۹: حضرت عبید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی زرد کیا کرتے تھے میں نے ان سے اس کے متعلق اس سلسلہ میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے کیا کرتے تھے۔

باب: ورس اور زعفران سے داڑھی کو

زرد کرنا

۵۲۵۰: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ چمڑے کے جوتے پہنا کرتے تھے اور داڑھی کو زرد کیا کرتے تھے ورس سے (ورس زرد رنگ کی گھاس ہوتی ہے) اور زعفران سے اور عبداللہ بن عمرؓ بھی اسی طرح سے کرتے تھے۔

باب ۲۳۱۷: الْوَصْلُ فِي الشَّعْرِ

باب: بالوں میں جوڑ لگانے سے متعلق

۵۲۵۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزَّهْرِيِّ عَنْ حُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِينَةِ وَأَخْرَجَ مِنْ كُمِهِ قُصَّةً مِنْ شَعْرِ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ آيَنَ عَلِمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَقَالَ إِنَّمَا هَلَكْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ نِسَاؤُهُمْ مِثْلَ هَذَا.

۵۲۵۱: حضرت حمید بن عبد الرحمن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ مدینہ منورہ میں منبر پر تھے۔ انہوں نے اپنی آستینوں سے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا اے اہل مدینہ! تم لوگوں کے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس کام کی ممانعت فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کی مستورات تباہ ہو گئیں جبکہ انہوں نے اس طرح کی حرکات کیں۔

سخت گناہ کے کام:

مطلب یہ ہے کہ بالوں میں جوڑ لگانا اور ان کو گچھا بنانا سخت گناہ ہے بنی اسرائیل کی خواتین اس قسم کی حرکات کرتی تھیں جس کی وجہ سے وہ تباہ ہو گئیں۔

۵۲۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَآخَذَ كُتْبَةً مِنْ شَعْرِ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَمَاهُ الزُّورَ.

۵۲۵۲: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انہوں نے ہم لوگوں کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک گچھا لیا اور فرمایا میں نے یہ کام کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے علاوہ یہود کے اور رسول کریم ﷺ نے اس کا نام زور (دھوکا) رکھا۔ (زور کا معنی کسی کے بال اپنے بالوں میں ملا کر لگانا ہے)۔

باب ۲۳۱۸: وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخَرَقِ

باب: دھجی سے بال جوڑنے سے متعلق

۵۲۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْخَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوبَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَاءَ بِخُرْقَةٍ سَوْدَاءَ فَأَلْفَاهَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقَالَ هُوَ هَذَا تَجْعَلُهُ الْمَرْأَةُ فِي رَأْسِهَا ثُمَّ تَخْتَمِرُ عَلَيْهِ.

۵۲۵۳: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے لوگو! رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے تم کو زور سے۔ پھر آپ نے ایک سیاہ رنگ کے کپڑے کا ٹکڑا نکالا اور فرمایا: یہی زور ہے اور کوئی عورت اس کو اپنے سر میں رکھ کر سر پر اوپر سے دوپٹہ اوڑھ لیتی ہے۔

۵۲۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ

۵۲۵۴: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قَالَ حَدَّثَنَا آسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الزُّورِ وَالزُّورِ الْمَرْأَةُ تَلْفُ عَلَى رَأْسِهَا۔

کریم ﷺ نے زور سے ممانعت فرمائی اور زور وہ ہے کہ جو اپنے سر پر لیٹ لے (یعنی دوسرے کو اپنے بال زیادہ دکھلانے کے لیے بال میں جوڑ لگائے)۔

۲۳۱۹: بَابُ لَعْنُ

باب: جوڑ لگانے والی یعنی بال میں بال ملانے والی پر لعنت

الْوَاصِلَةِ

سے متعلق

۵۲۵۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ۔

۵۲۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بال میں بال ملانے والی پر لعنت فرمائی۔

۲۳۲۰: بَابُ لَعْنُ الْوَاصِلَةِ

باب: بال میں بال ملانے والی اور بال ملوانے والی دونوں

وَالْمُسْتَوْصِلَةِ

لعنت کی مستحق ہیں

۵۲۵۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بِنْتًا لِي عَرُوسٌ وَإِنَّهَا اشْتَكَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا فَهَلْ عَلَى جَنَاحٍ إِنْ وَصَلْتُ لَهَا فِيهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

۵۲۵۶: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک لڑکی ہے جو کہ نئی نویلی دہن ہے وہ بیمار پڑ گئی اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے تو کیا مجھ پر کسی قسم کا گناہ ہے اگر میں اُس کے سر میں بال ملوا دوں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے بال میں بال ملوانے والی اور بال ملانے والی پر۔

۲۳۲۱: بَابُ لَعْنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُوتِشِمَةِ

باب: جسم کو گودنے اور گودانے والی عورتوں پر لعنت

۵۲۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُوتِصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوتِشِمَةَ۔

۵۲۵۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لعنت فرمائی بالوں کو جوڑنے والی اور جوڑوانے والی پر جسم گودنے اور جسم گودانے والی پر۔

۲۳۲۲: بَابُ لَعْنِ الْمُتَنَبِّصَاتِ

باب: چہرہ کا رواں اکھاڑنے والی اور دانتوں کو کشادہ

وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

کرنے والی پر لعنت

۵۳۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَمَلِّجَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ إِلَّا الْغَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ۔
 ۵۳۵۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے (خوبصورتی کیلئے) روئیں اکھاڑنے والی عورتوں و دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتوں اور جو اللہ عزوجل کی پیدائش کو بدلتی ہیں ان پر لعنت فرمائی۔

قابل لعنت افراد:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں اگرچہ مذکورہ عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے یعنی مذکورہ حرکات کرنے والی عورتیں جس طرح لعنت کی مستحق ہیں اسی طرح اگر مرد یہ حرکات کریں گے تو وہ بھی لعنت کے مستحق ہیں۔

۵۳۵۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَمَلِّجَاتِ الْمُغْبِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔
 ۵۳۵۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی (بالوں کو) اکھاڑنے والیوں پر اور چہرہ کا رواں اکھاڑنے والیوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی پیدائش کو بدلتی ہیں۔

۵۳۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَمَلِّجَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ الْمُغْبِرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَمَالِي لَا أَقُولُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
 ۵۳۶۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ نے لعنت فرمائی چہرہ کے بال اکھاڑنے والیوں پر و دانت کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنے والیوں پر جو اللہ کی مخلوق کو بدلتی ہیں ایک خاتون (یہ بات سن کر) ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ تم ایسا ایسا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں یہ بات کس وجہ سے نہ کہوں جیسا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ نے فرمایا ہے۔

۵۳۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ لَعَنَ اللَّهُ الْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَمَلِّجَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ إِلَّا لَعْنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
 ۵۳۶۱: حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی گودنے والی عورتوں پر اور چہرہ کے بال اکھاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں لعنت کرتا ہوں جن پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے۔

جاہلیت کے طور طریقے ترک کرنا ضروری ہے:

ہمارے پیارے مذہب اسلام میں غم اور خوشی کے طریقے جو منقول ہیں وہ فطرت کے عین مطابق ہیں زمانہ جاہلیت کے

طور و طریقے لغو و بے کار معنی بے حقیقت ہیں ان کا ترک کیا جانا بہت ہی ضروری ہے دور جاہلیت میں غم اور صدمہ کے موقع پر عورتیں عجیب سی حرکات کرتی تھیں مثلاً چہرے کے بال اور روئیں صدمہ کی وجہ سے اکھاڑ لیا کرتی تھیں سر کے بال نوچنا، بین کرنا، اونچی آواز سے مردے کو پکار کے رونا، اس میں وہ صفتیں بیان کرنا جو اس میں کبھی نہ تھیں، سر میں خاک ڈال لینا، خوب چلا کر رونا، بے صبری کا مظاہرہ کرنا اس طرح کی حرکات کیا کرتی تھیں اسلام نے ان اوصاف نازیبا سے باز رہنے کا سختی سے حکم دیا ہے اور عمومی طور پر یہ رواج چل نکلا ہے کہ چہرے پر سے بال کھینچے جاتے ہیں آنکھوں کے اوپر سے بال نکال لئے جاتے ہیں اسلام نے اسے سخت ناجائز قرار دیا ہے مذکورہ احادیث مبارکہ میں ایسی ہی حرکات کا سختی سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کسی فطری چیز کو تبدیل کرنا کسی طرح بھی اچھا نہیں بلکہ سخت مذموم ہے باقی ختمہ کرنا، مونچھیں کترنا اور بغل کے بال کا ثنا، زیر ناف صفائی کا اہتمام کرنا یہ تو انبیاء کرام علیہم السلام سے متواترہ چلی آرہی ہیں اس میں زینت ہے اور صحت بھی اور بھی بے شمار تھیں ہیں ان میں ان پر قیاس کر کے ان چیزوں کا جواز نکالنا حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (جامی)

باب ۲۳۲۳: بَابُ التَّزَعُّفِ

باب: زعفران کے رنگ سے متعلق

۵۲۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی مردوں کے لیے زعفران سے (یعنی عورت کے لیے یہ رنگ حلال ہے)

۵۲۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی مرد کو جسم پر زعفران لگانے سے۔

۵۲۶۲ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعَّفَ الرَّجُلُ.

۵۲۶۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ مَقْدَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنُ عَسَاةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صَهْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُزَعَّفَ الرَّجُلُ جِلْدَهُ.

باب ۲۳۲۴: بَابُ الطَّيِّبِ

باب: خوشبو کے متعلق احادیث

۵۲۶۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جس وقت کوئی شخص خوشبو لے کر حاضر ہوتا تو آپ اس کو واپس نہ فرماتے (یعنی خوشبو لے لیا کرتے تھے)۔

۵۲۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کسی کے سامنے خوشبو پیش کی جائے تو وہ شخص اس کو واپس نہ کرے کیونکہ اس کا وزن کم ہے لیکن خوشبو عمدہ ہے۔

۵۲۶۴ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ قَالَ أَنَبَانَا وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُمِّي بِطَيِّبٍ لَمْ يَرُدَّهُ.

۵۲۶۵ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طَيْبٌ فَلَا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ طَيْبُ الرَّائِحَةِ۔

۵۲۶۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا جَرِيرٌ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ بُكَيْرٍ ح وَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسَجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَهِدْتَ إِحْدَا كُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طَيْبًا۔

۵۲۶۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْأَسَجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَخْبَرْتَنِي زَيْنَبُ الثَّقَفِيَّةُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا إِذَا خَرَجْتَ إِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طَيْبًا۔

۵۲۶۸: وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسَجِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبِ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَيْتُكُنَّ خَرَجْتَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طَيْبًا۔

۵۲۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرَوِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بُخُورًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ۔

۲۳۲۵: بَابُ ذِكْرِ أَطْيَبِ الطَّيْبِ

۵۲۷۰: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۲۶۶: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی تمہارے میں سے نماز عشاء کے لئے مسجد میں حاضر ہو یعنی جو خاتون نماز عشاء کے لئے مسجد میں حاضر ہونا چاہے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۷: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز عشاء کے لئے نکلو تو خوشبو نہ لگاؤ۔

۵۲۶۸: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جانے لگے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی عورت (خوشبو کی) دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء کی جماعت میں شامل نہ ہو۔

باب: کونسی خوشبو عمدہ ہے؟

۵۲۷۰: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَزْوَانَ قَالَ أَتَانَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَمِرِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ امْرَأَةً حَشَتْ خَاتَمَهَا بِالْمِسْكِ فَقَالَ وَهُوَ أَطْيَبُ الطَّيْبِ۔

ایک خاتون کا تذکرہ کیا کہ جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھر لی تھی تو فرمایا یہ سب سے عمدہ قسم کی خوشبو ہے۔

۲۳۲۶: بَابُ تَحْرِيمِ لُبْسِ الذَّهَبِ

باب: سونا پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۲۷۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَبَرِيدٌ وَمُعْتَمِرٌ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّ لِلنَّاسِ أَمْتِيَ الْحَرِيرَ وَالذَّهَبَ وَحَرَّمَ عَلَى ذُكُورِهِمَا۔

۵۲۷۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل نے حلال فرمایا میری امت کی خواتین کے لیے ریشم اور سونے کو اور مردوں کے لیے ان دونوں کو حرام کیا۔

۲۳۲۷: بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب: سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت سے متعلق

۳۵۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَيْتُ عَنِ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

۵۲۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں لال رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا گیا ہوں۔

۵۲۷۳: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنِ الْقِسِيِّ وَالْمُعَصْفَرِ۔

۵۲۷۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو منع فرمایا سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قرآن کریم رکوع میں پڑھنے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کارنگ پہننے سے۔

۵۲۷۴: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ

۵۲۷۴: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

بَرِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُنَيْنٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوسِ

الْقَسِيِّ وَالْمُعْصِفِ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

۵۴۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۴۵: قَالَ الْحُرْثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةُ عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ۔

۵۴۶: أَخْبَرَنِي هُرُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ الْفَدَكِيُّ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ حَدَّثَنِي بْنُ حُنَيْنٍ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعْصِفِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْقَسِيِّ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

۵۴۷: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعٍ عَنْ لُبْسِ ثَوْبٍ مُعْصِفٍ وَعَنِ التَّخْتِمْ بِخَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِيَّةِ وَأَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

۵۴۸: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى أَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ أَنَّ ابْنَ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثِيَابِ الْمُعْصِفِ وَعَنِ الْحَرِيرِ وَأَنْ يَقْرَأَ وَهُوَ رَاكِعٌ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۵۴۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ممانعت فرمائی سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّضَرَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرٍ بْنِ نَهْلِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۵۴۸۰: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۴۸۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُيَيْدٍ عَنْ بَشِيرٍ بْنِ نَهْلِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ تَخَمُّمِ الذَّهَبِ۔

باب: رسول کریم ﷺ کی (مبارک) انگوٹھی اور اس پر کندہ

۲۳۲۸: بَابُ صِفَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عبارت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقْشِهِ

۵۴۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اس کو پہن لیا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں آپ نے فرمایا میں اس کو پہنتا ہوں لیکن میں کبھی اب اس کو نہیں پہنوں گا آپ نے پھر اس کو اتار دیا لوگوں نے بھی وہ انگوٹھیاں اتار دیں۔

۵۴۸۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ الْبُسْ هَذَا الْخَاتَمَ وَإِنِّي لَأُبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ۔

۵۴۸۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی

اللہ

رسول

محمّد

۵۴۸۲: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔

۵۴۸۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس کا گیندہ عقیق تھا کالے رنگ کا اور اس پر یہ نقش تھا محمد رسول اللہ (ﷺ)

۵۴۸۳: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَبَانَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَفَضَّهُ

حَبَشِيٌّ وَ نَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔

۵۲۸۴: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بَشْرِ وَهُوَ ابْنُ الْمُفْضِلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ فَقَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْرُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَانِي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَ نُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔

۵۲۸۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے شاہ روم کو کچھ تحریر فرماتا چاہا لوگوں نے عرض کیا اہل روم اس تحریر یا مکتوب کو نہیں پڑھتے جس پر مہر نہ ہو اس وقت آپ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی کہ گویا میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں اور اس میں یہ تحریر اور نقش کرایا محمد رسول اللہ۔

آپ ﷺ کو مہر (Stamp) بنوانے کی ضرورت:

اہل روم کے تحریر یا مکتوب نہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ روم کے لوگ ایسے مکتوب کو اہمیت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ جس پر مہر نہ ہو بہر حال اس ضرورت کی وجہ سے آپ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

۵۲۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَ فِضَّةٍ حَبَشِيٍّ۔

۵۲۸۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس کا گنبد حبشی تھا (یعنی وہ گنبد بالکل سیاہ رنگ کا تھا یا اس کا بنانے والا شخص حبشی تھا)

۵۲۸۶: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكْرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَ فِضَّةٍ مِنْهُ۔

۵۲۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا گنبد بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۸۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَ اللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَصْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَ نَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ۔

۵۲۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ عبارت کندہ تھی کہ اب کوئی شخص اس قسم کا (مضمون) نقش نہ کرے۔

۲۳۲۹: بَابُ مَوْضِعِ الْخَاتَمِ

باب: کونسی انگلی میں انگوٹھی پہنے؟

۵۲۸۸: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْطَنَعَ خَاتَمًا فَقَالَ إِنَّا قَدْ

۵۲۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر یہ عبارت کندہ کرائی ہے کہ اب کوئی شخص اس طریقہ سے (یعنی اس مضمون کو) نقش

نہ کرائے اور میں رسول کریم ﷺ کی چھنگلی اُنکلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

۵۲۸۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگلی پھینکتے تھے۔

۵۲۹۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں (مبارک) ہاتھ میں۔

۵۲۹۱: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی انگلی کے متعلق لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا گویا میں اس انگلی کی چمک دیکھ رہا ہوں جو کہ چاندی کی تھی اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی اُنکلی کو اونچا کیا یعنی وہ اس انگلی میں انگلی پہنا کرتے تھے۔

۵۲۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی پھینکنے سے یعنی شہادت کی انگلی اور درمیان کی انگلی میں۔

۵۲۹۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا انگلی پھینکنے سے اس انگلی میں یعنی شہادت کی انگلی میں اور درمیان کی انگلی میں اور جو انگلی اس کے نزدیک ہے (اس میں بھی انگلی پھینکنے سے منع فرمایا)۔

باب: نمکینہ کی جگہ

۵۲۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سونے کی انگلی پہنا کرتے تھے پھر آپ نے اس کو اتار دیا اور چاندی کی انگلی پہن لی اور اس پر یہ نقش کرایا محمد رسول اللہ پھر فرمایا کسی شخص کو

اتخذنا خاتماً و نقشنا عليه نقشاً فلا ينقش عليه احد ولا يلى لارى بريقه في خنصر رسول الله ﷺ۔
۵۲۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ۔

۵۲۹۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْبِسْطَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَاتِبِي انْظُرْ إِلَى بَيَاضِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْبَعِهِ الْيُسْرَى۔

۵۲۹۱: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاتِبِي انْظُرْ إِلَى وَبِضِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ وَرَفَعَ أَصْبَعَهُ الْيُسْرَى الْخَنْصَرَ۔

۵۲۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى۔

۵۲۹۳: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَلْبَسَ فِي أَصْبَعِي هَذِهِ فِي الْوُسْطَى وَالْيَمَنِ تَلِيهَا۔

۲۲۳۰: باب مَوْضِعُ الْفَصِّ

۵۲۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْبَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخْتَمُ بِخَاتَمٍ مِنْ

نہیں چاہیے کہ وہ اپنی انگوٹھی پر یہ نقش کرائے اور آپ نے اس انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا۔

ذَهَبَ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَيْسَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ وَ نُقِشَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْقُشَ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا وَجَعَلَ قَصَّةً فِي بَطْنِ كَفِّهِ۔

باب: انگوٹھی اتارنا اور اس کو نہ پہننا

۲۳۳۱: بَابُ طَرَحِ الْخَاتَمِ وَ تَرَكُ لَبْسِهِ

۵۲۹۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کو پہن لیا پھر فرمایا اس انگوٹھی نے میری توجہ بنیادی میں کبھی انگوٹھی کو دیکھتا ہوں اور اس کے بعد آپ نے وہ انگوٹھی اتار دی۔

۵۲۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ شَبَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبَسَهُ قَالَ شَغَلَنِي هَذَا عَنْكُمْ مِنْذُ الْيَوْمِ إِلَيْهِ نَظَرَةٌ وَالْيَوْمَ نَظَرَةٌ ثُمَّ الْفَاءُ۔

۵۲۹۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کو پہنا کرتے تھے آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب کیا لوگوں نے بھی اسی طرح کر لیا پھر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور آپ نے اس انگوٹھی کو اتار لیا اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنا کرتا تھا اور میں اس کا نگینہ اندر کی جانب رکھا کرتا تھا پھر آپ نے اس کو اتار پھینک ڈالا اور فرمایا خدا کی قسم اس کو میں اب کبھی نہ پہنوں گا لوگوں نے بھی (آخر کار) اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۲۹۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ يَلْبَسُهُ فَجَعَلَ قَصَّةً فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَزَعَهُ وَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَاجْعَلَ قَصَّةً مِنْ دَاخِلِ فَرَمِي بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَبَدَأَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ۔

۵۲۹۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک روز لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں اور ان کو پہن لیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور لوگوں نے بھی اس کو اتار دیا۔

۵۲۹۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قِرَاءَةً عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ يَوْمًا وَاحِدًا أَفْصَنَعُوهُ فَلَبَسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَحَ النَّاسُ۔

۵۲۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب فرمایا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا۔ چنانچہ

۵۲۹۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ جَعَلَ قَصَّةً فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ۔

لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس سے آپ ٹبر لگاتے لیکن اس کو آپ نہیں پہنتے تھے۔

۵۳۹۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ٹکینہ پھیلی کی جانب رکھا لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر رسول کریم ﷺ نے اس کو اتار دیا اور فرمایا میں اب کبھی اس کو نہیں پہنوں گا پھر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کو اپنے ہاتھ میں رکھا پھر وہ آپ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہوئی یہاں تک کہ وہ ابریس (نامی) کنوئیں میں گر گئی پھر کافی تلاش کے بعد بھی نہ مل سکی اور اس دن سے ہی فتنہ (فساد) شروع ہو گیا۔

باب: کس قسم کے کپڑے پہننا بہتر ہیں اور کس قسم کے

کپڑے بُرے ہیں؟

۵۳۰۰: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے میری حالت بری (یعنی خراب) دیکھی آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ موجود ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہر طرح کا مال اللہ عزوجل نے مجھ کو عطا فرمایا۔ آپ نے فرمایا جب تمہارے پاس مال موجود ہے تو تم سے وہ مال نظر آنا چاہیے۔

مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ۔

۵۳۹۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَتَيْنَا مُحَمَّدَ بْنَ يَسْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَوَاتِيمَ فَالْقَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ فَأَذْخَلَهُ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى هَلَكَ فِي يَدِ أَبِي أَرْيَسٍ۔

۲۳۳۲: باب ذکر ما يستحب من لبس

الثياب وما يكره منها

۵۳۰۰: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ سَبِيءَ الْهَيْتَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ آتَانِي اللَّهُ فَقَالَ إِذَا كَانَ لَكَ مَالٌ فَلْيُرْ عَلَيْكَ۔

خلاصہ الباب ☆ حق تعالیٰ جل شانہ نے کسی کو اگر دولت سے نوازا ہے وہ پھر بھی میلا کچیلار ہوتا ہے جیسا کہ کوئی نادار غریب مفلس ہوایا کر ناحق تعالیٰ جل شانہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے کے مترادف ہے۔ مالدار ہونا بھی اللہ کی طرف سے ہوتا ہے نادار ہونا بھی لیکن دولت کی خوب فراوانی کے باوجود صاف ستھرا نہ رہنا کپڑے بوسیدہ میلے کچیلے پہننا، سالکوں جیسا اپنے آپ کو بنا کر رکھنا اپنی ہی تو ہیں ہے گویا کہ دولت مند کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بھی رہنا چاہئے اور مناسب کھانا پینا پہننا چاہئے اور ناداروں کمزوروں غریبوں مفلسوں کے ساتھ معاونت بھی کرنی چاہئے یہ بھی شکرگزاری کا ایک طریقہ ہے۔ (جامی)

باب: سیرا (لباس) کی ممانعت سے متعلق

۵۳۰۱: حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جوڑا دیکھا سیرا کا جو کہ مسجد کے دروازہ پر فروخت ہو رہا تھا تو رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ کاش آپ اس کو لے لیتے جمعہ کے دن استعمال فرمانے کے لیے اور اس دن کے لیے (لے لیتے کہ) جس دن دوسرے ممالک کے لوگ آپ سے ملاقات کرنے کے لیے آتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو وہ شخص پہنے گا کہ جس کا آخرت میں کسی قسم کا حصہ نہیں ہے پھر اسی قسم کے چند جوڑے خدمت نبوی ﷺ میں پیش کیے گئے۔ آپ نے اس میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھ کو یہ (جوڑا) پہناتے ہیں اور آپ نے اس سے قبل کیا ارشاد فرمایا تھا؟ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے تم کو اس وجہ سے نہیں دیا کہ تم خود اس کو پہن لو بلکہ تم اس کو کسی دوسرے کو پہناؤ یا تم اس کو فروخت کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک ماں شریک (اخینی) بھائی کو دے دیا جو کہ مشرک تھا۔

باب: عورتوں کو سیرا (نامی لباس) کی اجازت سے متعلق

۵۳۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو جو کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی تھیں ایک کرتہ ریشمی سیرا کا پہنے ہوئے دیکھا۔

۵۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اُمّ کلثوم کو جو کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی تھیں ایک سیرا کی چادر پہنے ہوئے دیکھا۔

۵۳۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک جوڑا آیا سیرا کا۔ آپ نے وہ میرے پاس بھیج

باب: ذکرُ التَّهْيِ عَنْ لُبْسِ السَّيْرَاءِ

۵۳۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أُنْبَاَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ رَأَى حَلَّةً سَيْرَاءَ تَبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذَا لَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ قَالَ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مِنْهَا بِحُلٍّ فَكَسَانِي مِنْهَا حَلَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْنِيهَا وَ قَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكْسُكُهَا لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا كَسَوْتُكُهَا لِتَكْسُوهَا أَوْ لِتَبِيعَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخَا لَهُ مِنْ أُمَّهِ مُشْرِكًا۔

باب: ذكرُ الرُّحْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي لُبْسِ السَّيْرَاءِ

۵۳۰۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سَيْرَاءَ۔

۵۳۰۳: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كَلثُومَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ سَيْرَاءَ وَالسَّيْرَاءُ الْمُضْلَعُ بِالْقَرِّ۔

۵۳۰۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أُنْبَاَنَا النَّضْرُ وَابْنُ غَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عَوْنٍ

دیا چنانچہ میں نے اس کو پہن لیا تو آپ کے چہرہ پر غصہ آ گیا آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ تم اس کو پہن لو پھر آپ نے: **نَهَى كَعْلَمَ** فرمایا میں نے اس کو اپنی مستورات میں تقسیم کر دیا۔

الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ الْخَيْفِي يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيرَاءً فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أُعْطِكْهَا لِتَلْبَسَهَا فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي۔

۲۳۳۵: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ

الِاسْتَبْرَقِ

باب: استبرق پہننے کی

ممانعت

۵۳۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک روز باہر نکلے تو انہوں نے استبرق کا ایک جوڑا بازار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ وہ جوڑا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو آپ خرید لیں اور آپ اس کو جمعہ کے دن پہن لیا کریں اور جس وقت آپ کے پاس لوگ دوسرے ممالک سے آئیں (اس وقت اس کو پہن لیا کریں) یہ سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لباس تو وہ شخص پہنے گا کہ جس کو آخرت میں کچھ نہیں ملے گا پھر اس قسم کے تین جوڑے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے گئے آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا: پہلے آپ نے اس کے متعلق کیا ارشاد فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا: تم اس کو فروخت کر دو اور تم اپنی ضرورت پوری کرو یا تم اس کے (نکلے کر کے) اس کے اپنی مستورات کے دوپٹے بنا دو۔

۵۳۰۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُرَيْثِ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ فَرَأَى حُلَّةً اسْتَبْرَقٍ تَبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْتَرِهَا فَأَلْبَسُهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحِينَ يَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوَفْدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لَا خِلَاقَ لَهُ ثُمَّ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ حُلَلٍ مِنْهَا فَكَسَا عُمَرَ حُلَّةً وَكَسَا عَلِيًّا حُلَّةً وَكَسَا أُسَامَةَ حُلَّةً فَاتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ فِيهَا مَا قُلْتُ ثُمَّ بَعَثْتَ إِلَيَّ فَقَالَ بَعْهََا وَأَقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ أَوْ شَقِّقْهَا حُمْرًا بَيْنَ نِسَائِكَ۔

باب: استبرق کی کیفیت سے متعلق

۵۳۰۶: حضرت یحییٰ بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت سالم نے فرمایا استبرق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا وہ ایک قسم کا دیبا (یعنی ایک قسم کا ریشم کا کپڑا ہوتا ہے) حضرت سالم نے کہا میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوڑا سندس کا (یہ بھی ریشم کے کپڑے کی ایک قسم ہوتی ہے) دیکھا وہ رسول کریم

۲۳۳۶: بَابُ صِفَةِ الْإِسْتَبْرَقِ

۳۵۰۶: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ قَالَ سَالِمٌ مَا الْإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلَطَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَحَشَنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَأَى عُمَرَ مَعَ رَجُلٍ حُلَّةً سُنْدُسٍ فَأَتَى

ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ اس کو خرید لیں۔ آخر حدیث تک۔

بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِ هَذِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

باب: دیبا پسینے کی ممانعت سے متعلق

۵۳۰۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی شخص چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو پھینک دیا پھر معذرت کر لی اور فرمایا: مجھ کو اس کے پسینے کی ممانعت ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تم لوگ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور تم لوگ دیبا نہ پہنو اور حریر (یعنی ریشم) نہ پہنو یہ ان کے (یعنی کفار کے لیے) دنیا میں ہیں اور ہم لوگوں کے لیے آخرت میں ہیں۔

۲۳۳۷: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الدِّيبَا
۵۳۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَ يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَ أَبُو قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اسْتَسْقَى حَذِيفَةُ فَاتَّادَ دُهْقَانُ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِصَّةٍ فَحَدَفَهُ ثُمَّ اعْتَدَرَا إِلَيْهِمْ مِمَّا صَنَعَ بِهِ وَ قَالَ إِنِّي نَهَيْتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَشْرَبُوا فِي إِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيبَا وَ لَا الْحَرِيرَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ۔

باب: دیبا پہننا جو کہ سونے کے تار سے بنا

۲۳۳۸: بَابُ لُبْسِ الدِّيبَاكِ الْمَنْسُوجِ

بِالذَّهَبِ

گیا ہو

۵۳۰۸: حضرت واقد رحبن عمر بن سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جس وقت وہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں واقد ہوں۔ حضرت عمر کو لڑکا اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا پوتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات سن کر کہا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تو بڑے آدمی تھے اور وہ بہت لمبے تھے۔ یہ بات کہہ کر وہ روئے اور بہت روئے پھر فرمایا رسول کریم ﷺ نے ایک لشکر بادشاہ اکیدر کے پاس روانہ فرمایا جو کہ روم کا سردار تھا۔ اس نے رسول کریم ﷺ کے لئے ایک جبہ دیا کا بھیجا جو کہ سونے سے بنا ہوا تھا (یعنی وہ چوند سونے کی تاروں سے تیار کیا گیا تھا) رسول کریم ﷺ نے اس کو پہنا پھر آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے (یعنی

۵۳۰۸: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ إِنَّ سَعْدًا كَانَ أَكْثَرَ النَّاسِ وَأَطْلَوْهُ ثُمَّ بَكَى فَكَثَرَ الْبُكَاءُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيَّ أَكْبِيدَ صَاحِبِ دَوْمَةَ بَعْنًا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِجَنَّةٍ دِيْبَاكِ مَنُوسُوجَةٍ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَعَدَ

آپ تشریف فرما ہوئے) اور آپ نے گفتگو نہیں فرمائی اور آپ (نیچے) اتر آئے لوگ اس کو ہاتھ سے چھونے لگ گئے اور آپ تعجب فرمانے لگے (یعنی اس کی چمک دمک سے آپ حیران ہو گئے) اور آپ نے فرمایا تم لوگ کیا تعجب کر رہے ہو حضرت سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہتر ہیں (تو ان کے لباس کا کیا حال ہوگا؟)

فَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَنَزَلَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمُسُونَهَا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ اتَّعَجِبُونَ مِنْ هَذِهِ لِمَا دِيلُ سَعْدٍ فِي النِّجَنَةِ أَحْسَنَ مِمَّا تَرَوْنَ۔

ایک عظیم صحابی رضی اللہ عنہ:

مذکورہ بالا حدیث میں مذکور صحابی حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ عظیم درجہ کے صحابی تھے یہ صحابی رضی اللہ عنہ عرب کے مشہور قبیلہ اوس کے سردار تھے اور وہ غزوہ خندق میں شہید ہوئے ہیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں مذکور دومد نامی مقام مدینہ منورہ سے کچھ فاصلہ پر ایک علاقہ تھا۔

باب: مذکورہ بالاشی دیا کے منسوخ ہونے سے متعلق

۵۳۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دیا کی ایک قباہ پہنی جو کہ آپ کے پاس ہدیہ میں پہنچی تھی۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے وہ قباہ اتار دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ فرمادی لوگوں نے عرض کیا آپ نے اس کو کس وجہ سے اتارا ہے؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا مجھ کو حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور فرمانے لگے: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے مجھ کو وہ شے عنایت فرمائی اس وجہ سے میں نے نہیں دی کہ تم اس کو پہنو میں نے تم کو اس وجہ سے دی ہے کہ تم اس کو فروخت کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دو ہزار درہم میں فروخت کیا۔

۲۳۳۹: بَابُ ذِكْرِ نَسِخِ ذَلِكَ

۵۳۰۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ لَبَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَاءً مِنْ دِيْبَاجٍ أَهْدَى لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ قَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهْتَ أَمْرًا وَاعْطَيْتَنِيهِ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكْهُ لِنَبِيسِهِ إِنَّمَا أُعْطَيْتُكَهُ لِتَبِيعَهُ قِبَاعَهُ عُمَرُ بِالْفَقْهِ دَرَاهِمَ۔

باب: ریشم پہننے کی سزا اور وعید اور جو شخص اس کو دنیا میں

پہنے گا آخرت میں نہیں پہنے گا

۵۳۱۰: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا میں پہنے اس کو آخرت میں نہیں ملے گا۔

۲۳۴۰: بَابُ التَّشْدِيدِ فِي لَبْسِ الْحَرِيرِ وَإِنْ

مَنْ لَبَسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ
۵۳۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ وَيَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ

فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۳۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَلِيفَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزَّيْبِرِ قَالَ لَا تُلْبِسُوا بَنَاءَكُمْ الْحَرِيرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبَسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۳۱۱: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (وہ منبر پر) فرما رہے تھے کہ تم لوگ اپنی مستورات کو ریشمی کپڑے نہ پہناؤ اس لیے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا میں پہنے آخرت میں وہ اس کو نہ پہنے گا۔

۵۳۱۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرَانُ بْنُ حَطَّانٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ فَقَالَ سَلْ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ سَلْ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَفْصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا فَلَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۳۱۲: حضرت عمران بن حطان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کرو۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت ابو حفص نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا تو اس کا آخرت میں کسی قسم کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

۵۳۱۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَبَشِيرِ بْنِ الْمُحْتَفِرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ۔

۵۳۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ریشمی لباس وہ شخص پہنتا ہے کہ جس کا کہ آخرت میں حصہ نہیں ہے۔

۵۳۱۴: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ سَنَةَ سَبْعٍ وَمِائَتَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ بْنُ حَزْنٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْبَارِقِيِّ قَالَ أَتَنِي امْرَأَةٌ تَسْتَفْتِينِي فَقُلْتُ لَهَا هَذَا ابْنُ عُمَرَ فَاتَّبَعْتُهُ تَسْأَلُهُ وَاتَّبَعْتُهَا أَسْمَعُ مَا يَقُولُ قَالَتْ أَفْتَنِي فِي الْحَرِيرِ قَالَ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۱۴: حضرت علی بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون میرے پاس آئی وہ مجھ سے مسئلہ دریافت کرنے لگی میں نے کہا یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں (یعنی تم ان سے دریافت کرلو) چنانچہ وہ خاتون ان کے پیچھے چلی گئی تاکہ مسئلہ دریافت کر سکے۔ میں اس خاتون کے پیچھے سننے کے لیے گیا بیان کرتے ہیں کہ اس خاتون نے عرض کیا: مجھ کو ریشمی لباس سے متعلق مسئلہ بتلاؤ۔ انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اس سے منع فرمایا۔

باب: ریشمی لباس پہننے کی ممانعت کا بیان

۲۳۴۱: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الشَّيْكَابِ الْقَسِيَّةِ

۵۳۱۵: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الزَّهْرِيِّ قَالَ عَزَابُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَعْيٍ وَنَهَانَا عَنْ سَعْيٍ نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ إِنْيَةِ الْفُضَّةِ وَعَنْ الْمَيَاثِرِ وَالْفَيْسِيَةِ وَالْأُسْتَبْرَقِ وَالذِّبَاكِجِ وَالْحَرِيرِ.

۲۳۴۲: بَابُ الرُّحْصَةِ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ

۵۳۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْخَصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمْصِ حَرِيرٍ مِنْ حِجَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

۵۳۱۷: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ فِي قُمْصِ حَرِيرٍ كَانَتْ بِهِمَا يَغْنِي لِحِجَّتِهِ.

۵۳۱۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ التَّهْدِيّ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقِدٍ فَجَاءَ كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هَكَذَا وَ قَالَ أَبُو عَثْمَانَ بِأَصْبَغِيهِ اللَّتَيْنِ تَلْبِئَانِ الْإِبْهَامَ فَرَأَيْتُهُمَا أَرَا وَالطَّيَالِسَةَ حَتَّى رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ.

۵۳۱۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ح وَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ

۵۳۱۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم فرمایا اور آپ نے ہم کو سات چیزوں سے منع فرمایا آپ نے ممانعت فرمائی سونے کی انگوٹھیوں سے (۲) چاندی کے برتنوں کے استعمال سے (۳) ریشمی چار جاموں سے (۴) قسی (۵) استبرق (۶) دیبا (۷) حریر سے (یہ تمام کے تمام ریشمی کپڑے ہوتے ہیں)

باب: ریشم پہننے کی اجازت سے متعلق

۵۳۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشمی لباس پہننے کی ان حضرات کو (جسم میں) خارش ہو جانے کی وجہ سے۔

۵۳۱۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشمی کرتے پہننے کی جسم میں کھلی ہو جانے کی وجہ سے جو کہ ان کو ہو گئی تھی اجازت فرمائی۔

۵۳۱۸: حضرت ابو عثمان نضلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے کہ اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم موصول ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم نہیں پہنتا لیکن وہ شخص کہ جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے لیکن اس قدر اشارہ فرمایا حضرت ابو عثمان نے اپنی دونوں انگلیوں سے جو کہ انگوٹھے کے نزدیک ہیں یعنی درمیان کی انگلی ملا کر یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے کہ تلیان کی گھنڈیاں پھر میں نے تلیان کو دیکھا کہ وہ تو ایک مشہور لباس ہے کہ جس کو کہ کندھے پر ڈالتے ہیں۔

۵۳۱۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیبا ریشم کی قسم کے پہننے کی اجازت عطا نہیں فرمائی لیکن چار انگلی کی۔

قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي
حَصِينٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ عَقْلَةَ عَنْ عُمَرَ
أَنَّهُ لَمْ يُرَخَّصْ فِي الدِّيَنَاجِ إِلَّا مَوْضِعَ أَرْبَعِ
أَصَابِعَ۔

خلاصۃ الباب ☆ ریشی لباس کی اجازت کی وجہ: مذکورہ دونوں حضرات کو خارش اور کھجلی () ہو گئی تھی کیونکہ ریشم پہننے کی وجہ سے جسم میں تکلیف نہیں ہوتی اس وجہ سے رسول کریم ﷺ نے وقتی طور پر مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ریشم کے لباس کی عارضی اجازت عطا فرمائی تھی اور بعض حضرات فرماتے ہیں جسم میں خارش کے لیے ریشمی لباس فائدہ مند اور آرام دہ ہے اس وجہ سے اجازت عطا فرمائی۔

کپڑے میں ریشم کا جوڑ لگانا: مطلب یہ ہے کہ کسی ضرورت کے تحت اگر کپڑے میں چار انگلی ریشمی کپڑے کے ٹکڑے کا جوڑ لگائے تو اس میں حرج نہیں ہے۔ ویسے عمومی طور پر ریشم کا لباس پہننا جائز نہیں ایک اور خرابی اس میں یہ بیان کی جاتی ہے کہ ریشمی لباس پہننے سے انسان میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے۔

باب: کپڑوں کے جوڑے پہننا

۲۳۳۲: بَابُ لُبْسِ الْحُلَلِ

۵۳۲۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا لال رنگ کا لباس پہنے ہوئے بالوں میں کھجلی کئے ہوئے اور میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا نہ آپ سے قبل اور نہ بعد۔

۵۳۲۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ مُتَرَجِّلَةٌ لَمْ أَرُقَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحَدًا هُوَ أَجْمَلُ مِنْهُ۔

باب: یمن کی چادر پہننے سے متعلق

۲۳۳۳: بَابُ لُبْسِ الْحَبْرَةِ

۵۳۲۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کو تمام لباس میں یمن کی چادر زیادہ پسندیدہ تھی۔

۵۳۲۱: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الْقِيَابِ إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَبْرَةُ۔

باب: زعفرانی رنگ کی ممانعت سے متعلق

۵۳۲۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کو رسول کریم ﷺ نے دیکھا دو کپڑے زعفرانی رنگ کے پہنے ہوئے۔ آپ نے فرمایا یہ کپڑے کفار کے ہیں تم ان کو نہ پہنو۔

۲۳۳۵: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ
۵۳۲۲: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْخُرَيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ

عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ وَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَاهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعْصَرَانِ فَقَالَ هَذِهِ ثِيَابُ الْكُفَّارِ
فَلَا تَلْبَسْهَا۔

۵۳۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے کسم یعنی زعفرانی رنگ میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر (یہ دیکھ کر) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آگیا اور آپ نے فرمایا جاؤ تم ان کو پھینک دو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو میں کس جگہ پھینکوں؟ آپ نے فرمایا آگ میں۔

۵۳۲۳: أَخْبَرَنِي حَاجِبُ بْنُ سَلِيمَانَ عَنْ ابْنِ أَبِي رَوَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ طَارُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعْصَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْهُمَا عَنْكَ قَالَ آيِنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فِي النَّارِ۔

۵۳۲۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اور ریشمی لباس اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے سے منع فرمایا اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۳۲۴: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ أُنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَاَنِی رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَ عَنْ لُبُوسِ الْفَقِيسِيِّ وَ الْمُعْصَرِ وَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَ أَنَا رَاكِعٌ۔

باب: ہرے رنگ کا لباس پہننا

۵۳۲۵: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز دو ہرے رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے باہر تشریف لائے۔

۲۳۲۶: بَابُ لِبَسِ الْخَضِرِ مِنَ الثِّيَابِ
۵۳۲۵: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أُنْبَأَنَا أَبُو نُوحٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِبَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِي رَمْثَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ۔

باب: چادریں پہننے سے متعلق

۵۳۲۶: حضرت خباب رضی اللہ عنہ بن ارت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار و مشرکین کی شکایت کی (یعنی ان کی تکالیف کی جو مختلف طریقے سے وہ مسلمانوں کو پہنچاتے تھے) آپ چادر پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے خانہ کعبہ کے سایہ میں ہم نے عرض کیا آپ ہمارے واسطے خدا سے مدد نہیں مانگتے اور ہم لوگوں کے لئے آپ دعا

۲۳۲۷: بَابُ لِبَسِ الْبُرُودِ
۵۳۲۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِ قَالَ شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ فَقُلْنَا أَلَا تَسْتَصِيرُ لَنَا إِلَّا تَدْعُو اللَّهَ

لَنَا۔

نہیں فرماتے۔

۵۳۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ بِرِدَّةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَذَرُونَ مَا الْبِرَّةُ قَالُوا نَعَمْ هَذِهِ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ بِيَدِي أَكْسُو كَهَا فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَانْهَى لَا زَادَ۔

۵۳۲۷: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک خاتون ایک دن چادر لے کر حاضر ہوئی۔ وہ کس قسم کی چادر تھی تم لوگ واقف ہو؟ یعنی اس کے کونے میں شملہ بنا ہونے تھے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے میں یہ آپ کو پہناؤں گی۔ چنانچہ آپ نے اس کو لے لیا آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ جس وقت آپ باہر تشریف لاتے تو آپ اسی کا تہہ بند باندھا کرتے تھے۔

۲۳۳۸: بَابُ الْأَمْرِ بِلَبْسِ الْبَيْضِ مِنَ

الْثِّيَابِ

باب: سفید کپڑے پہننے کے حکم

سے متعلق

۵۳۲۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي عَرُوبَةَ يُعَدِّثُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبُسُؤُا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ قَالَ يَحْيَى لَمْ أَكْتُبْهُ قُلْتُ لِمَ قَالَ اسْتَغْنَيْتُ بِحَدِيثِ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ سَمُرَةَ۔

۵۳۲۸: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ وہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں اور تم لوگ کفن دیا کرو اپنے مردوں کو سفید کپڑوں کا۔

۵۳۲۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ فَلْيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤَكُمْ وَكَفِنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ۔

۵۳۲۹: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید لباس پہنا کرو زندہ لوگ بھی سفید لباس پہنیں اور مردوں کو ان کا کفن دو کیونکہ یہ عمدہ اور بہتر کپڑے ہیں۔

۲۳۳۹: بَابُ لَبْسِ الْأَقْبِيَةِ

باب: قباء پہننے سے متعلق

۵۳۳۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَعْرَمَةَ قَالَ

۵۳۳۰: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں لیکن حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو عنایت نہیں

فرمائی انہوں نے مجھ سے فرمایا بیٹا تم میرے ساتھ چلو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ چنانچہ میں گیا اور میں نے آپ کو بلایا آپ تشریف لائے اور آپ ان ہی قباؤں میں سے ایک قباہ پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ میں نے تمہارے واسطے چھپا رکھی تھی حضرت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو دیکھا اور پھر اس کو پہن لیا۔

قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفِيَّةً وَلَمْ يُعْطَ مَحْرَمَةً شَيْئًا فَقَالَ مَحْرَمَةٌ يَا بَنِي النَّطْلِقِ بَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ هَذَا لَكَ فَظَنَرْتُ إِلَيْهِ فَلَيْسَ مَحْرَمَةٌ۔

باب: پانچامہ پہننے سے متعلق

۵۳۳۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عرقاں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص تہہ بند نہ پائے تو وہ پانچامہ پہن لے اور جو شخص جوتے نہ پائے (یعنی جس کے پاس جوتے نہ ہوں) تو وہ موزے پہن لے۔

۲۳۵۰: باب لبس السراويل

۵۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

باب: بہت زیادہ تہہ بند لٹکانے کی ممانعت

۵۳۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنی لنگی (تہہ بند) لٹکایا کرتا تھا تکبر کی وجہ سے تو وہ شخص قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

۲۳۵۱: باب التَّغْلِيظُ فِي جَرِّ الْإِزَارِ

۵۳۳۲: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ خَسَفَ بِهِ فَهُوَ يَنْتَحِلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۵۳۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے لٹکائے تو اللہ عز و جل قیامت کے دن اس کی جانب نہ دیکھے گا۔

۵۳۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ ح وَ أَبَانَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ أَوْ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۳۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے کپڑے کو تکبر سے لٹکائے تو اللہ

۵۳۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ

ابْنُ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب: تہہ بند کس جگہ تک ہونا چاہیے؟

۲۳۵۲: بَابُ مَوْضِعِ الْإِزَارِ

۵۳۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہہ بند آدمی پنڈلیوں تک ہونا چاہیے کہ جس جگہ تک (پنڈلیوں کا) بہت گوشت ہے اس جگہ تک اگر اس سے زیادہ چاہے تو اور زیادہ نیچا صیح ہے اگر اس سے زیادہ دل چاہے تو پنڈلیوں کے آخر تک لیکن ٹخنوں کا کوئی حق نہیں ہے تہہ بند میں (مطلب نچنے کھلے رہنا ضروری ہیں وہ نہ چھپے)۔

۵۳۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُدَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَوْضِعُ الْإِزَارِ إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ وَالْعَصَلَةِ فَإِنْ آتَيْتَ فَاسْفَلَ فَإِنْ آتَيْتَ فَمِنْ وَرَاءِ السَّاقِ وَلَا حَقَّ لِلْكَعْبَيْنِ فِي الْإِزَارِ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

باب: ٹخنوں سے نیچے ازار رکھنے کا حکم (وعید)

۲۳۵۳: بَابُ مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ

۵۳۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ٹخنوں سے نیچے تہہ بند دوزخ میں داخل ہو گا۔

۵۳۳۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْخُرَيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو يَعْقُوبَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

۵۳۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچے تہہ بند دوزخ میں داخل ہو گا۔

۵۳۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ الْمَقْبُرِيِّ وَقَدْ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

باب: تہہ بند لٹکانے سے متعلق

۲۳۵۴: بَابُ إِسْبَالِ الْإِزَارِ

۵۳۳۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل تہہ بند لٹکانے والے کی جانب نہیں دیکھے گا۔

۵۳۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَنْظُرُ إِلَى مُسْبِلِ الْإِزَارِ۔

۵۳۳۹: أَخْبَرَنَا بَشَرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ مِهْرَانَ الْأَعْمَشَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحَجَرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَا تَلْبَسُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الْمَنَانُ بِمَا أُعْطِيَ وَالْمُسْبِلُ إِزْرَاهُ وَالْمُنْفِقُ سَلْعَتُهُ بِالْحَلِيفِ الْكَاذِبِ۔

۵۳۴۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خِلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

لنگی کرتے پگڑی لٹکانا:

۵۳۳۹: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ عزوجل تین آدمیوں سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک فرمائے گا اور ان لوگوں کو تکلیف و عذاب ہوگا (ان میں سے) ایک تو وہ شخص جو کہ کسی کو کچھ دے کر احسان جتلائے دوسرا وہ شخص جو کہ تہہ بند یا پائجامہ وغیرہ لٹکائے اور تیسرا وہ شخص جو کہ جھوٹی قسم کھا کر مال چلائے (فروخت کرے)۔

۵۳۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہہ بند اور کرتہ اور پگڑی جو کوئی ان تینوں میں سے کسی کو لٹکائے اللہ عزوجل اس کی جانب نہیں دیکھے گا۔

مذکورہ بالا حدیث شریف میں تہہ بند کرتہ اور عمامہ زیادہ لٹکانے کی وعید بیان فرمائی گئی ہے اس سلسلہ میں یہ بات واضح رہنا ضروری ہے کہ تہہ بند اور ازار لٹکانے کی صورت یہ ہے کہ اس کو ٹخنوں سے نیچا کر لے تو یہ عمل گناہ ہے اور کرتہ کا لٹکانا یہ ہے کہ کرتہ تہہ بند سے زیادہ نیچا ہو جائے یعنی اتنا لمبا کرتہ پہن لینا ممنوع ہے اور ناجائز ہے کہ تہہ بند ازار یا پائجامہ کرتہ کے اندر چھپ جائے یہ بھی گناہ اور سخت ممنوع ہے اس طریقہ سے عمامہ اور پگڑی کا لٹکانا بھی سخت گناہ ہے اور ناجائز ہے اس کا لٹکانا یہ ہے کہ عمامہ کا شملہ بہت لمبا اور دراز کرے اور اس کو سرین تک کر لے جیسا کہ بعض علاقہ کے لوگوں کی عادت ہوتی ہے یہ تمام طریقے متکبرین کے ہیں ان سے منع کیا گیا ہے اور اس طرح کے اعمال کو ناجائز قرار دیا گیا جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قوله والمسبيل ازاره لا يجوز الاسبال تحت الكعبين ان كان للخيلاء والقيص كحكم الازار في ان لا يتجاوز للكعبين والاسبال في العمامة بارحاء العذبات زيادة على العادة عددا و طولا و غايتها الى نصف الظهر والزيادة عليه بدعة ملخصاً حواشی سنن نسائی بحوالہ مرتقاۃ منقول سنن شریف مطبوعہ (نظامی کان پور ص: ۷۸۶)

۵۳۴۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ ۵۳۴۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنا کپڑا تکبر سے لٹکائے قیامت کے دن اللہ عزوجل اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا

عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَائِي إِذَا رَأَى سَتْرِيحِي إِلَّا أَنْ اتَّعَاهَدَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ خِيَلَاءً۔

اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا (غیر اختیاری طریقہ سے) میرے تہہ بند کا کونہ نیچے لٹک جاتا ہے لیکن اگر میں اس کا خیال رکھوں تو وہ نہ لٹکے گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو کہ تکبر اور غرور کی وجہ سے یہ حرکت کرتے ہیں (یعنی تکبر کی وجہ سے تہہ بند لٹکاتے ہیں)۔

غیر اختیاری طریقہ سے تہہ بند لٹکنا:

تہہ بند پانچامہ وغیرہ نیچے لٹکنا کہ جس سے مخفی ہی چھپ جائیں گناہ اور ناجائز ہے چاہے تکبر کی وجہ سے ہو یا بغیر تکبر کے کیونکہ عام طور سے اس کی وجہ تکبر ہوتی ہے اس لیے حدیث میں اس کو واضح فرمادیا گیا لیکن اگر بغیر اختیار کے پیٹ بھاری ہونے کی وجہ سے تہہ بند لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔ مگر اس کی عادت بنانا گناہ ہے اگر لٹک جائے تو فوراً اوپر کر لینا بہترین عمل ہے۔ (جامی)

باب: خواتین کس قدر آنچل لٹکائیں؟

۲۳۵۵: بَابُ ذِيُولِ النِّسَاءِ

۵۳۳۲: أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذِيُولِهِنَّ قَالَ تُرْخِيْنَهُ شِبْرًا قَالَتْ إِذَا تَنَكَّشَفَ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ تُرْخِيْنَهُ ذِرَاعًا لَا تَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

۵۳۳۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مَرْيَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذِيُولَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِذَا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ تُرْخِيْ ذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ۔

۵۳۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی تکبر سے کپڑا نیچے لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا (یہ سن کر) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پر خواتین اپنے دامن کو کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے اپنے دامن ایک بالشت لٹکائیں۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس پر عرض کیا (اس طرح) تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے آپ نے فرمایا تو وہ ایک ہاتھ لٹکائیں اس سے زیادہ نہ کریں۔

۵۳۳۳: اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم ﷺ سے خواتین کے دامن سے متعلق عرض کیا آپ نے فرمایا وہ اپنے دامن ایک بالشت لٹکائیں انہوں نے عرض کیا (اس طرح تو) وہ کھل جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ہاتھ لٹکائیں اس سے اضافہ نہ کریں۔

۵۳۳۴: اُم المؤمنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

۵۳۳۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ

عَنِ الْحَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا ذُكِرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذُكِرَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ بِالنِّسَاءِ قَالَ يُرْحِمَنَّ شَبْرًا قَالَتْ إِذَا تَبَدُّوْا أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَلِدِّرَاعًا لَا يَزِيدُنَّ عَلَيْهِ.

۵۳۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَم تَجَرُّ الْمَرَأَةُ مِنْ ذُلِّهَا قَالَ شَبْرًا قَالَتْ إِذَا يَنْكُشِفُ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيدُ عَلَيْهَا.

۲۳۵۶: بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِمَالِ

الصَّمَاءِ

۵۳۴۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

۵۳۴۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أُنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

۲۳۵۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ

وَاحِدٍ

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت تہہ بند کا تذکرہ فرمایا تو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا پھر خواتین کیا کریں؟ آپ نے فرمایا وہ ایک باشت (دامن) لٹکا نہیں۔ انہوں نے عرض کیا اتنے میں تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے۔

۵۳۴۵: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دریافت کیا گیا وہی خاتون اپنا دامن کتنا لٹکائے؟ آپ نے فرمایا ایک باشت۔ انہوں نے کہا اس قدر تو کھل جائے گا۔ آپ نے فرمایا ایک ہاتھ سے اضافہ نہ کریں۔

باب: تمام جسم پر کپڑا لپیٹنے سے متعلق اس طریقہ سے کہ

ہاتھ باہر نہ نکل سکیں ممنوع ہے

۵۳۴۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمام جسم پر کپڑا لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹ کر بیٹھنے سے جبکہ شرم گاہ پر کچھ نہ ہو۔

۵۳۴۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمام جسم پر کپڑا لپیٹنے سے باقی مضمون سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

باب: ایک ہی کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت سے

متعلق

۵۳۳۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ اِشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۵۳۳۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمام جسم پر ایک کپڑا لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے۔

ایک اوب:

مذکورہ طریقہ سے بیٹھنا منع ہے کیونکہ یہ ایک ایسی نشست ہے کہ انسان اس طرح بیٹھنے سے قیدی کی طرح ہو جاتا ہے اور اس طرح بیٹھنے میں گرنے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔

۲۳۵۸: بَابُ لُبْسِ الْعِمَامَةِ الْحُرِّ قَانِيَةً

۵۳۳۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً حُرَّ قَانِيَةً۔

باب: سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا

۵۳۳۹: حضرت عمرو بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۳۵۹: بَابُ لُبْسِ الْعِمَامَةِ السُّودِ

۵۳۵۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ۔

باب: سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا

۵۳۵۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس روز مکہ فتح ہوا بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے۔

۵۳۵۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَمَّارِ الدَّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الدَّبْبَرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

۵۳۵۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے بغیر احرام کے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے۔

۲۳۶۰: بَابُ إِدْخَاءِ طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

۵۳۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ

باب: دونوں کندھوں کے درمیان (عمامہ کا) شملہ لٹکانے سے متعلق

۵۳۵۲:

حضرت عمرو بن أمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے گویا میں اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ثوبہ پر دیکھ رہا ہوں آپ

ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَاتِبِي أَنْظِرُ السَّاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرَخَى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ.

۴۳۶۱. بَابُ التَّصَاوِيرِ

۵۳۵۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

۵۳۵۴: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ تَمَائِلٌ.

۵۳۵۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ بْنَ حَنِيفٍ فَأَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُ قَالَ لِأَنِّي فِيهِ تَصَاوِيرُ وَقَدْ قَالَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتُ قَالَ أَلَمْ يَقُلْ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي قُوبٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي.

کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کا شملہ دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹک رہا تھا۔

باب: تصاویر کے بیان سے متعلق

۵۳۵۳: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا تصویر ہو۔

۵۳۵۴: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا کوئی تصویر ہو۔

۵۳۵۵: حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو اس وقت انہوں نے ان کے پاس حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو پایا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ ان کے نیچے سے بچھونا نکال دے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کس وجہ سے؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں تصاویر ہیں اور رسول کریم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا ہے اس سے تم واقف ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ اگر کسی کپڑے میں تصاویر کے نقش ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں لیکن مجھ کو اچھی طرح سے علم ہے کہ کسی بھی قسم کی تصویر نہ رکھو۔

تصاویر کی حرمت:

شریعت میں ہر قسم کی تصاویر یعنی ہر ایک قسم کی جاندار شے کی تصویر حرام ہے چاہے وہ تصویر کسی جانور کی ہو یا انسان کی ہو اور ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرہ کے ذریعہ فوٹو لیا گیا ہو ہر صورت اس کا استعمال ناجائز اور حرام ہے البتہ اس قدر چھوٹی تصویر جیسے کہ

سمکہ وغیرہ پر ہوتی ہے اور جو کہ تصویر نہ معلوم ہوتی ہو اور وہ تصویر بستر تکبیر وغیرہ پر ہو اس کی گنجائش ہے لیکن جو تصویر پردہ پر ہو یا دیوار یا چھت پر ہو وہ سب حرام ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قوله صورة ابي الحيوان على شئى مرتفع لا جدار والسقف والسقف الا على البساط و موضع الاقدام مرقات منقول زہر الربی علی النسانی ص: ۷۸۷ مطبوعہ نظامی کان پور) واضح رہے کہ شریعت میں تصویر کا اطلاق سر پر ہوتا ہے عام کتب فقہ میں تصویر کی اس طرح تعریف کی گئی التصویر الرائی (قواعد الفقہ) اور شریعت میں حرمت اور ممانعت جاندار کی تصویر کی ہے یعنی اگر غیر جاندار شے جیسے مکان دریا سمندر پہاڑ وغیرہ کی تصویر ہو تو وہ جائز ہے اس طرح سے بغیر سر کی تصویر ہو وہ بھی درست اور جائز ہے اور کتاب التصویر احکام التصویر مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے۔

۵۳۵۶: أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْكَى زَيْدٌ فَعَدَنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ بَسْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قُلْتُ لِعَبِيدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِي أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّورَةِ يَوْمَ الْأَوَّلِ قَالَ قَالَ عَبِيدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ يَقُولُ إِلَّا رَكْعًا فِي ثَوْبٍ۔

۵۳۵۶: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جس میں تصویر ہو (راوی) بسر جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیمار پڑ گئے تو ہم لوگ ان کی مزاج پرسی کے لیے گئے ان کے (مکان کے) دروازہ پر ایک پردہ لٹک رہا تھا کہ جس پر کہ تصویر تھی میں نے حضرت عبید اللہ سے عرض کیا حضرت زید نے تصویر کے متعلق ہم سے کہا کہ پہلے دن حضرت عبید اللہ نے کہا کیا تم نے نہیں سنا انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کسی کپڑے پر تصویر بنی ہو تو اس میں حرج نہیں ہے۔

۵۳۵۷: أَخْبَرَنَا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَجَاءَ فَدَخَلَ فَرَأَى بَسْرًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَخَرَجَ وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ۔

۵۳۵۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے (ایک روز) کھانا بنایا اور رسول کریم ﷺ کو مدعو کیا آپ تشریف لائے تو آپ نے ایک پردہ دیکھا کہ جس پر تصاویر تھیں آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا فرشتے اس مکان میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

۵۳۵۸: أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور پھر اندر تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا کہ جس میں گھوڑوں کی تصاویر تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا تم اس کو نکال ڈالو۔

۵۳۵۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَرَجَةً ثُمَّ دَخَلَ وَ قَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِيهِ الْخَيْلُ أُولَاتُ الْأَجْنَحَةِ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَاهُ قَالَ انْزِعِيهِ۔

۵۳۵۹: أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم

۵۳۵۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْنَعٍ قَالَ

لوگوں کے پاس ایک پردہ تھا کہ جس پر کہ چڑیوں کی تصاویر تھیں جس وقت کوئی اندر داخل ہوتا تو پردہ سامنے کی طرف ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم اس کو پلٹ دو اس لیے کہ جس وقت میں اندر داخل ہوتا ہوں اور اس کو دیکھتا ہوں تو مجھ کو دنیا یاد آتی ہے اور ہم لوگوں کے پاس ایک چادر تھی کہ جس پر نقش تھے ہم لوگ اس کو پہنا کرتے تھے ہم نے اس کو نہیں کاٹا۔

حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ عَنْ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تَمَثَّلُ طَيْرٌ مُسْتَقْبِلُ الْبَيْتِ إِذَا دَخَلَ الدَّاحِلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيهِ فَإِنِّي كَلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا لَيْفَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكَانَ نَلْبَسُهَا فَلَمْ نَقْطَعْهُ۔

۵۳۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے مکان میں ایک کپڑا تھا کہ جس پر تصاویر تھیں میں نے اس کو (ایک دن) روشن دان پر لٹکا دیا اس طرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! تم اس کو ہٹا دو میں نے اس کو اتار کر اس کے ٹکے بنا لیے۔

۵۳۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي قُوتٌ فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَجَعَلْنَاهُ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَخْرِجِي عَنِّي فَتَزَعْنِي فَجَعَلْنَاهُ وَسَائِدًا۔

۵۳۶۱: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصاویر تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور آپ نے اس کو اتار دیا۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کاٹ کر اس کے دو ٹکے بنا لیے۔ مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کیا جس کا نام ربیعہ بن عطاء تھا اس نے کہا میں نے ابو محمد یعنی حضرت قاسم سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سہارا لگائے ہوئے تھے۔

۵۳۶۱: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَكَّانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَ قَالَ حَدَّثَنَا بَكِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرٌ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَعَهُ فَقَطَعْنَاهُ وَسَادَتَيْنِ قَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ جِئْنِيذُ بِقَالَ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَا سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا۔

باب: سب سے زیادہ عذاب میں مبتلا لوگ

۵۳۶۲: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (واپس) تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا روشن دان پر جس پر کہ تصویریں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور فرمایا سب سے زیادہ قیامت کے دن

۲۳۶۱: بَابُ ذِكْرِ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

۵۳۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَ قَدْ سَتَرْتُ بِفِرَاقٍ عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهِ تَصَاوِيرُ

فَنَزَعَهُ وَ قَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهَوْنَ بِخَلْقِ اللَّهِ۔
ان لوگوں کو عذاب ہوگا جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی شکل و صورت بناتے ہیں۔

۵۳۶۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ قَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَائِيلٌ فَلَمَّا رَأَاهُ تَلَوْنَ وَجْهَهُ ثُمَّ هَتَكَهُ بِيَدِهِ وَ قَالَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ۔
۵۳۶۳: ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کو دیکھا تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی نصہ کی وجہ سے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا) پھر آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے چاک کر دیا۔

۳۳۶۳: بَابُ ذِكْرِ مَا يَكْلَفُ أَصْحَابُ الصُّورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
باب: تصویر سازی کرنے والوں کو قیامت کے دن کس طرح کا عذاب ہوگا؟

۵۳۶۴: حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران عراق کا ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا میں تصویر سازی کا کام کرتا ہوں اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا تم میرے پاس آ جاؤ میرے پاس آ جاؤ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو کوئی دنیا میں کوئی تصویر بنائے تو قیامت کے دن اس کو حکم ہوگا اس میں روح ڈالنے کا اور وہ اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ فوٹو گرافی شکل و صورت بنانے سے مراد جاندار کی تصویر بنانا ہے یعنی فوٹو گرافی () کرنا اور تصویر کشی کرنا ہے تمام امور مذکورہ و عید میں شامل ہیں۔

فوٹو بنانے والے کی سزا: مطلب یہ ہے کہ روح نہ ڈال سکنے کی وجہ سے اس کو اور زیادہ عذاب ہوگا کیونکہ روح ڈالنا خالق کا کام ہے اور اس نے تصویر بنا کر اللہ عزوجل سے مقابلہ کی کوشش کی۔

۵۳۶۶: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَقَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُتِفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفَخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

۵۳۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ شخص اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي يُوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ الَّذِينَ يَصْنَعُونَهَا يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

۵۳۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تصویر سازی کرنے والے لوگ عذاب میں مبتلا ہوں گے اور قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا کہ تم اس کو زندہ کرو جن کو تم نے بنایا ہے (یعنی اپنی بنائی ہوئی تصویر میں روح ڈالو)۔

۵۳۶۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

۵۳۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو کہ مندرجہ بالا روایت کے مطابق ہے۔

۵۳۶۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَصَاهُونَ اللَّهَ فِي خَلْقِهِ۔

۵۳۶۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قیامت کے دن شدید ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورتیں بناتے ہیں (یعنی تصویر سازی کرتے ہیں)۔

۲۳۶۴: بَابُ ذِكْرِ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

باب: کن لوگوں کو شدید ترین عذاب ہوگا؟

۵۳۷۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ وَ أَنبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ صَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۵۳۷۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شدید عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والے لوگوں کو ہوگا۔

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ
عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ وَ قَالَ أَحْمَدُ
الْمُصَوِّرِينَ۔

۵۳۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل امین
علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر داخل ہونے کی
اجازت طلب فرمائی۔ آپ نے فرمایا آ جاؤ۔ انہوں نے فرمایا میں کس
طریقہ سے آؤں اس جگہ تو پردہ لٹکا ہوا ہے جس پر کہ تصاویر ہیں تم یا تو
ان تصاویر کا سر قلم کر دو یا ان (چادروں) کو بچھا دو تا کہ وہ تصاویر روند
دی جائیں کیونکہ ہم فرشتے اس جگہ پر نہیں جاتے جہاں پر تصاویر
ہوں۔

۵۳۷۱: أَخْبَرَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ
أَبِي إِسْحَقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ
ادْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ ادْخُلُ وَ فِي بَيْتِكَ سَعِيرٌ فِيهِ
تَصَاوِيرٌ فَأَمَّا أَنْ تَقْطَعَ رُؤُسَهَا أَوْ تَجْعَلَ بَسَاطًا
يُوطَأُ فَإِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ
تَصَاوِيرٌ۔

باب: اوڑھنے کی چادر سے متعلق

۲۳۶۵: بَابُ اللَّحْفِ

۵۳۷۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
ہماری اوڑھنے کی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے۔

۵۳۷۲: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ
حَبِيبٍ وَ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ
مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي لِحْفِنَا قَالَ سُفْيَانُ مَلَأَ حِفْنًا۔

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کیسے تھے؟

۲۳۶۶: بَابُ صِفَةِ نَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۵۳۷۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے تھے۔

۵۳۷۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ
قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ أَنَّ نَعْلَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قَبْلَانِ۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک جوتے میں ایک تسمہ میں ایک انگوٹھا اور اس کے نزدیک والی انگلی
ڈالنے اور دوسرے تسمے میں پاؤں مبارک کی باقی انگلیاں ڈال لیتے۔

۵۳۷۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَبْلَانِ۔

۲۳۶۷: باب ذِکْرُ النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِي

نَعْلِ وَاحِدَةٍ

۵۳۷۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْقَطَعَ شُعُ نَعْلٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يَصْلِحَهَا.

۵۳۶۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى جَبْهَتِهِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُونَ إِنِّي أَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا انْقَطَعَ شُعُ نَعْلٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْآخَرَى حَتَّى يَصْلِحَهَا.

۲۳۶۸: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَنْطَاعِ

۵۳۷۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَمَّرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْوَزِيرِ أَبُو مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَبَعَ عَلَى نَطْعٍ فَعَرِقَ فَقَامَتْ أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى عَرَقِهِ فَتَشَفَّتْهُ فِي قَارُورَةٍ قَرَأَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هَذَا أَلَدَى تَصْنَعِينَ يَا أُمُّ سَلِيمٍ قَالَتْ أَجْعَلُ عَرَقَكَ فِي طَبِيئِي فَصَحِّحَكَ النَّبِيُّ ﷺ.

باب: ایک جوتہ پہن کر چلنا ممنوع ہونے

سے متعلق

۵۳۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کے ایک جوتہ کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتے میں نہ چلے جس وقت تک کہ اس کو ٹھیک نہ کر لے۔

۵۳۶۷: حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے عراق کے رہنے والو! تم لوگ سمجھتے ہو کہ میں رسول کریم ﷺ پر جھوٹ بول رہا ہوں (یعنی آپ کی طرف جھوٹی بات کی نسبت کر رہا ہوں) میں شہادت دیتا ہوں میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے جب تمہارے میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرا جوتہ پہن کر نہ چلے جب تک اس کو ٹھیک نہ کر لے۔

باب: کھالوں پر بیٹھنا اور لیٹنا

۵۳۷۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھال پر لیٹے۔ آپ کو پسینہ آ گیا تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اٹھ گئیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کو ایک جگہ کر کے ایک شیشی میں بھرنے لگیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا تم یہ کیا کر رہی ہو اُمّ سلمہ! اس پر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا (مبارک) پسینہ میں اپنی خوشبو میں ملاؤں گی یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور اقدس ﷺ کا پسینہ مبارک بھی خوشبودار تھا اس کی ایک اپنی منفرد خوشبو تھی جو کہ کسی بھی پھول یا مشک و عنبر کی نہ تھی بلکہ ان سے بڑھ کر تھی گویا کہ دنیا کی کوئی بھی خوشبو آنحضرت ﷺ کے پسینہ مبارک کی خوشبو کا مقابلہ نہیں کر سکتی چونکہ

آپ کے پسینہ میں ایک عجیب پرکشش لطیف اور روح کو تسکین دینے والی ممتاز خوشبو تھی۔

کس قدر خوش بخت اور خوش نصیب ہیں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبودار پسینہ مبارک کو شیشی میں بھر لیا اور ان کے اس عمل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسکرانا گویا کہ جنت کی زیارت کر دینے کے مترادف ہے جس کسی کو جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوگی جنت میں اعلیٰ درجہ پر جائز ہوگا۔ (جامی)

۲۳۶۹: باب اِتِّخَاذُ الْخَادِمِ وَالْمَرْكَبِ

۵۳۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَّامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُبَّيَّةَ وَهُوَ طَعِينٌ فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يُعَوِّدُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يَبْكُكَ أَوْ جَعَّ يُشْنِزُكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا قَالَ كُلُّ لَأَ وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَبِيعُهُ قَالَ إِنَّهُ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ أَمْوَالًا تُفْسِمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَذْرَكْتُ فَجَمَعْتُ۔

۵۳۷۹: باب حِلْيَةِ السَّيْفِ

۵۳۷۹: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ فِصَّةٍ۔ ۵۳۸۰: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَجَرِيرٌ قَالَ لَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فِصَّةٍ وَ قَبِيْعَةُ سَيْفِهِ فِصَّةٌ وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ حِلْقُ فِصَّةٍ۔ ۵۳۸۱: أَخْبَرَنَا قَبِيْعَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ تَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ فِصَّةٍ۔

۲۳۷۰: باب النَّهْيُ عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى

باب: خدمت کیلئے ملازم رکھنا اور سواری رکھنے سے متعلق

۵۳۷۸: حضرت سمرہ بن سہم سے روایت ہے کہ میں ابو ہاشم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ دما میں مبتلا تھے کہ اس دوران معاویہ رضی اللہ عنہ ان کی عیادت کیلئے تشریف لے آئے۔ ابو ہاشم رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ معاویہ نے فرمایا: تم کس وجہ سے رورہے ہو کیا کچھ درد اور تکلیف ہے یا تم دنیا کی وجہ سے رورہے ہو؟ دنیا تو اچھی گزر گئی۔ انہوں نے کہا یہ کوئی خاص بات نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت فرمائی تھی میں چاہتا ہوں کہ میں اس کی اتباع کروں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایسے مال دیکھو گے کہ جو لوگوں کو تقسیم کیا جائے گا (یعنی مال غنیمت) لیکن تم کو خدمت کے لیے ایک ملازم اور راہ خدا میں جانے کے لیے ایک سواری کافی ہے لیکن میں نے جس وقت مال پایا تو میں نے اس کو اکٹھا کر لیا۔

باب: تلوار کے زیور سے متعلق

۵۳۷۹: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سہل سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی۔

۵۳۸۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی اور اس کی کٹوری بھی چاندی کی تھی اور اس کے درمیان میں چاندی کے حلقے تھے۔

۵۳۸۱: حضرت سعید بن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی۔

باب: لال رنگ کے زین پوش کے استعمال

الْمَيَاثِرُ مِنَ الْأَرْجَوَانِ

کی ممانعت

۵۳۸۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلِ اللَّهُمَّ سَدِّدْنِي وَنَهَانِي عَنِ الْجُلُوسِ عَلَى الْمَيَاثِرِ وَالْمَيَاثِرُ قَيْسِي كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِيُعْلَنَ عَلَى الرَّجُلِ كَالْقَطَائِفِ مِنَ الْأَرْجَوَانِ۔

۵۳۸۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اس طریقہ سے کہو کہ یا اللہ! مجھ کو مضبوط اور مستحکم کر دے اور مجھ کو راستہ دکھلا دے اور آپ نے مجھ کو میاثر نامی کپڑے پر بیٹھنے سے منع فرمایا یہ کپڑا خواتین اپنے شوہروں کے لئے پالان پر ڈالنے کے لئے بنایا کرتی تھیں۔

خلاصۃ الباب ☆ میاثر کیا ہے؟ یہ ریشمی کپڑے کی قسم ہے جو کہ پالان وغیرہ پر ڈالنے کیلئے استعمال ہوتا ہے جس طرح سے کہ چادریں استعمال کی جاتی ہیں بہر حال میاثر پر بیٹھنے سے منع فرمایا گیا چونکہ انسان میں اس کے استعمال سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔

بَابُ الْجُلُوسِ عَلَى الْكُرْسِيِّ

باب: کرسیوں پر بیٹھنے سے متعلق

۵۳۸۳: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُو رِفَاعَةَ أَتَيْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَوَكَّأَ خُطْبَتَهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى فَاتِيٍّ بِكُرْسِيِّ خَلَّتْ قَوَائِمُهُ حَدِيدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّهَا۔

۵۳۸۳: حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے کہ ابورفاعہ نے بیان کیا کہ میں نبی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ خطبہ میں مشغول تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ایک مسافر حاضر ہوا ہے وہ دین سے متعلق دریافت کر رہا ہے اس کو علم نہیں۔ یہ سن کر نبی روانہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک کرسی پیش کی گئی میرا خیال ہے کہ اس کرسی کے پاؤں لوہے کے بنے ہوئے تھے۔ نبی اس پر بیٹھ گئے اور آپ مجھ کو سکھانے لگے جو کہ اللہ نے آپ کو سکھایا تھا پھر آپ واپس ہو گئے اور آپ نے خطبہ مکمل کیا۔

بَابُ اتِّخَاذِ الْقَبَابِ الْحُمْرِ

باب: لال رنگ کے خیموں کے استعمال سے متعلق

۵۳۸۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سَلَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جَحِيفَةَ عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْبُطْحَاءِ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حُمْرَاءَ وَعِنْدَهُ أُنَاسٌ يَسِيرُ فَعَجَّاهُ بِلَالٌ فَأَذَنَ فَجَعَلَ يُتَبِعُ فَأَهْهَنَّا وَهَهْنَّا۔

۵۳۸۴: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مقام) بطحا میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگ تھے کہ اس دوران حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اذان دی آپ ان کے منہ کی اتباع فرما رہے تھے۔

خلاصۃ الابواب ☆ مذکورہ بالا روایت (۵۳۸۳) سے کرسی پر بیٹھنے کا ثبوت ملتا ہے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ کسی ضروری کام کی وجہ سے خطبہ روک دینا شرعاً مذموم نہیں ہے۔ اتباع کا مطلب: یہ ہے کہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ جو کلمات اذان اور جس طریقہ سے کلمات اذان پڑھتے جاتے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کلمات اذان پڑھتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی تقلید فرماتے۔

کتاب آداب القضاة

قاضیوں کی تعلیم کی بابت احادیثِ مبارکہ

۲۳۷۴: باب فَضْلُ الْحَاكِمِ الْعَادِلِ فِي

باب: عادل حاکم کی تعریف اور منصف حاکم کی

حُكْمِهِ

فضیلت

٥٣٨٥ : أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ
عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو
بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ
عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى مَنَابِرٍ مِنْ نُورٍ عَلَى يَمِينِ
الرَّحْمَنِ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا
وَلُّوا قَالَ مُحَمَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَكَلَّمَا يَدُهُ يَمِينٌ -

۵۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے یعنی اللہ عزوجل کے دائیں جانب ہوں گے یعنی جو لوگ اپنے فیصلہ میں لوگوں کے ساتھ اور اپنے گھر والوں (متعلقین اور ماتحت لوگوں) کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور جن امور میں ان کو اختیار حاصل ہے (اس میں انصاف سے کام لیتے ہیں) حضرت محمد اس نے روایت سے متعلق فرمایا: اللہ عزوجل کے دونوں ہاتھ ہیں۔

انصاف نہ کرنے والا حکمران:

انصاف ایک عظیم روشنی ہے، نا انصافی بہت بڑی ظلمت اور تاریکی ہے اور حق تعالیٰ جل شانہ کو بہت ہی ناپسند ہے۔ انصاف کرنے والا حکمران اللہ کی رحمت میں ہوگا اور نا انصافی کرنے والا حکمران آخرت میں شل بازو کے ساتھ حق جل مجدہ کے سامنے مجرم اعظم کی شکل میں کھڑا ہوگا اس پر ندامت و شرمساری کے آثار خوب نمایاں ہوں گے آج دنیا میں جس کے ہاتھ بادشاہی ہو وہ یوں سمجھتا ہے بس اب مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں انصاف کرنا تو درکنار اس کا تصور بھی اس کے ہاں محال ہو جاتا ہے۔ ہر روز نا انصافی کا ایک نیا باب رقم ہوتا ہے مگر بہت قلیل حکمران ہیں جو کہ دامن انصاف کو قائم رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ تمام حکمرانوں کو انصاف، علم بلند کرنے کی توفیق دیں آمین۔ (جامی)

۲۳۷۵: باب الْإِمَامُ الْعَادِلُ

باب: انصاف کرنے والا امام

۵۳۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سات اشخاص کو اللہ عز و جل اس دن سایہ میں رکھے گا کہ جس دن کسی کا سایہ نہ ہوگا علاوہ اس کے (یعنی اللہ عز و جل کے علاوہ) ایک تو انصاف کرنے والے امام (اور حاکم کو) دوسرے اس جوان شخص کو جو کہ عبادت الہی میں آگے بڑھتا جائے (یعنی نوجوان ہو کر عبادت میں خوب مشغول رہے) تیسرے وہ شخص کہ جس نے تنہائی میں اللہ عز و جل کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بھر گئیں اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے (یعنی گناہوں کو یاد کر کے خوب روئے) چوتھے اس شخص کو کہ جس کا دل مسجد میں لگا ہو (یعنی بظاہر وہ شخص دنیاوی کام میں مشغول ہے لیکن اس کی توجہ نماز کی طرف ہے) پانچویں ان دو شخصوں کو جو کہ اللہ عز و جل کے لیے ایک دوسرے کے ساتھی اور دوست ہیں (نہ کہ دنیاوی مقصد کے لیے) چھٹے اس شخص کو اللہ عز و جل قیامت کے دن سایہ عطا فرمائے گا) کہ جس کو باوجاہت حسین و جمیل خاتون زنا کاری کے لیے بلائے اور وہ شخص خوف خداوندی کی وجہ سے باز رہے اور ساتویں اس شخص کو جس نے راہ خدا میں صدقہ کیا اور اس کو اسی قدر مخفی رکھا کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا کیا۔

۵۳۸۶: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ غَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ فِي خَلَاءٍ فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ وَ رَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا فِي الْمَسْجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ جَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ۔

چھپا کر صدقہ کی فضیلت:

مذکورہ بالا حدیث احادیث کی دیگر کتب میں بھی بیان فرمائی گئی ہے اور حدیث مذکورہ کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ چھپا کر صدقہ کیا اور کسی کو بھی اس کی خبر نہ ہوئی اور ایسے ہی صدقہ کی فضیلت ہے اور جس صدقہ میں ریا کاری ہو یا صدقہ کر کے احسان جتلا یا جائے تو ایسا صدقہ باعث ثواب نہیں بلکہ باعث وبال ہے۔

۲۳۷۶: باب إِلْصَابَةُ فِي الْحُكْمِ

باب: اگر کوئی شخص صحیح فیصلہ کرے

۵۳۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کوئی حاکم غور و فکر کے بعد کوئی حکم کرے پھر وہ حکم ٹھیک ہو تو اس کو دو گنا اجر ہے اور جو شخص غور و فکر کرے (اور اپنے خیال میں صحیح فیصلہ کرے) لیکن وہ فیصلہ صحیح نہ ہو جب بھی اس کے

۵۳۸۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ
فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا جُتِهَدَ فَأَخْطَا فَلَهُ أَجْرٌ -
لے ثواب ہے۔

۲۳۷۷: بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ مَنْ يَحْرُصُ
باب: جو کوئی قاضی بننے کی آرزو کرے اس کو کبھی قاضی نہ

عَلَى الْقَضَاءِ

بنایا جائے

۵۳۸۸: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ
أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَانِي نَاسٌ مِنَ الْأَشْجَرِيِّينَ فَقَالُوا
اذهُبْ مَعَنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنَّ لَنَا حَاجَةً فَذَهَبْتُ مَعَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
اسْتَعِنْ بِنَافِي عَمَلِكَ قَالَ أَبُو مُوسَى فَأَعْتَدْتُ
مِمَّا قَالُوا وَأَخْبَرْتُ أَنِّي لَا أَدْرِي مَا حَاجَتُهُمْ
فَصَدَّقَنِي وَعَذَّرَنِي فَقَالَ إِنَّا لَا نَسْتَعِينُ فِي عَمَلِنَا
بِمَنْ سَأَلْنَا -

۵۳۸۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس اشعری
لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہم کو تم لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت
میں لے چلو ہم کو کچھ کام درپیش ہے چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ گیا
انہوں نے کہا ہم لوگوں کو عنایت فرمادیں (یعنی کسی منصب پر فائز کر
دیں) یہ بات سن کر میں نے ان کی بات کی معذرت کی اور عرض کیا یا
رسول اللہ ﷺ میں اس سے واقف نہیں ہوں کہ یہ اس غرض سے حاضر
ہوئے ہیں ورنہ میں ان کو اپنے ساتھ لے کر نہ آتا۔ آپ نے
فرمایا تم سچ کہہ رہے ہو اور میرا عذر منظور و قبول کیا پھر ان لوگوں کو
جواب دیا کہ جو شخص ہمارے سے مانگتا ہے ہم لوگ وہ کام نہیں
کرتے۔

۵۳۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا
خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا
يُحَدِّثُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ
الْأَنْصَارِ جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ
إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةَ فَاصِرٍ حَتَّى تَلْقَوْنِي
عَلَى الْحَوْضِ -

۵۳۸۹: حضرت اسید بن حذیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری
شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ کسی کام کی انجام دہی
مجھ سے متعلق نہیں فرماتے اور آپ نے تو فلاں شخص کو کام دیا ہے (یعنی
اس سے متعلق فلاں فلاں کام کی انجام دہی کی ہے) اس پر آپ نے
فرمایا (میں قابلیت کی بنیاد پر کام تقسیم کرتا ہوں) لیکن تم میرے بعد
دیکھو گے کہ تم پر اثرہ آئے گا تم لوگ ایسے وقت صبر سے کام لینا یہاں
تک کہ تم لوگ قیامت کے دن مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو گے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث بالا (۵۳۸۸) کی آخری سطور کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص قاضی بننے سے خیانت کرنے کا آرزو مند
ہے اس وجہ سے تو وہ شخص قاضی بن جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قاضی بن جانا ایسا سخت کام ہے کہ اس سے ڈرنے کی
ضرورت ہے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر کئی مرتبہ عہدہ قضا پیش ہوا لیکن آپ نے اس منصب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔
اثرہ کیا ہے؟ اس لفظ کا حاصل یہ ہے کہ نالائق لوگوں کو کام ملیں گے یعنی عبدے ایسے لوگوں کو ملیں گے جو کہ اس کے اہل نہیں ہوں
گے اور حقدار لوگ اپنے حق سے محروم ہوں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے بہر حال آزمائش کے ایسے دور میں صبر سے کام لینے کی
ہدایت فرمائی گئی ہے۔

باب: حکومت کی خواہش نہ کرنا

۵۳۹۰: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ حکومت (اور عہدہ) کی خواہش نہ کرو اس لیے کہ اگر حکومت مانگنے سے ملے گی تو (حکومت مانگنے والا) چھوڑ دیا جائے گا (یعنی ایسی صورت میں مدد خداوندی نہیں ہوگی) اور اگر بغیر طلب کے تم کو حکومت حاصل ہوگی تو تم کو اللہ عزوجل کی امداد پہنچے گی۔

۲۳۷۸: باب النَّهْيُ عَنْ مَسْأَلَةِ الْإِمَارَةِ

۵۳۹۰: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ سُرَّةَ ح وَ أَنْبَتَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكُنْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنَتْ عَلَيْهَا۔

۵۳۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ حکومت مل جانے کی تمنا کرتے ہو حالانکہ قیامت کے دن (حکومت کا مل جانا) حسرت اور ندامت ہے تو اچھی ہے دودھ سے لگانے والی اور پھر بری ہے دودھ سے چھڑانے والی۔

۵۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذَنْبٍ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ كُنْ سَتَحْرُصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَلَئِنْهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً وَ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعِمَّتِ الْمُرُضِعَةُ وَ بَنَسَتْ الْفَاطِمَةُ۔

حکومت ملنے کا مطلب:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو جب عہدہ حاصل ہو جاتا ہے یا حکومت مل جاتی ہے تو وہ ایسا لطف محسوس کرتا ہے کہ جیسے کہ ماں کو بچہ کو دودھ پلانے میں کیف محسوس ہوتا ہے لیکن جب حکومت اور اقتدار کا زوال ہو جاتا ہے تو اس وقت اس طرح کی اذیت محسوس ہوتی ہے جیسے ماں کو بچہ کا دودھ چھڑانے میں ہوتی ہے۔

باب: (ایک یمنی قوم) اشعریوں کو حکومت

سے نوازا

۲۳۷۹: بابِ اسْتِعْمَالِ

الشَّعْرَاءِ

۵۳۹۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی تمیم کے کچھ سوار ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ قعقاع بن معبد کو حاکم بنائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو حاکم مقرر فرمائیں پھر دونوں حضرات میں جھگڑا ہونے لگا یہاں تک

۵۳۹۲: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمْرُ الْقَعْقَاعِ بْنِ مَعْبِدٍ وَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَلْ أَمْرُ

الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَمَمَادَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا
فَنَزَلَتْ فِي ذَلِكَ يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا بَيْنَ
يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ حَتَّى انْقَضَتْ الْآيَةُ وَلَوْ أَنَّهُمْ
صَبَرُوا حَتَّى نَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ۔

کہ ان حضرات کی آوازیں بلند ہونے لگیں اس پر آیت کریمہ: يٰۤاَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا نازل ہوئی "اے ایمان والو! نہ آگے بڑھو اللہ اور اس
کے رسول ﷺ کے سامنے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ صبر کریں تیرے
باہر نکلنے تک تو ان کے لئے بہتر ہو۔"

ادب و تہذیب سے متعلق آیت کریمہ کا مفہوم:

مذکورہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے فرمانے سے پہلے تم اپنی رائے نہ بیان کیا کرو اور اس
کے حکم کے خلاف نہ کرو اور آیت کریمہ: يٰۤاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کی تشریح و تفسیر کے سلسلہ میں مفسرین فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول
کریم ﷺ کے سامنے چیخ چیخ کر گفتگو کرتے تھے آپ جس وقت حجرہ مبارک یا مکان میں ہوتے تو جلدی جلدی آپ کو آواز
دیتے۔ صبر اور انتظار سے کام نہ لیتے اللہ عزوجل نے اس سے منع فرمایا اور مذکورہ بالا آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ کے
نزول کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں آپ سے بات نہیں کروں گا لیکن آہستہ سے اور حضرت عمر فاروق
رضی اللہ عنہ نے بھی آپ سے آہستہ آہستہ گفتگو کرنا شروع کر دی۔

۲۳۸۰: بَابُ إِذَا حَكَمُوا رَجُلًا فَقَضَى

باب: جس وقت کسی کو فیصلہ کے لیے ثالث مقرر کریں اور

بینہم

وہ فیصلہ دے

۵۳۹۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ
الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ
هَانِئٍ أَنَّهُ لَمَّا وَقَدَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَهُ وَهُمْ يَكُونُونَ هَانِئًا أَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ
هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تَكْنِي أَبَا الْحَكَمِ
فَقَالَ إِنَّ قَوْمِي إِذَا اخْتَلَفُوا فِي شَيْءٍ اتَّوْنِي
فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِي كِلَا الْفَرِيقَيْنِ قَالَ مَا
أَحْسَنَ مِنْ هَذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوُلْدِ قَالَ لِي شُرَيْحٌ وَ
عَبْدُ اللَّهِ وَ مُسْلِمٌ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قَالَ شُرَيْحٌ
قَالَ فَأَنْتَ أَبُو شُرَيْحٍ فَدَعَاهُ وَلَوْلَدِهِ۔

۵۳۹۳: حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد
ہانی رضی اللہ عنہ سے سنا جس وقت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر
ہوئے آپ نے سنا لوگوں کو وہ پکارتے تھے اس کو ابوالحکم آپ نے
اس کو بلایا اور فرمایا کہ حکم اللہ ہے اور حکم صادر کرنا اسی ذات کا کام ہے
پھر تمہارا نام ابوالحکم کس وجہ سے ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میری
قوم کے لوگ جس وقت کسی مسئلہ میں جھگڑا کرتے ہوں تو وہ لوگ
میرے پاس آتے ہیں میں جو حکم دیتا ہوں اس سے وہ دونوں جانب
کے لوگ رضامند ہو جاتے ہیں آپ نے فرمایا: اس سے کیا بہتر ہے
تمہارے کتنے لڑکے ہیں؟ اس نے کہا شریح اور عبد اللہ اور مسلم
۔ آپ نے فرمایا بڑا لڑکا کون سا ہے؟ اس نے کہا شریح۔ آپ نے
فرمایا تمہارا نام ابوشریح ہے پھر اس کے لئے اور اس کے لڑکے کے
لئے دعا فرمائی۔

ابوالحکم کی وضاحت:

لفظ حکم اسماء حسنی اور اللہ عزوجل کے نام میں سے ایک نام ہے اس کے معنی میں ایسا حکم کرنے والا کہ جس کا حکم کسی طرح نابل سکے۔ ظاہر ہے کہ یہ صفت اللہ عزوجل کی ہے اس لیے آپ نے اس شخص کو ایسا نام رکھنے سے منع فرمایا۔

۲۳۸۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِعْمَالِ النِّسَاءِ فِي الْحُكْمِ
باب: خواتین کو حاکم بنانے کی ممانعت سے متعلق

۵۳۹۴: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھ کو ایک بات سے محفوظ رکھا جو کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنی تھی (وہ بات یہ ہے کہ ایران کا بادشاہ) کسریٰ مر گیا تو آپ نے فرمایا: اب اس کی جگہ کس کو مقرر کیا گیا؟ لوگوں نے عرض کیا: اس کی لڑکی کو۔ آپ نے فرمایا: وہ قوم کبھی فلاح یاب نہ ہوگی جو کہ اپنی حکومت عورت کے اختیار میں دے دے (یعنی عورت کو حاکم بنائے)۔

۵۳۸۲: بَابُ الْحُكْمِ بِالتَّشْبِيهِ وَالتَّمْثِيلِ وَذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ
باب: مثال پیش کر کے ایک حکم نکالنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ولید بن مسلم پر راویوں کا اختلاف

۵۳۹۵: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ سوار تھے دسویں تاریخ صبح کو یعنی قربانی والے دن اس دوران قبیلہ خثعم کی ایک خاتون حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: یا رسول اللہ! اللہ عزوجل کا فرض (حج) اُس کے بندوں پر (یعنی میرے والد پر) اُس وقت (فرض) ہوا جبکہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے اور سواری پر بھی (پڑھنے کی) طاقت نہیں رکھتا لیکن پڑے پڑے (یعنی میرے والد صرف لیٹ سکتے ہیں) کیا میں ان کی جانب سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا جی ہاں تم اس کی جانب سے حج کر لو کیونکہ اگر اس کے ذمہ کوئی قرضہ ہوتا تو وہ قرض ادا کرتی۔

۵۳۹۶: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ح

۵۳۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

کہ جس وقت فضل رضی (بھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا فرض حج اُس کے بندوں پر ایسے وقت میں فرض ہوا کہ میرا والد بالکل بوڑھا ہو گیا ہے وہ اونٹ پر نہیں چم سکتا۔ کیا میں اس کی جانب سے اگر حج کروں تو کافی ہوگا؟ یا ادا ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَتَنَمِ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَرِيبَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يُجْزِيءُ قَالَ مُحَمَّدٌ فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحْجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا نَعَمْ۔

۵۳۹۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے کہ اس دوران قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی جانب دیکھنا شروع کر دیا اور عورت نے فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب دیکھنا شروع کر دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔ اس خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل کا فرض بندوں پر حج ایسے وقت میں ہوا کہ میرے والد بالکل بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اونٹ پر (بھی) نہیں ٹھہر سکتے کیا میں ان کی جانب سے حج کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! یہ تذکرہ حجۃ الوداع کا ہے۔

۵۳۹۷: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَا ذَكَرَ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَتَنَمِ تَسْتَفْتِيهِ فَبَجَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْأَخْرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَرِيبَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْتَبِثَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحْجَّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَ ذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۵۳۹۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ عزوجل کا فرض حج اُس کے بندوں پر (میرے والد صاحب پر) اُس وقت ہوا جبکہ وہ بوڑھے اور لاغر ہو چکے ہیں وہ اونٹ پر نہیں چم سکتے کیا میں ان کی جانب سے

۵۳۹۸: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَتَنَمِ قَالَتْ يَا

اگر حج کروں تو حج ادا ہو جائے گا یا نہیں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اس دوران حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس خاتون کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ ایک خوبصورت خاتون تھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا چہرہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔

رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَذْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَوِي عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ فَأَحَدَ الْفَضْلِ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً حَسَنَاءَ وَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ۔

حج بدل سے متعلق احکام:

جس کے ذمہ حج فرض ہو اور ادا کرنے کا وقت ملا لیکن وہ حج ادا نہ کر سکا اور بعد میں حج ادا کرنے پر قدرت نہ رہی تو اس پر کسی دوسرے سے حج کرانا یعنی حج بدل کرنا لازم ہے اور حج بدل ایسے شخص سے کرنا افضل ہے جو کہ عالم باعمل ہو اور مسائل سے خوب واقف ہو اور اپنا حج فرض پہلے ادا کر چکا ہو لیکن اگر ایسے شخص سے حج کرایا جو کہ سابق میں حج نہیں کر سکا تو جب بھی حج بدل ادا ہو جائے گا لیکن کراہت کے ساتھ اور مرنے والے شخص کی طرف سے حج کرنے میں تفصیل یہ ہے کہ مرنے والے نے حج کے اخراجات کے بقدر مال چھوڑا ہو اور یہ کہ اس نے اپنی طرف سے حج کرنے کی وصیت بھی کی ہو اگر یہ دونوں مذکور باتیں نہیں پائی گئی تو ورثہ کے ذمہ حج بدل کرنا لازم نہیں ہے اور حج بدل کرنے والے کے لیے اس قدر خرچ ملنا ضروری ہے کہ آمر کے وطن سے مکہ مکرمہ تک آنے جانے اور واپس آ جانے کے لیے درمیانہ طریقہ سے وہ خرچہ کافی ہو اور حج بدل عاقل بالغ شخص سے کرایا جائے ”مبراہق“ یعنی قریب البلوغ لڑکے سے احتیاط رہے کہ حج بدل نہ کرایا جائے بلکہ بالغ شخص سے حج بدل کرایا جائے۔ معلم الحج حج میں یہ مسائل مذکور ہیں۔

باب: زیر نظر حدیث میں حضرت یحییٰ بن ابی اسحاق پر

اختلاف

۵۳۹۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ میرے والد پر حج فرض ہوا ہے اور وہ بوڑھا اور کمزور ہے اور وہ اونٹ پر نہیں بٹھر سکتا۔ اگر میں اس کو باندھ دوں تو مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائے۔ کیا میں ان کی جانب سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا دیکھو اگر اس پر قرضہ ہو تو وہ قرضہ ادا کر لیتا تو کافی ہوتا اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے والد کی جانب سے حج کر لو۔

۳۸۸۳: باب ذِکْرِ الْإِخْتِلَافِ عَلَى يَحْيَى

بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ فِيهِ

۵۳۹۹: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى عَنْ هُثَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبِي أَذْرَكَهُ الْحَجَّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَثْبُتُ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِنْ شَدَدْتُهُ خَشِيتُ أَنْ يَمُوتَ فَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَفَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ۔

۵۴۰۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ إِنْ حَمَلَتْهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَطَبْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَمِّكَ دِينَ أَكُنْتَ قَاضِيَةً قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَمِّكَ.

۵۴۰۰: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک مرد حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ محترمہ بالکل بڑھیا اور کمزور ہیں اگر میں ان کو اونٹ پر سوار کروں تو وہ سواری پر نہیں رک سکے گی اگر میں ان کو باندھ دوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مر جائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو اگر تمہاری والدہ پر قرضہ ہوتا تو تم قرض ادا کرتے اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر تم اپنی والدہ کی جانب سے حج کرو۔

۵۴۰۱: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَإِنْ حَمَلْتُ لَمْ يَسْتَمْسِكْ أَفَاحُجُّ عَنْهُ قَالَ حُجَّ عَنْ أُمِّكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سُلَيْمَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ.

۵۴۰۱: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد بوڑھے پھونس ہو گئے ہیں وہ حج نہیں کر سکتے اگر میں اس کو اونٹ (یا کسی دوسری سواری) پر سوار کر دوں تو وہ سواری پر رک نہیں سکتے (یعنی کمزوری کی وجہ سے گر جائیں گے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔

۵۴۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ أَفَاحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دِينَ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ يُجْزَى عَنْهُ.

۵۴۰۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میرے والد بالکل بوڑھے اور کمزور ہو گئے ہیں کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کر لوں آپ نے فرمایا جی ہاں تم دیکھو اگر تمہارے والد کے ذمہ قرض ہوتا تو وہ کافی نہ ہوتا۔

۴۳۸۲: بَابُ الْحُكْمِ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ

باب: علماء جس امر پر اتفاق کریں اس کے مطابق حکم کرنے سے متعلق

۵۴۰۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ

۵۴۰۳: حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ ایک دن لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بہت باتیں کیں۔ انہوں نے

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ بَزِيدٍ قَالَ أَكْثَرُوا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ
ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّهُ قَدْ أَتَى عَلَيْنَا زَمَانٌ
وَلَسْنَا نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
قَدَّرَ عَلَيْنَا أَنْ نَلْعَنَ مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ مِنْكُمْ
قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا وَلَا فِي كِتَابِ اللَّهِ
فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلْيَقْضِ بِمَا
قَطَعِي بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ
لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَطَعِي بِهِ نَبِيُّهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَطَعِي بِهِ
الصَّالِحُونَ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا
قَطَعِي بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَطَعِي بِهِ
الصَّالِحُونَ فَلْيَجْهَدْ رَأْيَهُ وَلَا يَقُولُ إِنِّي أَخَافُ وَ
إِنِّي أَخَافُ فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَ بَيْنَ
ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَدَعُ مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا
يَرِيكَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ جَيِّدٌ
جَيِّدٌ۔

فرمایا: ایک دور ایسا تھا کہ ہم کسی بات کا حکم نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہم
حکم کرنے کے لائق تھے پھر اللہ عزوجل نے ہماری تقدیر میں لکھا تھا کہ
ہم اس درجہ کو پہنچ گئے کہ جس کو تم دیکھ رہے ہو پس اب آج کے دن سے
جس شخص کو تمہارے میں سے فیصلہ کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو
اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی کتاب کے مطابق حکم دے اگر وہ
فیصلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو اسکے رسول کے حکم کے مطابق حکم دے
اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ اور پیغمبروں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو نیک
لوگوں کے فیصلوں کے مطابق فیصلے دے۔ نیک حضرات سے اس جگہ
مراد خلفاء، راشدین اور صحابہ کرام ہیں اور اگر وہ کام ایسا ہو جو کہ اللہ کی
کتاب میں مل سکے اور نہ ہی اسکے رسول کے احکام میں ملے اور نہ ہی
نیک حضرات کے فیصلوں میں تو تم اپنی عقل و فہم سے کام لو اور یہ نہ ہو
کہ میں ڈرتا ہوں اور میں اس وجہ سے خوف محسوس کرتا ہوں کہ حلال،
(بھی) کھلا ہوا یعنی ظاہر ہے اور حرام (بھی) کھلا ہوا ہے اور دونوں
(یعنی حرام و حلال) کتاب اللہ اور اسکے رسول کی حدیث سے معلوم
ہوتے ہیں البتہ ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں کہ جن میں
شبہ ہے تو تم اس کام کو چھوڑ دو جو کام تم کو شک و شبہ میں مبتلا کرے۔
امام نسائی بیسیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث جید ہے یعنی یہ حدیث صحیح ہے۔

خلاصۃ الباب مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو مشتبہ کام فرمائے گئے ہیں تو اس سے مراد ایسے کام ہیں جو کہ نہ تو حلال
ہیں اور نہ ہی حرام ہیں ایسے شبہ والے کام سے بچنے اور ان کو چھوڑنے کا حکم ہے اور جید حدیث سے مراد صحیح حدیث ہے اور مذکورہ
بالا حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی حکم قرآن و حدیث اور تعامل و اقوال صحابہ رضی اللہ عنہم میں نہ ملے تو قیاس سے کام لینا
درست ہے بشرطیکہ وہ قیاس کتاب و سنت کے خلاف نہ ہو شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیلی مباحث ہیں۔

۵۴۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ایک دور ایسا تھا کہ ہم کسی
بات کا حکم نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہم حکم کرنے کے لائق تھے پھر اللہ
نے ہماری تقدیر میں لکھا تھا کہ ہم اس درجہ کو پہنچ گئے کہ جس کو تم دیکھ
رہے ہو پس اب آج کے دن سے جس شخص کو تمہارے میں سے فیصلہ
کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کی کتاب کے
مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو اسکے رسول کے حکم

۵۴۰۴: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ
حَدَّثَنَا الْفَرَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ طَهْمِيرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَتَى عَلَيْنَا حِينٌ وَلَسْنَا
نَقْضِي وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ أَنْ
نَلْعَنَ مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ

فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ فَإِنْ جَاءَ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ نَبِيُّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ وَلَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أَخَافُ فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنٌ وَبَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ۔

کے مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ اور پیغمبروں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے فیصلوں کے مطابق فیصلے دے۔ نیک حضرات سے اس جگہ مراد خلفاء راشدین اور صحابہ نہیں اور اگر وہ کام ایسا ہو جو کہ اللہ کی کتاب میں ملے اور نہ ہی اسکے رسول کے احکام میں ملے اور نہ ہی نیک حضرات کے فیصلوں میں تو تم اپنی عقل و فہم سے کام لو اور یہ نہ ہو کہ تم میں سے کوئی کہنے لگے میں ڈرتا ہوں اور میں اس وجہ سے خوف محسوس کرتا ہوں کہ حلال (بھی) کھلا ہوا ہے اور حرام (بھی) کھلا ہوا ہے اور دونوں کتاب اللہ اور اسکے رسول کی حدیث سے معلوم ہوتے ہیں البتہ ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں جن میں شبہ ہے تو تم اس کام کو چھوڑ دو جو کام تم کو شک و شبہ میں مبتلا کرے۔

۵۴۰۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ أَقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ فَاقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ شُكَّ فَقَدْ قَدْ وَانْ شُكَّ فَتَأَخَّرْ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

۵۴۰۵: حضرت شریح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو تحریر فرمایا وہ ان سے دریافت فرما رہے تھے تو انہوں نے جواب میں تحریر کیا کہ تم کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرو اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اگر اس میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے حکم کے مطابق اگر کتاب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور نیک لوگوں کے حکم کے موافق نہ ہو تو تمہارا دل چاہے تو تم آگے کی جانب بڑھو اور تمہارا دل چاہے تو تم پیچھے ہٹو اور میرا خیال ہے کہ پیچھے کی طرف ہٹ جانا تمہارے واسطے بہتر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ حدیث میں آگے کی طرف بڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم کو قرآن و حدیث اقوال و تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم و اجماع میں کوئی حکم نہ ملے تو تم اپنی عقل کے موافق فیصلہ کرو یعنی قیاس سے کام لے لو اور پیچھے کی طرف ہٹ جانے کا مطلب یہ ہے کہ تم پھر کوئی حکم نہ دو اور نہ کوئی فیصلہ کرو یعنی اگر تم مذکورہ بالا جگہوں پر حکم شرع نہ پاسکو۔

۲۳۸۵: بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

بَابُ آيَةِ كَرِيمَةٍ: وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ

کی تفسیر سے

وَمَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ

متعلق

الْكَافِرُونَ

۵۴۰۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أُنْبَأَنَا: ۵۴۰۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کے بعد چند بادشاہ گذرے کہ جنہوں نے توریت اور انجیل کو تبدیل کر دیا (یعنی ان دونوں کے خلاف کرنے لگے) اور چند لوگ ایماندار بھی تھے جو کہ توریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے۔ لوگوں نے ان بادشاہوں سے کہا ہم کو جو لوگ اس سے زیادہ گالی دیتے ہیں کیا ہو گی یہ لوگ اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے ہیں: وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ لَعَنَّا اللَّهُ (یعنی: جو کوئی حکم نہ کرے اللہ عزوجل کے حکم کے موافق تو وہ کافر ہے۔ اس طرح کی آیات اور جن سے ہمارے کام کا عیب نکلتا ہے پڑھتے ہیں تو تم لوگ ان کو حکم دو جس طریقہ سے ہم لوگ پڑھتے ہیں) (مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی آیات کریمہ کو تبدیل کر دیں یا نکال دیں) اور ایمان لائیں جس طریقہ سے ایمان لائے (چنانچہ) بادشاہ نے ان لوگوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ یا تو قتل ہو اور یا توریت اور انجیل کا پڑھنا چھوڑ دے البتہ ہم نے جس طریقہ سے تبدیل کیا ہے تو تم پڑھو۔ ان لوگوں نے کہا اس سے کیا مطلب ہے ہم کو چھوڑ دو کچھ لوگوں نے ان میں سے کہا ہم لوگوں کے لیے ایک مینار تعمیر کرادو پھر اس پر ہم کو چڑھا دو اور ہم کو کچھ کھانے کو دے دو۔ تمہارے پاس ہم کبھی نہ آئیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا تم لوگ ہمیں چھوڑ دو ہم سیر و سیاحت کریں گے اور ہم جنگل میں چلے جائیں گے اور جنگلی جانوروں کی طرح کھائیں گے اگر تم ہم کو ہستی میں دیکھو تو تم ہم کو مار ڈالنا۔ بعض نے کہا ہم کو جنگل میں گھر بنا دو ہم لوگ (جنگل میں) کنوئیں کھودیں گے اور سبزیاں لگائیں گے نہ ہم تم لوگوں کے پاس آئیں گے اور کوئی قبیلہ ایسا نہیں تھا کہ جس کا رشتہ دار دوست ان لوگوں میں نہ ہو آخر کار ان لوگوں نے اسی طرح کیا۔ ان ہی لوگوں سے متعلق اللہ عزوجل نے آیت کریمہ: وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا نَازِلَ فَرَمَائِي۔ یعنی: ان لوگوں نے خود اس طرح کی درویشی نکال لی تھی۔ ہم نے ان کو حکم نہیں کیا تھا پھر اس کو بھی جیسا دل چاہے ویسا نہ کر سکے۔ زبان سے بعض لوگ کہنے لگے کہ ہم لوگ بھی اسی طرح کی عبادت کریں گے کہ جیسی عبادت فلاں آدمی کرتا ہے اور ہم لوگ جنگل کی سیر و تفریح

الْفَصْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ الشَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ مُلُوكُ بَعْدَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَذَلُّو التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَكَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ يَقْرُونَ التَّوْرَةَ قِيلَ لِمُلُوكِهِمْ مَا نَجِدُ شَيْئًا أَشَدَّ مِنْ شَيْءٍ يَشْتُمُونَ هَؤُلَاءِ أَنَّهُمْ يَقْرُونَ وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَهَؤُلَاءِ الْآيَاتُ مَعَ مَا يَعْبُونَهَا فِي أَعْمَالِنَا فِي قِرَاءَتِهِمْ فَادْعُهُمْ فَلْيَقْرُوا أَكَمَا نَقَرُوا وَلْيُؤْمِنُوا كَمَا آمَنَّا فَدَعَاهُمْ فَجَمَعَهُمْ وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ أَوْ يَتْرَكُوا قِرَاءَةَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ إِلَّا مَا يَذَلُّو مِنْهَا فَقَالُوا مَا تُرِيدُونَ إِلَى ذَلِكَ دَعَوْنَا فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوا لَنَا أَسْطُورَانَهُ ثُمَّ أَرْفَعُونَا إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْطُونَا شَيْئًا نَرْفَعُ بِهِ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا فَلَا نَرُدُّ عَلَيْكُمْ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ دَعَوْنَا نَسِيحٌ فِي الْأَرْضِ وَبِهِمْ وَنَشْرَبُ كَمَا تَشْرَبُ الْوَحْشُ فَإِنْ قَدَرْتُمْ عَلَيْنَا فِي أَرْضِكُمْ فَاقْتُلُونَا وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوا لَنَا دُورًا فِي الْفَيَا فِي وَنَحْتَفِرُ الْأَبَارَ وَنَحْتَرِثُ الْبُقُولَ فَلَا نَرُدُّ عَلَيْكُمْ وَلَا نَمُرُّ بِكُمْ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنَ الْقَبَائِلِ إِلَّا وَلَهُ حِمِيمٌ فِيهِمْ قَالَ فَفَعَلُوا ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَا هَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا دَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا وَالْآخِرُونَ قَالُوا نَتَّبِعُكَ لَمَّا تَعَبَدَا فَلَا نَ وَنَسِيحٌ كَمَا سَاحَ فَلَا نَ وَنَتَّخِذُ دُورًا كَمَا اتَّخَذَ فَلَا نَ وَهُمْ عَلَى شِرْكِهِمْ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِإِيمَانٍ

الَّذِينَ اقْتَدَوْا بِهِ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ انْحَطَّ رَجُلٌ مِنْ صَوْمَعَتِهِ وَجَاءَ سَائِحٌ مِنْ سَيَاحَتِهِ وَصَاحِبُ الذِّئْبِ مِنْ ذَيْبِهِ فَأَمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ أَجْرَيْنِ بِإِيمَانِهِمْ يَعْنِي بِالْتَّوَرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَبِإِيمَانِهِمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصْدِيقِهِمْ قَالَ يَجْعَلُ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ الْقُرْآنَ وَاتَّبَاعُهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلًا يَعْلَمُ أَهْلُ الْكِتَابِ يَتَسَبَّهُونَ بِكُمْ أَنْ لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ الْآيَةَ۔

بھی کریں گے جیسے فلاں نے سیر و تفریح کی تھی اور ہم لوگ اسی طرح کا مکان تعمیر کریں گے جیسا مکان فلاں نے بنایا لیکن وہ لوگ شرک میں مبتلا تھے اور جن لوگوں کی اتباع کرتے تھے ان کے ایمان سے بے خبر تھے جب اللہ عز و جل نے رسول کریم ﷺ کو بھیجا تو ان میں سے کچھ لوگ باقی تھے کوئی اپنے عبادت کرنے کی جگہ پہنچا تو کوئی شخص جنگل سے آیا اور کوئی گرجا سے آیا اور آپ پر ایمان لائے آپ کو سچا قرار دیا۔ اس پر اللہ عز و جل نے یہ آیت کریمہ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا نازل ہوئی۔ یعنی: اے ایمان والو! اللہ عز و جل سے ڈرو اور ایمان لاؤ اس کے پیغمبر پر وہ تم کو دو گنا حصہ اپنی رحمت کا عطا فرمائے گا ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تورات اور انجیل پر ایمان لانے کا ثواب دوسرے حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانے کا اور ان کو سچا ماننے کا ثواب وہ تمہارے واسطے ایک روشنی عطا فرمائے گا یعنی قرآن اور پیغمبر کی پیروی۔ پھر کہا یہ اس لیے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ جو تمہاری مشابہت کرتے ہیں لیکن تمہاری طرح ایمان نہیں لائے محمد اور قرآن پر وہ یہ جان لیں کہ اللہ کا فضل حاصل نہ کر سکیں گے۔

باب: قاضی کا ظاہر شرع پر حکم

۵۴۰۷: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے تم لوگ مقدمہ لاتے ہو میں انسان ہوں شاید تمہارے میں سے کسی کی زبان اور دلیل تیز ہو اگر میں اس کے بھائی کا حق اس کو دلوں تو وہ نہ ملے اور یہ سمجھ لے کہ میں نے ایک ٹکڑا اس کو آگ (جہنم) کا دلوایا ہے۔

باب: حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کر سکتا ہے

۵۴۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا دو خواتین ایک جگہ تھیں اور ان دونوں کا ایک ایک بچہ تھا اس دوران ایک بھڑیا آگیا اور ایک کے بچے کو وہ اٹھا کر لے گیا جس کے

۲۳۸۶: بَابُ الْحُكْمِ بِالظَّاهِرِ

۵۴۰۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَفْطَعُ بِهِ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

۲۳۸۷: بَابُ حُكْمِ الْحَاكِمِ بِعِلْمِهِ

۵۴۰۸: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَكَّارٍ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ

اِنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الزَّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ احْدَاهُمَا فَقَالَتْ هَذِهِ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ وَ قَالَتِ الْاُخْرَى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ وَ قَالَتِ الْاُخْرَى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ فَتَحَا كَمَتَا اِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا اِلَى سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ فَاخْبَرَتَاهُ فَقَالَ اَنْتُمْنِي بِالسَّيِّئِ اَشَقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ اَبْنَاهَا فَقَضَى بِهِ لِلصَّغْرَى قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ بِالسَّيِّئِ قَطُّ اِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُولُ اِلَّا الْمُدِيَّةَ۔

بچے کو وہ لے گیا وہ دوسری خاتون سے کہنے لگی کہ تیرا بچہ لے گیا اور وہ کہنے لگی کہ تیرا بچہ (بھیریا) لے گیا۔ پھر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا فیصلہ کرانے کے لیے۔ انہوں نے ان میں سے بڑی خاتون کو بچہ دلوانے کا حکم کیا اس کے بعد وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا انہوں نے فرمایا تم ایک چاقو چھری لاؤ۔ میں بچے کو وہ حصوں میں بانٹ دوں گا (یعنی اس بچہ کے دو ٹکڑے کر دوں گا) یہ بات سن کر چھوٹی عورت نے کہا تم ایسا نہ کرو اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے وہ بڑی ہی عورت کا بچہ ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سن کر وہ بچہ اس چھوٹی عورت کو دلوا دیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا چھری کا نام سکین ہم نے کبھی نہیں سنا تھا ہم لوگ تو اس کو مدیہ کے نام سے پکارا کرتے تھے۔

مؤمنانہ فرست:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرست ایمانی سے اندازہ فرمایا تھا کہ ان دونوں خواتین میں سے بچہ کی اصل ماں کون ہو سکتی ہے؟ اس وجہ سے انہوں نے مذکورہ فیصلہ صادر فرمایا اور مذکورہ چھوٹی عورت نے اپنی قدرتی شفقت و محبت کی وجہ سے خوشی سے کہہ دیا کہ یہ بچہ بڑی عورت کو دے دیا جائے لیکن اس کو قتل نہ کیا جائے حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقصد بچہ کو قتل کرنا نہیں تھا بلکہ صرف جانچنا مقصد تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم اور قاضی اپنی فہم و فراست سے فیصلہ کر سکتا ہے اور مؤمن کی فراست خود ایک قسم کی حجت ہوتی ہے حدیث میں فرمایا گیا: ((اتقوا فراستہ المؤمن فانہ بنظر بنور اللہ)) الحدیث

۲۳۸۸: باب السَّعَةِ لِلْحَاكِمِ فِي أَنْ يَقُولَ
لِلشَّيْءِ الَّذِي لَا يَفْعَلُهُ أَفْعَلُ لِمُسْتَبِينٍ

الْحَقُّ

باب: قاضی و حاکم کے لیے اس کی گنجائش کہ جو کام نہ کرنا ہو اس کو ظاہر کرے کہ میں یہ کام کروں گا تاکہ حق ظاہر ہو جائے

۵۴۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو خواتین نکلیں اور ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے ان میں سے ایک بچے پر بھیڑیے نے حملہ کر دیا اور اس کو لے گیا پھر وہ دونوں اس لڑکے کے لئے جو کہ باقی تھا لڑتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے وہ بچہ بڑی عورت کو دلوا دیا۔

۵۴۰۹: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَرَجَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا صَبِيَّانِ لَهُمَا

فَعَدَّ الذَّنْبُ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَآخَذَ وَ لَدَهَا
فَأَصْبَحَا تَخْتَصِمَانِ فِي الصَّبِيِّ الْبَاقِي إِلَى دَاوُدَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى مِنْهُمَا فَمَرَّتَا
عَلَى سُلَيْمَانَ فَقَالَ تَكَيْفَ أَمْرُكُمَا فَقَضَتَا عَلَيْهِ
فَقَالَ انْتَوْنِي بِالْجَحِينَ اشُقِّ الْعَلَامَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ
الصُّغْرَى اتَشَقُّهُ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ حَظِي
مِنْهُ لَهَا قَالَ هُوَ ابْنُكَ فَقَضَى بِهِ لَهَا۔

پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے گذریں انہوں نے ان کا حال دریافت کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میرے پاس تم چھری لے کر آؤ میں بچے کے دو حصے کر دوں گا۔ یہ بات سن کر چھوٹی عورت (نورا) نے کہا: کیا واقعی یہ بات سچ ہے کہ آپ اس بچے کو چھری سے کاٹ دیں گے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں۔ اس پر اس عورت نے عرض کیا چھوڑ دیں اور میرا بھی حصہ اسی کو دے دیں۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا جاؤ بیٹا تمہارا بے پھر بواڑ کا اس کو دلو! دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ:

حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارادہ اس لڑکے کو چاقو سے کاٹ ڈالنے کا نہیں تھا لیکن آپ نے آزمانے اور حق بات جاننے اور اصل حقیقت کا پتہ چلانے کے لیے فرمایا تھا کیونکہ اصل ماں کبھی بچہ کو مار ڈالنا پسند نہیں کرے گی اور انہوں نے صرف حق ظاہر کرنے کے لیے فرمایا تھا۔

۲۳۸۹: بَابُ نَقْضِ الْحَاكِمِ مَا يَحْكُمُ بِهِ
غَيْرُهُ مِمَّنْ هُوَ مِثْلُهُ أَوْ أَجَلُ
مِنْهُ

باب: ایک حاکم اپنے برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ درجہ والے شخص کا فیصلہ توڑ سکتا ہے اگر اس میں غلطی کا علم ہو

۵۴۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو خواتین نکلیں ان کے ساتھ ان کے لڑکے بھی تھے بھیڑیا آ گیا اور وہ ایک (لڑکے) کو لے گیا۔ وہ دونوں خواتین جھگڑا کرتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے بڑی خاتون (یعنی ان دونوں میں سے عمر رسیدہ خاتون کو) لڑکا دلوا دیا۔ پھر وہ دونوں خواتین حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے دریافت فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام نے (اس مقدمہ کا) کیا فیصلہ صادر فرمایا ہے؟ ان خواتین نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی خاتون کو وہ لڑکا دلوا دیا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میں تو اس کو کاٹ کر دو حصہ کرتا ہوں ایک حصہ اس کو اور ایک حصہ اس کو۔ بڑی عورت نے کہا اس لڑکے کو کاٹ دو اور چھوٹی عورت نے کہا اس کو

۵۴۱۰ أَخْبَرَنَا الْمُعْبِرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
مُسْكِينُ بْنُ بَكْرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي
حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَتِ
أَمْرَاتَانِ مَعَهُمَا وَ نَدَاهُمَا فَآخَذَ الذَّنْبُ إِحْدَهُمَا
فَاخْتَصِمَا فِي الْوَلَدِ إِلَى دَاوُدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى لِلْكُبْرَى مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلَى
سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ تَكَيْفَ قَضَى بَيْنَكُمَا
قَالَتْ قَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى قَالَ سُلَيْمَانُ أَقْطَعُهُ
بِصَفْقَيْنِ لِهَذِهِ نِصْفٌ وَلِهَذِهِ نِصْفٌ قَالَتِ الْكُبْرَى
نَعَمْ أَقْطَعُوهُ فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَقْطَعُهُ هُوَ وَلَدُهَا

فَلَقَضَى بِهِ لِلْنَّبِيِّ ابْنُ أَنْ يَقْطَعَهُ۔

نہ کاٹو وہ تو اس کا لڑکا ہے پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا اس عورت کو دلا دیا۔ جس نے کہ اس لڑکے کو کاٹنے سے منع کیا تھا۔

باب: جب کوئی حاکم ناحق فیصلہ کر دے تو اس کو رد کرنا صحیح

۲۳۹۰: بَابُ الرَّدِّ عَلَى الْحَاكِمِ إِذَا قَضَى

بِغَيْرِ الْحَقِّ

ہے

۵۳۱۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو (قبیلہ) بنی جذیمہ کی خدمت میں بھیجا انہوں نے ان کو اسلام کی جانب بلایا لیکن وہ اچھی طرح سے یہ نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا پھر ہر ایک شخص کو اس کا قیدی دے دیا گیا۔ جس وقت صبح ہو گئی تو خالد نے ہر ایک شخص کو اپنے قیدی کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ کوئی میرے لوگوں میں سے قیدی کو قتل کرے گا۔ تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ تعالیٰ عنہ کے حکم کو جو کہ ایک ناحق حکم تھا اس کو رد کر دیا جس وقت ہم لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا جو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کیا تھا تو رسول کریم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ! میں علیحدہ ہوں اس کام سے جو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے دوسری مرتبہ یہی فرمایا۔

۵۳۱۱: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَ أَبْنَاءِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ وَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَانًا وَجَعَلَ خَالِدٌ قَتْلًا وَاسْرًا قَالَ فَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ يَوْمًا أَمَرَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ رَجُلٍ مِّنْ أَسِيرَةٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ أَحَدٌ وَقَالَ بَشْرٌ مِّنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ صُنْعَ خَالِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ لِلَّهِمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ زَكَرِيَّا فِي حَدِيثِهِ فَذَكَرَ وَفِي حَدِيثٍ بَشْرٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا آخری طور کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے دعا میں یہ فرمایا: اے اللہ! حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جو فعل کیا ہے اُس فعل کی گرفت مجھ سے نہ فرمانا۔

باب: کون سی باتوں سے (قاضی و) حاکم کو

۲۳۹۱: بَابُ ذِكْرِ مَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ

يَجْتَنِبُهُ

بچنا چاہیے

۵۴۱۲: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے عبید اللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کو جو کہ سیمان کے قاضی تھے کو لکھا جس وقت تم غصہ کی حالت میں ہو تو (اُس وقت) دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرو۔ اسلئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ نہ حکم کرے کوئی آدمی دو اشخاص کے درمیان جب وہ غصہ میں ہو۔

۵۴۱۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِي سَجِسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضَبَانِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانِ۔

باب: جو حاکم ایماندار ہو تو وہ بحالت غصہ

۲۳۹۲: بَابُ الرَّخْصَةِ لِلْحَاكِمِ

فیصلہ کر سکتا ہے

الْأَمِينُ أَنْ يَحْكُمَ وَهُوَ غَضَبَانِ

۵۴۱۳: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا ایک انصاری شخص سے جھگڑا ہو گیا پانی کے بہاؤ کے سلسلہ میں حرہ پر (واضح رہے کہ حرہ مدینہ منورہ میں ایک پتھریلی زمین ہے) دونوں (یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور وہ انصاری) اس پانی سے کھجور کے درختوں کو سیراب کرتے تھے انصاری شخص کہتا تھا کہ پانی مجھے دو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں فرمایا اور انکار کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر رضی اللہ عنہ تم پانی اپنے درختوں کو دے دو پھر چھوڑ دو اپنے پڑوسی کی طرف۔ یہ بات سن کر انصاری کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کیا آپ کی پھوپھی کے لڑکے تھے (یعنی اس وجہ سے آپ نے ان لوگوں کی رعایت فرمائی) یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کا (غصہ کی وجہ سے) رنگ تبدیل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے زبیر رضی اللہ عنہ تم درختوں کو پانی پلاؤ اور پھر تم پانی کو روکے ہوئے رکھو یہاں تک کہ وہ پانی درختوں کی مینڈھوں کے برابر چڑھ جائے۔ اب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلادیا اور پہلے آپ نے جو حکم فرمایا تھا اس میں انصاری کا نفع تھا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا کام بھی چل رہا تھا لیکن جس وقت انصاری نے آپ کو ناراض کر دیا تو آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو واضح حکم جاری فرما کر پورا حق دلوایا۔ حضرت

۵۴۱۳: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْحُرْثُ بْنُ مِسْكِينٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ وَالْكَئْبُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّ خَاصِمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرَّاجِ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرَّاجِ الْمَاءِ يَمُرُّ عَلَيْهِ قَائِلِي عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ قَتَلَوْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ أَحْبَسَ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَذْرِ فَاسْتَوْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذَلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيِ فِيهِ السَّعَةِ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا

أَحْفَظَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارِيُّ اسْتَوْفَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي ضَرْبِ الْحُكْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ لَا أَحْسَبُ هَذِهِ الْآيَةَ أَنْ لَيْتَ إِلَّا فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَأُخَذَهُمَا يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْقِصَّةِ۔

آپ ﷺ کے فیصلہ سے متعلق:

زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ یہ آیت کریمہ: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ اسی سلسلہ میں نازل ہوئی۔ یعنی: تیرے پروردگار کی قسم! وہ لوگ کبھی مسلمان نہیں ہوں گے جس وقت تک کہ اپنے جھگڑوں میں تمہاری حکومت قبول نہ کر لیں پھر تم جو حکم دو اس سے دل تنگ نہ ہوں (اور بلا عذر اس کو تسلیم کر لیں) اس حدیث شریف کے دوراوی ہیں ایک نے دوسرے سے زیادہ واقعہ نقل کیا ہے۔

آنحضرت ﷺ چونکہ امت کے پوری طرح امین اور سفیر تھے اس وجہ سے مذکورہ انصاری شخص کے آپ کو غصہ دلانے کے باوجود آپ نے فیصلہ فرمانے میں غصہ کا اثر نہیں لیا اور غصہ اور ناراضگی کی حالت میں بھی آپ حدود سے تجاوز نہیں فرماتے تھے اور وہ ہی فیصلہ ایسی حالت میں بھی فرماتے جو کہ حق اور سچ ہوتا لیکن کسی دوسرے شخص کے لئے غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ایسی حالت میں فیصلہ کرنے سے حدود سے تجاوز کا قوی امکان ہوتا ہے۔

باب: اپنے گھر میں فیصلہ کرنا

۵۴۱۴: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قرض کا تقاضا کیا ابن ابی حدرد سے اور ان دونوں کی آوازیں اونچی ہو گئیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکان میں سے سنا آپ دروازہ پر تشریف لائے اور آپ نے پردہ اٹھایا اور آواز دی اے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ! وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اپنا آدھا قرض معاف کر دو۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے معاف کیا پھر آپ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اٹھو اور قرض ادا کرو۔

باب: مدد چاہنے سے متعلق

۵۴۱۵: حضرت عباد بن جعفر بن شریحیل سے روایت ہے کہ میں اپنے چچاؤں کے ساتھ مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو ایک باغ میں داخل ہوا اور وہاں کی ایک پھلی لے کر میں نے مل ڈالی کہ اس دوران باغ والا آیا اور میرا کبل چھین لیا اور مجھ کو مارا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے فریاد کی آپ نے اس

۲۳۹۳: بَابُ حُكْمِ الْحَاكِمِ فِي دَاوَرِهِ

۵۴۱۴: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَتَانَا يُونُسُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فَأَرْتَفَعَتْ أَصْوَانُهُمَا حَتَّى سَمِعَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا فَكَشَفَ سِتْرَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا وَ أَوْ مَا إِلَى الشُّطْرِ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ فَمُ قَافِضِهِ۔

۲۳۹۴: بَابُ الْإِسْتِعْدَاءِ

۵۴۱۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَيْسَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ رَزِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي عَنَادٍ بْنِ شُرَاحِيلٍ قَالَ قَدِمْتُ مَعَ عُمُو مَتَى الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيطَانِهَا فَفَرَكْتُ مِنْ سُنْبِلِهِ فَجَاءَ

صَاحِبُ الْحَاظِطِ فَأَخَذَ كِسَانِي وَصَرَبِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْتَعْدِي عَلَيْهِ فَأَرَسَلَنِي إِلَى الرَّجُلِ فَجَاءَ وَإِيَّاهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ دَخَلَ حَاظِطِي فَأَخَذَ مِنْ سُبُلِهِ فَقَرَكُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا عَلَّمْتَهُ إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَلْعَمْتَهُ إِذْ كَانَ جَانِعًا ارْزُدْ عَلَيْهِ كِسَاءً ؕ وَأَمْرِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْسُقِي أَوْ نِصْفِ يَوْسُقِي.

باغ والے کو بلا کر بھیجا اور دریافت کیا کہ تم نے کس وجہ سے ایسا کام کیا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے باغ میں آیا ہے اور ایک پھل کو لے کر مل ڈالا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ تمہیں جانتا تھا تو تم نے اس کو کیوں نہیں سکھایا اور اگر وہ بھوکا تھا تو تم نے اس کو کیوں نہیں کھلایا جاؤ اس کا کمر باندھ دو پھر مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وسق یا آدھا وسق دینے کا حکم کیا۔

وسق کی تشریح:

واضح رہے کہ وسق ایک عربی وزن ہے یہ وزن ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اوزان شرعیہ رسالہ مصنف حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ میں مذکورہ اوزان کی تفصیل ہے۔

۲۳۹۵: بَابُ صَوْنِ النِّسَاءِ عَنْ مَجْلِسِ

الْحُكْمِ

باب: خواتین کو عدالت میں حاضر کرنے سے بچانے سے متعلق

۵۴۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَفْضُ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنْذَنُ لِي فِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَأَيْتُ بِأَمْرَاتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَأَفْتَدَيْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى أَمْرَاتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا قُضِيَنَ بَيْنُكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرُدَّ

۵۴۱۶: حضرت زید بن خالد جونیذ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے جھگڑا کیا ایک نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیں کتاب اللہ کے مطابق اور دوسرے نے کہا جو کہ زیادہ سمجھ دار تھا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اجازت عطا فرمائی گفتگو کرنے کی۔ میرا لڑکا اس کے گھر ملازم تھا تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا لوگوں نے مجھ سے کہا تمہارے لڑکے کو پتھروں سے ہلاک کرنا چاہیے میں نے ایک سو بکریاں اور ایک باندی دے کر اپنے لڑکے کو چھڑا دیا پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا تمہارے لڑکے پر ایک سو کوڑے پڑنا تھے ایک سال کے لیے ملک سے باہر ہونا تھا اور اس کی بیوی کو پتھروں سے مار ڈالنا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا تمہاری بکریاں اور باندی تم کو پھر ملیں گی اور اس کے لڑکے کو ایک سو کوڑے مارے ایک سال کے لیے جلا وطن کیا اور اس کو حکم دیا کہ

دوسرے آدمی کی بیوی کے پاس جائے اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈالے اس نے اقرار کر لیا پھر وہ عورت رجم کی گئی یعنی اس پر پتھر برسائے گئے۔

۵۴۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد اور حضرت شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ کو اللہ عزوجل کی قسم دیتا ہوں ہمارا آپ فیصلہ فرمائیں اللہ کی کتاب کے موافق۔ پھر اس کا مخالف اٹھ کھڑا ہوا وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا اس نے عرض کیا سچ کہتا ہے کتاب اللہ کے موافق آپ حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: کہہ دو۔ اس نے کہا میرا الزکا اس کے پاس مزدوری کا کام کرتا تھا تو اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ میں نے ایک سو بکریاں اور ایک خادم دے کر اس کو چھڑا لیا۔ کیونکہ مجھ سے لوگوں نے کہا تھا کہ تمہارے لڑکے پر رجم (یعنی پتھروں سے مار ڈالنا ہے) تو میں نے فدیہ ادا کر دیا پھر میں نے ہند جاننے والوں سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: تمہارے لڑکے کو ایک سو کوڑے لگنے چاہئیں تھے اور ایک سال کے لئے ملک بدر ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے موافق کروں گا لیکن ایک سو بکریاں اور خادم تم اپنے لئے لو اور تمہارے لڑکے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور صبح کو اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا اگر وہ اقرار زنا کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈال۔ چنانچہ صبح کے وقت انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس پہنچے اس نے اقرار کر لیا انہوں نے اس کے اوپر پتھر برسائے۔

باب: جس نے زنا کیا ہو حاکم کو اس کا

طلب کرنا

۵۴۱۸: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت کو حاضر کیا گیا کہ جس نے زنا کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا: کس شخص نے اس کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا

إِلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَعَرَّتَهُ عَامًا وَ أَمَرَ أَنْ يُسَاقَ ابْنُ بَنَاتِي أَمْرًا الْأَخْرَ فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمَهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

۵۴۱۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَ شَبْلٍ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ إِلَّا مَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقَامَ حَصْمُهُ وَ كَانَ أَفْقَهُ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ أَقْصِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَرَزَنِي بِأَمْرَاتِهِ فَأَقْنَدْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَ خَادِمٍ وَ كَانَتْهُ أَخْبَرَانِ عَلَى ابْنِهِ الرَّجْمَ فَأَقْنَدْتُ مِنْهُ ثُمَّ سَأَلْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي لَا قُضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا الْمِائَةُ شَاةٍ وَ الْخَادِمُ فَرَدُّكَ عَلَيْكَ وَ عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيبُ عَامٍ ائْتِيسْ عَلَى أَمْرَةٍ هَذَا فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَأَرْجُمَهَا فَعَدَا عَلَيْهَا فَأَعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

۲۳۹۲: بَابُ تَوْجِيهِ الْحَاكِمِ إِلَى مَنْ

أَخْبَرَانَهُ زَلَّى

۵۴۱۸: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْكُرْمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ أَنَّ النَّبِيَّ

ہے؟ لوگوں نے کہا: اس اپاہج شخص نے اس سے زنا کیا ہے جو کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ میں رہتا ہے۔ آپ نے اس کو بلایا، لوگ اس کو اٹھا کر لائے۔ آپ نے کھجور کے خوشے مٹگائے اور اس (زانی کو) اس سے مارا اور اس کے لئے تخفیف فرمائی۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ قَدْ زَنَتْ فَقَالَ مِمَّنْ قَالَتْ مِنَ الْمُفْعَدِ الَّذِي فِي حَائِطِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ مَحْمُولًا فَوَضَعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَعْتَرَفَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُتْكَالٍ فَضَرَبَهُ وَرَحِمَهُ لِمَا نَبَتْهُ وَخَفَّفَ عَنْهُ

اپاہج شخص کی حد سے متعلق:

مطلب یہ کہ اس شخص کے اپاہج بن کر دیکھتے ہوئے آپ نے اس شخص کے لئے سزا میں کمی فرمادی اور اس کو کھجور کے ایسے خوشے سے مارا کہ جس میں ایک سوٹا نہیں تھیں۔ اگر آپ اس شخص کو دروں سے مارتے تو اس کے ہلاک ہونے کا اندیشہ تھا۔

باب: حاکم کا رعایا کے درمیان صلح کرانے کے لیے

باب ۲۳۹۷: باب مَصِيرُ الْحَاكِمِ إِلَى رَعِيَّتِهِ

خود جانا

لِلصُّلْحِ بَيْنَهُمْ

۵۴۱۹: حضرت سہل بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے دو قبائل کے درمیان سخت گفتگو ہو گئی یہاں تک کہ ان کے درمیان پتھر چل گئے رسول کریم ﷺ تشریف لے گئے ان دونوں میں مصالحت کے لیے اس دوران نماز کا وقت آ گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور آپ کا انتظار کیا آپ اسی جگہ پر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ تکبیر ہو گئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے۔ پھر رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے جس وقت لوگوں نے آپ کو دیکھا تو دستک دی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی دوسری طرف خیال نہیں فرما رہے تھے لیکن جس وقت دستک کی آواز سنی تو نگاہ پلٹ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ رسول کریم ﷺ تشریف فرما ہیں انہوں نے پیچھے کی طرف ہٹ جانے کا آپ سے اشارہ فرمایا اور رسول کریم ﷺ آگے کی طرف بڑھ گئے اور آپ نے نماز پڑھائی جس وقت نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی جگہ پر کس وجہ سے نہیں رہے؟ انہوں نے فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ عز وجل ابوقحافہ کے لڑکے کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دیکھے۔ پھر آپ لوگوں کی جانب متوجہ

۵۴۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ وَقَعَ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَلَامٌ حَتَّى تَرَامُوا بِالْحِجَارَةِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَأَنْتَظَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْبَسَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَأَى النَّاسُ صَفَحُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا سَمِعَ تَصْفِيحَهُمْ انْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنْ اثْبُتْ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَعْنِي يَدَيْهِ ثُمَّ نَكَصَ الْقَهْقَرَى وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ قَالَ مَا

ہوئے اور فرمایا: تمہاری کیا حالت ہے جس وقت نماز میں کوئی واقعہ پیش آ جاتا ہے تو تم لوگ تالیاں بجاتے ہو یہ بات تو خواتین کے لیے ہے جس کسی کو کوئی بات نماز میں پیش آئے تو سبحان اللہ کہے۔

كَانَ اللَّهُ لِرَبِّیْ اَبْنِ اَبِیْ فُحَافَةَ بَیْنَ یَدَیْ نَبِیِّهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ مَا لَكُمْ اِذَا نَابَكُمْ شَیْءٌ فِیْ صَلَاتِكُمْ صَفَحْتُمْ اِنَّ ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ مِنْ نَابَةِ شَیْءٍ فِیْ صَلَاتِهِمْ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔

۲۳۹۸: باب اِشَارَةُ الْحَاكِمِ عَلَی الْخَصْمِ

بِالصَّلٰحِ

۵۴۲۰: اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ ابْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي حَذْرَدٍ الْأُسْلَمِيِّ يَغْنَى دَيْنًا فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَاتَّخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

۲۳۹۹: باب اِشَارَةُ الْحَكَمِ عَلَی الْخَصْمِ

بِالْعَفْوِ

۵۴۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَزَةُ أَبُو عَمَرَ الْعَابِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَاثِلٍ عَنْ وَاثِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَ بِالْقَاتِلِ يَقُوْدُهُ وَلِيّ الْمَقْتُولِ فِی نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلِي الْمَقْتُولِ اتَّعَفَوْا قَالَ لَا قَالَ فَتَّخَذَ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَّقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ قَوْلِي مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ اتَّعَفَوْا قَالَ لَا قَالَ فَتَّخَذَ الدِّيَةَ قَالَ لَا

باب: حاکم دونوں فریق میں سے کسی ایک کو مصالحت کے لئے اشارہ کر سکتا ہے

۵۴۲۰: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرض حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی حذرہ رضی اللہ عنہ کے ذمہ تھا انہوں نے راستہ میں اس کو دیکھا تو پکڑ لیا اور باتوں (باتوں) میں آوازیں بلند ہو گئیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا یعنی آدھا لینے کا۔ انہوں نے آدھا لے لیا اور آدھا معاف کر دیا۔

باب: حاکم معاف کرنے کے لئے اشارہ

کر سکتا ہے

۵۴۲۱: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا جس وقت مقتول کا وارث قاتل کو ایک رسی میں کھینچتا ہوا لایا آپ نے مقتول کے وارث سے فرمایا تم دیت معاف کرتے ہو یا نہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم بدلہ لو گے۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کو لے جاؤ (اور اس کو قتل کرو) جس وقت وہ شخص پشت موڑ کر چلا تو پھر آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا معاف کرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا تم دیت لیتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم خون کا بدلہ لو

قَالَ فَتَقَبَّلْهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبَ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ
قَوْلِي مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ اتَّعَفُوْا قَالَ لَا قَالَ
فَتَأْخُذُ الدِّيْنَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقَبَّلْهُ قَالَ نَعَمْ
قَالَ أَذْهَبَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءَ
بِإِلْمِهِ وَ إِيْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَ تَرَكَهُ فَأَنَّا رَأَيْنَهُ
يَجْرُو نِسْعَتَهُ۔

گئے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو لے جاؤ۔
جس وقت لے کر چلا اور آپ کی جانب پشت کی پھر آپ نے اس کو
بلایا اور فرمایا: معاف کرتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: تم
دیت لینا چاہتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا اس کو تم
قتل کرو گے؟ اس پر اس شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے
فرمایا: اچھا جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو معاف کر دو تو تمہارے
اور تمہارے ساتھی کے کہ جس کو اس نے قتل کیا ہے دونوں کے گناہ
سمیٹ لے گا۔ یہ سن کر اس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا میں نے دیکھا
کہ وہ شخص اپنی رستی کھینچ رہا تھا۔

باب: حاکم پہلے نرمی کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟

۵۴۲۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری
شخص نے جھگڑا کیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے رسول کریم ﷺ کے پاس
پانی کے بہاؤ کے سلسلہ میں جس سے کہ کھجور کے درختوں کو سیخا کرتے
تھے۔ انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دو وہ چلا جائے گا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ
نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا آخر کار مقدمہ رسول کریم ﷺ کی خدمت
اقدم میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے پہلے حکم نرم دیا اور حضرت زبیر
رضی اللہ عنہ کو ان کو پورا حق نہیں دلیا اور فرمایا اے زبیر رضی اللہ عنہ تم اپنے درختوں
کو پانی پلاؤ پھر ان کو اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دو۔ یہ بات سن کر
انصاری شخص ناراض ہو گیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آخر
زبیر رضی اللہ عنہ آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں۔ یہ بات سن کر نبی ﷺ کے
چہرہ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ نے نرمی سے کام نہیں لیا اس پر
آپ نے فرمایا: اے زبیر رضی اللہ عنہ! تم درختوں کو پانی دو پھر تم پانی روکے
رکھو یہاں تک کہ پانی نالیوں کی منڈی تک پہنچ جائے (یعنی خوب پانی
پانی ہو جائے) زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے ہے کہ یہ آیت اسی
سلسلہ میں نازل ہوئی ہے یعنی آیت: فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ۔۔۔۔۔

۲۴۰۰: باب: إِشَارَةُ الْحَاكِمِ بِالرَّفْقِ

۵۴۲۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ
حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ
الْحَرَّةِ الَّتِي يُسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ
سَرَّحَ الْمَاءَ يَمْرُؤًا قَائِبِي عَلَيْهِ فَاحْتَضَمُوا عِنْدَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسَلَ
الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَقَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ سَكَانَ ابْنِ عَمَّتِكَ قَتَلُونَ وَجْهَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ
اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ قَالَ
الزُّبَيْرِيُّ إِنِّي أَحْسَبُ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ
فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ الْآيَةَ۔

۲۴۰۱: باب: شَفَاعَةُ الْحَاكِمِ لِلْخَصْمِ قَبْلَ

باب: مقدمہ کے فیصلہ سے قبل قبل حاکم کے سفارش کرنے

فصل الحکم

سے متعلق

۵۴۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَانَتْ بَرِيرَةُ إِذَا يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَ دُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعَجُّبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَ مِنْ بَعْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَأَيْتِيهِ فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا شَفِيعٌ قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ۔

۵۴۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھا ان کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا۔ ایسا لگ رہا ہے کہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں وہ ان کے پیچھے پیچھے پھر رہا تھا اور وہ آنسو سے روتا جاتا تھا اور ان کی داڑھی پر آنسو جاری تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عباس رضی اللہ عنہ تم تعجب نہیں کرتے مغیث کی محبت سے جو کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہے اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی (شوہر سے) نفرت کرنے سے جو کہ حضرت مغیث کے ساتھ ہے پھر آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اگر تم پھر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جاؤ (تو ٹھیک ہے) وہ تمہارے بچے کے باپ ہیں۔ اس پر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھ کو حکم فرما رہے ہیں تو مجھ کو یہ حکم لازماً تسلیم کرنا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: میں تو سفارش کر رہا ہوں۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر:

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کو جو کہ ایک صحابی تھے خرید کر آزاد فرمایا تھا ان کے شوہر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے حد سے زیادہ محبت کرتے تھے لیکن حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اپنے شوہر سے نفرت تھی لیکن آپ کے فرمانے پر انہوں نے نفرت کرنا چھوڑ دی لیکن شوہر کے ساتھ رہنا قبول نہ کیا۔ (جامی)

۲۴۰۲: بَابُ مَنْعِ الْحَاكِمِ رَعِيَّتَهُ مِنْ اتِّلَافِ

باب: اگر کسی شخص کو مال کی ضرورت ہو اور وہ شخص اپنے

مال کو ضائع کر دے تو حاکم روک سکتا ہے

أَمْوَالِهِمْ وَ بِهِمْ حَاجَةٌ إِلَيْهَا

۵۴۲۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُؤَدِّعِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَهْتَمَّ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غَلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ وَ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قِبَاعَهُ رَسُولُ

۵۴۲۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے جو کہ نادار اور محتاج تھے اپنے غلام کو مرنے کے بعد آزاد کر دیا تھا اور وہ شخص مقروض بھی تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم (پہلے) اپنا قرضہ ادا کرو اور اپنے اہل و عیال پر

اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم بِتَمَا نِمَاتِہِ دِرْہِمَ خَرَجَ کَرُو۔
فَاعْطَاهُ فَقَالَ اَقْصِ دَیْنُکَ وَانْفِقْ عَلٰی عِیَالِکَ۔

قرض کی ادائیگی کا حکم:

آپ نے اس شخص کے غلام کو آزاد کرنے کے فعل کو باطل فرمایا اور فرمایا کہ پہلے قرض کی ادائیگی اور اہل و عیال کے نان نفقہ کی ضروری ہے۔ غلام کو آزاد وغیرہ کرنا بعد میں ہے۔

باب: فیصلہ کرنے میں تھوڑا اور زیادہ مال برابر ہے
۵۴۲۵: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی کسی مسلمان کا حق قسم کھا کر لے تو اللہ عز و جل نے اس کے لئے دوزخ واجب کر دی اور جنت اس کے لئے حرام کر دی۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ معمولی سی ہی چیز ہو آپ نے فرمایا: اگرچہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہو۔

۴۲۰۳: بَابُ الْقَضَاءِ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ
۵۴۲۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ مُعَيْدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَقْطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِمِثْلِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيًّا مِنْ أَرْكَانِ

باب: جس وقت حاکم کسی شخص کو پہچان رہا ہو اور وہ شخص موجود نہ ہو تو اس کے بارے میں فیصلہ کرنا صحیح ہے

۴۲۰۴: بَابُ قَضَاءِ الْحَاكِمِ عَلَى الْغَائِبِ إِذَا عَرَفَهُ

۵۴۲۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللہ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَا يُنْفِقُ عَلَیَّ وَوَلَدِي مَا يَكْفِيْنِي أَفَأَخْذُ مِنْ مَالِهِ وَلَا يَشْعُرُ قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيْكَ وَكَذَلِكَ بِالْمَعْرُوفِ۔

غیر موجود شخص سے متعلق فیصلہ:

مذکورہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قاضی یا حاکم کی مجلس میں حاضر نہ ہو لیکن حاکم یا قاضی اس کو پہچان رہا ہو تو ایسی صورت میں اس سے متعلق یعنی اس کی غیر موجودگی میں فیصلہ کرنا درست ہے جیسا کہ مذکورہ واقعہ پیش آیا۔ مذکورہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مذکورہ صورت میں بقدر ضرورت لے لینا درست ہے۔

باب: ایک حکم میں دو حکم کرنے سے متعلق

۴۲۰۵: النَّهْيُ عَنْ أَنْ يَقْضَى فِي قَضَاءٍ بِقَضَائَيْنِ

۵۴۲۷: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

۵۴۲۷: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ بِنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہ حکم کرے کوئی شخص ایک مقدمہ میں دو مقدمات کا اور نہ کوئی حکم دے دو آدمیوں کے درمیان جس وقت وہ غصہ میں ہو (یعنی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے)۔

باب: فیصلہ کو کیا چیز توڑتی ہے؟

۵۴۲۸: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے پاس جھگڑے (اور مقدمات) لاتے ہو میں تو انسان ہوں تمہارے میں سے کوئی شخص زبان دراز ہوتا ہے پھر میں فیصلہ کروں گا اُسی پر جو سنوں گا پھر اگر میں کسی کو اس کے بھائی کا حق ناحق دلاؤں تو وہ اس کو جائز نہ ہوگا بلکہ آگ کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں۔

باب: فتنہ فساد مچانے والا

۵۴۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے برا شخص اللہ عزوجل کے نزدیک جھگڑا شخص ہے (یعنی جو دوسروں سے فتنہ فساد کرے)۔

باب: جہاں پر گواہ نہ ہو تو وہ کس طریقہ سے حکم دے

۵۴۳۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دو آدمیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور کے سلسلہ میں جھگڑا کیا کسی کے پاس گواہ نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو آدھا آدھا دلا دیا۔

باب: حاکم کا قسم دلانے کے وقت نصیحت کرنے سے متعلق

۵۴۳۱: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دولڑکیاں

مِشَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَكَانَ عَامِلًا عَلَى سِجِسْتَانَ قَالَ كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ أَحَدٌ فِي قَضَاءٍ بِقَضَاءٍ بَيْنَ وَلَا يَقْضِي أَحَدٌ بَيْنَ خَصْمَيْنِ وَهُوَ غَضَبٌ۔

۲۴۰۶: بَاب مَا يَقْطَعُ الْقَضَاءُ

۵۴۲۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلِكُلِّ بَعْضِكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

۲۴۰۷: بَاب الْأَلَدُ الْخَصِمِ

۵۴۲۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَابْنَانَا مُحَمَّدُ ابْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ أَبْغَضَ الرَّجُلُ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدُ الْخَصِمُ۔

۲۴۰۸: بَاب الْقَضَاءِ فِيمَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ

۵۴۳۰: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي دَابَّةٍ لَيْسَ لِرَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَضَى بَيْنَهُمَا بِصَفَيْنِ۔

۲۴۰۹: بَاب عِظَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْيَمِينِ

۵۴۳۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ مَسْرُوقٍ قَالَ

طائف میں موزے سیا کرتی تھیں ایک نگلی تو اس کے ہاتھ سے خون جاری ہو رہا تھا اس نے کہا میری ساسھی نے مجھ کو مارا اور دوسری نے انکار کیا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو تحریر کیا انہوں نے جواب میں لکھا کہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح فیصلہ کیا ہے کہ قسم مدعا علیہ پر ہے اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق مل جاتا تو لوگ دوسروں کے مالوں اور جانوں کا دعویٰ کرتے اور اس خاتون کے سامنے پڑھ اس آیت کریمہ کو (آیت کریمہ ہے) إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ... یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ عہد اور قسم کے عوض کچھ مالیت خریدتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے یہاں تک کہ آیت کریمہ کو ختم کیا پھر میں نے اس خاتون کو بلایا اور یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔ اس نے اقرار کیا اپنے جرم کا جس وقت یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ بھی مسرور ہوئے۔

باب: حاکم قسم کس طریقہ سے لے؟

۵۴۳۲: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ معاویہؓ نے فرمایا کہ نبیؐ باہر نکلے صحابہؓ کے حلقہ پر آپؐ نے دریافت فرمایا تم کس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ سے دُعا اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپؐ کو بھیج کر۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم! تم اس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم اسی واسطے بیٹھے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں نے تم کو اسلئے قسم نہیں دی کہ جھوٹا سمجھا بلکہ جبریلؑ میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ اللہ تم لوگوں سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ (آپؐ نے صحابہ کو قسم دی اور یہی طریقہ ہے قسم لینے کا اللہ کے علاوہ اور کسی کی قسم نہیں کھانا چاہیے۔)

۵۴۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے تو اس سے فرمایا: تو نے چوری کی؟ اس نے کہا: نہیں! اللہ کہ قسم کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اللہ عزوجل پر یقین کیا اور اپنی آنکھ (یعنی اپنے مشاہدہ کو) جھوٹا سمجھتا ہوں۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَارِيَتَيْنِ تَخُورَانِ بِالطَّائِفِ فَخَرَجَتْ أَحَدَاهُمَا وَيَدُهَا تَدْمِي فَزَعَمْتُ أَنَّ صَاحِبَتَهَا أَصَابَتْهَا وَانْكَرَتِ الْأُخْرَى فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذَلِكَ فَكَتَبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أُعْطُوا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ أَمْوَالَ نَاسٍ وَدِمَاءَهُمْ فَادْعُوهَا وَاتْلُ عَلَيْهَا هَذِهِ الْآيَةُ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ حَتَّى خَتَمَ الْآيَةَ فَدَعَوْتُهَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهَا فَأَعْتَرَفَتْ بِذَلِكَ فَسَرَفَ۔

۲۴۱۰: بَابُ كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ

۵۴۳۲: أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَدْعُو اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِدِينِهِ وَمَنْ عَلَيْنَا بِكَ قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ۔

۵۴۳۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسْرَقْتَ قَالَ لَا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَالَ عِيسَى أَمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَبْتَ بَصْرِي۔

(۵۰)

کتاب الاستعاذہ

(اللہ عزوجل کی) پناہ چاہنا کے متعلق احادیث مبارکہ

۵۴۳۴: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أُنْبِئْنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَصَابَنَا طَشٌّ وَظُلْمَةٌ فَانْتَضَرْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ بِنَا فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوَّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ فَلَا تَأْكُفِكَ كُلُّ شَيْءٍ۔

۵۴۳۵: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ خُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي طَرِيقٍ مَكَّةَ فَأَصَبْتُ خُلُوءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَدَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ النَّاسُ بِأَفْضَلٍ مِنْهُمَا۔

۵۴۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي

۵۴۳۴: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کچھ بارش برسی اور اندھیرا اچھا گیا تو ہم نے نماز پڑھانے کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا پھر کچھ کہا جس کا یہ مطلب تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے نماز پڑھانے کے لئے تو آپ نے فرمایا کہو تو میں نے کہا کیا کہوں (یعنی کیا پڑھوں) آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور معوذتین (یعنی قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ صبح و شام) یہ سورتیں تم کو ہر ایک برائی سے بچالیں گی۔

۵۴۳۵: حضرت عبداللہ بن حبیبؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک مرتبہ میں نے آپ کو تنہا پایا تو آپ کے پاس پہنچا۔ آپ نے فرمایا تم کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ یہاں تک کہ اس سورت کو ختم کیا (یعنی مکمل سورتیں تلاوت فرمائی) اس کے بعد (سورۃ ناس یعنی): قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو بھی ختم فرمایا پھر فرمایا کہ نہیں لیکن لوگوں نے پناہ طلب کی دونوں سے بہتر۔

۵۴۳۶: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو کھینچ رہا تھا ایک جہاد کے سفر میں۔ آپ نے فرمایا کہو اے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں سن کر خاموش ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہو اے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں سن کر خاموش رہا۔ پھر تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہو (یعنی پڑھو) میں نے عرض کیا کیا کہوں (یعنی کیا پڑھوں) آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ چنانچہ میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ سورت کو مکمل کیا پھر قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا۔ پھر فرمایا ان کی مثل کسی نے پناہ نہیں مانگی (یعنی جیسی پناہ اس سورت میں مانگی گئی ہے کسی سورت میں پناہ نہیں مانگی گئی)۔

۵۴۳۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ آپ نے پھر ان کی تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا ان سورتوں جیسی پناہ کسی نے نہیں مانگی یا لوگ ان جیسی پناہ نہیں مانگتے (یعنی ان سورتوں میں جیسی جامع اور موثر پناہ مانگی گئی ہے کسی سورت میں ایسی پناہ نہیں مانگی گئی)۔

۵۴۳۸: حضرت عابس بنہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عابس! کیا میں تجھ کو نہ بتاؤں سب سے بہتر پناہ کہ جس سے پناہ مانگتے ہیں پناہ مانگنے والے۔ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں بتائیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو: قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

۵۴۳۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

الْقَعْنَبِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَقُوذُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فِي عَزْوَةٍ إِذْ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ فَقَالَهَا الثَّالِثَةُ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ فَقَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَرَأَ السُّورَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَأَ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقَرَأْتُ مَعَهُ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَأَ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُ مَعَهُ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ بِمِثْلِهِنَّ أَحَدٌ۔

۵۴۳۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ جَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ فَقُلْتُ وَمَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأَ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لَمْ يَتَعَوَّذَ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ أَوْلًا يَتَعَوَّذُ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ۔

۵۴۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَرْثِ أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ الْجُهَنِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُونَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ۔

۵۴۳۹: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

ﷺ کے لئے ایک سفید قسم کے خچر کا تحفہ آیا آپ اس پر سوار ہوئے اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اس کو کھینچتے ہوئے چل پڑے۔ رسول کریم ﷺ نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عقبہ جی پڑھو۔ انہوں نے عرض کیا کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پھر اس کو دوبارہ پڑھا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو پڑھا۔ آپ نے پہچان لیا کہ میں بہت خوش نہیں ہوا۔ یہ بات سن کر آپ نے فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ تم نے اس کی قدر نہیں کی مجھ کو اس جیسی کوئی دوسری سورت نہیں ملی۔

۵۴۳۰: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا سورہ معوذتین کے بارے میں (یعنی ان سورتوں کو سیکھنا چاہا) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ نے نماز فجر کی امامت فرمائی اور یہی دونوں سورتیں تلاوت فرمائیں تاکہ تمام لوگ سن کر سیکھ لیں۔

۵۴۳۱: حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں ان دونوں سورت کی تلاوت فرمائی۔

۵۴۳۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سفر میں رسول کریم ﷺ کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا۔ اس دوران آپ نے ارشاد فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ! کیا میں تم کو سب سے بہتر سورتیں جو پڑھی گئی ہیں وہ دوسورت سکھاؤں؟ پھر آپ نے مجھ کو: قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ سکھائیں۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا میں زیادہ خوش نہیں ہوا جس وقت صبح کی نماز کے لیے آپ اترے تو آپ نے نماز میں یہی سورتیں تلاوت فرمائیں۔ جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو آپ نے میری جانب دیکھا اور فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ تم کیا سمجھ؟

قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً شَهْبَاءَ فَرَكَبَهَا وَآخَذَ عُقْبَةُ يَقُودُهَا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعُقْبَةَ أَفْرَأَ قَالَ وَمَا أَفْرَأُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَفْرَأَ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَأَعَادَهَا عَلَيَّ حَتَّى قَرَأْتُهَا فَعَرَفْتُ أَنِّي لَمْ أَفْرَحْ بِهَا جِدًّا قَالَ لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا فَمَا قُمْتُ يَعْنِي بِمِثْلِهَا۔

۵۴۳۰: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ أَتَانَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوَّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهِمَا فِي صَلَاةِ الْفَلَاقِ۔

۵۴۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَرِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهِمَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۵۴۳۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَتَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ الْحَرِثِ وَهُوَ الْعَلَاءُ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ أَلَا أَعْلَمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قَرِنَا فَعَلِمْنِي قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمْ يَرِنِي سُورَتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لَصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ

لِلنَّاسِ فَلَمَّا قَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ
التَّفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عَقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ-

۵۴۴۳: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَقُودُ
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَقَبٍ مِنْ
بِلَاقِ الْبَقَابِ إِذْ قَالَ أَلَا تَرَ كَبُ يَا عَقْبَةُ فَاجْلَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْكَبُ
مَرْكَبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَرَ كَبُ يَا عَقْبَةُ
فَأَشْفَقْتُ أَنْ يَكُونَ مَعْصِيَةً فَنَزَلَ وَرَكِبْتُ هُنَيْهَةً
وَنَزَلْتُ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ أَلَا
أَعْلَمُكَ سُورَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُورَتَيْنِ قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ
فَأَقْرَأْنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ
النَّاسِ فَأَقْرَأَتِ الصَّلَاةَ فَتَقَدَّمَ فَقَرَأَ بِهِمَا ثُمَّ مَرَّ بِي
فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عَقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ أَقْرَأَ بِهِمَا كُلَّمَا
نِمْتُ وَقُمْتُ-

۵۴۴۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ
عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَاذَا أَقُولُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَا عَقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ
مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ عَنِّي فَقُلْتُ
اللَّهُمَّ ارْزُدْهُ عَلَيَّ فَقَالَ يَا عَقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَاذَا
أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ
فَقَرَأْتُهَا حَتَّى آتَيْتُ عَلَى إِخْرَها ثُمَّ قَالَ قُلْتُ مَاذَا
أَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ
فَقَرَأْتُهَا حَتَّى آتَيْتُ عَلَى إِخْرَها ثُمَّ قَالَ رَسُولُ

۵۴۴۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گھائیوں
میں سے ایک گھائی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور صبیح رہا تھا
کہ اس دوران آپ نے فرمایا اے عقبہ بن عامر کیا تم سوار نہیں ہوتے؟
میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا خیال کیا اور عرض کیا میں کس
طریقہ سے آپ کی سواری پر چڑھ سکتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد پھر آپ
نے فرمایا تم سوار نہیں ہوتے اے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ
نا فرمانی کرنے سے گناہ ہو جائے۔ پھر آپ اترے اور میں کچھ دیر کے
لئے سوار ہوا پھر میں اتر اور آپ سوار ہوئے۔ آپ نے فرمایا میں تجھ کو
دو بہتر سورت سکھاؤں؟ جن کو لوگوں نے پڑھا ہے پھر آپ نے مجھے
دو سورتیں: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ
پڑھائیں کہ اس دوران نماز کی تکبیر ہو گئی آپ آگے بڑھ گئے اور یہی
دو سورتیں تلاوت فرمائیں پھر میرے سامنے سے نکلے اور فرمایا تم کیا
سمجھے اے عقبہ رضی اللہ عنہ! تم ان دونوں سورت کو پڑھو سونے اور اٹھنے کے
وقت۔

۵۴۴۴: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا کہ اس دوران آپ نے فرمایا: اے عقبہ! کہو۔
میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ (یعنی کیا پڑھوں؟) یا رسول اللہ! آپ
خاموش ہو گئے پھر فرمایا: اے عقبہ! (عقبہ رضی اللہ عنہ نے پھر کہا) کیا
پڑھوں؟ یا رسول اللہ! پھر آپ خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا خدا کرے
پھر آپ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ! کہو یعنی پڑھو۔ میں
نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ میں
نے پڑھا یہاں تک کہ اس کو ختم کیا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض
کیا: کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو: قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں
نے اس کو پڑھا آخر تک۔ پھر اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی
مانگنے والے نے اس کے برابر نہیں مانگا اور نہ کسی پناہ چاہنے والے نے

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ مَا سَأَلَ سَائِلٌ بِمِثْلِهَا وَلَا اسْتِعَاذَ مُسْتَعِذٌ بِمِثْلِهِمَا۔

۵۴۳۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ أَسْلَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى قَدَمِهِ فَقُلْتُ أَقْرَأْنِي سُورَةَ هُودٍ أَقْرَأْنِي سُورَةَ يُونُسَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قُلِّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

۵۴۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُنْزِلَ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يَرْمِثْهُنَّ قُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَقُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ۔

۵۴۳۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي بَدَلٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْرَأْ يَا جَابِرُ قُلْتُ وَمَا ذَا أَقْرَأُ يَا أَبَايُ أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَقْرَأْ قُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُهُمَا فَقَالَ أَقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا۔

۲۴۱۲: بَابُ الاسْتِعَاذَةِ مِنْ قُلْبٍ لَا يَخْشَعُ

۵۴۳۸: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ سَنَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ أَنَا سَفْيَانُ عَنْ أَبِي سَنَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدْبِلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قُلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا

اس کے برابر پناہ چاہی۔

۵۴۳۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پڑھائیں سورہ ہود اور سورہ یوسف۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہرگز نہیں پڑھو گے اللہ عزوجل کے نزدیک بہتر زیادہ سورہ فلق ہے۔

۵۴۳۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر چند آیات نازل ہوئیں جن جیسی دیکھنے میں نہیں آئی۔ قُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک اور قُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

۵۴۳۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جابر! پڑھو۔ میں نے عرض کیا: کیا پڑھوں؟ میرے والدین آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلُّ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو۔ میں نے ان دونوں کو پڑھا پھر آپ نے فرمایا پڑھو تم ان جیسی (سورت) ہرگز نہ پڑھو گے۔

باب: اس دل سے پناہ کہ جس میں خوفِ الہی نہ ہو

۵۴۳۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چار باتوں سے پناہ مانگتے تھے اس علم سے کہ جو نفع نہ بخشنے اور اس دل سے جو کہ خوفِ خدا نہ کرے اور اس دُعا سے کہ جس کی قبولیت نہ ہو اور اس نفس سے کہ جو بھرتا ہو (یعنی جس نفس میں خشیتِ خداوندی نہ ہو)۔

تَشْعُرُ۔

۵۴۱۳: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ

فِتْنَةِ الصَّدْرِ

۵۴۱۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَمْرَانَ النَّبِيِّ ۖ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۴۱۲: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ

وَالْبَصَرِ

۵۴۵۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي بِلَالُ بْنُ يَحْيَى أَنَّ شُعْبَةَ بْنَ شَكْلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ شَكْلٍ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي تَعَوَّذًا اتَّعَوَّذُ بِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِي قَالَ حَتَّى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ مَا وَهَ۔

باب . سینہ کے فتنہ سے

پناہ مانگنا

۵۴۱۹: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نامردی، کنجوسی، سینہ کے فتنہ اور عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

باب: کان اور آنکھ کے فتنہ سے پناہ مانگنے

سے متعلق

۵۴۵۰: حضرت شاکل بن حمید سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھ کو تعوذ بتلائیں جس سے میں (اللہ سے) پناہ مانگا کروں۔ آپ نے فرمایا: کہو یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کان کی برائی سے، زبان کی برائی سے، دل کی برائی سے اور منی کی برائی سے۔ راوی نے بیان کیا کہ یہاں تک کہ میں نے یاد کر لیا۔ سعد نے کہا کہ منی سے مراد نطفہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ برائی برائی ہے چاہے کان، زبان، دل کی ہو یا پھر ہاتھ سے بے محل اپنی منی کو ضائع کرنا اپنے ساتھ ظلم عظیم ہے منی کو ہاتھ سے بہانا یا تعوذ باللہ زنا کا ارتکاب کرنا کسی بھی طریقہ سے اپنی جوانی کو تباہ کرنا بہت برا فعل ہے انسان نامرد ہے اولاد بیوی کے حقوق کی ادائیگی سے قاصر ہوتا ہے اور یہ سب کچھ اپنا ہی کیا دھرا ہوتا ہے بعد میں جب جوانی ختم ہوتی ہے بڑھاپے میں قدم ہوتا ہے تو مختلف قسم کی بیماریاں جنم لیتی ہیں گویا کہ منی کو ضائع کرنے سے انسان اپنا بہت کچھ ضائع کر بیٹھتا ہے اور ذہنی مرہش یا عارضہ قلب میں مبتلا ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اس نوجوان نسل کو اس فعل بد سے بچائے تاکہ امت مسلمہ کو تندرست و توانا جوان مبلغ، مجاہد نصیب ہوں۔ آمین (جامی)

باب ۲۴۱۵: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُبْنِ

۵۴۵۱: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ وَ يَقُولُهُنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب ۲۴۱۶: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْبُخْلِ

۵۴۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوءِ الْعُمَرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۵۳: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَيْنَهُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْعِلْمَانَ وَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهَا مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ۔

۵۴۵۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

باب: بزدلی اور نامردی سے پناہ مانگنا

۵۴۵۱: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہمارے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہم کو پانچ باتیں سکھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ ان کے ساتھ دعا مانگتے تھے کہ یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ذلیل عمر ہونے تک (یعنی ایسے بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس میں انسان خود اپنے سے عاجز ہو جاتا ہے قرآن کریم میں اس کو ازل عمر فرمایا گیا ہے) اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری دنیا کے فتنے سے اور عذاب قبر سے۔

باب: کنجوسی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۵۲: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں: کنجوسی نامردی بڑی عمر سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۵۳: حضرت عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے لڑکوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جس طریقہ سے استاد بچوں کو سکھاتا ہے اور بیان کرتے تھے کہ رسول کریم ﷺ ان کو پڑھا کرتے تھے اور نماز کے بعد پڑھتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں کنجوسی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ذلیل عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے (راوی نے نقل کیا یہ حدیث میں نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے بیان کی انہوں نے کہا: سچ ہے)۔

۵۴۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی سے کنجوسی اور بڑھاپے سے اور زندگی اور موت کے فتنے

وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۲۴۱۷: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْهَمِّ

۵۴۵۵: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ ابْنِ فَضِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ دَعَوَاتٌ لَا يَدْعُهُنَّ كَمَا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَعَلَيْهِ الرِّجَالُ۔

۵۴۵۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدْعُهُنَّ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاللَّدْنِ وَعَلَيْهِ الرِّجَالُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ وَحَدِيثُ ابْنِ فَضِيلٍ خَطَأٌ۔

۵۴۵۷: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ أَنَسُ كَمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۲۴۱۸: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْحَزَنِ

باب: رنج و غم سے پناہ مانگنا

۵۴۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی دعائیں مقرر تھیں جن کو آپ نہیں چھوڑتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے عاجزی اور سستی سے اور نامردی سے اور لوگوں کے غالب آنے سے مجھ پر۔

۵۴۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں کہ جن کو آپ نہیں چھوڑتے تھے (وہ دعائیں یہ ہیں) یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور کنجوسی اور نامردی سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔ امام نسائی بیہودہ نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی روایت خطا ہے۔

۵۴۵۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی بڑھاپے نامردی کنجوسی اور (قیامت کے قبل کے) دجال کے فتنہ اور عذاب قبر سے۔

۵۴۵۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور عاجزی اور بوڑھا ہونے کنجوسی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب قبر اور زندگی اور موت سے۔

باب: رنج و غم سے پناہ مانگنا

۵۴۵۹: أَخْبَرَنَا أَبُو حَاتِمٍ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ أَبِي عُمَرَ وَمَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَصَلَحِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ شَيْخٌ ضَعِيفٌ وَإِنَّمَا أَخْرَجَاهُ لِلزِّيَادَةِ فِي الْحَدِيثِ۔

۵۴۵۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دعا مانگتے تھے تو فرماتے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور کجی اور نامردی اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے فساد سے۔ امام نسائی بیہودہ نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں سعید بن سلم ضعیف ہے اور ہم نے اس روایت کو تحریر کیا کیونکہ اس میں عبارت زائد ہے۔

۲۴۱۹: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمُغْرَمِ وَالْمَائِمِ ۵۴۶۰: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَطِيَّةٍ وَكَانَ خَيْرَ أَهْلِ زَمَانِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْمُغْرَمِ وَالْمَائِمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمُغْرَمِ قَالَ إِنَّهُ مِنْ غَرَمٍ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

باب: تاوان اور گناہ سے پناہ مانگنے کے بارے میں ۵۴۶۰: حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پناہ مانگتے تھے قرض داری اور گناہ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ قرض داری (یعنی مقروض ہونے سے) بہت پناہ مانگتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مقروض ہوگا تو وہ جھوٹی بات کہے گا اور وعدہ خلافی کرے گا۔

۲۴۲۰: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ

وَالْبَصَرِ

۵۴۶۱: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ أَنَا أَبُو نَعِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِي بِلَالُ بْنُ بَحْمَى أَنَّ شَيْبَةَ بْنَ شَكْلٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ شَكْلُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلِّمْنِي تَعَوَّذًا أَعُوذُ بِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَيِّتِي قَالَ حَتَّى حَفِظْتُهَا

باب: کان اور آنکھ کی برائی سے

پناہ مانگنا

۵۴۶۱: حضرت شکیل بن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو کوئی تعوذ بتلائیں کہ جس کو میں پڑھ لیا کروں آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا کہ میں پناہ مانگتا ہوں کان کی برائی اور نطقہ کی برائی سے (یعنی زنا کاری میں مبتلا ہونے سے)۔

قَالَ سَعْدٌ وَالْيَمِينُ مَا وَهُ خَالَفَهُ وَكَبِعَ فِي لَفْظِهِ۔

۲۴۲۱: باب الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْبَصَرِ

۵۴۶۲: أَخْبَرَنَا عُيَيْدُ بْنُ وَكَيْعٍ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعْدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ عَنْ شَكْلٍ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْنِي الدُّعَاءَ أَنْتَفَعُ بِهِ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي ذَكَرَهُ۔

۲۴۲۲: باب الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْكُسَلِ

۵۴۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدَّجَالِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۴۲۳: باب الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْعَجْزِ

۵۴۶۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَا أَعْلَمُكُمْ إِلَّا مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ اتِّ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكَّاهَا أَنْتَ خَيْرٌ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيَّهَا وَمَوْلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْغَعُ وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

۵۴۶۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ

باب: آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۲: حضرت شغل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے دُعا سکھلائیں کہ اس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو یا اللہ! بچا مجھ کو کان اور آنکھ کی اور زبان اور دل کی اور منی کی برائی (یعنی شرمگاہ کی برائی) سے۔

باب: سستی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۶۳: حضرت حمید سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا عذاب قبر اور دجال کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں سستی بڑھاپے نامردی کجی اور دجال کے فتنہ سے اور عذاب قبر سے۔

باب: عاجزی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۶۴: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا میں تم کو نہیں سکھاتا مگر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھاتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور کجی سے اور نامردی سے اور بڑھاپے اور عذاب قبر سے یا اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاک فرما دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اس کا مالک و مختار ہے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس دل سے کہ جس میں درد نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ سیر ہو اور اس علم سے جس میں نفع نہ ہو اور اس دُعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۵۴۶۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی

اور بخوبی اور نامردی اور بڑھاپے اور عذاب قبر اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔

نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْحَسَنِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

باب: ذلت و رسوائی سے پناہ مانگنا

۲۴۲۳: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الذِّلَّةِ

۵۴۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں فقیری سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کمی سے اور ذلیل ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کسی پر ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے۔

۵۴۶۶: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ خَالَفَهُ الْأَوْرَاعِيُّ۔

مظلوم بننے سے پناہ:

مذکورہ حدیث میں کمی سے پناہ مانگنے سے مراد ہے دین کی ضروریات میں کمی واقع ہونے سے اور مذکورہ حدیث میں ظالم بننے سے جس طریقہ سے پناہ مانگی گئی ہے اسی طرح سے مظلوم بننے سے بھی پناہ مانگی گئی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کو ایسا موقع نہیں دینا چاہیے کہ انسان مظلوم بنے یعنی کوئی اس پر ظلم کرے۔

۵۴۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا تم پر ظلم ہونے سے۔

۵۴۶۷: قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَهُوَ الْأَوْرَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيَّاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَقْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ۔

۵۴۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کمی اور فقیری اور رسوائی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے۔

۵۴۶۸: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْلَةِ وَالْفَقْرِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ

اُظْلَمَ۔

باب ۲۴۲۵: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْقِلَّةِ

۵۴۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَمِنَ الذِّلَّةِ وَأَنْ أَظْلَمَ أَوْ أَظْلَمَ۔

باب ۲۴۲۶: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْفَقْرِ

۵۴۷۰: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ۔

۵۴۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ يَعْنَى الشَّحَامُ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ كَانَ سَمِعَ وَالِدَهُ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَجَعَلْتُ أَدْعُو بِهِمْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي عَلِمْتُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قُلْتُ يَا أَبَتِ سَمِعْتُكَ تَدْعُو بِهِمْ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ فَأَخَذْتُهُمْ عَنْكَ قَالَ فَأَلْزَمْتُهُمْ يَا بُنَيَّ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِمْ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ

باب ۲۴۲۷: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

۵۴۷۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو

باب: (بے برکتی اور) کمی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ پناہ مانگو اللہ کی فقری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے۔

باب: فقیری سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقری اور کمی اور ذلت اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے۔

۵۴۷۱: حضرت مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ نماز کے بعد فرماتے تھے: یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے فقیری سے اور عذاب قبر سے تو میں بھی یہی دُعا مانگنے لگا۔ ان کے والد نے بیان کیا: بیٹا تم نے کیسے یہ دُعا کی تھی؟ انہوں نے کہا: اے میرے والد! میں نے آپ کو یہ دُعا مانگتے ہوئے سنا ہر ایک نماز کے بعد تو میں نے بھی یاد کر لی۔ ان کے والد نے کہا: اس دُعا کو اپنے ذمہ لازم قرار دے لو کیونکہ عیسیٰ اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے بعد یہ دُعا مانگتے۔

باب: فتنہ قبر سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۲: حضرت عائشہ صدیقہ عیسیٰ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی

اللہ علیہ وسلم اکثر مرتبہ یہ دُعا مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کے فساد سے اور دجال کے فتنہ سے اور دجال کے فتنہ اور مال داری کے فتنہ سے اے خدا میری غلطیاں برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کے گناہ کو صاف کر دے جیسے تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو تیل سے اور دور کر دے مجھ کو گناہوں سے اس قدر دور کر دے کہ جس قدر مشرق مغرب سے دور ہے اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں کاہلی اور بڑھاپے سے اور گناہ اور مقررہ چیزوں سے۔

أَسَاءَةً قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا مَا يَدْعُو بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدِّجَالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الْفَلَاحِ وَالْبَرْدِ وَأَنْتَ قَلْبِي مِنَ الْخَطَا يَا كَمَا أَنْفَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الذَّنَسِ وَبَاعَدْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَانِمِ وَالْمَغْرَمِ۔

باب: جو نفس سیر نہ ہو اس سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری چار اشیاء سے (۱) اس علم سے کہ جو نفع نہ بخشے اور اس دل سے کہ جس میں خوف خداوندی نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ سیر نہ ہو اور اس دُعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۲۴۲۸: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ نَفْسٍ لَا تَسْبَعُ ۵۴۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ عُبَادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَسْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

باب: بھوک سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے اور برے ساتھی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری خیانت سے اور بری بات سے جو چھپی ہوئی ہو یعنی پوشیدہ ہو۔

۲۴۲۹: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُوعِ ۵۴۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِنَسِ الضَّجِيعِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِنَسِ الْبِطَانَةِ۔

باب: خیانت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

۲۴۳۰: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْخِيَانَةِ ۵۴۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے وہ میری ساتھی ہے اور خیانت سے وہ ایک بری عادت ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجَلَانَ وَذَكَرَ
آخَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْجُوعِ فَإِنَّهُ بَنَسَ الصَّجِيعُ وَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا
بَنَسَتْ الْبَطَانَةَ۔

باب: دشمنی، نفاق اور برے اخلاق سے پناہ

۲۴۳۱: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ

سے متعلق

وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ

۵۴۷۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دعا مانگتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو کہ نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں کہ خوف نہ ہو اور اس دعا سے جو کہ قبول نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ سیر نہ ہو پھر فرماتے تھے کہ یا اللہ! میں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۷۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفٌ عَنْ حَفْصِ
عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ قَلْبٍ لَا
يَخْشَعُ وَ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَ نَفْسٍ لَا تَتَّبِعُ ثُمَّ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَوْلَاءِ الْأَرْبَعِ۔

۵۴۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے دعا مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دشمنی، نفاق اور برے اخلاق و عادات سے۔

۵۴۷۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيعَةُ
قَالَ حَدَّثَنَا ضَبَارَةُ عَنْ دُوَيْدَ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ أَبُو
صَالِحٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الشَّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ۔

باب: تاوان سے پناہ

۲۴۳۲: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمَغْرَمِ

۵۴۷۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ بہت پناہ مانگتے تھے گناہ اور قرض داری سے کسی نے دریافت کیا آپ نے فرمایا جس وقت انسان مقروض ہوتا ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۵۴۷۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَانَا بَقِيعَةُ
قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ
الْحِمَصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ هُوَ ابْنُ
الرُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ التَّعَوُّدَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَائِمِ
فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَكْثِرُ التَّعَوُّدَ مِنَ
الْمَغْرَمِ وَالْمَائِمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ
فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

باب ۲۴۳۳: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الدَّيْنِ

۵۴۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ وَ ذَكَرَ آخَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّجِيبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ دَرَّاجًا أَبَا السَّمْحِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الْهَيْثَمِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالَّذِينَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّعِدْ لَ الَّذِينَ بِالْكَفْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ۔

قرض کا گناہ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے کفر عند اللہ ناقابل معافی جرم ہے اسی طرح قرض بندوں کا حق ہے وہ بھی ناقابل معافی ہے کیونکہ دوسرے گناہ تو بہ سے معاف ہو سکتے ہیں لیکن قرض تو بہ سے معاف نہیں ہوگا۔

۵۴۸۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِوَةُ عَنْ دَرَّاجِ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالَّذِينَ فَقَالَ رَجُلٌ تَعِدُ الدَّيْنُ بِالْكَفْرِ قَالَ نَعَمْ۔

باب: مقرض ہونے کے غلبہ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۸۱: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کی ملامت سے۔

باب ۲۴۳۴: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ

۵۴۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلَيْيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔

باب: قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا

۵۴۸۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

باب ۲۴۳۵: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضَلَعِ الدَّيْنِ

۵۴۸۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

ﷺ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج و غم اور کابلی اور نامردی اور کنجوسی اور قرض داری کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبہ سے (یعنی لوگوں کے فتنہ سادھیانے سے)

وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجُرُمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنِي عَنْمُرُو بْنِ أَبِي عَمْرٍو وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلَةِ الرَّجَالِ-

باب: مال داری کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۸۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور دجال کے فتنہ سے یا اللہ! میرے گناہ دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور میرے قلب کو برائیوں سے صاف کر دے جس طریقہ سے کہ تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو تیل سے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کابلی، بڑھاپے اور مقروض ہونے اور گناہ سے۔

۲۴۳۶: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ سَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى ۵۴۸۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ التَّلَجِّ وَالتَّيِّبِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمُعْرَمِ وَالْمَائِمِ-

باب: فتنہ دُنیا سے پناہ مانگنا

۲۴۳۷: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

۵۴۸۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُهُ هَوْلَاءُ الْكَلِمَاتِ وَبُرُوبُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ-

۵۴۸۵: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَ عُمَرُو بْنِ مَيْمُونٍ

۵۴۸۴: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو یہ دُعا سکھلاتے تھے اور اس کو روایت کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں رسوا کرنے والی عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور عذابِ قبر سے۔

۵۴۸۵: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن ميمون سے روایت ہے کہ دونوں حضرات نے بیان کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے لڑکوں کو یہ دُعا سکھلاتے تھے جیسے استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور

الْأَوْدِي قَالَ كَانَ سَعْدٌ يَعْلَمُ بَيْنَهُ هَوْلَاءِ الْكَلِمَاتِ
كَمَا يَعْلَمُ الْمُكَيِّبُ الْغُلَمَانَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِمْ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ أَعُوذُكَ مِنَ الْجُبْنِ
وَأَعُوذُكَ مِنْ أَنْ أَرُدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمَرِ وَأَعُوذُكَ مِنْ
فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ فَصَّالَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ
الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ سُوءِ الْعُمَرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۷: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلَمٍ الْبَلْخِيُّ هُوَ أَبُو
دَاوُدَ الْمُصَاحِفِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ أَنْبَأَنَا
يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ
سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنَ
الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ سُوءِ الْعُمَرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۸: أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَصْحَابُ
مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الشُّحِّ وَ الْجُبْنِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ
مَيْمُونٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مُرْسَلٌ۔

بیان کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پناہ مانگتے
تھے ہر نماز کے بعد یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے اور تیری پناہ
مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل عمر تک زندہ
رہنے سے اور اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے اور عذاب قبر
سے۔

۵۴۸۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ
مانگتے تھے نامردی اور کنجوسی اور بری عمر اور سینہ کے فتنے اور عذاب قبر
سے۔

۵۴۸۷: حضرت عمرو بن ميمون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر
رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ
مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی اور کنجوسی اور بری عمر
اور سینہ کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۸۸: حضرت عمرو بن ميمون سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نقل
فرمایا آپ پناہ مانگتے تھے کنجوسی اور نامردی اور سینہ کے فتنے اور عذاب
قبر سے۔

۵۴۸۹: حضرت عمرو بن ميمون سے روایت ہے کہ جو اوپر کے مطابق
ہے۔

باب: شرم گاہ کی برائی سے پناہ

۵۴۹۰: حضرت شکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھ کو ایسی دعا سکھلائیں کہ جس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو یا اللہ! مجھ کو کان آنکھ اور زبان کی اور دل کی برائی سے بچا۔

باب: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الذَّكَرِ

۵۴۹۰: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ ابْنِ شَكْلٍ بِنِ حَمِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْنِي دُعَاءَ أَنْتَفَعُ بِهِ قَالَ اللَّهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي وَشَرِّ مَنِي يَغْنِي ذِكْرَهُ۔

باب: کفر کے شر سے پناہ

۵۴۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کفر سے اور محتاجی سے اور ایک شخص نے کہا دونوں برابر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

باب: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْكُفْرِ

۵۴۹۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ عَنْ دَرَّاجِ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ فَقَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔

باب: گمراہی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۲: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت مکان کے باہر تشریف لاتے تو فرماتے بسم اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اے پروردگار پھسل جانے سے (بلا ارادہ گناہ کرنے سے یا جلنے میں پاؤں کے پھسل جانے سے) یا راستہ بھول جانے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنے سے یا مجھ پر جہالت ہونے سے۔

باب: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الضَّلَالِ

۵۴۹۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ أَوْ أُضِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

باب: دُشْمَن کے غلبہ سے پناہ مانگنا

۵۴۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبہ اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمن کی ملامت سے۔

باب: الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلْبَةِ الْعَدُوِّ

۵۴۹۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

عَلَيْهِ الدِّينِ وَعَلَيْهِ الْعُدُوِّ وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔

۲۴۴۲: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

۵۴۹۴: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَبِيبُ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدِّينِ وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔

۲۴۴۳: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْهَرَمِ

۵۴۹۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ هُرُونَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْعُجْزِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۴۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَائِمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔

۲۴۴۴: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ

۵۴۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ شَاءَ اللَّهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ هَذِهِ الثَّلَاثَةِ مِنْ ذَرَكِ

باب: دشمنوں کی ملامت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبہ اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمن کی ملامت سے۔

باب: بڑھاپے سے پناہ مانگنا

۵۴۹۵: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کابلی بڑھاپے اور نامردی اور عاجزی سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۵۴۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کابلی اور بڑھاپے اور مقروض ہونے سے اور گناہ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے۔

باب: بری قضاء سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پناہ مانگتے تھے تین چیزوں سے: بدبختی آنے سے، دشمنوں کی ملامت سے، بری قضاء سے، سخت بلا اور آفت سے۔ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ

حدیث میں تین اشیاء تھیں لیکن میں نے چار قتل کیوں کر مجھ کو یاد نہیں رہا کہ کون سی اس میں نہیں تھی۔

الشَّقَاءِ وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَجَهْدِ
الْبَلَاءِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ثَلَاثَةٌ قَدْ كُرْتُ أَرْبَعَةً لِأَنِّي لَا
أَحْفَظُ الْوَاحِدَ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ۔

باب: بد نصیبی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۲۴۳۵: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ

۵۴۹۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ
عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِذُّ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ
وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ۔

باب: جنون سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جنون، جذام، برص
اور دوسری (مہلک) بیماریوں سے۔

۲۴۳۶: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُنُونِ

۵۴۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْجُنُونِ وَالْجَذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ۔

باب: جنات کے نظر لگانے سے پناہ

۵۵۰۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ مانگتے تھے جنات کی نظر سے اور انسانوں کی نظر (لگانے) سے اور پھر
جس وقت قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق نازل ہوئی تو
آپ نے ان کو لے لیا اور تمام کو چھوڑ دیا۔

۲۴۳۷: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ

۵۵۰۰: أَخْبَرَنَا هَلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ
بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ
أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ وَ عَيْنِ الْإِنْسِ فَلَمَّا نَزَلَتْ
الْمُعَوَّذَتَانِ أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَى ذَلِكَ۔

باب: غرور کی برائی سے پناہ

۵۵۰۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
ﷺ مانگتے تھے سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور کنجوسی اور غرور کی برائی سے
اور فتنہ دجال اور عذاب قبر سے۔

۲۴۳۸: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ الْكِبَرِ

۵۵۰۱: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهَذِهِ
الْكَلِمَاتِ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
الْكُسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَ
فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب ۲۲۴۹: الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ اُرْذَلِ الْعُمُرِ

۵۵۰۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أُرْدَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب ۲۲۵۰: الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوءِ الْعُمُرِ

۵۵۰۳: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ يَعْنِي أَبَاهُ عَنْ عُمَرَوِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بِجَمْعٍ إِلَّا إِنْ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجَبَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوءِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب ۲۲۵۱: الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ

۵۵۰۴: أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ۔

۵۵۰۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

باب: بُرَى عُمَرُ مِنْ پناہ مانگنا

۵۵۰۲: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا اپنے والد سے وہ ہم کو سکھاتے تھے پانچ باتیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے اور کہتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری کنجوسی اور پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔

باب: عمر کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۵۰۳: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج ادا کیا وہ مزدلفہ میں کہتے تھے کہ میں نے خود سنا کہ باخبر ہو جاؤ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے ان پانچ اشیاء سے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کنجوسی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری بری عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری سینہ کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔

باب: نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۰۴: عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے تو فرماتے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی سے اور لوٹنے کے رنج و غم سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر اور دولت میں۔

۵۵۰۵: عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے تو فرماتے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا

ہوں سفر کی سختی سے اور لوٹنے کے رنج و غم سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر اور دولت میں اور اولاد میں۔

كَانَ إِذَا سَافَرَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔

باب: مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگنے سے متعلق
۵۵۰۶: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سر جس سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت سفر فرماتے تو پناہ مانگتے سفر کی سختی سے آخر تک جس طرح اوپر گزرا۔

۲۴۵۲: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ
۵۵۰۶: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَنصُورٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ۔

باب: سفر سے واپسی کے وقت رنج و غم سے پناہ
۵۵۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جس وقت سفر شروع فرماتے اور سوار ہوتے اونٹ پر تو اشارہ فرماتے انگلی سے (یہ روایت نقل کرتے وقت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ راوی نے انگلی کو لمبا کیا) پھر فرماتے: یا اللہ! تو ہی ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر اور مال میں۔ یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سفر کی سختی اور سفر سے واپس آنے کی مصیبت سے۔

۲۴۵۳: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ كَاِبَةِ الْمُنْقَلَبِ
۵۵۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشْرِ الْخَنَعِمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِأَصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةً بِأَصْبَعِهِ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

خلیفہ بنانے کا مفہوم:

خلیفہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! میں اب سفر میں روانہ ہو رہا ہوں میرے متعلقین کی تو ہی حفاظت کرنے والا ہے اور سفر سے واپسی کی مصیبت کا مطلب ہے کہ اے اللہ! میں سفر میں بھی آرام سے رہوں اور جب واپس آؤں تو خیر و عافیت سے واپس آؤں۔

۲۴۵۴: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ جَاءِ السُّوءِ
۵۵۰۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ جَارِ السُّوءِ فِي دَارِ الْمَقَامِ فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ عَنْكَ۔

باب: برے پڑوسی سے پناہ مانگنا
۵۵۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی خراب پڑوسی سے پناہ مانگو رہائش کی جگہ میں کیونکہ جنگل کا پڑوسی تو ہٹ جاتا ہے (یعنی جنگل کا پڑوس اس قدر مستحکم نہیں ہے کہ جس قدر بستی اور آبادی کا پڑوس ہے کیونکہ وہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے)

باب: لوگوں کے فساد سے پناہ سے متعلق

۵۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطالبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم لوگ اپنے لوگوں میں سے ایک لڑکا میرے واسطے میری خدمت کرنے کے لئے تلاش کرو۔ چنانچہ حضرت ابوطالبہ رضی اللہ عنہ مجھے لے کر روانہ ہوئے اپنے پیچھے بٹھلائے ہوئے سواری پر اور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جس وقت آپ نیچے اترتے تو میں سنتا آپ اکثر و بیشتر فرماتے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بڑھاپے اور رنج اور عاجزی اور کابلی اور کنجوی اور نامردی اور مقروض ہونے کے بوجھ سے اور لوگوں کے فساد سے۔

باب: فتنہ دجال سے پناہ سے متعلق

۵۵۱۰: حضرت عائشہ صدیقہ فاطمہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے اللہ کی قبر کے عذاب سے اور فتنہ دجال سے اور فرماتے تھے کہ تم کو قبروں میں فتنہ ہوگا (یعنی قبور میں تم لوگ آزمائے جاؤ گے کوئی کسی طرح اور کوئی کسی طرح)

باب: عذاب دوزخ اور دجال کے شر سے پناہ سے متعلق

۵۵۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی دوزخ کے عذاب سے اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۵۵۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ

باب: الاستعاذۃ من غلبۃ الرجال

۵۵۰۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا غَمْرُو بْنُ أَبِي غَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ التَّمِيمِيِّ عِلْمًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يَرُدُّنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبَخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

باب: الاستعاذۃ من فتنۃ الدجال

۵۵۱۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَعِذُّ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالَ وَ قَالَ إِنَّكُمْ تَفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ۔

باب: الاستعاذۃ من عذاب جهنم و

شر المسیح الدجال

۵۵۱۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۵۱۲: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا

کی عذاب قبر سے اور آگ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

أَسَاءَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْصَا وَالْمَمَاتِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

باب: انسانوں کے شر سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۱۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول کریم ﷺ وہاں پر تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تم پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی بھات کے شیاطین سے اور انسانوں کے شیاطین سے۔ میں نے عرض کیا: کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں (بالکل)۔

۲۳۵۸: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ ۵۵۱۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلِيمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خُشَيْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ وَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قُلْتُ أَوْ لِلْإِنْسِ شَيَاطِينُ قَالَ نَعَمْ۔

باب: زندگی کے فتنہ سے پناہ مانگنا

۵۵۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ دجال سے۔

۲۳۵۹: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا ۵۵۱۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَ مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔ ۵۵۱۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُلْفَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خُسْرِ يَقُولُ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

۵۵۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ اشیاء سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: پناہ مانگو اللہ کی عذاب سے اور عذاب دوزخ سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

۵۵۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے عذاب قبر سے

۵۵۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُلْفَةَ الْهَاشِمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ

اور عذاب دوزخ سے اور زندوں اور مردوں کے فتنے اور فتنہ دجال سے۔

عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَكَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَفِتْنَةِ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

۵۵۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ پناہ مانگو پانچ اشیاء سے: (۱) عذاب دوزخ سے؛ (۲) عذاب قبر سے؛ (۳) زندگی اور (۴) موت کے فتنے سے؛ (۵) فتنہ دجال سے۔

۵۵۱۷: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ فِيهِ إِلَى قَالَ وَقَالَ يَعْْنِي النَّبِيُّ ﷺ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ مِنْ خَمْسٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

باب: فتنہ موت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۱۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ دعا ایسے سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو یا اللہ! ہم پناہ مانگتے ہیں تیری عذاب دوزخ سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری عذاب قبر سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۲۲۶۰: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ

۵۵۱۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يَعْلَمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ قُولُوا اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۵۱۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی اس کے عذاب سے اور پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ اور عذاب قبر اور فتنہ دجال سے۔

۵۵۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُوذُوا بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

باب: عذاب قبر سے پناہ مانگنا

۵۵۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنی وعامیں فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب قبر سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ دجال سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری زندگی اور فتنہ موت

۲۲۶۱: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۵۵۲۰: قَالَ الْحَرْثُ بْنُ مَسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَإِنَّا أَسْمَعُ عَنْ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

جَهَنَّمَ وَأَعُوذُكَ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

باب : فتنہ قبر سے پناہ مانگنا

۲۲۶۲: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

۵۵۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ دعا میں فرماتے: یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فتنہ قبر سے اور فتنہ دجال اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں غلطی ہوئی ہے حضرت سلیمان بن یسار کے بجائے سلیمان بن سنان صحیح ہے۔

۵۵۲۱: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيرٍ الْمُقْبِرِيُّ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ سُلَيْمَانُ بْنُ سِنَانٍ۔

باب : اللہ عز وجل کے عذاب سے پناہ مانگنا

۵۵۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی اس کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ دجال سے۔

۲۲۶۳: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ

۵۵۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

باب : عذاب دوزخ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے دوزخ کے عذاب سے اور عذاب قبر سے اور فتنہ دجال سے۔

۲۲۶۴: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

۵۵۲۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَبَانَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَالْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

باب : آگ کے عذاب سے پناہ

۵۵۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی دوزخ کے عذاب سے اور عذاب قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

۲۲۶۵: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

۵۵۲۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ عَنْ يَحْيَى أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

تَعُوذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

۲۴۶۶: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ حَرِّ النَّارِ

۵۵۲۵: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ جَسْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَرَبَّ إِسْرَافِيلَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۵۲۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْخُرَيْثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سِنَانٍ الْمُرْنَبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الصَّوَابُ۔

۵۵۲۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتْ النَّارُ اللَّهُمَّ اجْرُوه مِنَ النَّارِ۔

۲۴۶۷: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ مَا صُنِعَ

۵۵۲۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ بُسَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ ابْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِنَّ سَيِّدَ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

باب: دوزخ کی گرمی سے پناہ مانگنا

۵۵۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ نبویہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے پروردگار! حضرت جبرئیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کے۔ پناہ مانگتا ہوں میں تیری دوزخ کی گرمی اور عذابِ قبر سے۔

۵۵۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نماز میں فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں فتنہ قبر اور فتنہ دجال اور زندگی اور موت کے فتنہ اور دوزخ کی گرمی سے۔ حضرت امام نسائی ہیبتیہ نے فرمایا: یہ روایت ٹھیک ہے۔

۵۵۲۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہے تین مرتبہ تو اس سے جنت کہتی ہے یا اللہ! اس کو جنت میں داخل کر اور جو شخص دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ! اس کو دوزخ سے محفوظ فرما۔

باب: (ہر قسم کے) کاموں کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۵۲۸: حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یہ کہے: یا اللہ! تو میرا پروردگار ہے علاوہ تیرے کوئی اور معبود برحق نہیں ہے تو نے مجھ کو پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے اقرار اور وعدہ پر ہوں جہاں تک کہ مجھ سے ہو سکتا ہے تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اپنے کاموں میں اور

اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا مجھ پر۔
بخش دے مجھ کو کوئی نہیں بخشتا گناہوں کو مگر تو پھر اگر یہ دعا صبح کے
وقت پڑھے اس پر یقین کر کے اور مرجائے توحشت میں داخل ہوگا اور
شام کے وقت پڑھے اس کو یقین کر کے تو جب بھی جنت میں داخل
ہوگا۔

خَلَقْتَنِي وَآتَاكَ عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا
اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُو لَكَ
بَدْنِي وَابْنُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ فَأَعْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا
يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُصْبِحُ مُوقِنًا
بِهَا فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي
مُوقِنًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ خَالَفَهُ الْوَلِيدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ۔

۲۴۶۸: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ

وَذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى هِلَالٍ

۵۵۲۹: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ
وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ أَنَّ ابْنَ يَسَافٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ
سَأَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ أَكْثَرُ مَا يَدْعُو
بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ
قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ مَا يَدْعُو بِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔
۵۵۳۰: أَخْبَرَنَا عُمَرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو
الْمُعِيزَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ
قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ يَسَافٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ
أَكْثَرُ مَا كَانَ يَدْعُو بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ
دُعَائِهِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا
عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ بَعْدُ۔

باب: اعمال کی برائی سے پناہ مانگنے
سے متعلق

۵۵۲۹: حضرت عہدہ بن ابی لہبہ سے روایت ہے کہ ابن بساف نے
ان سے دریافت فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے قبل
اکثر کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: اپنے عمل کی برائی سے جو
میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۰: حضرت ابن یساف بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حضور ﷺ کو کسی دعا کثرت سے مانگا کرتے
تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے:
اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا
اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۱: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ قُرَّةِ ابْنِ تَوْقَلٍ
قَالَ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو قَالَتْ كَانَ يَقُولُ
أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔
۵۵۳۲: أَخْبَرَنَا هَنَادٌ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ

۵۵۳۱: حضرت فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کیا دعا
مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ دعا مانگتے کہ پناہ مانگتا ہوں
میں تیری برائی سے ان کاموں میں جو کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں
کیے۔

۵۵۳۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ یہ دعا کثرت

سے مانگا کرتے تھے اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

باب: جو اعمال انجام نہیں دینے اُن کے شر سے پناہ

۵۵۳۳: فروہ بن نوفل کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور ﷺ کوئی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ ﷺ کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حضور ﷺ کوئی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ ﷺ کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

باب: زمین میں دھنس جانے سے متعلق

۵۵۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ! میں تیری برائی کی پناہ مانگتا ہوں (یعنی برے کام سے میں پناہ مانگتا ہوں) کہ پھنس جاؤں آفت میں نیچے (زمین) کی جانب سے یہ حدیث مختصر ہے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا نیچے کی برائی سے مراد زمین دھنس جانا ہے۔ حضرت عبادہ نے کہا میں واقف نہیں کہ یہ رسول کریم ﷺ کا فرمان مبارک ہے یا حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا؟

۵۵۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مذکورہ بالا دعا مروی ہے لیکن اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: اَعُوذُ بِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي۔

حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نُوفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۲۴۶۹: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ

۵۵۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا

الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ بْنِ

يَسَافٍ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نُوفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ

فَقُلْتُ حَدَّثَنِي بِشَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو

بِهِ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۵۵۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ

عَنْ فَرَوَةَ بْنِ نُوفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَخْبِرِينِي بِدُعَاءٍ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۲۴۷۰: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْخَسْفِ

۵۵۳۵: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ

حَدَّثَنِي جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرٍ بْنُ مُطْعِمٍ

أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ

أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي قَالَ جُبَيْرٌ وَهُوَ الْخَسْفُ قَالَ

عِبَادَةُ فَلَا أَدْرِي قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ قَوْلَ جُبَيْرٍ۔

۵۵۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَلِيلِ قَالَ حَدَّثَنَا

مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ

عِبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَرَارِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي

سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ

اللَّهُمَّ فَذَكَرَ الدُّعَاءَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ أَعُوذُ بِكَ أَنْ
أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي يُعْنِي بِذَلِكَ الْخَسْفَ۔

۲۴۷۱: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنَ التَّرْدَى وَالْهَدْمِ

۵۵۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا
الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ
صَيْفِيٍّ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْيَسْرِ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ
التَّرْدَى وَالْهَدْمِ وَالْعُرْقِ وَالْحَرِيقِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ
يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ
فِي سَبِيلِكَ مُذْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لِدَيْعًا۔

۵۵۳۸: أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنِي
أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ
عَنْ أَبِي الْيَسْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فَيَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالتَّرْدَى وَالْهَدْمِ
وَالْعَمِّ وَالْحَرِيقِ وَالْعُرْقِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي
الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَنْ أَقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مُذْبِرًا
وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ لِدَيْعًا۔

۵۵۳۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ حَدَّثَنِي صَيْفِيُّ مَوْلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ
عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ السَّلَمِيِّ هَكَذَا قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ التَّرْدَى
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعُرْقِ وَالْحَرِيقِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ
يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ
أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُذْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَمُوتَ
لِدَيْعًا۔

باب: گرنے اور مکان تلے دب جانے سے پناہ

۵۵۳۷: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے
تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گرنے سے (جیسے کسی بلندی یا
پہاڑ وغیرہ سے گرنے سے) اور مکان گرنے سے اور اس میں دب
جانے سے یا پانی میں غرق ہونے سے اور جل جانے سے اور پناہ مانگتا
ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا
ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں
تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۵۵۳۸: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے تھے:
یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں رذیل عمر سے اوپر سے گرنے سے اور مکان
گرنے سے اور اس میں دب جانے سے اور غم سے اور جل جانے سے
اور پانی میں غرق ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے
بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا ہوں تیری راستہ میں مرنے
سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری سانپ کے زہر سے مرنے
سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۵۵۳۹: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے
تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گرنے سے (جیسے کسی بلندی یا
پہاڑ وغیرہ سے گرنے سے) اور مکان گرنے سے اور اس میں دب
جانے سے یا پانی میں غرق ہونے سے اور جل جانے سے اور پناہ مانگتا
ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا
ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں
تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

باب ۲۴۷۲: بِابِ الْإِسْتِعَاذَةِ بِرِضَاءِ اللَّهِ مِنْ

سَخَطِ اللَّهِ تَعَالَى

۵۵۴۰: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ هَلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ الْأَجْدَعِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي فِرَاشِي فَلَمْ أَصِبْهُ فَضَرَبْتُ يَدِي عَلَى رَأْسِ الْفِرَاشِ فَرَقَعَتْ يَدِي عَلَى أَحْمَصِ قَدَمِهِ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ أَعُوذُ بِغَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ.

باب ۲۴۷۳: بِابِ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ

يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۵۴۱: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْجُبَابِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ حَدَّثَهُ وَحَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ يَقُولُ لَهُ الْحِرَازِيُّ شَامِيٌّ عَزِيزُ الْحَدِيثِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ قِيَامَ اللَّيْلِ قَالَتْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَحَدٌ كَانَ يَكْبُرُ عَشْرًا وَيُسَبِّحُ عَشْرًا وَيَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَيَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَتَعَوَّذْ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

باب ۲۴۷۴: بِابِ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ

۵۵۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي

باب: اللہ عزوجل کے غصہ سے پناہ مانگنے سے متعلق، اسکی

رضا کے ساتھ

۵۵۴۰: سیدہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات اپنے بستر پر تلاش کیا تو آپ کو نہیں پایا۔ میں نے اپنا ہاتھ پھیرا میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر لگا اس جگہ پر جو کہ چلتے وقت زمین سے اٹھا رہتا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ سجدہ میں ہیں۔ آپ فرما رہے تھے: (اے اللہ!) پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں میں تیری رضا مندی کی تیری غصہ سے پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے۔

باب: قیامت کے دن جگہ کی تنگی سے پناہ

سے متعلق

۵۵۴۱: حضرت عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کا کس دُعا سے آغاز فرماتے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی بات دریافت کی جو کہ کسی نے نہیں پوچھی تھی۔ آپ تکبیر فرماتے تھے دس بار اور سبحان اللہ پڑھتے تھے دس مرتبہ اور استغفار فرماتے تھے دس مرتبہ اور فرماتے تھے: یا اللہ! بخش دے مجھ کو اور ہدایت فرما مجھ کو اور مجھ کو رزق عطا فرما اور مجھ کو تندرست رکھ اور پناہ مانگتے تھے جگہ کی تنگی سے قیامت کے دن۔

باب: اُس دُعا سے پناہ مانگنا جو سنی نہ جائے

۵۵۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ بخشے اور اس دل سے کہ جس میں خوف

أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ
وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ قَالَ أَبُو
عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَعِيدٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بَلْ
سَمِعَهُ مِنْ أَخِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۵۵۴۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ
قَالَ أَنبَأَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى قَالَ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ
ابْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ عَبَادِ
ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ
وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ۔

باب: ایسی دُعا سے پناہ مانگنے سے متعلق جو قبول نہ ہو

۵۵۴۴: حضرت عبد اللہ بن ابی حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید
بن ارقم رضی اللہ عنہ جس وقت یہ کہتے تم نقل کرو جو تم نے سنا رسول کریم ﷺ
سے۔ وہ فرماتے تھے میں نہیں بیان کروں گا تم سے مگر جو رسول کریم
ﷺ بیان کرتے تھے ہم سے اور حکم دیتے تھے ہم کو یہ کہنے کا: اے اللہ!
میں تیری پناہ مانگتا ہوں اور سستی اور کجی اور نامردی اور ضعیفی اور
عذاب قبر سے۔ یا اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما دے اور اس کو
پاک فرما دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے تو مالک اور مختار ہے اس
کا اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس
دل سے جس میں کہ خوف خداوندی نہ ہو اور اس دُعا سے جو کہ قبول نہ
ہو۔

۵۵۴۵: اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے مکان سے نکلتے تو فرماتے: نکلتا ہوں اللہ کا
نام لے کر اے میرے پالنے والے! میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھلنے
سے اور گمراہ ہونے سے اور ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا
جہالت کرنے سے یا مجھ پر جہالت ہونے سے۔

۲۷۵: بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْتَجَابُ
۵۵۴۴: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ ابْنِ
فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الْحَرِثِ قَالَ كَانَ إِذَا قِيلَ لِرَازِدِ بْنِ أَرْقَمٍ حَدَّثَنَا مَا
سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا أُحَدِّثُكُمْ إِلَّا مَا
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنَا بِهِ وَيَأْمُرُنَا أَنْ نَقُولَ اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ
وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا
وَرَزَقَهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ رَزَقَهَا أَنْتَ وَلِيِّهَا وَمَوْلَاهَا
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا
يَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا تَسْتَجَابُ۔
۵۵۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ
الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ
مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ أَوْ
أُضِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أَظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

(۵۱)

کتاب الأُسرۃ

شرابوں کی (حرمت کی بابت) احادیثِ مبارکہ

باب: شراب کی حرمت سے متعلق

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ”اے اہل ایمان! شراب اور جو اور بت اور پانسے (کے تیر) یہ تمام کے تمام ناپاک ہیں شیطان کے کام میں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان میں دشمنی اور لڑائی پیدا کر دے شراب پلا اور جو اٹھلا کر اور روک دے تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے تو تم لوگ چھوڑتے ہو یا نہیں۔“

۵۵۴۶: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت شراب کے حرام ہونے کی آیت کریمہ نازل ہوئی تو انہوں نے دعا فرمائی: اے اللہ! شراب کے متعلق ہم لوگوں کے لیے کوئی واضح حکم ارشاد فرمادیں تو وہ آیت کریمہ جو سورۃ بقرہ میں ہے یعنی: یَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ آخِر تک نازل ہوئی۔ یعنی: لوگ تم سے شراب اور جوئے سے متعلق سوال کرتے ہیں آپ فرمادیں کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور نفع بھی ہے لیکن (ان کا) گناہ نفع سے زیادہ ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو طلب کیا گیا اور ان کو وہ آیت کریمہ سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ! ہم کو صاف صاف ارشاد فرمادے پھر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو کہ سورۃ نساء میں ہے۔ اے ایمان والو! تم نماز کے پاس نہ جاؤ (یعنی نماز نہ پڑھو) ابھی حالت میں کہ جب تم نشہ میں ہو تو

۲۴۷۶: بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقَعَ بَيْنَكُمْ الْغَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنتَهُونَ۔

۵۵۴۶: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ إِسْحَاقَ الشَّيْثِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي بَيْتِهِ قَالَ أَنبَأَنَا الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ أَنبَأَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ فَدَعَى عُمَرُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي فِي النَّسَاءِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ

سُكَارَى) فَكَانَ مُنَادِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الصَّلَاةُ نَادَى لَا تَقْرُبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيِّنَاتٌ شَافِيَةٌ فَنَزَلَتْ الْآيَةُ الَّتِي فِي الْمَائِدَةِ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا بَلَغَ قِيلَ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا۔

۲۴۷۷ باب: ذِكْرُ الشَّرَابِ الَّذِي أَهْرِيقَ

بِتَحْرِيمِ الْخَمْرِ

۵۵۴۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ سِنًا عَلَى عُمُومَتِي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا قَدْ حُرِمَتْ الْخَمْرُ وَأَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمْ أَسْقِيهِمْ مِنْ قَضِيبِ لَهْمٍ فَقَالُوا اكْفَاهَا فَكَفَّاهَا فَقُلْتُ لِأَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ الْبُسْرُ وَالنَّمْرُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَنَسٍ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ۔

فَضِيحٌ كَيْفَ هُوَ؟

مندرجہ بالا حدیث میں مذکور ضیغ شراب کی ایک قسم ہے جو کہ گدڑی کھجور کو توڑ تیار کی جاتی ہے۔ اس جگہ یہ بات بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ حدیث نمبر ۵۴۴۵ میں اللہ عزوجل نے شراب کی حرمت سے متعلق واضح حکم ارشاد فرمادیا کہ شراب ناپاک اور حرام ہے اور وہ شیطان کا کام ہے اور فرمایا اس سے بچو نیز نظر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ خمر کھجور کی شراب کو شامل ہے جو کہ قطعی حرام ہے اور شراب کی ہر قسم حرام ہے۔ (تمامی)

۵۵۴۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَابْنَ

۵۵۴۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابو طلحہ ابی بن کعبؓ اور وجانہ بن کعبؓ کو قبیلہ انصار کی ایک جماعت میں شراب پلا رہا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا: ایک نئی خبر ہے کہ شراب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منادی کرنے والا جس وقت نماز کے لیے کھڑا ہوتا تو وہ آواز دیتا کہ نہ نماز پڑھو جس وقت نشہ میں ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کو یہ آیت کریمہ سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا ہم کو شراب کے متعلق صاف صاف بیان فرما دے پھر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو کہ سورہ مائدہ میں ہے پھر (تیسری مرتبہ) عمر کو بلایا گیا اور ان کو یہ آیت سنائی گئی جس وقت قیلَ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ پر پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے چھوڑا ہم نے چھوڑا۔

باب: جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی تو کس قسم کی

شراب بہائی گئی

۵۵۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے قبیلہ میں کھڑا ہوا تھا اپنے بچپاؤں کے پاس اور میں سب سے زیادہ کم عمر تھا اس دوران ایک آدمی آیا اور اس نے کہا شراب حرام ہو گئی اور میں کھڑا ہوا ان کو فضیخ پلا رہا تھا انہوں نے کہا تم اس کو پلٹ دو۔ میں نے وہ آلت دی۔ حضرت سلیمان نے کہا وہ شراب کس چیز کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: گدڑی کھجور اور خشک کھجور کی۔ حضرت ابوبکر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا ان دنوں لوگ وہی شراب پیا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ سنا اور اس کا انکار نہیں فرمایا۔

حرام ہوگئی ہے۔ یہ بات سن کر ہم نے شراب کا برتن پلٹ دیا۔ ان دونوں میں فیض (نامی شراب عام) تھی۔ (تشریح گزرجکی) یعنی گدڑی اور خشک کھجور کی شراب یا صرف گدڑی کھجور کی شراب۔ اس نے کہا: شراب تو حرام ہوگئی ہے اس وقت لوگ عام طور پر فیض (نامی شراب) پیا کرتے تھے۔

۵۵۴۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شراب حرام ہوئی جس وقت کہ حرام ہوئی اور اس وقت ان کی شراب تر اور خشک کھجور کا آمیزہ تھی۔

بْنِ كَعْبٍ وَ اَبَا دُجَانَةَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْاَنْصَارِ
فَدَخَلَ عَلَيْهِمَا رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَ خَبْرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ
الْخَمْرِ فَكَفَانَا قَالَ وَمَا هِيَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الْفَضِيخُ
خَلِيطُ الْبُسْرِ وَالْتَمَرِ قَالَ وَقَالَ اَنْسٌ لَقَدْ حَرَمَتِ
الْخَمْرُ وَاِنَّ عَامَّةَ خُمُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخُ۔

۵۵۴۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حُرِّمَتِ
الْخَمْرُ حِينَ حُرِّمَتْ وَإِنَّهُ لَشَرَابُهُمُ الْبُسْرُ
وَالْتَمَرُ۔

باب: گدڑی اور خشک کھجور کے آمیزہ کو شراب کہا

جاتا ہے

۵۵۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: گدڑی (تر) اور خشک کھجور کو ملا کر جو آمیزہ بنایا جائے وہ شراب ہے۔

۵۵۵۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گدڑی اور کھجور کی شراب حرام ہے۔

۵۵۵۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگور اور کھجور کی شراب حرام ہے۔

۲۴۷۸: بَاب: اِسْتِحْقَاقُ الْخَمْرِ لِشَرَابِ الْبُسْرِ
وَالْتَمَرِ

۵۵۵۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي
ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْبُسْرُ وَالْتَمَرُ خَمْرٌ۔

۵۵۵۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ
عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ
جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ الْبُسْرُ وَالْتَمَرُ خَمْرٌ رَفَعَهُ
الْأَعْمَشُ۔

۵۵۵۲: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ أُنَبِّأُكَ
عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ
دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الزَّبِيبُ وَالْتَمَرُ
هُوَ الْخَمْرُ

باب: خلیطین کی نبید پینے کی ممانعت سے متعلق حدیث

مبارکہ کا بیان

۵۵۵۳: ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدڑی کھجور انگور اور کھجور سے۔

۲۴۷۹: بَاب: نَهَى الْبَيَّانَ عَنْ شُرْبِ نَبِيدِ
الْخَلِيطَيْنِ الرَّاجِعَةِ إِلَى بَيَّانِ الْبَلَحِ وَالْتَمَرِ
۵۵۵۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أُنَبِّأُكَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي

لَيْلَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبَلَحِ وَالْتَمْرِ وَالزَّيْبِ وَالْتَمْرِ -

انگور اور کھجور سے تیار کی گئی نبید:

مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی نبید سے منع فرمایا جو کہ انگور اور کھجور سے تیار کی جائے۔

باب: کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگوننا

۲۴۸۰: بَابُ خَلِيطِ الْبَلَحِ وَالزَّهْوِ

۵۵۵۴: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ قُضَيْلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّبَائِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَقَّتِ وَالنَّقِيرِ وَأَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ وَالزَّهْوُ -

۵۵۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کدو کے تو بنے اور) لاکھی برتن اور روغن والے برتن اور کنزی کے برتن میں نبید بھگونے سے منع فرمایا اور آپ نے منع فرمایا پختہ کھجور اور پکی کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تو بنے سے منع فرمایا اور روغن رال کے باسن سے اور روایت میں دوسری مرتبہ یہ اضافہ فرمایا اور چوبی باسن سے اور کھجور کو انگور کے ساتھ اور پکی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے۔

۵۵۵۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذَّبَائِ وَالْمُزَقَّتِ وَزَادَ مَرَّةً أُخْرَى وَالنَّقِيرَ وَأَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ بِالزَّيْبِ وَالزَّهْوُ بِالتَّمْرِ -

۵۵۵۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کچی اور خشک کھجور اور انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۵۶: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنصُورٍ عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الزَّهْوِ وَالْتَمْرِ وَالزَّيْبِ وَالْتَمْرِ -

باب: کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت

۲۴۸۱: بَابُ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ

۵۵۵۷: حضرت ابوقادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ جمع کرو کھجور اور انگور کو اور نہ ہی کچی کھجور اور نہ تر کھجور کو۔

۵۵۵۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ وَلَا بَيْنَ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ -

۵۵۵۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا
عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْبَذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا وَلَا
تَنْبَذُوا الزَّرْبَبَ وَالرُّطْبَ جَمِيعًا۔

۲۳۸۲: بَابُ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالْبُسْرِ

ع: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي
أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ عُمَرَ
بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّرْبَبُ وَأَنْ
يُخْلَطَ الزَّهْوُ وَالْتَّمْرُ وَالزَّهْوُ الْبُسْرُ۔

۲۳۸۳: بَابُ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالرُّطْبِ

۵۵۶۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ
ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ
جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّرْبَبِ
وَالْبُسْرِ وَالرُّطْبِ۔

۵۵۶۱: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ
حَدَّثَنَا بِسْطَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ
عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تَخْلُطُوا الزَّرْبَبَ وَالتَّمْرَ وَلَا الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ۔

۲۳۸۴: خَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

۵۵۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءٍ
عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ
الزَّرْبَبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ
وَالْتَّمْرُ جَمِيعًا۔

۵۵۵۸: حضرت ابوقنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ایک ساتھ اور نہ ہی انگور اور کھجور کو
ایک ساتھ بھگوؤ۔

باب: کچی اور خشک کھجور کا آمیزہ

۵۵۵۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا کھجور اور کشمش اور کچی اور تر کھجور اور کچی اور خشک کھجور ملا کر
بھگونے سے۔

باب: گدڑی اور خشک کھجور ملا کر بھگوننا

۵۵۶۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور اور گدڑی اور تر کھجور کو
ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا: کھجور اور انگور اور گدڑی اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر
مت بھگوؤ۔

باب: کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت

۵۵۶۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور اور گدڑی اور تر کھجور کو
ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۶۳: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي
فَضِيلٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّبَائِ
وَالْحَنْتَمِ وَالْمَزَقَةِ وَالنَّقِيرِ وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ
يُخْلَطَ وَعَنِ الزَّيْبِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَا وَكَتَبَ إِلَى
أَهْلِ هَجْرَانٍ لَا تَخْلُطُوا الزَّيْبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا۔

۵۵۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کہ وہ تو بنے لاکھی برتن اور روغنی
برتن سے اور گدڑی اور خشک کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے اسی
طرح انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور آپ نے (مقام) ہجر کے
لوگوں کو تحریر فرمایا: نہ ملاؤ انگور اور کھجور کو۔

شراب کے قدیم برتنوں کے استعمال کی ممانعت:

اہل عرب مذکورہ بالا برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے۔ آپ نے مذکورہ برتنوں کے استعمال سے اس لیے منع فرمایا کیونکہ
ان برتنوں کے استعمال کرنے سے شراب استعمال کرنے کے زمانہ کی یاد تازہ ہو جائے گی اور ہجر ایک علاقہ کا نام ہے آپ نے اہل
ہجر کو انگور اور کھجور کو نہ ملانے کے بارے میں حکم تحریر فرمایا۔

۵۵۶۴: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا۔

۵۵۶۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءٍ
عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ نَهَى عَنْ يُبَذَّ الزَّيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ
يُبَذَّ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا۔

باب: کھجور اور انگور ملا کر بھگونے کی ممانعت

۵۵۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور کو اور خشک
کھجور اور گدڑی کھجور کو ملانے سے۔

۲۳۸۵: بَابُ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ

۵۵۶۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ وَعَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ وَعَنِ
التَّمْرِ وَالْبُسْرِ۔

۵۵۶۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور سے اور آپ نے
منوع فرمایا گدڑی کھجور اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے (یعنی ان کی
نبیذ بنانے سے)۔

۵۵۶۶: أَخْبَرَنَا قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْبَاوَرْدِيُّ
عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ
قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّمْرِ
وَالزَّيْبِ وَنَهَى عَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ أَنْ يُبَذَّا جَمِيعًا۔

۲۴۸۶: بَابُ خَلِيطِ الرُّطْبِ وَالزَّيْبِ

۵۵۶۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطْبَ وَلَا تَنْبِذُوا الرُّطْبَ وَالزَّيْبَ جَمِيعًا۔

۲۴۸۷: بَابُ خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالزَّيْبِ

۵۵۶۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ الزَّيْبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا۔

۲۴۸۸: بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا نَهَى عَنِ الْخَلِيطَيْنِ وَهِيَ لِيَقْوَى أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ

۵۵۶۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ وَقَّاءِ بْنِ أَبِي عَاسٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْمَعَ شَيْئَيْنِ بَيْنَهُمَا يَبْغِي أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْقَضِيبِ فَنَهَانِي عَنْهُ قَالَ كَانَ يَكْرَهُ الْمَذْبَبَ مِنَ الْبُسْرِ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَا شَيْئَيْنِ فَكُنَّا نَقْطَعُهُ۔

۵۵۷۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ قَالَ شَهِدْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أُمِّي بِبُسْرٍ مَذْنَبٍ فَجَعَلَ يَقْطَعُهُ مِنْهُ۔

باب: گدري کھجور اور انگور ملانا

۵۵۶۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور ترکھجور کو اور نہ بھگوؤ ترکھجور اور انگور کو ملا کر۔

باب: گدري کھجور اور انگور ملانے کی ممانعت

۵۵۶۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی انگور اور گدري کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

باب: دو چیزیں ملا کر بھگونے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایک شے سے دوسری شے کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور

اس طرح نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے

۵۵۶۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی دو اشیاء کو ملا کر بھگونے سے کیونکہ ایک دوسری پر قوت بڑھائے اور میں نے دریافت کیا فصیح (شراب سے متعلق) آپ نے منع فرمایا: اس سے اور آپ برا سمجھتے تھے اس گدري کھجور کو جو کہ ایک جانب سے فروخت ہونا شروع ہو گئی اس اندیشہ سے کہ وہ دو کھجور ہیں ہم ایسی کھجور کو اگر بھگوتے تو اس جانب سے کاٹ دیتے جو کہ پک جاتی۔

۵۵۷۰: حضرت ابودریس سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گدري کھجور آئی جو کہ ایک جانب سے پکنے لگی تھی وہ اس کو کاٹنے لگے۔

۵۵۷۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عُرْوَةَ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ أَنَسٌ يَأْمُرُنَا بِالتَّذْنُوبِ فَيُفْرَضُ۔

۵۵۷۱: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تھے ہم کو اس کھجور کے کترنے کا جو کہ ایک جانب سے پک جاتی تھی۔

۵۵۷۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَدْعُ شَيْئًا قَدْ أَرُكِبَ إِلَّا غَزَلَهُ عَنْ فَضِيحِهِ۔

۵۵۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کھجور جس قدر پختہ ہوتی تو اسی قدر کھجور نکال دیتے اس فضیح (شراب کی ایک قسم) میں سے واضح رہے کہ یہ گدڑی کھجور کی نبیذ کو بھی کہتے ہیں۔

۲۴۸۹: بَابُ التَّرْخُصِ فِي انْتِبَازِ الْبُسْرِ وَحِدَةً وَشَرْبَهُ قَبْلَ تَغْيِيرِهِ

باب: صرف گدڑی کھجور کو بھگو کر نبیذ بنانے اور پینے کی اجازت جب تک کہ اس فضیح میں تیزی اور جوش پیدا

نہ ہو

فِي فَضِيحِهِ

۵۵۷۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَسْبُدُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلَا الْبُسْرَ وَالرَّيْبَ جَمِيعًا وَابْذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَّتِهِ۔

۵۵۷۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر اور نہ ہی گدڑی کھجور اور انگور کو ملا کر لیکن ہر ایک کو الگ الگ بھگوؤ۔

ممانعت کی وجہ:

کیونکہ اس طرح ملا کر بھگونے سے نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے اس وجہ سے احتیاطاً کچی کھجور اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔

۲۴۹۰: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِنْتِبَازِ فِي الْأُسْقِيَةِ

باب: مشکوں میں نبیذ بنانا کہ آگے سے جس کے منہ

بندھے ہوئے ہوں

الَّتِي يُلَاكُثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا

۵۵۷۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَخَلِيطِ الْبُسْرِ وَقَالَ لَتَسْبُدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى

۵۵۷۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کچی اور خشک کھجور ملا کر بھگونے سے گدڑی اور خشک کھجور ملا کر بھگونے سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ان مشکوں میں کہ جن کے منہ باندھے جائیں تاکہ اس میں کیڑا اور کھنڈ داخل نہ

جَدَّتِهِ فِي الْأَسْقِيَةِ الَّتِي يُلَاقُ عَلَى أَفْوَاهِهَا۔

ہو۔

باب: صرف کھجور بھگونے کی اجازت سے متعلق

۵۵۷۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدڑی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص ان کو پینا چاہے تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پئے کھجور کو علیحدہ اور انگور کو علیحدہ۔

۲۳۹۱: بَابُ التَّرْخُصِ فِي انْتِبَازِ التَّمْرِ وَحَدَّةٍ
۵۵۷۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَدَنِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُخْلَطَ بُسْرٌ بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبٌ بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبٌ بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ فَرْدًا تَمْرًا فَرْدًا أَوْ بُسْرًا فَرْدًا أَوْ زَبِيبًا فَرْدًا۔

۵۵۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدڑی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص ان کو پینا چاہے تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پئے

۵۵۷۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُخْلَطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبًا بِتَمْرٍ أَوْ زَبِيبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ فَرْدًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ اسْمُهُ عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ۔

باب: صرف انگور بھگونے

۵۵۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدڑی کھجور اور انگور یا گدڑی اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا بھگو و ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ۔

۲۳۹۲: بَابُ انْتِبَازِ الزَّبِيبِ وَحَدَّةٍ

۵۵۷۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّئُكَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ عَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالزَّبِيبُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ وَقَالَ انْبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدَّةٍ۔

باب: گدڑی کھجور کو علیحدہ پانی میں بھگونے کی اجازت

سے متعلق

۵۵۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

۲۳۹۳: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي انْتِبَازِ الْبُسْرِ

وَحَدَّةٍ

۵۵۷۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ

حَدَّثَنَا الْمُعَاذِيُّ يَعْنِي ابْنَ عِمْرَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ
بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ
يَتَبَذَرَ التَّمْرُ وَالزَّيْبُ وَالنَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَقَالَ
انْتَبِذُوا الزَّيْبَ قَرْدًا وَالتَّمْرَ قَرْدًا وَالْبُسْرَ قَرْدًا
قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو كَثِيرٍ سَمِعَهُ يَزِيدُ بْنُ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ -

۲۳۹۴: بَابُ تَاوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَمِنْ

ثَمَرَاتٍ وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ
تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا

۵۵۷۹: أَخْبَرَنَا سُؤْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنَبِّأُكَ عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ ح وَأُنَبِّأُكَ حَمِيدُ بْنُ
مُسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ وَهَاتَيْنِ وَقَالَ سُؤْدُ
فِي هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةُ وَالْعَبْثَةُ -

شراب کی حرمت اور حلت:

واضح رہے کہ جس وقت آیت کریمہ: وَمِنْ ثَمَرَاتٍ نازل ہوئی تو اس وقت شراب کا استعمال حلال تھا اس کے بعد شراب حرام قرار
دے دی گئی۔ اس لیے یہ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور شراب حرام ہونے سے متعلق آیت کریمہ مدینہ منورہ میں نازل
ہوئی اور اس آیت کریمہ میں لفظ سکر سے مراد خمر یعنی شراب ہے جو کہ کھجور اور انگور دونوں سے تیار کی جاتی ہے اور جس آیت کریمہ
سے ہمیشہ کے لیے شراب حرام قرار دی گئی وہ یہ ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ جِيسًا كَزَهْرِ الرِّبَىٰ میں ہے: قَوْلُهُ
نَزَلَ بِنَزُولِ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ الْآيَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي أَوَّلِ كِتَابِ الْأَشْرِيَةِ وَ آيَةِ الْمَائِدَةِ: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ
وَالْمَيْسِرُ حَاشِيَةُ نَسَائِي ص: ۸۲۱ مطبوعہ نظامی کانیپور۔

۵۵۸۰: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُكَيْلٍ
قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي
۵۵۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور،

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے اور
فرمایا: انگور کو علیحدہ بھگوؤ اور کھجور کو علیحدہ بھگوؤ اور گدڑی کھجور کو علیحدہ
بھگوؤ۔

باب: آیت کریمہ:

وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالْأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ
سَكَرًا وَرِزْقًا حَسَنًا کی تفسیر

۵۵۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور اور انگور۔

اور انکسور۔

كَثِيرٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ

۵۵۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور اور انگور۔

۵۵۸۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ مُعِيزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا السَّكْرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۲: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سکر شراب ہے۔

۵۵۸۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكْرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۳: ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر (تابعی) نے بیان کیا کہ سکر خمر یعنی شراب ہے۔

۵۵۸۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَبِيبِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكْرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۴: حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: سکر حرام ہے اور اچھی روزی حلال ہے۔

۵۵۸۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكْرُ حَرَامٌ وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ حَلَالٌ۔

باب: جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو شراب کون کون سی اشیاء سے تیار کی جاتی تھی؟

۲۴۹۵: بَابُ ذِكْرِ أَنْوَاعِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهَا الْخَمْرُ حِينَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا

۵۵۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ آپ مدینہ منورہ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے کہا: اے لوگو! دیکھو جس روز شراب حرام ہوئی تو پانچ اشیاء سے شراب تیار کی جاتی تھی انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جو اور شراب وہ ہے یعنی خمر جو کہ عقل و ہانپ لے۔

۵۵۸۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الْعِنَبِ وَالْتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْزِ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔

۵۵۸۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر فرماتے تھے کہ حمد و صلوة کے بعد معلوم ہو کہ جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو وہ پانچ

۵۵۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ زَكَرِيَّا وَابْنِ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ عَلَىٰ مِثَرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الْعَنْبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْتَمْرِ وَالْعَسَلِ۔

چیزوں سے تیار کی جاتی تھی انگور، گیہوں اور جو سے اور کھجور و شہد سے۔

۵۵۸۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ وَالْعَنْبِ۔

۵۵۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شراب پانچ اشیاء سے بنتی ہے کھجور، گیہوں اور جو اور شہد اور انگور سے۔

باب: جو شراب غلّہ یا پھلوں سے تیار ہوا اگر چہ وہ کسی قسم کا ہوا اگر

۲۴۹۶: بَابُ تَحْرِيمِ الْأَشْرِبَةِ الْمُسْكِرَةِ مِنَ الْأَكْمَارِ وَالْحُبُوبِ كَانَتْ عَلَى اخْتِلَافٍ أَجْناسِهَا لِشَارِبِهَا

اس میں نشہ ہو تو وہ حرام ہے

۵۵۸۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَنَا يَنْبِذُونَ لَنَا شَرَابًا عَشِيًّا فَإِذَا أَصْبَحْنَا شَرَبْنَا قَالَ أَنَهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ وَأُشْهِدُ اللَّهَ عَلَيْكَ أَنَهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ وَأُشْهِدُ اللَّهَ عَلَيْكَ إِنَّ أَهْلَ خَيْبَرٍ يَنْبِذُونَ شَرَابًا مِنْ كَذَا وَكَذَا وَيُسْمُونَهُ كَذَا وَكَذَا وَهِيَ الْخَمْرُ وَإِنَّ أَهْلَ فَدَكٍ يَنْبِذُونَ شَرَابًا مِنْ كَذَا وَكَذَا يُسْمُونَهُ كَذَا وَكَذَا وَهِيَ الْخَمْرُ حَتَّىٰ عَدَّ أَشْرِبَةً أَرْبَعَةً أَحَدَهَا الْعَسَلُ۔

۵۵۸۸: حضرت ابن سیرین سے روایت ہے ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ہمارے لوگ ہمارے واسطے ایک شراب بھگوتے ہیں شام کو پھر صبح کو ہم لوگ اس کو پیتے ہیں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو منع کرتا ہوں نشہ لانے والی شے سے (یعنی ہر ایک نشہ آور شے سے روکتا ہوں) کم ہو یا زیادہ اور میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو تجھ پر کہ میں منع کرتا ہوں نشہ لانے سے کم ہو یا زیادہ اور میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو تجھ پر کہ خیر کے لوگ فلاں فلاں اشیاء سے شراب تیار کرتے ہیں اور وہ لوگ اس کا نام یہ اور یہ رکھتے ہیں حالانکہ وہ خمر (شراب) ہے اور فدک کے لوگ فلاں فلاں اشیاء کی شراب تیار کرتے ہیں اور اس کے نام یہ رکھتے ہیں حالانکہ وہ خمر ہے اسی طرح چار قسم کی شرابوں کو بیان کیا ان میں ایک شہد کی شراب تھی۔

نام بدلنے سے حرم ختم نہیں ہوتی:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نشہ آور شے کا نام تبدیل کرنے سے اس شے کی حرم ختم نہیں ہو جاتی جس شے میں نشہ ہو اس کا معمولی حصہ بھی پینا حرام ہے۔ لقولہ علیہ السلام ((کل مسکر حرام.....)) واضح رہے کہ دیگر احادیث میں فرمایا گیا کہ قیامت سے قبل لوگ شراب کا نام تبدیل کر دیں گے اور نام بدل کر اس کو پیئیں گے ایہ اگلیں پر سخت لعنت فرمائی گئی۔

۲۴۹۷: بَابُ اثْبَاتِ اِسْمِ الْخَمْرِ لِكُلِّ

مُسْكِرٍ مِنَ الْاَشْرَبَةِ

۵۵۸۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ.

۵۵۹۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ قَالَ الْحُسَيْنُ قَالَ أَحْمَدُ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

۵۵۹۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُوسٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ.

۵۵۹۲: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۵۵۹۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلِّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ.

باب: جس شراب میں نشہ ہو وہ خمر ہے اگرچہ وہ انگور سے

تیار نہ کی گئی ہو

۵۵۸۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے اور ہر ایک نشہ لانے والی شے خمر ہے۔

۵۵۹۰: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے (اس میں یہ اضافہ ہے کہ) حضرت حسین بن منصور نے نقل کیا کہ حضرت امام احمد بن حنبل بیسید نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۵۹۱: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔ لیکن زیر نظر حدیث شریف میں یہ نہیں ہے کہ ہر ایک نشہ آور شے حرام ہے۔

۵۵۹۲: ترجمہ سابق حدیث کے مطابق ہے۔

۵۵۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک نشہ آور شراب حرام ہے۔ بر نشہ لانے والی شراب خمر ہے۔

باب: ہر ایک نشہ لانے والی شراب حرام ہے

۵۵۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۲۴۹۸: بَابُ تَحْرِيمِ كُلِّ شَرَابٍ اُسْكِرَ

۵۵۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَلْمُنْثَرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي

سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عَمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۵: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۵۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی تو نبیؐ لاکھی اور روغنی باسن میں نبید تیار کرنے سے اور ارشاد فرمایا: جو شے نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۶: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبْنَدَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْقَتِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَتَمِ وَكُلِّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی مضمون کی روایت منقول ہے لیکن اس میں روغنی برتن کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۵۹۷: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ زُبَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَنْبَدُوا فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْقَتِ وَالنَّقِيرِ وَكُلِّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَفُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ فُتَيْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۵۵۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۹: أَخْبَرَنَا فُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَ أَنْبَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِيلَ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ حَرَامٌ اللَّفْظُ لِسُوَيْدٍ۔

۵۶۰۰: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیع کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ بیع شہد سے تیار کی ہوئی نبید کو کہتے ہیں۔

۵۶۰۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سِيلَ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ كُلُّ

شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَالْبَيْعُ مِنَ الْعَسَلِ۔

۵۶۰۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ

السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ
عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبَلَ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ
أَشْكَرَ حَرَمٌ وَالْبَيْعُ هُوَ نَبِيدُ الْعَسَلِ۔

۵۶۰۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ
سُوَيْدٍ بْنُ مَجْزُوفٍ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي
دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى ﷺ كُلُّ
مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۳: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
مجھ کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ملک یمن کی جانب بھیجا حضرت معاذ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ہم کو اس ملک میں بھیجتے ہیں کہ جہاں پر لوگ شراب
بہت زیادہ پیتے ہیں آپ نے فرمایا: تم بھی پیو لیکن وہ شراب نہ پیو جو کہ
نشہ کرے۔

۵۶۰۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَمُعَاذُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ مُعَاذُ
إِنَّكَ تَبْعُنَا إِلَى أَرْضٍ كَثِيرٌ شَرَابُ أَهْلِهَا فَمَا
أَشْرَبُ قَالَ أَشْرَبُ وَلَا تَشْرَبُ مُسْكِرًا۔

غیر نشہ آور مشروب:

مذکورہ حدیث شریف سے شراب کا جواز مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وہ مشروب ہے کہ جس میں نشہ نہ ہو اور اس طرح
کی نبیذ استعمال کرنا کہ جس میں نشہ نہ ہو چاہے وہ کھجور کا مشروب ہو یا انگور کا یا دونوں کا وہ پی لینا درست ہے جب تک اس میں نشہ
پیدا کرنے کی کیفیت نہ ہو حدیث سے یہی مراد ہے۔

۵۶۰۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے
ارشاد فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيشُ بْنُ سَلِيمٍ قَالَ
حَدَّثَنَا طَلْحَةُ الْأَيْمِيُّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي
مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ
حَرَامٌ۔

۵۶۰۵: حضرت اسود بن شیبان سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

۵۶۰۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ أَبَانَا

الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا نَرَكُوبُ اسْفَارًا فَتَبَرُّوْا لَنَا الْأَشْرَبَةَ فِي الْأَسْوَاقِ لَا نَذَرِي مَا أَوْ عَيْتُهَا فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَدْ هَبَ يُعِيدُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ قَدْ هَبَ يُعِيدُ فَقَالَ هُوَ مَا أَقُولُ لَكَ-

۵۶۰۶: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هُرُوثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ-

۵۶۰۷: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ الْجَزَرِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَا تَشْرَبُوا مِنَ الطَّلَاءِ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلَاثُهُ وَيَبْقَى ثُلَاثُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ-

☆ خلاصۃ الباب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے ہیں اور حدیث بالا میں مذکور لفظ طلاء کی تشریح یہ ہے کہ طلاء اس شراب کو کہا جاتا ہے کہ جس کو آگ پر رکھ دیا جائے پھر اس کو جوش دیا جائے یہاں تک کہ اس میں گاڑھا پن اور غلظت پیدا ہو جائے۔

۵۶۰۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الصَّعْقِيِّ بْنِ حَزْنٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَيَّ عِدِّيُّ بْنُ أَرْطَاةَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ-

۵۶۰۹: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيشُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مَصْرَفٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ-

۲۳۹۹: بِابِ تَفْسِيرِ الْبِتْعِ وَالْمِزْرِ

۵۶۱۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَجْلَحِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عطاء سے عرض کیا ہم لوگ سفر پر روانہ ہوتے ہیں اور ہم لوگ بازاروں میں شراب فروخت ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن ہم لوگوں کو اس کا علم نہیں کہ وہ شراب کن برتنوں میں تیار ہوتی تھی؟ حضرت عطاء نے فرمایا: جو شراب نشہ لانے وہ حرام ہے پھر وہ آدمی کچھ فاسلہ پر گیا حضرت عطاء نے فرمایا میں جس طرح کہتا ہوں وہ اسی طرح ہے اور نشہ پیدا کرنے والی ہر شے حرام ہے۔

۵۶۰۶: حضرت ابن سیرین نے فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی شراب حرام ہے۔

۵۶۰۷: حضرت عبدالملک بن طفیل نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہم کو تحریر فرمایا: تم لوگ طلاء کو نہ پیو جس وقت تک اس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

☆ خلاصۃ الباب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے ہیں اور حدیث بالا میں مذکور لفظ طلاء کی تشریح یہ ہے کہ طلاء اس شراب کو کہا جاتا ہے کہ جس کو آگ پر رکھ دیا جائے پھر اس کو جوش دیا جائے یہاں تک کہ اس میں گاڑھا پن اور غلظت پیدا ہو جائے۔

۵۶۰۸: حضرت صعق بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے حضرت عدی بن ارجط کو تحریر کیا کہ ہر ایک نشہ کرنے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۹: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ کرنے (لانے) والی شراب حرام ہے۔

باب: بیع اور مزر کو کسی شراب کو کہا جاتا ہے؟

۵۶۱۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں پر شراب ہوتی ہیں تو میں کون سی شراب پیوں اور کون سی

شراب نہ پیوں؟ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا: وہاں پر کون سی شراب ہوتی ہے؟ میں نے کہا: تیج اور مزر۔ آپ نے فرمایا: تیج اور مزر کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا: تیج تو شہد سے بنی ہوئی شراب ہے اور مزر جو کی شراب ہے۔ آپ نے فرمایا: جو چیز نشہ پیدا کرے اس کو نہ پیو اس لیے کہ میں ہر ایک نشہ والی شراب کو حرام قرار دے چکا ہوں۔

۵۶۱۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ملک یمن کی جانب بھیجا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں پر شراب ہوتی ہیں جس کو تیج اور مزر کہا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: تیج کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ایک شراب شہد سے تیار ہوتی ہے اور مزر نامی شراب جو سے تیار کی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا: جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۶۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر آیت خمر کو نقل فرمایا ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مزر کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: مزر کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ ایک دانہ ہے جو کہ ملک یمن میں تیار کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اس میں نشہ ہوتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۶۱۳: ابوالجوزیریہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا باذن کے متعلق فتویٰ صادر فرمائیں انہوں نے کہا باذن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نہیں تھا جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِهَا أَشْرَبَةٌ فَمَا أَشْرَبُ وَمَا أَدْعُ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ الْبَيْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبَيْعُ وَالْمِزْرُ قُلْتُ أَمَّا الْبَيْعُ فَنَبِيذُ الْعَسَلِ وَأَمَّا الْمِزْرُ فَنَبِيذُ الذَّرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَإِنِّي حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ۔

۵۶۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ابْنِ فَضَالٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِهَا أَشْرَبَةٌ يُقَالُ لَهَا الْبَيْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبَيْعُ وَالْمِزْرُ قُلْتُ شَرَابٌ يَكُونُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ يَكُونُ مِنَ الشَّعِيرِ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۱۲: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَافِعٍ عَنِ ابْنِ طَارِيسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ آيَةَ الْخَمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الْمِزْرَ قَالَ وَمَا الْمِزْرُ قَالَ حَبَّةٌ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ فَقَالَ تَسْكِرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي الْجَوَابِرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسَيْلَ فَقِيلَ لَهُ أَفِصَافِي الْبَازِقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَازِقَ وَمَا أَسْكِرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

باذن کیا ہے؟

واضح رہے کہ حدیث میں مذکور لفظ باذن ایک فارسی لفظ ہے یہ ایک ایسی شراب ہوتی ہے کہ جس کو کچھ پکایا جائے اور باذن شراب سے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے ورنہ نہیں۔ شروحات حدیث میں اسکی تفصیلی بحث ہے۔

پیدا ہو حرام ہے اور پہلے گھونٹ تمام حلال ہیں جن سے نشہ نہیں ہوا تھا اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ بالکل نشہ آخری گھونٹ سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کے پہلے گھونٹ جو پئے ان سے بھی نشہ ہوتا ہے۔

تَقَدَّمَهَا الَّذِي يُشْرَبُ فِي الْفَرْقِ قَبْلَهَا وَلَا خِلَافَ
بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ الشَّكْرَ بِكُلِّيَّتِهِ لَا يُحْدِثُ عَلَى
الشَّرْبَةِ الْآخِرَةِ دُونَ الْأُولَى وَالثَّانِيَةِ بَعْدَهَا وَبِاللَّهِ
التَّوْفِيقُ۔

باب: جو کی شراب کی ممانعت سے متعلق

۵۶۱۸: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوئے کے چھلے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور سرخ رنگ کے زین پوش پر چڑھنے سے اور جو کی شراب پینے سے۔

۲۵۰۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الْجَعَةِ وَهُوَ

شَرَابٌ يَتَّخِذُ مِنَ الشَّعِيرِ

۵۶۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ
قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ
رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ
عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَيْسِي
وَالْمِشْرَةِ وَالْجَعَةِ۔

۵۶۱۹: حضرت صَعْصَعَةُ رَضِيَ اللہ عنہ نے بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ اے امیر المؤمنین! ہم کو ان اشیاء سے منع کرو جن اشیاء سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو منع فرمایا اس پر انہوں نے کہا ہم کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے توبے اور لاکھ کے برتن سے اور جو کی شراب کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

۵۶۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ عَنْ
إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ابْنُ سَمِيعَ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ
عَمْرِ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ
اللَّهُ وَجْهَهُ أَنَّهُنَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذُّبَابِ وَالْحَنْتَمِ۔

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کن برتنوں میں نبیذ تیار کی جاتی تھی؟

۵۶۲۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ جگایا جاتا تھا پتھر کے کوندے میں۔

۲۵۰۲: بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ

۵۶۲۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي
الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

باب: ان برتنوں سے متعلق کہ جن میں نبیذ تیار کرنا
منوع ہے۔ مٹی کے برتن (اس میں تیزی جلدی آتی

۲۵۰۳: بَابُ ذِكْرِ الْأَوْعِيَةِ الَّتِي نَهَى عَنِ
الْإِنْتِبَازِ فِيهَا دُونَ مَا سَرَاهَا مِمَّا لَا تَشْتَدُّ

ہے) میں نبیز تیار کرنے کے ممنوع ہونے سے متعلق

حدیث کا بیان

۵۶۲۱: حضرت طاؤسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا کیا رسول کریم ﷺ نے مٹی کے برتن سے نبیز تیار کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس پر حضرت طاؤس نے بیان کیا خدا کی قسم! میں نے یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا ہے۔

۵۶۲۲: حضرت طاؤسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا کیا رسول کریم ﷺ نے مٹی کے برتن سے نبیز تیار کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس پر حضرت طاؤس نے بیان کیا خدا کی قسم! میں نے یہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا ہے اور تو بے کی نبیز سے بھی منع فرمایا۔

۵۶۲۳: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جر کی نبیز (یعنی مٹی کے گھڑے میں) بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۵۶۲۴: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا حنتم سے میں نے عرض کیا:

اُشربتها کاشتداده فیہا

النہی عن نبیز الجر مفرداً

۵۶۲۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ أَتَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَبِيزِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ طَاوُسٌ وَاللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔

۵۶۲۲: أَخْبَرَنَا هُرُوثُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ وَابِرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَا سَمِعْنَا طَاوُسًا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَتَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيزِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ زَادَ ابِرَاهِيمُ فِي حَدِيثِهِ وَالدُّبَاءِ۔

۵۶۲۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَبِيزِ الْجَرِّ۔

۵۶۲۴: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيزَ الْجَرِّ۔

ایک خاص شراب کی ممانعت:

مطلب یہ ہے کہ اس میں نبیز بنانے سے منع فرمایا اور جر سے مراد مٹی کا وہ برتن ہے کہ جس پر لاکھ چڑھی ہو۔

۵۶۲۵: حضرت عبدالعزیز بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے کسی نے دریافت کیا جر کی نبیز کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: آپ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

۵۶۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ يَعْجِي ابْنَ أَبِي سَيْدٍ الطَّاحِيَّ بِصُرَّحَى يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ نَبِيزِ الْجَرِّ قَالَ نَهَانَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۶۲۶: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنُ سُوَيْدٍ ابْنُ مَجْزُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْخَمْرِ فَقَالَ حَرَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ سَمِعْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا عَجِبْتُ مِنْهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْخَمْرِ فَقَالَ حَرَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ قُلْتُ مَا الْخَمْرُ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ مَذْرُورٍ.

۵۶۲۷: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ زَرَّارَةَ أَنَّنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فُسِّلَ عَنْ نَبِيذِ الْخَمْرِ فَقَالَ حَرَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَقَّ عَلَى لَمَّا سَمِعْتُهُ فَاتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَجَعَلْتُ أُعْظِمُهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سُئِلَ عَنْ نَبِيذِ الْخَمْرِ فَقَالَ صَدَقَ حَرَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَمَا الْخَمْرُ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ صُنِعَ مِنْ مَذْرُورٍ.

۲۵۰۴: الْخَمْرُ الْأَخْضَرُ

۵۶۲۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنَّنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْخَمْرِ الْأَخْضَرِ قُلْتُ فَلَا يَبِضُّ قَالَ لَا أَدْرِي.

۵۶۲۹: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَنَّنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ

۵۶۲۶: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا جر کی نبیذ کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ بات سن کر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: میں نے آج ایک ایسی بات سنی ہے کہ جس کو سن کر تعجب ہوا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: وہ کیا بات ہے؟ میں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جر کی نبیذ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے حرام قرار دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سچ کہا۔ میں نے کہا: جر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو برتن مٹی کا ہو۔

۵۶۲۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا جس وقت میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا تو مجھ پر گراں ہوا پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک بات دریافت کی گئی مجھ کو وہ بات بہت بڑی (عجیب) لگی آخر تک۔

باب: ہرے رنگ کے لاکھی برتن

۵۶۲۸: حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہرے رنگ کے لاکھی کے برتن کے نبیذ سے۔ میں نے عرض کیا: اور سفید برتن سے۔ انہوں نے فرمایا: میں واقف نہیں ہوں۔

۵۶۲۹: حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہرے رنگ اور سفید رنگ کی جر سے (اس لفظ کے معنی گذر چکے ہیں)۔

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَبِيدِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ
وَالْأَبْيَضِ۔

۵۶۳۰: حضرت ابو رجاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن سے دریافت کیا جو کی نبید حرام ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! حرام ہے۔ مجھ سے اس شخص (ﷺ) نے بیان کیا جو کہ جھوٹ نہیں بولتا کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی لاکھی کے برتن اور تونے اور روغنی برتن سے اور چوبی برتن سے۔

۵۶۳۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ نَبِيدِ الْجَرِّ أَحْرَامٌ هُوَ قَالَ حَرَامٌ قَدْ حَدَّثَنَا مَنْ لَمْ يَكْذِبْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ نَبِيدِ الْحَنْتَمِ وَالذَّبَاءِ وَالْمُرْقَتِ وَالنَّقِيرِ۔

باب: کدو کے تونے کی نبید کی ممانعت

۵۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی تونے کی نبید سے۔

۴۵۰۵: بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيدِ الذَّبَاءِ
۵۶۳۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الذَّبَاءِ۔

۵۶۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے تونے کی نبید سے منع فرمایا۔

۵۶۳۲: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جِسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّبَاءِ۔

باب: تونے اور روغنی برتن کی نبید

کی ممانعت

۴۵۰۶: بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيدِ الذَّبَاءِ

وَالْمُرْقَتِ

۵۶۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے کدو کے تونے اور روغنی برتن میں نبید ڈالنے سے منع فرمایا۔

۵۶۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحَمَّادٍ وَسَلِيمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذَّبَاءِ وَالْمُرْقَتِ۔

۵۶۳۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مذکور مضمون کے مطابق روایت مذکور ہے۔

۵۶۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلِيمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْخُرَيْثِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الذَّبَاءِ وَالْمُرَقَاتِ۔

۵۶۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ

ابْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرٍ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّبَاءِ وَالْمُرَقَاتِ۔

۵۶۳۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ

شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الذَّبَاءِ وَالْمُرَقَاتِ أَنْ يُبَدَّ فِيهِمَا۔

۵۶۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ

أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّبَاءِ وَالْمُرَقَاتِ أَنْ يُبَدَّ

فِيهِمَا۔

۵۶۳۸: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُرَقَاتِ وَالْقُرْعِ۔

۲۵۰۷: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذِ الذَّبَاءِ

وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ

۵۶۳۹: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ

قُرَّةٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ كُرْدَيْ بِصَرِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ خَالِقِ الشَّيْبَانِيِّ

قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الذَّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ۔

نقیر کیا ہے؟

۵۶۳۵: حضرت عبدالرحمن بن یحییٰ بن عمر سے بھی اسی مضمون کی روایت مذکور ہے۔

۵۶۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سابقہ مضمون کے مطابق روایت منقول ہے۔

۵۶۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ مضمون کے مطابق روایت منقول ہے۔

۵۶۳۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی روغنی برتن اور کدو کے باسن میں (نبیذ بنانے سے)۔

باب: کدو کے تونے اور لاکھی اور چوبی برتن میں نبیذ پینے

کی ممانعت

۵۶۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کدو کے تونے اور لاکھی کے برتن اور چوبی برتن یعنی نقیر سے۔

نقیر کھجور کی لکڑی سے تیار کیا جاتا ہے دو درجہ بلایت میں لوگ ان برتنوں میں شراب بنا کر پیا کرتے تھے جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو کچھ دن تک ان برتنوں میں نبیذ بھی پینے کی ممانعت فرمادی گئی ایسا نہ ہو کہ ان برتنوں میں نبیذ پینے سے شراب کی

یاد تازہ ہو جائے اور ابتداء اسلام میں بھی لوگ مذکورہ برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے بہر حال شراب پی لینے کے اندیشہ سے بچانے کے لیے مذکورہ ممانعت فرمائی گئی۔ جیسا کہ صاحب مرقاۃ شارح مشکوٰۃ کا قول علامہ نووی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں: قوله نهى قال النووى كان الانتبا فى الدباء والحنتم والمزفت والنقىر منهيًا عنه فى بدء الاسلام خوفا من ان يصير مسكرا فيها فى بدء الاسلام خوفا من ان يصير مسكرا فيها (حاشیہ نسائی ص: ۸۲۵ مطبوعہ نظامی کان پور۔)

۵۶۲۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْمُثَوَّكِلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ فِي الْحَنْتَمِ وَالْذُبَابِ وَالنَّقِيرِ۔

۵۶۲۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی لاکھی اور (کدو کے) تو بنے اور چوبی باسن میں (نبیذ) پینے کی۔

باب: تو بنے لاکھی اور روغنی برتن کی نبیذ کی ممانعت

۲۵۰۸: بَابُ النَّهْيِ بَيِّذِ الذُّبَابِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَقَّتِ

۵۶۲۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذُّبَابِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَقَّتِ۔

۵۶۲۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجِرَارِ وَالذُّبَابِ وَالظُّرُوفِ الْمُزَقَّةِ۔

۵۶۲۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَوْنِ بْنِ صَالِحٍ الْبَارِقِيِّ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ نَصْرٍ وَحُمَيْلَةَ بِنْتِ عَبَادٍ أَنَّهُمَا سَمِعَتَا عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ شَرَابِ صُنَعٍ فِي دُبَاءٍ أَوْ حَنْتَمٍ أَوْ مُزَقَّتٍ لَا يَكُونُ زَيْتًا أَوْ خَلًّا۔

۵۶۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کدو کے تو بنے اور لاکھی برتن اور روغنی برتن سے (یعنی ان برتنوں میں نبیذ تک پینے سے منع فرمایا)۔

۵۶۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مشکوں سے اور کدو کے تو بنے سے اور ان برتنوں سے منع فرمایا: جن پر رال بھری ہوئی ہو۔

۵۶۲۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ منع فرماتے تھے اس شراب سے جو تیار کی جائے (کدو کے) تو بنے یا لاکھی یا روغنی برتن میں (نبیذ پینے سے) علاوہ زیتون کے تیل یا سرکہ کے۔

باب: کدو کے تو بنے اور چوبی برتن اور روغنی برتن اور لاکھی

۲۵۰۹: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ بَيِّذِ الذُّبَابِ

وَالنَّقِيرُ وَالْقَمِيرُ وَالْحَنْتَمُ

۵۶۴۳: أَخْبَرَنَا قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقَبِ.

۵۶۴۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْقُضَلِ قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُسَيْرِيُّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيدِ فَقَالَتْ قَدِمَ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلُوهُ فِيمَا يَنْبِذُونَ فَهَمَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَنْبِذُوا فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقِيرِ وَالْحَنْتَمِ.

۵۶۴۶: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ بِذَاتِهِ.

۵۶۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُعَاذَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَبِيدِ النَّقِيرِ وَالْمُقِيرِ وَالِدُّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ إِسْحَاقُ وَذَكَرْتُ هُنَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ حَدِيثِ مُعَاذَةَ وَاسْمُ الْجَرَارِ قُلْتُ لَهُنَيْدَةُ أَنْتَ سَمِعْتَهَا سَمِيتُ الْجَرَارَ قَالَتْ نَعَمْ.

۵۶۴۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ أَنَسِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ طَوْدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقَيْسِيِّ بَصْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هُنَيْدَةَ بِنْتِ شَرِيكٍ بِنِ ابْنِ قَالَتْ لَقِيتُ عَائِشَةَ بِالْخُرَيْبَةِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْعُكْرِ فَهَتْنِي عَنْهُ

کے برتن کی نبید کے ممنوع ہونے سے متعلق

۵۶۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تو بنے اور لاکھی کے اور چوبی اور روغنی برتن سے۔

۵۶۴۵: حضرت ثمامہ بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا (کہ قبیلہ) عبد القیس کے لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور تو نے آپ سے دریافت کیا پوچھا؟ کہا: (پوچھا) کہ ہم لوگ کون سے برتن میں نبید تیار کریں؟ آپ نے منع فرمایا (کدو کے) تو بنے چوبی اور روغنی لاکھی کے برتن میں نبید بنانے سے۔

۵۶۴۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کدو کے تو بنے (میں نبید بنانے) سے منع فرمایا گیا ہے۔

۵۶۴۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چوبی اور روغنی اور تو بنے اور لاکھی کے برتن کی نبید سے یہ روایت حضرت ابن علیہ کی ہے حضرت اسحق راوی نے حضرت ہبیدہ سے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور دوسرے گھڑوں کا بھی تذکرہ کیا میں نے ہبیدہ سے کہا: تو نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ انہوں نے مٹی کے گھڑوں کا نام لیا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔

۵۶۴۸: حضرت ہبیدہ بنت شریک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات کی خریہ میں اور میں نے ان سے دریافت کیا شراب کی تلچھٹ سے متعلق تو انہوں نے منع کیا اور فرمایا: تم نبید کو شام کے وقت بھگود اور تم اس کو

وَقَالَتْ اُنْبِئِي عَشِيَّةً وَاشْرَبِيهِ غُدُوَةً وَ اَوْسَى عَلَيْهِ وَنَهَيْتِي عَنِ الدُّبَاءِ وَ النَّفِيرِ وَ الْمَرْقَتِ وَ الْحَنْتَمِ۔
صبح کے وقت پی لو اور اس کو تم ذات لگا دو (یعنی اگر وہ مشک وغیرہ میں ہو) اور مجھ کو منع فرمایا (کدو کے) تو بنے چوبیس روغنی اور لاکھی برتن سے۔

ممنوع برتن:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جن برتنوں کا تذکرہ فرمایا گیا ہے یہ برتن شراب کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ لیکن بعد میں جب لوگوں کے دلوں میں شراب کی حرمت قائم ہو گئی تو مذکورہ برتن اور آگے آنے والے برتنوں کے استعمال کی ممانعت ختم فرمادی گئی جیسا کہ حاشیہ نسائی میں ہے: قِيلَ هَذِهِ الظُّرُوفُ كَانَتْ مَخْصُصَةً بِالْخَمْرِ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حَرَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتِعْمَالَ هَذِهِ الظُّرُوفِ أَمَّا لَانِ فِي اسْتِعْمَالِهَا تَشْبِيهَا بِشَرْبِ الْخَمْرِ وَ أَمَّا لَانِ هَذِهِ الظُّرُوفُ كَانَتْ فِيهَا اثَرُ الْخَمْرِ فَلَمَّا مَضَتْ مَدَّةُ ابَاحِ النَّبِيِّ اسْتِعْمَالَ هَذِهِ الظُّرُوفِ ص: ۸۳۲ حاشیہ نسائی بحوالہ مرقاة شرح مشکوٰۃ۔

باب: روغنی برتنوں کا بیان

۲۵۱۰: الْمَرْقَتَةُ

۵۶۳۹: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُخْتَارَ بْنَ قُلَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوفِ الْمَرْقَتَةِ۔
۵۶۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتنوں سے منع فرمایا۔

باب: مذکورہ برتنوں کے استعمال کی ممانعت

۲۵۱۱: بَابُ ذِكْرِ الدَّلَالَةِ عَلَى النَّهْيِ

ضروری تھی

لِلْمَوْصُوفِ مِنَ الْأَوْعِيَةِ الَّتِي تَقْدَمُ ذِكْرُهَا

نہ کہ بطور ادب کے

كَانَ حَتْمًا لَا زَمًّا لَا عَلَى تَأْدِيبٍ

۵۶۵۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ ابْنَ عَبَّاسٍ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَ الْحَنْتَمِ وَ الْمَرْقَتِ وَ النَّفِيرِ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ وَمَا اتَّكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔
۵۶۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر شہادت دی کہ آپ نے ممانعت فرمائی (کدو کے) تو بنے لاکھی روغنی اور چوبی برتن سے پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: ”تم کو جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اُس سے باز رہو (رُک جاؤ)۔“

۵۶۵۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهَا يُقَالُ لَهُ أَنَسٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَاتَّبَعْتُ أَشْهَدُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النِّقْيَرِ وَالْمُقْفَرِ وَالذَّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ.

۵۶۵۱: حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ اس نے اپنے چچا کے لڑکے سے سنا جن کا نام حضرت انس رضی اللہ عنہ تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا جو حکم کرے تم کو رسول خدا ﷺ اس کو مان لو اور جس سے منع کرے اس سے بچو۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے فرمایا: اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا کہ کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو جس وقت اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے کاموں میں اختیار نہیں رہتا بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے موافق عمل کرنا لازم ہو جاتا ہے میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ اس پر انہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے چوبیس اور روغنی اور (کدو کے) (تو بنے اور لاکھی کے برتن سے۔

خلاصۃ الباب مذکورہ حدیث مبارکہ کے باب کی ابتداء کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ ان احادیث میں شراب کے مستعمل برتنوں کا جو تذکرہ کیا گیا ہے ان کا استعمال اور ان میں نمید بنانے کی ممانعت کا جو حکم ہے دراصل بطور ادب کے نہیں تھا بلکہ ان برتنوں کا استعمال کرنا بھی حرام ہو گیا تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ہر فرمان تمام اہل اسلام کے لئے انتہائی فائدہ کا حامل ہوتا ہے اور شراب تو چونکہ ایک غلیظ چیز بن جاتی ہے جس کے پینے سے اچھا خاصا بندہ ایسی لایعنی باتیں کرتا ہے جو کہ صاحب ایمان سے صرف بعید نہیں بلکہ بعید تر ہیں۔

۲۵۱۲: تَفْسِيرُ الْأَوْعِيَةِ

۵۶۵۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةٍ قَالَ سَمِعْتُ زَادَانَ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ حَدَّثَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَفَيْشِرَةِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهُوَ الَّذِي تُسَمُّونَهُ أَنْتُمْ الْحَجْرَةَ وَنَهَى عَنِ الذَّبَّاءِ وَهُوَ الَّذِي تُسَمُّونَهُ أَنْتُمْ الْقُرْعَ وَنَهَى عَنِ النِّقْيَرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ يَنْقُرُونَهَا وَنَهَى عَنِ الْمُزْقَلِ وَهُوَ الْمُقْفَرُ.

باب: ان برتنوں کا بیان

۵۶۵۲: حضرت زاذان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ مجھ سے تم کچھ نقل کرو جو تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو برتنوں کے متعلق ان کی تفسیر کے ساتھ۔ اس پر انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا جس کو تم جر کہتے ہو (اس لفظ کی تشریح گذر چکی) جس کو تم قرع کہتے ہو اور آپ نے منع فرمایا نقیر سے۔

خلاصۃ الباب ☆ جرہ اس سے مراد شراب کے لیے استعمال ہونے والے مٹی اور لاکھی کے برتن ہیں اور قرع سے مراد کدو کے توبے ہیں کہ جن میں ابتداء اسلام میں لوگ شراب استعمال کرتے تھے اور تھیر سے مراد کھجور کی جڑ کو کھود کر جو برتن بناتے ہیں وہ مراد ہے اور عزفت سے مراد رال اور روغن چڑھے ہوئے برتن ہیں۔

۲۵۱۳ باب: الْإِذْنَ فِي الْإِتْبَادِ الَّذِي خَصَّهَا
بَعْضُ الرِّوَايَاتِ الَّتِي أَتَيْنَا عَلَى ذِكْرِهَا

باب: کن برتنوں میں نبیذ بنانا درست ہے اس سے متعلق
احادیث اور مشکوں میں نبیذ بنانے سے متعلق احادیث

مبارکہ کا بیان

الْإِذْنُ فِيمَا كَانَ فِي الْأَسْقِيَةِ مِنْهَا

۵۲۵۳: أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابُ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ هِشَامِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفَدَّ عَبْدُ الْقَيْسِ جِئْنَ قَدِمُوا عَلَيْهِ عَنِ الذَّبَابِ وَعَنِ النَّقِيرِ وَعَنِ الْمَرْقَتِ وَالْمَزَادَةِ وَالْمَحْبُوبَةِ وَقَالَ اتَّبِدْ فِي سِقَائِكَ أَوْكِهَ وَأَشْرَبْهُ حُلُوا قَالَ بَعْضُهُمْ أُنْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي مِثْلِ هَذَا قَالَ إِذَا تَجَعَلَهَا مِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يَصِفُ ذَلِكَ۔

۵۲۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قبیلہ عبد القیس کے لوگوں کو منع فرمایا جس وقت وہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے (کدو کے) توبے تھیر اور روغنی برتن (وغیرہ) لے کر اور کہا کہ اپنے مشکیزہ میں نبیذ تیار کرو پھر اس پر تم ذات لگا لو اور اس کو میٹھی میٹھی پی لو (یعنی خوب ذات لے کر اس کو پی لو) بعض نے کہا: یا رسول اللہ! مجھ کو اس کی اجازت عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ اس کو ایسا کر لو پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا بیان کرنے کے لیے اُس کی تیزی اور شدت کو۔

۵۲۵۴: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً قَالَ وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْمَرْقَتِ وَالذَّبَابِ وَالنَّقِيرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدْ سِقَاءً يُنْبَذُ لَهُ فِيهِ نَبَذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۵۲۵۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی روغنی برتن اور (کدو کے) توبے اور چوبی برتن کے استعمال اور آپ کے پاس جس وقت مشکیزہ نہ ہوتا نبیذ بنانے کے لیے تو پتھر کے برتن میں نبیذ تیار کیا جاتا۔

۵۲۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک میں نبیذ تیار کی جاتی پھر اگر مشک نہ ہوتی تو پتھر کے برتن میں (تیار کرتے) اور ممانعت فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے توبے اور روغنی برتن سے۔

۵۲۵۵: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ يَعْنِي الْأَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سَلِيمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ سِقَاءٌ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ بِرَأْسِهِ قَالَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذَّبَابِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقَتِ۔

۵۶۵۶: أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الذَّبَابِ وَالنَّعِيرِ وَالْجَبَرِ وَالْمُرْقَبِ۔

۵۶۵۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی (کدو کے) تو بے اور چوہی اور لاکھی اور روغنی برتن سے۔

ممنوع برتن:

یہ تمام برتن شراب پینے کے لیے استعمال ہوتے تھے کیونکہ ان کے استعمال سے شراب کے زمانہ کی یاد تازہ ہوتی تھی اس وجہ سے بعد میں ان کے استعمال کو ناجائز قرار دے دیا گیا۔

۲۵۱۴: بَابُ الْإِذْنِ فِي الْجَرِّ خَاصَّةً

باب: مٹی کے برتن کی اجازت

۵۶۵۷: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْجَرِّ غَيْرَ مَوْقِفٍ۔

۵۶۵۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی مٹی کے برتن میں نمید تیار کرنے کی کہ جس پر لاکھ نہ لگی ہو۔

۲۵۱۵: بَابُ الْإِذْنِ فِي شَيْءٍ مِنْهَا

باب: ہر ایک برتن کی اجازت

۵۶۵۸: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْنٍ أَنَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَاغِيِّ فَتَزَوَّدُوا وَادَّخَرُوا وَمَنْ أَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ فَإِنَّهَا تَذَكُّرُ الْأَجْرَةَ وَالْشَّرْبُ وَالْأَقْبُوَا كُلَّ مُسْكِرٍ۔

۵۶۵۸: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت رکھ چھوڑنے سے منع فرمایا تھا اب تم لوگ کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے وہ کرے کیونکہ قبروں کی زیارت آخرت کی یاد دلاتی ہے اور تم لوگ ہر ایک (قسم کی) شراب پیو لیکن جوشہ پیدا کرے اس سے بچو۔

☆ خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ تم لوگ چاہے جس برتن میں پیو لیکن نشہ پیدا کرنے والی شے سے بچو لقولہ علیہ السلام ((اکل مسکر حرام)) واضح رہے کہ یہ حدیث بعد میں ارشاد فرمائی گئی جس وقت کہ لوگوں کے دلوں میں شراب کی حرمت خوب جم گئی تھی اور مندرجہ بالا احادیث شریفہ میں مذکور برتن کے استعمال سے شراب دوبارہ پی لینے کا اندیشہ ختم ہو گیا تھا اور شراب سے مراد مشروب یعنی پینے کی چیز ہے۔

۵۶۵۹: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَدَمَ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ ۵۶۵۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

فَضَّلَ عَنْ أَبِي سَيَّانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دَفَّارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُزُّوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَأَمْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيدِ إِلَّا فِي سَقَاءٍ فَأَشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا۔

۵۶۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى ابْنُ مَعْدَانَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُزُّوْهَا وَلِتَزِدَّكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا مِنْهَا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرَبَةِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَأَشْرَبُوا فِي آتِي وَعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا۔

خلاصۃ الباب

☆ اس زمانہ میں کیونکہ غریب فقراء زیادہ تھے اور عام طور پر لوگوں میں غربت تھی اس وجہ سے قربانی کا گوشت تقسیم کر دینا بہتر قرار دیا گیا اور اب قربانی کے گوشت سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے لیے رکھے ایک حصہ رشتہ داروں اور دوستوں میں تقسیم کرے اور ایک حصہ غریب فقراء میں تقسیم کرے اور جو شخص کثیر العیال ہو تو وہ خود بھی تمام گوشت رکھ سکتا ہے اور اگر مناسب سمجھے تو سارا تقسیم بھی کر سکتا ہے۔

۵۶۲۱: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنُ حَمَّادٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَانْتَبِذُوا فِيْمَا بَدَلَكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَكُلُّ مُسْكِرٍ۔

۵۶۲۲: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ مَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ

وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب تم لوگ قبور کی زیارت کرو اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے کے لیے لیکن اب جس وقت تک تمہارا دل چاہے تم اس کو رکھ لو اور میں نے تم لوگوں کو نبذ بنانے کی ممانعت کی تھی لیکن مشک میں۔ اب تمام برتنوں میں نبذ بناؤ لیکن اس شراب سے بچو (یعنی بالکل دور رہو) جو نشہ پیدا کرے۔

۵۶۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو تین اشیاء سے منع کیا تھا ایک تو زیارت قبور سے لیکن تم لوگ اب زیارت کرو اور تم کو زیارت سے خیر حاصل ہوگی اور میں نے منع کیا تھا تم لوگوں کو تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے اب جس وقت تک دل چاہے اس میں سے کھاؤ اور منع کیا تھا میں نے برتنوں میں شراب پینے سے اب جس برتن میں چاہو پيو لیکن جو نشہ پیدا کرے اس کو نہ پيو۔

۵۶۲۱: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو برتنوں سے منع کیا تھا لیکن اب تم لوگ جس برتن میں چاہو نبذ تیار کرو اور ہر ایک نشہ آور شے سے بچو۔

۵۶۲۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ اس دوران ایک قوم (جماعت کے) شور و شغب کی آواز

سنی۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ ایک طرح کی شراب پیا کرتے ہیں اس کو پی رہے ہیں۔ آپ نے کسی کو ان کی جانب روانہ کیا اور بلایا پھر فرمایا: تم لوگ کن برتنوں میں نمید تیار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم تقیر اور دبا میں تیار کرتے ہیں اور ہمارے پاس اس کے علاوہ دوسرے برتن نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہ پیو لیکن اس برتن سے کہ جس میں ڈاٹ لگی ہوئی ہو پھر آپ کچھ روز تک ٹھہرے رہے جس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اس طرف پھر آئے آپ نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ ایک وباء (شدید بیماری) سے پیلے ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: مجھ کو کیا ہو گیا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ تباہ ہو گئے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کی زمین وبائی ہے اور آپ نے ہم لوگوں پر ایک شراب کو حرام قرار دے دیا ہے مگر جس شراب پر ہم لوگ ڈاٹ لگا دیں۔ آپ نے فرمایا: پیو ہر ایک شراب کو لیکن اس شراب سے بچو جو نشہ پیدا کرے۔

قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُبَيْدٍ الْكِنْدِيُّ الْخَرَّاسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَسِيرُ إِذْ حَلَّ بِقَوْمٍ فَسَمِعَ لَهُمْ لَفْظًا فَقَالَ مَا هَذَا الصَّوْتُ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَهُوَ شَرَابٌ يَشْرَبُونَهُ فَبَعَثَ إِلَى الْقَوْمِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ فِي شَيْءٍ تَنْتَبِذُونَ قَالُوا نَتَّبِعُ فِي النَّفِيرِ وَالذَّبَائِ وَلَيْسَ لَنَا ظُرُوفٌ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوا إِلَّا فِيمَا أَوْكَنْتُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَيْتَ بِذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَلْبَثَ ثُمَّ رَجَعَ عَلَيْهِمْ فَإِذَا هُمْ قَدْ أَصَابَهُمْ وَبَاءٌ وَصَفْرَةٌ قَالَ مَا لِي أَرَاكُمْ قَدْ هَلَكْتُمْ قَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَرَضْنَا وَبَيْنَةً وَحَرَمْتَ عَلَيْنَا إِلَّا مَا أَوْكَنْتَ عَلَيْهِ قَالَ أَشْرَبُوا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

ڈاٹ لگے برتن سے مراد:

مذکورہ حدیث میں ڈاٹ لگے ہوئے برتن سے مراد مشک اور چھاگل اور لونہ وغیرہ ہے کہ اہل عرب ان میں شراب پیا کرتے تھے اور مذکورہ بالا لوگوں کو استسقاء کی بیماری ہو گئی تھی اور وبائی زمین سے مراد ایسی زمین ہے کہ جہاں پر اکثر و بیشتر وباء رہتی ہے آب و ہوا کی گندگی کی وجہ سے۔

۵۶۲۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت برتنوں سے ممانعت فرمائی تو قبیلہ انصار کے لوگوں نے شکایت کی اور فرمایا: ہم لوگوں کے پاس دوسرے قسم کے برتن نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے میں ممانعت بھی نہیں کرتا۔

۵۶۲۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَقَرِيُّ وَأَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا نَهَى عَنِ الظُّرُوفِ شَكَّتِ الْأَنْصَارُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ لَنَا وَغَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا إِذَا۔

باب: شراب کیسی شے ہے؟

۵۶۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں شب معراج میں دو پیالے پیش کیے گئے ایک پیالہ میں

۲۵۱۶: بَابُ مَنَزِلَةِ الْخَمْرِ

۵۶۲۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَخْبَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِى بِهِ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَقِيَهُمَا فَقَطَرَ إِلَيْهِمَا فَأَخَذَ اللَّيْنُ فَقَالَ لَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَذَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ۔

شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا اس پر حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے فرمایا: اس خدا کا شکر و احسان ہے کہ جس نے تم لوگوں کو فطرت کے مطابق ہدایت سے نوازا اگر تم شراب کا پیالہ لے لیتے تو تمہاری امت گمراہی میں مبتلا ہو جاتی۔

فطرت کے موافق غذا:

دودھ کیونکہ فطرت کے مطابق ہر ولعزیز اور بچہ سے لے کر بوڑھے تک کیلئے خاص غذا ہے اس لیے خاص طور پر اس کو بیان فرمایا گیا ہے اور دودھ سے ہی انسان کے جسمانی اعضاء خاص قوت حاصل کرتے ہیں اور یہ انسان کی فطری غذا ہے اور اس کے برعکس شراب انسان کے عقل و شعور اور جسمانی نظام کے لیے مہلک شے ہے جیسا کہ عام مشاہدہ ہے۔ اس وجہ سے شب معراج میں آپ نے بجائے شراب کے دودھ کے پیالہ کو منتخب فرمایا۔

۵۶۲۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْخُرَيْثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ بْنُ خَفْصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ مُحَبِّبٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا۔

۵۶۲۵: ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی رسول ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں سے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب پیا کریں گے لیکن اس کا نام کوئی دوسرا رکھیں گے (تو ان لوگوں کو دودھ کا گناہ ہوگا)۔

قیامت کی ایک نشانی:

حاصل حدیث یہ ہے کہ وہ لوگ شراب کا نام بدل دیں گے اس کو طاقت کی چیز (وغیرہ قرار دیں گے ان کی اس حرکت سے وہ دوسرے جرم کے مرتکب ہوں گے ایک تو حرام کے ارتکاب کا اور دوسرے حرام کو حلال قرار دینے کا سابق میں یہ مضمون گذر چکا ہے۔

باب: شراب پینے کی مذمت

سے متعلق

۲۵۱۷: بَابُ ذِكْرِ الرِّوَايَاتِ الْمُغْلِظَاتِ فِي شُرْبِ الْخَمْرِ

۵۶۲۶: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ

۵۶۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا

ارتکاب کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت شراب پینے والا شخص شراب پیتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت کوئی شخص ایسی شے کو لوٹتا ہے کہ جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں تو وہ شخص مؤمن نہیں رہتا۔

عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ الْحَرِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ شَارِبَهَا حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص لوٹ مار کرتا ہے چاہے وہ کسی بھی شے کی لوٹ مار کر کے آیا ہو تو وہ مؤمن نہیں رہتا بلکہ اس قسم کے گناہوں کے ارتکاب کے وقت اس سے ایمان جدا ہو جاتا ہے۔

۵۶۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت شراب پینے والا شخص شراب پیتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت کوئی شخص ایسی شے کو لوٹتا ہے کہ جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں تو وہ شخص مؤمن نہیں رہتا۔

۵۶۲۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ الْمُسْلِمُونَ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

۵۶۲۸: چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تمام حضرات نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شراب پئے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر وہ شخص (دوبارہ) شراب پئے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر شراب پئے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر پئے تو اس کو قتل کر دو۔

۵۶۲۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَعْبَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوهُ۔

شرابی کے قتل سے متعلق:

حاصل حدیث یہ ہے کہ ایسا بد نصیب شخص جو ہرگز شراب چھوڑنے والا نہیں ہے واضح رہے کہ مذکورہ حدیث ایک دوسری حدیث سے منسوخ ہے اور شراب کے قتل کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس کو حد مقررہ لگائی جائے گی۔

۵۶۶۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ خَالِدِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ أَنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ أَنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ أَنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ فَاصْرُبُوا عُنُقَهُ۔

۵۶۷۰: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ ابْنِ فَضَالٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ بَكْرِ عَنْ أَبِي بَرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا أَبَالَى شَرِبْتُ الْخَمْرَ أَوْ عَبَدْتُ هَذِهِ السَّارِيَةَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب: شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

۲۵۱۸: بَابُ ذِكْرِ الرَّوَايَةِ الْمُبَيِّنَةِ عَنْ صَلَوَاتِ شَارِبِ الْخَمْرِ

۵۶۷۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عُثْمَانُ بْنُ حِصْنِ بْنِ عَلَاقٍ دِمَشْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ رُوَيْمٍ أَنَّ ابْنَ الدَّبَلِيِّ رَكِبَ يَطْلُبُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ابْنُ الدَّبَلِيِّ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ شَأْنَ الْخَمْرِ بِشَيْءٍ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي فَيَقْبَلَ اللَّهُ مِنْهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا۔

۵۶۷۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلْفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ابْنِ رَازَانَ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ الْقَاضِي إِذَا أَكَلَ الْهَدْيَةَ فَقَدْ أَكَلَ الشُّحْتَ وَإِذَا قَبِلَ الرِّشْوَةَ بَلَّغَتْ بِهِ الْكُفْرَ وَقَالَ مَسْرُوقٌ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَدْ كَفَرَ وَ كُفْرُهُ أَنْ لَيْسَ

۵۶۷۱: حضرت عروہ بن ربیعہ بن روم سے روایت ہے کہ ابن دہلی سوار ہوئے۔ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو تلاش کرنے کے لئے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: کیا تم نے رسول کریم ﷺ سے شراب کے متعلق سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص اگر میری امت میں شراب نوشی کرے گا تو اللہ عزوجل اُس کی چالیس روز نماز قبول نہیں کرے گا۔

۵۶۷۲: حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جس وقت کسی قاضی نے ہدیہ قبول کیا (اور اس شخص سے جو ہمیشہ ہدیہ نہیں دیا کرتا تھا بلکہ قاضی ہونے کے بعد ہدیہ قاضی کو پیش کرنے لگا) تو اس نے حرام خوری کی اور جس وقت رشوت لی تو وہ کفر کے قریب پہنچ گیا اور مسروق رضی اللہ عنہ نے کہا جس نے شراب پی وہ شخص کافر ہو گیا اس لیے اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔

لَهُ صَلَوةٌ۔

۲۵۱۹: بَابُ ذِكْرِ الْأَحْكَامِ الْمُتَوَلَّدَةِ عَنْ شُرْبِ

الْخَمْرِ مِنْ تَرْكِ الصَّلَاةِ وَمِنْ قَتْلِ النَّفْسِ
الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ وَمِنْ وَقُوعٍ عَلَى الْمُحَارَمِ

۵۶۷۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ

عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرْثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

سَمِعْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ اجْتَنِبُوا

الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ أَنَّهُ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ

خَلَا قَبْلَكُمْ تَعَبَّدَ فَعَلَقَتْهُ امْرَأَةٌ غَوِيَّةٌ فَأَرْسَلَتْ

إِلَيْهِ جَارِيَتَهَا فَقَالَتْ لَهُ إِنَّا نَدْعُوكَ لِلشَّهَادَةِ

فَانْطَلِقْ مَعَ جَارِيَتِهَا فَطَفِفْتُ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا

أَغْلَقَتْهُ دُونَهُ حَتَّى أَفْضَى إِلَى امْرَأَةٍ وَضِيئَةٍ

عِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِلِيَّةٌ خَمِرٌ فَقَالَتْ إِنِّي وَاللَّهِ

مَا دَعَوْتُكَ لِلشَّهَادَةِ وَلَكِنْ دَعَوْتُكَ لِنَقَعٍ

عَلَى أَوْ تَشْرَبُ مِنْ هَذِهِ الْخَمْرِ كَأْسًا أَوْ

تَقْتُلَ هَذَا الْغُلَامَ قَالَ فَاسْقِيْنِي مِنْ هَذَا الْخَمْرِ

كَأْسًا فَسَقَتْهُ كَأْسًا قَالَ زِيدُونِي فَلَمْ يَرْمُ حَتَّى

وَقَعَ عَلَيْهَا وَقَتَلَ النَّفْسَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ

فَإِنَّهَا وَاللَّهِ لَا يَجْتَمِعُ الْإِيمَانُ وَادِّمَانُ الْخَمْرِ

إِلَّا لِيُوشِكُ أَنْ يُخْرِجَ أَحَدَهُمَا صَاحِبَهُ۔

۵۶۷۴: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ

الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَرْثِ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ

عُثْمَانَ يَقُولُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهَا أُمُّ الْخَبَائِثِ فَإِنَّهُ

كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ تَعَبَّدُ وَيَعْتَزِلُ النَّاسَ

باب: شراب نوشی سے کون کون سے گناہ کا ارتکاب ہوتا

ہے نماز چھوڑ دینا ناحق خون کرنا جس کو اللہ عز وجل نے

حرام فرمایا ہے

۵۶۷۳: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچو خمر سے (یعنی شراب سے)

وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے اگلے دور میں ایک شخص تھا جو کہ عبادت میں

مشغول رہتا تھا اس کو ایک زنا کار عورت نے پھنسانا چاہا چنانچہ

(سازش کر کے) اس کے پاس ایک باندی کو بھیجا اور اس سے کہلوا یا

کہ میں تجھ کو گواہی کے لئے بلا رہی ہوں چنانچہ وہ شخص چل دیا۔ اس

باندی نے مکان کے ہر ایک دروازہ کو جس وقت وہ اس کے اندر داخل

ہوتا بند کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ (عبادت گزار شخص) ایک

عورت کے پاس پہنچا جو کہ حسین و جمیل عورت تھی اور اس کے پاس

ایک لڑکا تھا اور ایک شراب کا برتن تھا۔ اس عورت نے کہا: خدا کی قسم!

میں نے تجھ کو شہادت کے لئے نہیں بلایا لیکن اس واسطے بلایا ہے کہ تو

مجھ سے ہم بستری کرے یا اس شراب کا ایک جام پی لے چنانچہ اس

عورت نے اس شخص کو ایک گلاس شراب کا پلا دیا۔ اس شخص نے کہا: مجھ

کو اور (زیادہ شراب) دے (یہ بات شراب کے مزہ کی وجہ سے اس

نے کہی) پھر وہ شخص وہاں سے نہیں ہٹا یہاں تک کہ اس عورت سے

صحبت کی اور اس لڑکے کا خون کیا تو تم لوگ شراب سے بچو کیونکہ خدا کی

قسم ایمان اور شراب کا ہمیشہ پینا دونوں ساتھ نہیں ہوتے یہاں تک کہ

ایک دوسرے کو نکال دیتا ہے۔

۵۶۷۴: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا: تم

لوگ شراب سے بچو (بالکل دور رہو) اس لیے کہ وہ (تمام)

برائیوں کی جڑ ہے تم لوگوں سے قبل پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا

جو کہ عبادت میں مشغول رہتا تھا پھر وہ ہی واقعہ نقل کیا اور

فرمایا: تم لوگ شراب سے بچو کیونکہ خدا کی قسم شراب اور ایمان

فَذَكَرَ مِنْهُ قَالَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَا يَجْتَمِعُ وَالْإِيمَانُ أَبَدًا إِلَّا يُوْشِكُ أَحَدَهُمَا أَنْ يُخْرِجَ صَاحِبَهُ۔

ایک ساتھ جمع نہیں ہوں گے بلکہ ایک دوسرے کو نکال باہر کرے گا۔

۵۶۷۵: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ الْمَسْبُوبِ عَنْ فَضِيلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ مَا دَامَ فِي جَوْفِهِ أَوْ عُرُوْفِهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَإِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَإِنْ انْتَشَى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَإِنْ مَاتَ فِيهَا مَاتَ كَافِرًا۔ خَالَفَهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ۔

۵۶۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس کسی نے شراب پی پھر اس کو نشہ نہیں ہوا تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی جس وقت تک کہ وہ شراب اس کے پیٹ یا رگوں میں رہی اور اگر وہ شخص اس حال میں مر جائے تو وہ کافر مرے گا اور اگر وہ شخص نشہ میں مست ہو گیا (یعنی شراب کے نشہ میں جھومنے لگا) تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر اس حالت میں وہ شخص مرے گا تو وہ شخص کافر مرے گا۔

۵۶۷۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ يَزِيدَ ح وَ أَثْبَانَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَعَلَهَا فِي بَطْنِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ مِنْهُ صَلَاةً سَبْعًا إِنْ مَاتَ فِيهَا وَقَالَ ابْنُ آدَمَ فِيْهِنَّ مَاتَ كَافِرًا فَإِنْ أَذْهَبَتْ عَقْلَهُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْفَرَائِضِ وَقَالَ ابْنُ آدَمَ الْقُرْآنَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِنْ مَاتَ فِيهَا وَقَالَ ابْنُ آدَمَ فِيْهِنَّ مَاتَ كَافِرًا۔

۵۶۷۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کسی نے شراب پی اور اس کو پیٹ میں اتارا تو اس کی اللہ عز وجل سات دن کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ شخص اس زمانہ میں مر جائے تو وہ شخص کافر مرے گا (یعنی اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا)۔

باب: شراب پینے والے کی توبہ

۲۵۲۰: بَابُ تَوْبَةِ شَارِبِ الْخَمْرِ

۵۶۷۷: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ

۵۶۷۷: حضرت عبداللہ بن دہلی بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اس وقت اپنے باغ میں (علاقہ) طائف میں تھے جس کو وہ بھٹکتے تھے اور

قبیلہ قریش کے ایک جوان ان کے ہاتھ پکڑے ہوئے ٹہل رہے تھے کہ جس پر کہ لوگ شراب پینے کا گمان کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو کوئی شراب کا ایک گھونٹ پئے گا تو اس کی چالیس دن تک کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر وہ شخص توبہ کر لے تو اس کو اللہ عزوجل معاف فرما دے گا پھر اگر وہ شخص شراب پئے تو اس کی چالیس دن کی توبہ قبول نہ ہوگی پھر اگر وہ شخص توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کو معاف فرما دے گا۔ پھر اگر شراب پئے تو چالیس دن تک کی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ لیکن اگر اس کے بعد وہ شخص توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کو معاف فرما دے گا پھر اگر وہ شخص (دوبارہ) شراب پئے تو اللہ عزوجل اس کو لازمی طور سے دوزخیوں کی شراب پلائے گا۔

۵۶۷۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پئے گا پھر وہ شخص اس سے توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں شراب نہیں ملے گی۔

باب: جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہیں ان

کے متعلق

۵۶۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: احسان کر کے جتنا نے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۵۶۸۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پی کر مر جائے اور وہ شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو تو اس کو آخرت میں شراب نہیں

وَ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ فِي حَانِطٍ لَهُ بِالطَّائِفِ يُقَالُ لَهُ الْوُحْطُ وَهُوَ مُحَاصِرٌ فَتَى مِنْ قُرَيْشٍ يُزُنُ ذَلِكَ الْفَتَى بِشَرْبِ الْخَمْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرْبَةً لَمْ تُقْبَلْ لَهُ تَوْبَةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ تُقْبَلْ تَوْبَتُهُ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طَبْنَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّفْظُ لِعُمَرَ وَ-

۵۶۷۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَالْحَرِثِ بْنِ مُسْكِينٍ فَرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَالْفُظُّ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَ مَهَا فِي الْآخِرَةِ۔

۲۵۲۱: الرَّوَايَةُ فِي الْمُدْمِنِينَ فِي

الْخَمْرِ

۵۶۷۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ نُبَيْطٍ عَنْ جَابَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَانٌ وَلَا عَاقٌ وَلَا مُدْمِنٌ خَمْرٍ۔

۵۶۸۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَ

هُوَ يَدُّ مِنْهَا لَمْ يَتَّبِعْ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔ ملے گی۔

۵۶۸۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا قَمَاتَ وَهُوَ يَدُّ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

۵۶۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پی کر مر جائے اور وہ شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو تو اُس کو آخرت میں شراب نہیں ملے گی۔

۵۶۸۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَتَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الصَّخَاكِيِّ قَالَ مَنْ مَاتَ مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ نُصَحَ فِي وَجْهِهِ بِالْحَمِيمِ حِينَ يُقَارَفُ الدُّنْيَا۔

۵۶۸۲: حضرت ضحاکؒ (تابعی) نے کہا: جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو پھر وہ شخص مر جائے تو دنیا سے رخصت ہونے کے وقت اُس کے منہ پر گرم پانی کا چھینٹا ڈالا جائے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کا مطلب علماء کرام نے یہ بیان کیا ہے کہ اُس کو مرنے سے پہلے ہی اس چیز کا احساس دلادیا جائے گا کہ اُس کا ٹھکانہ دوزخ کا گرم اُبلتا ہوا پانی ہے واللہ اعلم۔

باب: شرابی کو جلاوطن کرنے کا بیان

۵۶۸۳: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربیعہ بن اُمیہ کو شراب پینے کی وجہ سے خیبر کی جانب نکال دیا۔ وہ (روم) کے بادشاہ ہرقل کے پاس پہنچا اور عیسائی بن گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اب میں کسی مسلمان کو جلاوطن نہیں کروں گا۔

۵۶۸۳: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ غَرَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَبِيعَةَ بْنَ أُمَيَّةٍ فِي الْخَمْرِ إِلَى خَيْبَرَ فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ فَنَصَرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أُغَرِّبُ بَعْدَهُ مُسْلِمًا۔

باب: اُن احادیث کا تذکرہ جن سے لوگوں نے یہ دلیل

لی کہ نشہ آور شراب کا کم مقدار میں پینا جائز ہے

۵۶۸۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ برتنوں میں پیو اور نشہ میں مست نہ ہو جاؤ۔ امام نسائیؒ نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے اور اس حدیث میں راوی ابو الاحوص سلام بن سلیم نے غلطی کی ہے اور کسی دوسرے نے اس کی متابعت نہیں کی۔ سماک کے اصحاب میں سے اور سماک راوی خود قوی نہیں ہیں اور وہ تلقین کو قبول کرتا تھا۔ امام احمدؒ نے فرمایا: ابو

۵۶۸۴: أَخْبَرَنَا هَنَادٌ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نُبَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبُوا فِي الظُّرُوفِ وَلَا تَسْكُرُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ غَلَطَ فِيهِ أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ لَا نَعْلَمُ أَنَّ

الاخص اس حدیث میں غلطی کرتا تھا۔ شریک نے اس حدیث کی اسناد میں مخالفت کی ہے اور الفاظ حدیث میں بھی مخالفت کی ہے۔

۵۶۸۵: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ممانعت فرمائی کہ دو کے تو بنے اور روغنی برتن سے لیکن ابو عوانہ نے اس کے خلاف کہا ہے۔

۵۶۸۶: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ شراب پیو لیکن شراب کے نشہ میں مست نہ ہو جاؤ۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت بھی ثابت نہیں ہے۔ قرصاف نے اس کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور وہ مجہول ہے اور مشہور روایات عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس کے خلاف ہیں۔

۵۶۸۷: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے لوگوں نے نبیذ سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ہم لوگ صبح کے وقت کھجور بھگوتے ہیں اور شام کو اس کو پی لیتے ہیں اور شام کو بھگوتے ہیں اور صبح کو پیتے ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں حلال نہیں کہتی کسی نشہ لانے والی شراب کو اگرچہ روٹی ہی کیوں نہ ہو۔ یہ جملہ تین مرتبہ دہرایا۔

۵۶۸۸: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم کو منع ہے (کدو کے) تو بنے سے۔ تم کو منع ہے لاکھ کے برتن سے۔ تم کو ممانعت ہے روغنی برتن سے پھر خواتین کی طرف چہرہ کیا (یعنی متوجہ ہوئیں) اور فرمایا: بچو تم لوگ ہرے رنگ کے گھڑے سے اور اگر تمہارے مٹکے کا پانی نشہ کرنے لگ جائے تو تم لوگ اس کو نہ پیو۔

أَحَدًا تَابَعَهُ عَلَيْهِ مِنْ أَصْحَابِ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ وَسَمَّاكِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَكَانَ يَقْبَلُ التَّلْفِيفَ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ أَبُو الْأَخْوَصِ يُخْطِئُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ خَالَفَهُ شَرِيكٌ فِي إِسْنَادِهِ وَفِي لَفْظِهِ۔

۵۶۸۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَمَّاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ اللَّذْبَاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمَرْقَتِ خَالَفَهُ أَبُو عَوَانَةَ۔

۵۶۸۶: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَتَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَمَّاكِ عَنْ قُرْصَافَةَ أُمْرَأَةٍ مِنْهُمْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْرَبُوا وَلَا تَسْكُرُوا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَيْضًا غَيْرُ ثَابِتٍ وَقُرْصَافَةُ هَذِهِ لَا نَذَرِي مِنْ هِيَ وَالْمَشْهُورُ عَنْ عَائِشَةَ خِلَافَ مَا رَوَتْ عَنْهَا قُرْصَافَةُ۔

۵۶۸۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ قَدَامَةَ الْغَامِرِيَّةِ أَنَّ جَسْرَةَ بِنْتَ دِجَاجَةَ الْغَامِرِيَّةِ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَأَلَهَا أَنْاسُ كُلُّهُمْ يَسْأَلُ عَنِ النَّبِيذِ يَقُولُ نَبِيذُ التَّمْرِ غَدُوءٌ وَنَشْرَبُهُ عَشِيًّا وَنَبِيذُهُ عَشِيًّا وَنَشْرَبُهُ غَدُوءٌ قَالَتْ لَا أَحِلُّ مُسْكِرًا وَإِنْ كَانَ خُبْرًا وَإِنْ كَانَتْ مَاءً قَالَتْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۵۶۸۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارِكِ قَالَ حَدَّثَنَا كَرِيمَةُ بِنْتُ هَتَّامٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ نَهَيْتُمْ عَنِ اللَّذْبَاءِ نَهَيْتُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ نَهَيْتُمْ عَنِ الْمَرْقَتِ ثُمَّ أَقْبَلْتُ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَتْ إِيَّاكُمْ

وَالْجَرَّ الْأَخْضَرَ وَإِنْ أَسْكَرَ كُنَّ مَاءً حُبْكَنَّ فَلَا تَشْرَبْنَهُ۔

۵۶۸۹: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِي وَالِدَتِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَنِ الْأَشْرَبَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَاعْتَلَوْا بِحَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۶۸۹: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کسی نے اُن سے شرابوں سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے ہر نشہ والی چیز سے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ان حضرات نے یہ دلیل پکڑی ہے عبد اللہ بن شداد کی روایت سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ یہ ہے۔

۵۶۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خمر تو کم و بیش تمام حرام ہے اور باقی اور قسم کی شراب اس قدر حرام ہے کہ جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۰: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ يَذْكُرُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَلَيْلُهَا وَكَثِيرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ ابْنُ شُبْرُمَةَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ شَدَادٍ۔

۵۶۹۱: حضرت ابن شبرمہ نے کہا: مجھ سے ایک ثقہ نے نقل کیا، حضرت عبد اللہ بن شداد سے اُس نے سنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا: خمر (شراب) تو بچہ حرام ہے۔ باقی اور دوسری قسم کی شراب اس قدر حرام ہے جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۱: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هُثَيْمٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِغَيْرِهَا فَلَيْلُهَا وَكَثِيرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ۔ خَالَفَهُ أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيُّ۔

۵۶۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا: خمر (شراب) تو بچہ حرام ہے۔ باقی اور دوسری قسم کی شراب اس قدر حرام ہے جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنبَاءِ الْحُسَيْنِ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِغَيْرِهَا فَلَيْلُهَا وَكَثِيرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْحَكَمِ فَلَيْلُهَا وَكَثِيرُهَا۔

۵۶۹۳: حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔
حضرت ابن شبرمہ کی روایت سے اور بشیم بن بشر تدلیس کرتا تھا
اور اس میں تذکرہ بھی نہیں ہے کہ اس نے ابن شبرمہ سے سنا اور
روایت ابو یونس کے بہت مشابہ ہے ثقات کی روایت کے (یعنی ثقہ
راویوں کے) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے۔ بہر حال یہ روایت موقوفہ
صحیح قرار پائی۔

۵۶۹۳: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي
الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ دَرِيحٍ
عَنْ أَبِي عَوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ حُرِّمَتِ الْخُمُرُ قَلِيلُهَا وَكَثِيرُهَا وَمَا اسْكُرَ
مِنْ كُلِّ شَرَابٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَوَّلِي
بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ شُبْرُمَةَ وَهَشِيمِ بْنِ
بُشَيْرٍ كَانَ يُدَلِّسُ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ السَّمَاعِ
مِنْ ابْنِ شُبْرُمَةَ وَرَوَايَةُ أَبِي عَوْنٍ أَشْبَهُ بِمَا رَوَاهُ
الِثَّقَاتُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۶۹۴: حضرت ابوالجوریہ جری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اور وہ اپنی پشت کعبہ شریف کی
جانب کیے ہوئے تھے۔ باذن (شراب) سے۔ انہوں نے
فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باذن نکلنے سے قبل گزر گئے جو شراب نشہ لائے وہ
حرام ہے۔ انہوں نے کہا: سب سے پہلے جس عرب نے باذن سے
متعلق دریافت کیا وہ میں تھا۔

۵۶۹۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَوْرِِيَّةِ
الْجَرُمِيِّ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُسْنِدٌ طَهْرُهُ
إِلَى الْكُفَّةِ عَنِ الْبَاقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى
اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاقِ وَمَا اسْكُرَ فَهُوَ
حَرَامٌ قَالَ أَنَا أَوَّلُ الْعَرَبِ سَأَلَهُ۔

باذن کیا ہے؟

باذن ایک قسم کی شراب کو کہا جاتا ہے جو کہ انگور کے شیرے کو کچھ دیر تک جوش دے کر تیار کی جاتی ہے۔

۵۶۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جس شخص کو
اچھا لگے حرام کہنا اُس شے کو جسے حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول (صلی
اللہ علیہ وسلم) نے تو وہ حرام کہے نبیذ کو۔

۵۶۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أُنْبَأَنَا أَبُو عَامِرٍ
وَالنَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ وَهَبُ بْنُ جُرَيْجٍ قَالُوا حَدَّثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ
يُحَدِّثُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ سَرَّةٍ أَنْ يُحَرَّمَ إِنْ كَانَ
مُحَرِّمًا مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلْيُحَرِّمِ النَّبِيذَ۔

خلاصۃ الباب ☆ واضح رہے کہ مذکورہ حدیث شریف میں وہ نبیذ مراد ہے جس میں تیزی اور شدت پیدا ہو جائے اور اس
میں نشہ پیدا ہو جائے۔

۵۶۹۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَأَنَا

۵۶۹۶: حضرت عبدالرحمن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں خراسان کا باشندہ ہوں اور ہم لوگوں کا ملک بہت سرد ہے۔ ہم لوگ ایک قسم کی شراب تیار کرتے ہیں۔ انکو خشک تر اور پھلوں سے۔ مجھ کو یہ معاملہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ پھر اُس نے نئی طرح کی شراب کی اقسام بیان کیں اور بہت زیادہ قسمیں بیان کیں۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کر لیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو نہیں سمجھا۔ آخر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس شراب سے بچو جو کہ نشہ پیدا کرے چاہے کھجور کی ہو یا اور کسی بھی چیز سے تیار کی ہوئی۔

۵۶۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نقل کیا کہ گدڑی کھجور کی بنید ہرگز حلال نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔

عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي أَمُرُّ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ وَإِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ وَإِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا نَشْرَبُهُ مِنَ الزَّبِيبِ وَالْعَنْبِ وَغَيْرِهِ وَقَدْ أَشْجَلَنَا عَلَىٰ قَدْ كَرَّ لَهُ ضُرُوبًا مِنَ الْأَشْرِبَةِ فَأَكْثَرَ حَتَّىٰ ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَمْ يَفْهَمْهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّكَ قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَىٰ اجْتِنَابِ مَا اسْكُرَ مِنْ تَمْرٍ أَوْ زَبِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ۔

۵۶۹۷: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَبَيْدُ الْبَسْرِ سَحَتْ لَا يَجِلُّ۔

۵۶۹۸: حضرت ابو جمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر لوگوں کے درمیان ترجمہ کی خدمت انجام دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک خاتون اُن کے پاس آئی اور وہ لاکھی گھڑے کے بنید کے بارے میں دریافت کرنے لگی۔ انہوں نے اس سے منع کیا۔ میں نے کہا کہ ابن عباس! میں ہرے رنگ کے گھڑے میں بنید بھگوتا ہوں، میٹھی میٹھی پھر میں اس کو پیتا ہوں تو میرے پیٹ میں بالچل (ریاح) سی ہوتی ہے انہوں نے کہا: تم اس کو نہ پو۔ چہ شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔

۵۶۹۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَاتَتْهُ امْرَأَةٌ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبَيْدِ الْحَرِّ فَنَهَى عَنْهُ قُلْتُ يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي أَتَبَدُّ فِي جَرَّةٍ خَضْرَاءَ نَبَيْدًا حُلُوءًا فَاشْرَبُهُ مِنْهُ فَيَقْرُبُ طَبِيءِي قَالَ لَا تَشْرَبْ مِنْهُ وَإِنْ كَانَ أَحْلَىٰ مِنَ الْعَسَلِ۔

۵۶۹۹: حضرت ابو جمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جن کا نام نصر تھا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میری دادی بنید تیار کرتی ہیں اور وہ میٹھی ہوتی ہے۔ اگر میں اس کو بہت پیوں پھر لوگوں میں بیٹھ جاؤں تو مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میں ذلیل و خوار ہو جاؤں (یعنی بہکی بہکی باتیں کر کے کیونکہ اگر نشہ ہوگا تو انسان ضرور بہک جائے گا) تو انہوں نے فرمایا: ہاں! ان لوگوں کو یہ نہ رسوا ہوئے اور نہ ہی شرمندہ ہوئے۔ پھر اُن لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان مشرکین کی ایک جماعت ہے (جو کہ ہم

۵۶۹۹: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ وَهُوَ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ نَصْرٌ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ جَدَّةً لِي تَبَدُّ نَبَيْدًا فِي جَرَّةٍ أَشْرَبُهُ حُلُوءًا إِنْ أَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ خَشِيتُ أَنْ أَتَضَحَّ فَقَالَ قَدِمَ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسَ عَلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرَجِبًا بِالْوَفْدِ لَيْسَ بِالْخَزَايَا وَلَا النَّادِمِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ

الْمُشْرِكِينَ وَإِنَّا لَنَصِلُ إِلَيْكَ فِي أَشْهُرِ الْحَرَمِ
فَحَدَّثَنَا بِأَمْرٍ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْحَنَّةَ وَنَدَعُوهُ
مِنْ وَرَاءِ نَا قَالَ أَمْرُكُمْ بِنَلَاثٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ
أَرْبَعٍ أَمْرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَذَرُونَ مَا
الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ
وَأَنْ تَعْطُوا مِنَ الْمَغَارِمِ الْخُمْسَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ
أَرْبَعٍ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ
وَالْمَرْقَتِ۔

لوگوں کو نہیں آنے دیتی) اور آپ کے پاس ہم لوگ نہیں آسکتے لیکن
حرام مہینوں میں۔ تو آپ ہم کو فرمادیں ایک ایسی بات کہ اگر ہم لوگ
وہ کام کریں توجت میں داخل ہو جائیں اور ہم لوگوں کو اسی بات کی
جانب بلائیں گے۔ آپ نے فرمایا: میں تم کو تین باتوں کا حکم کرتا ہوں
اور تم کو چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تم کو حکم کرتا ہوں اللہ پر ایمان
لانے کا اور تم لوگ واقف ہو کہ ایمان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ اور
اُس کا رسول (ﷺ) خوب واقف ہے۔ آپ نے فرمایا: اس بات پر
یقین کرو دل اور زبان سے اقرار کرو کہ علاوہ اللہ کے کوئی عبادت کے
لاائق نہیں ہے اور نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ دینا اور جو کچھ تم غنیمت کا مال
کفار سے جہاد کر کے حاصل کرو اُس میں سے پانچواں حصہ داخل کرو
اور میں تم کو منع کرتا ہوں چار اشیاء سے: (۱) کدو کے تو بنے سے
(۲) چوین (۳) لاکھی اور (۴) روغنی برتنوں کی بنید سے۔

خلاصة الباب ☆ کفار حرام مہینوں میں لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرتے تھے اور ان مہینوں میں امن وامان رہتا تھا۔ اس وجہ
سے ان لوگوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم لوگ حرام مہینوں کے علاوہ میں حاضر نہیں ہو سکتے اور حدیث کے
اختتام پر جن برتنوں کا تذکرہ ہے اُن سے مراد عرب میں شراب کے استعمال ہونے والے برتن ہیں۔

۵۷۰۰: حضرت قیس بن دھبان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میرے پاس ایک چھوٹا سا گھڑا
ہے۔ میں اُس میں بنید تیار کرتا ہوں۔ جس وقت وہ جوش مار کر ٹھہر جاتا
ہے تو میں اُس کو پیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: کتنے دنوں سے تم یہ پی
رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: بیس سال یا چالیس سال سے۔ اس پر
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کافی دن تک تیری رگیں ناپاکی سے
سیراب ہوتی رہیں (یعنی تمہارے جسم میں ناپاک خون دوڑتا رہا)۔

باب: جو لوگ شراب کا جواز ثابت کرتے ہیں اُن کی دلیل
حضرت عبدالملک بن نافع والی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
مروی حدیث بھی ہے

۵۷۰۱: حضرت عبدالملک بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن

۵۷۰۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ قَالَ أَتَيْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ
سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبَانَ قَالَ
سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ إِنَّ لِي جُوزِيرَةً اتَّبَعْتُ فِيهَا
حَتَّى إِذَا عَلَى وَسَكَنَ شَرِبْتُهِ قَالَ مَذْكَمٌ هَذَا
شَرَابُكَ قُلْتُ مَذْ عِشْرُونَ سَنَةً أَوْ قَالَ مَذْ
أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ طَالَمَا تَرَوْتُ عُزُوفُكَ مِنَ
الْخَبَثِ۔

۲۵۲۴: بَابُ وَمِمَّا أُعْتَلُوا بِهِ حَدِيثُ

عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ

۵۷۰۱: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

عمرؓ نے فرمایا: میں نے ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے پاس دیکھا کہ وہ شخص نبید کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت کھڑے ہوئے تھے۔ وہ پیالہ آپ کو پیش کیا گیا۔ آپ نے اُس کو منہ لگایا تو وہ تیز لگا۔ آپ نے وہ پیالہ اُس شخص کو واپس دے دیا۔ اسی دوران ایک دوسرا شخص بولا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص پیالہ لے کر آیا تھا اُس کو بلاؤ۔ پھر وہ شخص حاضر ہوا۔ آپ نے پیالہ اُس شخص سے لے لیا اور پانی مٹکا کر اس میں پانی ملا دیا۔ پھر اس کو منہ سے لگایا (اسکی شدت کی وجہ سے ذائقہ اب بھی کڑوا محسوس ہوا) اور پانی مٹکویا اور اس میں ملایا پھر فرمایا: جس وقت ان برتنوں میں شراب تیز ہو جائے تو تم اس کی تیزی پانی سے ہٹا (کم کر) دو۔

قَالَ اُنْبَاَنَا الْعَوَامُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيدٌ وَهُوَ عِنْدَ الرُّكْنِ وَدَفَعَ إِلَيْهِ الْقَدَحَ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ فَوَجَدَهُ شَدِيدًا فَرَدَّهُ عَلَى صَاحِبِهِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْرَامٌ هُوَ فَقَالَ عَلَى الرَّجُلِ فَأَتَى بِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ الْقَدَحَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ فِيهِ فَرَفَعَهُ إِلَى فِيهِ فَقَطَّبَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ آيْضًا فَصَبَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ إِذَا اغْتَلَمْتُ عَلَيْكُمْ هَذِهِ الْأَوْعِيَةَ فَانْحَسِرُوا مُتَوَنِّهَا بِالْمَاءِ۔

اگر نبید تیز ہو جائے؟

مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر نبید میں تیزی پیدا ہو جائے تو اس میں پانی ملا کر اُس کو پنی لینا درست ہے اور

حرمت کی علت دراصل نشہ پیدا ہونا ہے۔

۵۷۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔ امام نسائیؒ نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں عبد الملک بن نافع سے جو کہ مشہور ہیں اور اس کی روایت دلیل پیش کرنے کے لائق نہیں بلکہ حضرت ابن عمرؓ سے اس کے خلاف مشہور ہے۔

۵۷۰۲: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْحَوِرُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ نَافِعٍ لَيْسَ بِالْمَشْهُورِ وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ وَالْمَشْهُورُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافٌ حِكَايَتِهِ۔

۵۷۰۳: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے ایک آدمی نے شرابوں سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جو چیز نشہ کرے اُس سے بچو۔

۵۷۰۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَاَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَالَ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَيْءٍ يَنْشُ۔

۵۷۰۴: حضرت زید بن جبیرؓ نے فرمایا: میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: جو مشروب نشہ کرے اُس سے بچو۔

۵۷۰۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ أُنْبَاَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَيْءٍ يَنْشُ۔

۵۷۰۵: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا ہے۔

۵۷۰۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أُنْبَاَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ

سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْمُسْكِرُ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ حَرَامٌ۔

۵۷۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جو چیز نشہ کرے وہ خمر (شراب ہے) اور جو شے نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۷۰۶: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مُسْكِرٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَآتَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے خمر کو اور ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۷۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ شَيْبًا وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَقُولُ حَدَّثَنِي مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللَّهُ الْخَمْرَ وَكُلَّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ پیدا کرنے والی شے حرام ہے اور نشہ لانے والی شے خمر ہے۔ امام نسائی ہیچید نے فرمایا: یہ لوگ معتبر اور عادل ہیں اور مشہور ہیں صحت کے ساتھ (یعنی ان کی شہرت صحیح روایات نقل کرنے کی ہے) اور عبد الملک بن نافع ان لوگوں میں سے ایک کے بھی برابر نہیں اگرچہ عبد الملک کی تائید اسی جیسے دیگر لوگوں نے بھی کی۔

۵۷۰۸: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُورِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هُرُونَ قَالَ أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهْلُوَاءُ أَهْلُ الثَّبِتِ وَالْعَدَالَةِ مَشْهُورُونَ بِصِحَّةِ النُّقْلِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ لَا يَقُومُ مَقَامَ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَلَوْ عَاصِدَةٌ مِنْ أَشْكَالِهِ جَمَاعَةٌ وَبِاللَّهِ التَّوْفِيقُ۔

۵۷۰۹: حضرت رقیہ بنت عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو کی گود میں تھی ان کے لئے خشک انگور بھگوئے جاتے تھے پھر وہ اس کو دوسرے روز پیتے تھے پھر انگور خشک کر لیے جاتے تھے پھر وہ اس کو اگلے دن پیتے تھے پھر اس کو پھینک دیتے تھے اور ان لوگوں نے دلیل حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف (۵۷۱۰) سے حاصل کی ہے۔

۵۷۰۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ السَّعِيدِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي رُقَيْةُ بِنْتُ عَمْرِو ابْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ كُنْتُ فِي حَجْرِ ابْنِ عُمَرَ فَكَانَ يَنْقَعُ لَهُ الرَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْعَدِ ثُمَّ يُجَفِّفُ الرَّبِيبَ وَيُلْقِي عَلَيْهِ رَبِيبٌ آخَرُ وَيَجْعَلُ فِيهِ سَاءَ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْعَدِ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ الْعَدِ طَرَحَهُ وَاحْتَجَّوْا بِحَدِيثِ أَبِي مَسْعُودٍ عَقِبَةَ ابْنِ عَمْرِو۔

۵۷۱۰: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ أَبَانَا يَحْيَى بْنُ يَمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ عَطَشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكُعْبَةِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَى بَنِيذٍ مِنَ السَّقَايَةِ فَشَمَّهُ فَقَطَّبَ فَقَالَ عَلَى بَذْنُوبٍ مِنْ زَمْزَمَ فَصَبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ أَحْرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَهَذَا خَبَرٌ ضَعِيفٌ لِأَنَّ يَحْيَى بْنَ يَمَانَ انْفَرَدَ بِهِ دُونَ أَصْحَابِ سُفْيَانَ وَيَحْيَى بْنُ يَمَانَ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ لِسُوءِ حِفْظِهِ وَكَثْرَةِ خَطِيئِهِ -

۵۷۱۱: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حِصْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاكِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ فِي بَعْضِ الْأَيَّامِ الَّتِي كَانَ يَصُومُهَا فَتَحَنَّنَتْ فِطْرُهُ بَنِيذٍ صَنَعَتْهُ فِي دُبَاءٍ فَلَمَّا كَانَ الْمَسَاءُ جَنَّتْهُ أَحْمَلُهَا إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَصُومُ فِي هَذَا الْيَوْمِ فَتَحَنَّنَتْ فِطْرُكَ بِهَذَا التَّبِيذِ فَقَالَ أَذِنَ مِنِّي يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَفَعْتُهُ إِلَيْهِ فَأَذَا هُوَ يَنْشُ فَقَالَ خُذْ هَذِهِ فَاضْرِبْ بِهَا الْحَانِطَ فَإِنَّ هَذَا شَرَابٌ مِنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمِمَّا احْتَجَّوْا بِهِ فِعْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

۵۷۱۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ إِمَامٌ لَنَا وَكَانَ مِنْ أَسْنَانَ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ إِذَا خَشِيتُمْ مِنْ نَبِيذٍ شِدَّتَهُ

۵۷۱۰: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کے نزدیک پیاس محسوس کی۔ آپ نے پانی منگوا لیا۔ لوگ مشک میں نبیذ لاتے گئے۔ آپ نے اس کو سونگھا اور منہ بنایا پھر فرمایا: میرے پاس آب زمزم کا ایک ڈول لے کر آؤ۔ آپ نے اُس پر پانی ڈالا پھر اس کو پی لیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: وہ تو حرام ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: نہیں۔ امام نسائی بیہید نے فرمایا: یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں یحییٰ بن یمان ہے جس نے کہ تھا اس کو روایت کیا سفیان سے اور یحییٰ بن یمان کی روایت دلیل پکڑنے کے لائق نہیں ہے اس لیے کہ اُس کا حافظہ بُرا ہے اور وہ بہت غلطی کرتا ہے۔

۵۷۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو علم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس دن روزہ رکھتے ہیں (اور کسی دن نہیں رکھتے)۔ ایک مرتبہ آپ کے روزہ افطار کرنے کے لئے نبیذ تیار رکھی جس کو میں نے تو بنے میں (یعنی کدو کے تو بنے میں) بنایا تھا۔ جس وقت شام ہو گئی تو میں اُس کو لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو علم تھا کہ آج آپ روزہ دار ہیں تو میں آج آپ کی افطاری کے وقت یہ نبیذ لے کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس لاؤ اے ابو ہریرہ! چنانچہ میں اٹھا کر آپ کے پاس لایا تو وہ جوش مارا تھا۔ آپ نے فرمایا: لے جاؤ اور اسے دیوار پر مار دو۔ اس کو تو وہ شخص چپے گا جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہ رکھتا ہو۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کی ایک دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فعل بھی ہے۔ (جو کہ اگلی روایت میں آ رہا ہے)۔

۵۷۱۲: حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جس وقت تم لوگ نبیذ کی شدت سے ڈرو تو تم اس کی تیزی توڑ ڈالو پانی سے۔ حضرت عبد اللہ نے کہا: یعنی تیزی سے قتل۔

فَأَكْسَرُوهُ بِالْمَاءِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْتَدَّ۔

۵۷۱۳: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ تَلَقَّيْتُ ثَقِيفَ عُمَرَ بِشَرَابٍ فَدَعَا بِهِ فَلَمَّا قَرَّبَهُ إِلَيَّ فِيهِ كَرِهَةٌ فَدَعَا بِهِ فَكَسَرَهُ بِالْمَاءِ قَالَ هَكَذَا فَافْعَلُوا۔

۵۷۱۴: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ قُرْقِدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ الَّذِي يَشْرَبُهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ خُلِّلَ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ هَذَا حَدِيثِ السَّانِبِ۔

۵۷۱۵: قَالَ الْحَرِثُ بْنُ مُسْكِينٍ قَرَأْتُ عَنْ عَلِيٍّ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنِ السَّانِبِ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رُبْعَ شَرَابٍ فَرَعَمَ أَنَّهُ شَرَابُ الطَّلَاءِ وَأَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَإِنْ كَانَ مُسْكِرًا جَلَدْتُهُ فَجَلَدَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَدَّثَ تَامًا۔

۵۷۱۳: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے شراب رکھی۔ انہوں نے شراب منگائی جس وقت اس نومذہب سے لگایا تو بڑا لگا پھر پانی منگا کر اس کی تیزی توڑ دی اور کہا: اس طریقہ سے کرلو۔

۵۷۱۴: حضرت عقبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبیذ پیتے تھے وہ سرکہ ہوتا تھا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس کی صحت پر یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

۵۷۱۵: حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا: میں نے فلاں شخص کے منہ سے شراب کی بدبو محسوس کی ہے وہ عبد اللہ تھے (اُن کے لڑکے) پھر ان سے کہا: یہ طلاء شراب ہے لیکن تحقیق کروں گا اُس نے کیا پیا ہے؟ اگر نشر لانے والی شراب ہوئی تو میں اُس کو حد لگاؤں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو پوری حد لگائی۔

شرابی پر حد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں جس شخص کے منہ میں شراب کی بو پانے کا تذکرہ ہے وہ شخص عبد اللہ رضی اللہ عنہ تھے یعنی عمر رضی اللہ عنہ کے اپنے لڑکے اور جس شراب کا تذکرہ فرمایا گیا ہے اُس سے مراد طلاء ہے جو کہ پکتے پکتے گاڑھا ہو جاتا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ شراب کم ہو یا زیادہ وہ بہر حال حرام ہے اور اس کے پینے والے شخص پر حد لگائی جائے گی۔ مزید تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۵۲۵: بَابُ ذِكْرِ مَا أَعَدَّ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ
لِشَارِبِ الْمُسْكِرِ مِنَ الدَّلِّ وَالْهُوَانِ وَالْيَمِّ
الْعَذَابِ

باب: اُس ذلیل کردینے والے عذاب کا بیان
جو کہ اللہ عزوجل نے شرابی کے لیے
تیار کر رکھا ہے

۵۷۱۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ
عُمَارَةَ بْنِ عَرْيَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا
مِنْ جَيْشَانٍ وَجَيْشَانٍ مِنَ الْيَمَنِ قَدِمَ فَسَأَلَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ
يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الدَّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمَزْرُ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمْسِكِرْ هُوَ قَالَ نَعَمْ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ
مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ عَهْدَ لِمَنْ شَرِبَ
الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ
أَوْ قَالَ عُصَاةُ أَهْلِ النَّارِ-

۵۷۱۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (قبیلہ)
جیشان کا حاضر ہوا اور جیشان (ملک) یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ اس نے
رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا اُس شراب کے متعلق کہ جو اُس کے
ملک میں لوگ پیتے ہیں اور وہ شراب جو اسے تیار ہوتی ہے اُس کو مزر
کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے اور
اللہ عزوجل نے یہ بات مقرر فرمادی ہے کہ جو شخص نشہ پئے گا تو اُس کو
اللہ تعالیٰ طینۃ الخبال پلائے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول
اللہ! طینۃ الخبال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دوزخیوں کا پسینہ یا اُن
کے جسم کی پیپ ہے۔

۲۵۲۶: الْحَثُّ عَلَى تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

باب: جس شے میں شبہ ہو اُس کو چھوڑ دینا

۵۷۱۷: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ
ابْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النَّعْمَانِ
بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحَلَالَ بَيْنَ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيْنَ وَإِنَّ
بَيْنَ ذَلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ وَرُبَّمَا قَالَ وَإِنَّ بَيْنَ
ذَلِكَ أُمُورًا مُشْتَبِهَةً وَسَأَصْرِبُ فِي ذَلِكَ مَثَلًا إِنَّ
اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ حَمَى حِمَى وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَا حَرَّمَ
وَأَنَّهُ مَنْ يَرْعَ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُخَالِطَ
الْحِمَى وَرُبَّمَا قَالَ يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ وَإِنَّ مَنْ
خَالَطَ الرِّبِّيَّةَ يُوشِكُ أَنْ يَجْسُرَ-

۵۷۱۷: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول
اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے
اور ان دونوں کے درمیان بعض کام ایسے ہیں کہ جن میں شبہ ہو کہ وہ
حلال ہیں یا حرام اور میں اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل
نے ایک باڑھ مقرر فرمائی ہے اور اس کی باڑھ حرام ہے تو جو شخص باڑھ
کے نزدیک اپنے جانوروں کو گھاس چرائے وہ کبھی باڑھ کو بھی پار کر
جائیں گے۔ اسی طرح جو شخص شبہ کے کام کرتا رہے وہ جرات کرے
گا اور حرام کا بھی مرتکب ہو جائے گا۔ اس لیے شبہ و شک کے کاموں
سے باز رہنا چاہیے۔

۵۷۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ

۵۷۱۸: حضرت ابوالحوراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سعدی نے حسن رضی اللہ عنہ

سے دریافت کیا کہ تم نے کوئی بات رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے یہ بات یاد رکھی کہ آپ نے فرمایا: جو چیز تم کو شک و شبہ میں ڈالے، اُس کو چھوڑ دو اور غیر مشکوک کو اختیار کرو۔

بُنْ اِدْرِيسَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْثَدٍ عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَا حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْهُ دَعَا بِرَبِّكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ۔

باب: جو شخص شراب تیار کرے، اُس کے ہاتھ انگور فروخت کرنا مکروہ ہے

۲۵۲۷: بَابُ الْكَرَاهِيَّةِ فِي بَيْعِ الزَّيْبِ لِمَنْ يَتَّخِذُهُ نَبِيذًا

۵۷۱۹: حضرت طاووسؓ بیان فرماتے ہیں کہ تابعین میں سے ہیں اُس شخص کو جو شراب تیار کرتا ہوں انگور فروخت کرنا مکروہ سمجھتے تھے کیونکہ اس میں گناہ پر مدد ہے اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ”ایک دوسرے کی گناہ کی بات پر اور ظلم پر مدد نہ کرو۔“

۵۷۱۹: أَخْبَرَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ بَاوَرِدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَبِيعَ الزَّيْبُ لِمَنْ يَتَّخِذُهُ نَبِيذًا۔

باب: انگور کا شیرہ فروخت کرنا مکروہ ہے

۲۵۲۸: بَابُ الْكَرَاهِيَّةِ فِي بَيْعِ الْعَصِيرِ

۵۷۲۰: حضرت مصعب بن سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعدؓ کے باغ میں انگور بہت ہوتے تھے اور ان کی جانب سے باغ میں ایک شخص داروغہ تھا۔ ایک مرتبہ بہت زیادہ انگور لگے تو داروغہ (باغ کے نگران) نے حضرت سعدؓ کو لکھا کہ مجھ کو اندیشہ ہے انگور کے ضائع ہونے کا تو اگر تم اجازت دو تو میں اُس کا شربت نکال لو۔ حضرت سعدؓ نے تحریر فرمایا: جس وقت میرا یہ خط تم کو پہنچے تو تم باغ چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! میں آج سے کسی بات پر تمہارا اعتبار نہیں کروں گا۔ پھر اس کو باغ سے معطل کر دیا۔

۵۷۲۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ لِسَعْدٍ كُرُومٌ وَاعْتَابَ كَثِيرَةٌ وَكَانَ لَهُ فِيهَا أَمِينٌ فَحَمَلَتْ عِيبًا كَثِيرًا فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنِّي أَخَافُ عَلَى الْأَعْنَابِ الضَّيْعَةِ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ أَعَصْرَهُ عَصَرْتُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ سَعْدٌ إِذَا جَاءَكَ كِتَابِي هَذَا فَاعْتَرِلْ ضَيْعَتِي فَوَاللَّهِ لَا أَتَمْنِكَ عَلَى شَيْءٍ بَعْدَهُ أَبَدًا فَعَزَّلَهُ عَنْ ضَيْعَتِهِ۔

نبیذ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں نبیذ یہ ہے کہ پانی میں کھجور، چھوڑے، کشمش وغیرہ کو اس قدر دیر تک بھگوایا جائے کہ جس سے پانی رنگدار اور میٹھا ہو جائے تو جب تک اُس میں نشہ نہ پیدا ہو اُس کا استعمال جائز ہے اور جب نشہ پیدا ہو جائے اور وہ گاڑھی ہو جائے تو اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔ چاہے مقدار کم ہو یا زیادہ۔ جیسا کہ نہایہ میں ہے: ”النَّبِيذُ مَا يَعْمَلُ مِنَ الْأَشْرَبَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالزَّيْبِ وَالْعَسَلِ وَغَيْرِ ذَلِكَ“ (نہایہ ابن اثیر) (منقول از حاشیہ نسائی ص ۸۲۵ نظامی، کاپنور)

۵۷۲۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هُرُوثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ بَعَثَ عَصِيْرًا مِمَّنْ يَتَّخِذُهُ طِلَاءٌ وَلَا يَتَّخِذُهُ حَمْرًا۔
۵۷۲۱: حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: (انگور کا) شیرہ اُس کے ہاتھ فروخت کرو جو کہ طلاء تیار کرے لیکن شراب نہ تیار کرے۔

۲۵۲۹: بَابُ ذِكْرِ مَا يَجُوزُ شُرْبُهُ مِنَ الطِّلَاءِ
باب: کس قسم کا طلاء پینا درست ہے اور کونسی قسم کا

نا جائز؟

وَمَا لَا يَجُوزُ

۵۷۲۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نُبَاتَةَ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ عَفْلَةَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى بَعْضِ عُمَّالِهِ أَنْ أَرْزُقِ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الطِّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثَلَاثُهُ وَبَقِيَ ثَلَاثُهُ۔
۵۷۲۲: سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض عاملین کو تحریر کیا: مسلمانوں کو وہ طلاء پینے دو جس کے دو حصہ جل گئے ہوں اور ایک حصہ بچ گیا ہو۔

طلاء کیا ہے؟

طلاء اُس شراب کو کہتے ہیں جس میں انگور کا شیرہ لے کر اس کو اس قدر پکاتے ہیں کہ اس کے دو حصے جل جاتے ہیں اور اس کا ایک حصہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اسی شراب کو طلاء کہا جاتا ہے۔ ”الطلاء هو العصير العنبي الذي قد طبخ فذهب ثلثا وصائر غليظا مالم يسكر“ (حاشیہ نسائی ص: ۸۳۳ بحوالہ عقود جواہر المذیفة فی مناقب ابی حنیفہ رحمہ اللہ مطبوعہ نظامی کانپور)

۵۷۲۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مَجْلَزٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي مُوسَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهَا قَدِمَتْ عَلَى عِيْرٍ مِنَ الشَّامِ تَحْمِلُ شَرَابًا غَلِيظًا أَسْوَدَ كَطِّلَاءِ الْإِبِلِ وَإِنِّي سَأَلْتُهُمْ عَلَى كَمْ يَطْبُخُونَهُ فَأَخْبَرُونِي أَنَّهُمْ يَطْبُخُونَهُ عَلَى الثَّلَاثِينَ ذَهَبَ ثَلَاثُهُ الْأَخْبَتَانِ ثَلَاثٌ بِيَغِيهِ وَثَلَاثٌ بِرِيحِهِ فَمَرَّ مِنْ قِبَلِكَ يَشْرَبُونَهُ۔
۵۷۲۳: حضرت عامر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کتاب (تحریر) پڑھی جو کہ انہوں نے حضرت ابو موسیٰ کو تحریر کی تھی (جس کا مضمون یہ تھا): ”حمد و صلوة کے بعد معلوم ہو کہ میرے پاس ایک قافلہ ملک شام سے آیا۔ اُس کے پاس ایک شراب تھی گاڑھی اور سیاہ رنگ کی۔ اُس کا رنگ ایسا تھا جیسے اونٹ کو لگانے کا طلاء ہوتا ہے۔ میں نے اُن سے پوچھا: تم اس کو کتنا پکاتے ہو؟ انہوں نے کہا: دو حصہ تک دونوں ناپاک حصے اس کے جل گئے ایک شرارت کا اور دوسرا بد بو کا تو تم اپنے ملک کے باشندوں کو اس کے پینے کا حکم دو۔

۵۷۲۳: حضرت عبد اللہ بن یزید خطمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: بعد حمد و صلوة کے معلوم ہو کہ شراب کو پکانا اس قدر

ہے کہ اُس میں سے شیطان کے دو حصے چلے جائیں اُس لیے کہ دو حصے اُس کے ہیں اور ایک حصہ تمہارا ہے۔

۵۷۲۵: حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طلاء پلایا کرتے تھے اور وہ اس قدر گاڑھی ہوتی تھی کہ اگر اس میں کبھی پڑ جاتی تو پھر (دوبارہ) نہیں نکل سکتی تھی۔

۵۷۲۶: حضرت داؤد سے روایت ہے کہ میں نے سعید سے دریافت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیسی شراب کو حلال کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو دو حصہ جلائی جائے اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

۵۷۲۷: حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شراب پیا کرتے تھے جس کے دو حصے جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

۵۷۲۸: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ طلا نامی شراب پیا کرتے تھے کہ جس کے دو حصے جل جاتے تھے اور ایک حصہ (باقی) رہ جاتا۔

۵۷۲۹: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے دریافت کیا کہ جس شراب میں سے آدھا حصہ جل جائے اُس کا پینا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! جس وقت تک کہ اس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ بچ جائے۔

۵۷۳۰: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت جل کر تیسرا حصہ باقی رہ جائے تو اُس کو پی لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

الْخَطْمِيُّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَّا بَعْدُ فَاطْبُخُوا شَرَابَكُمْ حَتَّى يَذْهَبَ مِنْهُ نَصِيبُ الشَّيْطَانِ فَإِنَّ لَهُ الثَّيْنِ وَلَكُمْ وَاحِدٌ۔

۵۷۲۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعِينَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْزُقُ النَّاسَ الطَّلَاءَ يَقَعُ فِيهِ الذَّبَابُ وَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ۔

۵۷۲۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدًا مَا الشَّرَابُ الَّذِي أَحَلَّهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ الَّذِي يُطْبَخُ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلَاثًا وَيَبْقَى ثُلَاثٌ۔

۵۷۲۷: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ كَانَ يَشْرَبُ مَا ذَهَبَ ثُلَاثًا وَيَبْقَى ثُلَاثٌ۔

۵۷۲۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ أُنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَشْرَبُ مِنَ الطَّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثُلَاثًا وَيَبْقَى ثُلَاثٌ۔

۵۷۲۹: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَأَلَهُ أَغْرَابِيُّ عَنْ شَرَابٍ يُطْبَخُ عَلَى النِّصْفِ فَقَالَ لَا حَتَّى يَذْهَبَ ثُلَاثًا وَيَبْقَى الثَّلَاثُ۔

۵۷۳۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدٍ عَنْ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِذَا طُبِخَ الطَّلَاءُ عَلَى الثَّلَاثِ فَلَا يَأْسُ

۴۰۰

۵۷۳۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الطَّلَاءِ الْمَصْفِ فَقَالَ لَا تَشْرَبُهُ۔
۵۷۳۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَمَّا يُطْبَخُ مِنَ الْعَصِيرِ قَالَ مَا تَطْبُخُهُ حَتَّى يَذْهَبَ الثَّلَاثَانِ وَيَبْقَى الثَّلَاثُ۔

۵۷۳۱: حضرت ابو رجاء نے فرمایا: میں نے حسن سے دریافت کیا کہ وہ طلاء پی لیا جائے کہ جس کا نصف حصہ جلا ہوا ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے طلاء پینے سے منع فرمایا)۔
۵۷۳۲: حضرت بشیر بن مہاجر سے روایت ہے۔ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا وہ طلاء پیا جائے کہ جس کا آدھا حصہ جلا ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔

۵۷۳۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ نُوْحًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارَ عَهْدِ الشَّيْطَانِ فِي عَوْدِ الْكُرْمِ فَقَالَ هَذَا لِي وَقَالَ هَذَا لِي فَاصْطَلَحَا عَلَى أَنَّ لِنُوحٍ ثَلَاثَهَا وَلِلشَّيْطَانِ ثَلَاثَهَا۔

۵۷۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نوح علیہ السلام اور شیطان کا انگور کے درخت کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ وہ (شیطان) کہنے لگا: یہ میرا ہے یہ میرا ہے۔ آخر کار اس بات پر صلح ہوئی کہ شیطان کے دو حصے ہیں اور ایک حصہ نوح علیہ السلام کا ہے۔

۵۷۳۴: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ طُفَيْلٍ الْجَزَرِيِّ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مِنَ الطَّلَاءِ حَتَّى يَذْهَبَ ثُلَاثَاهُ وَيَبْقَى ثُلَاثُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۳۴: حضرت عبدالملک بن طفیل بن تھعلبی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا: تم لوگ طلاء نہ پیو۔ جس وقت تک کہ اس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے اور ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۷۳۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ بُرْدٍ عَنْ مَكْحُولٍ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۳۵: حضرت مکحول نے فرمایا: ہر ایک نشہ پیدا کرنے والی شراب حرام ہے۔

۲۵۳۰: بَابُ مَا يَجُوزُ شَرْبُهُ مِنَ الْعَصِيرِ

باب: کونسی طلاء پینا درست ہے اور

کونسی نہیں؟

وَمَا لَا يَجُوزُ

۵۷۳۶: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي يَغْفُورٍ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِي ثَابِتٍ التَّحَلِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنِ الْعَصِيرِ فَقَالَ أَشْرَبُهُ مَا كَانَ طَرِبًا قَالَ إِنِّي طَبَخْتُ شَرَابًا

۵۷۳۶: حضرت ابو ثابت تحلیبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران ایک شخص حاضر ہوا اور وہ شخص شیرے سے متعلق دریافت کرنے لگا۔ انہوں نے فرمایا: جس وقت تک وہ تازہ ہو تم اس کو پی لو۔ اس پر اس شخص نے

وَفِي نَفْسِي مِنْهُ قَالَ أَكُنْتُ شَارِدَةً قَبْلَ أَنْ تَطْبَحَهُ
قَالَ لَا قَالَ فَإِنَّ النَّارَ لَا تُحِلُّ شَيْئًا قَدْ حَرَّمَ-

کہا: میں نے شراب کو پکا یا ہے لیکن میرے دل میں اندیشہ ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس کو پکانے سے قبل پی سکتے
تھے۔ اس شخص نے عرض کیا: جی نہیں۔ اس پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے
فرمایا: پھر آگ تو اس شے کو حلال نہیں کر سکتی جو شے حرام ہے۔

طلاء کی حرمت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ طلاء نامی شراب بھی حرام ہے اور جو لوگ اس کو جائز کہتے ہیں ان کی رائے
غلط ہے اور آگ میں پک جانے کی وجہ سے اس میں حلت پیدا نہیں ہوتی۔ جو شے حرام ہے وہ حرام ہی رہے گی۔

۵۷۳۷: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ
جُرَيْجٍ قَرَاءَةً أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ
عَبَّاسٍ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا تُحِلُّ النَّارُ شَيْئًا وَلَا تُحَرِّمُهُ
قَالَ ثُمَّ فَسَّرَ لِي قَوْلَهُ لَا تُحِلُّ شَيْئًا لِقَوْلِهِمْ فِي
الطَّلَاءِ وَلَا تُحَرِّمُهُ۔
۵۷۳۷: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے سنا۔ وہ فرماتے تھے: اللہ کی قسم! آگ کسی شے کو حلال نہیں کر سکتی
اور نہ وہ کسی شے کو حرام کر سکتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے حلال نہ کر
سکنے کی تشریح بیان فرمائی کہ لوگ کہتے ہیں طلاء حلال ہے حالانکہ وہ
حرام تھا اس کو پکانے سے قبل پھر اس کو آگ حلال نہ کر سکے گی۔

فقہاء مسند کا تدبر: فقہاء نے یہاں سے ایک بڑا باریک مسئلہ اخذ کیا ہے وہ یہ کہ لوگوں نے نشے وغیرہ کی چیزوں کو مختلف
قسم کی دوائیوں بنا کر (یا نام دے کر) ان کو نشے کی تسکین کی خاطر استعمال کرنے کی کوشش کی تو (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)
میں اس بابت فتویٰ ہے کہ ایسی دوائی جو محض طاقت وغیرہ کے لئے ہو اور اس کی کوئی افادیت نہ ہو اگر وہ نشہ پیدا کرتی ہو
(یا اس میں نشے کے اجزاء پائے جائیں) تو ان کا پینا حرام ہے۔

۵۷۳۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
حَيَّوَةَ بْنِ سُؤَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُقَيْلٌ عَنْ ابْنِ
شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اشْرَبِ
الْعَصِيرَ مَا لَمْ يَتَرَبَّدَ۔
۵۷۳۸: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شیرہ پیو جس وقت
تک اس میں جھاگ نہ پیدا ہو۔

۵۷۳۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ
هَشَامِ بْنِ عَائِدٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ
الْعَصِيرِ قَالَ اشْرَبْهُ حَتَّى يَغْلِي مَا لَمْ يَتَغَيَّرَ۔
۵۷۴۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ
عَنْ عَطَاءٍ فِي الْعَصِيرِ قَالَ اشْرَبْهُ حَتَّى يَغْلِي۔
۵۷۳۹: حضرت ہشام بن عائذ بن عاصم سے روایت ہے کہ میں نے
حضرت ابراہیم سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اس کو اس وقت
تک پی لو جس وقت تک وہ نہ بگڑے (یعنی شدت و تیزی پیدا نہ ہو)۔
۵۷۴۰: حضرت عطاء نے بیان فرمایا کہ جس وقت تک اس میں
جھاگ نہ پیدا ہو جائے۔

۵۷۴۱: حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم شیرہ تین روز تک پیو لیکن

ابن سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَشْرَبُهُ ثَلَاثَةً
يَوْمٍ إِلَّا أَنْ يَغْلِي۔
جس وقت اس میں جوش (شدت) آنے لگ جائے تو اُس کو نہ
پیو۔

باب: حلال نبیذ اور حرام

نبیذ کا بیان

۲۵۳۱: بَابُ ذِكْرِ مَا يَجُوزُ شُرْبُهُ مِنَ الْأَنْبِذَةِ

وَمَا لَا يَجُوزُ

۵۷۴۲: أَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ
كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِقِيَّةٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ
يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّبَلِيِّ عَنْ
أَبِيهِ فِيرُورٌ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَصْحَابُ كَرْمٍ
وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ فَمَاذَا
انْصَنَعُ قَالَ تَتَخَذُونَهُ زَبِيًّا قُلْتُ فَتَنْصَعُ بِالزَّبِيبِ
مَاذَا قَالَ تَنْفَعُونَهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَتَشْرَبُونَهُ عَلَى
عِشَائِكُمْ وَتَنْفَعُونَهُ عَلَى عِشَائِكُمْ وَتَشْرَبُونَهُ
عَلَى غَدَائِكُمْ قُلْتُ أَفَلَا نُؤَخِّرُهُ حَتَّى يَشْتَدَّ قَالَ لَا
تَجْعَلُونَهُ فِي الْقَلْبِ وَاجْعَلُونَهُ فِي السِّنَانِ فَإِنَّهُ إِنْ
تَأَخَّرَ صَارَ خَلًّا۔

۵۷۴۳: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عُمَيْرٍ ابْنُ
النَّحَّاسِ عَنْ ضَمْرَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ
الدَّبَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا
أَعْنَابًا فَمَاذَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ زَبَبُوهَا قُلْنَا فَمَا نَصْنَعُ
بِالزَّبِيبِ قَالَ يَنْعَى أَنْبَذُوهُ عَلَى غَدَائِكُمْ وَأَشْرَبُوهُ
عَلَى عِشَائِكُمْ وَأَنْبَذُوهُ عَلَى عِشَائِكُمْ وَأَشْرَبُوهُ
عَلَى غَدَائِكُمْ وَأَنْبَذُوهُ فِي السِّنَانِ وَلَا تَنْبِذُوهُ فِي
الْقَلْبِ فَإِنَّهُ إِنْ تَأَخَّرَ صَارَ خَلًّا۔

۵۷۴۴: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
الْحَرَّائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا
مُطِيعٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ

۵۷۴۲: حضرت فیروز دیلمی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا
رسول اللہ! ہم لوگ انگور والے ہیں اور اللہ عزوجل نے شراب کو
حرام قرار دیا ہے۔ پھر ہم لوگ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ
صبح کے وقت ان کو بھگوؤ اور شام کے وقت اس کو پی لو اور شام کو بھگوؤ
تو صبح کو پی لو۔ میں نے عرض کیا: کیا ہم لوگ اس کو رہنے نہ دیں
یہاں تک کہ تیزی ہو جائے؟ آپ نے فرمایا: تم اس کو گھڑوں میں
نہ رکھو (بلکہ) مشکوں میں رکھو اگر وہ دیر تک رہے گا تو وہ سرکہ ہو
جائے گا۔

۵۷۴۳: حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری انگوروں کی
تیلیں ہیں ہم ان کا کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اس کی کشش بنا لو۔ ہم نے کہا: ہم اس کشش کا کیا کریں گے؟ تو
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی صبح کو نبیذ بناؤ اور شام کو
پی لو اور شام کو بناؤ اور صبح پی لو اور اس کی نبیذ مشکوں میں رکھو
گھڑوں میں نہ رکھو کیونکہ ان میں دیر تک رہے گی تو سرکہ بن
جائے گی۔

۵۷۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے لئے نبیذ بھگوایا جاتا تھا۔ آپ اُس کو نوش فرماتے۔ دوسرے دن اور
تیسرے دن تک پھر تیسرے دن شام کو اگر کچھ بچ جاتا تو اُس کو بہا

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشْرَبُهُ مِنْ
الْعَدِّ وَمِنْ بَعْدِ الْعَدِّ فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ فَإِنْ بَقِيَ
فِي الْإِمَاءِ شَيْءٌ لَمْ يَشْرَبُوهُ أَهْرَاقَهُ۔

۵۷۴۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى
بْنُ أَدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ
يَحْيَى بْنِ عُثَيْدٍ الْهَرَوَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْفَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْعَدِّ وَ
بَعْدَ الْعَدِّ۔

۵۷۴۶: أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ
فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْبُدُ لَهُ نَبِيذُ
الزَّبِيبِ مِنَ اللَّيْلِ فَيَجْعَلُهُ فِي سِقَاءٍ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ
ذَلِكَ وَالْعَدِّ وَبَعْدَ الْعَدِّ فَإِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ الثَّالِثَةِ
سِقَاءَهُ أَوْ شَرِبَهُ فَإِنْ أَصْبَحَ مِنْهُ شَيْءٌ أَهْرَاقَهُ۔

اصحاب رسول رضی اللہ عنہم کا ایک عمل:

رسول اللہ ﷺ کے لئے رات کو سوکھے ہوئے انگور بھگو دیئے جاتے اور اچھے خاصے پانی میں بھگوئے جاتے تھے۔ اس کو
آگ پر نہیں رکھا جاتا تھا بلکہ مشک میں بھر لیتے اور تمام دن اس پانی کا استعمال جاری رہتا گویا کہ جیسے میٹھا پانی ہوتا ہے دوسرے اور
تیسرے روز بھی پیتے رہتے اور چوتھے دن اگر بیچ جاتا تو اسے ضائع کر دیا جاتا نہ آپ ﷺ کو نوش فرماتے تھے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ
کو اس کی اجازت مرحمت فرماتے۔

مطلب یہ ہے کہ چوتھے دن صبح ہی کے وقت اسے بہا دیا جاتا تھا چونکہ زیادہ دیر رکھنے سے اس میں شدت آنے کا اندیشہ
ہوتا تھا گویا کہ نبیز، نبیز نہیں رہتا اگر اس میں تیزی اور شدت آنے لگ جائے کیوں کہ نشہ کا اندیشہ ہو سکتا ہے اس لئے تین دن
استعمال کے بعد اسے ضائع کر دیا جاتا تھا اور اصحاب رسول رضی اللہ عنہم تو دین الہی کے بہت بڑے امین ہیں وہ تو جس چیز میں تھوڑا بھی
شہہ ہوتا اس سے پرہیز کرتے تھے اور یہ معاملہ تو پھر نازک تھا کہ نبیز میں شراب کی تیزی آنا شروع ہو جائے۔

حَاصِلُ کَلامِ ☆ میرے تمام مسلمان بھائی مذکورہ بالا حدیث سے خوب سبق حاصل کر سکتے ہیں کہ شراب نوشی کا معاملہ کس
قدر ناپسندیدہ ہے اور کتنا زیادہ قابل نفرت و حقارت ہے وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں اور شراب بھی گناہ گت پیتے ہیں تجدید
ایمان کر کے (تَوْبَةُ نَصُوحًا) کریں، سچی توبہ و گرنہ ممکن ہے کہ شاید انہیں موت بھی ایمان پر نصیب نہ ہو اور وقت موت سے ہی
عذاب شروع ہوگا اور تا قیامت قبر میں جاری رہے گا اور پھر یوم حشر میں تو جو ہوگا وہ کون بیان کر سکتا ہے اہل اسلام آج ہی سے اس
عمل خبیث سے توبہ کریں اور اعمال صالحہ کی طرف ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ (جامی)

۵۷۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کے لئے مشک میں صبح کو انور بھگوئے جاتے۔ وہ رات کے وقت اس کو پی لیتے اور شام کو انور بھگوئے جاتے وہ صبح کو پیتے اور مشکوں کو سویا کرتے اور اس میں وہ تلچٹ نہیں ملاتے تھے۔ حضرت مافعؓ نے بیان فرمایا کہ ہم نے وہ نبیذ پیا ہے وہ نبیذ شہد جیسا ہوتا ہے۔

۵۷۴: حضرت بسم بنیہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفرؓ سے دریافت کیا نبیذ کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی بن حسین کے لیے رات میں نبیذ بھگویا جاتا۔ وہ صبح کو اس کو پیتے اور صبح کو بھگویا جاتا تو شام کو اس کو پی لیتے۔

۵۷۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: شام کو (نبیذ) بھگوؤ اور صبح کو پی لو۔

۵۷۵: حضرت ابو عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ام فضلؓ نے حضرت انس بن مالکؓ سے دریافت کیا گھرے (میں بنائی گئی نبیذ) کے متعلق تو انہوں نے حدیث بیان فرمائی اپنے لڑکے نصر سے کہ وہ ایک مکان میں نبیذ بھگویا کرتے تھے۔ صبح کے وقت اور پھر اس کو شام کے وقت پیا کرتے۔

۵۷۵: حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے کہ وہ نبیذ میں تلچٹ ملانے کو مکروہ خیال کرتے تھے جبکہ تازہ نبیذ میں ملائی جائے اس کو تیز کرنے کیلئے۔

۵۷۵: حضرت سعید بن مسیبؓ نے فرمایا: نبیذ میں تلچٹ ملانے سے وہ خمر (یعنی شراب) بن جاتی ہے۔

۵۷۵: حضرت سعید بن مسیبؓ نے فرمایا: خمر کو اس وجہ سے خمر کہا جاتا ہے کہ وہ چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ صاف صاف تمام ہو جاتا ہے اور نیچے کی تلچٹ باقی رہ جاتی ہے اور وہ ہر ایک قسم کی نبیذ کو مکروہ خیال فرماتے جس میں تلچٹ شامل کی جائے۔

۵۷۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ النَّافِعِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّكَ كَانَ يُنْبِذُ لَهُ فِي سِقَاءِ الرَّيْبِ غَدُوءَ فَيْشَرُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَيُنْبِذُ لَهُ عَشِيَّةً فَيَشْرُ بِهِ غَدُوءَهُ وَكَانَ يَعْسِلُ الْأَسْقِيَةَ وَلَا يَجْعَلُ فِيهَا دُرْدِيًّا وَلَا شَيْئًا قَالَ نَافِعٌ فَكُنَّا نَشْرِبُهُ مِثْلَ الْعَسَلِ۔

۵۷۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ بَسَّامٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيذِ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ يُنْبِذُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَشْرُ بِهِ غَدُوءَهُ وَيُنْبِذُ لَهُ غَدُوءَ فَيْشَرُهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

۵۷۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ سَأَلَ عَنِ النَّبِيذِ قَالَ أُنْبِذْ قَالَ أُنْبِذْ عَشِيَّةً وَاشْرِبْهُ غَدُوءًا۔

۵۷۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَكَيْسٍ بِالنَّهْدِيِّ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ أَرْسَلَتْ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْحَرِّ فَحَدَّثَهَا عَنِ النَّضْرِ أَنَّهُ كَانَ يُنْبِذُ فِي جَرٍّ يُنْبِذُ غَدُوءًا وَيَشْرِبُهُ عَشِيَّةً۔

۵۷۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّكَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ نَظْلَ النَّبِيذِ فِي النَّبِيذِ لِيُشَبَّذَ بِالنَّظْلِ۔

۵۷۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّكَ قَالَ فِي النَّبِيذِ خَمْرُهُ دُرْدِيَّةٌ۔

۵۸۵: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أُنَبِّئُكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِنَّمَا سُمِعَتِ الْخَمْرُ لِأَنَّهَا تَرَكَّتْ حَتَّى مَضَى صَفْوُهَا وَبَقِيَ كَدْرُهَا وَكَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ يُنْبِذُ عَلَى عَكْرِ۔

۲۵۲۳: باب ذِکْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلَى إِبْرَاهِيمَ

باب: نبیذ سے متعلق ابراہیم پر رواۃ

فِي النَّبِذِ

کا اختلاف

۵۷۵۴: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ فَضِيلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ مَنْ شَرِبَ شَرَابًا فَسَكِرَ مِنْهُ لَمْ يَصْلَحْ لَهُ أَنْ يَعُودَ فِيهِ۔

۵۷۵۴: حضرت ابراہیم نے فرمایا: لوگ اس طرح سے خیال کرتے تھے کہ جو شخص کسی قسم کی شراب پے پھر وہ اُس شراب کے نشہ سے جھومنے لگ جائے تو اس کو دوسری مرتبہ نہ پئے۔

۵۷۵۵: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَعْبَرَةَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِبَيْبِذِ الْبُخْتِجِ۔

۵۷۵۵: حضرت ابراہیم ہسید نے فرمایا: نبیذ یعنی شیرہ پینے میں کسی قسم کا حرج نہیں۔

۵۷۵۶: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ أَبِي مَسْكِينٍ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ قُلْتُ إِنَّا نَأْخُذُ دُرْدِجِي الْخَمْرِ أَوْ الطَّلَاءَ فَتُسْطَفُّ ثُمَّ نَنْفَعُ فِيهِ الزَّرْبَبَ ثَلَاثًا ثُمَّ نَصْفِيهِ ثُمَّ نَدْعُهُ حَتَّى يَبْلُغَ فَتَشْرَبُهُ قَالَ يُكْرَهُ۔

۵۷۵۶: حضرت ابومسکین ہسید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ شراب یا طلاء کا تلچھٹ پی لیتے ہیں۔ پھر ہم لوگ اُس کو صاف کر کے تین دن انگوڑ کو اس میں بھگوئے رکھتے ہیں۔ پھر تین دن کے بعد اس کو صاف کر کے رہنے دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی حد کو پہنچ جائے (یعنی اس میں شدت اور تیزی پیدا ہو جائے)۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا: یہ مکروہ ہے۔

نبیذ کے استعمال سے متعلق:

نبیذ کے بارے میں حکم یہی ہے کہ جب تک اس میں شدت اور تیزی نہ پیدا ہو اس کا استعمال درست ہے لیکن تیزی اور شدت پیدا ہونے کے بعد اس کا استعمال جائز نہیں۔ حضرت ابراہیم نے اسی کو مکروہ فرمایا ہے۔

۵۷۵۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ رَحِمَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ شَدَّدَ النَّاسُ فِي النَّبِذِ وَرَخَّصَ فِيهِ۔

۵۷۵۷: حضرت ابن شبرمہ ہسید فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ابراہیم پر رحم فرمائے۔ لوگ نبیذ کے بارے میں شدت سے کام لیتے تھے اور وہ اجازت دے دیتے تھے۔

۵۷۵۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُولُ مَا وَجَدْتُ الرُّخْصَةَ فِي الْمُسْكِرِ عَنْ أَحَدٍ صَحِيحًا إِلَّا عَنْ إِبْرَاهِيمَ۔

۵۷۵۸: حضرت ابواسامہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے کسی شخص کو نشہ میں جھوم جانے والی شراب کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا، صحت کے ساتھ لیکن ابراہیم سے سنا۔

۵۷۴: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُبَذُّ لَهُ فِي سَقَاءِ الرَّيْبِ غُدُوَّةً فَيَشْرِبُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَيُبَذُّ لَهُ عَشِيَّةً فَيَشْرِبُ بِهَ غُدُوَّةً وَكَانَ يَغْسِلُ الْأَسْفِيَّةَ وَلَا يَجْعَلُ فِيهَا دُرْدِيًّا وَلَا شَيْئًا قَالَ نَافِعٌ فَكُنَّا نَشْرِبُهُ مِثْلَ الْغَسَلِ۔

۵۷۴۸: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ بَسَّامٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيذِ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ يُبَذُّ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَشْرِبُهُ غُدُوَّةً وَيُبَذُّ لَهُ غُدُوَّةً فَيَشْرِبُهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

۵۷۴۹: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ سَمِعَ سَيْلَ عَنِ النَّبِيذِ قَالَ انْتَبَذَ قَالَ انْتَبَذَ عَشِيَّةً وَاشْرَبَهُ غُدُوَّةً۔

۵۷۵۰: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِي عُثْمَانَ وَكَانَ بِالْمُهَدِيِّ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ أَرْسَلَتْ إِلَى آتَسِ بْنِ مَالِكٍ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْحَرِّ فَحَدَّثَهَا عَنِ النَّضْرِ ابْنِهِ أَنَّهُ كَانَ يُبَذُّ فِي حَرِّ نَبِيذِ غُدُوَّةً وَيَشْرِبُهُ عَشِيَّةً۔

۵۷۵۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَجْعَلَ نَطْلَ النَّبِيذِ فِي النَّبِيذِ لِيَسْتَدَّ بِالنَّطْلِ۔

۵۷۵۲: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ قَالَ فِي النَّبِيذِ حَمْرُهُ دُرْدِيَّةٌ۔

۵۸۵۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ إِنَّمَا سَمِعْتُ الْخَمْرَ لِأَنَّهَا تَرَكَّتْ حَتَّى مَطَى صَفْوَهَا وَبَقِيَ كَدْرُهَا وَكَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ يُبَذُّ عَلَى عَكْرِ۔

۵۷۴: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ان کے لئے مشک میں صبح کو انگور بھگوئے جاتے۔ وہ رات کے وقت اس کو پی لیتے اور شام کو انگور بھگوئے جاتے وہ صبح کو پیتے اور مشکوں کو دھویا کرتے اور اس میں وہ تلچھٹ نہیں ملا تھے۔ حضرت نافعؓ بیان نے بیان فرمایا کہ ہم نے وہ نبیذ پیا ہے وہ نبیذ شہد جیسا ہوتا ہے۔

۵۷۴۸: حضرت بسامؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفرؓ سے دریافت کیا نبیذ کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی بن حسین کے لیے رات میں نبیذ بھگویا جاتا۔ وہ صبح کو اس کو پیتے اور صبح کو بھگویا جاتا تو شام کو اس کو پی لیتے۔

۵۷۴۹: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیانؓ سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: شام کو (نبیذ) بھگوؤ اور صبح کو پی لو۔

۵۷۵۰: حضرت ابو عثمانؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام فضلؓ نے حضرت انس بن مالکؓ سے دریافت کیا گھڑے (میں بنائی گئی نبیذ) کے متعلق تو انہوں نے حدیث بیان فرمائی اپنے لڑکے نصر سے کہ وہ ایک مٹکے میں نبیذ بھگویا کرتے تھے۔ صبح کے وقت اور پھر اس کو شام کے وقت پیا کرتے۔

۵۷۵۱: حضرت سعید بن مسیبؓ سے روایت ہے کہ وہ نبیذ میں تلچھٹ ملانے کو مکروہ خیال کرتے تھے جبکہ تازہ نبیذ میں ملائی جائے اس کو تیز کرنے کیلئے۔

۵۷۵۲: حضرت سعید بن مسیبؓ نے فرمایا: نبیذ میں تلچھٹ ملانے سے وہ خمر (یعنی شراب) بن جاتی ہے۔

۵۸۵۳: حضرت سعید بن مسیبؓ نے فرمایا: خمر کو اس وجہ سے خمر کہا جاتا ہے کہ وہ چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ صاف صاف تمام ہو جاتا ہے اور نیچے کی تلچھٹ باقی رہ جاتی ہے اور وہ ہر ایک قسم کی نبیذ کو مکروہ خیال فرماتے جس میں تلچھٹ شامل کی جائے۔

حضرت ابراہیم (تالعی عینہ) کا قول:

واضح رہے کہ حضرت ابراہیم عینہ تالعی عینہ میں سے ہیں اور وہ حضرت حماد عینہ کے اساتذہ میں سے ہیں اور حضرت حماد عینہ حضرت امام ابو حنیفہ عینہ کے اساتذہ کرام عینہ میں سے ہیں۔

۵۷۵۹: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَسَمَةَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَطْلَبَ لِلْعِلْمِ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الشَّامِ وَمِصْرَ وَالْيَمَنَ وَالْحِجَازَ۔
۵۷۵۹: حضرت ابو اسامہ نے فرمایا: میں نے کسی شخص کو حضرت عبداللہ بن مبارک شام سے زیادہ علم کا طلبگار نہیں دیکھا۔ ملک شام، مصر اور عرب میں۔

باب ۲۵۳۳: ذِکْرُ الْأَشْرَبَةِ الْمُبَاحَةِ

باب: کون سے مشروبات (پینا) درست ہے؟

۵۷۶۰: أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لَأُمِّ سَلِيمٍ قَدَحٌ مِنْ عِبْدَانَ فَقَالَتْ سَقَيْتُ فِيهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كُلَّ الشَّرَابِ الْمَاءِ وَالْعَسَلِ وَاللَّيْنِ وَالنَّبِيدِ۔
۵۷۶۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ایک قسم کا مشروب پلایا ہے۔ پانی، شہد، دودھ اور نبید۔

۵۷۶۱: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ابْنِ أَبِي قَالَ سَأَلْتُ أَبِي بَنٍ كُحْبٍ عَنِ النَّبِيدِ فَقَالَ أَشْرَبَ الْمَاءِ وَأَشْرَبَ الْعَسَلِ وَأَشْرَبَ السَّوِيقِ وَأَشْرَبَ اللَّيْنِ الَّذِي نَجَعْتُ بِهِ فَعَاوَذْتُه فَقَالَ الْخَمْرُ تَرِيدُ الْخَمْرُ تَرِيدُ۔
۵۷۶۱: حضرت عبدالرحمن بن ابی بنی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبید کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم پانی پی لو، شہد پی لو اور دودھ پی لو جس سے کہ تم نے پرورش پائی ہے۔ میں نے اُن سے پھر دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم شراب چاہتے ہو کہ میں تمہیں اُس کی اجازت دے دوں؟

۵۷۶۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِلْيَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْنَمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ أَحَدَثَ النَّاسُ أَشْرَبَةً مَا أَدْرِي مَا هِيَ فَمَالِي شَرَابٌ مُنْذُ عَشْرِينَ سَنَةً أَوْ قَالَ أَرْبَعِينَ سَنَةً إِلَّا الْمَاءَ وَالسَّوِيقَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيدَ۔
۵۷۶۲: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے شراب نکال لی اور نہ معلوم انہوں نے کیا کیا؟ لیکن میری شراب تو بیس یا چالیس سال سے کچھ نہیں ہے۔ علاوہ پانی اور ستو کے اور انہوں نے (روایت میں) نبید کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

۵۷۶۳: أَخْبَرَنَا سُؤَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ أَحَدَثَ النَّاسُ أَشْرَبَةً مَا أَدْرِي مَا هِيَ وَمَالِي شَرَابٌ مُنْذُ عَشْرِينَ سَنَةً إِلَّا الْمَاءَ وَاللَّيْنُ وَالْعَسَلُ۔
۵۷۶۳: حضرت عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے شراب نکال لی نہ معلوم انہوں نے کیا کیا لیکن میری شراب تو بیس سال سے یہی ہے: پانی، دودھ اور شہید۔

۵۷۶۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أُنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ ابْنِ شُبْرَمَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ لِأَهْلِ الْكُوفَةِ فِي السَّبِيذِ فِتْنَةٌ يَرُبُّ فِيهَا الصَّغِيرُ وَيَهْرُمُ فِيهَا الْكَبِيرُ قَالَ وَكَانَ إِذَا كَانَ فِيهِمْ عُرْسٌ كَانَ طَلْحَةُ وَزَيْدٌ يَسْقِيَانِ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ فَقِيلَ لَطَلْحَةُ إِلَّا تَسْقِيهِمْ النَّبِيُّ قَالَ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْكُرَ مُسْلِمٌ فِي سَبِيٍّ۔

۵۷۶۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أُنْبَأَنَا جَرِيرٌ قَالَ كَانَ ابْنُ شُبْرَمَةَ لَا يَشْرَبُ إِلَّا الْمَاءَ وَاللَّبَنَ۔

۵۷۶۴: حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اہل کوفہ بنید کے سلسلہ میں ایک فتنہ میں مبتلا ہو گئے جس میں چھوٹا شخص بڑا ہو گیا اور بڑا آدمی اب بوڑھا بن گیا اور ابن شبرمہ نے فرمایا: جس وقت کوئی شادی ہوتی تھی تو طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہ کو دودھ اور شہد پلایا کرتے تھے۔ کسی نے طلحہ سے کہا: تم لوگوں کو بنید کیوں نہیں پلاتے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھ کو بڑا لگتا ہے کہ میری وجہ سے کسی مسلمان کو نشہ ہو۔

اہل کوفہ کے لیے ایک فتنہ: حاصل حدیث یہ ہے کہ کوفہ کے لوگ بنید کے استعمال کی وجہ سے عظیم فتنہ میں پڑ گئے ہیں اور ہر خاص و عام بنید استعمال کرنے لگا ہے اور حدیث شریف کے الفاظ چھوٹے کے بڑا ہونے اور بڑے آدمی کے بوڑھا ہو جانے کا مطلب یہی ہے۔ کہ عام طور پر جوان اور بوڑھا سب ہی اس فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہیں لیکن واضح رہے کہ حدیث بالا کے راوی حضرت شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ کوفہ کے عظیم فقہاء رحمۃ اللہ علیہ میں سے ہیں۔ فقہ کی تاریخ سے متعلق کتب میں ان کے تفصیلی حالات معلوم کیے جاسکتے ہیں۔

۵۷۶۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أُنْبَأَنَا جَرِيرٌ قَالَ كَانَ ابْنُ شُبْرَمَةَ لَا يَشْرَبُ إِلَّا الْمَاءَ وَاللَّبَنَ۔

۵۷۶۵: جریر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ بنید نہیں پیتے تھے (بوجہ تقویٰ) بلکہ پانی اور شہد کے علاوہ کچھ نہیں پیتے تھے۔

حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ کا کامل درجہ کا تقویٰ:

مذکورہ بالا روایت میں حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ جو کہ کوفہ کے عظیم فقہاء کرام رحمۃ اللہ علیہ میں سے ہیں اُن کے تقویٰ کا تذکرہ ہے یعنی وہ کمال احتیاط اور غایت درجہ کے تقویٰ کی وجہ سے صرف دودھ اور پانی سے پیار کرتے تھے اور بنید وغیرہ کے قریب بھی نہ جاتے تھے۔ واضح رہے کہ از روئے فتویٰ ایسی بنید کہ جس میں شدت اور تیزی نہ پیدا ہوئی ہو چاہے وہ صرف کھجور کی ہو یا انگور کی ہو یا دہنوں سے ملا کر تیار کی گئی ہو اُس کا استعمال درست ہے بشرطیکہ نشہ کا احتمال نہ ہو۔ بہر حال اس کو شربت یا مشروب کے طور پر پی لینا درست ہے اور بنید کے استعمال اور جواز اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے معمول کے مطابق حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے خاتمہ کتاب میں حاشیہ نسائی شریف پر متعدد روایات نقل فرمائی ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل عبارت سے واضح ہے: عَنْ الشَّعْبِيِّ قَالَ يَا نَعْمَانُ أَشْرَبَ النَّبِيُّ وَ إِنْ كَانَ فِي تَسْفِينَةٍ مَقْبُورَةٍ ذَكَرَهُ الْعَلَمَةُ الْإِمَامُ الْهَمَامُ شَيْخُ وَالسَّلَامُ السَّيِّدُ مَرْتَضَى حَسِينِي حَاشِيَةِ نَسَائِي شَرِيف ص: ۸۳۷ مطبوعہ نظامی کراچی

بمجد اللہ و بفضلہ "سنن نسائی شریف" مترجم کا ترجمہ مکمل ہوا مورخہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۴۰۳ھ مطابق ۱۸ فروری ۲۰۰۲ء بروز جمعرات

آج مورخہ ۲۳/۳/۰۶ء کو بندہ عاجز (عبدالرحمن جاعی رحمۃ اللہ علیہ) کتاب سنن نسائی شریف کی نظر ثانی سے فراغت حاصل کر پایا۔ اللہ عز وجل اسے عوام و خواص کے لئے نافع بنائے بندہ نے اس ایڈیشن میں ہر ممکن تصحیح (ترجمہ) و شرح کا اہتمام کیا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نافع عوام و خواص بنائے۔ حلقہ دیوبند میں تو اس کو پذیرائی حاصل ہو ہی چکی ہے لیکن میں اللہ عز وجل سے امید رکھتا ہوں کہ یہ تمام حلقوں میں پذیرائی حاصل کر پائے گی۔ ان شاء اللہ